بہارِ گلستاں

شرح اُردو گلستاں

تالیف

حضرت مولانا ومفتی ظفر عالم بن مبین احمد دیناجپوری القاسمی

مدرس مدرسہ مرادیہ مظفرنگر یوپی

ناشر

دارالکتاب دیوبند

تفصیلات

نام کتاب : بہارِ گلستاں شرح اُردو گلستاں

نام مؤلف : حضرت مولانا ومفتی ظفر عالم بن مبین احمد
دیناجپوری القاسمی

تعداد صفحات : ۴۴۸

سن اشاعت : ۱۹۹۹ء

کمپیوٹر کتابت : یاسر ندیم کمپیوٹرس دیوبند

باہتمام : واصف حسین مالک دار الکتاب دیوبند

طباعت : یاسر ندیم آفسیٹ پرنٹنگ پریس دیوبند

شائع کردہ

دار الکتاب دیوبند

انتساب
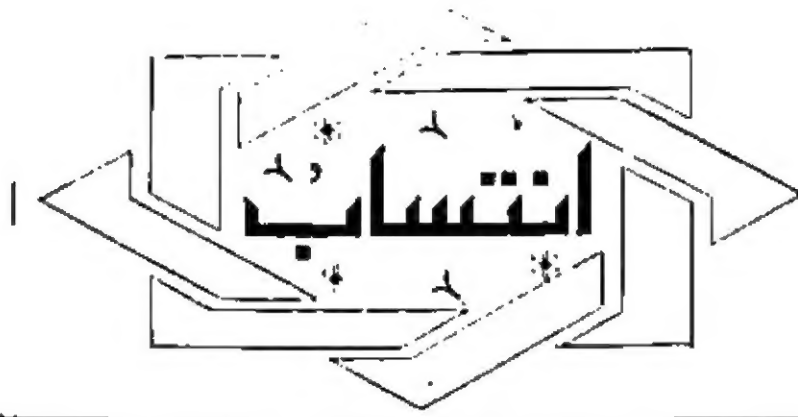
عاصی وذلیل، راجی رحمتِ خداوندی اپنی اس علمی کاوش کو اپنے والد مرحوم ومغفور جو اس وقت نعمت پور کے قبرستان میں مدفون ہیں اور والدہ ماجدہ، (اللہ ان کی عمر کو دراز کرے) اور حضرت الاستاذ مولانا محفوظ الرحمٰن نور اللہ مرقدہ جن کی نظر عنایت سے علوم کی معرفت ہوئی، اور حضرت الاستاد مفتی خلیل الرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ مرادیہ مظفر نگر اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر قائم رکھے اور ان تمام حضرات کی طرف جن کی کتابوں سے استفادہ کیا ہے، ان تمام کی طرف منسوب کرنا باعث سعادت سمجھتا ہے۔
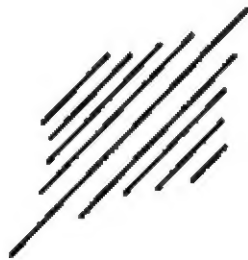
ظفر عفا اللہ عنہ

خادم التدریس مرادیہ مظفر نگر یوپی

۱۳/ ۸/ ۱۴۱۹ھ

...... نقوشِ رفتگاں ......

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للّٰہِ الذی لاالٰہ الاّ ھُو الحیّ القیّوم بدیع السّمٰوات والارض وما فیھما والصّلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین شفیع المذنبین معدن الجود والکرم منبع العلم والحکم محمّد المصطفیٰ وعلیٰ آلہ وصحبہ وذرّیاتہ واھل بیتہ واتباعہ الی یوم الدّین۔

امابعد! اہل مدارس اور علمائے عظام اور محبین علم پر یہ امر بالکل عیاں ہے کہ درس نظامی کا نصاب تعلیم ایک بے مثال نصاب ہے، جزوی طور پر اگرچہ اس میں ترمیم ہوتی رہی ہے مگر کلی طور پر اس کا کوئی بدل ذخائر کتب میں نہیں مل سکتا، خداوند تعالیٰ جزائے خیر دے ہمارے ان اسلاف واکابر کو جنہوں نے ایک ایسا جامع نصاب مرتب کیا ہے جو علوم نقلیہ وعقلیہ اور نصائح ومواعظ، اخلاق وعادات اور امور ضروریہ پر مشتمل ہے، اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی گلستاں ہے، جو شیخ شرف الدین سعدی شیرازیؒ کے ان گوناگوں تجربات زندگی کا گلدستہ ہے جوان کو اپنی زندگی، اپنے تحصیل علوم اور سیر وسیاحت، اپنی گوشہ نشینی، اپنی رنگین صحبتوں، اپنے بچپن، اپنے شباب وپیری کے زمانے میں پیش آئے اور انہیں جمع کیا، اسی کے ساتھ دوسروں کے ایسے ملتے جلتے واقعات جوان تجربات سے مماثل تھے شامل کردیئے اور اس لحاظ سے وہ ایک تجربہ کی دنیا یا پند ونصائح کا ایسا بحر ذخار، ایسا غیر محدود خزانہ ہے جس کی کوئی مثال نہیں ہے، ایران، ہندوستان، ترکستان، افغانستان میں یہ کتاب بطور درس تقریباً سات آٹھ سو سال سے پڑھائی جاتی رہی ہے اور دراصل اس میں گہری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رزم وبزم، پند، وعظ، تجربات وواقعات، کہانیاں، سنجیدگی، طرز انشاء، طرزِ گفتگو، تمدن، طرزِ معاشرت، بنی نوع انسان کی باہمی ہمدردی کی تاکیدیں، اخلاقی نکات، ریاکاری کے نمونے، عشق ومحبت کی داستان، بادشاہوں اور درویشوں کے اخلاق وعادات، معشوقوں کی کرشمہ سنجیاں، طریقۂ تعلیم، تصوف ومعارفِ حقیقی غرض کہ تمام چیزیں اس چند صفحات میں شیخ نے جمع کردی ہیں، اور یہی سبب ہے کہ غیر ملکوں اور دنیا کی بہتر سے بہتر زبانوں میں قابل سے قابل فاضل سے فاضل ادیبوں نے اسکو نہ صرف پسند کیا بلکہ اسکا ترجمہ کرکے اپنے اپنے ملکوں کے خوش مذاقوں کو اس چشمۂ فیض سے سیراب کیا اور اس کی شروحات منصۂ شہود پہ آتی رہیں، لیکن اس کے باوجود میرے مطالعہ میں اس کی کوئی شرح ایسی نہیں گذری جو طلباء کی تشنگی کو دور کرسکے اس لئے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اردو زبان میں اس کی ایک ایسی شرح لکھی جائے جو حل الفاظ اور جامع ومختصر مطلب اور لفظی ترجمہ پر مشتمل ہو چنانچہ جب یہ کتاب بندہ کے ذمہ پڑھانے کے لئے سونپی گئی تو اسی وقت سے دل میں ایک داعیہ پیدا ہوا اور لکھنے کا عزم کرلیا تھا مگر عزائم وارادے کے اندر اضمحلال پیدا ہوگیا اور اس عزم کو نوک قلم میں لانے سے عاجز رہا اور زمانے کی رفتار تیزی سے قدم بڑھاتی رہی، تعلیمی سال اختتام کو پہونچا کہ یکایک توفیق خداوندی نے میرے ذہن

ودماغ کو ماضی کے عزائم کی طرف پھیر دیا اور اللہ کے فضل وکرم سے لکھنا شروع کر دیا اور اس مختصر رسالہ کے لکھنے میں جو دقتیں اور پریشانیاں پیش آئیں اور جن جن مصائب کا سامنا کرنا پڑا اس کا مصداق یہ شعر ہے۔

دلِ من داند ومن دانم وداند دلِ من

میرا ہی دل ودماغ خوب جانتا ہے، کبھی ناکامی کمر توڑ دیتی تھی اور کبھی کامیابی کمر کو جوڑ دیتی تھی، کبھی یاس وناامیدی تخیل کی تعمیر کو ڈھا دیتی تھی، اور کبھی آس وامید اس کو از سر نو بنانا شروع کر دیتی تھی، بہر حال ایک فکر تھی جس نے استقلال کا قدم ڈگمگانے نہ دیا حتی کہ اس کی تکمیل ہو گئی، اور یہ جو کچھ بھی مجھ کو حاصل ہوا مرشدی ومحبی، فقیہ دوراں، نابغۂ روزگار، ماہر فن، نازشِ چمن، فقیہ النفس، یادگار اسلاف، عمیم الاحسان، رقیق القلب استاذ الاساتذہ عارف باللہ حضرت الاستاذ مفتی خلیل الرحمن صاحب مدرسہ مرادیہ کی توجہات عالیہ اور بے پناہ شفقتوں کی بدولت حاصل ہوا، اور علمی لیاقت واستعداد کی بنیاد جن کے حلقۂ درس سے پڑی وہ ایک ایسی مایۂ ناز ہستی جو علم وعمل کا پیکر اور مجسمہ تھی اور ہزاروں اور سیکڑوں خلق خدا نے ان سے اکتساب فیض کیا اور علم کے گوشے گوشے اور چپے چپے میں پھیل گیا لیکن آج وہ یکتائے زمانہ قوم وملت کے رہبر ورہنما عالم بے مثال، رمز شناس اور یادگار سلف اور اکابرین کی زندہ تصویر اور اخلاق محمدی سے آراستہ شخص موجود نہیں یعنی حضرت الحاج مولانا محفوظ الرحمن صاحب نور اللہ مرقدہ وبرد اللہ مضجعہ جو تقریباً بائیس سالہ خدمات سے مدرسہ مرادیہ کو بفضل خداوندی عروج وترقی کے بام ثریا تک پہونچا دیا اور اس کی منزل کو ہموار کرنے کے لئے اپنی جان کو جان نہ سمجھا اور بے انتہا قربانیاں پیش کیں جن کے نہ ہونے کی وجہ سے قلب میں اضطراب اور بے کلی ہے اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے اور اپنی رضا وخوشنودی سے نوازے آمین یا رب العالمین۔

اور انتہائی حزن وملال کے ساتھ ہم مضطرب وبے چین ہیں کہ جہاں ہم یہ کتاب منصۂ شہود پر لانے کی تیاری کر رہے ہیں وہیں ایک ہستی ہمارے درمیان سے مفقود ہے جس نے بندہ کو اس میدان پر قدم رکھنے کے لئے بے حد کوششیں کیں اور جان کو جان اور مال کو مال نہ سمجھا، جن کو علم سے ایک گہرا تعلق تھا اور علماء سے ایک عقیدت تھی، یعنی حضرت والد محترم محمد مبین صاحب اللہ تعالیٰ اس رسالہ کے ذریعہ اور میری شب وروز کی محنت کے ذریعہ اور اپنے فضل وکرم اور آقا ومولیٰ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقۂ طفیل ان کے گناہوں کو معاف فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے، اور تمام قارئین کرام سے بندہ کی درخواست ہے کہ میرے اساتذہ اور والد محترم اور والدہ محترمہ ومتعلقین وبندہ کو اپنی مقبول دعاؤں میں فراموش نہ کریں، اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس رسالہ کو قبول فرمائے اور میرے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے آمین یا رب العالمین

وصلى الله تعالىٰ علىٰ خير خلقه محمّد وآله وصحبه اجمعين انا عبده المستكفى بكفاية الله تعالىٰ محمّد ظفربن مبين الديناجفورى خادم التدريس بالمدرسة مراديه۔ مظفر نجر يوفى ۱۳/ شعبان المعظم۔

تقریظ

جامع الحسنات، حاوی الکمالات ،سند الفقہاء، تاج الکملاء، حامی السنۃ، ماحی البدعۃ، الفاضل اللبیب حضرت مولانا و مفتی غلام رسول صاحب پھراوی

مدرس مدرسہ مرادیہ مظفرنگر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد!

فارسی زبان کی اہمیت اور اس کی کچھ فضیلت کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جب اہل فارس نے حضور اکرم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی، کہ یارسول اللہ عربی زبان ہماری مادری زبان نہ ہونے کی وجہ سے ہم عربی میں قرأت پر قادر نہیں ہیں ہمیں فارسی زبان میں تلاوت کی اجازت مرحمت فرمادیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے سورۂ فاتحہ کا ترجمہ فارسی زبان میں لکھوا کر روانہ فرمایا اور انہیں فارسی میں تلاوت کی اجازت فرمائی۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے قول قدیم کے مطابق اگر نماز میں عربی زبان کے علاوہ کسی دوسری زبان میں تلاوت جائز ہے تو صرف فارسی زبان ہے، حضرت الامام کے اس قول سے بھی فارسی زبان کی فضیلت جھلکتی ہے۔

ایک زمانہ تھا کہ ہندوستان میں ہر طرف اور چہار سمت فارسی زبان کا بول بالا تھا، سرکاری محکمات اور دفاتر میں کام کرنے والوں کے لئے جس طرح انگریزی کا جاننا ضروری تھا اسی طرح فارسی کا جاننا بھی جزء لاینفک تھا، لیکن دور حاضر میں فارسی زبان تقریباً اپنی وجود کھوتی جارہی ہے اور در حقیقت یہ مسلمانوں کی بے اتفاقی اور عدم توجہی کا نتیجہ ہے، مدارس اسلامیہ میں بھی فارسی کی ایک دو کتابیں برائے نام پڑھا کر عربی شروع کرادی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ فارغ ہونے والے فضلاء کرام اکابر واسلاف کی اردو تصنیفات سے بھی کما حقہ استفادہ نہیں کرنے پاتے ہیں اس لئے ضرورت ہے کہ فارسی زبان کی اتنی تعلیم ضرور دی جائے کہ طلبہ اردو کتابوں سے صحیح طور پر کماحقہ فائدہ اٹھاسکیں۔

اور اس کے لئے سب سے مفید اور عمدہ کتاب حضرت شیخ سعدیؒ کی شہرۂ آفاق اور بے مثل کتاب گلستاں ہے جو روز اول سے اکابر واسلاف کی توجہات عالیہ اور نظر عنایت سے داخل نصاب رہی ہے جس کے بارے میں محدث عصر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں کہ جس طرح فقہ میں علامہ مرغینانی کی کتاب

ہدایہ کی، حدیث میں محمد بن عبداللہ البخاری کی تصنیف بخاری شریف کی کوئی نظیر نہیں ہے اسی طرح زبان فارسی میں شیخ سعدی کی کتاب گلستاں کی بھی کوئی نظیر نہیں ہے۔

ان تمام خوبیوں اور مناقب کے باوجود احقر کے علم کے مطابق گلستاں کی کوئی آسان اور سلیس شرح نہیں تھی جس کی وجہ سے طلبہ اور اساتذہ کو بعض مقامات پر مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے رفیق محترم حضرت مولانا ومفتی ظفر احمد صاحب قاسمی دیناجپوری (استاذ فقہ مدرسہ مرادیہ مظفر نگر) کہ موصوف نہایت جانفشانی، عرق ریزی اور محنت سے گلستاں کی نہایت آسان شرح لکھی، لغات اور صیغے کا حل لطیف پیرائے میں کی، عبارت کا مطلب نہایت جامع اور مختصر بیان کیا یقیناً یہ کتاب مدارس کے طلبہ اور اساتذہ کے لئے ایک نادر تحفہ ہے۔

احقر نے کچھ دور تک بالاستیعاب مطالعہ کیا دوران مطالعہ لفظ لفظ اور سطر سطر سے موصوف کا اخلاص اور مساعی جمیلہ ٹپک رہا تھا احقر کو دوران مطالعہ کافی فائدہ ہوا، چونکہ احقر وطن عزیز کی روانگی سے پہلے دوش سفر پر سوار تھا اس لئے پوری کتاب بالاستیعاب مطالعہ نہ کر سکا لیکن موصوف کی علمی صلاحیت ولیاقت ہی آگے کے لئے بہترین کفیل ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شرح کو شرف قبولیت سے نوازے اور شارح موصوف کیلئے زاد آخرت بنا کر مزید دینی علوم کی خدمات کرنے کا زریں موقع مرحمت فرمائے آمین! بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

العبد غلام رسول پھراوی

خادم التدریس مدرسہ مرادیہ مظفر نگر یوپی

۱۴۱۹/۷/۲۷ھ یوم الاربعاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔

منّت خدائے راعزّ و جل کہ طاعتش موجبِ قربتست و بشکر اندرش مزید نعمت ہر نفسے کہ فرو میرود مُمدّ حیاتست وچوں بر می آید مفرّح ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجودست و بر ہر نعمتے شکرے واجب۔

ترجمہ :۔ اس خدائے بزرگ و برتر کا احسان ہے کہ جسکی بندگی اُسکے قرب کا ذریعہ ہے، اور اس کا شکر ادا کرنے میں نعمت کی زیادتی ہے، ہر وہ سانس جو کہ نیچے جاتی ہے وہ زندگی کو بڑھانے والی ہے، اور وہی سانس جب اوپر آتی ہے ذات کو فرحت بخشنے والی ہے، پس ہر سانس میں دو نعمتیں موجود ہیں اور ہر نعمت میں ایک شکر واجب اور ضروری ہے۔

توضیح الفاظ:۔ منّت میم کے کسرہ کے ساتھ ہے معنی ہیں احسان مند ہونا، احسان کرنا = زبان فارسی میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی تعریف کے موقع پر لفظ منت بہت ہی مناسب ہے۔ خدائے یہ فارسی لفظ ہے، معنی ہیں : صاحب ہونا، خدا ہونا، مالک ہونا۔ خدا اصل میں خود آتھا یعنی وہ ذات جو بذاتِ خود ہوئی ہو اور یاء وصف کیلئے ہے عزّ عربی لفظ ہے باب ضرب سے واحد مذکر غائب ہے۔ معنی ہیں عزیز ہوا، معزز ہو گیا۔ جلّ ع باب ضرب سے آتا ہے، بڑے مرتبے والا ہونا۔ لفظ جلّ اور عزّ دونوں فعل ہیں لیکن اسم کے معنی میں ہیں۔ عزّ معزز جلّ بزرگ و برتر۔ طاعت ع ۔ بندگی، عبادت = جمع طاعات۔ مُوجب، ع۔ معنی ہیں ذریعہ، سبب۔ قربت ع ۔ قریب ہونا، نزدیک ہونا۔ شکر ع ۔ شکر اس فعل کو کہتے ہیں جو انعام کرنے والے کی عظمت شان پر دلالت کرے۔ مزید ع مصدر میمی ہے (مصدر میمی ثلاثی مجرد کے اس مصدر کو کہتے ہیں جس کے شروع میں میم ہو) مزید کے معنی ہیں زیادہ ہونا۔ نعمت، ع ۔ انعام واکرام۔ مزید نعمت مرکب اضافی ہے، نعمتوں کی زیادتی۔ ہر فارسی میں یہ موجبہ کلیہ کا سور ہے۔ یعنی اس لفظ سے تمام افراد کو بیان کیا جاتا ہے۔ معنی ہیں تمام۔ نفَس نون اور فاء کے فتحہ کے ساتھ معنی ہیں: سانس = اور اگر یہ لفظ نون کے فتحہ اور فاء کے سکون کے ساتھ کہیں آئے تو اس کے معنی ہوں گے جان۔ اس کی جمع نفوس، انفس آتی ہے۔ فرو، ف۔ معنی ہیں: کم، نیچے، کم رتبہ وغیرہ۔ می رَوَد رفتن سے فعل حال ہے = جاتا ہے، جاتی ہے۔ مُمِدّ باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ بڑھانے والا، مدد کرنے والا۔ حیات ع ۔ زندگی، جانداری۔ بر می آید باہر آتا ہے۔ مُفرّح باب تفعیل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے ÷ خوش کرنے والا فرحت بخشنے والا۔ ذات ع ۔ صاحب، مالک، ہر شئی کی حقیقت۔ پس ف تب تو، اس لئے، پیچھے۔ در ف یہ لفظ مشترک ہیں۔ لفظ مشترک اس لفظ کو کہتے ہیں کہ جس کے بہت سے معانی ہوں، چنانچہ اس کے معنی اندر بھی ہے،

دروازہ بھی۔ یہاں اول معنی ہی مراد ہیں۔ نفس سانس، جمع انفاس۔ نعمت عربی، مال، روزی، آسائش، بخشش، عطا۔ موجود ع باب ضرب سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، معنی ہیں = پانا، وہ چیزیں جنکا وجود ہے۔ است ف یہ حرف ربط ہے۔ معنی ہیں "ہے" بر ف پر۔ شکرے اس میں ی وحدت کے لئے ہے۔ معنی ہیں ایک شکر۔ واجب ع باب ضرب سے اسم فاعل کا صیغہ ہے معنی ہیں، لازم، ضروری۔

مطلب :۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ خدائے عزوجل کا احسان وکرم انسانوں پر بے پایاں و بے انتہا ہے لہٰذا انسان کو چاہئے کہ اس کی عبادت وبندگی کر کے اُس کا قُرب حاصل کرے۔ جیسا کہ خود باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: " وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ " سجدہ کرتا جا اور قریب ہوتا جا۔ یعنی سجدہ کرنے میں اللہ تعالیٰ کا ایک خاص قرب حاصل ہوتا ہے اس لئے اللہ کی عبادت قرب اور نزدیکی کا ذریعہ ہے، اور اس کا شکر ادا کرنے میں نعمتوں کا اضافہ ہے جیسا کہ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا " لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ " الآیۃ اگر تم میرا شکر ادا کروگے تو میں مزید نعمت عطا کروں گا۔ انسان جو بھی سانس لیتا ہے اس میں سراسر بھلائی ہی بھلائی ہے چنانچہ جب سانس اندر کو جاتی ہے تو تازہ ہوا اندر جاکر روح کو تازہ کرتی ہے اور جب سانس باہر آتی ہے تو اس ہوا کے باہر نکل جانے سے طبیعت کو فرحت وخوشی محسوس ہوتی ہے۔ مولانا عبدالباری آسی نے فرمایا ہے کہ انسان رات ودن میں ۲۴/ ہزار سانس لیتا ہے اور اندر جانے والی سانس کو جس قدر انسان روک کر رکھے گا اسی قدر عمر دراز ہوتی ہے، چونکہ اندر جانے والی سانس ٹھنڈی ہوا روح وقلب کیلئے فراہم کرتی ہے اس واسطے اس کو زندگی کا معاون ومددگار بتایا گیا ہے اور باہر نکلنے والی سانس اندر کی گرم ہوا اور بخارات کو قلب سے نکالتی ہے اسلئے اس کو کہا گیا ہے کہ وہ دل ودماغ کو فرحت بخشنے والی ہے۔ الغرض ہر سانس میں نعمتیں ہی نعمتیں ہیں اسلئے ہر سانس پر اللہ کا شکر بجالانا چاہئے۔

بیت ۔
از دست وزباں کہ بر آید — کز عہدۂ شکرش بدر آید
اِعْمَلُوا آلَ دَاوُدَ شُكْراً — وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ

ترجمہ :۔ کس کے ہاتھ اور زبان سے یہ بات ممکن ہوسکتی ہے کہ اس کے شکر کی ذمہ داری پوری کرسکے۔ اے داؤد کی اولاد تم شکر کیا کرو کہ میرے بندوں میں سے شکر ادا کرنے والے کم ہیں۔

تشریح الفاظ :۔ از ف ابتداء کیلئے ہے۔ دست ف = معنی ہیں: ہاتھ، فائدہ، فتح مند، قوت، قدرت، طرز، روش، قاعدہ، ایک چیز، تمام، دفعہ، وزیر۔ یہاں دست کے معنی ہاتھ ہیں دست کی جمع دستہا آتی ہے۔ زبان ف، زاء کے فتحہ کے ساتھ بولی، اور منہ میں جو زبان ہے اس کو بھی زبان کہتے ہیں۔ کہ کاف اسم موصول ہے۔ آید آمدن سے واحد غائب فعل مضارع = آتا ہے، ممکن ہوسکتی ہے۔ عہدہ ع باس سمع یسمع سے آتا ہے = معنی ہیں: منصب، رتبہ، ذمہ داری سرکاری ذمہ۔ اِعْمَلُوا باب سمع سے جمع مذکر حاضر بحث امر = عمل کرو، کام کرو، ادا کرو۔ آل اولاد، خاندان۔ داؤد ع حضرت سلیمان علیہ السلام کے والد کا نام ہے جو نبی ہوئے اور ان پر آسمانی

کتاب زبور نازل کی گئی۔ قَلِیْلٌ صفت کا صیغہ ہے باب ضرب سے آتا ہے۔ معنی ہیں کم ہونا، عِباد ع عَبْدٌ کی جمع ہے۔ بندہ، باب نصر سے آتا ہے = عبادت کرنا، پرستش کرنا۔ الشَّکُور ع مبالغہ کا صیغہ ہے = قدر دانی کرنے والا، اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام ہے۔

مطلب:۔ (۱) اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ کسی سے بھی یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے احسان ونوازش کا بندہ پر جتنا شکر ادا کرنا واجب ہے وہ کماحقہ ادا کر سکے، اور سچ تو یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی شکر ادا نہیں کر سکتا، چنانچہ باری تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اے داؤد کی اولاد تم شکر ادا کیا کرو اس لئے کہ میرے بندوں میں سے بہت ہی کم ایسے ہیں جو شکر ادا کرنے والے ہیں۔ (۲) شیخ سعدیؒ نے اس آیت کا ذکر اسواسطے کیا کہ شروع میں شکر کا ذکر کیا تھا اسی مناسبت سے یہ آیت لکھ کر شکر کی تلقین کردی۔

قطعہ	بندہ ہماں بہ کہ ز تقصیرِ خویش	عذر بدرگاہِ خدا آورد
	ورنہ سزاوارِ خداوندیش	کس نتواند کہ بجا آورد

ترجمہ:۔ بندہ وہی بہتر ہے جو اپنی غلطی کا...... خدا کی بارگاہ میں عذر لادے

(۲) ورنہ تو اسکی خداوندی کے لائق...... کوئی شخص بھی شکر ادا نہیں کر سکتا

تشریح الالفاظ:۔ قطعہ ع قاف کے فتحہ اور کسرہ کے ساتھ معنی ہیں: ٹکڑا۔ شاعروں کی اصطلاح میں قطعہ ان اشعار کو کہا جاتا ہے جس میں مطلع نہ ہو، یعنی اوّل شعر کیلئے مصرعہ میں قافیہ نہ ہو۔ ہماں ف اسم اشارہ، معنی ہیں = وہی۔ بہ ف بہتر، اچھا۔ ز اصل میں از تھا وزن شعری کی وجہ سے شروع سے ہمزہ گرا دیا۔ تقصیر ع باب تفعیل کا مصدر ہے، قصر سے مشتق ہے معنی ہیں = کوتاہی کرنا، کمی کرنا۔ خطاء قصور، غلطی۔ خویش ف، آپ، اپنا، اہل، قلبہ، داماد۔ تقصیر خویش مرکب اضافی ہے، معنی ہیں = اپنی کوتاہی و غلطی۔ عذر ع باب ضرب کا مصدر ہے معنی ہیں = بہانہ، کسی بات کا سبب۔ درگاہ ف دربار، کچہری، مقبرہ۔ آورد آوردن سے واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے بحث ماضی مطلق۔ لایا، لائے۔ ورنہ ف یہ لفظ کلمۂ "ور" اور "نہ" حرف نفی سے مرکب ہے، اور نہیں تو۔ سزاوار ف یہ سزا اور وار سے مرکب ہے، سزا کے معنی ہیں بدلہ، لائق، موافق۔ وار کے معنی ہیں لائق، طرز، روش، دستور۔ یہاں یہ کلمہ نسبت کیلئے ہے۔ سزاوار کے معنی ہیں لائق مند، جیسے سوگوار کے معنی ہیں سوگ مند۔ تقصیر وار غلطی کرنے والا۔ خداوندیش مرکب اضافی ہے، اسکی خداوندی۔ خداوند یہ لفظ مرکب ہے خدا جس کی اصل خود آ ہے، اور وند کلمۂ نسبت سے۔ معنی ہیں صاحب، مالک۔ جب لفظ خدا کے ساتھ وند کلمۂ نسبت لگایا جاتا ہے تو اس کا اطلاق غیر اللہ پر بھی ہوتا ہے۔ لیکن جب وند کلمۂ نسبت اس کے ساتھ متصل نہ ہو تو اس کا اطلاق اس وقت صرف اللہ تعالیٰ ہی پر ہوگا غیر اللہ کے لئے استعمال جائز نہ ہوگا۔ کس ف شخص، آدمی۔ یہ لفظ ترکیب میں مبتدا واقع ہے۔ نتواند تُوانستن سے واحد غائب فعل مضارع بحث نفی ہے۔ وہ نہیں سکتا ہے، ادا نہیں کر سکتا ہے، تیرے بس کی بات نہیں۔ بجا ف ٹھیک، صحیح، درست۔

مطلب:۔ خداوند قدوس کی نعمتیں اس قدر ہیں کہ کوئی اگر ان کو شمار کرنا چاہے تو شمار نہیں کر سکتا جیسا کہ خود باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا (پ١٣ رکوع ١٦/آیت ٣٤) یعنی اگر تم اللہ کی نعمتیں شمار کرنا چاہو تو تم اس کو شمار نہیں کر سکتے، اور ظاہر سی بات ہے کہ جب نعمتیں شمار میں نہیں آسکتیں تو اس کا شکر ادا کرنا بھی ممکن نہیں ہے لہٰذا وہی بندہ بہتر ہے جو یہ کہہ دے کہ اے خداوند قدوس تیری نعمتیں بے بہا ہیں میں شکر ادا کرنے سے عاجز ہوں، تیری کن کن نعمتوں کا شکر ادا کروں اس لئے کہ ساری نعمتیں تو تیری ہی دی ہوئی ہیں، بس میرے اس عجز شکر کو شکر کی جگہ قبول فرمالے۔

بارانِ رحمت بے حسابش ہمہ را رسیدہ وخوانِ نعمتِ بیدریغش ہمہ جا کشیدہ پردۂ ناموسِ بندگاں بگناہ فاحش ندرّد و وظیفہ ٔروزی بخطائے منکر نبرّد۔

ترجمہ:۔اُس کی رحمت کی بے حساب بارش سب جگہ پہونچی ہوئی ہے اور اس کی غیر محروم نعمت کا دستر خوان سب جگہ بچھا ہوا ہے، وہ بندوں کی عزت و آبرو کا پردہ بڑے سے بڑے گناہ کی وجہ سے چاک نہیں کرتا ہے اور مقررہ روزی کسی بڑی سے بڑی غلطی پر بند نہیں کرتا۔

تشریح الفاظ:۔ بارانِ رحمت مرکب اضافی ہے، بمعنی: رحمت کی بارش۔ باران ف مینہ، بارش۔ رحمت ع باب سمع کا مصدر ہے، رحم کرنا، مہربانی کرنا، بخشش کرنا۔ بے حسابش بے حرف نفی ہے، حساب باب حسِب یحسِبُ سے آتا ہے: گمان کرنا۔ یہاں گنتی اور شمار کے معنی میں ہے۔ ہمہ ف بمعنی تمام، سب۔ جا ف بمعنی جگہ۔ رسیدہ رسیدن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے: پہونچی ہوئی۔ خوان ف بمعنی دستر خوان۔ کشیدہ کشیدن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے: بچھا ہوا۔ دریغ ف بمعنی حسرت، افسوس، غم۔ بے دریغش بے افسوس، بلا غم، غیر محروم۔ پردہ ف پردہ، چلمن، چق، کپڑے کا پردہ۔ ناموس ع بمعنی عصمت حرمت، عزت، آبرو، شریعت، تدبیر، سیاست، احکام۔ بندگان بندہ کی جمع ہے۔ بمعنی غلام، خدمت کرنے والے۔ پردۂ ناموس بندگاں یہ جملہ مرکب اضافی ہے بمعنی بندوں کی عزت کا پردہ۔ بہ ف بمعنی سے۔ گناہ ف دوس، غلطی، خطا۔ فاحش ع باب سمع سے اسم فاعل کا صیغہ ہے معنی ہیں: برائی کرنے میں حد سے تجاوز کرنے والا۔ بد ف بُرا۔ گناہِ فاحش موصوف صفت ہے، گناہ موصوف، فاحش صفت: بڑا گناہ، بڑی غلطی۔ ندرّد دریدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے: چاک کرتا ہے، پھاڑتا ہے۔ وظیفہ ع وظیفہ اس چیز کو کہتے ہیں جو ہر روز کے واسطے متعین مقدار مقرر ہو، یا ایک مہینے میں جو مقدار متعین ہو اس کو وظیفہ کہتے ہیں= وہ چیز جو کسی کو روزانہ کے حساب سے ملتی ہو۔ روزی ف رزق۔ وظیفہ ٔروزی مرکب توصیفی ہے، معنی ہیں: مقررہ روزی۔ خطا ع غلطی، جمع خطایا۔ منکر ع ناشائستہ بات، بری اور قبیح بات۔ خطاءِ منکر مرکب توصیفی ہے: بڑی غلطی۔ نبرد بُریدن سے فعل مضارع منفی ہے: نہیں بند کرتا ہے، نہیں لے جاتا ہے۔

مطلب :۔ اللہ تعالیٰ نیک وبد ہر شخص کو روزی عطا فرماتے ہیں، بندوں کی غلطی اور گناہوں کی وجہ سے روزی بند نہیں کرتے اگر اللہ تعالیٰ روزی بند کردیں تو کسی کو ایک دانہ بھی نصیب نہ ہو لیکن اللہ کا فضل وکرم ہے کہ بندوں کے گناہوں سے صرف نظر کرتے ہوئے بے بہا نعمتیں عطا فرماتے ہیں۔

اے کریمے کہ از خزانۂ غیب — گبر و ترسا وظیفہ خور داری

دوستاں را کجا کنی محروم — تو کہ با دشمناں نظر داری

ترجمہ:۔ (۱) اے بخشش کرنیوالے کہ غیب کے خزانے سے — تو کافر وبت پرست ونصاریٰ کو روزی کھانے والا رکھتا ہے۔

(۲) دوستوں کو تو کب محروم کریگا — جبکہ تو دشمنوں پر شفقت کی نگاہ رکھتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ اے حرف ندا ہے۔ کریم سخاوت کرنے والے۔ کریمے میں اگر یا مجہول پڑھی جائے تو یہ یا موصولہ ہوگی اور لفظ کہ اس کا صلہ ہوگا اور اگر معروف پڑھی جائے تو دونوں مصرع یکساں ہو جائیں گے، البتہ لفظ "اے" کے بعد چناں محذوف ماننا پڑے گا۔ خزانۂ غیب یہ لفظ مرکب اضافی ہے : غیب کا خزانہ۔ خزانہ ع معنی ہیں : گودام وہ جگہ جہاں روپیہ وغیرہ جمع رہے، یہ لفظ اُردو میں بھی مستعمل ہے، خزانہ کی جمع خزائن آتی ہے۔ غیب ع باب ضرب سے آتا ہے۔ بمعنی پوشیدہ، چھپا ہوا۔ گبر ف، گ کے کسرہ کے ساتھ: آتش پرست، آگ کی پوجا کرنے والے۔ ترسا آتش پرست۔ یہاں اس سے مراد نصرانی وعیسائی ہے۔ خور اسم فاعل سماعی ہے، اصل میں خوار تھا وزن شعری کی وجہ سے الف گر گیا ہے معنی ہیں : کھانے والا۔ داری داشتن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے : تو رکھتا ہے۔ دوستاں دوست کی جمع ہے: ساتھی۔ دوست سے خدا کی اطاعت کرنے والے مراد ہیں۔ را علامت مفعول ہے۔ کنی کردن سے واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے، فعل مضارع ہے: کرے گا۔ محرُوم ع روکا گیا، باز رکھا گیا۔ محروم ترکیب میں کنی کا مفعول واقع ہے۔ دُشمناں ف دشمن کی جمع ہے، دشمن سے مراد ہے خدا کی نافرمانی کرنے والا۔ نظر ع دیکھنا، شفقت کرنا، نگاہ، فکر۔ داری داشتن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے : تو رکھتا ہے۔

مطلب :۔ یہ ہے کہ جب باری تعالیٰ مجوسی وبت پرست ویہود ونصاریٰ کو بھی روزی پہونچاتے ہیں، اور کبھی ان کی روزی بند نہیں فرماتے تو اپنے نیک بندوں کو کیسے محروم رکھیں گے لہٰذا انسان کو چاہئے کہ اللہ پر پورا بھروسہ رکھے اور اس کی عبادت میں مشغول رہے روزی کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محروم نہیں فرماتے، سب کو روزی عنایت فرماتے ہیں۔

فرّاشِ بادِ صبا را گفتہ تا فرشِ زمرّدیں بگسترد و دایۂ ابرِ بہاری را فرمود تا بنات نبات را در مہدِ زمین بپرورد و درختاں را بخلعتِ نوروزی قبائے استبرق در بر گرفتہ

واطفالِ شاخ را بہ قدومِ موسمِ ربیع کلاہِ شگوفہ بر سر نہادہ عصارۂ نحلے بقدرتِ او شہد فائق شدہ و تخمِ خرمائے بہ تربیتِ او نخلِ باسق گشتہ۔

ترجمہ:۔ بادِ صبا کے فرّاش کو حکم ہوا کہ سبز رنگ کی گھاس کا فرش بچھادے، بہار کے بادل کی دایہ کو حکم ہوا کہ گھاس کی بیٹیوں کو زمین کے گہوارے میں پرورش کرے، درختوں کو نوروز کے خلعت کی جگہ ہرے پتوں کی قبا بدن پر پہنائی، اور شاخوں کو جو کہ بچوں کی مانند ہیں موسمِ بہار کے آنے کی خوشی میں کلی کی ٹوپی سر پر پہنائی، مکھیوں کے منھ کا نچوڑا ہوا رس اس کی قدرت سے عمدہ شہد بن گیا اور چھوارے کی گٹھلی اس کی پرورش سے تناور درخت بن گئی۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ فرّاش ع فرش بچھانے والا، مکان صاف کرنے والا۔ بادِ صبا صبح کی ٹھنڈی ہوا جو شمال مشرق کی طرف سے آتی ہے، پُروا ہوا۔ فرمودہ فرمودن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، بمعنی: حکم دیا گیا۔ فرشِ زمردیں یہ مرکبِ اضافی ہے: سبز رنگ کا بچھونا۔ فرش ع بچھونا، بستر، بچھانے کی چیز۔ یہاں گھاس مراد ہے۔ بگسترد اس میں ب زائد ہے، گسترد گستردن سے ہے، بمعنی: بچھایا۔ دایہ یہ لفظ اُردو، فارسی دونوں میں استعمال ہوتا ہے: بچے کی پرورش کرنے والی، انا۔ ابر ف بادل، گھٹا، بدلی، بہار موسمِ بہار، جس موسم میں چاروں طرف ہریالی نظر آتی ہے۔ ابرِ بہار مرکبِ اضافی ہے، موسمِ بہار کا بادل۔ بنات ع جمع ہے اس کا واحد بنت ہے بمعنی لڑکی۔ نبات ع واحد نبت بمعنی گھاس۔ مہد ع گہوارہ، پالنا بپرور پروردن سے امر کا صیغہ ہے: پرورش کرے، ب زائد ہے۔ خلعتِ نوروزی وہ جوڑا جو ایرانیوں کی عید کے دن بادشاہوں کی طرف سے انعام دیا جاتا تھا۔ نوروز فارس کے نجومیوں کے نزدیک وہ دن ہوتا ہے جب کہ آفتاب بُرجِ حمل پر پہونچتا ہے، اور وہ فروردین یعنی فارسی مہینے کا پہلا دن ہے جس سے سال شروع ہوتا ہے، اور وہ قریب قریب چیت کے مہینے کے وسط میں واقع ہوتا ہے پہلے زمانے میں بادشاہ حضرات اس دن میں جشن کرتے تھے اور اُمراءِ دولت اور ملازمین کو نئی نئی جوڑی دیتے تھے۔ الغرض اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ خدائے بزرگ و برتر نے نئی نئی جوڑیوں کی جگہ درختوں کو ہرے بھرے پتے عطا فرمائے، اور جب نوروز ہوتا ہے اسی وقت سے بہار کا زمانہ شروع ہوتا ہے (حاشیہ گلستاں مترجم اردو مؤلفہ مولانا عبد الباری آسی) اطفال طفل کی جمع ہے، یہاں شاخوں کو بچوں سے تشبیہ دی گئی ہے۔ شاخ ف ٹہنی۔ قُدوم ع آنا۔ موسمِ ربیع موسمِ بہار۔ کلاہ ٹوپی۔ شگوفہ کلی۔ عُصارہ عین کے ضمہ کے ساتھ ہے نچوڑا ہوا۔ نحل ع شہد کی مکھی۔ عصارۂ نحل سے مراد وہ رس ہے جو شہد کی مکھیاں درختوں سے چوستی ہیں۔ قدرت ع قادر ہونا۔ فائق برتر۔ شہد وہ میٹھا شیرہ جو شہد کی مکھیاں جمع کرتی ہیں۔ تخم بیج، گٹھلی۔ خرما چھوارا۔ تربیت ع پرورش کرنا۔ نخل کھجور کا درخت۔ باسق لمبا۔

قطعہ
ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند | تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہرِ تو سرگشتہ و فرماں بردار | شرطِ انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

ترجمہ:۔ (۱) بادل، ہوا، چاند، سورج اور آسمان سب کام میں لگے ہوئے ہیں، تاکہ تو روٹی ہتھیلی میں لائے اور تو غفلت کے ساتھ نہ کھائے۔

(۲) سب تیرے واسطے پریشان اور تیرے فرمانبردار ہیں، یہ کوئی انصاف کی شرط نہ ہو کہ تو خدا کا حکم نہ مانے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ باد ف ہوا۔ مہ ف چاند۔ خورشید آفتاب، سورج۔ فلک ع آسمان، جمع افلاک۔ کارند کام کرنے والے، محنتی، مزدور۔ تا یہاں علت کیلئے ہے معنی ہیں، تاکہ۔ نان روٹی۔ کف ہتھیلی، جمع اکف۔ آری آوردن سے واحد حاضر فعل امر ہے = تو لائے۔ غفلت ع بھول، چوک، غلطی، خطا، قصور، بے خبری، لاپرواہی، اونگھ، نیند، بے ہوشی۔ نخوری خوردن سے واحد حاضر فعل منفی ہے = تو نہ کھائے۔ بہر واسطے۔ سرگشتہ حیران و پریشان۔ فرمان حکم، جمع فرامین۔ بردار ماننے والا، رکھنے والا۔ انصاف ع فیصلہ کرنا۔

مطلب یہ ہے کہ ساری چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے انسان کے فائدہ کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ اور اس نے تمام مخلوق کو انسان کا تابعدار بنایا ہے، اس کے باوجود اگر انسان خدا تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری نہ کرے اور سرکشی کرتا رہے تو سب سے بڑے ظلم کی بات ہے۔

در خبر است از سرورِ کائنات مفخر موجودات رحمتِ عالمیاں صفوتِ آدمیاں تتمۂ دورِ زماں۔

ترجمہ:۔ کائنات کے سردار اور باعث فخر عالم رحمتِ جہاں تمام انسانوں میں برگزیدہ ہستی، زمانہ کے دور کو مکمل کرنے والے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں بیان فرمایا ہے = (جس ذات کی صفات یہ ہیں)

(۱) بیت ــ شَفِیْعٌ مُطَاعٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ	قَسِیْمٌ جَسِیْمٌ نَسِیْمٌ وَ سِیْمٌ
(۲) بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ	کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
(۳) حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ	صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ آلِہٖ

ترجمہ:۔ (۱) شفاعت کرنے والے، جن کی اطاعت کی گئی، نبی بزرگ، تقسیم کرنے والے، خوبصورت خوشبو والے اور حسین ہیں۔

(۲) بلند مرتبہ پہنچے اپنے کمال کی وجہ سے ☆ اور اندھیریوں کو دور کیا اپنے جمال انور سے

(۳) آپ ﷺ کی تمام عادتیں اچھی ہیں ☆ اُن پر اور اُن کے آل و اولاد پر درود بھیجو

حل الفاظ و مطلب :۔ شفیع ع شفاعت کرنے والے = یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بروز قیامت گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے اور اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی شفاعت قبول فرما کر گنہگاروں کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ مطاع ع اسم مفعول کا صیغہ ہے، بمعنی جس کی اطاعت کی گئی، یعنی آپ ﷺ کے سب حضرات

مطیع و فرمانبردار ہیں جو بھی آپکی اطاعت سے خارج ہو گا وہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔ نبیؐ ج غیب کی خبر دینے والے، یعنی حضور پر نور علیہ اللہ کی طرف سے لوگوں کو غیب کی خبر دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا اور خاتم النبیین بنایا۔ کَرِیْمٌ ج سخی، و فیاض۔ آپ خود بھوکے رہ کر اوروں کو کھلایا کرتے تھے۔ قَسِیْمٌ کے معنی خوبصورت کے بھی آئے ہیں، اور قسیم کے معنی تقسیم کرنے کے بھی آتے ہیں چونکہ آپؐ بروز قیامت کوثر کے جام تقسیم فرمائیں گے اسی وجہ سے آپ کو قسیم کہا گیا۔ جَسِیْمٌ خوبصورت۔ نَسِیْمٌ خوشبو والے، صحابہ کا بیان ہے کہ آپؐ کے جسم مبارک کی خوشبو مشک عنبر سے بھی کہیں زیادہ خوشبودار تھی۔ وَسِیْمٌ ج اس کے معنی بھی حسین اور خوبصورت کے ہیں۔ بَلَغَ ج فعل ماضی وہ پہونچ گئے۔ العُلیٰ بلند درجات۔ کمال یہ لفظ عربی اور اُردو دونوں میں استعمال ہوتا ہے، اس کے مختلف معانی آتے ہیں : عجیب کام، انوکھی بات، اچنبھا، خوبی، عمدگی، وغیرہ۔ کَشَفَ دور کیا۔ جمال ج خوبصورتی۔ حَسُنَتْ اچھے ہیں۔ خِصال ج خصلة کی جمع ہے، عادتیں۔ صَلُّوا الخ تم لوگ اُن پر اور اُن کے آل واولاد پر درود وسلام بھیجو۔ خبر ج حدیث شریف۔ سرور کائنات کائنات کے سردار۔ فخر موجودات موجودات کے لئے باعث فخر۔ رحمتِ عالمیاں جہاں والوں کیلئے رحمت۔ صفوت برگزیدہ۔ تتمہ تکملہ، مکمل کرنیوالے۔ دورِ زماں زمانے کے دور کو۔

پوری عبارت کا مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ آقا و مولیٰ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں ارشاد فرمایا ہے، اس ارشاد کو شیخ نے اشعار کے بعد از بندگانِ گنہگار الخ سے بیان کیا ہے، اشعار میں آپؐ کے اوصاف میں سے چند اوصاف بیان فرمائے ہیں وہ یہ ہے کہ آپؐ شفیع ہیں اور لوگ آپ کے حکم کے تابع و فرمانبردار ہیں اور آپؐ ایسے نبی ہیں جن کے اخلاق کریمانہ ہیں، اور آپ حسین و خوبصورت ہیں، آپ اپنے کمالات کی بناء پر اونچے مراتب میں پہونچے اور حق جل وعلا نے آپ کے نور جمال سے کفر و شرک کی تاریکیوں کو دور فرمایا، اور آپ کی عادت شریفہ عمدہ ترین ہیں، ہم کو چاہئے کہ آپؐ اور آپؐ کی آل واولاد پر درود وسلام کی ڈالیاں نچھاور فرمائیں۔ صلی اللہ علی النبی الکریم وآلہ وسلم۔

بیت چہ غم دیوارِ امت راکہ دارد چوں تو پشتیباں چہ باک از موجِ بحر آں راکہ باشد نوح کشتیباں

ترجمہ:۔ امت کی دیوار کیا غم کرے جو تجھ جیسا محافظ رکھتی ہے موجود ہے۔

دریا کی موجوں سے اس کشتی کو کیا خوف جسکا کھیون ہار اور کشتی چلانے والا نوح علیہ السلام جیسا ہو۔

حل الفاظ و مطلب:۔ غم ج فکر۔ پشتیباں محافظ و نگراں۔ باک ڈر، خوف، ہراس۔ موج یہ لفظ عربی اُردو دونوں میں استعمال ہوتا ہے، اسکے معنی ہیں: لہر، اُمنگ، جوش، دلولہ وغیرہ اسکی جمع امواج آتی ہے۔ بحر سمندر، دریا۔ جمع، بحار۔ نوحؑ ایک پیغمبر ہیں جن کا نام عبد الغفار ہے۔ نوح کے معنی آتے ہیں رونے کے، چونکہ آپؑ امت کے غم میں بے حد رویا کرتے تھے اور آپ کی خواہش یہ تھی کہ اُمت کفر و ضلالت سے نکل کر راہِ راست پر آجائے، چنانچہ آپ نے ساڑھے نوسو برس دعوت و تبلیغ کا کام انجام دیا جب آپ نے دیکھا کہ قوم کو

میری نصیحت اثر نہیں کرتی ہے تو آپؑ نے اللہ سے دعاء کی کہ یا خداوند قدوس ان تمام کو ہلاک و برباد کردے چنانچہ آپؑ کو کشتی بنانے کا اللہ نے حکم دیا اور آپؑ کشتی پر سوار ہوگئے، اور ایمان والے اس تند و تیز طوفان سے محفوظ رہے اور کافروں کو اس میں غرق کردیا گیا۔ کشتی بان کشتی چلانے والا، ملاح، کھیوا۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ اس اُمت محمدی کو کیا غم و فکر ہے جب کہ آپ جیسی ہستی موجود ہے اور سمندر کی خطرناک موجوں سے اس کشتی کو کیا خوف و ہراس جس کا ملاح نوح علیہ السلام جیسا ہو۔

کہ یکے از بندگانِ گنہگار پریشانِ روزگار دستِ انابت بامیدِ اجابت بدرگاہِ خداوند جلّ وعلا بردارد ایزد تعالیٰ در و نظر نہ کند بازش بخواند بارِ دیگر اعراض فرماید بازش بہ تضرّع وزاری بخواند حق سبحانہٗ وتعالیٰ گوید یَا مَلَائِکَتِیْ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ عَبْدِیْ وَ لَيْسَ لَهٗ غَيْرِیْ دعوتش را اجابت کردم وامیدش بر آوردم کہ از بسیاریِ دعا و گریۂ بندہ ہمی شرم دارم۔

ترجمہ:۔ جس وقت کہ گنہگار اور زمانہ سے پریشان بندوں میں سے کوئی قبولیت کی آس لگا کر خداوند بزرگ و برتر کی بارگاہ میں توبہ کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر نظر نہیں فرماتے، بندہ پھر اس کو پکارتا ہے تو دوسری مرتبہ بھی خدا تعالیٰ بے توجہی فرماتے ہیں بندہ پھر اس کو گریہ وزاری کے ساتھ پکارتا ہے تو حق سبحانہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! مجھے اپنے بندے سے شرم آتی ہے اور اس کا میرے علاوہ کوئی دوسرا سہارا نہیں ہے میں نے اسکی دعاء قبول کی اور اسکی آرزو پوری کردی کیونکہ بندہ کے بہت زیادہ دُعا اور آہ وبکا کرنے سے مجھے شرم آتی ہے۔

حلِّ الفاظ و مطلب:۔ روزگار زمانہ۔ انابت رجوع کرنا، توبہ کرنا، خدا کی طرف مائل ہونا۔ امید آرزو، بھروسہ۔ اجابت دعا کا قبول کرنا۔ ایزد ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی ذات، یعنی اللہ تعالیٰ۔ نظر توجہ۔ باز پھر۔ اعراض بے توجہی، کسی سے منہ موڑلینا۔ تضرّع گڑگڑانا، خشوع وخضوع کرنا۔ زاری رونا، آہ وبکا کرنا سبحان وہ ذات جو تمام عیوب سے پاک ہے، یہ باری تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ہے۔ ملائک ملک کی جمع ہے، بمعنی فرشتہ۔ اِسْتَحْيَيْتُ میں شرماتا ہوں۔ دعوت پکارنا۔

شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ تو اسی حدیث کا مفہوم "یکے از بندگان" سے بیان کیا گیا ہے، جس کا مطلب واضح ہے لہٰذا ترجمہ ہی سے سمجھ لیں۔

بیت ؎ کرم بین ولطفِ خداوندگار گنہ بندہ کردست واو شرمسار

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور بخشش تو دیکھ کہ گناہ بندہ نے کیا اور وہ شرمندہ ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ کرم ج بخشش، عنایت، توجہ۔ لطف ج مہربانی، نرمی۔ بیں دیدن سے امر حاضر ہے، تو دیکھ۔ اُو اسم اشارہ ہے، وہ۔ شرمسار شرمندہ۔
مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے آہ و بکا سے شرم آتی ہے اور اس کے رونے دھونے کی وجہ سے بندوں کے گناہوں سے در گذر کرتے ہیں اور معاف کر دیتے ہیں، اور فرشتوں سے خطاب فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! جب بندہ مجھے بار بار پکارتا ہے تو مجھے شرم آتی ہے اور میں اسکے گناہوں کو معاف کر دیتا ہوں اس لئے کہ میرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں ہے۔

عاکفانِ کعبۂ جلالش بہ تقصیر عبادت معترفند کہ مَاعَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ
وواصفانِ حلیۂ جمالش منسوب کہ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ۔

ترجمہ :۔ اس کے جلال کے کعبہ میں اعتکاف کرنے والے اپنی عبادت کی کوتاہی کا یوں اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے تیری عبادت نہیں کی جیسا تیری عبادت کرنے کا حق تھا، اور اس کے جمال کا حلیہ بیان کرنے والے حیرت سے منسوب ہو کر عرض کرتے ہیں کہ ہم نے تجھے نہیں پہچانا جیسا کہ تیرے پہچاننے کا حق تھا۔
حلّ الفاظ و مطلب :۔ عاکفان ج عاکف کی جمع ہے، اعتکاف کرنے والے، گوشہ میں بیٹھنے والے۔ جلال بزرگی۔ تقصیر ج کوتاہی، کمی۔ عبادت ج بندگی۔ معترفند اقرار کرتے ہیں۔ کہ کاف حرف بیانیہ ہے۔
مطلب یہ ہے کہ جو خدائے بزرگ و برتر کے جلال کے کعبہ میں بیٹھنے والے ہیں وہ اپنی عبادت کی کمی کا اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے تیری عبادت کا کوئی حق ادا نہیں کیا جیسا کہ آقا و مولیٰ جناب محمد رسول اللہ ﷺ جو کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے تھے آپ نے فرمایا: مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ، اے بار الٰہ جیسا کہ تیری عبادت کرنی چاہئے تھی ویسی عبادت ہم سے نہ ہو سکی، اور جس طرح تجھے پہچاننا چاہئے تھا نہ ہی اس طرح جان اور پہچان سکے، جب آقا و مولیٰ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے تو ہما و شما کس کھیت کے مولی ہیں۔

قطعہ
گر کسے وصفِ اوز من پرسید　　بے دل از بے نشاں چہ گوید باز
عاشقاں کشتگانِ معشوقند　　بر نیاید ز کشتگاں آواز

ترجمہ :۔ (۱) اگر کوئی شخص اس کا وصف مجھ سے دریافت کرے ☆ تو بے دل عاشق اس بے نشان ذات کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہے۔
(۲) تمام عاشق معشوق کے مارے ہوئے ہیں　　اور مقتولوں سے آواز نہیں نکلتی۔
حلّ الفاظ و مطلب :۔ گر حرف شرط ہے، اگر۔ کسے ف کوئی شخص۔ وصف تعریف، جمع اوصاف۔ زمَن مجھ سے۔ پرسد پوچھے۔ بیدل بغیر دل والا۔ چہ گوید کیا کہے۔ باز ف اس کے دو معنی ہیں (۱) دوسری بار (۲) ظاہر ہونا، جب اس کے معنی دوسری بار لیں گے تو مطلب ہو گا کہ جب اس کی حمد و ثنا کرنے والے شروع

ہی میں پریشان ہیں تو دوبارہ وہ کیا کہہ سکتے ہیں، دوسرے معنی کے اعتبار سے مطلب یہ ہوگا کہ وہ ذات ایسی بے نشان ہے اس کے متعلق صاف لفظوں میں کھل کر کچھ نہیں کہا جاسکتا ہے۔ کشتگان کشتہ کی جمع ہے، قتل ہوئے ہیں۔ برنیاید آواز آواز نہیں نکلتی۔ مطلب یہ ہے کہ اسکے چاہنے والے اسکی ذات و صفات میں اس طرح فنا ہو جاتے ہیں کہ ان کو اپنا بھی پورا ہوش نہیں رہتا، تو ایسی حالت میں وہ اپنی زبان سے کیا کہہ سکتے ہیں۔

یکے از صاحبدلان بجیب مراقبہ فرو بردہ بود و در بحرِ مکاشفہ مستغرق شدہ حالے کہ ازاں معاملت باز آمد یکے از محباں گفت ازیں لوستاں کہ بودی چہ تحفہ کرامت کردی اصحاب راگفت بخاطر داشتم کہ چوں بدرختِ گل برسم دامنے پر کنم ہدیۂ اصحاب راچوں برسیدم بوئے گلم چناں مست کرد کہ دامنم از دست برفت۔

ترجمہ:۔ دل والوں میں سے ایک شخص مراقبہ میں سر جھکائے ہوئے تھا اور مکاشفہ کے سمندر میں ڈوبا ہوا تھا جب اس کیفیت سے واپس آیا تو دوستوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ جس باغ میں آپ تھے وہاں سے دوستوں کیلئے بزرگی کا کیا تحفہ لیکر آئے اس بزرگ نے اپنے دوستوں سے کہا کہ میں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا تھا کہ جب پھول کے درختوں کے پاس پہونچوں گا تو دوستوں کو ہدیہ دینے کی خاطر دامن بھر لوں گا لیکن جب میں وہاں پہونچا تو پھولوں کی خوشبو نے مجھے ایسا مست کر دیا کہ میرا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ صاحبدلاں صاحبدل کی جمع ہے، دل والے یعنی حضرات صوفیائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ اس مقام پر خود شیخ سعدیؒ مراد ہیں۔ مراقبہ گردن جھکانا، یکسو ہو کر حق تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا۔ بحر سمندر، دریا، جمع بحار۔ مکاشفہ کشف ہونا، اسرار غیبیہ کا کھل جانا، دل کی وہ حالت جس میں کسی بزرگ کے دل کی حالت منکشف ہو جاتے ہیں۔ خاطر طاء کے کسرہ کے ساتھ، بمعنی دل۔ اسی طرح ان خیالات کو جو دل میں آتے ہیں خاطر کہا جاتا ہے۔ درختِ گل مرکب اضافی ہے، پھولوں کا درخت۔ برسم رسیدن سے واحد متکلم کا صیغہ ہے اور ب زائد ہے، میں پہونچوں گا۔ دامنم از دست برفت میرا دامن ہاتھ سے چھوٹ گیا، مطلب یہ ہے کہ مراقبہ اور مکاشفہ کی حالت میں آدمی اپنے ہوش میں نہیں رہتا۔

قطعہ
اے مرغِ سحر عشق زپروانہ بیاموز — کاں سوختہ راجاں شدہ و آواز نیامد
ایں مدعیاں در طلبش بیخبر انند — کاں راکہ خبر شد خبرش باز نیامد

ترجمہ:۔ (۱) اے سحر کے پرندے پروانہ سے عشق کرنا سیکھ کہ اس دل جلے کی جان گئی اور آواز نہیں آئی۔

(۲) اسکی طلب میں یہ محبت کے دعوئی کرنیوالے بے خبر ہیں اس لئے کہ جس شخص کو خبر ہو جاتی ہے پھر اس کی خبر نہیں آتی۔

حلِّ الفاظ و مطلب :۔ مرغِ سحر صبح کے وقت گنگنانے والا پرندہ یعنی بلبل۔ عشق ع محبت کرنا۔ بیاموز آموزیدن سے امر حاضر ہے، تو سیکھ۔ سوختہ سوختن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، دل جلا ہوا۔ آواز نیاید آواز نہیں آتی۔ مدعیان مدعی کی جمع ہے، دعویٰ کرنے والے۔ طلب ع تلاش کرنا۔ بے خبر انند بے خبر ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر صحیح معنوں میں تم عشق و محبت کرنا چاہتے ہو تو پہلے پروانہ سے محبت کرنا سیکھ لو، اس لئے کہ پروانے آگ کی محبت میں اس طرح سرشار ہیں کہ جان بھی دیدیتے ہیں اور آہیں نہیں بھرا کرتے، اور انسان تو صرف عشق کا دعویٰ کرنے والا ہے اور اس کی راہ میں شور مچانے والا ہے لیکن اسرار محبت و عشق سے ناآشنا ہے اس لئے کہ جو لوگ اسرار محبت و معرفت پر مطلع ہو جاتے ہیں اس کو تو اپنی ہستی کی بھی خبر نہیں رہتی تو معشوق کے اوصاف کیا بیان کر سکیں گے۔

قطعہ اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم وز ہرچہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر ما ہمچناں در اولِ وصفِ تو ماندہ ایم

ترجمہ :۔ (۱) اے وہ ذات جو قیاس و خیال و گمان اور وہم سے برتر ہے اور جو کچھ لوگوں نے بیان کیا ہے اور ہم نے سنا اور پڑھا ہے (تو اس سے بھی زیادہ بلند ہے)۔

(۲) دفتر پورا ہو گیا اور عمر آخری دور میں پہونچ گئی اور ہم ویسے ہی تیری تعریف کے ابتدائی حصے میں پڑے ہوئے ہیں۔

حلِّ الفاظ و مطلب :۔ خیال اسکو کہتے ہیں جو سوتے وقت ذہن میں صورت حاصل ہوتی ہے، اسی طرح اس صورت کو بھی کہتے ہیں جو انسان حالت بیداری میں ذہن میں لاتا ہے۔ شنیدیم ہم نے سنا ہے۔ خواندہ ایم ہم نے پڑھا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اے خداوند قدوس تیری ذات ان سب خیالات اور قیاس اور وہم و گمان سے بالاتر ہے جو کچھ لوگوں نے بیان کیا ہے ہم نے سنا ہے اور پڑھا ہے۔

چنانچہ شاعر کہتا ہے ۔

شعر
تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
بس جان گیا میں تری پہچان یہی ہے

قیاس ایک کو دوسرے پر اندازہ لگانا۔ گمان خیال۔ دفتر تمام گشت دفتر مکمل ہو گیا، دفتر سے مراد کتاب مدح ہے۔ یعنی مدح و تعریف کا بیان یہاں آکر میں نے تمام کر دیا، اور ہماری عمر بھی اپنی انتہا کو پہونچ گئی مگر ہم ویسے کے ویسے ہی رہ گئے تیرا پہلا وصف بھی بیان نہیں کر سکے۔

ذکرِ محامدِ پادشاہِ اسلام اتابک ابو بکر بن سعد بن زنگی نوّر اللّٰہ تربتہ

ذکرِ جمیلِ سعدی کہ در افواہِ عوام افتادہ است وصیتِ سخنش کہ در بسطِ زمیں رفتہ وقصب الجیب حدیثش کہ ہمچو شکر می خورند ورقعہ منشآتش کہ ہمچو کاغذِ زر می برند بر کمالِ فضل وبلاغتِ او حمل نتواں کرد بلکہ خداوندِ جہاں وقطبِ دائرہ زماں وقائم مقامِ سلیمان وناصر اہلِ ایمان اتابکِ اعظم مظفر الدنیا والدین ابو بکر بن سعد زنگی ظِلُّ اللّٰہِ تعالیٰ فِیْ اَرْضِہٖ رَبِّ اِرْضَ عَنْہُ وَ اَرْضِہٖ بِہٖ بعینِ عنایت نظر کردہ است و تحسینِ بلیغ فرمودہ وارادتِ صادق نمودہ لاجرم کافہ انام از خواص وعوام بہ محبتِ او گرائیدہ اند کہ اَلنَّاسُ عَلیٰ دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ۔

ترجمہ :۔ بادشاہ اسلام اتابک ابو بکر بن سعد بن زنگی نوّر اللہ تربتہ (اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو منور فرمائے آمین!) کی خوبیوں کا بیان۔

شیخ سعدی کا ذکر خیر جو عوام کی زبانوں پر جاری ہے اور اس کے کلام کی شہرت پوری پھیلی ہوئی زمین پر پہونچی ہے اور اس کے کلام کے گنّے کو لوگ شکر کی طرح کھاتے ہیں اور اس کے مضمون نگاری کے خطوط کو سونے کے ٹکڑے کی طرح لیجاتے ہیں، ان تمام کو سعدی کی بزرگی اور بلاغت کے کمال پر محمول نہ کیا جائے بلکہ دنیا کے مالک اور زمانہ کے دائرہ کے قطب حضرت سلیمانؑ کے قائم مقام اہل ایمان کی مدد کرنے والے اتابک اعظم دین ودنیا کے فتح مند ابو بکر سعد زنگی کے بیٹے (اللہ تعالیٰ کا سایہ اسکی بادشاہت میں رہے اے پروردگار! تو اس سے خوش ہو اور اس کو راضی رکھ) نے نظر عنایت فرمائی اور بہت زیادہ تعریف فرمائی ہے اور سچی عقیدت کا اظہار فرمایا ہے، مجبوراً پوری مخلوق خواص وعوام اس کی محبت کی طرف مائل ہوئے ہیں، اور لوگ اپنے بادشاہ کے دین پر ہوتے ہیں۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ ذکر ع بیان کرنا، یاد کرنا، اللہ کا ذکر کرنا، جمع اذکار۔ محامد ع محمدۃ کی جمع ہے تعریفیں، خوبیاں۔ اتابک ادب سکھانے والا، نگہبان، معلّم، ملک شیراز کے بادشاہوں کا لقب اتابک ہوا کرتا تھا، اور ان کو اتابک اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ سعد بن زنگی شخص جو ان کا مورث اعلیٰ تھا وہ سنجر کے یہاں اتالیق ومعلّم تھے۔ نَوَّرَ اللّٰہُ تُرْبَتَہٗ اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو نور سے بھردے۔ صاحب کتاب شیخ مصلح الدینؒ نے اپنا تخلص سعد بن ابو بکر بن سعد زنگی کے نام کی مناسبت سے سعدی تجویز کیا تھا۔ جمیل خوبصورت۔ خیر بھلائی۔ افواہ فوہ کی جمع ہے بمعنی منھ۔ صیت شہرت، مشہور ہونا۔ قصب الجیب گنا۔ مولانا عبد الباریؒ نے حاشیہ گلستان مترجم میں فرمایا ہے کہ اس کے معنی میں لوگوں کا اختلاف ہے، بعض شارح کہتے ہیں کہ اوّل ودوم حرف پر فتحہ اور جیم پر حرکتِ کسرہ ہے، کانس کی جڑ کو کہتے ہیں جو کچھ شیریں ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سعدی کی ادنیٰ باتوں کی بھی بڑی قدر ہوتی ہے اور بعض نے

کہا ہے کہ وہ قصب الحبیب ہے اور گنّے کے معنی میں ہے، لیکن مقام تعریف میں پہلا قول ہی زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ سخن بات، جمع سخنہائے۔ بسیط زمین روئے زمین، پھیلی ہوئی زمین۔ رقعہ پرچہ۔ منشآت مسودات، مضمون، اس سے مراد شیخ سعدیؒ کی تصانیف ہیں۔ فضل ع بزرگی۔ حمل ع محمول کرنا۔ قطب ادبے کی میخ، ستارہ کا نام، قائم مقام سلیمان چونکہ سلیمانؑ کا دارالسلطنت شیراز تھا اور اتابک ابو بکر بھی شیراز کا بادشاہ تھا اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ وہ سلیمان علیہ السلام کے قائمقام ہیں۔ ناصر ع اسم فاعل کا صیغہ ہے، مدد کرنے والا۔ اہل ایمان ایمان والے۔ مظفر الدنیا والدین دنیا و دین میں کامیابی پانے والا۔ ظلّ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کا سایہ۔ ارض زمین، ملک۔ ارضِ عنہ اس سے راضی ہو جا۔ وارضہ اور اس کو خوش رکھیئے۔ عین عنایت چشم عنایت۔ تحسین بلیغ بہت زیادہ تعریف۔ کافہ تمام۔ انام مخلوق۔ ارادت صادق سچی عقیدت۔ لاجرم مجبوراً۔ خواص مخصوص حضرات۔ گرائیدہ اند گرائیدن سے گرائیدہ اند اسم مفعول جمع غائب ہے، لوگ اس کی طرف مائل کئے گئے ہیں۔ اَلنَّاسُ علیٰ دِینِ مُلُوْکِھِمْ لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر ہوتے ہیں، رعایا عام طور پر اپنے وقت کے بادشاہ کے نقش قدم پر چلا کرتی ہے، مثل مشہور ہے "جیسا راجا ویسی ہی پرجا" اس عبارت کا مطلب ترجمہ سے ظاہر ہے اسی لئے بیان نہیں کیا جارہا ہے، البتہ اس کا خلاصہ ذہن نشین رکھیں۔ شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ جو میرے کلام کی شہرت کل روئے زمین پر پہونچی ہوئی ہے، اور میری ادنیٰ بات کو لوگ شیریں خیال کرتے ہیں اور میری تصنیفات کو روپیہ پیسہ کی طرح دور دور لیجاتے ہیں یہ ساری چیزیں میری ذاتی فضیلت اور کمال کی وجہ سے نہیں ہیں بلکہ بادشاہِ اسلام اتابک ابو بکر ابن سعد زنگی کی نظر عنایت کی وجہ سے ہیں۔

رباعی
زانگہ کہ ترا بر منِ مسکین نظر ست — آثارم از آفتاب مشہور ترست
گر خود ہمہ عیب ہا بدیں بندہ درست — ہر عیب کی سلطاں بہ پسندد ہنرست

ترجمہ:۔ (۱) جس وقت سے مجھ غریب پر تیری نظر ہے — میری نشانیاں سورج سے زیادہ مشہور ہیں۔
(۲) اگرچہ تمام عیب اس بندہ میں — (لیکن) ہر وہ عیب جسکو بادشاہ پسند کرے وہ ہنر ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ زآنگہ جس وقت سے۔ برمن مسکین مجھ غریب پر۔ نظر شفقت، توجہ۔ آثار ع اثر کی جمع ہے، معنی ہیں نشانات، اس مقام پر شیخ سعدیؒ کا کلام مراد ہے۔ مشہور تر بہت زیادہ مشہور۔ عیب ع برائی، نقص، جمع عیوب۔ سلطان بادشاہ، جمع سلاطین۔ شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ جب سے بادشاہ کی نظر عنایت اس غریب پر پڑی اس وقت سے میرا کلام سورج سے زیادہ مشہور ہو گیا، اگرچہ میرے اندر تمام عیب ہی عیب ہیں لیکن جس عیب کو بادشاہ پسند کرلے وہ ہنر ہو جاتا ہے لہٰذا میرے اشعار و کلام کو ہنر ہی سمجھنا چاہیئے۔

قطعہ
گِلے خوشبوئے در حمّام روزے — رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری — کہ از بوئے دلآویز تو مستم

بگفتا من گلے ناچیز بودم ولیکن مدتے با گل نشستم
جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

ترجمہ:۔ (۱) خوشبودار مٹی حمام میں ایک دن، میرے ایک محبوب کے ہاتھ سے مجھ کو ملی
(۲) میں نے اس سے کہا کہ تو مشک ہے یا عبیر ہے؟ کہ تیری دل آویز خوشبو سے میں مست ہو گیا ہوں
(۳) اس نے کہا کہ میں ایک ناچیز مٹی تھی لیکن ایک مدت تک پھول کی ہم نشیں رہی ہوں
(۴) تو میرے ہمنشیں کی خوبصورتی نے مجھ میں اثر کیا ورنہ تو میں وہی مٹی ہوں جیسی کہ پہلے تھی

حلِ الفاظ و مطلب:۔ گِلے خوشبوئے خوشبودار مٹی، ملتانی مٹی کو عرق گلاب وغیرہ سے گوندھ کر حمام میں رکھ دیتے تھے تاکہ نہاتے وقت اس سے سر دھو سکیں۔ حمام ج غسل خانہ۔ رسید پہونچی۔ محبوب معشوق، پیارا۔ عبیر ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے جو صندل وگلاب ومشک وزعفران سے ملا کر بنائی جاتی ہے۔ بوئے دلآویز دل کش خوشبو۔ خاک مٹی۔ مدتے ایک عرصہ۔ جمال ج خوبصورتی۔ من ہماں میں وہی ہوں۔

اس حکایت وقطعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ صحبت وہمنشینی کا اثر ہوتا ہے، نیک وصالح لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے آدمی نیک وصالح بنتا ہے اور برے لوگوں سے اختلاط ومیل جول کا نتیجہ برا ہوتا ہے، تو شیخ سعدیؒ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میری شہرت کا سبب بادشاہ کی نظر عنایت اور ہم نشینی ہے نہ کہ میرے ذاتی کمالات۔

اَللّٰھُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ وَ ضَاعِفْ ثَوَابَ جَمِیْلِہٖ وَ حَسَنَاتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَ اَوِدَّائِہٖ وَ وُلَاتِہٖ وَدَمِّرْ عَلٰی اَعْدَائِہٖ وَ شُنَاتِہٖ بِمَا تُلِیَ فِی الْقُرْاٰنِ مِنْ آیَاتِہٖ وَ آمِنْ بَلَدَہٗ یَا رَبِّ وَ احْفَظْ وَلَدَہٗ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ مسلمانوں کو اس کی عمر دراز کر کے نفع پہونچا اور اسکے خوبیوں کے ثواب اور نیکیوں کے اجر کو دوگنا کردے اور اسکے دوستوں اور نوکروں کے درجے بلند کر اور اس سے دشمنی رکھنے والوں اور برا چاہنے والوں کو ہلاک کردے قرآن شریف کی ان آیتوں کی برکت سے جن کی تلاوت کی جاتی ہے اور اسکے شہر کو امن میں رکھ اور اس کی اولاد کی حفاظت فرما۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ اَللّٰھُمَّ اے اللہ۔ مَتِّعْ باب تفعیل سے واحد حاضر فعل امر ہے اور یہاں دعاء کیلئے ہے، معنی ہیں تو نفع پہونچا۔ المسلمین جمع مذکر سالم ہے حالت نصبی میں ہے، مسلم کی جمع ہے۔ طول ج دراز کرنا۔ حیات ج زندگی۔ ضاعف باب مفاعلت سے ہے، تو دوگنا کردے۔ ثواب بدلہ۔ جمیل ج خوبی۔ حسنات ج حسنۃ کی جمع ہے، بمعنی نیکی۔ ارفع بلند کر۔ دَرَج دَرَجۃ کی جمع ہے، درجات۔ اَوِدّاءُ ج وَدُوْدٌ کی جمع ہے، بمعنی دوست، واحباب۔ وُلَاۃٌ والی کی جمع ہے بمعنی حاکم۔ دَمِّرْ تو ہلاک کردے۔ اعداءٌ عدوٌّ کی جمع

ہے بمعنی دشمن۔ شنات براچاہنے والے، دشمنی رکھنے والے۔ تُلیٰ تلاوت سے فعل مجہول ہے اور ماضی یہاں مضارع کے معنی میں ہے، تلاوت کی جاتی ہے۔ آیات آیت کی جمع ہے، قرآن کریم کی آیت، نشانی، علامت۔ آمینٌ مامون رکھ۔ یارَبِّ اے ہمارے پروردگار۔ رَبِّ اصل میں رَبِّیْ تھایائے متکلم حذف کر دی گئی ہے کثرت استعمال کی وجہ سے۔ واحفظ اور حفاظت فرما۔ ولد ع لڑکا، جمع اولاد۔

قطعہ لَقَدْ سَعِدَ الدُّنْیَا بِهٖ دَامَ سَعْدُهٗ وَ اَیَّدَهُ الْمَوْلٰی بِاَلْوِیَةِ النَّصْرِ
كَذَالِكَ تَنْشَا لِیْنَةٌ هُوَ عِرْقُهَا وَحُسْنُ نَبَاتِ الْاَرْضِ مِنْ كَرَمِ الْبَذْرِ

ترجمہ:۔ (۱) تحقیق کہ دنیا اس کی وجہ سے نیک ہوئی خدا اس کی نیکی کو ہمیشہ رکھے اے مولیٰ اس کی مدد کر فتح مندی کے جھنڈوں سے۔

(۲) اسی طرح اس کی شاخیں بڑھتی ہیں جس کی اصل اور جڑ خود وہ ہے زمین کی پیداوار کی خوبی بیج کی عمدگی کی وجہ سے ہوتی ہے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ قَدْ فعل کی علامت ہے اور یہاں تحقیق کے معنی میں ہے۔ سَعِدَ وہ نیک بخت ہوا۔ اَیَّدَ یہ فعل ماضی ہے لیکن مستقبل کے معنی میں ہے اس لئے کہ فعل ماضی جب دعاء کے لئے آئے تو مستقبل کے معنی میں ہوتا ہے۔ المولیٰ آقا۔ اَلْوِیَةٌ جھنڈے۔ النصر مدد۔ كَذَالِكَ اسی طرح۔ تنشأ بڑھتی ہے، پھلتی پھولتی ہے۔ لِیْنَةٌ شاخ۔ عِرْقٌ جڑ۔ حُسْنٌ عمدگی۔ نبات نبت کی جمع ہے، گھاس، زمین کی پیداوار۔ البَذْر بیج۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے بادشاہ ابو بکر کیلئے خداوند قدوس سے دُعا کی ہے کہ: اے خداوند قدوس! ابو بکر بادشاہ کی وجہ سے دنیا نیک بخت ہو گئی تو اسکی نیک بختی کو ہمیشہ برقرار رکھ اور کامیابی و کامرانی کے جھنڈوں سے اسکی اعانت و نصرت فرما، اسی طرح اسکے صاحبزادے کو بنا۔

ایزد تعالیٰ و تقدس خطۂ پاک شیراز را بہ ہیبتِ حاکمانِ عادل و ہمتِ عالمانِ عامل تا زمانِ قیامت در امانِ سلامت نگہدارد۔

ترجمہ:۔ اللہ پاک و برتر شیراز کی پاک زمین کو انصاف کرنے والے حاکموں اور عالم باعمل لوگوں کی برکت سے قیامت کے زمانے تک سلامت و پر امن رکھے۔

قطعہ

اقلیم پارس را غم از آسیبِ دہر نیست تا بر سرش بود چو توائے سایۂ خدا
امروز کس نشاں ندہد در بسیطِ خاک مانند آستانِ درت مامنِ رضا
بر تست پاسِ خاطر بیچارگان و شکر بر ما و بر خدائے جہاں آفریں جزا

یارب ز بادِ فتنہ نگہدار خاکِ پارس چندانکہ خاک را بود وبادرا بقا

ترجمہ:۔(۱) فارس کی ولایت کو زمانے کے فتنوں کا غم نہیں ہے، جب تک اسکے سر پر اے سایۂ خدا تجھ جیسا حاکم موجود ہے۔

(۲) آج روئے زمین پر کوئی شخص نشان نہیں دے سکتا، کہ تیرے دروازے کی چوکھٹ کی مانند کوئی جگہ خوشی وپناہ کی ہے۔

(۳) تیرے اوپر غریبوں کی دل جوئی واجب ہے، اور ہم پر شکر کرنا واجب ہے اور جہاں کے پیدا کرنے والے پر اس کا بدلہ دینا۔

(۴) اے خدا فتنہ کی ہوا سے فارس کی سرزمین کو محفوظ رکھ، جتنا کہ مٹی اور ہوا کو بقا ہو۔

حلِ الفاظ ومطلب:۔ایزد تعالیٰ اللہ تعالیٰ۔ تقدس بزرگ وبرتر ومقدس۔ خطۂ پاک مرکب توصیفی ہے، پاک خطہ۔ حاکماں حاکم کی جمع ہے۔عادل ع انصاف کرنے والا۔ ہمت توجہ، برکت۔ عالماں عالم کی جمع ہے، جاننے والے۔ عامل عمل کرنے والا۔ تازمانِ قیامت قیامت کے زمانے تک۔ امان محفوظ۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے اللہ تعالیٰ سے ملک شیراز کے مامون رہنے کی دعا مانگی ہے کہ اے خدائے پاک سرزمین شیراز کو علماء وصلحاء اور عادل حکام کی برکت سے قیامت تک محفوظ ومامون رکھ۔ اقلیم زمین کا ایک چوتھائی حصہ جو پانی سے باہر ہے، ربع مسکون کہلاتا ہے اس ربع مسکون کے سات حصے فرض کئے گئے ہیں اور ہر حصہ کو اقلیم کہا جاتا ہے۔ پارس ایران کے علاقہ کو کہا جاتا ہے، چونکہ یہ علاقہ پارس بن پہلو بن سام بن نوح کی سلطنت رہا ہے اس لئے اسی کے نام سے مشہور ہو گیا ہے۔ آسیب حوادثات، فتنے۔ دہر ع زمانہ، جمع دہور۔ چو تو تجھ جیسا۔ سایۂ خدا بادشاہ کو کہا جاتا ہے۔ بسیطِ خاک روئے زمین۔ آستان چوکھٹ۔ درت تیرا دروازہ۔ مامَن ع اَمِنَ یامَنُ سے ظرف کا صیغہ ہے، معنی ہیں پناہ کی جگہ۔ رضا ع خوشنودی، نیز مامن رضا سے امام علی موسیٰ رضا رحمہ اللہ کے مزار مبارک کی طرف اشارہ ہے۔ بر تست تجھ پر۔ بیچارگان بیچارہ کی جمع ہے، اور بیچارہ مرکب ہے بے حرفِ نفی اور لفظ چارہ سے، بیچارہ اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی پریشانی اور دقتوں کو دور نہ کر سکے۔ پاس لحاظ شکر اس لفظ کا تعلق لفظ برما سے ہے۔جزا بدلہ۔ بر خدائے جہاں آفریں دنیا کے پیدا کرنیوالے خدا پر۔ یاربّ اے میرے پروردگار۔ بادِ فتنہ فتنہ کی ہوا۔ خاکِ پارس فارس کی سرزمین۔ چندانکہ جتنا کہ۔ بقا ع باقی رہنا۔

مطلب یہ ہے کہ جب ایسے نیک وصالح وفیاض بادشاہ کا سایہ موجود ہے تو ملک فارس کی ولایت کو زمانے کے حوادثات کا غم نہیں ہے، دنیائے عالم کا کوئی فرد بشر یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس بادشاہ کے در کے علاوہ کسی دوسرے دنیاوی بادشاہ کا در بھی جائے پناہ ہے۔ تیسرے مصرعے میں شیخ سعدیؒ نے بادشاہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تجھ پر ضروری ہے کمزوروں اور عاجزوں کی دل جوئی کرنا، اور ہمارے اوپر تیرے احسان کا شکر بجالانا، اور تو نے جو احسان کیا اور لوگوں کو انعامات سے نوازا اسکا بدلہ خداوند قدوس تجھے عنایت فرمائے گا۔ چوتھے مصرعے میں اس کی سلطنت کی بقا کے واسطے دعا کا تذکرہ ہے کہ شیخ نے دعاء فرمائی کہ اے پروردگار جب تک دنیا قائم رہے ملک فارس کو فتنہ کی آب وہوا سے محفوظ رکھ۔

﴿در سبب تالیف کتاب﴾

یک شب تامّل ایّام گذشتہ می کردم و بر عمرِ تلف کردہ تاسّف می خوردم وسنگلاخۂ دل را بالماسِ آبِ دیدہ می سفتم واین بیتہا مناسبِ حالِ خود می گفتم۔

ترجمہ:۔ ایک رات میں گذرے ہوئے ایام کے بارے میں غور کر رہا تھا اور برباد کردہ زندگی پر افسوس کر رہا تھا دل کے پتھر میں آنسوؤں کے ہیرے سے چھید کر رہا تھا، اور اپنے حال کے مناسب یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ سبب ع وجہ، جمع اسباب۔ تالیف ع جمع کرنا۔ کتاب اسکو کہتے ہیں جس کے اندر مختلف مضامین جمع کردیئے گئے ہوں، جمع کُتُب۔ یک شب ایک رات۔ تامّل ع غور وفکر کرنا۔ ایام گذشتہ گذرے ہوئے ایام۔ عمر زندگی، جمع عمر اعمار۔ تلف برباد ہونا، ضائع ہونا۔ تاسّف افسوس کرنا۔ سنگلاخ وہ زمین جہاں پتھر بکثرت ہوں، سنگلاخۂ دل سے مراد دل ہے، لفظ لاخ اور لاختہ کثرت اور زیادتی کے اظہار کیلئے مستعمل ہوتے ہیں جس سے جمع کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں، بعض نسخوں میں سنگ سراچہ ہے سراچہ کے معنی کمرہ کے ہیں۔ الماس ہیرا، یہ فولاد سے بھی سخت ہے لہٰذا اکثر جواہر اس سے تراشے جاتے ہیں۔ بیتہا بیت کی جمع ہے، بمعنی شعر۔ مناسب حالِ خود اپنے حال کے مناسب۔ مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے یہاں سے اس کتاب کے لکھنے کی وجہ بیان کی ہے کہ میں نے یہ کتاب کیوں لکھی؟

ہر دم از عمر می رود نفسے	چوں نگہ می کنم نماند بسے
اے کہ پنجاہ رفت و در خوابی	مگر ایں پنج روز در یابی
خجل آنکس کہ رفت وکار نساخت	کوسِ رحلت زدند و بار نساخت
خواب نوشیں بامدادِ رحیل	باز دارد پیادہ را ز سبیل

ترجمہ:۔(۱) ہر وقت عمر سے ایک سانس جاتا ہے جب میں دیکھتا ہوں تو (عمر) بہت باقی نہیں رہی ہے۔

(۲) اے وہ شخص کہ پچاس سال گذر گئے اور تو نیند میں ہے شاید ان پانچ دنوں سے تو فائدہ اٹھائے۔

(۳) اس شخص کو شرمندگی ہوتی ہے جو چلا جاتا ہے اور کچھ کام نہیں کرتا کوچ کا نقارہ لوگوں نے بجادیا اور اس نے اپنا بوجھ بھی نہیں لادا۔

(۴) کوچ کے دن کی صبح میٹھی نیند پیادہ کو راستہ چلنے سے باز رکھتی ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ ہر دم ہر وقت، ہر لحہ۔ عمر زندگی۔ چوں حرف شرط ہے بمعنی، جب۔ نگہ می کنم دیکھتا ہوں۔ نماند بسے تو بہت باقی نہیں رہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ چونکہ ہر وقت عمر کا ایک سانس کم ہوتا چلا جارہا ہے جب میں اپنی عمر میں غور وفکر کرتا ہوں اور سوچتا ہوں تو یہی خیال ہوتا ہے کہ

اب عمر زیادہ باقی نہیں رہی ہے۔ پنجاہ پچاس۔ خواب نیند، نیز اس کیفیت کو بھی خواب کہتے ہیں جو نیند کی حالت میں دکھائی دے۔ مگر حرف شک ہے معنی ہیں، شاید۔ پنج روز پانچ دن۔ دریابی یابی یافتن سے واحد حاضر مضارع ہے، تو فائدہ حاصل کرے۔ خجل ع شرمندہ۔ آنکس وہ شخص۔ رفت چلا گیا۔ نساخت نہیں بنایا۔ کوس رحلت کوچ کرنے کا نقارہ۔ زدند لوگوں نے بجادیا۔ بار بوجھ۔ خوابِ نوشیں میٹھی نیند۔ باز دارد باز رکھتی ہے، روک دیتی ہے۔ پیادہ ف پیدل چلنے والے۔ ز اصل میں از تھا، وزن شعری کی وجہ سے گر گیا ہے۔ سبیل ع راستہ، جمع سُبُل۔ مطلب یہ ہے کہ شیخ نے اپنے نفس کو خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ تیری پچاس برس عمر گذر گئی اور ابھی تک تو خواب غفلت میں مست ہے، یہ پانچ روز یعنی چند دن باقی رہ گئے ہیں اسکی قدر اور ان دنوں میں نیکی حاصل کرلے اور کچھ فائدہ اٹھالے۔ اس شخص کو بڑی شرمندگی ہوتی ہے جو دنیا سے کچھ کئے بغیر چلا جاتا ہے۔ لوگوں نے تو کوچ کرنے کا نقارہ بجادیا لیکن ابھی تک تو نے اے سعدی سامانِ سفر بھی درست نہیں کیا۔ کوچ کی صبح کو میٹھی نیند پیدل چلنے والوں کو راستہ چلنے سے روک دیتی ہے۔ لہٰذا اے سعدی غافل نہ ہو اور مرنے سے پہلے ہی کچھ سامان تیار کرلے۔

ہر کہ آمد عمارتے نو ساخت	رفت و منزل بدیگرے پرداخت
واں دگر پخت ہمچنیں ہوسے	ویں عمارت بسر نبرد کسے
یارِ ناپائدار دوست مدار	دوستی را نشاید ایں غدار
مادۂ عیش آدمی شکم است	تا بتدریج میرود چہ غم است

ترجمہ:۔ (۵) جو شخص بھی آیا ایک نئی عمارت بنائی وہ چلا گیا اور عمارت دوسروں کے لئے خالی کر گیا۔

(۶) اور اس دوسرے نے بھی ایسی ہی خواہش کی اور اس عمارت کو کوئی سر پر نہ لے گیا

(۷) فانی دوست سے دوستی مت کر دوستی کے لئے یہ غدار نہیں چاہئے

(۸) آدمی کی زندگی کی اصلی پونجی پیٹ ہے جب تک یہ تھوڑا تھوڑا چلتا رہے تو کیا غم ہے

حل الفاظ و مطلب:۔ آمد آیا۔ عمارتِ نو نئی عمارت۔ ساخت بنائی۔ منزل گھر، عمارت، جمع منازل۔ بہ دیگرے دوسرے کیواسطے۔ واں دگر وہ دوسرا شخص۔ ہمچنیں ایسی ہی۔ بسر نہ برد کسے کوئی بھی سر پر نہ لے گیا، یعنی اس عمارت کو مکمل نہ کر سکا۔ یارِ ناپائدار فانی دوست۔ غدار بے وفا، دھوکہ باز۔ مادۂ عیش زندگی کی اصل۔ تدریج آہستہ آہستہ، تھوڑا تھوڑا۔ می رود چلتا ہے، جاتا ہے۔ چہ غم است کیا غم ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اس فانی دنیا میں جس نے بھی آکر خواہش کی کہ یہاں ہمیں رہنا ہے چلو اس کے لئے کچھ کرلو، چنانچہ وہ اپنی آرزو کی تکمیل نہ کر سکا کہ موت نے اس کی روح کو قفص عنصری سے نکال دیا اور وہ اپنی خواہش دوسرے آنے والے کے لئے چھوڑ کر چلا گیا لیکن دوسرے نے بھی پہلے والے کی طرح ارادے کئے مگر کوئی بھی اسکو مکمل نہ کر سکا۔ آگے شیخ نے فرمایا کہ یہ دنیا فانی ہے اس کو دوست مت رکھ، اس لئے کہ ایسی غدار دنیا دوستی کے لائق نہیں ہے۔

آٹھویں مصرعے میں فرمایا کہ زندگی کا دارو مدار پیٹ پر ہے، اور جب تک پیٹ معتدل طور سے کام کررہا ہے تو پھر کیا غم ہے یعنی پیٹ کے معاملہ میں اعتدال ہی ہونا چاہئے۔

گر بہ بندد چنانکہ نکشاید	گر دل از عمر بر کند شاید
ور کشاید چنانکہ نتواں بست	گو بشو از حیاتِ دنیا دست
چار طبع مخالف و سرکش	چند روزے بوند باہم خوش
گر یکے زیں چہار شد غالب	جانِ شیریں بر آید از قالب

ترجمہ:۔(۹) اگر وہ اس طرح بند ہو جائے کہ نہ کھلے اگر دل سے زندگی کی امید نکال دے تو لائق ہوئے

(۱۰) اور اگر یہ ایسا کھل جائے کہ بند نہ ہو سکے تو کہہ دو کہ دنیاوی زندگی سے ہاتھ دھو ڈالے

(۱۱) چار عناصر جو سرکش اور ایک دوسرے کے مخالف ہیں تھوڑے دنوں تک آپس میں خوش رہ سکتے ہیں

(۱۲) اگر ان چاروں میں سے کوئی ایک غالب ہو جائیگا تو جانِ شیریں جسم سے نکل جائے گی

حلّ الفاظ و مطلب:۔ گر بہ بندد اگر بند ہو جائے، یعنی قبض پڑ جائے۔ ور کشاید اور اگر دست آنے لگیں۔ حیات دنیا دنیاوی زندگی۔ چار طبع مخالف چار طبیعتیں، یعنی عناصر اربعہ جو ایک دوسرے کے مخالف ہیں (۱) آگ (۲) مٹی (۳) ہوا (۴) پانی۔ آدمی کا مزاج ان ہی چاروں سے مل کر بنا ہے۔ سرکش سر کھینچنے والا، یعنی نافرمان۔ چند روزے یعنی تھوڑے دن۔ جانِ شیریں پیاری جان۔ قالب ڈھانچہ، جسم وجثہ۔ ان اشعار کا مطلب یہ ہے کہ اگر انسان کے پیٹ میں قبض پڑ جائے کہ نہ کھلے تو اگر ایسی بھیانک حالت میں انسان اپنی زندگی سے ناامید ہو جائے تو موزوں ہے، اور اگر دست اس طرح جاری ہو جائیں کہ بند نہیں ہوتے تو انسان کو چاہئے کہ اپنی زندگی سے ناامید ہو جائے، اور جب تک انسان کی حیات ہے تو سمجھ لو کہ عناصر اربعہ آپس میں ملکر ہیں اور اگر ان چاروں میں سے کوئی ایک دوسرے پر غالب آجائے تو روح جسم سے نکل جاتی ہے۔

لاجرم مردِ عارفِ کامل	ننہد بر حیاتِ دنیا دل
نیک و بد چوں ہمی بباید مُرد	خنک آنکس کہ گوئے نیکی برد
برگِ عیشی بگورِ خویش فرست	کس نیارد ز پس تو پیش فرست

ترجمہ:۔(۱۳) یقیناً خداشناس اور کامل آدمی دنیا کی زندگی پر دل نہیں رکھتا

(۱۴) نیک اور برے کو جب مرنا ضروری ہے تو اچھا وہ شخص ہے جو نیکی کا گیند لے گیا

(۱۵) عیش کا سامان اپنی قبر میں بھیج دے تیرے بعد کوئی شخص نہیں لائے گا تو پہلے ہی بھیجدے

حلّ الفاظ و مطلب:۔ لاجرم یقیناً۔ عارف خداشناس۔ نہ نہد نہیں رکھتا ہے۔ خنک اچھا۔ گوئے گیند۔ برگ ف سازو سامان۔ کس نیارد کوئی شخص نہیں لائے گا۔ گور قبر۔ فرست فرستادن سے ہے، تو بھیج

ان اشعار کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص جو خدا شناس ہو دنیاوی زندگی سے دل نہیں لگاتا، جب ہر ایک شخص ... ہے یہ فانی دنیا چھوڑ کر دار البقاء کی طرف جاتا ہے یعنی ہر ایک کو موت آئے گی خواہ برا ہو یا نیک، تو اچھا اور بہتر ... ہے جو اس چند روزہ زندگی میں نیک اعمال میں سبقت لے گیا، انسان جب تک دنیا میں ہے تو اس وا اعمال صالحہ کا موقعہ ہے اسی لئے چاہئے کہ عالم آخرت کی طرف سفر کرنے سے پہلے نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرے اس کے بعد پھر کوئی فائدہ نہیں پہونچاتا۔

عمر برف است و آفتاب تموز	اندکے ماند و خواجہ غرۃ ہنوز
اے تہید ست رفتہ در بازار	ترسمت پر نیاوری دستار
ہر کہ مزروع خود خورد بخوید	وقتِ خرمنش خوشہ باید چید
پندِ سعدی بگوش دل بشنو	رہ چنین ست مرد باش و برو

ترجمہ:۔ (۱۶) عمر برف اور گرمی کے مہینے کی دھوپ کی طرح ہے، عمر تھوڑی سی باقی رہتی ہے اور خواجہ اب تک مغرور ہے۔

(۱۷) اے خالی ہاتھ بازار میں گئے ہوئے، میں ڈرتا ہوں کہ تو پگڑی سلامت نہ لائیگا

(۱۸) جو کوئی اپنی کچی کھیتی کے خوشے کھالے گا، تو اس کو کھلیان اٹھاتے وقت بالیاں چننی پڑیں گی

(۱۹) سعدی کی نصیحت دل کے کان سے سن، راستہ یہی ہے مرد بن اور چل

حل الفاظ و مطلب:۔ تموز رومی مہینہ کا نام ہے جو ہندوستانی حساب سے پندرہویں اساڑھ سے شروع ہو کر پندرہویں ساون پر ختم ہوتا ہے، یہ مہینہ ایران وغیرہ میں گرمی کی شدت میں ضرب المثل ہے۔ اندکے تھوڑا۔ خواجہ صاحب، جناب، سردار۔ غرۃ مغرور۔ ہنوز ابھی۔ تہی دست خالی ہاتھ۔ ترسمت میں ترسم واحد متکلم کا صیغہ ہے، میں ڈرتا ہوں اور ت واحد حاضر کی ضمیر ہے۔ پر بھرنا۔ دستار عمامہ، پگڑی۔ مزروع کھیتی۔ خوید کچی۔ پند نصیحت۔ برو رفتن سے فعل امر ہے، تو چل۔

ان اشعار کا مطلب یہ ہے کہ عمر کی مثال ایسی ہے جیسے برف اور گرمی کے مہینے کی دھوپ، جس طرح یہ دونوں ہمیشہ ہمیش برقرار نہیں رہتے اسی طرح عمر بھی فانی ہے جب عمر فانی ہے تو اے مخاطب اس دنیا کے دھوکے میں پڑ کر آخرت سے غافل نہ ہو، اگر تو بازار یعنی قیامت میں خالی ہاتھ جائیگا اور تیرے ساتھ نیکیاں نہ ہوں گی تو تو روما لی بچ کر سودا خرید کرنہ لاسکے گا یعنی تو وہاں خائب و خاسر ہو گا۔ جو شخص اپنا کچا کھیت کھا جائے گا کھیتی کٹتے وقت اس کو فقیروں کی طرح خوشہ چینی کرنی پڑے گی، یعنی جب اپنی عمر اور زندگی میں نیکی جمع نہیں کرے گا اور زندگی یوں ہی گنوادے گا تو آخرت میں بھیک مانگنی پڑے گی اور سن لے کہ آخرت میں بھیک مانگنے سے بھی کچھ نہیں ملتا لہٰذا اے مخاطب جو میں کہہ رہا ہوں یہی راستہ درست ہے اور اس نصیحت کو دل کی گہرائی سے سن اور اس پر عمل کر۔

بعد از تامل مصلحت آں دیدم کہ در نشیمنِ عزلت نشینم ودامن صحبت فراہم چینم ودفتر از گفتارہائے پریشاں بشویم و من بعد پریشاں نگویم۔

ترجمہ:۔ بہت غور وفکر کرنے کے بعد میں نے یہی مصلحت دیکھی کہ گوشۂ تنہائی میں بیٹھوں اور یاروں کی صحبت سے دامن سمیٹ لوں، اور فضول باتوں سے دفتر کو دھوڈالوں اور اس کے بعد فضول بات نہ کروں۔

حل الفاظ و مطلب:۔ نشیمن ف گھونسلہ، مختصر سا گھر، گوشہ۔ عزلت ع تنہائی۔ نشینم میں بیٹھوں۔ فراہم چینم سمیٹ لوں۔ فراہم جمع کرنا۔ پریشان فضول۔ بشویم شستن سے واحد متکلم ہے میں دھوڈالوں۔ مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ میں سوچ وفکر کے بعد اس نتیجہ پر پہونچا کہ مصلحت اور بھلائی اسی میں ہے کہ دوست واحباب کی ہم نشینی سے الگ تھلگ رہاجائے اور فضول باتوں سے اجتناب وپرہیز کیا جائے۔

بیت زباں بریدہ بکنجے نشستہ صمٌ بکمٌ بہ ازکسے کہ نباشد زبانش اندر حکم

ترجمہ:۔ جس کی زبان کٹ گئی ہو اور گوشے میں بہرا گونگا بنکر بیٹھا ہو وہ اس شخص سے بہتر ہے جس کی زبان اس کے قبضے میں نہ ہو۔

حل الفاظ۔ بُریدہ اسم مفعول کا صیغہ ہے، کٹی ہوئی ہونا۔ کنجے ایک گوشہ۔ نشستہ اسم مفعول کا صیغہ ہے، بیٹھا ہوا۔ صمٌ ع اصم کی جمع ہے، بہرا ہونا۔ بکمٌ ابکم کی جمع ہے، گونگا ہونا۔ یہاں یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ وہ تمام الفاظ جو عربی میں جمع کیلئے آتے ہیں فارسی میں ان کو مفرد استعمال کیا جاتا ہے۔ بہ بہتر۔ اندر حکم قبضہ میں۔

تایکے از دوستاں کہ در کجاوہ ہم نشین من بودے ودر حجرہ جلیس برسم قدیم از در در آمد چندانکہ نشاطِ ملاعبت کرد وبساطِ مداعبت گسترد جوابش نہ گفتم وسر از زانوئے تعبّد بر نگرفتم رنجیدہ نگہ کرد وگفت۔

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ دوستوں میں سے ایک دوست جو کجاوے میں میرے ساتھ بیٹھتا تھا، اور گھر میں میرا ہم نشین رہتا تھا پرانی رسم کے مطابق دروازہ سے داخل ہوا اور جس قدر خوشی اور کھیل کود کی باتیں کیں اور مذاق کا فرش بچھایا میں نے اس کا جواب نہیں دیا اور عبادت کے زانو سے سر نہیں اٹھایا، رنجیدہ ہو کر مجھ کو دیکھا اور کہا۔

قطعہ
کنونت کہ امکانِ گفتار ہست بگوائے برادر بلطف وخوشی
کہ فردا چو پیکِ اجل در رسد بحکم ضرورت زباں در کشی

ترجمہ:۔(۱) اب کہ تجھکو بولنے کی طاقت ہے اے بھائی مہربانی اور خوشی سے باتیں کر
(۲) کیونکہ کل جب موت کا قاصد پہونچ جائے گا تو مجبوراً تجھے خود ہی زبان بند کرنی پڑے گی

حلّ الفاظ و مطلب :۔ کجاوہ ف اونٹ پر سامان رکھنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ حجرہ کمرہ، جمع حجرات۔ جلیس ع ہم نشیں، پاس بیٹھنے والا، جمع جُلساء۔ برسم قدیم پرانی رسم، پرانہ معمول۔ چندانکہ جس قدر، جتنا کہ۔ انبساط خوشی۔ ملاعبت ع کھیل کود۔ بساط مداعبت مذاق کا فرش۔ گسترد بچھایا۔ تعبّد عبادت۔ رنجیدہ خفا، ناراض، غمگین ہونا۔ کنونت اصل میں اکنونت ہے اخیر میں ت واحد حاضر کی ضمیر ہے اب کہ تجھکو۔ امکان گفتار بولنے کی طاقت۔ لطف ع مہربانی۔ فردا آئندہ کل۔ پیک قاصد۔ اجل موت۔ بحکم ضرورت مجبوراً زبان درکشی توخاموش ہوجائیگا، زبان بند کرنی پڑیگی۔

مطلب یہ ہے کہ شیخؒ نے فرمایا کہ جب میں نے گوشۂ تنہائی میں رہنے کا مکمل ارادہ کرلیا اور تنہائی اختیار کرلی تو میرا ایک جگری دوست اگر پرانی رسم کے مطابق مذاق کرنے لگا اور میں نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا تو وہ کہنے لگا اس وقت تجھے بات کرنے کی طاقت ہے لہٰذا مہربانی اور خوشی سے باتیں کر اس لئے کہ کل جب موت کا فرشتہ تیرے پاس آپہونچے گا تو مجبوراً تجھے زبان بند کرنی پڑے گی۔

کسے از متعلقانِ منش بر حسبِ واقعہ مطلع گردانید کہ فلاں عزم کردہ است ونیّت جزم کہ بقیتِ عمر معتکف نشیند وخاموشی گزیند تو نیز اگر توانی سرِ خویش گیر و مجانبت پیش گفتا بعزّت عظیم وصحبتِ قدیم کہ دم بر نیارم وقدم بر ندارم مگر آنگہ کہ سخن گفتہ شود بعادتِ مالوف وطریقِ معروف کہ آزردنِ دلِ دوستاں جہل است وکفارتِ یمین سہل خلافِ راہِ صواب ست وعکسِ رائے اولی الالباب ذوالفقار علی در نیام وزبانِ سعدی در کام۔

ترجمہ :۔ میرے متعلقین میں سے کسی نے اس کو اصل واقعہ پر مطلع کیا کہ فلاں نے ارادہ کرلیا ہے اور پختہ نیت کرلی ہے کہ باقی عمر گوشہ نشین رہے گا اور خاموش زندگی بسر کرے گا، تجھ سے بھی ہوسکے تو اپنا خیال پکڑ اور یکسوئی اختیار کر، اس نے جواب دیا کہ خدائے بزرگ کی عزت کی اور قدیم دوستی کی قسم کہ میں نہ سانس لوں گا اور نہ آگے قدم بڑھاؤں گا مگر اس وقت جب کہ قدیم عادت اور معلوم طریقہ کے مطابق بات کہی جائے اس لئے کہ دوستوں کا دل دکھانا جہالت ہے اور قسم کا کفارہ دینا آسان ہے اور عقل صحیح اور عقلمندوں کی رائے کے یہ بات خلاف ہے کہ حضرت علیؓ کی ذوالفقار (نامی تلوار) میان میں رہے اور سعدی کی زبان تالو میں۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ از متعلقانِ منش میرے متعلقین یعنی گھر والوں میں سے کسی نے اس سے اصل واقعہ بتادیا، منش میں شین مفعول کی ضمیر ہے۔ عزم ع ارادہ کرنا، جمع عزائم۔ نیت ارادہ، جمع نیات۔ جزم پختہ۔ واقعہ ع بمعنی حال، داستان، جمع واقعات۔ سرِ خویش اپنا خیال۔ مجانبت یکسوئی اختیار کرنا۔ بعزّت عظیم خدائے بزرگ کی عزت کی قسم۔ صحبت قدیم مرکب توصیفی ہے، پرانی دوستی۔ نیارم آوردن سے ہے، نہ لوں گا۔

آزردن مصدر ہے بمعنی، ستانا۔ جہل جہالت، نادانی، بے وقوفی۔ یمین ع بمعنی قسم، جمع اَیمان۔ کفارت ع گناہوں کو مٹانے والا، خطاء کا بدلہ، کفارہ غلطی اور قصور کے ڈنڈ کو کہتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے۔ راہِ صواب درست راستہ۔ رائے عقل، سوچ، فکر، جمع آراء۔ اولو الالباب عقلمند۔ ذوالفقار ع یہ ایک تلوار کا نام ہے جس کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا تھا، اس تلوار کا نام ذوالفقار اس وجہ سے رکھا گیا کہ ذو کے معنی ہیں والا، والی۔ فقار کمر کی جوڑدار ہڈیوں کا نام ہے جنہیں ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے جو گردن سے کمر تک ہے، یہ تلوار بھی اسی طرح کٹاؤدار تھی اس لئے اس کا نام ذوالفقار رکھا گیا۔ زبانِ سعدی مرکب اضافی ہے، معنی ہیں سعدی کی زبان۔ کام ف بمعنی تالو۔

مطلب یہ ہے کہ جب میں نے کوئی جواب نہیں دیا اور میرے گھر والوں نے اس سے اصل واقعہ بیان کر دیا تو اس نے کہا کہ جب تک سعدی بات نہ کرلے میں یہاں سے ٹل نہیں سکتا اور یہ بات تو ظاہر ہے کہ دوستوں کا دل دکھانا جہالت اور بے وقوفی ہے اور قسم توڑ کر کفارہ ادا کرنا آسان ہے، اسی لئے سعدی کو چاہئے کہ مجھ سے بات کرے اور قسم کا کفارہ ادا کردے۔

قطعہ
زباں در دہانِ خردمند چیست کلیدِ درِ گنجِ صاحب ہنر
چو در بستہ باشد چہ داند کسے کہ جوہر فروش ست یا پیلہ ور

ترجمہ:۔(۱) زبان دانشمند کے منہ میں کیا ہے ہنر مند کے خزانہ کے دروازہ کی کنجی
(۲) جب دروازہ بند ہو تو کوئی کیا جانے کہ موتی بیچنے والا ہے یا بساطی ریشم بیچنے والا

قطعہ
اگرچہ پیش خردمند خامشی ادبست بوقتِ مصلحت آں بہ کہ در سخن کوشی
دو چیز طیرۂ عقل ست دم فرو بستن بوقتِ گفتن و گفتن بوقتِ خاموشی

ترجمہ:۔(۱) اگرچہ عقلمند کے سامنے چپ رہنا ادب ہے لیکن مصلحت کے وقت یہی اچھا ہے کہ تو کلام کرنے کی کوشش کرے۔

(۲) دو چیزیں عقل کے ہلکا پن کی دلیل ہیں خاموش رہنا بولنے کے وقت، اور بولنا چپ رہنے کے وقت

حلِ الفاظ و مطلب:۔ خردمند عقلمند۔ کلید ف کنجی۔ گنج ف خزانہ۔ صاحب ہنر ہنر والا۔ بستہ بستن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، بند کر دیا گیا ہو۔ چہ داند کسے تو کوئی کیا جانے۔ جوہر موتی، جمع جواہر۔ فروش فروشیدن سے اسم فاعل سماعی ہے، بیچنے والا۔ پیلہ ور بساطی۔ خامشی چپ رہنا۔ کوشی کوشیدن سے امر حاضر ہے، تو کوشش کر۔ طیرہ ہلکا پن، عیب۔ بوقت گفتن مرکب اضافی ہے، کہنے کے وقت۔

مطلب یہ ہے کہ اس نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ عقلمندوں کے منہ میں زبان کیا چیز ہے؟ پھر خود جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ صاحب ہنر کے خزانہ کے دروازہ کی کنجی ہے جب دروازہ بند ہو تو کسی کو کیا خبر کہ دوکاندار

(۲) موتی بیچنے والا ہے یا ریشم کا کپڑا۔ دو چیزیں عقل کی خرابی کی دلیل ہیں (۱) بولنے کے وقت خاموش رہنا (۲) خاموش رہنے کے وقت بولنا۔

فی الجملہ زباں از مکالمتِ او در کشیدن قوّت نداشتم وروئے از محادثت بگردانیدن مروّت ندانستم کہ یارِ موافق بود و محبِ صادق۔

ترجمہ:۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اس کے ساتھ گفتگو کرنے سے زبان کو روکنے کی میں نے طاقت نہ دیکھی اور میں نے اسکے ساتھ باتیں کرنے سے منہ پھیر لینا انسانیت اور مروّت نہ سمجھا، اس لئے کہ وہ دوست مزاج کے موافق اور سچی محبت کرنے والا تھا۔

بیت جو جنگ آوری باکسے بر ستیز کہ ازوے گزیرت بود یا گریز

ترجمہ:۔ جب تو کسی سے لڑے تو اس سے لڑ کہ اس سے تجھ کو چارہ کار یا گریز کی گنجائش ہو۔

بحکمِ ضرورت سخن گفتم و تفرّج کناں بیروں رفتم در فصلِ ربیعے کہ صولتِ برد آرمیدہ بود و اوانِ دولتِ ورد رسیدہ۔

ترجمہ:۔ مجبوراً میں نے بات کرنی شروع کی اور ٹہلتا ہوا باہر گیا، موسم بہار کا زمانہ تھا اور سردی کی شدت کم ہو گئی تھی اور گلاب کے پھولوں کی دولت کا زمانہ آپہونچا تھا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ فی الجملہ اسی طرح، القصہ، اور الغرض اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب بات کا خلاصہ بیان کرنا ہوتا ہے۔ مکالمت ع آپس میں کلام کرنا۔ در کشیدن بند کرنا، روکنا۔ قوت ع طاقت۔ روئے چہرہ۔ محادثت آپس میں گفتگو کرنا۔ گردانیدن پھیر لینا۔ مروّت انسانیت۔ یارِ موافق مزاج کے مطابق دوست۔ محب صادق سچا دوست۔ جنگ لڑائی۔ ستیز ستیزیدن سے امر حاضر ہے، تو لڑ۔ گزیر چارہ کار۔ گریز بھاگنا۔ بحکم ضرورت مجبوراً۔ تفرّج کناں ٹہلتا ہوا۔ بیروں رفتم باہر گیا۔ فصل ع جدا ہونا، یہاں موسم کے معنی میں ہے۔ ربیع ع بہار۔ فصل ربیع موسم بہار۔ برد ع بمعنی سردی۔ اوان آن کی جمع ہے بمعنی وقت، زمانہ۔ ورد ع گلاب کا پھول، جمع اوراد۔ فی الجملہ الیٰ آخرہ کا مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے کہا ہے کہ چونکہ وہ میرا مخلص اور وفادار دوست تھا اس لئے اس سے بات نہ کرنا اور منہ پھیر لینا خلاف مروّت سمجھا اور مجبوراً اس سے گفتگو کر لی، اور سیر و تفریح کیلئے باہر گیا اتفاقاً موسم ربیع آچکا تھا اور گلاب کے کھلنے کا زمانہ شروع ہو گیا تھا۔

قطعہ

اوّلِ اُردی بہشت ماہ جلالی بلبل گویندہ بر منابرِ قضباں

بر گلِ سرخ از نم او فتادہ لآلی ہمچو عرق بر عذارِ شاہدِ غضباں

ترجمہ:۔ (۱) ماہ جلالی اُردی بہشت کی ابتدا تھی، بلبل شاخوں کے منبروں پر چہچہا رہی تھی

(۲) گلاب کے پھولوں پر شبنم کے قطروں کے موتی بکھرے ہوئے تھے ایسے معلوم ہوتے تھے گویا کہ غضبناک معشوق کے رخساروں پر پسینہ ہے۔

شب را بہ بوستاں با یکے از دوستاں اتفاق مبیت افتاد موضعے خوش و خرم و درختانِ دلکش و درہم تافتہ کہ خردۂ مینا بر خاکش ریختہ و عقدِ ثریا از تاکش آویختہ۔

ترجمہ:۔ رات کو دوستوں میں سے ایک دوست کے ساتھ باغ میں رات گذارنے کا اتفاق ہوا ایک عمدہ جگہ تروتازہ اور دل کش درختوں کا ہجوم تھا گویا کہ کانچ کے ٹکڑے اس کی خاک پر بکھرے ہوئے تھے اور انگوروں کی بیل میں ثریا (ستاروں) کی لڑیاں لٹکادی گئی ہیں۔

قطعہ

رَوضَۃٌ ماءُ نَہرِھَا سَلسَالٌ دَوحَۃٌ سَجعُ طَیرِھَا مَوزُونٌ

آں پر از لالہ ہائے رنگا رنگ ویں پر از میوہ ہائے گونا گوں

باد در سایۂ درختانش گسترانید فرش بو قلموں

ترجمہ:۔ (۱) ایسا باغ جس کی نہروں کا پانی جاری تھا، اور ایسا درخت کہ جس پر چڑیوں کا گنگنانا موزوں تھا

(۲) وہ رنگارنگ کے گل لالہ سے بھرا ہوا تھا اور یہ درخت طرح طرح کے میووں سے لبریز تھا

(۳) ہوا نے اس کے درختوں کے سایہ میں رنگ برنگ کا فرش بچھا رکھا تھا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ اُردی بہشت فارسی شمسی مہینوں میں سے ایک مہینہ کا نام ہے اس ماہ میں زمین پھولوں سے لد جاتی ہے ہندوؤں میں یہ مہینہ بیساکھ کے آخر سے شروع ہو کر جیٹھ کے شروع میں ختم ہوتا ہے اور شمسی مہینوں کے نام کے آخر میں لفظ ماہ لگا دیا جاتا ہے، جیسے فروردین ماہ (کذافی البرہان القاطع) جلالی یہ لفظ جلال الدین شاہ سلجوق کی طرف منسوب ہے منابر منبر کی جمع ہے۔ قضبان قضیب کی جمع ہے، بہت سی شاخیں۔ لآلی لؤلؤ کی جمع ہے، موتیاں۔ عرق ع پسینہ۔ عذار رخسار۔ شاہد معشوق۔ روضۃ ع باغ، جمع ریاض۔ ماءٌ ع پانی، جمع میاہ۔ سلسال بہنے والا۔ دوحۃ بڑا درخت۔ مبیت ع اسم ظرف کا صیغہ ہے، رات گذارنے کی جگہ۔ خردۂ مینا ہرے رنگ کے کانچ کے ٹکڑوں کو کہتے ہیں، مگر اس جگہ سبزہ زار مراد ہے۔ عقد گلے میں پہنا جانے والا ہار۔ ثریا ایک ستارہ کا نام ہے۔ عقد ثریا پروین جو چھ ستارے ہیں، یہاں اس سے مراد انگور کے خوشے ہیں۔ تاک ف انگور۔ سجع گنگنانا۔ موزوں مناسب۔ گوناگوں طرح طرح کے۔ بو قلموں منقش، رنگ برنگ۔ گسترانید بچھا رکھا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ فرما رہے ہیں کہ اس مخلص اور باوفا دوست کے ساتھ ایک ایسے باغ میں رات گذارنے کا اتفاق ہوا جس میں نہایت ہی دلکش درخت تھے اور زمین پر سبزہ لہلہا رہا تھا، اور انگور کے خوشے انگور کے درختوں پر چمک رہے تھے۔

بامداداں کہ خاطر باز آمدن بر رائے نشستن غالب آمد دیدمش دامنے گل وریحاں و سنبل و ضمیراں فراہم آوردہ و آہنگِ رجوع کردہ گفتم گلِ بوستاں را چنانکہ دانی بقائے وعہدِ گلستاں را وفائے نباشد وحکیماں گفتہ اند ہر چہ نپاید دلبستگی را نشاید گفت طریق چیست گفتم بارے نزہتِ ناظراں وفسحتِ حاضراں کتابِ گلستاں توانم تصنیف کردن کہ بادِ خزاں را بر ورقِ او دستِ تطاول نباشد وگردشِ زماں عیشِ ربیعش را بہ طیشِ خریف مبدّل نہ کند۔

ترجمہ:۔ صبح کے وقت لوٹنے کی رائے وہاں ٹھہرنے و بیٹھنے کی رائے غالب پر آئی میں نے اس کو دیکھا کہ وہ گلاب اور ریحان و سنبل اور ضمیران سے دامن بھرے ہوئے لوٹنے کا ارادہ کر رہا ہے، میں نے کہا جیسا کہ تو جانتا ہے کہ باغ کے پھولوں کو بقا نہیں ہوتی اور بہار کا زمانہ وفا نہیں رکھتا، اور عقلمندوں نے کہا ہے کہ جو چیز ناپائیدار ہو وہ دل لگانے کے قابل نہیں ہے اس نے کہا کہ پھر کیا طریقہ ہے میں نے کہا کہ دیکھنے والوں کی تازگی اور موجودہ لوگوں کی کشادگی کے لئے میں کتاب گلستاں تصنیف کر سکتا ہوں کہ خزاں کی ہوا کو اس کے اوراق پر دست درازی نہ ہوگی، اور زمانہ کی گردش اس کی بہار کی عیش کو خزاں کے غصہ سے بدل نہ سکے گی۔

قطعہ

بچہ کار آیدت زگل طبقے	از گلستانِ من ببر ورقے
گل ہمیں پنج روز شش باشد	ویں گلستاں ہمیشہ خوش باشد

ترجمہ:۔ (۱) پھولوں سے بھری طباق تیرے کس کام آئے گی میرے گلستاں سے ایک ورق لے جا

(۲) پھول بھی پانچ چھ دن رہیں گے اور یہ گلستاں ہمیشہ ترو تازہ رہے گی

حلّ الفاظ و مطلب:۔ بامداد صبح کے وقت۔ باز لوٹنا۔ نشستن بیٹھنا۔ دیدمش میں نے اس کو دیکھا۔ گل پھول۔ ریحان خوشبودار پھول مگر اس میں گلاب کا پھول شامل نہیں۔ سنبل یہ لفظ عربی، فارسی، اردو ہر ایک میں استعمال ہوتا ہے، ایک قسم کی خوشبودار گھاس کو کہتے ہیں۔ ضمیران ایک قسم کا پھول۔ آہنگ رجوع لوٹنے کا ارادہ۔ گلِ بوستاں باغ کا پھول۔ دانی تو جانتا ہے۔ ہرچہ نپاید جو چیز پائیدار نہ ہو۔ نزہت پاکیزگی، خوشحالی۔ ناظراں ج ناظر کی جمع ہے بمعنی، دیکھنے والے۔ فسحت کشادگی۔ توانم تصنیف کردن تصنیف کر سکتا ہوں۔ بادِ خزاں موسم خزاں کی ہوا۔ گلستاں باغیچہ۔ تطاول دست درازی کرنا۔ عیش آرام، راحت۔ طیش غصہ، تیزی۔ خریف پت جھڑ کا موسم۔ طبق رکابی، وہ ٹوکری جس میں پھول بھرے ہوں۔ ورقے ایک ورق۔

عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جب صبح ہوئی تو میں نے اپنے دوست کو دیکھا کہ پھول وریحان و سنبل و ضمیران سے دامن بھر کر جانے کا ارادہ کر چکا ہے تو میں نے اس سے کہا کہ تجھے معلوم ہے کہ چمن کے پھولوں کو بقا اور موسم بہار

کو وفا نہیں ہے اور عقلمندوں کا مقولہ ہے کہ جو چیز فانی ہو وہ اس لائق نہیں کہ اس سے دل لگایا جائے تو اس دوست نے کہا کہ پھر دل بہلانے کا کیا طریقہ ہونا چاہئے تو شیخ نے اس سے کہا کہ یار واحباب کی کشادگی بصر کیلئے ایک کتاب گلستاں تصنیف کر سکتا ہوں جو ہمیشہ سر سبز وشاداب رہیگی، اور یہ جو پھول آپ دیکھ رہے ہیں چند روز بعد مرجھا جائیں گے اس لئے ایسے پھولوں سے دل مت لگا بلکہ میری گلستاں کا ورق لیجا جو ہمیشہ تر و تازہ رہے گا۔

حالے کہ من ایں حکایت بگفتم دامن گل بریخت و در دامنم آویخت کہ اَلْكَرِيْمُ اِذَا وَعَدَ وَفٰى فصلے دو ہماں روز اتفاقِ بیاض افتادہ در حسنِ معاشرت و آدابِ محاورت در لباسے کہ متکلماں را بکار آید و مترسلاں را بلاغت افزاید فی الجملہ ہنوز از گلستاں بقیتے ماندہ بود کہ کتابِ گلستاں تمام شد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَاَحْكَمُ بِالصَّوَابِ۔

ترجمہ:۔ جوں ہی کہ میں نے یہ بات کہی اس دوست نے فوراً پھولوں کا دامن چھوڑ دیا اور میرا دامن تھام لیا کہ سخی آدمی جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے، دو فصلیں اسی دن صاف کرنے کا اتفاق ہوا، اچھی زندگی بسر کرنے میں اور بول چال کے آداب میں ایسے طریقے سے کہ بات کرنے والوں کے کام میں آسکے اور خط و کتابت کرنے والوں کی بلاغت بڑھائے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ ابھی موسم بہار کچھ باقی تھا کہ کتاب گلستاں پوری ہو گئی، اور اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والا اور زیادہ حکم کرنے والا ہے درستی کا۔

حلِّ الفاظ و مطلب:۔ حالے فوراً۔ در دامنم آویخت وہ میرے دامن کو تھام لیا، وہ مجھے چمٹ گیا۔ الکریم ج سخی آدمی۔ اذا وعد الخ ج جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے۔ فصلے دو دو فصلیں۔ ہماں روز اسی دن۔ اتفاقِ بیاض مسودہ صاف کرنے کا اتفاق۔ حسن معاشرت اچھی زندگی۔ آدابِ محاورت بول چال کے آداب۔ در لباسے ایسے طریقے سے۔ متکلماں ج متکلم کی جمع، کلام کرنیوالے، اس سے مراد علمائے کرام ہیں۔ مترسلاں انشاء پرداز لوگ، مضمون نگار حضرات۔ واللہ اعلم اور اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والا ہے۔ واحکم بالصواب اور صحیح فیصلہ کرنے والے ہیں۔

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جس وقت میں نے اپنے دوست سے یہ بات کہی تو فوراً اس نے پھول گرا دیئے اور میرا دامن پکڑ لیا اس وجہ سے کہ شریف انسان جب کوئی وعدہ کرتا ہے تو ضرور اس کو پورا کرتا ہے، اتفاق سے اسی دن گلستاں کی دو فصلیں لکھ دیں پہلی فصل حسن معاشرت کے بارے میں، دوسری فصل بات چیت کرنے کے آداب کے بیان میں، اور اس انداز سے لکھیں کہ یہ فصلیں بات کرنے والوں (یعنی علماء) کے کام آئیں، اور مضمون نگاروں کی بلاغت بڑھادیں۔ الغرض ابھی تک موسم بہار ختم بھی نہ ہوا کہ گلستاں کی تصنیف مکمل ہو گئی، میں نے صحیح لکھا ہے یا غلط اللہ ہی زیادہ جاننے والا ہے، اور وہی بہترین و درست فیصلہ کرنیوالا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس حکایت کے اندر یہ بتایا گیا ہے کہ میں نے کتاب گلستاں کو اس وجہ سے تصنیف کیا تاکہ میرا وہ ساتھی اس سے دل بہلا سکے اور

علماء اس کے مضامین اپنے وعظ وغیرہ میں بیان کر سکیں اور مضمون نگار حضرات اس سے مضمون نگاری کا طریقہ سیکھیں اور جو لوگ پہلے ہی سے مضمون نگاری کا طریقہ جانتے ہوں ان کو مزید مہارت تامہ اور ملکہ راسخہ حاصل ہو۔

ذکرِ پادشاہزادۂ جہاں سعد بن ابی بکر بن سعد نوّر اللہ قبرہ

وتمام آنگہ شود بتحقیقت کہ پسندیدہ آید در بارگاہِ جہاں پناہ سایۂ کردگار پرتو لطفِ پروردگار وذُخر زماں وکہفِ اماں اَلْمُؤَیَّدُ مِنَ السَّمَاءِ الْمَنْصُوْرُ عَلَی الْاَعْدَاءِ عَضُدُ الدَّوْلَةِ الْقَاهِرَةِ سِرَاجُ الْمِلَّةِ الْبَاهِرَةِ جَمَالُ الْاَنَامِ مَفْخَرُ الْاِسْلَامِ سَعْدُ بْنُ الْاَتَابِكِ الْاَعْظَمِ شَهَنْشَاهُ الْمُعَظَّمِ مَالِكُ رِقَابِ الْاُمَمِ مَوْلٰی مُلُوْكِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ سُلْطَانُ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَارِثُ مُلْكِ سُلَيْمَانَ مُظَفَّرُ الدِّيْنِ اَبُوْبَكْرِ بْنُ سَعْدِ بْنِ زَنْكِی اَدَامَ اللّٰهُ اِقْبَالَهُمَا وَ ضَاعَفَ اِجْلَالَهُمَا وَ جَعَلَ اِلٰی كُلِّ خَيْرٍ مَآلَهُمَا۔ بکرشمۂ لطفِ خداوندی مطالعہ فرماید۔

ترجمہ:۔ شاہزادۂ جہاں سعد کا بیان جو بیٹا ہے ابو بکر کا اور ابو بکر بیٹا ہے سعد کا خدا اسکی قبر کو روشن کرے، اور گلستاں درحقیقت اسی وقت پوری ہوگی جبکہ وہ شاہزادۂ عالم سعد بن ابی بکر کی بارگاہ میں پسند کی جائے، وہ بادشاہ جو کہ دنیا کی پناہ، اللہ تعالیٰ کا سایہ، الطاف خداوندی کا عکس، زمانہ کا ذخیرہ اور امن کی جگہ ہے، جس کو آسمان سے مدد حاصل ہے۔ دشمنوں پر فتح مند، غلبہ حاصل کرنے والی سلطنت کا بازو، ملت اسلامیہ کا روشن چراغ، مخلوق کی زینت، اور اسلام کی جائے فخر، اتابک اعظم کا لڑکا سعد ہے بڑا بادشاہ، امت کی گردنوں کا مالک، عرب و عجم کے بادشاہوں کا سردار، خشکی اور تری کا بادشاہ، حضرت سلیمانؑ کے ملک کا وارث، دنیا و دین میں کامیابی حاصل کرنے والے ابو بکر بن سعد بن زنگی اللہ تعالیٰ ان دونوں کے اقبال کو ہمیشہ باقی رکھے، اور ان کی عظمت کو دوگنا کرے، اور ہر بھلائی کی طرف ان کا انجام کرے، لطف خداوندی کے کرشمہ سے مطالعہ فرمائے!

حلّ الفاظ و مطلب:۔ آنگہ اسوقت۔ بتحقیقت حقیقت میں۔ جہاں پناہ دنیا کی پناہ۔ سایۂ کردگار اللہ تعالیٰ کا سایہ۔ پرتو لطفِ پروردگار خداوند قدوس کی مہربانی کا عکس۔ ذُخر ذخیرہ کی جمع ہے، ذخیرہ خزانے کو کہتے ہیں۔ ذخر زماں زمانہ کے خزانے۔ کہف غار، پناہ کی جگہ۔ کہفِ اماں امن وامان کا ٹھکانا۔ المؤیّد من السماء وہ شخص جسکو آسمان سے مدد حاصل ہو۔ المنصور علی الاعداء ایسا شخص جو اپنے دشمنوں پر کامیاب ہو اور فتح پا چکا ہو۔ عضُدُ الدولة القاهرة بڑی سلطنت کی قوت بازو۔ سراج ع بمعنی چراغ، جمع، سُرُج۔ الملّة مذہب۔ الباهرة روشن۔ جمال خوبی، زینت۔ الانام مخلوق۔ مفخر جائے فخر، باعث فخر۔ اتابک اعظم بڑا اتالیق۔ شہنشاہ معظم بڑا بادشاہ۔ مالک ملکیت رکھنے والا۔ رقاب رقبہ کی جمع بمعنی گردن۔ الاُمَم اُمت کی جمع

ہے۔ مولیٰ آقا و سردار۔ ملوک ملک کی جمع ہے بمعنی بادشاہ۔ البرّ خشکی۔ البحرُ سمندر۔ وارث ج بمعنی جانشیں۔ مُلک ج سلطنت، جمع ممالک۔ اقبال خوش قسمتی۔ عروج خوشحالی۔ ضاعف دوگنا کرے۔ اجلال عظمت، بزرگی۔ خیر بھلائی۔ مآل انجام۔ کرشمہ ف انوکھی بات، اعجاز، علامت۔ لطف ج مہربانی، جمع الطاف۔ مطالعہ فرماید مطالعہ فرمائے۔

اس عبارت میں شیخ سعدیؒ نے اتابک اعظم ابو بکر کے بیٹے سعد کی تعریف کی ہے، اسی طرح الاتابک الاعظم سے لیکر مظفر الدین تک شاہ ابو بکر کی تعریف کی ہے اور فرمایا ہے کہ اگرچہ میری یہ کتاب گلستاں پوری ہوگئی ہے مگر حقیقت میں یہ کتاب اسی وقت مکمل ہوگی جبکہ بادشاہ اسکو پسند فرمائے اور اس کالڑکا اس کتاب کا مطالعہ فرمائے۔

قطعہ
گر التفاتِ خداوندیش بیاراید ۔۔۔ نگار خانۂ چینی و نقشِ ارژنگیست
امید ہست کہ روئے ملال در نکشد ۔۔۔ ازیں سخن کہ گلستاں نہ جائے دلتنگیست
علی الخصوص کہ دیباچۂ ہمایونش ۔۔۔ بنام سعدِ ابو بکرِ سعد بن زنگیست

ترجمہ:۔ (۱) اگر بادشاہ کی توجہ اس کتاب کو سنوارے تو یہ چین کا نگار خانہ اور ارژنگ کا نقش ہے
(۲) امید ہے کہ بادشاہ چہرۂ ملال نہ بنائیں گے اس لئے کہ گلستاں رنجیدہ دل ہونے کی جگہ نہیں ہے
(۳) خاص طور پر جبکہ اس کا مبارک دیباچہ سعد بن ابو بکر بن سعد زنگی کے نام پر ہے

حلِّ الفاظ و مطلب:۔ التفات ع توجہ۔ بیاراید آراستن سے آراید مضارع کا صیغہ ہے معنی ہیں، وہ سنوارے۔ نگار خانۂ چینی چین کا تصویر گھر، چین کے نقش بنانے والے اس زمانے میں کافی مشہور تھے۔ ارژنگ ہمزہ کے فتحہ اور راء کے سکون اور زائے فارسی کے فتحہ کے ساتھ ہے، ماہر نقاش کو کہتے ہیں یا ایک ایسی کتاب ہے جو مشہور نقاش مانی کی طرف منسوب ہے جس میں انوکھے اور عجیب نقشے بنائے جاتے تھے۔ ملال اکتانا، رنجیدہ ہونا۔ گلستاں اس کتاب کا نام ہے۔ جای جگہ۔ دل تنگ رنجیدہ دل ہونا۔ علی الخصوص خاص طور پر۔ دیباچہ یہ لفظ مرکب ہے دیبا اور چہ سے، دیبا مشہور قیمتی ریشمی کپڑے کی ایک قسم ہے، اور لفظ چہ تصغیر کی علامت ہے، کتاب کا ابتدائی حصہ چونکہ خوب سنوار کر لکھا جاتا ہے اسلئے اسکو دیباچہ کہا جانے لگا۔ ہمایوں مبارک۔ سعد ابو بکر الخ پورا نام اسطرح ہے "سعد بن ابو بکر بن سعد زنگی"۔

مطلب یہ ہے کہ اگر یہ کتاب گلستاں بادشاہ کی عنایت اور توجہ سے سنور جائے تو یہ کتاب چین کا نگار خانہ اور ارژنگ کا نقش ہو جائے گی۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ بادشاہ اس کتاب سے اکتا کر چہرہ اس کی طرف سے نہیں پھیریں گے اس لئے کہ گلستاں رنجیدہ دل ہونے کی جگہ نہیں ہے، خاص طور پر جب کہ اس کا مبارک دیباچہ سعد بن ابو بکر بن سعد زنگی کی طرف منسوب ہے تو یہ کتاب کیسے باعث ملال ہو سکتی ہے۔

ذکرِ امیر کبیر فخر الدین ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہ

بڑے سردار فخر الدین ابو بکر کا بیان جو بیٹا ہے ابو نصر کا اللہ تعالیٰ اسکی عمر کو دراز کرے

دیگر عروسِ فکر من از بے جمالی سر بر نیارد و دیدۂ یاس از پشت پائے خجالت بر ندارد و در زُمرۂ صاحب نظراں متجلی نشود مگر آنکہ کہ متحلّٰی گردد بزیورِ قبولِ امیر کبیر عالم عادل مظفرؔ و منصور ظہیر سریر سلطنت مشیر تدبیرِ مملکت کَہفُ الفُقَرا اَملاذُ الغُرَبَا مُرَبِّی الفُضَلاَ مُحِبُّ الاَتقِیَا افتخار آلِ پارس یمین الملک ملک الخواص باربک فخر الدولۃ والدین غیاث الاسلام والمسلمین عمدۃ الملوک والسلاطین ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہ واجل قدرہ وشرح صدرہ وضاعف اجرہ کہ ممدوحِ اکابرِ آفاق ست و مجموعِ مکارمِ اخلاق۔

ترجمہ:۔ دوسری بات یہ ہے کہ میری فکر کی دولہن خوبصورت نہ ہونے کی وجہ سے سر نہیں اٹھا سکتی، اور ناامیدی کی آنکھ شرمندگی کے پاؤں کی پشت سے نہیں ہٹ سکتی اور اہل نظر کی جماعت میں روشن اور ظاہر نہیں ہو سکتی مگر اس وقت جبکہ (فخر الدین بن ابی بکر کے) قبولیت کے زیور سے آراستہ ہو جائے جو کہ بڑا سردار، صاحب علم، انصاف کرنیوالا، فتح مند، منصور و مددگار، تختِ سلطنت، تدابیر حکومت میں مشورہ دینے والا، فقیروں کی جائے پناہ، غریبوں کا ٹھکانہ، فاضلوں کے مربی، نیک لوگوں کے دوست، پرہیزگاروں سے محبت رکھنے والے، اہل فارس کیلئے باعث فخر، سلطنت کا داہنا ہاتھ، خواص کا سردار، دین و دولت کیلئے باعث فخر، اسلام اور مسلمانوں کی فریادرسی کرنیوالا، سلاطین و بادشاہوں کا معتمد علیہ ابو بکر بن ابی نصر اللہ تعالیٰ اسکی عمر کو دراز کرے اور اسکے مرتبہ کو بلند کرے، اور اسکے سینہ کو کھول دے، اور اسکے اجر کو دوگنا کر دے، جو کہ دنیا کے بڑے لوگوں کے ممدوح ہیں اور اخلاقی خوبیوں کے مجمع ہیں۔

شعر

ہر کہ در سایۂ عنایتِ اوست   گنہش طاعتست و دشمن دوست

ترجمہ:۔ جو شخص اس کی عنایت کے سایہ میں ہے، اسکے گناہ بندگی ہیں اور اُسکے دشمن دوست ہیں

حلّ الفاظ و مطلب:۔ امیر ع سردار، جمع اُمراء۔ کبیر ع بڑا، جمع کبار۔ دیگر اسکے علاوہ، دوسری بات۔ دوسرے نسخوں میں دیگر کے بجائے بکر ہے، بکر دوشیزہ لڑکی کو کہتے ہیں۔ عروس ع دولہن، ج عرائس۔ فکر ع سوچ سمجھ، جمع افکار۔ بے جمال بے خوبی۔ دیدہ ف آنکھ۔ یاس ع ناامید۔ خجالت ع شرمندگی۔ زمرہ ع جماعت، گروہ، جمع زُمَر۔ متجلی ع روشن۔ متحلّی ع مزین۔ مظفر ع باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، کامیاب۔ منصور ع جس کی مدد کی گئی۔ ظہیر مددگار۔ سریر تخت، جمع سرائر۔ مشیر ع مشورہ دینے والا۔

تدبیر ج بمعنی، ابتداء و انتہا سوچنا، حکمت، چالاکی، فطرت جمع تدابیر۔ مملکت ج سلطنت۔ کہف غار، جائے پناہ۔ الفقراء فقیر کی جمع ہے، ضرورت مند۔ ملاذ ٹھکانہ۔ الغرباء غریب کی جمع ہے مسافر، اجنبی، حاجت مند۔ مُربی تربیت کرنیوالا۔ الفضلاء فاضل کی جمع ہے، سند یافتہ عالم۔ محبّ محبت کرنیوالا۔ الاتقیاء تقی کی جمع ہے، پرہیزگار۔ افتخار باعث فخر۔ یمین ج داہنا ہاتھ۔ قوت طاقت۔ باربک یہ لفظ اصل میں بیک بار ہے، بیک کے معنی ترکی زبان میں سردار کے ہیں اور بار کے معنی "حضور میں" کے ہیں، اس لئے باربیک بادشاہ کی دربار کے وزیر کو کہا جاتا ہے۔ لفظ بیک سے یاء کو حذف کردیا اور بار کو مقدم کردیا باربک ہوگیا۔ الدولۃ سلطنت۔ غیاث فریادرسی کرنیوالا۔ عمدۃ معتمد علیہ۔ قدرٌ مرتبہ۔ شَرَحَ یہ لفظ صیغہ ماضی ہے، چونکہ مقام دعاء میں استعمال ہے اسی لئے یہ انشاء کے معنی میں ہے یعنی اسکے معنی ہیں، کھولدے۔ اسی طرح ضاعف کے معنی ہیں دوگنا کردے۔ اجر ثواب، بدلہ جمع اُجور۔ ممدوح جس کی تعریف کی گئی ہو۔ اکابر جمع منتہی الجموع ہے، بڑے لوگ۔ آفاق دنیا۔ مجموع مجمع۔ مکارم مکرمت کی جمع ہے معنی ہیں، بزرگیاں، خوبیاں، محاسن، اچھے اوصاف، قابل تعریف کام، نوازشیں، مہربانیاں۔ مکارم اخلاق اضافۃ الصفت الی الموصوف کے قبیل سے ہے یعنی صفت کی اضافت موصوف کی طرف کی گئی ہے، اصل عبارت اس طرح ہے: اخلاق کریمہ۔ عنایت ج توجہ، مہربانی۔ گنہش ف اسکے گناہ۔ دشمن مخالف آدمی۔ دوست ساتھی، یار۔

مطلب یہ ہے کہ اس جگہ شیخ سعدیؒ نے یہ بیان کیا ہے کہ اگرچہ اس کتاب گلستاں کو شاہ ابوبکر نے پسند کیا اور اسکے فرزند نے مطالعہ کیا لیکن اسکے باوجود اس گلستاں کو قبولیت کے زیور سے مزین و آراستہ کرنے کیلئے ایک اور شخص کی ضرورت ہے اور وہ ہیں امیر کبیر فخر الدین ابو بکر بن ابی نصر اللہ تعالیٰ ان کی عمر کو دراز کرے اور انکے مرتبہ کو بڑھائے!

بر ہر یک از سائرِ بندگاں و حواشی خدمتے معین ست کہ اگر در ادائے برخے ازاں تہاون و تکاسل روادارند در معرضِ خطاب آیند و در محلِّ عتاب مگر براں طائفۂ درویشاں کہ شکرِ نعمتِ بزرگاں بر ایشاں واجب ست و ذکرِ جمیل و دعائے خیر و ادائے چنیں خدمت در حدِّ غیبت اولیٰ ترست کہ در حضور ایں بہ تصنع نزدیک ست و آں از تکلف دور و باجابت مقرون۔

ترجمہ:۔ غلاموں اور پاس بیٹھنے والوں میں سے ہر ایک کے ذمہ ایک خدمت مقرر ہے اگر اس خدمت کے ادا کرنے میں تھوڑی سستی اور کاہلی جائز رکھیں تو باز پرس ہو جائے اور محلِ عتاب میں ہو، مگر اس درویشوں کی جماعت پر کہ جن پر بڑے لوگوں کی نعمت کا شکر ادا کرنا لازم ہے اور ذکر خیر اور اچھی دعا واجب ہے اور ایسی خدمت کا ادا کرنا غائبانہ حالت میں بہت اچھا ہے کیونکہ سامنے رہ کر یہ بات بناوٹ سے زیادہ قریب ہے اور وہ تکلف سے دور اور قبولیت سے نزدیک ہوتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ برہریک ہر ایک پر۔ سائر بندگاں و حواشی خدمت خدمتگاروں اور غلاموں پر ہے۔ حواشی حاشیہ نشیں، پاس بیٹھنے والا، مصاحب، معزز، ملازم۔ معین مقرر ہے، متعین ہے۔ برخ تھوڑی تجاوزن لاپرواہی، سستی۔ تکاسل، کاہلی، روا جائز۔ معرض ظاہر ہونے کی جگہ، دوران۔ معرضِ خطاب باز پرس کی جگہ۔ محل جگہ۔ عتاب غصہ، قہر، ناراضگی۔ طائفہ جماعت۔ درویشاں درویش کی جمع ہے، فقیر لوگ۔ شکر نعمت بزرگاں بڑے لوگوں کی نعمت کا شکر۔ ذکر جمیل اچھا ذکر۔ در حد غیبت غائبانہ۔ اَولٰی بہتر۔ حضور سامنے۔ تصنع بناوٹ۔ تکلف ع تکلیف اٹھا کر کوئی کام کرنا، تکلیف گوارا کرنا، بناوٹ، ظاہر داری، نمائش، آرائش، آراستگی، غیرت برتنا، حجاب یا لحاظ کی وجہ سے تکلیف اٹھانا، تامل، ہچکچاہٹ یہ سارے معانی تکلف کے ہیں۔ اجابت قبولیت۔ مقرون ع متصل، قریب، نزدیک۔

مطلب یہ ہے کہ بادشاہ کے غلاموں اور نوکروں اور حاشیہ نشینوں میں سے ہر ایک کے ذمہ کوئی نہ کوئی خدمت مقرر ہے اگر وہ لوگ اس خدمت کے ادا کرنے میں لاپرواہی اور غفلت برتنے لگیں تو بادشاہ کی جانب سے اس سے باز پرس ہونے لگے اور وہ سب (لوگ) عتاب کا شکار ہو جائیں، لیکن فقیروں کی جماعت ایسی ہے کہ ان پر بادشاہ کی جانب سے کوئی خدمت متعین نہیں ہے تاہم ان پر بادشاہ کی نوازشات اور عطیات کا شکر بجالانا، اور بادشاہ کا نام بھلائی کے ساتھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا واجب ہے اور یہ چیزیں حالت غیبت میں ادا کرنا بہت ہی بہتر ہیں اس لئے کہ سامنے رہ کر ان خدمتوں کے انجام دینے میں ریا و بناوٹ کا بھی شبہ ہوتا ہے اور عدم موجودگی میں بناوٹ و تکلف سے یہ امور خالی ہوتے ہیں اور قبولیت سے قریب ہیں، یہاں قبولیت سے مجازاً نیک ہونا مراد ہے۔

قطعہ

پشتِ دوتائے فلک راست شد از خرمی — تا چو تو فرزند زاد مادرِ ایام را
حکمتِ محض ست گر لطفِ جہاں آفریں — خاص کند بندۂ مصلحتِ عام را
دولتِ جاوید یافت ہر کہ نکو نام زیست — کز عقبش ذکرِ خیر زندہ کند نام را
وصفِ ترا گر کند ور نکند اہل فضل — حاجتِ مشاطہ نیست روئے دلآرام را

ترجمہ:۔ (۱) آسمان کی ٹیڑھی کمر خوشی سے سیدھی ہوگئی جبکہ زمانہ کی ماں نے تجھ جیسا لڑکا جنم دیا

(۲) یہ بات محض حکمت کے رو سے ہے اگر خدا کی مہربانی کسی بندہ کو عوام کی مصلحتوں کیلئے خاص کرے

(۳) جس شخص نے نیک نامی کی زندگی بسر کی، ہمیشہ باقی رہنے والی دولت پائی اس لئے کہ اس کے بعد اس کی نیکی کا ذکر خیر نام کو زندہ کرتا ہے۔

(۴) اہل فضل خواہ تیری تعریف کریں یا نہ کریں (اس لئے کہ) خوبصورت چہرہ کو آراستہ کرنیوالی کی ضرورت نہیں ہے۔

مری مشاطگی کی کیا ضرورت حسن معنی کو — کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالہ کی حنابندی

حل الفاظ و مطلب :۔ پشت دوتا ئے خمیدہ وجھکی ہوئی کمر، ٹیڑھی کمر۔ فلک ج آسمان، جمع افلاک۔ راست شد سیدھی ہو گئی۔ خرّم خوشی۔ تا جبکہ۔ چو تو فرزند تجھ جیسا لڑکا۔ مادر ایام زمانہ کی ماں۔ لطف مہربانی، جمع الطاف۔ جہاں آفریں دنیا کا پیدا کرنیوالا۔ دولت جاوید ہمیشہ باقی رہنے والی دولت۔ یافت واحد غائب فعل ماضی مطلق، پایا، پائی۔ نکونام زیست نیک نامی زندہ کیا۔ عقبش اسکے بعد۔ ذکر خیر نیکی کا ذکر۔ وصف تعریف۔ اہل فضل فضیلت اور علم والے۔ حاجت ضرورت۔ مشاطہ سنگار کرانیوالی۔ روئے دلآرام معشوق کا چہرہ۔ اشعار کا مطلب واضح ہے۔

ذکر تقصیر خدمت و موجبِ اختیارِ عزلت

خدمت کی کوتاہی اور گوشہ نشینی اختیار کرنے کی وجہ کا بیان

تقصیر و تقاعدے کہ در مواظبتِ خدمتِ بارگاہِ خداوندی میرود بنا بر آنست کہ طائفہ از حکمائے ہندوستاں در فضائل بزرجمہر سخن میگفتند بآخر جزیں عیبش ندانستند کہ در سخن گفتن بطی ست یعنی درنگ بسیار میکند و مستمع را بسے منتظر می باید بود تا وے تقریر سخنے کند بزرجمہر بشنید و گفت اندیشہ کردن کہ چگویم بہ از پشیمانی خوردن کہ چرا گفتم۔

ترجمہ :۔ جو سستی اور کوتاہی کہ دربار آقا کی حاضری کی پابندی میں ہوئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک گروہ ہندوستان کے عقلمندوں میں سے بزرجمہر کی بزرگیوں کا ذکر کر رہا تھا بالآخر اس بات کے سوا اس میں کوئی خرابی نہ معلوم ہوئی کہ بات کہنے میں بہت سست ہے، یعنی بہت دیر میں کلام کرتا ہے اور سننے والے کو بہت انتظار کرنا پڑتا ہے، جب کبھی وہ کسی مسئلہ میں تقریر کرتا ہے، بزرجمہر نے یہ بات سنی اور جواب دیا کہ یہ سوچنا کہ میں کیا کہوں اس پشیمانی سے اچھا ہے کہ میں نے کیوں کہا۔

نظم

سخن دانِ پروردہ پیر کہن بیندیشد آنگہ بگوید سخن
مزن بے تأمل بگفتار دم نکوگوئی گر دیر گوئی چہ غم
بیندیش وانگہ بر آور نفس وزاں پیش بس کن کہ گویند بس
بنطق آدمی بہترست از دواب دواب از تو بہ گر نگوئی صواب

ترجمہ :۔ (۱) بات کا جاننے والا تجربہ کار عمر رسیدہ بڈھا، اس وقت کلام کرتا ہے جبکہ پہلے سوچ لیتا ہے
(۲) بے سوچے سمجھے بات کرنا شروع نہ کر، اچھی بات اگر دیر میں کہے تو کیا غم ہے
(۳) سوچ لے اور اسوقت بات منہ سے نکال، اور اس سے قبل بات ختم کردے کہ لوگ کہیں کہ بس کیجئے

(۴) بولنے کی وجہ سے آدمی چوپایوں سے بہتر ہے، اگر تو اچھی بات نہ کہے تو چوپائے تجھ سے بہتر ہیں

حل الفاظ و مطلب:۔ ذکر ع یاد کرنا، بیان کرنا۔ تقصیر ع کوتاہی کرنا، کمی کرنا۔ خدمت ع نوکری چاکری، ملازمت، کام کاج جمع خدمات۔ اختیار پسند کرنا۔ عزلت گوشہ نشینی۔ تقاعد کسی کام سے ماند پڑ جانا۔ مواظبت ع پابندی کرنا، ہمیشگی کرنا۔ طائفہ ع جماعت، گروہ جمع طوائف۔ فضائل ع بزرگی، فضیلۃ کی جمع ہے۔ بزرجمہر نوشیرواں کے وزیر کا نام تھا۔ بطئی تاخیر کرنا۔ مستمع سننے والے۔ منتظر انتظار کرنے والا۔ پشیمان شرمندہ ہونا۔ سخن داں تربیت یافتہ، بات کا سمجھنے والا اور تجربہ کار۔ پیر کہن پرانا بوڑھا، عمر رسیدہ بوڑھا۔ بیندیشد اندیشیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے معنی ہیں، سوچ لیتا ہے۔ آنگہ اس وقت۔ مزن زدن سے واحد حاضر فعل نہی ہے۔ مزن بگفتار کے معنی ہیں، بات کرنا شروع مت کر۔ نکو گوئی اچھی بات۔ چہ غم کیا فکر۔ بیندیش تو سوچ۔ نفس بر آوردن بات کرنا۔ بس کن بس کیجئے۔ نطق گویائی۔ گفتگو بات چیت۔ دواب ع دابۃ کی جمع ہے، چوپایہ۔ صواب درست۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے اس عبارت اور اگلی عبارت میں خدمت کی کمی اور گوشہ نشینی کے اختیار کرنے کا تذکرہ کیا ہے اگلی عبارت کے ترجمہ میں ملاحظہ فرمائیں!

فکیف در نظر اعیانِ حضرتِ خداوندی عز نصرہ کہ مجمع اہل دل ست و مرکز علمائے متبحر اگر در سیاقتِ سخن دلیری کنم شوخی کردہ باشم وبضاعت مزجات بحضرتِ عزیز آوردہ وشبہ در بازارِ جوہریاں جوئے نیارد وچراغ پیشِ آفتاب پرتوے ندارد و منارۂ بلند بردامنِ کوہِ الوند پست نماید۔

ترجمہ:۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے سرداران بارگاہِ خداوندی کے سامنے (خدا کرے اس کی نصرت غالب رہے) جو اہل دل کا مجمع اور علمائے ماہرین کا مرکز ہے اگر بات کرنے میں دلیری کروں گا تو شوخی ہوگی اور عزیز مصر کی بارگاہ میں کھوٹی پونجی لانے والا مانا جاؤنگا کیونکہ پوتھ جوہریوں کے بازار میں ایک جو کے بقدر قیمت نہ رکھے گا، اور چراغ آفتاب کے سامنے کوئی روشنی نہیں رکھتا اور بلند سے بلند مینارہ الوند پہاڑ کے دامن میں بہت ہی پست معلوم ہوتا ہے۔

مثنوی

ہر کہ گردن بدعویٰ افرازد	خویشتن را بگردن اندازد
سعدی افتادہ ست و آزادہ	کس نیاید بجنگِ افتادہ
اول اندیشہ وانگہے گفتار	پائے پیش آمدست و پس دیوار
نخل بندم و لے نہ در بستاں	شاہدم من و لے نہ در کنعاں

ترجمہ:۔ (۱) جو شخص کہ دعویٰ کی وجہ سے گردن بلند کرتا ہے، وہ اپنے آپ کو گردن کے بل گراتا ہے

(۲) سعدی ایک گراہوا اور آزاد آدمی ہے ، اور گرے ہوئے سے کوئی لڑنے کے لئے نہیں آتا
(۳) پہلے سوچ لے پھر بات کر، (اس لئے کہ) پہلے بنیاد رکھی جاتی ہے پھر دیوار
(۴) میں پودا اگاتا جاتا ہوں لیکن باغ میں نہیں ، میں معشوق ہوں لیکن کنعان میں نہیں

حل الفاظ و مطلب :- کیف عربی لفظ ہے استفہام کیلئے آتا ہے معنی ہیں، کیسے، کیونکر، کس طرح۔ نظر ع دیکھنا۔ اعیان ع عین کی جمع ہے بمعنی، آنکھ لیکن اس جگہ سردار کے معنی میں ہے۔ حضرت ع دربار، یہ لفظ ناموں کے شروع میں تعظیم کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ عزنصرہٗ اس کی فتح غالب رہے۔ اہل دل دل والے، اللہ والے۔ متبحر حاء کی تشدید اور کسرہ کے ساتھ بمعنی، علم کی گہرائی میں جانے والا، اس سے مراد بڑا عالم ہے۔ سیاقت چلانا، روانی۔ دلیری بہادری، جرأت۔ شوخی ف بے ادبی، گستاخی۔ بضاعت ع پونجی، سرمایہ۔ مزجات کھوٹی۔ عزیز ع مصر کے وزیر کا لقب ہے، لفظ عزیز کو لا کر اس واقعہ کی جانب اشارہ کرنا مقصود ہے کہ سیدنا حضرت یوسف علی نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام کے بھائی ایک زمانہ میں اپنے ساتھ تجارت کا بہت معمولی سرمایہ لیکر آئے تھے۔ شبہ شین اور باء کے فتحہ کے ساتھ پوتھ، کانچ کے موتی۔ کوہ الوند شہر ہمدان کا پہاڑ جو اپنی بلندی میں مشہور ہے۔ ہر کہ ف اسم موصول ہے بمعنی، جو شخص۔ افرازد واحد غائب فعل مضارع ہے بمعنی، بلند کرتا ہے۔ خویشتن را اپنے آپ کو۔ اندازد ڈالتا ہے، گراتا ہے۔ افتادہ گراہوا۔ کس کوئی شخص۔ نیاید بجنگ لڑنے کیلئے نہیں آتا۔ افتادہ عاجز، پریشان، گراہوا۔ مثنوی وہ اشعار جن کے پہلے اور دوسرے مصرعے کا قافیہ یکساں ہو۔ اوّل ع پہلا جمع اوائل۔ اندیشہ سوچنا۔ دوسرے نسخے میں اندیش ہے، تو سوچ لے۔ پائے پیر، بنیاد۔ نخل بندم پودا لگاتا جاتا ہوں یعنی بنی ہوں۔ بستاں ع باغ جمع بساتین۔ شاہد معشوق۔ ولے ف لیکن۔ کنعاں ایک شہر کا نام ہے۔

مطلب یہ ہے کہ چونکہ بڑے لوگوں کے سامنے بات کرنے کی جرأت کرنا گویا کہ بے ادبی اور گستاخی کرنا ہے اس لئے میں نے زیادہ بڑھ چڑھ کر باتیں نہیں کہی ہیں۔ شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ میں معشوق تو ضرور ہوں لیکن کنعان میں نہیں اس لئے کہ اس سرزمین میں حضرت یوسف علیہ السلام ہوئے ہیں جو حسن میں معروف و مشہور ہیں اس لئے میری وہاں کوئی وقعت نہیں۔

لقماں را گفتند حکمت از کہ آموختی گفت از نابینایاں کہ تا جائے نہ بینند پائے نہ نہند قَدِّمِ الْخُرُوْجَ قَبْلَ الْوُلُوْجِ۔ مصرعہ مردیت بیازمای وانگہ زن کن

ترجمہ:- لقمان حکیم سے لوگوں نے کہا تو نے حکمت کس شخص سے سیکھی ، اس نے جواب دیا اندھوں سے اس لئے کہ وہ جب تک جگہ نہیں ٹٹول لیتے پاؤں نہیں رکھتے، داخل ہونے سے پہلے نکلنے کو مقدم کر۔
پہلے اپنی قوت مردانگی کا جائزہ لے پھر شادی کر

قطعہ گرچہ شاطر بود خروس بہ جنگ چہ زند پیش بازِ روئیں چنگ

گربہ شیر ست در گرفتن موش لیک موش ست درمصاف پلنگ

ترجمہ:۔ (۱) اگرچہ مرغ لڑائی میں چالاک ہوتا ہے، لیکن سخت چنگل والے باز کے سامنے کیا کر سکتا ہے

(۲) بلی چوہے کے پکڑنے میں شیر ہوتی ہے، لیکن چیتے کی لڑائی میں چوہے کی طرح ہے

حلِ الفاظ و مطلب:۔ لقمان ایک مشہور حکیم گذرے ہیں۔ گفتند لوگوں نے کہا۔ حکمت دانائی۔۔۔۔۔طاقت بشری کے مطابق موجوداتِ خارجیہ کے احوال واقعیہ کو جاننے کا نام حکمت ہے۔ از کہ کس سے۔ آموختی تو نے سیکھی۔ از نابینایاں اندھوں سے۔ کہ کاف علت کیلئے ہے، اس لئے کہ۔ قَدِّم باب تفعیل سے واحد امر حاضر ہے۔ تو مقدم کر۔ الخُرُوْجُ ع نکلنا۔ قبل ع پہلے۔ الوُلُوْجُ ع داخل ہونا۔ بیازما آزمودن سے واحد حاضر فعل امر بمعنی، تو آزما۔ مردیت مردانگی۔ زن کن شادی کر۔ شاطر چالاک۔ خروس خاء کے ضمہ اور واؤ مجہول کے ساتھ معنی ہیں مرغ۔ جنگ لڑائی۔ باز ایک پرندہ ہے۔ روئیں کانسی، کہیں کہیں باز کے پنجہ میں کانسی کے کانٹے چڑھادیئے جاتے ہیں۔ گربہ بلی۔ موش چوہا۔ لیک لیکن۔ مصاف میم کے فتحہ اور فاء کے تشدید کے ساتھ مَصَف کی جمع ہے، صف بندی کی جگہ، لڑنے کی جگہ، جنگ کا میدان۔

شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ حکیم لقمان سے لوگوں نے معلوم کیا کہ آپ نے حکمت و دانائی کی باتیں کس سے سیکھیں تو لقمان نے جواب دیا کہ اندھوں سے۔ اب سوال یہ ہے کہ اندھوں سے کس طرح سیکھی تو بات دراصل یہ ہے کہ اندھے قدم اس وقت تک نہیں بڑھاتے جب تک جگہ کو ٹٹول نہ لیں تو میں بھی سوچ سمجھ کر کام کرتا ہوں۔ مرغ اگرچہ لڑنے میں بہادر ہے لیکن باز کے سامنے اس کو بزدل بننا پڑتا ہے۔ بلی اگرچہ چوہا کے پکڑنے میں شیر کی طرح ہے لیکن جب چیتے کو دیکھتی ہے تو وہ بھی چوہا بن جاتی ہے۔ الغرض شیخؒ نے فرمایا کہ اگرچہ میرے اندر قوت تکلم ہے اور میری بات میں شیرینی ہے لیکن بڑے لوگوں کی مجلسوں میں میں اسکو بہت ہی حقیر سمجھتا ہوں۔

اما باعتقادِ وسعتِ اخلاقِ بزرگاں کہ چشم از عوائبِ زیر دستاں بپوشند و در افشائے جرائمِ کہتراں نکوشند کلمۂ چند بطریق اختصار از نوادر و امثال و شعر و حکایات در سیر ملوکِ ماضی رحمہم اللہ دریں کتاب درج کردیم و برخے از عمرِ گرانمایہ بر خروج موجبِ تصنیف کتاب ایں بود و باللہ التوفیق۔

ترجمہ:۔ بہر حال بڑے لوگوں کی وسعتِ اخلاق پر اعتماد کرتے ہوئے کہ وہ عاجزوں کے عیوب سے چشم پوشی کرتے ہیں اور چھوٹے لوگوں کی خطاؤں کے ظاہر کرنے کی کوشش نہیں کرتے کہ چند کلمے بطور اختصار کے نادر باتوں اور کہاوتوں، اشعار اور گذرے ہوئے بادشاہوں (اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے) کی سیرت میں سے اس کتاب میں ہم نے درج کیے ہیں، اور تھوڑی سی قیمتی عمر اس پر صرف کی ہے کتاب کی تصنیف کی وجہ یہی تھی اور توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ اما بہر حال، لیکن۔ اعتماد ع بھروسہ کرنا۔ وسعت ع فراخی، کشادہ۔ اخلاق

خلق کی جمع ہے عادات، خصلتیں۔ عوائب ع عیب کی جمع ہے برائیاں۔ افشاء ع ظاہر کرنا۔ جرائم ع جریمۃ کی جمع ہے خطا، غلطی، گناہ۔ کہتراں ف کہتر کی جمع ہے چھوٹے لوگ۔ کلمہ چند چند کلمے۔ نوادر ع نادرۃ کی جمع ہے لطیف اور عجیب باتیں۔ امثال مثل کی جمع ہے، کہاوت۔ حکایات حکایت کی جمع ہے، قصے، کہانیاں۔ شعر موزون مقفی کلام کو کہتے ہیں۔ سیر سیرت کی جمع ہے، عادتیں۔ ملوکِ ماضی گذرے ہوئے بادشاہ حضرات۔ دریں کتاب اس کتاب میں۔ درج دال کے فتحہ اور راء کے سکون کے ساتھ بمعنی تحریر، لکھائی۔ برخ از عمر تھوڑی عمر۔ گراں مایہ قیمتی۔ خرج خرچ کرنا۔ تصنیف ع کتاب لکھنا، مضمون بنانا، طبیعت سے کوئی بات نکالنا۔ توفیق ع اچھے کام کے لئے اسباب مہیا کرنا۔　　مطلب واضح ہے۔

قطعہ
بماند سالہا ایں نظم و ترتیب　　زما ہر ذرّہ خاک افتادہ جائے
غرض نقشیست کز ما یاد ماند　　کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت　　کند در کارِ درویشاں دعائے

ترجمہ:۔ (۱) یہ نظم و ترتیب برسوں باقی رہے گی　ہماری خاک کا ہر ذرہ جگہ جگہ پڑا ہوا ہوگا
(۲) غرض کہ یہ ایک نقش ہے جس سے ہماری یاد باقی رہے گی اسلئے کہ میں زندگی (کا دوام) باقی رہنے والی نہیں دیکھتا ہوں۔
(۳) شاید کوئی اللہ والا کسی دن رحم کر کے　درویشوں کے حق میں کوئی دعا کردے

امعانِ نظر در ترتیبِ کتاب و تہذیبِ ابواب ایجازِ سخن را مصلحت دید تا مر ایں روضہ غنا و حدیقہ غلبا را چوں بہشت ہشت باب اتفاق افتاد ازیں سبب مختصر آمد تا بہ ملامت نہ انجامد واللہ اعلمُ بالصوابِ و الیہِ المرجع و المآبُ۔

ترجمہ:۔ نگاہ کی گہرائی نہ کتاب کی ترتیب اور بابوں کو آراستہ کرنے میں اختصارِ کلام کو مصلحت سمجھا یہاں تک کہ اس گھنا باغ اور گنجان باغیچہ کو جنت کی طرح آٹھ بابوں پر تقسیم کرنے کا اتفاق پڑا، اور اسی وجہ سے یہ مختصر ہے تاکہ کدورت نہ پیدا ہو، اللہ تعالیٰ ہی زیادہ جاننے والے ہیں درستی کا اور اس کی طرف ٹھکانا اور لوٹ کر جانے کی جگہ ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ امعانِ نظر نظر کی گہرائی۔ ترتیب ع ہر شئی کو اسکے مقام پر رکھنا۔ تہذیب ع آراستہ کرنا۔ ابواب باب کی جمع ہے، بمعنی، دروازہ۔ مجازاً حصہ کتاب مراد ہے۔ ایجاز اختصار۔ مصلحت ع نیک صلاح، اچھا مشورہ، مناسب تجویز، خوبی، بھلائی، حکمت، پالیسی، جمع مصالح۔ روضۃ باغ، جمع ریاض۔ غنا گھنا۔ حدیقۃ ع باغ جمع، حدائق۔ غلبا گھنا۔ بہشت جنت، جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور آٹھ مراتب ہیں (۱) دار السلام (۲) دار الخلد (۳) دار القرار (۴) جنت عدن (۵) جنت نعیم (۶) جنت الماوٰی (۷) علیین (۸) فردوس۔ واللہ اعلم بالصواب الخ اور سچ بات حق تعالیٰ ہی جانتے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور اسی کی طرف ٹھکانا ہے۔ سالہا برسوں۔ زما ہر ذرۂ خاک ہماری خاک کا ہر ذرہ۔ افتادہ پڑا ہوا۔ مگر شاید۔ صاحبدلے دل والا،

اللہ والا۔ درویشاں درویش کی جمع ہے، معنی ہیں فقیر۔ اس سے مراد شیخ سعدیؒ کی ذات گرامی ہے۔
مطلب یہ ہے کہ یہ کتاب ہمیشہ باقی رہے گی اور ہمارے بدن کے ذرّے منتشر ہو جائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے، الغرض یہ کتاب ہماری یادگار ہے کیونکہ یہ دنیا فانی ہے اور کسی چیز کو بقا نہیں لہٰذا میں بھی اس آب و گل سے آخرت کی طرف رحلت کروں گا۔ اور اس کتاب کو دیکھ کر کوئی اللہ والا میرے لئے رحمت کی دعا کر دے۔
امعان نظر الخ کا مطلب یہ ہے کہ اس کتاب کو ترتیب دینے کے سلسلے میں میں نے مصلحت یہ دیکھی کہ جنت کی طرح آٹھ بابوں پر اس کو تقسیم کر دوں، چنانچہ اس بات کے پیش نظر میں نے اس کو مختصر کیا ہے تاکہ دیکھنے والوں اور پڑھنے والوں کو رنج و ملال محسوس نہ ہو۔

باب اوّل در سیرتِ پادشاہاں باب دوم در اخلاقِ درویشاں باب سوم در فضیلتِ قناعت
بابِ چہارم در فوائدِ خاموشی بابِ پنجم در عشق و جوانی بابِ ششم در ضعف و پیری
بابِ ہفتم در تاثیر تربیت، باب ہشتم در آدابِ صحبت و حکمت

ترجمہ:۔ پہلا باب بادشاہوں کی سیرت کے بیان میں۔ دوسرا باب درویشوں کے اخلاق کے بیان میں۔ تیسرا باب قناعت کی فضیلت کے بیان میں۔ چوتھا باب چپ رہنے کے فوائد کے بیان میں۔ پانچواں باب جوانی اور عشق کے بیان میں۔ چھٹا باب ضعیفی اور بڑھاپے کے بیان میں۔ ساتواں باب تربیت کی تاثیر کے بیان میں۔ آٹھواں باب صحبت کے آداب کے بیان میں۔

مثنوی در آں مدت کہ مارا وقت خوش بود ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود
مرادِ ما نصیحت بود و گفتیم حوالت با خدا کردیم و رفتیم

ترجمہ:۔ (۱) اس زمانے میں جبکہ ہم کو خوش وقتی حاصل ہوئی تھی سن ہجری چھ سو چھپن تھے۔
(۲) ہمارا مقصد نصیحت کرنا تھا سو ہم نے کر دی۔ ہم نے خدا کے حوالہ کر دیا اور ہم چلے گئے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ باب ع دروازہ، مجازاً حصہ کتاب مراد ہے، اس کی جمع ابواب و بیان آتی ہے۔ سیرت عادت، خصلت جمع سیر۔ اخلاق خلق کی جمع ہے، عادت، خصلت۔ فضیلت ع بزرگی، جمع فضائل۔ فوائد ع فائدۃ کی جمع ہے، نفع۔ عشق محبت کرنا۔ قناعت تھوڑی سی چیز پر صبر کرنا۔ ضعف کمزوری۔ پیری بڑھاپا۔ تربیت اصلاح کرنا۔ آداب ادب کی جمع ہے، تہذیب، احترام، شائستگی، تمیز وغیرہ۔ مراد مقصد۔
مطلب یہ ہے کہ جس زمانہ میں یہ کتاب پوری ہوئی تھی ۶۵۶ھ تھا، ہماری آرزو اور خواہش اور ہمارا کام نصیحت کرنا تھا، چنانچہ ہم نے نصیحت کر دی اور اس کتاب کو اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر دیا اور اب ہم اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں۔

مقدمہ سعدی تمام شد بتوفیق اللہ تعالیٰ و عونہٖ ظفر بن مبین مرحوم مقام نعمت پور
پوسٹ حسائن دایہ کانکی ضلع اتر دینا جپور بنگال

بابِ اوّل در سیرتِ پادشاہاں

پہلا باب بادشاہوں کی سیرت کے بیان میں

حکایت (۱) پادشاہے راشنیدم کہ بکشتن اسیرے اشارہ کرد بیچارہ درا نحالت نومیدی بزبانے کہ داشت مَلک راؤشنام دادن گرفت وسقط گفتن کہ گفتہ اند ہر کہ دست از جاں بشوید ہرچہ دردل آرد بگوید۔

ترجمہ:۔ ایک بادشاہ کا قصہ میں نے سنا کہ اس نے ایک قیدی کے قتل کرنے کا حکم دیا اس بے چارے قیدی نے اس ناامیدی کی حالت میں جو زبان جانتا تھا (اسی زبان میں) بادشاہ کو گالیاں دینی شروع کردیں، اور برا بھلا کہنا شروع کردیا کیونکہ بزرگوں کا مقولہ ہے کہ جو شخص جان سے ہاتھ دھولیتا ہے تو جو کچھ جی میں آتا ہے کہہ دیتا ہے۔

حلِ الفاظ:۔ باب عربی لفظ ہے، معنی ہیں دروازہ۔ یہاں مجازاً حصہ کتاب مراد ہے۔ باب کی جمع ابواب اور بیبان آتی ہے، اور فارسی کے قاعدہ کے مطابق اسکی جمع بابہا آتی ہے۔ قاعدہ غیر ذوی العقول کی جمع الف اور ہاء کے ساتھ آتی ہے، اور ذوی العقول کی جمع الف اور نون کے ساتھ آتی ہے، لیکن یہ قاعدہ کلیہ نہیں بلکہ کبھی کبھی اس کے خلاف بھی ہو جاتا ہے بلکہ یہ قاعدہ اکثری ہے۔ اوّل ع پہلا، اس کی جمع اوائل آتی ہے۔ سیرت ع سین کے کسرہ، یاء کے سکون اور راء کے فتحہ کے ساتھ ہے معنی ہیں خصلت، عادت، روش، جمع سِیَر۔ پادشاہ یہ لفظ مرکب ہے پاد بمعنی تخت اور شاہ بمعنی مالک ہے، چونکہ دونوں کا بہت زیادہ اتصال ہے اس معنی کر کے اس لفظ مرکب کا اطلاق صرف بادشاہ ہی پر ہوتا ہے۔ پادشاہاں یہ پادشاہ کی جمع ہے۔ پادشاہ چونکہ ذوی العقول میں سے ہے اس لئے اس کی جمع الف اور نون کے ساتھ آئی ہے۔ نیز یہ بات بھی یاد رکھیں کہ پادشاہ مرکب اضافی ہے اور اضافت مقلوبی ہے یعنی اس میں الٹ پھیر ہوئی ہے اصل عبارت ہے :شاہِ پاد۔ شاہ کے معنی صاحب اور پاد کے معنی تخت یعنی صاحب تخت۔ حکایت ع ثلاثی مجرد کا مصدر ہے، باب ضرب سے آتا ہے معنی ہیں، قصہ، کہانی جمع حکایات۔ پادشاہے میں ی وحدت کیلئے ہے، یائے وحدت کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ترجمہ اردو زبان میں ایک سے کیا جاتا ہے یعنی ایک بادشاہ۔ پادشاہے سے پہلے لفظ نقل محذوف ہے، نقل پادشاہے۔ را یہ علامت مفعول ہے۔ شنیدم شنیدن سے واحد متکلم فعل ماضی مطلق ہے، میں نے سنی۔ کہ کاف حرف بیانیہ ہے جو ما قبل کی وضاحت اور بیان کے لئے آتی ہے۔ بکشتن میں باء محض تحسین اور خوبصورتی کے لئے بڑھائی گئی ہے کشتن کے معنی ہیں مارڈالنا، قتل کرنا۔ اسیرے اس میں بھی ی وحدت کے لئے ہے یعنی ایک قیدی، اسیر کی جمع اسرئی اُسارئی وغیرہ آتی ہے۔ اشارہ باب افعال کا مصدر ہے معنی ہیں اشارہ کرنا، جمع اشارات۔ اشارہ کرد سے مراد حکم کرد ہے، اس لئے کہ بادشاہوں کا دستور اور ضابطہ ہے کہ وہ زبانی حکم بہت کم دیا کرتے ہیں اکثر وبیشتر اشارہ کردیا کرتے ہیں الحاصل اشارہ کرد کے معنی ہیں اس نے حکم دیا۔ بیچارہ یہ

لفظ مرکب ہے بے حرف نفی اور کلمہ چارہ سے یعنی جس کو کوئی چارہ نہ ہو، بیچارہ اس کو کہتے ہیں جو اپنی پریشانیوں اور مصیبتوں کو دور نہ کر سکے۔ دراں حالت اس حالت میں۔ آں اسم اشارہ اور حالت مشارٌ الیہ ہے، حالت اس کی جمع حالات آتی ہے معنی ہیں کیفیت۔ نومیدی یہ فارسی لفظ ہے اس کے معنی ہیں مایوسی، ناامیدی۔ یہ لفظ نا حرف نفی اور امید بمعنی آرزو اور یٔ مصدری سے مرکب ہے، نا کے الف کو تخفیف کے لئے حذف کردیا اور امید کے الف کو واو سے بدل دیا نومیدی ہو گیا۔ بزبانے یہ لفظ زبان زاء کے فتحہ کے ساتھ اور یائے موصولہ سے مرکب ہے جو زبان کہ۔ داشت داشتن سے واحد غائب فعل ماضی مطلق ہے یہاں مضارع کے معنی میں ہے یعنی رکھتا ہے۔ ملک میم کے فتحہ اور لام کے کسرہ کے ساتھ بمعنی، بادشاہ، جمع ملوک۔ اور ایک لفظ مُلک میم کے ضمہ اور لام کے سکون کے ساتھ ہے بمعنی سلطنت جمع ممالک، اور ایک لفظ مَلَک میم اور لام دونوں کے فتحہ کے ساتھ ہے بمعنی فرشتہ جمع ملائک۔ مِلک لام کے سکون اور میم کے کسرہ کے ساتھ بمعنی ملکیت، مملوکہ چیز، جمع املاک۔ را علامت مفعول ہے۔ دشنام دش بمعنی گالی اور نام سے مرکب ہے۔ دشنام دادن گرفت گالی دینا شروع کردیا۔ سِقط سین کے کسرہ اور قاف کے زبر اور زیر کے ساتھ ہے بمعنی بے ہودہ بات، بشوید میں باء زائد ہے۔ شوید شستن سے واحد غائب فعل مضارع ہے، دھوتا ہے۔ آرد آوردن سے واحد غائب فعل مضارع ہے آتا ہے، لاتا ہے۔ بگوید میں ب زائد ہے۔ گوید گفتن سے واحد غائب فعل مضارع ہے کہہ دیتا ہے۔

مطلب:۔ یہ حقیقت ہے کہ جب آدمی اپنی زندگی کی آخری سانس لینے لگتا ہے اور موت کا پنجہ اس کو پکڑ لیتا ہے، ناامیدی اور مایوسی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے تو اس کی زبان قابو میں نہیں رہتی جو زبان بھی وہ جانتا ہے خواہ فارسی ہو یا عربی یا انگریزی، بنگلہ یا اردو اسی میں برا بھلا کہنا شروع کر دیتا ہے اس طرح اس حکایت میں ایک بادشاہ کا قصہ نقل کیا گیا ہے کہ اس نے ایک قیدی کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا، جب اس قیدی نے دیکھا کہ اب تو جان جائیگی ہی بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے چلو بادشاہ کو گالی دیدو۔ چنانچہ وہ اپنی زندگی سے ناامید ہو کر جو زبان اس کو آتی تھی اسی میں بادشاہ کے حق میں نازیبا کلمات بکنے شروع کر دیئے۔

بیت　وقتِ ضرورت چو نماند گریز　　دست بگیرد سرِ شمشیر تیز

ترجمہ:۔ ضرورت کے وقت جب بھاگنے کا موقع نہیں رہتا　تو ہاتھ تیز تلوار کا قبضہ تھام لیتا ہے۔

توضیح الفاظ:۔ بیت ع گھر جمع بیوت اور یہاں مجازاً بیت کے معنی شعر کے ہیں، جمع ابیات۔ وقت عربی لفظ ہے واؤ کے فتحہ کے ساتھ ہے بمعنی ٹائم، وقت جمع اوقات۔ یہ لفظ فارسی اور اردو میں بھی مستعمل ہے۔ ضرورت یہ لفظ عربی ہے ضاد کے فتحہ کے ساتھ ہے بمعنی حاجت، خواہش، مانگ، طلب۔ چو حرف شرط ہے معنی ہیں جب، یہ اصل میں چوں تھا ضرورتِ شعری کی وجہ نون کو حذف کردیا گیا ہے۔ نماند ماندن سے واحد غائب فعل مضارع منفی ہے، نہیں رہتا ہے۔ گریز گریختن بمعنی بھاگنے کا حاصل مصدر ہے۔ بگیرد اس میں ب زائد ہے، گیرد گرفتن سے واحد غائب فعل مضارع ہے معنی ہیں پکڑتا ہے۔ سر بمعنی سرا، قبضہ، نوک۔ شمشیر یہ لفظ شم بمعنی ناخن اور

شیر سے مرکب اضافی ہے۔ تلوار کو شمشیر اسلئے کہتے ہیں کہ وہ بھی بشکل ناخن بنائی جاتی ہے، یہاں شمشیر علم ہے اور مفرد کے درجہ میں ہے۔ تیز ف معنی ہیں چالاک، دھار۔ یہاں یہی معنی مراد ہے۔ شمشیر تیز مرکب توصیفی ہے شمشیر موصوف اور تیز صفت۔

مطلب:۔ اس شعر کے دو مطلب ہوسکتے ہیں (۱) جب سر شمشیر سے مراد تلوار کی نوک لی جائے تو اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جب آدمی ان جیسے کٹھن اور سخت معاملات میں پھنس جاتا ہے تو اس کے دل سے خوف وہراس دور نکل جاتا ہے اور تلوار کو ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے اور اپنے زخمی ہونے کی پرواہ نہیں کرتا، (۲) اور اگر سر شمشیر سے مراد تلوار کا قبضہ ہو تو اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جب بھاگنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو تلوار کا قبضہ تھام کر جنگ اور لڑائی کرنے اور مرنے اور مارنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

شعر اِذَا یَئِسَ الْاِنْسَانُ طَالَ لِسَانُہٗ کَسِنَّوْرٍ مَغْلُوْبٍ یَصُوْلُ عَلَی الْکَلْب

ترجمہ:۔ جب انسان مایوس ہو جاتا ہے تو اسکی زبان دراز ہو جاتی ہے جیسے کہ عاجز بلی کتے پر حملہ کر دیتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ اِذَا حرف شرط معنی ہیں، جب۔ یَئِسَ باب حسب اور ضرب سے آتا ہے معنی ہیں مایوس ہونا، ناامید ہونا۔ الانسان جسم خاکی کو انسان کہتے ہیں۔ الانسان یَئِسَ کا فاعل ہے، انسان کی جمع اناسی، اناسیۃ واُناس آتی ہے۔ طَالَ باب ضرب و نصر مصدر طول، لمبا ہونا، دراز ہونا۔ لسان ع معنی ہیں زبان، اسکی جمع اَلْسُنٌ اَلْسِنَۃٌ لُسُنٌ آتی ہے۔ سِنَّوْرٍ اسم جامد ہے اسکے معنی ہیں بلی، جمع سنانیر۔ مَغْلُوْبٍ باب ضرب سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، دبا ہوا ہونا، مغلوب دعاجز ہونا۔ یَصُوْلُ باب نصر سے ہے مصدر صَوْلٌ وَ صَوْلَۃٌ آتا ہے معنی ہیں حملہ کرنا۔ علیٰ حرف جر ہے۔ الکلب ع معنی کتا، جمع کلاب۔

مطلب:۔ اس شعر کا مفہوم بھی وہی ہے جو ما قبل میں گذرا ہے یعنی جب انسان اپنی زندگی سے ہاتھ دھو لیتا ہے تو پھر اسکی زبان قابو میں نہیں رہتی جو چاہتا ہے کہہ دیتا ہے جیسا کہ بلی باوجودیکہ طاقت کے اعتبار سے کتے کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے لیکن جب کتے کی ایذا رسانی سے پریشان ہو جاتی ہے اور عاجز ہو جاتی ہے تو کتے پر حملہ کر دیتی ہے۔

ملک پرسید کہ چہ میگوید یکے از وزرائے نیک محضر گفت اے خداوند ہمیگوید وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ملک را رحمت آمد واز سر خونِ اودر گذشت وزیر دیگر کہ ضد او بود گفت ابنائے جنس ما را نشاید در حضرت پادشاہاں جز براستی سخن گفتن ایں ملک را دُشنام داد و ناسزا گفت ملک روی ازیں سخن درہم کشید و گفت آں دروغ کہ وے گفت پسندیدہ تر آمد مرا ازیں راست کہ تو گفتی کہ روئے آن در مصلحتے بود وبنائے ایں بر خبثے و خردمنداں گفتہ اند دروغِ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔

ترجمہ:۔ بادشاہ نے پوچھا کہ یہ قیدی کیا کہہ رہا ہے، نیک خصلت وزیروں میں سے ایک وزیر نے کہا کہ اے آقائے نعمت وہ یہ کہہ رہا ہے وہ لوگ بڑے اچھے ہیں جو غصہ کو پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں، بادشاہ کو رحم آگیا اور اس کے قتل کا خیال چھوڑ دیا، دوسرا وزیر جو اس وزیر کا مخالف تھا اس نے کہا کہ ہمارے عہدے کے لوگوں کو بادشاہوں کے دربار میں سچی بات کے سوا کچھ نہیں کہنا چاہئے، اس نے بادشاہ کو گالیاں دی اور نامناسب باتیں کہیں، بادشاہ نے یہ بات سن کر غصہ سے منھ پھیر لیا اور کہا کہ وہ جھوٹ جو اس نے بولا مجھے زیادہ پسند آیا اس سچ سے جو تو نے کہا، کیونکہ اس کا رخ ایک نیکی کی طرف تھا اور اس سچ کی بنیاد برائی پر ہے، اور عقلمندوں نے کہا ہے کہ وہ جھوٹ جس میں مصلحت شامل ہو فتنہ برپا کرنیوالی سچائی سے بہتر ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ پرسید پرسیدن سے واحد غائب فعل ماضی مطلق ہے، اس نے پوچھا۔ کہ حرف بیانیہ ہے۔ چہ حرف استفہام ہے معنی ہیں، کیا۔ می گوید گفتن سے واحد غائب فعل حال ہے معنی ہیں کہتا ہے، کہہ رہا ہے۔ یکے لفظ یک اور ی تنکیر سے مرکب ہے تنکیر کا ترجمہ اردو میں کوئی، چند وغیرہ سے کیا جاتا ہے یکے کے معنی ہیں کوئی ایک۔ وزراء وزیر کی جمع ہے یہ عربی لفظ ہے معنی ہیں، بار برداری کا شریک، چونکہ سلطنت کے کام کا بوجھ اٹھانے میں وزیر بھی بادشاہ کا شریک ہوتا ہے اس واسطے اس عہدے کا نام وزیر رکھا گیا۔ نیک محضر یہ وزیر کی صفت ہے معنی ہیں نیک خصلت نیک عادت، نیک باطن۔ نیک محضر ایسے لوگوں کو کہتے ہیں جسکی طبیعت میں ہمیشہ لوگوں کے واسطے آرام پہونچانا پایا جائے، وہ شخص جو ہمیشہ دوسروں کو حاضر و غائب نیکی سے یاد کرے۔ گفت اس نے کہا۔ اے حرف ندا ہے۔ ہمی گوید یہ کہہ رہا ہے۔ الکاظمین یہ عربی لفظ ہے۔ کاظم کی جمع ہے باب ضرب سے آتا ہے اس کے معنی ہیں غصہ پینے والے، ضبط کرنے والے۔ الغیظ ع باب ضرب سے آتا ہے اور یہ مصدر کا صیغہ ہے معنی ہیں غصہ۔ العافین اسم فاعل کا صیغہ ہے عافی کی جمع ہے، باب نصر سے آتا ہے معنی ہیں معاف کرنیوالے۔ رحمت رَحِمَ یَرْحَمُ کا مصدر ہے بمعنی رحم کرنا۔ سر ف بمعنی خیال۔ خون زخمی کرنا، یہاں مجازاً قتل کے معنی میں ہے۔ از سر خون او اس کے قتل کا خیال۔ گذشت گذاشتن سے واحد غائب فعل ماضی مطلق ہے اس نے چھوڑ دیا۔ وزیر دیگر دوسرا وزیر ضد او اس کا مخالف۔ ابنائے جنس ہم پیشہ۔ مراد وزراء ہیں۔ ابناء ابن کی جمع ہے معنی ہیں بیٹا۔ جنس مناطقہ کی اصطلاح میں جنس اس کلی کو کہتے ہیں جو مختلف الحقائق افراد پر بولی جائے، مثلاً حیوان یہ لفظ جنس ہے اس کے تحت انسان بھی ہیں گدھا، گھوڑا وغیرہ سب ہیں لیکن ہر ایک کی حقیقت الگ الگ ہے مثلاً انسان کی حقیقت حیوان ناطق ہے، گدھے کی حقیقت حیوان ناہق ہے، گھوڑے کی حقیقت حیوان صاہل ہے۔ مارا ہم لوگوں کو۔ نشاید نہیں چاہئے۔ در حرف ہے معنی ہیں، میں۔ حضرت درگاہ، بارگاہ دربار۔ اسی طرح ناموں کے شروع میں بطور تعظیم کے یہ لفظ لایا جاتا ہے یہاں دربار کے معنی میں ہے۔ راست ف سچ، درست۔ ناسزا نالائق، بیہودہ۔ ازیں سخن اس بات سے۔ روئے درہم کشید منھ پھیر لیا، اس سے ناراض ہو گیا۔ دروغ ف جھوٹ۔ پسندیدہ تر آمد زیادہ پسند آئی۔ مصلحت بھلائی، اچھی بات۔ صلاح اچھا مشورہ، جمع مصالح۔ خبث ع گندگی، برائی۔ گفتہ اند ماضی قریب سے جمع غائب کا صیغہ ہے، انہوں نے کہا ہے۔ بہ بہتر ہے۔ فتنہ ع فساد۔

مطلب یہ ہے کہ بادشاہ کا میلان صلاح اور درستی کی طرف تھا اور وزیر کا میلان گندگی اور برائی کی طرف، اسی لئے بادشاہ نے اس سے کہا کہ وہ جھوٹ بات جو اس نے کہی تیرے اس سچ بات سے مجھے زیادہ پسند آئی۔ شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ عقلمندوں نے کہا ہے کہ مصلحت آمیز جھوٹ فتنہ وفساد برپا کرنیوالی سچائی سے بہتر ہے۔

قطعہ هر که شاه آں کند که او گوید حیف باشد که جز نکو گوید

ترجمہ:۔ جو شخص ایسا ہو کہ بادشاہ وہی کرتا ہے جو وہ کہتا ہے تو بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ شخص بھلائی کے سوا کوئی بات کہے۔

حلّ الفاظ ومطلب:۔ شاہ ف بادشاہ، جمع شاہاں۔ آن کند وہی کرتا ہے کہ او گوید جو وہ کہتا ہے حیف ع افسوس، ظلم۔ یہاں مجازاً نامناسب کے معنی میں ہے حیف کی جمع حُیوف آتی ہے۔ کہ حرف بیانیہ ہے یہ لفظ ہر بیان کے شروع میں آتا ہے اس کو کاف سر جملہ بھی کہتے ہیں۔ نکو بھلائی، اچھائی۔

مطلب یہ ہے کہ جس شخص کے کہنے پر بادشاہ چلتا ہو اس کے باوجود اگر وہ شخص بھلی اور اچھی بات نہ کہے تو یہ بڑے ظلم کی بات ہے۔

لطیفہ:۔ بر طاقِ ایوانِ فریدوں نوشتہ بود **مثنوی**

جہاں اے برادر نماند بکس دل اندر جہاں آفریں بند وبس

مکن تکیہ بر مُلکِ دنیاو پشت کہ بسیار کس چوں تو پرورد وکشت

چو آہنگِ رفتن کند جانِ پاک چہ بر تخت مردن چہ برروئے خاک

ترجمہ:۔ فریدوں بادشاہ کے محل کی محراب پر لکھا ہوا تھا۔

مثنوی (۱) اے بھائی دنیا کسی کے ساتھ نہیں رہتی دل کو دنیا کے پیدا کرنیوالے سے لگا باقی کچھ نہیں۔

(۲) دنیاوی ملک پر بھروسہ نہ کر اور اسکے سہارے نہ رہ اس لئے کہ دنیا نے تجھ جیسے بہت سوں کو پالا اور مار ڈالا۔

(۳) جب پاک جان جانے کا ارادہ کرے تو خاک اور تخت شاہی پر مرنا دونوں برابر ہے۔

حلّ الفاظ ومطلب:۔ لطیفہ ع وہ باریک اور پسندیدہ بات جس کے سننے سے طبیعت کو ایک قسم کی خوشی حاصل ہوتی ہے، جمع لطائف۔ طاق محراب، جو مقام شاہی میں صدر دروازے کے قریب بنائی جاتی ہے۔ ایوان محل جمع، اداوین۔ فریدوں فاء کے فتحہ اور راء کے کسرہ کے ساتھ اور بعض نے کہا کہ فاء اور راء دونوں کے کسرہ کے ساتھ ہے، یہ لفظ فری کلمہ تحسین اور دوں کلمہ نسبت سے مرکب ہے، ایک بادشاہ کا نام ہے جس نے ضحاک کو قتل کرکے ایران، توران، روم پر قابض ہو کر نہایت عدل وانصاف کیساتھ حکمرانی کی تھی۔ (برہانِ قاطع) نوشتہ بود ماضی بعید کا صیغہ ہے، لکھا ہوا تھا۔ جہاں ف دنیا، یہ لفظ ترکیب میں نماند کا فاعل بن رہا ہے۔ اے حرف ندا ہے۔ برادر ف بھائی۔ بہ کس کسی کے ساتھ۔ آفریں اسم فاعل سماعی ہے، پیدا کرنیوالا۔ بند بستن سے

بعد از گشتن

وسہ، ضرر ہے، توانگ تکیہ ف بھروسہ، پیٹھ لگا، نیز ہر اس چیز کو تکیہ کہا جاتا ہے جس پر پیٹھ لگائی جائی
ہے۔ تخت ع تخت جمع مرکب۔ دنیا ع دنا یدنو سے اسم تفضیل واحد مؤنث کا صیغہ ہے، قریب ہونے
والی۔ دنیا کو دنیا اس لئے کہتے ہیں وہ آخرت کے مقابلے میں قریب ہے، یا پھر یہ لفظ دناءۃ سے مشتق ہے اور دناءۃ کے
معنی ہیں کمینہ۔ دنیا کو دنیا اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کمینی اور مردار ہے اور اس کے پیچھے پڑنے والے کتے ہیں۔ کہ کاف
حرف عطف ہے بمعنے کہ۔ بسیار ف بہت۔ چوں تو تجھ جیسے۔ پرورد واحد غائب فعل ماضی مطلق اس نے پالا۔
آہنگ ارادہ۔ چو حرف شرط ہے، اصل میں چوں تھا وزن شعری کی وجہ سے ن کو حذف کردیا گیا ہے۔ آہنگ
قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ رفتن جانا آہنگ رفتن مرکب اضافی ہے جانے کا ارادہ۔ جان ف روح، زندگی۔ چہ
زیر تخت زمین اس میں لفظ چہ دو مرتبہ آیا ہے اور قاعدہ ہے کہ جب لفظ چہ ایک ہی مصرعہ میں دو مرتبہ آئے تو اسکے معنی
برابر کے ہوتے ہیں لہٰذا یہاں بھی ترجمہ برابر سے کیا جائے گا، خاک اور تختِ شاہی پر مرنا دونوں برابر ہے۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے اس مثنوی کے اندر بادشاہوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ دنیا کا ساز و سامان، مال و دولت، بنگلے، کوٹھیاں سب کے سب فانی ہیں جیسا کہ مقولہ مشہور ہے المال غادٍ ورائحٌ یعنی مال صبح آنے والا اور شام کو چلے جانے والا ہے لہٰذا اس فانی اور زائل ہونے والی دنیا میں دل لگانا بے وقوفی ہے، اس دنیا نے کسی کا ساتھ نہیں دیا اور بہت سے بڑے بڑے بادشاہوں نے اس کی پشت پر حکومت کی آخر کار جب انکے جانے کا وقت آیا تو وہ خالی ہاتھ گئے دنیا کی دولتیں یہیں پڑی رہ گئیں، لہٰذا اے بادشاہ اس کی نعمتوں کو پس پشت ڈال دو اور مالک حقیقی سے دل لگاؤ اور آخرت کی تیاری کرو اس لئے کہ وہی زندگی باقی رہنے والی ہے۔ الغرض شیخ سعدیؒ نے یہاں بادشاہوں کو موت کی یاد دلائی ہے تاکہ وہ حضرات دنیا میں عفو و تحمل سے کام لیں اور دنیا کی چند روزہ زندگی پر بھروسہ کرکے کمزوروں پر ظلم و ستم نہ کریں اس لئے کہ موت ہی ایسی چیز ہے جو تمام لذات کو ختم کرنیوالی ہے۔

حکایت (۲) : یکے از ملوکِ خراسان سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید کہ جملہ وجودِ او ریختہ بود و خاک شدہ مگر چشمانش کہ ہمچناں در چشمخانہ ہمیگردید و نظر میکرد سائر حکما از تاویل آں فرو ماندند مگر درویشے کہ بجا آورد و گفت ہنوز نگران ست کہ ملکش با دگران ست۔

ترجمہ :۔ خراسان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے سبکتگین کے بیٹے سلطان محمود کو خواب میں دیکھا کہ اس کے جسم کے سارے حصے بکھر گئے تھے، مگر اس کی آنکھیں اسی طرح آنکھوں کے حلقوں میں گردش کر رہی تھیں اور دیکھ رہی تھیں، سارے عقلمند اس کی تعبیر سے عاجز رہ گئے لیکن ایک درویش تعبیر کی خدمت بجا لایا اور کہا کہ اس کی آنکھیں اب تک یہ دیکھ رہی ہیں کہ اس کا ملک دوسروں کے قبضے میں ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ حکایت قصہ، کہانی، نقل یکے یہ لفظ یک اور ی مجہول سے مرکب ہے بمعنی ایک۔ یا پھر ی تنکیر کے لئے ہے معنی ہیں کوئی ایک۔ ملوک واحد ملک بادشاہ۔ خراسان ایک ملک کا نام ہے۔ صاحب برہان قاطع

نے فرمایا ہے کہ خراسان کے معنی مشرق کے ہیں چونکہ یہ ملک جانب مشرق میں واقع ہے اسی وجہ سے اس کا نام خراسان رکھا گیا۔ سلطان ج بادشاہ جمع سلاطین۔ محمود ج جس کی تعریف کی گئی، سلطان محمود غزنین کے بادشاہ کا نام ہے جس نے ہندوستان پر سترہ حملے کئے تھے۔ سبکتگین سلطان محمود غزنوی کے باپ کا نام ہے۔ سبکتگین یہ لفظ سبک اور تگ اور ین کلمۂ نسبت سے مرکب ہے سبک کے معنی ہیں ہلکا، تیز و چالاک، تگ کے معنی ہیں کمر یا تگین بمعنی قدم سے مرکب ہے۔ چونکہ یہ شخص سبک قدم اور چالاک تھا اسی وجہ سے اس کا یہ نام پڑ گیا۔ را علامت مفعول ہے۔ دید اس نے دیکھا کہ کاف حرف بیانیہ ہے۔ جملہ ج تمام، سارا۔ وجود باب ضرب یضرب کا مصدر ہے معنی ہیں، پانا۔ یہاں مجازاً جسم مراد ہے۔ ریختہ بود بکھرے ہوئے تھے۔ خاک شدہ مٹی ہو گئی تھی۔ چشمان چشم کی جمع ہے آنکھیں۔ ہمچناں اسی طرح۔ اس سے پہلے "کہ سابق بود" عبارت محذوف ہے۔ چشم خانہ یہاں اضافت مقلوبی ہے یعنی مضاف مضاف الیہ میں ردوبدل ہوا ہے اصل عبارت اس طرح ہے "خانۂ چشم" (پتلی) ہمی گردید ماضی استمراری ہے، گردش کر رہی تھیں۔ نظر می کردید دیکھ رہی تھیں۔ سائر ج تمام، تمامی، چلنے والا۔ لیکن یہاں مجازاً مشہور کے معنی میں ہے۔ تادیل ج اَوَلْ بمعنی رجوع سے مشتق ہے۔ تادیل کلام کو ظاہر معنی سے کسی دوسرے معنی کی طرف پھیرنے کا نام ہے۔ فرو ماندند عاجز رہ گئے۔ درویشے میں ی مجہول ہے جو وحدت کے معنی دیتی ہے درویشے کے معنی ہیں ایک فقیر۔ بجا آورد خدمت بجالایا۔ ہنوز ف اب تک۔ نگراں نگہبان، محافظ۔ بادِگراں دوسروں کے پاس۔

مطلب یہ ہے کہ اس حکایت میں شیخ سعدیؒ نے سلطان محمود غزنوی کا واقعہ بیان کیا ہے، محققین نے کہا ہے کہ سلطان محمود غزنوی ہندوستان پر سترہ حملے کئے تھے۔ الغرض واقعہ یہ ہے کہ خراسان کے بادشاہوں میں سے کسی بادشاہ نے سلطان محمود غزنوی کو مرنے کے سو سال بعد خواب میں دیکھا کہ اس کا سارا جسم ریزہ ریزہ ہو گیا ہے مگر اس کی آنکھیں جوں کی توں اپنے حلقوں میں گردش کر رہی ہیں وہ اس سے بڑا متعجب ہوا اور حکیموں و دانشوروں سے اس خواب کا تذکرہ کیا لیکن سب کے سب اس کی تعبیر بتانے سے عاجز رہ گئے، اسی مجلس میں ایک درویش تھا اس نے تعبیر بتائی اور کہا کہ وہ بادشاہ تو اس دنیا سے جا چکا ہے لیکن اس کی آنکھیں اب تک یہ ماجرا دیکھ رہی ہیں کہ اس کا ملک دوسروں کے قبضے میں ہے۔

قطعہ بس نامور بزیر زمیں دفن کردہ اند کز ہستیش بروئے زمیں بر نشاں نماند
آں پیر لاشہ را کہ سپردند زیرِ خاک خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند
زندہ است نام فرخِ نوشیرواں بعدل گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند
خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

ترجمہ:۔(۱) بہت سے معروف و مشہور لوگ زمین کے نیچے دفن کر دیئے گئے ہیں، کہ ان کی ہستی کا روئے زمین پر ایک نشان باقی نہیں رہا

(۲) اس بوڑھی لاش کو مٹی کے نیچے دفن کردیا ، مٹی نے اس کو ایسا کھایا کہ اس کی ہڈی بھی باقی نہ رہی۔
(۳) نوشیرواں بادشاہ کا مبارک نام انصاف کی وجہ سے زندہ ہے، اگرچہ مدت گذر گئی کہ نوشیرواں نہیں رہا
(۴) اے فلاں کوئی نیکی کر اور عمر کو غنیمت شمار کر۔ اس سے پہلے کہ یہ آواز آئے کہ فلاں نہیں رہا

حلّ الفاظ و مطلب :۔ بس ف بہت۔ نامور ف یہ لفظ "نام" اور "ور" سے مرکب ہے معنی ہیں نام والا، یعنی معروف و مشہور۔ یا پھر نام آور کا مخفف ہے۔ زمین یہ لفظ زم بمعنی سرد اور ین کلمۂ نسبت سے مرکب ہے زمین کو زمین اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں زیادہ ترپانی ہے۔ دفن ع گاڑنا۔ کردہ اند یہ جمع غائب کا صیغہ ہے اس کا فاعل محذوف ہے اور نامور اس کا مفعول ہے، اور اگر کردہ اند کردہ شدہ اند کے معنی میں ہو تو نامور مفعول مالم یسم فاعلہ ہوگا۔ (گلزار معانی) ہستی ف وجود، انانیت، ذات۔ بروئے زمین بر یہ اصل میں برروئے زمین تھا ضرورت شعری کی وجہ سے بر کو مؤخر کردیا گیا ہے اور روئے پر باء زائد داخل کردی گئی ہے، اور دوسرے نسخے میں بروئے زمین یک ہے۔ نماند ماندن سے واحد غائب فعل ماضی مطلق بحث نفی ہے، نہیں رہا۔ پیر لاشہ بوڑھی لاش، اس سے مراد وہ عورت ہے جس کی موجودگی کی بناء پر نوشیرواں کے محل کی دیوار ٹیڑھی بنائی گئی تھی اور نوشیرواں نے زبردستی اس بوڑھی عورت سے مکان خالی کرالینا مناسب نہیں سمجھا تھا، اور یہ بھی ہوسکتا ہے پیر لاشہ سے مراد سلطان محمود غزنوی کی لاش ہو۔ سپردند لوگوں نے سپرد کردیا، دفن کردیا۔ چناں اسطرح، ایسا۔ بخورد میں باء زائد ہے، خورد خوردن سے واحد غائب فعل ماضی ہے، اس نے کھایا۔ اُستخوان یہ لفظ اُست بمعنی افگندہ یعنی ڈالا ہوا اور خواں بمعنی دستر خوان سے مرکب ہے اب پورے لفظ کا ترجمہ ہوگا کہ وہ چیز جو دستر خوان میں ڈالی جاتی ہے یعنی ہڈی۔ فرّخ یہ لفظ فر اور رُخ سے مرکب ہے معنی ہیں روشن، مبارک، اچھا۔ نوشیرواں یہ لفظ نوشی بمعنی شیریں اور رواں بمعنی جان سے مرکب ہے چونکہ یہ بادشاہ بہت ہی عادل و منصف تھا اسی وجہ سے اس کا یہ نام پڑگیا۔ بعض شارحین نے کہا ہے کہ اگر یہ بات صحیح ہو تو یہ اس کا لقب ہونا چاہئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ قبل نوشیرواں ایران کا حکمران تھا، بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وُلِدْتُ اَنَا فِیْ زَمَنِ الْمَلِکِ الْعَادِلِ یعنی میں عادل بادشاہ کے زمانے میں پیدا کیا گیا ہوں۔ شیخ سعدیؒ کے زمانے میں اس کے گذرنے کے سات سو برس ہوگئے تھے لیکن یہ شخص بڑا عادل اور منصف تھا کہ ہر ایک کی زبان پر اس کی صفات اور اس کا نام تھا۔ (حاشیہ گلستاں سعدی) خیرے کن کوئی بھلائی کر۔ غنیمت وہ مال جو بغیر محنت و مشقت کے حاصل ہو۔ شمار شمردن سے واحد حاضر فعل امر ہے، تو شمار کر۔ عمر زندگی جمع اعمار، عمر زآں پیشتر اس سے پہلے۔ بانگ آواز۔ برآید نکل آئے۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا سے کوچ کرنے سے پہلے کچھ نیکی جمع کرلے کہ تیرے مرنے کے بعد لوگ کہنے لگیں کہ فلاں شخص نہیں رہا اور تجھے دیکھ کر لوگ نصیحت حاصل کریں۔

اس حکایت واشعار کا مطلب یہ ہے کہ یہ دنیا فانی ہے کسی کو یہاں ہمیشہ رہنا نہیں ہے لہٰذا چند روزہ زندگی میں اچھے امور اور نیکی کے کام کرلینے چاہئیں اس لئے کہ جب روح قفس عنصری سے پرواز کرجائے گی تو اعمال کا سلسلہ

منقطع ہو جائے گا لہٰذا جتنا ہو سکے مرنے سے پہلے پہلے نیک کام کر لینا چاہئے۔

حکایت (۳):۔ ملک زادہ را شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر و دیگر برادرانش بلند وخوبروی بارے پدر بکراہت واستحقار در وے نظر ہمی کرد پسر بفراست واستبصار دریافت وگفت اے پدر کوتاہِ خردمند بہ کہ نادانِ بلند نہ ہرچہ بقامت کہتر بقیمت بہتر نقرہ الشَّاۃُ نَظِیفَۃٌ وَالْفِیلُ جِیفَۃٌ۔

ترجمہ:۔ میں نے ایک بادشاہ کے لڑکے کا واقعہ سنا ہے کہ وہ پستہ قد اور بدصورت تھا اور اسکے دوسرے بھائی لمبے اور خوبصورت تھے ایک مرتبہ باپ کراہت اور حقارت سے اس کو دیکھ رہا تھا لڑکے نے اپنی دانائی اور بصیرت سے اس بات کو سمجھ لیا اور کہا اے باپ پستہ قد عقلمند لمبے بے وقوف سے اچھا ہوتا ہے کیا یہ بات درست نہیں کہ جو چیز قد میں چھوٹی ہوتی ہے قیمت میں بہتر ہوتی ہے۔ فقرہ۔ بکری پاک ہے اور ہاتھی ناپاک ہے۔

شعر أَقَلُّ جِبَالِ الْأَرْضِ طُورٌ وَإِنَّهُ لَأَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَدْراً وَّمَنْزِلاً

دنیا کے پہاڑوں میں چھوٹا پہاڑ طور ہے اور یقیناً وہ اللہ کے نزدیک قدر و منزلت کے اعتبار سے بہت بڑا ہے

قطعہ
آں شنیدی کہ لاغرِ دانا گفت بارے بابلہِ فربہ
اسپِ تازی اگر ضعیف بود ہمچناں از طویلہ ٔخر بہ

ترجمہ:۔ (۱) تونے وہ بات سنی ہے کہ ایک دُبلے پتلے عقلمند نے ایک مرتبہ ایک موٹے بیوقوف سے کہا
(۲) عربی گھوڑا اگرچہ کمزور ہی ہو اسکے باوجود اصطبل کے گدھوں سے بہتر ہے

حلِّ الفاظ و مطلب:۔ ملک زادہ ملک کی اضافت زادہ کی طرف اضافت مقلوبی ہے، اصل عبارت اس طرح ہے زادۂ ملک، بادشاہ کا لڑکا۔ زادہ زادن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، جنا ہوا۔ شنیدم شنیدن سے واحد متکلم کا صیغہ ہے میں نے سنا کوتاہ پستہ قد۔ حقیر ع کمزور، بدصورت، بدشکل۔ دیگر دوسرا برادراں ف برادر کی جمع ہے، بھائی۔ بلند ف اونچا، لانبا۔ خوب روئے خوبصورت۔ بارے میں ی مجہول ہے معنی ہیں ایک مرتبہ۔ کراہت ع مصدر ہے ناپسندیدہ، ناگوار، بھونڈا۔ استحقار باب استفعال سے ہے معنی ہیں حقیر جاننا۔ نظر ع دیکھنا جمع انظار۔ فراست یہ لفظ عربی اردو دونوں میں استعمال ہوتا ہے معنی ہیں، دانائی، تیز فہمی، سمجھداری، قیافہ شناسی۔ استبصار بصیرت، سمجھداری۔ خردمند عقلمند۔ نادان بلند مرکب توصیفی ہے، لمبے بیوقوف۔ ہرچہ اسم موصول ہے جو کچھ قامت قد۔ کہتر چھوٹا۔ فقرۃ جملہ، مقولہ۔ الشاۃ ع بکری جمع شیاہ۔ نظیفۃ ع صاف ستھری، پاک۔ الفیل ع ہاتھی۔ یہ لفظ پیل کا معرّب ہے، معرّب اس لفظ کو کہتے ہیں کہ اہل عرب اپنی زبان کے علاوہ دوسری زبان کے لفظ کے اندر کچھ تغیر و تبدل کر کے اس کو عربی بنالیں، چنانچہ یہ اصل میں پیل تھا جو کہ فارسی لفظ ہے پاء کو فاء سے بدل کر فیل بنالیا۔ جِیفَۃٌ ع مردار۔ شعر ع جاننا، موزوں مقفّی کلام کو شعر کہتے ہیں

جمع شعوذ۔ اقلّ ع قلّ یقلّ سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے سب سے کم، چھوٹا۔ جبال ع جبل کی جمع ہے معنی ہیں پہاڑ طور ع ردود، ملک شام کا مشہور پہاڑ ہے جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تجلی ہوئی تھی۔ الارض زمین، ملک جمع ارضون آراضی اعظم ع اسم تفضیل کا صیغہ ہے زیادہ بزرگ۔ عند اللہ اللہ کے نزدیک۔ قدر ع مرتبہ۔ منزلت ع اترنے کی جگہ، مرتبہ۔ شنیدی واحد حاضر فعل ماضی ہے، تو نے سنا ہے۔ لاغر ف دُبلا، پتلا۔ دانا اسم فاعل سماعی ہے عقلمند، ہوشیار، سمجھدار۔ ابلہ ف بیوقوف۔ فربہ موٹا۔ اسپ تازی عربی گھوڑا۔ ضعیف ع کمزور جمع ضعفاء۔ طویلہ وہ لمبی رسی جس میں بہت سے جانور ایک ہی وقت میں باندھے جاتے ہوں، مجازاً اس جگہ اصطبل مراد ہے۔ خر ف گدھا۔ بہ ف بہتر، اچھا۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے اس حکایت میں ایک بادشاہ کے لڑکے کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ چھوٹا قد اور بدشکل تھا اور اس کے دوسرے بھائی لمبے قد والے اور حسین و جمیل تھے، بادشاہ ایک دن اس لڑکے کی طرف حقارت کی نظر سے دیکھنے لگا لڑکے نے اپنی فراست و دانائی سے تاڑ لیا اور کہنے لگا اے اباجان کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جو چیز قد و قامت میں چھوٹی ہوتی ہے وہ قدر و قیمت میں بڑھی ہوئی ہوتی ہے، مثال کے طور پر بکری ہاتھی سے بہت ہی چھوٹی ہے مگر وہ حلال و پاک ہے اور ہاتھی بڑا ڈیل ڈول والا جانور ہے مگر حرام اور ناپاک ہے اسی طرح کوہ طور دنیا کے تمام پہاڑوں سے چھوٹا ہے مگر عزت و مرتبہ کے اعتبار سے سب سے بڑھا ہوا ہے۔ دوسرے نسخے میں کہتر کے بجائے مہتر کا لفظ ہے تو اس صورت میں مطلب ہوگا کہ یہ کوئی ضروری نہیں کہ جو جسم و جثہ میں بڑا ہو وہ عزت و مرتبہ میں بھی بڑا ہو۔

پدر بخندید و ارکانِ دولت پسندیدند و برادراں بجاں برنجیدند

ترجمہ:۔ باپ ہنسا اور سلطنت کے وزیروں نے یہ بات پسند کی اور بھائیوں کو قلبی رنج ہوا

قطعہ

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد عیب و ہنرش نہفتہ باشد
ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

ترجمہ:۔ (۱) جب تک آدمی نے بات نہ کہی ہو، اس کا ہنر اور عیب چھپا ہوا ہوتا ہے

(۲) ہر جنگل کے بارے میں یہ گمان مت لیجا کہ وہ خالی ہے، شاید کہ چیتا سویا ہوا ہو

حل الفاظ و مطلب:۔ پدر ف باپ جمع پدراں۔ بخندید وہ ہنسا۔ ارکانِ دولت سلطنت کے وزراء و اُمراء۔ پسندیدند انہوں نے پسند کیا جان روح، دل۔ رنجیدند وہ لوگ رنجیدہ ہوئے۔ تا ف یہاں غایت کے لئے ہے معنی ہیں، جب تک۔ عیب برائی، خرابی جمع عیوب۔ ہنر کمال، پیشہ۔ نہفتہ چھپا ہوا۔ بیشہ ف جنگل۔ گمان ف خیال۔ مبر بردن سے نہی حاضر ہے، مت لے جا۔ شاید ف ممکن۔ پلنگ چیتا۔ خفتہ سویا ہوا۔

مطلب یہ ہے کہ بادشاہ نے اپنے لڑکے کی بات سن کر مسکرا دیا اور امراء سلطنت نے اس کو بہت ہی پسند کیا لیکن بھائیوں کو اس سے صدمہ پہونچا۔ آگے شیخ نے قطعہ میں ذکر کیا ہے کہ جب تک انسان خاموش رہتا ہے تو اس کے عیوب و ہنر بھی چھپے ہوئے رہتے ہیں لیکن کلام کرنے سے عیب و ہنر ظاہر ہو جاتے ہیں۔

شنیدم کہ ملک را دراں مدّت دشمنے صعب روئے نمود چوں لشکر از ہر دو طرف روئے درہم آوردند و قصدِ مبارزت کردند اول کسیکہ بمیداں در آمد آں پسر بود و گفت

ترجمہ:۔ میں نے سنا ہے کہ اسی زمانے میں بادشاہ کو ایک سخت دشمن نے چہرہ دکھلایا جب دونوں طرف سے لشکر آمنے سامنے ہوئے اور لڑائی کا ارادہ کیا تو سب سے پہلے جو شخص میدان میں آیا وہی لڑکا تھا اور اس نے کہا۔

﴿قطعہ﴾

آں نہ من باشم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من   آں منم کاندرمیانِ خاک وخوں بینی سرے

کانکہ جنگ آرد بخونِ خویش بازی می کند   روزِ میداں وانکہ بگریزد بخونِ لشکرے

ترجمہ:۔ (۱) میں وہ نہیں ہوں کہ لڑائی کے دن تو میری پشت دیکھے، میں وہ شخص ہوں کہ خاک اور خون کے درمیان تو ایک سر دیکھے گا۔

(۲) اس لئے کہ جو شخص لڑنے کے لئے آتا ہے وہ اپنے خون سے کھیلتا ہے، جنگ کے دن جو شخص بھاگتا ہے وہ لشکر کے خون کے ساتھ (کھیلتا ہے۔)

حلّ الفاظ و مطلب:۔ کہ حرف بیانیہ ہے، جو ہر بیان کے شروع میں آتا ہے اس کو کاف سر جملہ کہتے ہیں۔ دراں مدت اسی زمانے میں۔ دشمنے میں ی وحدت کے لئے ہے ایک دشمن۔ صعب صاد کے فتحہ اور عین کے سکون کے ساتھ بمعنی، سخت۔ روئے ف چہرہ۔ نمود ظاہر کیا، دکھلایا۔ چوں حرف شرط ہے معنی ہیں جب۔ لشکر ف اردو، فوج، سپاہ، بھیڑ بھاڑ، ہجوم۔ یہاں اول دونوں معنی مراد ہیں۔ از ہر دو طرف دونوں طرف سے۔ طرف ع کنارہ، جمع اطراف۔ روئے درہم آوردند آمنے سامنے ہوئے۔ قصد ع ارادہ کرنا، مبارزت لڑائی کرنا، مقابلہ کرنا۔ اوّل پہلا، جمع اوائل۔ کسیکہ جو شخص کہ۔ روز جنگ مرکب اضافی ہے، لڑائی کے دن۔ بینی دیدن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے، تو دیکھے گا۔ پشتِ من مرکب اضافی ہے میری پشت۔ کانکہ میں شروع میں کاف علت کیلئے ہے معنی ہیں، اسلئے کہ۔ بخونِ خویش مرکب اضافی ہے، اپنے خون سے۔ بازی می کند کھیل کرتا ہے۔ روزمیداں میدان کے دن بگریزد گریختن سے واحد غائب فعل مضارع ہے، بھاگتا ہے اور ب زائد ہے۔

مطلب یہ ہے کہ شیخؒ نے فرمایا کہ اسی زمانہ میں ایک سخت دشمن نے بادشاہ پر حملہ کیا اور دونوں طرف سے فوجیں لڑنے کے لئے آمنے سامنے ہوئیں اور سب سے پہلے جس مردِ مجاہد نے میدان میں قدم رکھا وہ وہی پستہ قد اور بد شکل لڑکا تھا اس نے میدان میں آتے ہی مخالف فوج کو للکارتے ہوئے کہا کہ سن لو میں اس آدمی کی طرح نہیں ہوں جو جنگ کے میدان سے فرار اختیار کرے اور اپنی پشت دکھائے بلکہ میں وہ ہوں کہ قتل عام اور جنگ عظیم کے درمیان میری سپہ سالاری کو تو دیکھے گا اور سر وخون کی بازی لگادونگا۔ دوسرے مصرعے میں جو لفظ لشکرے آیا ہے اگر اس کو یائے معروف کے ساتھ پڑھیں تو مطلب یہ ہوگا کہ جو شخص جنگ کے میدان سے بھاگتا ہے وہ سپاہی کے

خون کے ساتھ تکمیل کرتا ہے یعنی خود تو وہ بھاگ جائے گا اور دوسرا برابر کا سپاہی بھی اس کی وجہ سے بزدل ہو جائے گا اور مارا جائے گا، اور اگر یائے مجہول پڑھیں تو مطلب ہو گا کہ جو شخص میدان جنگ سے فرار اختیار کرتا ہے وہ اپنے سر پر ایک لشکر کا عذاب لیتا ہے کیونکہ اس کے بھاگنے کی وجہ سے پورے لشکر میں نامردی اور بزدلی پیدا ہو جاتی ہے۔

این بگفت و بر سپاہِ دشمن زد تنے چند مردانِ کاری را بکشت چوں بہ پیشِ پدر آمد زمینِ خدمت بوسید و گفت۔

ترجمہ:۔ یہ کہا اور دشمن کی فوج پر حملہ کیا اور بہت سے تجربہ کار سپاہیوں کو مار ڈالا جب باپ کے سامنے آیا خدمت کی زمین کو بوسہ دیا اور کہا۔

قطعہ
اے کہ شخصِ منت حقیر نمود — تا درشتی ہنر نہ پنداری
اسپ لاغر میاں بکار آید — روزِ میداں نہ گاوِ پرواری

ترجمہ:۔ (۱) اے شخص کہ میرا جسم تجھ کو لاغر معلوم ہوا، خبردار موٹاپا کو تو ہنر نہ خیال کر
(۲) کمزور پتلی کمر والا گھوڑا کام آتا ہے لڑائی کے دن نہ کہ پروار کا بیل

حل الفاظ و مطلب:۔ سپاہ ف لشکر۔ زد حملہ کیا۔ تنے چند مردانِ کاری را بہت سے تجربہ کار سپاہیوں کو۔ بکشت مار ڈالا۔ زمینِ خدمت خدمت کی زمین۔ بوسید بوسہ دیا۔ اے حرف ندا ہے۔ شخص من مرکب اضافی ہے، میرا جسم۔ منت میں ت واحد حاضر کی ضمیر ہے جس کا مرجع پدر ہے۔ حقیر ع کمزور، گھٹیا۔ تا ہرگز۔ درشتی موٹاپا۔ نہ پنداری پنداشتن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے، نہ خیال کرے تو۔ اسپ لاغر میاں پتلی اور دُبلی کمر والا گھوڑا۔ بکار آید کام آتا ہے۔ روزِ میدان ، میدان کے دن، لڑائی کے دن۔ گاوِ پرواری پروار کا بیل۔ پروار اس گھر کو کہتے ہیں جو گرمی کے زمانے میں بیل وغیرہ چرانے والے گائے بیلوں وغیرہ کو آرام دینے کے لئے سایہ دار اور ٹھنڈی جگہ میں بنا لیتے ہیں۔ (حاشیہ گلستاں مترجم)

مطلب یہ ہے کہ فوج کو للکارتے ہوئے دشمن پر حملہ آور ہوا اور بہت سے تجربہ کار سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جب باپ کے پاس آیا تو زمین کو چوما اور کہا کہ اے ابا جان آپ میرے جسم کو دبلا پتلا پا کر کراہت کی نظر سے دیکھنے لگے تھے آپ نے میرے جوہر کا خیال نہیں کیا، ابا جان موٹے اور فربہ جسم والے کو دیکھ کر آپ دھوکہ نہ کھائیں کہ یہی شخص اچھا ہے اور بہادر ہے جب تک ہو سکے ڈیل ڈول جس والے کو بہادر نہ سمجھ اس لئے کہ بہادری کا دار و مدار قوت قلب اور بقائے حواس پر ہے نہ کہ جسم و جثہ پر۔

آوردہ اند کہ سپاہِ دشمن بسیار بود و اینان اندک و جماعتے آہنگِ گریز کردند پسر نعرہ بزد و گفت اے مرداں بکوشید تا جامۂ زناں نپوشید سواراں را بگفتنِ او تہوّر زیادہ گشت و بیکبار حملہ کردند شنیدم کہ ہمدراں روز بر دشمن ظفر یافتند پدر سر و چشم را بوسید و در

کنار گرفت وہر روز نظر بیش کرد تا ولیعہد خویش کرد برادرانش حسد بردند وزہر در طعامش کردند خواہرش از غرفہ بدید ودریچہ برہم زد پسر بفراست دریافت دست از طعام باز کشید وگفت محالست کی ہنرمنداں بمیرند وبے ہنراں جائے ایشاں گیرند۔

ترجمہ:۔ بیان کیا گیا ہے کہ دشمن کی فوج زیادہ تھی اور یہ لوگ تھوڑے، ایک جماعت نے بھاگنے کا قصد کیا لڑکے نے نعرہ مارا اور کہا اے بہادرو! کوشش کرو ہرگز عورتوں کے کپڑے نہ پہنو، سواروں کی اس کے کہنے سے بہادری زیادہ ہوگئی اور سب نے مل کر یکبارگی حملہ کر دیا، میں نے سنا ہے کہ اسی دن دشمن پر فتح پائی، باپ نے اس کے سر اور آنکھوں کو چوما اور بغل گیر ہوگیا اور روزانہ اس پر زیادہ توجہ کی یہاں تک کہ اس کو اپنا ولی عہد مقرر کر دیا، اس کے بھائی حسد کرنے لگے اور اس کے کھانے میں زہر ملا دیا اس کی بہن نے بالاخانہ سے یہ حرکت دیکھ لی اور کھڑکی کو زور سے کھٹکھٹایا لڑکا سمجھ گیا اور ہاتھ کھانے سے کھینچ لیا اور کہا کہ ناممکن ہے کہ ہنرمند مر جائیں اور بے ہنر ان کی جگہ لیں۔

شعر کس نیاید بزیرِ سایۂ بوم ور ہُماں از جہاں شود معدوم

ترجمہ:۔ کوئی شخص الو کے سایہ میں نہیں آتا ، اگرچہ ہما دنیا سے معدوم ہو جائے

حل الفاظ و مطلب:۔ آوردہ اند جمع غائب کا صیغہ ہے، لوگوں نے بیان کیا ہے۔ سپاہِ دشمن مرکب اضافی ہے دشمن کی فوج۔ بسیار ف بہت۔ ایناں ف یہ لوگ۔ اندک ف تھوڑا۔ جماعتے ایک جماعت، آہنگ ارادہ، قصد۔ آہنگِ گریز بھاگنے کا ارادہ۔ نعرہ بزد نعرہ مارا، زور سے چیخا۔ مرداں مرد کی جمع ہے، بہادرو۔ کوشید کوشیدن سے جمع حاضر فعل امر ہے، کوشش کرو۔ جامۂ زناں عورتوں کا کپڑا۔ مطلب یہ ہے کہ عورتوں کا ڈھنگ اختیار نہ کرو۔ تہوّر ع اُردو، واو کی تشدید اور ضمہ کے ساتھ بہادری، مردانگی، دلیری، شجاعت۔ بہ یک بار ایک بارگی۔ ہمدراں روز اسی دن۔ ظفر ع ظاء کے فتحہ کے ساتھ کامیابی، فتح، نصرت۔ کنار ف کاف کے کسرہ کے ساتھ بغل، گود، آغوش، سینہ، چھاتی۔ ہر روز نظر بیش کرد ہر دن زیادہ نظر کی یعنی روزانہ شفقت و محبت بڑھتی رہی۔ تا یہاں غایت کے لئے ہے، یہاں تک کہ۔ ولی عہد اس شخص کو کہا جاتا ہے جو بادشاہ کا جانشین اور قائم مقام ہو۔ خواہر ف بہن۔ غرفہ ع بالاخانہ، کھڑکی۔ باز کشید کھینچ لیا۔ محالست ناممکن ہے۔ جائے ایشاں ان لوگوں کی جگہ۔ کس ف کوئی شخص۔ ور حرف شرط ہے، اگرچہ۔ بوم ع الو، ایک پرندہ ہے جو منحوس ہونے میں معروف و مشہور ہے۔ ہما ایک پرندہ ہے کہا جاتا ہے کہ ہما کسی کے سر پر سے گذر جائے تو وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔ معدوم غیر موجود، ناپید۔

مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ باوجود کہ دشمنوں کی تعداد ان کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھی دشمنوں کو شکست فاش دیکر فتح پائی، باپ نے لڑکے کی بہادری اور جوش و ولولہ سے خوش ہو کر اسکے سر اور آنکھوں کو بوسہ دیا اور گود میں اٹھا لیا اور اس دن سے اس سے زیادہ پیار و محبت کرنے لگا اور اس کو اپنا جانشین بنا دیا، جب بھائیوں

[illegible] تو ان سے حسد کرنے لگے اور اسکے کھانے میں زہر ملادیا اس پستہ قد لڑکے کی بہن بالا خانہ سے یہ ماجرا دیکھ رہی تھی جب اس نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا تو زور سے کھڑکی کھٹکھٹائی لڑکے نے دانائی اور فراست سے سمجھ لیا کہ ضرور اس میں کوئی راز ہے چنانچہ کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور کہا کہ یہ ناممکن ہے کہ ہنرمند لوگ مرجائیں اور بے ہنر لوگ ہنرمندوں کے قائم مقام ہوجائیں۔

پدر را ازیں حال آگہی دادند برادرانش را بخواند و گوشمال بواجب داد پس ہر یکے را از اطراف بلاد حصۂ مرضی معین کرد تا فتنہ فرونشست و نزاع برخاست کہ دو درویش در گلیمے بخسپند و دو پادشاہ در اقلیمے نگنجد

ترجمہ:۔ باپ کو اس حال سے مطلع کیا اس کے بھائیوں کو بلایا اور مناسب سزادی پھر ہر ایک کے واسطے شہروں کے اطراف میں پسندیدہ حصہ مقرر کردیا یہاں تک کہ فتنہ وفساد جاتا رہا اور جھگڑا ختم ہوگیا اس لئے کہ دس فقیر ایک کمبل میں سوسکتے ہیں اور دو بادشاہ ایک ولایت میں نہیں سماسکتے۔

قطعہ

نیم نانے گر خورد مردِ خدای	بذل درویشاں کند نیمے دگر
ملکِ اقلیمے بگیرد پادشاہ	ہمچناں در بند اقلیمے دگر

ترجمہ:۔ (۱) اگر مردِ خدا آدھی روٹی کھائے گا تو دوسری آدھی روٹی فقیروں پر صرف کردیگا

(۲) اگر بادشاہ ایک ولایت کا ملک لے لیگا تو اسی طرح وہ دوسری ولایت کی فکر میں رہے گا

حل الفاظ و مطلب:۔ ازیں حال اس حال سے۔ آگہی دادند اطلاع دی۔ بخواند بلایا۔ گوشمال سزا، تادیب۔ واجب ع ضروری، واقعی مناسب۔ پس پھر۔ بلاد ع بلد کی جمع ہے بمعنی، شہر۔ حصۂ مرضی پسندیدہ حصہ۔ معین کرد مقرر کردیا۔ فتنہ ع فساد، جمع فتن۔ فرونشست نیچے بیٹھ گیا، دب گیا، جاتارہا۔ نزاع ع آپس میں جھگڑا کرنا۔ برخاست اٹھ گیا، ختم ہوگیا۔ دہ درویش دس فقیر۔ گلیمے ایک کمبل۔ اِقلیم ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ، زمین کا چوتھائی حصہ جس میں پانی نہیں ہے۔ ربع مسکون، پوری زمین کا ایک چوتھائی حصہ قابل سکونت فرض کیا گیا ہے اور ہر حصہ کو اقلیم کہا جاتا ہے۔ نگنجند گنجیدن سے جمع غائب فعل مضارع منفی ہے، نہیں سماسکتے۔ نیم نان آدھی روٹی۔ گر خورد اگر کھائے گا۔ مردِ خدا فقیر، درویش، اللہ والا۔ بذل ع خرچ کرنا۔ نیمے دگر دوسری آدھی۔ ملک اقلیمے ایک ولایت کا ملک۔ دوسرے نسخے میں ہفت اقلیم ہے، سات ولایت۔ بگیرد گرفتن سے واحد غائب فعل مضارع ہے لے لیگا۔ ہمچناں اسی طرح۔ بند ف فکر۔

مطلب:۔ اس حکایت سے چند باتیں معلوم ہوئیں (۱) ایک یہ ہے کہ کسی شخص کی صورت اور ظاہری جسم دیکھ کر حقیر نہ سمجھنا چاہئے بلکہ اس کی صفات پر نظر کرنی چاہئے۔

(۲) بادشاہوں کو چاہئے کہ اپنی زندگی میں متنازع معاملہ کی صفائی کردیں تاکہ بعد میں فتنہ وفساد پیدا نہ ہو۔

حکایت (۴):۔ طائفہ دُزدانِ عرب بر سر کوہے نشستہ بود و منفذِ کارواں بستہ و رعیتِ بلداں از مکائد ایشاں مرعوب و لشکر سلطاں مغلوب بحکم آنکہ مَلاذے منیع از قلہ کوہے گرفتہ بودند و ماوائے و ملجائے خود کردہ مدبرانِ ممالکِ آں طرف در دفعِ مضرتِ ایشاں مشاورت کردند کہ اگر ایں طائفہ بریں نسق روزگارے مداومت نمایند مقاومت ممتنع گردد۔

ترجمہ:۔ عرب کے چوروں کی ایک جماعت ایک پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھی ہوئی تھی اور قافلہ والوں کا راستہ بند کر دیا تھا، اور شہروں کی رعایا (عوام) ان کی مکاریوں سے ڈرتی تھی اور بادشاہ کا لشکر عاجز اور بے بس تھا اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنا ٹھکانا ایک پہاڑ کی مضبوط چوٹی پر بنایا تھا اور اس کو اپنا ٹھکانا اور بود و باش کا مقام مقرر کیا تھا اس طرف کے ملکوں کے عقلمندوں نے ان کے نقصانات کے دفع کرنے کیلئے مشورہ کیا کہ اگر اسی طرح یہ جماعت ایک زمانہ تک یہاں ٹھہری رہیگی تو مقابلہ کرنا دشوار ہو جائے گا۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ طائفہ ع جماعت، جمع طوائف۔ دُزداں دُزد کی جمع ہے چور۔ کوہے میں یائی مجہول ہے جو وحدت کے معنی دیتی ہے، ایک پہاڑ۔ سر ف چوٹی۔ نشستہ بود بیٹھی ہوئی تھی۔ منفذ گذرنے کا راستہ، نکلنے کی جگہ۔ کارواں قافلہ۔ بستہ ف بستن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، باندھا ہوا، بند کیا ہوا۔ رعیت رعایا۔ بلداں بلد کی جمع ہے، شہر۔ مکائد کید کی جمع ہے مکر و فریب۔ مرعوب ع خوفزدہ۔ مغلوب ع دبا ہوا، عاجز، بے بس۔ بحکم اس وجہ سے۔ مَلاذے پناہ گاہ، ٹھکانا۔ منیع محفوظ۔ قُلّہ ع چوٹی۔ ماویٰ ع ٹھکانا، جائے پناہ۔ ملجائے ع پناہ کی جگہ۔ مدبراں مدبر کی جمع ہے، عقلمند، انجام کو سوچنے والے۔ ممالک ملک کی جمع ہے سلطنتیں۔ دفع ع روکنا۔ مضرت ع نقصان، جمع مضرات۔ مشاورت ع مشورہ کرنا۔ بریں نسق اس نہج پر۔ روزگارے ایک زمانہ۔ مداومت ع ہمیشگی۔ مقاومت ع مقابلہ کرنا۔ ممتنع ع محال، دشوار۔ گردد ہو جائے گا۔ مطلب واضح ہے لہٰذا بیان کرنیکی ضرورت نہیں۔

مثنوی

درختے کہ اکنوں گرفت ست پائے | بہ نیروے شخصے برآید ز جائے
و گر ہمچناں روزگارے ہلی | بگردونش از بیخ بر نگسلی
سر چشمہ شاید گرفتن بمیل | چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

ترجمہ:۔ (۱) وہ درخت کہ جس نے ابھی جڑ پکڑی ہے، ایک شخص کی طاقت سے اپنی جگہ سے نکل آئے گا (۲) اور اگر اسی طرح ایک زمانہ تک تو اس کو چھوڑے رکھے گا تو گردوں کے ساتھ بھی اسکو جڑ سے نہیں اکھاڑ سکتے (۳) چشمہ کے سوراخ کو ایک سلائی سے بند کرنا ممکن ہے جب چشمہ بھر گیا تو ہاتھی پر چڑھ کر بھی گذرنا ممکن نہیں

حل الالفاظ و مطلب :۔ درختے میں ی موصولہ ہے وہ درخت۔ اکنوں ف ابھی۔ گرفت ست پائے جس نے جڑ پکڑی ہے۔ نیرو ف طاقت، قوت، زور۔ شخصے ایک شخص۔ بر آید زجائے جگہ سے نکل آوے گا۔ مطلب یہ ہے کہ جس درخت نے ابھی ابھی جڑ پکڑی ہے اس کو اپنی جگہ سے اکھاڑنے کے لئے ایک ہی آدمی کافی ہے۔ لیکن اگر اس کو یوں ہی لگے ہوئے ایک مدت تک چھوڑ دیا جائے تو پھر اُکھاڑنے والے آلہ کے ذریعہ بھی جڑ سے اکھاڑنا ممکن نہیں۔ وگر اور اگر۔ ہمچناں اسی طرح۔ ہلی ہلیدن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے، تو چھوڑ دیگا۔ گردوں گاڑی یا بھاری بوجھ کھینچنے کا آلہ۔ بعض محشیین نے کہا ہے کہ گردوں اصل میں گردان تھا بمعنی آسمان اس صورت میں شعر کا مطلب یہ ہو گا کہ تو اس کو آسمان کی جانب بڑھتا ہوا چھوڑ دیگا۔ لیکن یہاں بیل گاڑی کے معنی میں ہے مطلب یہ ہے کہ اگر تو اس کو ایسا ہی چھوڑ دے گا تو بیل گاڑی کے ذریعہ بھی جڑ سے نہ اُکھاڑ سکے گا۔ درخت کو گرانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے درخت کے چاروں طرف سے اسکی جڑیں کاٹی جاتی ہیں پھر اس پر رسی باندھ کر بیل گاڑی سے اس کو کھینچا جاتا ہے تو درخت گر جاتا ہے۔ بیخ ف جڑ۔ نگسلی گسلیدن سے واحد حاضر فعل مضارع منفی ہے، تو نہ اکھاڑ سکے گا، نہ توڑ سکے گا، نہ ہٹا سکے گا۔ سرچشمہ شروع چشمہ، چشمہ کا سوراخ۔ شاید ممکن ہے۔ گرفتن بہ بند کرنا۔ میل میم کے کسرہ کے ساتھ بمعنی سلائی۔ پر ف بھرنا۔ گذشتن گذرنا۔ پیل ہاتھی۔ مطلب یہ ہے کہ جب چشمہ کی ابتداء ہو تو اس وقت ایک سلائی سے مٹی اٹھا کر اس کا منہ بند کیا جا سکتا ہے لیکن جب اس کو یونہی چھوڑ دیا جائے اور وہ بڑھتا رہے تو ہاتھی پر سوار ہو کر بھی اس پر سے گذرنا مشکل ہو گا یعنی ہاتھی کو بھی بہالے جائے گا تو اسی طرح یہ چوروں کی جماعت نے ابھی ابھی سکونت اختیار کی ہے لہٰذا اگر ان کو ایک مدت تک چھوڑ دیا گیا تو پھر اس کا یہاں سے ہٹانا مشکل ہو گا۔

سخن بریں مقرر شد کہ یکے را بجسسِ ایشاں بر گماشتند و فرصت نگاہ میداشتند تا وقتیکہ بر سر قومے راندہ بود و مقام خالی ماندہ تنے چند مردانِ واقعہ دیدہ و جنگ آزمودہ را بفرستادند تا در شعبِ جبل پنہاں شدند شبانگاہے کہ دُزداں باز آمدند سفر کردہ و غارت آوردہ سلاح از تن بکشادند و رختِ غنیمت بنہادند نخستیں دشمنے کہ بر سر ایشاں تاخت آورد خواب بود چندانکہ پاسے از شب بگذشت

ترجمہ:۔ بات اس پر طے ہو گئی کہ ایک شخص کو ان لوگوں کی جاسوسی کیلئے مقرر کر دیا اور فرصت و موقع کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ ایک وقت وہ ایک قوم کو لوٹنے گئے تھے اور وہ جگہ خالی رہ گئی تھی تھوڑے سے آزمودہ کار اور تجربہ کار آدمیوں کو بھیجا یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی گھاٹیوں میں چھپ گئے رات کے وقت جبکہ چور سفر کر کے اور لوٹا ہوا مال لیکر واپس آئے تو جسم سے ہتھیار کھول ڈالے اور لوٹ کا سامان رکھ دیا پہلا دشمن جو ان کے سر پر حملہ آور ہوا نیند تھی یہاں تک کہ ایک پہر رات گذر گئی۔

شعر　قرصِ خورشید در سیاہی شد　　یونس اندر دہانِ ماہی شد

ترجمہ:۔ سورج کی ٹکیہ سیاہی میں چلی گئی اور حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں چلے گئے

حلِ الفاظ و مطلب:۔ مقرر شد مقرر ہو گئی، طے ہو گئی۔ تجسُّس ع جاسوسی۔ بر سر قومے ایک قوم پر۔ رانده بودند لوٹنے گئے تھے۔ بر گماشتند لوگوں نے مقرر کر دیا۔ فرصت موقع۔ نگاہ می داشتند انتظار کرتے تھے۔ تا غایت کیلئے ہے، یہاں تک کہ۔ مقام ع ٹھہرنے کی جگہ۔ خالی مانده خالی رہ گئی تھی۔ تنے چند چند شخصوں کو۔ واقعہ حادثہ۔ واقعہ دیدہ تجربہ کار۔ جنگ آزمودہ جنگ کے آزمائے ہوئے۔ فرستادند لوگوں نے بھیجا۔ شعب ع گھاٹیاں۔ جبل ع پہاڑ، جمع جبال۔ پنہاشدند چھپ گئے۔ شبانگاہے رات کے وقت۔ باز آمدند واپس آئے۔ سفر ع ظاہر ہونا، کھلنا، جمع اسفار چونکہ سفر میں بھی لوگوں اور ساتھیوں کے احوال کھل جاتے ہیں اسی لئے سفر کو سفر کہا جاتا ہے۔ غارت لوٹنا۔ سلاح ع ہتھیار جمع اَسلِحَۃ۔ تن ف جسم، بوڈی۔ رختِ غنیمت لوٹ کا سامان۔ نُخستیں پہلا، اوّل۔ خواب ف نیند۔ شب ف رات، جمع شبہا۔

مطلب یہ ہے کہ عقلمندوں نے چور کو بھگانے کے سلسلے میں مشورہ کیا اور یہ بات طے ہوئی کہ ایک جماعت کو ان کی جاسوسی کے لئے مقرر کیا جائے، چنانچہ یہ جماعت موقعہ کا انتظار کرتی رہی یہاں تک کہ ایک رات چور ڈاکہ ڈالنے اور لوٹنے کیلئے گئے تھے اور وہ جگہ خالی رہ گئی تو موقعہ پا کر چند تجربہ کار لوگوں کو وہاں بھیج دیا اور یہ لوگ وہاں جا کر گھاٹیوں میں روپوش ہو گئے یہاں تک کہ چوروں کی جماعت لوٹا ہوا ساز و سامان لیکر واپس آئی اور آتے ہی انہوں نے ہتھیار کھول کر رکھ دیا اور سو گئی۔ شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ ان چوروں کے واسطے دو دشمن تھے ایک نیند، چنانچہ اس دشمن نے اس پر حملہ کیا اور وہ سو گئے اور رات کا ایک حصہ گذر گیا اور ان بہادروں نے بھی چوروں پر حملہ کیا جس کا تذکرہ آگے آرہا ہے وہیں ترجمہ میں ملاحظہ فرمالیں۔ قرص ع قاف کے ضمہ کے ساتھ، ٹکیہ۔ سیاہی ف اندھیری۔ یونس ایک پیغمبر کا نام ہے۔ دہان دہن کی جمع ہے، منھ۔ ماہی ف مچھلی۔ حضرت یونسؑ کو مچھلی کے نگل لینے اور پھر صحیح و سلامت کنارہ پر اگلنے کا واقعہ تفسیر کی کتابوں میں دیکھیں۔ ایسی تاریکی تھی جیسی مچھلی کے پیٹ میں ہوتی ہے

مردانِ دلاور از کمین گاہ بدر جستند و دستِ یگاں یگاں بر کتف بستند بامداداں بدر گاہِ ملک حاضر آوردند ہمہ را بکشتن فرمود اتفاقاً در آنمیاں جوانے بود کہ میوۂ عنفوانِ شبابش نو رسیدہ و سبزۂ گلستانِ عذارش نو دمیدہ یکے از وزیراں پائے تختِ ملک را بوسہ داد و روئے شفاعت بر زمین نہاد و گفت ایں پسر ہمچناں از باغِ زندگانی بر نخوردہ است واز ریعانِ جوانی تمتع نیافتہ توقع بکرم و اخلاقِ خداوندی آنست کہ بخشیدنِ خونِ او بر بندہ منت نہی ملک روی ازیں سخن درہم آورد و موافق رائے بلندش نیامد و گفت

ترجمہ:۔ بہادر لوگ کمین گاہ سے باہر آئے اور ایک ایک کے ہاتھ مونڈھوں پر باندھ دیئے، صبح کے وقت بادشاہ کے دربار میں حاضر کیا سب کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا اتفاقاً ان سب میں ایک ایسا نوجوان تھا اس کی جوانی کی شروعات کا میوہ نورسیدہ تھا، اور اس کے رخساروں کے باغ کا سبزہ نیا اگا ہوا تھا، وزیروں میں سے ایک وزیر نے بادشاہ کے تخت کے نیچے کی زمین کو بوسہ دیا اور سفارش کرنے کیلئے چہرہ زمین پر رکھ دیا اور کہنے لگا کہ اس لڑکے نے اوروں کی طرح زندگی کے باغ سے پھل نہیں کھایا ہے، اور آغاز جوانی سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا ہے، خداوندی اخلاق اور کرم سے مجھ کو امید ہے کہ اس کا خون معاف کر کے بندہ پر احسان رکھیں گے۔ بادشاہ نے اس بات سے چہرہ پھیر لیا اور وزیر کی بات اسکے بلند رائے کے موافق نہیں آئی اور کہا۔

فرد پرتوِ نیکاں نگیرد ہر کہ بنیادش بدست تربیت نااہل را چوں گردگاں بر گنبدست

ترجمہ:۔ جسکی بنیاد بری ہو وہ نیکوں کی خصلت قبول نہیں کرتا نااہل کی تربیت ایسی ہی ہے جیسے گنبد پر اخروٹ ہے

حل الفاظ و مطلب:۔ مردانِ دلاور بہادر مرد۔ کمین گاہ چھپنے کی جگہ۔ بدر جستند باہر نکل آئے۔ یکاں یکاں ایک ایک کر کے۔ یکاں اصل میں یک گان تھا تخفیف کے واسطے لفظ "ک" کو حذف کر دیا یگان رہ گیا۔ لفظ گان کو کسی عدد کے آخر میں تعداد کو متعین کرنے کیلئے لایا جاتا ہے جیسے دوگان، سہ گان، چہار گان، پنج گان وغیرہ۔ کتف ج مونڈھا، جمع اکتاف۔ بامداداں صبح کے وقت۔ بدرگاہِ ملک بادشاہ کی درگاہ میں۔ حاضر آوردند حاضر کیا۔ ہمہ را تمام کو۔ اتفاقاً ج اچانک، ناگاہ، یکایک جمع اتفاقات۔ عنفوانِ شباب جوانی کی شروعات۔ نورسیدہ ابھی ابھی پہونچا ہے۔ سبزہ گلستاں باغ کا سبزہ۔ عذار عین کے کسرہ کیساتھ، بمعنی رخسار۔ نودمیدہ نیا نکلا ہوا۔ روئے چہرہ شفاعت ع شفارش کرنا۔ باغ زندگانی زندگی کا باغ۔ ریعان ع راء کے فتحہ اور یاء کے سکون کے ساتھ ہر چیز کا اوّل و افضل۔ ریعانِ جوانی اوّل جوانی، جوانی کی ابتداء۔ تمتّع ع فائدہ اٹھانا۔ توقع ع امید۔ کرم ع بخشش۔ اخلاق ع خلق کی جمع ہے عادات، خصلتیں۔ منت احسان۔ نہی نہادن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے، تو رکھے گا۔ رائے فکر جمع آراء۔ پرتو عکس، عادت، روشنی، شعاع۔ بد ف برا۔ گردگان گاف کے کسرہ کیساتھ بمعنی اخروٹ (غیاث اللغات)۔ گنبد ف اُردو، برج، گول چھت، عمارت کا بالائی حصہ جو گول ہو۔ **مطلب** یہ ہے کہ گنبد گول ہوتا ہے اور اخروٹ بھی گول تو جس طرح گول شئی گول پر نہیں رک سکتی اسی طرح علم جو کہ ایک لطیف اور پاکیزہ شئی ہے نااہل کی طبیعت جو کہ کثیف اور گندی ہے اس کو قبول نہیں کر سکتی۔

نسل و بنیاد ایناں منقطع کردن اولیٰ ترست کہ آتش کشتن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچہ اش نگاہ داشتن کارِ خردمنداں نیست۔

ترجمہ:۔ ان کی نسل اور بنیاد کو ختم کرنا زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ آگ بجھانا اور چنگاری چھوڑ دینا اور سانپ کو مارنا اور اس کے بچہ کی حفاظت کرنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔

قطعہ
ابر اگر آبِ زندگی بارد — ہرگز از شاخِ بید بر نخوری
با فرومایہ روزگار مبر — کز نئے بوریا شکر نخوری

ترجمہ:۔(۱) بادل اگر آبِ حیات برسائے — تب بھی تو بید کی شاخ سے پھل نہیں کھائے گا
(۲) کمینوں کے ساتھ زمانہ مت گذار — اس لئے کہ بوریے کی نرکل سے شکر تو نہیں کھائے گا

حلِ الفاظ و مطلب:۔ نسل ع آل و اولاد۔ بنیاد ف جڑ، بنیاد۔ منقطع ع ختم ہونا۔ اخگر ف چنگاری۔ افعی کالا سانپ۔ نگاہ ف حفاظت۔ بارد پانی برسائے۔ بید ایک قسم کا درخت جس کی شاخیں نہایت لچکدار ہوتی ہیں۔ نہ خوری تو نہیں کھائیگا۔ فرومایہ گھٹیا شخص، کمینہ۔ روزگار زمانہ۔ مبر مت گذار۔ نئے بوریا بوریا کی نئے جس سے بوریا بنایا جاتا ہے۔

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ بادشاہ کو وزیر کی یہ رائے پسند نہ آئی اور کہا کہ چونکہ یہ فسادی ہے اور فسادی سے فساد ہی کی توقع ہو سکتی ہے اس لئے زیادہ بہتر یہ ہے کہ اس کی نسل اور جڑ ہی کو ختم کر دیا جائے اس لئے کہ آگ بجھا کر چنگاری چھوڑ دینا نقصان دہ ہے اور چنگاری آگ کا پیش خیمہ ہے لہٰذا آگ کو بجھا دینا اور چنگاری کو چھوڑ دینا عقلمندوں کا کام نہیں ہے خلاصہ یہ ہے کہ نااہل کی تربیت بے سود ہے نااہل اور کمینے لوگوں سے شر ہی متوقع ہو سکتا ہے۔

وزیر ایں سخن بشنید و طوعاً و کرہاً پسندید و بر حسنِ رائے ملک آفریں خواند و گفت انچہ خداوند دام ملکہ فرمود عینِ صواب ست و مسئلہ بیجواب کہ اگر در صحبتِ آں بداں تربیت یافتے طینتِ ایشاں گرفتے و یکے از ایشاں شدے اما بندہ امیدوار ست کہ بہ صحبتِ صالحاں تربیت پذیرد و خوئے خردمنداں گیرد کہ ہنوز طفل ست و سیرتِ بغی و عناد آں قوم در نہادِ او متمکن نشدہ و در حدیث ست كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَ اَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ۔

ترجمہ:۔ وزیر نے یہ بات سنی مجبوراً (بادلِ نخواستہ) اس کو پسند کیا اور بادشاہ کی بہترین رائے کی تعریف کی اور کہا جو کچھ کہ آقائے نعمت اس کا ملک ہمیشہ باقی رہے نے فرمایا ہے یہ بالکل صحیح ہے، اور بات لاجواب ہے اس لئے کہ اگر ان بروں کی صحبت میں یہ تربیت پاتا اور ان کی عادات اختیار کرتا تو یہ بھی اُن ہی میں سے ایک فرد ہو جاتا، مگر بندہ امیدوار ہے کہ نیکوں کی صحبت سے تربیت قبول کریگا اور عقلمندوں کی عادت اپناوے گا کیونکہ ابھی بچہ ہے اور اس قوم کی بغاوت اور دُشمنی کی عادتیں اس کی ذات میں جگہ پکڑنے والی نہیں ہوئی اور حدیث شریف میں ہے کہ ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے اور اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔

قطعہ
پسرِ نوح با بداں بنشست — خاندانِ نبوتش گم شد

سگِ اصحابِ کہف روزے چند پئے نیکاں گرفت مردم شد

ترجمہ:۔ (۱) نوحؑ کا لڑکا بُروں کے ساتھ بیٹھا اسکی نبوت کا خاندان گم ہو گیا

(۲) اصحاب کہف کا کتا تھوڑے دنوں تک نیک لوگوں کی صحبت میں رہا آدمی ہو گیا

حل الفاظ و مطلب :۔ ایں سخن یہ بات۔ طوعاً خوشی۔ کرہاً ناخوشی۔ حسن رائے اچھی رائے۔ آفریں خواند تعریف کی۔ دام مُلکُہٗ اس کا ملک ہمیشہ رہے۔ فرمود فرمایا۔ عین صواب ست بالکل درست ہے۔ سخن بیجواب ست اور بات لاجواب ہے۔ تربیت ع پرورش کرنا، اصلاح کرنا۔ طینت خصلت، عادت۔ بغی بغاوت کرنا، سرکشی کرنا۔ عناد ع دشمنی کرنا۔ در نہادِ او اسکی ذات میں۔ متمکن نشدہ جگہ نہیں پکڑی ہے۔ کُلُّ مَولُودٍ ہر بچہ۔ یولد باب ضرب سے فعل مجہول کا صیغہ ہے، پیدا کیا جاتا ہے۔ علَی الفِطرَۃِ اس میں الف لام مضاف الیہ کے عوض میں ہے، اصل عبارت ہے علی فطرۃ الاسلام اسلام کی فطرت پر۔ ابواہُ ابٌ کا تثنیہ ہے اور "ہٗ" ضمیر مولود کی طرف راجع ہے، اس کے والدین۔ یُہوِّدانِہٖ اسکو یہودی بنادیتے ہیں۔ یُنصِّرانِہٖ اسکو نصرانی بنادیتے ہیں۔ یُمَجِّسانِہٖ اسکو آتش پرست بنادیتے ہیں۔ پسر نوح نوحؑ کا لڑکا۔ اس لڑکے کا نام کنعان تھا اور یہ حضرت نوحؑ کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا۔ بابداں بُروں کے ساتھ۔ سگ کتا۔ اصحابِ کہف غار والے۔ پئے نیکاں نیکوں کی پیروی۔ مردم شد آدمی ہو گیا۔

مطلب یہ ہے کہ صحبت اور ہم نشینی کا اثر پڑتا ہے اور بروں کے ساتھ رہنے سے آدمی برا ہی ہوتا ہے، اور نیک لوگوں کیساتھ رہنے سے نیک ہوتا ہے جیسے نوح علیہ السلام جو کہ نبی تھے اور ان کا بیٹا کنعان جوان پر ایمان نہیں لایا تھا اور بُرے لوگوں کی صحبت میں رہتا تھا جب زبردست طوفان آیا اور نوحؑ نے اللہ کے حکم سے اپنے گھر والوں کو اور ایمان والوں کو کشتی پر سوار کر لیا لیکن ان کا بیٹا کنعان دشمنوں کے ساتھ رہکر مخالفت کرتا رہا، جب نانہجار قوم غرق ہو گئی تو کنعان بھی انکے ساتھ غرق ہو گیا اور خاندان نبوت اسکو غرق ہونے سے بچا نہ سکا۔ اور اصحاف کہف سات آدمی تھے جو ایک ظالم و مشرک بادشاہ کے خوف سے شہر سے نکل گئے تھے اور ایک کتا بھی جس کا نام قطمیر تھا ان کے ساتھ ہو لیا تھا، یہ سارے ایک غار میں جا کر سو گئے اور کتا غار کے دہانے پر بازو پھیلائے بیٹھ گیا۔ (حاشیہ گلستاں مترجم) بیان کیا جاتا ہے کہ ان ہی حضرات کی صحبت کی برکت سے وہ کتا آدمی کی شکل میں جنت میں داخل ہوگا۔ اور بنی اسرائیل کا ایک مستجاب الدعوات عابد بلعم باعور جس نے موسیٰ علیہ السلام کے حق میں بددعا کی تھی اصحاب کہف کا کتا اسی کی شکل میں جنت میں داخل ہوگا۔ الغرض ماحول سے آدمی متاثر ہو جاتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ یہ بچہ بھی نیک لوگوں کی صحبت میں رہ کر نیک بن جائے۔

ایں بگفت وطائفہ از ندمائے ملک باوبشفاعت یار شدند تا ملک از سر خونِ او درگذشت وگفت بخشیدم اگرچہ مصلحت نہ دیدم۔

ترجمہ:۔ اس نے یہ بات کہی اور بادشاہ کے ہم نشینوں میں سے ایک جماعت سفارش کرنے میں اسکے ساتھ ہو گئی

یہاں تک کہ بادشاہ نے اسکے قتل کا ارادہ چھوڑ دیا اور کہا میں نے اس کو معاف کر دیا اگر چہ مصلحت نہیں دیکھتا ہوں۔

رباعی دانی کہ چہ گفت زال بار ستم گرد دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد
دیدیم بسے کہ آبِ سر چشمہ خُرد چوں بیشتر آمد شتر و بار بُبرد

ترجمہ:۔(۱) تجھے معلوم ہے کہ کیا کہا زال نے رستم پہلوان سے کہ دشمن کو کمزور اور حقیر نہ شمار کرنا چاہئے
(۲) ہم نے بارہا دیکھا ہے کہ چھوٹے چشمہ کا پانی جب زیادہ ہو گیا تو اونٹ اور بوجھ کو بہالے گیا

حل الفاظ و مطلب:۔ایں گفت اس وزیر نے یہ بات کہی۔ ندماء ندیم کی جمع ہے شریک مجلس، مصاحب، ہم نشین۔ شفاعت سفارش کرنا۔ یار ساتھی۔ سر خیال۔ خون یہاں مجازاً قتل کے معنی میں ہے۔ گذشت چھوڑ دیا۔ بخشیدم میں نے بخش دیا۔ مصلحت ع بھلائی۔ اچھا مشورہ، درستی، نہ دیدم نہیں دیکھتا ہوں۔ دانی دانستن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے، تو جانتا ہے۔ زال رستم کے باپ کا نام تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے تمام جسم پر سفید بال تھے اسی وجہ سے اس کا نام زال رکھا گیا یہ بھی مشہور ہے کہ اسکو ایک سیمرغ نے[۱] پالا تھا (حاشیہ گلستاں مترجم مؤلفہ مولانا عبد الباری آسی) رستم ایک مشہور پہلوان کا نام ہے۔ گرد گاف کے ضمہ کے ساتھ بہادر، طاقتور، پہلوان، جمع گرداں۔ نتواں شمرد شمار نہیں کرنا چاہئے۔ بسے بہت سی مرتبہ۔ چشمہ خرد مرکب توصیفی ہے، چھوٹا چشمہ۔ بیشتر ف زیادہ۔ برد راء کے سکون کیساتھ بردن سے واحد غائب فعل ماضی مطلق ہے لے گیا۔
مطلب یہ ہے کہ بادشاہ نے تو اس کو معاف کر دیا لیکن کہا کہ میرا معاف کرنا مصلحت کے خلاف ہے کیونکہ جب یہی بچہ بڑا ہو جائے گا تو ایک قوم کو تباہ و برباد کر دے گا۔

فی الجملہ پسر را بناز و نعمت بر آوردند و اُستادِ ادیب را بتربیتِ او نصب کردند تا حسن خطاب و ردِّ جواب و آدابِ خدمتِ ملوکش در آموختند و در نظر ہمگناں پسند آمد بارے وزیر از شمائل او در حضرتِ سلطان شمۂ میگفت کہ تربیتِ عاقلاں در و اثر کردہ است و جہل قدیم از جبلت او بدر بردہ ملک را ازیں سخن تبسم آمد و گفت۔

ترجمہ:۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ لڑکے کو ناز و نعمت کے ساتھ پالا اور ادب سکھانے والے استاذ کو اس کی تعلیم کے لئے مقرر کیا یہاں تک کہ عمدہ طور سے بات کرنا اور بات کا جواب دینا اور شاہانہ خدمت کے آداب اس کو لوگوں نے سکھا دیا اور وہ سب کی نظر میں پسند آیا ایک مرتبہ وزیر کچھ اس کی اچھی عادتوں کا ذکر بادشاہ کے دربار میں کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ عقلمندوں کی تعلیم نے اس میں اثر کیا ہے اور قدیم جہالت اس کی طبیعت سے نکل گئی ہے بادشاہ کو اس بات سے ہنسی آگئی اور کہنے لگا۔

---

[۱] سیمرغ ایک بڑا خیالی پرندہ ہے جس کا وطن کوہِ قاف بتایا جاتا ہے اور جس کا ذکر پرانے افسانوں میں آتا ہے۔

بیت عاقبت گرگ زادہ گرگ شود گرچہ با آدمی بزرگ شود

ترجمہ:۔ آخر کار بھیڑیے کا بچہ بھیڑیا ہی ہوگا اگرچہ آدمی کے ساتھ رہکر بوڑھا ہو جائے

حل الفاظ و مطلب:۔ فی الجملہ حاصل کلام، خلاصہ کلام۔ ناز ف نخرہ، غمزہ، پیار، لاڈ۔ نازونعمت بر وردند لاڈ اور پیار سے پرورش کی۔ استاذ ادیب ادب سکھانیوالا استاذ۔ استاذ ادیب اسکو کہتے ہیں جو صرف نحو معانی، بدیع، بیان ولغت کو جانتا ہو۔ نصب کردند مقرر کیا۔ حسن خطاب اچھی بات، گفتگو کا ڈھنگ۔ رد جواب لوگوں کے کلام کا جواب دینا۔ ہمگناں ف تمام، سب، کل۔ شمائل عادت، خصلتیں۔ شمہ شین کے کسرہ کے ساتھ، معمولی۔ جہل قدیم مرکب توصیفی ہے، پرانی جہالت۔ جبلت خلقت، طبیعت۔ بدر بردہ نکل گئی۔ تبسم مسکرانا۔ عاقبت ج آخر کار، انجام کار۔ گرگ زادہ یہ اضافت مقلوبی ہے یعنی اس میں الٹ پھیر ہوئی ہے اصل عبارت اس طرح تھی "زادہ گرگ" بھیڑیا کا جنا ہوا۔ بزرگ بڑا، بڈھا۔

مطلب یہ ہے کہ اس بچہ نے تمام اچھی عادتوں اور گفتگو کرنے کے طور وطریق کو سیکھ لیا، ایک دن وزیر بادشاہ سے اس کی خوبیوں کا تذکرہ کر رہا تھا بادشاہ کو یہ سنکر ہنسی آگئی اور کہا کہ بھیڑیا کا بچہ بھیڑیا ہی ہوتا ہے اگرچہ آدمیوں کے ساتھ رہتے رہتے بوڑھا ہو جائے، اسی طرح یہ بھی چور کا بچہ ہے لہٰذا یہ بھی چور بن سکتا ہے اگرچہ اچھی عادتیں سیکھ لی ہیں۔

سالِ دو بریں بر آمد طائفہ اوباش محلت درو پیوستند وعقدِ موافقت بستند تا بوقتِ فرصت وزیر را وہر دو پسرش را بکشت ونعمتِ بیقیاس برداشت و در مغارہ دزداں بجائے پدر بنشست وعاصی شد ملک دستِ تحسّر بدنداں گرفت وگفت۔

ترجمہ:۔ دو سال اس پر گذرے کہ محلہ کے بد معاشوں کا ایک گروہ اس سے مل گیا اور دوستی کا عہد باندھا یہاں تک موقعہ پاکر وزیر اور وزیر کے دونوں صاحبزادوں کو مار ڈالا اور بے انتہا مال ودولت اٹھالے گیا، اور چوروں کی گھاٹی میں باپ کی جگہ بیٹھ گیا اور نافرمان ہو گیا بادشاہ نے حسرت کا ہاتھ دانتوں میں دبا کر کہا۔

قطعہ
شمشیر نیک ز آہن بد چوں کند کسے ناکس بتربیت نشود اے حکیم کس
باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست در باغ لالہ روید ودر شورہ بوم خس

ترجمہ:۔ (۱) اچھی تلوار خراب لوہے سے کوئی کیسے بنا سکتا ہے اے عقلمند! نالائق تعلیم دینے سے لائق نہیں ہو سکتا
(۲) بارش کہ جس کی طبیعت کے لطیف ہونے میں اختلاف نہیں ہے وہ باغ میں لالہ اگاتی ہے اور بنجر زمین میں گھاس پھونس۔

قطعہ
زمین شورہ سنبل بر نیارد درو تخمِ عمل ضائع مگرداں

نکوئی با بداں کردن چناں ست　　　　که بد کردن بجائے نیک مرداں

ترجمہ:۔(۱) بنجر زمین سنبل نہیں اگا سکتی　　　　اس میں کوشش کا بیج مت ضائع کر

(۲) بروں کے ساتھ نیکی کرنا ایسا ہی ہے　　جیسے نیک لوگوں کے ساتھ برائی کرنا

حل الفاظ و مطلب:۔سال دو دو سال۔ طائفہ اوباش محلت محلہ کے بدمعاشوں کا ایک گروہ۔ در و پیوستند اسکے ساتھ مل گیا۔ عقد موافقت ساتھ رہنے کا عہد۔ بعض نسخوں میں موافقت کے بجائے مرافقت ہے۔ فرصت موقع۔ نعمت بے قیاس بے حساب دولت۔ برداشت اٹھالے گیا۔ مغارہ گھائی جمع مغارات۔ عاصی ع نافرمان۔ دست تحسّر مرکب اضافی ہے، افسوس کا ہاتھ۔ آہن بد خراب لوہا۔ ناکس نالائق۔ حلیم ع دانا، عقلمند جمع حکماء۔ شورہ بوم وہ زمین جس میں زراعت نہ ہو سکے۔ سنبل بالچھڑ اور بعض کے نزدیک ایک نیلگوں تیز بو پھول کا درخت ہے۔ نکوئی بھلائی۔

عبارت کا مطلب واضح ہے البتہ اس حکایت کا مقصد بیان کیا جارہا ہے، یعنی تعلیم و تربیت ہر ایک شخص کے واسطے فائدہ مند ثابت نہیں ہوتی جس کے اندر نیکی و بھلائی کی صلاحیت موجود نہ ہو اسکی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ نہ کرنی چاہئے اس لئے کہ اس کی تعلیم و تربیت میں لگنا وقت کو ضائع کرنا ہے اور برے لوگوں کے ساتھ بھلائی کا برتاؤ نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ ان کے ساتھ بھلائی کرنا ان کو سرکش اور باغی بنانا ہے۔

حکایت:۔ (۵) سرہنگ زادہ را دیدم بر درِ سرائے اغلمش که عقل و کیاستے و فہم و فراستے زائد الوصف داشت ہم از عہدِ خردی آثار بزرگی در ناصیہ او پیدا

ترجمہ:۔ میں نے ایک سپاہی کے لڑکے کو اغلمش کے محل کے دروازے پر دیکھا کہ عقل، دانائی، سمجھ بوجھ بیان سے زیادہ رکھتا تھا کم سنی ہی کے زمانے سے بزرگی کی علامتیں اس کی پیشانی پر ظاہر ہو رہی تھیں۔

فرد　　بالائے سرش ز ہوشمندی　　　　می تافت ستارۂ بلندی

ترجمہ:۔اس کے سر کے اوپر عقلمندی کی وجہ سے　　بلندی کا ستارہ چمک رہا تھا۔

فی الجملہ مقبول نظر سلطاں آمد که جمال صورت و معنیٰ داشت و خردمنداں گفتہ اند توانگری بدل ست نہ بمال و بزرگی بعقل ست نہ بسال ابنائے جنس او بر منصب او حسد بردند و بجنایتے متہم کردند و در کشتن او سعی بے فائدہ نمودند

ترجمہ:۔حاصل کلام یہ ہے کہ بادشاہ کی نظر میں مقبول ہو گیا اس لئے کہ ظاہری و باطنی خوبصورتی رکھتا تھا اور عقلمندوں نے کہا ہے کہ مالداری دل سے ہوتی ہے نہ کہ مال سے اور بزرگی عقل سے ہے نہ کہ سال سے، اسکے ہم جنس اسکے عہدے پر حسد کرنے لگے اور ایک خیانت کے ساتھ متہم کیا اور اس کے مار ڈالنے کی بے فائدہ کوشش کی۔

مصرع دشمن چہ کند چوں مہرباں باشد دوست

ترجمہ:۔ دشمن کیا کر سکتا ہے جب دوست مہربان ہو۔

حل الفاظ و مطلب:۔ سرہنگ ف سپاہی، سردار، امیر۔ سرہنگ زادہ میں اضافت مقلوبی ہے یعنی اس میں الٹ پھیر ہوئی ہے اصل عبارت اس طرح ہے زادہ سرہنگ۔ سرائے ف محل۔ اَغْلَمَش ترکستان کے ایک بادشاہ کا نام ہے۔ (غیاث اللغات) عقل ع سمجھ، جمع عقول۔ عقل کے لغوی معنی ہیں روکنے کے۔ عقل کو عقل اسے کہتے ہیں کہ وہ بھی اپنے صاحب کو برائی سے روکتی ہے۔ کیاست ذہانت۔ فراست سمجھداری۔ زائد اوصف وہ وصف جو بیان سے باہر ہو۔ ناصیہ ع پیشانی، جمع نواصی۔ عہد ع زمانہ۔ خوردی بچپن۔ آثار ع اثر کی جمع ہے، علامتیں۔ پیدا ظاہر ہونا۔ ہوشمندی عقلمندی۔ می تافت چمک رہا تھا، چمکتا تھا۔ جمال صورت اچھی صورت۔ جمال معنی اچھی سیرت۔ معنی ع کسی چیز کا اندرونی حصہ، تونگری، مالداری۔ بدل ست دل سے ہے۔ یعنی مالداری کا تعلق دل سے ہے مال سے نہیں، اگر دل میں حوصلہ نہ ہو تو مالدار ہونے کے باوجود خرچ کرنا ممکن نہیں۔ ابنائے جنس اسی قسم کے لوگ، ہم عصر۔ منصب ع عہدہ۔ متہم تہمت لگانا۔ سعی ع کوشش کرنا۔

ملک پرسید کہ موجب خصمی ایشاں در حق تو چیست گفت در سایۂ دولت خداوندی دَامَ مُلْکُہٗ ہمگناں را راضی کردم مگر حسوداں کہ راضی نمیشوند الا بزوال نعمتِ من و دولت و اقبال خداوندی باقی باد۔

ترجمہ:۔ بادشاہ نے پوچھا ان لوگوں کی دشمنی کا سبب تیرے حق میں کیا ہے اس نے کہا میں نے آقائے نعمت کے سایہ میں (خدا کرے اس کا ملک ہمیشہ رہے) سب کو راضی کیا مگر حسد کرنے والے کہ راضی نہیں ہوں گے مگر میری نعمت کے زوال سے، خداوندی کی دولت و اقبال ہمیشہ رہے۔

قطعہ
توانم اینکہ نیازارم اندرون کسے حسود را چہ کنم کوز خود برنج درست
بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست کہ از مشقتِ او جز بمرگ نتواں رست

ترجمہ:۔ (۱) میں یہ کر سکتا ہوں کہ کسی کے دل کو تکلیف نہ پہونچاؤں، حسد کرنیوالوں کا کیا کروں اس لئے کہ وہ خود ہی رنج میں ہیں۔ (۲) اے حاسد مر جا تاکہ تو چھٹکارا پالے اس لئے کہ یہ ایک ایسا رنج ہے کہ اس کی تکلیف سے سوائے موت کے چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ پرسید پوچھا۔ خصمی دشمنی۔ در حق تو تیرے حق میں۔ در سایۂ دولت خداوندی آقائے نعمت کے سایہ میں۔ دام ملکہ اس کا ملک ہمیشہ رہے۔ ہمگناں ہمگیں کی جمع ہے، ہمگیں اصل میں "ہمہ یں" تھا جب لفظ ہمہ کی اضافت یں کلمہ نسبت کی طرف کی تو ہمہ کا ہ گاف سے بدل گیا ہمگیں ہو گیا۔ حسوداں حاسد

الی آخرہ ... راضی نمی شوند راضی نہیں ہوں گے۔ الّا حرف استثناء ہے۔ دولت واقبال خداوندی باقی باد یہ بادشاہ کے لئے دعائیہ کلمات اس نے ہے۔ نیازارم نہ ستاؤں۔ چہ کنم کیا کروں۔ رنج ف تکلیف۔ بنی مردان ... حاسد ہے۔ تو جان تا جانتا ہے ... تا آنکہ۔ برنجی رنجیدن سے رنجی واحد حاضر فعل مضارع ہے تو رنجیدہ ہو جائے۔ نجات خلاصی۔ مشقت تکلیف۔ مرگ موت۔ رست چھٹکارا۔

مطلب یہ ہے کہ بادشاہ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ آخران لوگوں کو تجھ سے دشمنی کیوں ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ملک وبہ نیت ہے کہ آپ کے سایہ میں رہنے والے تمام لوگوں نے اپنے اخلاق سے راضی کر دیا ہے لیکن حسد کرنیوالے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ میری نعمت زائل نہ ہو جائے یعنی انکی خواہش ہے کہ میری یہ نعمت زائل ہو جائے اللہ تعالیٰ آپ کی دولت اور اقبال کو ہمیشہ رکھے اس لئے کہ میری نعمت کا باقی رہنا اس پر موقوف ہے۔

قطعہ میں مذکورہ اشعار کا حاصل یہ ہے کہ حسد ایک ایسی مصیبت ہے اور ایسا مرض ہے کہ سوائے موت کے اس کی کوئی دوا ہی نہیں یعنی جب موت ہوگی تب ہی دل سے حسد نکلے گا، اللہ ہمیں حسد و بغض سے بچائے، آمین!

قطعہ

شور بختاں با آرزو خواہند	مقبلاں را زوال نعمت وجاہ
گر نہ بیند بروز شپرۂ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چناں	کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

ترجمہ:۔ (۱) بد بخت لوگ آرزو کرتے ہیں خوش نصیبوں کی نعمت اور مرتبہ کے زوال کی

(۲) اگر دن میں چگادڑ (کور چشم) نہ دیکھ سکے تو سورج کی ٹکیہ کا کیا قصور ہے۔

(۳) اگر تو سچ چاہتا ہے تو ایسی ہزار آنکھیں اندھی بہتر ہیں اس بات سے کہ آفتاب سیاہ ہو جائے

حل الفاظ و مطلب:۔ شور بختاں بد نصیب۔ آرزو ف خواہش۔ مقبلاں خوش نصیب۔ زوال ع ختم ہونا۔ جاہ مرتبہ۔ گر نہ بیند اگر نہ دیکھے۔ شپرۂ چشم چندھا، چگادڑ۔ چشمۂ آفتاب آفتاب کی ٹکیہ۔ سورج چونکہ روشنی کا مرکز ہے اس لئے لفظ چشمہ سورج کیساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ چہ گناہ کیا قصور۔ راست سچ۔

یعنی اگر تو حقیقت سے واقف ہونا چاہتا ہے تو بات یہ ہے کہ ہزار ایسی آنکھیں اندھی بہتر ہیں آفتاب کے بے نور ہونے سے۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ وہ ہر شخص کی شکایت کو درست نہ قرار دیں بسا اوقات کسی کی اچھائی بھی لوگوں کو شکایت کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

حکایت (۶) :۔ یکے را از ملوکِ عجم حکایت کنند کہ دستِ تطاول بر مالِ رعیت دراز کردہ بود و جور و اذیت آغاز تا بجائے کہ خلق از مکائدِ ظلمش بجہاں بر فتند واز کربتِ جورش راہِ غربت گرفتند چوں رعیت کم شد ارتفاعِ ولایت نقصان پذیرفت و خزینہ تہی ماند و دشمناں طمع کردند و زور آوردند۔

ترجمہ:۔ عجم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے متعلق قصہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رعایا کے مال پر ظلم کا ہاتھ دراز کر رکھا تھا اور ظلم وایذا رسانی شروع کر رکھی تھی اس حد تک کہ مخلوق اس کے ظلم کے فریب سے دوسری جگہ منتقل ہو گئی اور اس کے ظلم کے رنج کی وجہ سے مسافرت کا راستہ اختیار کیا جب رعایا کم ہو گئی تو ولایت کی آمدنی نے نقصان کو قبول کیا اور خزانہ خالی رہ گیا، دشمنوں نے لالچ کیا اور طاقت استعمال کیا (یعنی چڑھائی کر دی)

قطعہ ہر کہ فریادرس روزِ مصیبت خواہد　　گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش
بندۂ حلقہ بگوش از ننوازی برود　　لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

ترجمہ:۔(۱) جو شخص مصیبت کے دن فریاد رسی کرنا چاہے اس سے کہہ دو کہ سلامتی کے زمانے میں سخاوت کی کوشش کر۔

(۲) حلقہ بگوش غلام کو اگر تو نہیں نوازے گا تو وہ چلا جائے گا، مہربانی کر کہ مہربانی سے بیگانہ بھی حلقہ بگوش ہو جاتا ہے

حل الفاظ و مطلب:۔ عجم عرب کے علاوہ تمام ممالک کو عجم کہا جاتا ہے۔ تطاول ع دراز کرنا۔ رعیت دنیا کے لوگ جو کسی حاکم کے ماتحت ہوں۔ جور ع ظلم۔ اذیت ع تکلیف۔ ارتفاع محصول، آمد۔ مکائد ع کید کی جمع ہے، فریب کاریاں۔ کربت ع مصیبت۔ راہ غربت مسافرت کا راستہ۔ تہی ماند خالی رہ گیا۔ طمع ع لالچ۔ زور آوروند زور لائے یعنی حملہ کر دیا۔ فریادرس فریاد کو پہونچنے والا، مددگار۔ روزِ مصیبت مصیبت کے دن۔ در ایام سلامت سلامتی کے زمانے میں۔ جوانمردی سخاوت۔ حلقہ بگوش کسی کا تابعدار اور غلام بن جانا۔ پہلے زمانے میں یہ دستور تھا کہ ایران میں جب غلام خریدتے تھے تو اس کے کان میں حلقہ وغیرہ ڈال دیتے تھے اور یہ غلامی کا نشان تھا (گلستاں مترجم) لطف کن مہربانی کر۔ بیگانہ غیر آدمی۔

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ ظلم وستم کے ساتھ بادشاہت باقی نہیں رہتی۔ قطعہ کا حاصل یہ ہے کہ جس کی یہ خواہش ہو کہ مصیبت کے روز کوئی اس کا معین ومددگار ہو تو اس کو چاہئے کہ سلامتی اور خوشحالی کے زمانے میں فیاضی اور سخاوت کرے، کتنا ہی مطیع اور فرمانبردار غلام ہو اگر اس کو کچھ نہیں دیا جائے گا تو وہ بھی بھاگ جائے گا اور نوازش اور عطیات کی وجہ سے غیر بھی مطیع وفرمانبردار ہو جاتا ہے۔

بارے در مجلس او کتاب شاہنامہ میخواندند در زوالِ مملکت ضحاک وعہد فریدوں وزیر ملک را پرسید کہ ہیچ تواں دانستن کہ فریدوں کہ گنج وملک وحشم نداشت چگونہ مملکت برو مقرر شد گفتا چنانکہ شنیدی خلقے برو بتعصب گرد آمدند وتقویت کردند پادشاہی یافت گفت اے ملک چوں گرد آمدنِ خلقے موجب پادشاہی است تو خلق را برائے چہ پریشاں میکنی مگر سر پادشاہی کردن نداری۔

ترجمہ:۔ ایک مرتبہ اس کی مجلس میں کتاب شاہنامہ پڑھ رہے تھے ضحاک کی سلطنت کے زوال، اور فریدوں کے

زمانہ کے بارے میں وزیر نے بادشاہ سے پوچھا کہ کچھ معلوم ہے کہ فریدوں جو خزانہ، ملک اور لاؤ لشکر نہیں رکھتا تھا پھر کس طرح مملکت اس کو مل گئی؟ بادشاہ نے کہا یوں ہی جیسا کہ تو نے سنا ہے کہ ایک مخلوق اس کے پاس مدد کیلئے جمع ہو گئی اور اس کو تقویت دی بادشاہت پالیا، وزیر نے کہا اے بادشاہ جب مخلوق کا جمع ہونا بادشاہی کا سبب ہے تو مخلوق کو کیوں پریشان کرتا ہے شاید تو بادشاہی کرنے کا خیال نہیں رکھتا ہے۔

فرد :- ہماں بہ کہ لشکر بجاں پروری — کہ سلطاں بہ لشکر کند سروری

ترجمہ :- بہتر یہی ہے کہ دل و جان سے لشکر کو تو پالے کیونکہ بادشاہ لشکر سے سرداری کر سکتا ہے

حل الفاظ و مطلب :- بارے ف ایک مرتبہ۔ در مجلس او اس کی مجلس میں شاہنامہ ایک منظوم کتاب جس میں بادشاہوں کے تذکرے کئے گئے ہیں، یہ کتاب سلطان محمود غزنوی کے حکم سے مشہور شاعر طوسی نے تیس برس میں مرتب کیا تھا۔ زوال مملکت ضحاک ضحاک بادشاہ کی مملکت کا زوال۔ ضحاک ایران کے ایک بادشاہ کا نام ہے۔ ضحاک مبالغہ کا صیغہ ہے اسکے معنی ہیں بہت زیادہ ہنسنے والا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بادشاہ اپنی ماں کے پیٹ میں چار سال تک رہا اور پیٹ ہی میں اس کے دانت نکل آئے تھے اور جب پیدا ہوا تو ہنستا ہوا پیدا ہوا تھا اسی وجہ سے لوگوں نے اس کا نام ضحاک رکھ دیا۔ بعض لوگوں کی رائے یہ ہے کہ ضحاک یہ لفظ معرّب ہے دو آک کا، دہ کے معنی ہیں دس، اور آک کے معنی عیب، دس عیب والا۔ چونکہ ضحاک بہت ظلم و ستم کرتا تھا اس لئے اس کے عیوب ہر شخص کی زبان پر جاری تھے، اس کے دس عیوب یہ ہیں :(۱) پستہ قد (۲) نخوت و تکبر (۳) قلت حیاء (۴) بہت زیادہ کھانا (۵) بے حد ظلم کرنا۔ (۶) بد زبان (۷) اہم کام میں جلدی کرنا (۸) خبث (۹) بے وقوفی (۱۰) بد صورت۔ (حاشیہ گلستاں فارسی)

فریدوں ایک عادل اور منصف بادشاہ تھا جس نے ضحاک کو شکست دی اور اپنے باپ کے انتقام میں اس کو قتل کر دیا تھا اور اس کے بعد اس کی گدی پر قابض ہو گیا تھا۔ حشم ف نوکر، چاکر۔ تعصب حمایت، مدد۔ سر بادشاہی بادشاہ ہونے کا خیال۔ ہماں ہ کے فتحہ کے ساتھ یہ اصل میں ہم آں تھا۔ بجان اپنی جان۔ پروری تو پرورش کرے۔ کند سروری سرداری کرتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ رعایا کو خوش رکھ کر بادشاہ سرداری کر سکتا ہے اگر اس کو ناراض رکھے گا تو اس کی سرداری اور بادشاہت بھی ختم ہو جائے گی۔

ملک گفت موجب گرد آمدن سپاہ و رعیت و لشکر چہ باشد گفت پادشاہ را کرم باید تا بدو گرد آیند و رحمت تا در پناہ دولتش ایمن نشینند و ترا ایں ہر دو نیست

ترجمہ :- بادشاہ نے کہا رعایا (عوام) کے جمع ہونے کا کیا سبب ہے وزیر نے کہا بادشاہ کو بخشش کرنا چاہئے تاکہ لوگ اس کے پاس جمع ہو جائیں، اور رحم کرنا چاہئے تاکہ اس کی دولت کی پناہ میں بے خوف بیٹھیں اور تجھے یہ دونوں باتیں حاصل نہیں ہیں۔

مثنوی
نکند جور پیشہ سلطانی — کہ نیاید زگرگ چوپانی
پادشاہے کہ طرحِ ظلم فگند — پائے دیوارِ ملکِ خویش بکند

ترجمہ:۔ (۱) جس کا پیشہ ظلم ہو وہ بادشاہت کیا کرسکتا ہے کیونکہ بھیڑیئے سے چرواہی نہیں ہوسکتی
(۲) جس بادشاہ نے ظلم وستم کی بنیاد ڈالی اس نے اپنی سلطنت کے دیوار کی بنیاد اکھاڑ دی۔

حل الفاظ و مطلب:۔ کرم ؍ بخشش۔ بدو اصل میں باد تھا اسم اشارہ کا ہمزہ دال سے بدل گیا اسلئے کہ قاعدہ ہے کہ جب اسم اشارہ کے ساتھ با ملحق ہو جاتی ہے تو ہمزہ دال سے بدل جاتا ہے۔ رحمت مہربانی۔ ایمن بے خوف ہونا۔ سلطانی بادشاہت۔ گرگ بھیڑیا چوپانی جانور چرانیوالا، چرواہ طرح ظلم ظلم کی بنیاد۔ فگند اصل میں افگند تھا ضرورت شعری کی وجہ سے ہمزہ گر گیا۔ پائے بنیاد۔ ملک خویش اپنا ملک، اپنی سلطنت۔
مطلب یہ ہے کہ بادشاہ نے معلوم کیا کہ رعیت اور لشکر کے جمع کرنے کا کیا طریقہ ہے تو اس نے کہا کہ اس کے لئے دو صفتوں کا ہونا ضروری ہے (۱) مخلوق پر بخشش کرنا (۲) ان پر رحم کرنا اور یہ دونوں صفتیں تیرے اندر موجود نہیں لہذا تو کیسے بادشاہی کر سکتا ہے، ظلم کرنیوالا آدمی کبھی بادشاہی نہیں کر سکتا جیسا کہ بھیڑیا جو بکریوں کا خونخوار دشمن ہے چرواہی کا کام نہیں کر سکتا اس لئے کہ جب بکریوں کو دیکھے گا تو کھا جائے گا، اسی طرح ظالم بادشاہ سب پر ظلم وستم کر کے تباہ کر دیگا تو مخلوق اس کے پاس کیسے آئیگی۔

ملک راپندِ وزیر ناصح موافقِ طبعِ مخالف نیامد وروئے از تحنش درہم کشید و بزنداں فرستاد و بسے بر نیامد کہ بنی عمانِ سلطاں بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند وملکِ پدر خواستند قومے کہ از دستِ تطاولِ ایں بجاں رسیدہ بودند و پریشاں شدہ بر ایشاں گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرفِ ایں بدر رفت و بر آناں مقرر شد۔

ترجمہ:۔ نصیحت کرنیوالے وزیر کی نصیحت بادشاہ کی مخالف طبیعت کو موافق نہ آئی اور اس کی بات سے چہرہ پھیر لیا اور قید خانہ میں بھیج دیا (ابھی) بہت زمانہ نہیں گذرا تھا کہ بادشاہ کے چچا کے بیٹے لڑائی کے لئے اٹھے اور مقابلہ کے لئے لشکر آراستہ کیا اور اپنے باپ کا ملک طلب کیا جو قوم کہ اس کے ظلم کے ہاتھ سے جان سے تنگ آگئی تھی عاجز اور پریشان ہو چکی تھی وہ ان لوگوں کے پاس جمع ہو گئی اور مدد کی یہاں تک کہ ملک اس کے قبضے سے نکل گیا اور ان پر مقرر ہو گیا۔

مثنوی

پادشاہے کو روا دارد ستم بر زیر دست — دوستدارش روزِ سختی دشمنِ روز آور ست
بارعیت صلح کن وز جنگِ خصم ایمن نشیں — زانکہ شاہنشاہِ عادل را رعیت لشکر ست

ترجمہ:۔ (۱) جو بادشاہ کمزور پر ظلم کرنا جائز رکھتا ہے اس کا دوست سختی کے دن طاقتور دشمن بن جاتا ہے

(۲) رعایا سے صلح کر اور دشمن کی لڑائی سے بے خوف ہو کر بیٹھ، اس وجہ سے کہ عادل بادشاہ کی رعایا ہی لشکر ہوتی ہے

فرد غم زیردستاں بخور زینہار بترس از زبر دستیِ روزگار

ترجمہ:۔ کمزوروں کا غم ضرور کھا اور زمانے کی زبردستی سے ڈرتا رہ

حل الفاظ و مطلب:۔ پند وزیر ناصح نصیحت کرنیوالے وزیر کی نصیحت۔ موافق پسند۔ طبع مخالف مخالف طبیعت از تخنش در ہم کشید چہرہ اسکی بات سے پھیر لیا، یعنی ناراض ہو گیا۔ زندان جیل خانہ، قید خانہ۔ فرستاد بھیج دیا۔ لسے بہت زمانہ۔ بنی عماں چچا کے لڑکے۔ منازعت جھگڑا، باہم لڑائی جھگڑا کرنا۔ مقاومت ع مقابلہ کرنا۔ دست تطاول ظلم کا ہاتھ۔ تقویت ع مدد۔ تصرف ع قبضہ۔ مقرر شد مقرر ہو گیا یعنی چچا کے لڑکوں کو مل گیا۔ زیردست کمزور۔ دشمن زور آور طاقتور دشمن۔ ایمن بے خوف۔ عادل ع انصاف کرنیوالا۔ زینہار ضرور، یقینی، خبردار۔ بترس ترسیدن سے فعل امر ہے، ڈرتا رہ۔ روزگار زمانہ۔

مطلب یہ ہے کہ بادشاہ کو چاہئے کہ صلح و مصالحت سے کام لے، کسی پر ظلم و ستم نہ کرے اس لئے کہ جو بادشاہ ظالم ہوتا ہے عوام اس سے متنفر ہو جاتی ہے اور اس کا ملک اس کے قبضے سے نکل کر دوسروں کے قبضے میں چلا جاتا ہے۔

حکایت (۷)۔ پادشاہے با غلامے عجمی در کشتی نشست و غلام دیگر دریا را ندیدہ بود ومحنت کشتی نیازمودہ گریہ وزاری آغاز نہاد و لرزہ براندامش افتاد ملک را عیش ازو منغص بود کہ طبع نازک تحمل امثالِ ایں صورت نہ بند د چارہ ندانستند حکیمے دراں کشتی بود ملک را گفت اگر فرماں دہی او را بطریقے خاموش گردانم گفت غایت لطف و کرم باشد بفرمود تا غلام را بدریا انداختند چند نوبت غوطہ خورد ازاں پس مویش گرفتند و پیش کشتی آوردند دبدو دست در سکان کشتی آویخت چوں بر آمد بگوشہ بنشست و قرار یافت ملک را عجب آمد پرسید کہ حکمت چہ بود گفت از اوّل محنتِ غرق شدن ندیدہ بود و قدر سلامت کشتی ندانستہ ہمچنیں قدر عافیت کسی داند کہ بمصیبتے گرفتار آید۔

ترجمہ:۔ ایک بادشاہ ایک عجمی غلام کے ساتھ کشتی میں بیٹھا ہوا تھا غلام نے پہلے دریا نہ دیکھا تھا اور کشتی کی تکلیف نہیں آزمائی تھی وہ رونا اور چلانا شروع کر دیا اور اس کا جسم کانپنے لگا بادشاہ کا عیش اس کی وجہ سے مکدر ہو گیا اس لئے کہ نازک طبیعت سے ایسی باتیں برداشت نہیں ہو سکتیں کچھ چارہ کار معلوم نہ ہو سکا ایک عقلمند اس کشتی میں تھا اس نے بادشاہ سے کہا اگر آپ حکم دیں تو میں اس کو ایک طریقہ سے خاموش کر دوں کہا بڑی عنایت و مہربانی ہو گی، حکیم نے حکم دیا کہ غلام کو دریا میں ڈال دیا جائے کئی دفعہ غلام نے غوطے کھائے اس کے بعد اس کے بال پکڑ لئے اور کشتی کے آگے لائے اور دونوں ہاتھوں کو کشتی کے سکان میں لٹکا دیا جب کشتی پر چڑھا تو ایک کونے میں بیٹھ گیا اور قرار پایا بادشاہ کو تعجب

[illegible] حکیم نے کہا کہ پہلے سے ڈوبنے کی تکلیف نہیں دیکھی تھی اور کشتی کی سلامتی کی قدر نہیں جانتا تھا کہ حضرت عافیت کی قدر وہی جانتا ہے جو کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ غلامے عجمی ایک عجمی غلام دیگر دوسری بار، لیکن یہاں پہلے کے معنی میں ہے۔ محنت کشتی کی تکلیف۔ گریہ وزاری رونا اور چلانا۔ لرزہ براندام جسم پر کپکپی طاری ہوگئی۔ منغص ع کرکرا، مکدر۔ طبع طبیعت۔ تحمل برداشت کرنا۔ امثال این ان جیسی باتوں کو۔ دراں کشتی اسی کشتی میں اگر فرماں دہی اگر آپ حکم دیں۔ بہ طریقے ایک طریقے سے۔ عنایت لطف و کرم انتہائی مہربانی اور عنایت۔ انداختند لوگوں نے ڈال دیا۔ غوطہ ف ڈبکی، پانی میں ڈوبنا یا ڈبونا۔ ازاں پس اسکے بعد۔ مویش گرفتند لوگوں نے اسکا بال پکڑا۔ سکان کشتی کشتی کے پیچھے کا حصہ، کشتی یا جہاز کی ایک لکڑی۔ آویخت یہ فعل لازم اور متعدی دونوں ہو سکتا ہے، اگر لازم ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ غلام دونوں ہاتھوں سے کشتی کے پیچھے حصہ میں لٹک گیا، اور اگر فعل متعدی ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ اس کو لوگوں نے کشتی کے سامنے اور دونوں ہاتھ باندھ کر کشتی کے پیچھے حصہ میں لٹکا دیا۔ سُکان اگر ساکن کی جمع ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ غلام کشتی کے بیٹھنے والوں میں لٹک گیا۔ قرار یافت قرار پایا، یعنی بالکل خاموش ہو گیا، رونا دھونا بند کر دیا۔ عجب ع تعجب۔ غرق ع ڈوبنا۔ سلامت ع محفوظ رہنا۔ مطلب واضح ہے۔

قطعہ

اے سیر ترا نانِ جویں خوش ننماید   معشوقِ من ست آنکہ بنزدیک تو زشت ست

حورانِ بہشتی را دوزخ بود اعراف   از دوزخیاں پرس کہ اعراف بہشت ست

ترجمہ:۔ (۱) اے پیٹ بھرے ہوئے تجھے جو کی روٹی اچھی معلوم نہیں ہوتی ہے میرا معشوق وہ ہے جو تیرے نزدیک برا ہے۔

(۲) جنت کی حوروں کے واسطے اعراف دوزخ ہے دوزخیوں سے پوچھ کہ اعراف جنت ہے

شعر فرق ست میانِ آنکہ یارش در بر   با آنکہ دو چشم انتظارش بر در

ترجمہ:۔ فرق ہے اس شخص میں جس کا معشوق بغل میں ہو اس شخص سے جسکے انتظار کی دونوں آنکھیں دروازہ پر لگی ہوئی ہوں۔

حل الفاظ و مطلب:۔ سیر ف شکم سیر، پیٹ بھرا ہوا۔ نانِ جویں مرکب اضافی ہے، جو کی روٹی۔ خوش ننماید اچھی معلوم نہیں ہوتی۔ معشوق من میرا معشوق، میرا مرغوب۔ بنزدیک تو تیرے نزدیک زشت ست برا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس کا پیٹ بھرا ہوا ہو اور اس کو کھانے کی خواہش نہ ہو تو ظاہر سی بات ہے کہ جو کی روٹی کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی، اور جو چیز تیرے نزدیک بری ہے وہی مجھے پسند ہے۔ حورانِ بہشتی جنت کی حوریں۔ حور اگرچہ حورا کی جمع ہے لیکن فارسی میں حور کو مفرد مان کر اسکی جمع حوران لاتے ہیں۔ حورا وہ خوبصورت حسین و جمیل عورت جس کی آنکھ کی سیاہی انتہائی سیاہ اور سفیدی خوب سفید ہو، بڑی بڑی آنکھوں والی

جس کی وجہ سے حسن میں دوبالا ہوں گی۔ اعراف ع آخرت میں ایک مقام ہے جو نہ جنت جیسا آرام والا ہے اور نہ جہنم جیسا تکلیف دہ ہوگا۔ دوزخیاں دوزخی کی جمع ہے جہنمی لوگ۔ پرس پرسیدن سے فعل امر ہے، تو پوچھ۔ مطلب یہ ہے کہ جنت کی حوروں کے سامنے اعراف کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے چونکہ جنت آرام و راحت کی جگہ ہے اس لئے اعراف ان کے سامنے دوزخ ہے، اور دوزخ تکلیف اور پریشانی کی جگہ ہے اس لئے دوزخیوں کے نزدیک اعراف جنت ہے۔ یارش جسکا معشوق۔ دربر بغل میں۔ بردر دروازہ پر۔ مطلب یہ ہے کہ ایک وہ شخص جس کا معشوق اسکے پاس ہے اور دوسرا وہ شخص جو معشوق کے انتظار میں آنکھیں اٹھا اٹھا کر دروازہ کو تاکتا رہتا ہے دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ اس حکایت سے دو باتیں معلوم ہوئیں (۱) بادشاہوں کو عقلمندوں سے مشورہ کرتے رہنا چاہئے (۲) سلامتی کے زمانے میں نعمت کے زائل ہونے سے پہلے نعمت کی قدر کرنی چاہئے۔

حکایت (۸):۔ یکے از ملوکِ عجم رنجور بود در حالتِ پیری وامیدِ زندگانی قطع کردہ کہ سوارے از در در آمد وبشارت داد کہ فلاں قلعہ را بدولت خداوند بکشادیم ودشمناں اسیر آمدند وسپاہ ورعیتِ آں طرف بجملگی مطیع فرماں گشتند ملک نفسے سرد بر آورد وگفت ایں مژدہ مرا نیست دشمنانم راست یعنی وارثانِ مملکت۔

ترجمہ:۔ عجم کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ بڑھاپے کے زمانہ میں بیمار پڑ گیا تھا اور زندگی کی امید منقطع کئے ہوئے تھا کہ اتنے میں دروازے سے ایک سوار آیا اور اس نے خوشخبری دی کہ فلاں قلعہ کو آپ کے اقبال سے ہم نے فتح کرلیا ہے اور دشمن قید ہو کر آگئے ہیں اور اس جانب کی فوج اور رعایا سب کی سب حکم کی مطیع ہوگئی ہے، بادشاہ نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور کہا کہ یہ خوشخبری میرے واسطے نہیں ہے بلکہ میرے دشمنوں کے لئے ہے یعنی بادشاہت کے وارثوں کے لئے ہے۔

قطعہ
دریں امید بسر شد دریغ عمر عزیز ‌ ‌ ‌ کہ انچہ در دلم ست از درم فراز آید
امیدِ بستہ بر آمد ولے چہ فائدہ زانکہ ‌ ‌ ‌ امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید

ترجمہ:۔(۱) افسوس اسی امید میں پیاری عمر پوری ہوگئی کہ جو کچھ میرے دل میں ہے وہ میرے دروازہ سے سامنے آئے۔

(۲) بندھی ہوئی آرزو پوری ہوگئی لیکن کیا فائدہ اسلئے کہ یہ امید نہیں ہے کہ گذری ہوئی عمر پھر واپس آجائے

حل الفاظ و مطلب:۔ یکے یہ لفظ یک اور ی مجہول سے مرکب ہے۔ بمعنی ایک۔ حالتِ پیری بڑھاپے کی حالت۔ امیدِ زندگانی جینے کی امید۔ قطع کردہ چھوڑ دی تھی، منقطع کئے ہوئے تھا۔ سوارے میں ی وحدت کیلئے ہے ایک سوار۔ در آمد داخل ہوا، آیا۔ بشارت داد خوش خبری دی۔ قلعہ ع وہ محفوظ اور سنگین عمارت جس میں بادشاہ، حاکم، یا فوج رہے، گڑھی، جمع قلاع، قلوع۔ رنجور بیمار۔ یہ لفظ رنج بمعنی غم اور ور کلمہ نسبت سے مرکب ہے، رنجور کے

جملگی اس میں ی مصدری ہے، اور ... معنی میں تمام ... محض جور و غم میں مبتلا ہو۔ بگشادیم ہم نے فتح کرلیا۔ جملگی اس میں ی مصدری ہے، اور ... کی تھی جب جملہ کی اضافت ی کی طرف کردی گئی تو ہ گ سے بدل گیا۔ مطیع ع باب افعال سے اسم فاعل فرمانبرداری کرنیوالا۔ نفسے سرد بر آورد ایک ٹھنڈی سانس لی۔ مژدہ ف خوشخبری۔ دشمنانم ... شمن۔ بسر شد ختم ہوگئی، پوری ہوگئی۔ عمر عزیز پیاری عمر۔ دلم میرا دل۔ درم میرا دروازہ۔ فراز ف سامنے۔ امید ... بندھی ہوئی امید، بندھی ہوئی آرزو۔ ولے ف لیکن۔ چہ فائدہ کیا فائدہ۔ فائدہ ع جمع فوائد۔ فائدہ اس علم یا مال ... کہتے ہیں جس کو حاصل کیا جائے، فائدہ کے یہ اصطلاحی معنی ہیں فائدہ کے لغت میں مختلف معانی آتے ہیں نفع، سود، نتیجہ حاصل، وصف، خوبی، پیداوار، آمدنی، فرض، مطلب، واسطہ، کار آمد، مفید، افاقہ، آرام، بہتری، بھلائی۔ وارثان وارث کی جمع ہے، مردے کے مال کا صحیح حقدار شخص۔ عمر گذشتہ گذری ہوئی عمر۔ باز آید واپس آجائے۔

مطلب یہ ہے کہ جتنی آرزو تھی سب کی سب پوری ہوگئی لیکن یہ امید نہیں ہے کہ گذری ہوئی عمر پھر دوبارہ لوٹ کر آجائے۔

قطعہ

کوسِ رحلت بکوفت دستِ اجل	اے دو چشم وداع سر بکنید
اے کفِ دست و ساعد و بازو	ہمہ تودیعِ یک دگر بکنید
بر من او فتادہ دشمن کام	آخرائے دوستاں گذر بکنید
روزگارم بشد بنادانی	من نکردم شما حذر بکنید

ترجمہ:۔(۱) دستِ موت نے رخصت کا نقارہ بجادیا اے میری دونوں آنکھیں سر کو رخصت کرو

(۲) اے ہاتھ کی ہتھیلی اور کلائی اور بازو سب ایک دوسرے کو رخصت کرو

(۳) مجھ پڑے ہوئے دشمن کے مقصد پر، آخر اے دوستو گذر کرو

(۴) میرا زمانہ بے وقوفی میں گذر گیا میں نے پرہیز نہیں کیا تم پرہیز کرو۔

حل الفاظ و مطلب:۔ کوسِ رحلت رخصت کا نقارہ۔ بکوفت میں با زائد ہے کوفت کے معنی ہیں بجادیا، کوٹا۔ دستِ اجل مرکب اضافی ہے، موت کا ہاتھ۔ اے دو چشم اے میری دونوں آنکھو۔ وداع ع رخصت۔ کفِ دست مرکب اضافی ہے، ہاتھ کی ہتھیلی۔ کف ع ہتھیلی جمع کفوف، اکف، اکفاف۔ ساعد ع کلائی، پہنچے۔ تودیع ع رخصت کرنا۔ بر من افتادہ مجھ پڑے ہوئے پر۔ کام مقصد۔ روزگارم میرا زمانہ حذر ع پرہیز۔

مطلب یہ ہے کہ جب موت کا وقت آگیا ہر ایک عضو ایک دوسرے کو رخصت کرنے لگا اور دشمنوں کا مقصد پورا ہوگیا یعنی دشمنوں کی آرزو اور خواہش تھی کہ میں مرجاؤں چنانچہ آج ان کا مقصد پورا ہو رہا ہے لہٰذا میری حالت کو دیکھ کر عبرت حاصل کرو۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آج میں عاجز و بے بس ہوں اور اپنے مقصد کا دشمن ہوں اور کچھ نہیں کر سکتا ہوں آخر اے دوستو! میں نے تو کوئی نیک کام نہیں کیا اور گناہوں سے پرہیز نہیں کیا لہٰذا تم گناہوں سے پرہیز کرو اور اپنی عمر کو غنیمت جانو۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ اخیر عمر میں سلطنت کی خواہش چھوڑ دیں اور منزل مقصود یعنی آخرت کی طرف متوجہ ہو جائیں۔

حکایت (۹):۔ ہرمز را گفتند از وزیرانِ پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی گفت گناہے معلوم نہ کردم و لیکن بیقین دانستم کہ مہابتِ من در دلِ ایشاں بیکرانست و بر عہدِ من اعتمادِ کلی ندارند ترسم کہ از بیم گزندِ خویش آہنگِ ہلاکِ من کنند پس قول حکمار اکار بستم کہ گفتہ اند۔

ترجمہ:۔ ہرمز سے لوگوں نے کہا کہ تو نے اپنے باپ کے وزیروں کی کیا غلطی دیکھی کہ ان کو قید کر دیا اس نے کہا کہ کوئی غلطی میں نے معلوم نہیں کی لیکن یقین کے ساتھ میں نے یہ جان لیا کہ ان کے دلوں میں میرا خوف بے انتہا ہے اور میرے عہد پر پورا بھروسہ نہیں رکھتے ہیں میں ڈرتا ہوں کہ اپنی تکلیف کے خوف سے مجھے ہلاک کرنے کا ارادہ کر لیں لہٰذا میں نے عقلمندوں کے قول پر عمل کیا ہے اس لئے کہ انہوں نے کہا ہے

قطعہ

ازاں کز تو ترسد بترس اے حکیم	وگر با چنو صد برائی بجنگ
ازاں مار بر پائے راعی زند	کہ ترسد سرش را بکوبد بسنگ
نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود	بر آرد بچنگال چشم پلنگ

ترجمہ:۔ (۱) اے عقلمند اس شخص سے تو ڈر کہ جو تجھ سے ڈرے اگرچہ اس جیسے سو (۱۰۰) پر تو لڑائی میں غالب آئے

(۲) سانپ اس وجہ سے چرواہے کے پاؤں میں ڈنک مارتا ہے کہ وہ ڈرتا ہے کہ اسکے سر کو پتھر سے کچل دیگا

(۳) کیا تو نہیں دیکھتا کہ جب بلی عاجز ہو جاتی ہے تو پنجہ سے چیتے کی آنکھیں نکال لیتی ہے

حل الفاظ و مطلب:۔ ہرمز نوشیرواں عادل بادشاہ کے بیٹے کا نام ہے، اصل میں ہرمز ایک ستارہ کو کہتے ہیں جس کا نام مشتری ہے اور اس ستارہ کو سعد اکبر کہا جاتا ہے اس لئے بطریق تفاؤل نوشیرواں نے اپنے بیٹے کا یہ نام یعنی ہرمز رکھا تھا۔ بند فرمودی تو نے قید کر دیا۔ گناہے اس میں ی تنکیر کیلئے ہے معنی ہیں کوئی غلطی، کوئی قصور۔ مہابت ع ڈر، خوف۔ بیکراں جس کا کوئی کنارہ نہ ہو، بے حساب، بے انتہا۔ بترس ترسیدن سے فعل امر ہے اور ب زائد ہے، تو ڈر۔ با چنو صد اس جیسے سو پر۔ راعی ع چرواہا، جمع رُعاۃ جیسے قاضی جمع قُضاۃ کوبد کوبیدن سے فعل مضارع ہے کچل دیگا۔ سنگ ف پتھر۔ نہ بینی یہ جملہ بطور استفہام کے ہے معنی ہیں کیا تو نے نہیں دیکھا۔ گربہ ف بلی۔ عاجز ع بے بس۔ چنگال ف پنجہ۔ پلنگ تیندوا، چیتا۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ جو تجھ سے خوفزدہ ہو تجھ کو بھی اس سے خوف کرنا چاہئے اور بادشاہوں کو اپنے معمولی اور کمزور دشمن سے بے پرواہ نہ رہنا چاہئے بلکہ اس سے ہمیشہ چوکس اور ہوشیار رہنا چاہئے۔

حکایت (۱۰):۔ بر بالین تربتِ یحییٰ پیغمبر علیہ السلام معتکف بودم در جامع دمشق کہ یکے از ملوکِ عرب کہ بہ بے انصافی منسوب بود در آمد نماز و دعا کرد و حاجت خواست

ترجمہ:۔ دمشق کی جامع مسجد میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قبر کے سرہانے اعتکاف میں تھا کہ عرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جو بے انصافی میں معروف و مشہور تھا آیا اور نماز پڑھی اور دعا کی اور اپنی حاجت (اللہ تعالیٰ) سے چاہی۔

فرد ؎ درویش و غنی بندۂ ایں خاکِ درند وانانکہ غنی ترند محتاج ترند

ترجمہ:۔ فقیر اور مالدار اس دروازہ کے خاک کے غلام ہیں اور جو لوگ زیادہ مالدار ہیں زیادہ ضرورت مند ہیں

حل الفاظ و مطلب:۔ بالین ف سرہانہ۔ یحییٰ ایک برگزیدہ نبی ہیں اور حضرت زکریا علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ جامع جمع کرنیوالا، مراد جامع مسجد ہے یعنی ایسی مسجد جس میں جمعہ کی نماز ہوتی ہو۔ دمشق دال اور میم دونوں کے کسرہ کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ دال کے کسرہ اور میم کے فتحہ کے ساتھ، ایک شہر کا نام ہے جو ملک شام میں واقع ہے۔ حاجت خواست اللہ تعالیٰ سے مرادیں مانگی۔ غنی ع مالدار، جمع اغنیاء۔ ایں خاک در اس دروازے کے مٹی کے۔

مطلب یہ ہے کہ فقیر اور مالدار سب ہی اللہ کے محتاج ہیں سب اسی کے غلام ہیں اور جو زیادہ مالدار ہیں ان کی ضروریات بھی زیادہ ہوتی ہیں اسی لئے ان کو پریشانیاں بھی زیادہ پیش آیا کرتی ہیں۔

آنگاہ مرا گفت از انجا کہ ہمتِ درویشاں ست و صدقِ معاملۂ ایشاں خاطرے ہمراہِ من کنید کہ از دشمنے صعب اندیشناکم گفتمش بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمنے قوی زحمت نہ بینی۔

ترجمہ:۔ اس وقت مجھ سے کہا اس وجہ سے کہ درویشوں کو توجہ باطنی ہوتی ہے اور ان لوگوں کا معاملہ سچا ہوتا ہے میرے ساتھ کچھ توجہ فرمایئے اس لئے کہ ایک سخت دشمن سے میں خوف زدہ ہوں میں نے اس سے کہا کہ کمزور رعایا پر رحم کرتا رہ تاکہ طاقتور دشمن سے تو تکلیف نہ دیکھے۔

نظم

بازوانِ توانا و قوتِ سر دست خطا ست پنجۂ مسکین ناتواں بشکست

نترسد آنکہ بر افتادگاں نبخشاید کہ گر زپائے در آید کسش نگیرد دست

ہر آنکہ تخمِ بدی کشت و چشم نیکی داشت دماغِ بیہدہ پخت و خیالِ باطل بست

زگوش پنبہ بروں آر و دادِ خلق بدہ وگر تو می ندہی داد روزِ دادے ہست

ترجمہ :۔ (۱) مضبوط بازوؤں اور پنجہ کی قوت سے ، کمزور مسکین کا پنجہ توڑنا غلطی ہے
(۲) جو شخص گرے پڑے ہوؤں پر بخشش نہیں کرتا کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اگر اس کا پاؤں پھسل جائے تو کوئی اس کا ہاتھ نہ پکڑے گا۔
(۳) جس شخص نے برائی کا بیج بویا اور نیکی کی امید رکھی تو اس نے فضول اپنا دماغ پکایا اور باطل خیال باندھا
(۴) کان سے روئی نکال ڈال اور مخلوق کا انصاف کر اور اگر تو انصاف نہیں کرتا تو ایک دن انصاف کا ضرور ہے

حل الفاظ و مطلب :۔ آنگاہ ف اس وقت۔ ہمت توجہ۔ صدق معاملہ ایشاں ان لوگوں کا معاملہ سچا ہوتا ہے۔ دشمنے صعب سخت دشمن۔ رعیت ضعیف کمزور رعایا۔ زحمت تکلیف۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں اس بادشاہ نے مسجد میں آکر نماز پڑھنے کے بعد دعائیں کیں اور مرادیں مانگیں اور پھر مجھ سے کہا کہ درویشوں کو ایک قوت روحانی حاصل ہوتی ہے اور ان کا معاملہ صاف ستھرا ہوتا ہے لہٰذا آپ میرے حال پر توجہ فرمایئے اس لئے کہ مجھے ایک سخت دشمن کا اندیشہ ہے تو میں نے اس سے کہا کہ کمزور رعایا پر رحم کر تا رہ تا کہ طاقتور دشمن سے تجھے کوئی تکلیف نہ پہونچے۔ یعنی اگر تو کمزور رعایا پر شفقت و مہربانی کریگا تو خدا تعالیٰ تجھ پر مہربان ہوگا اور بڑے سے بڑے دشمن سے بھی تجھے کوئی تکلیف نہ پہونچے گی۔

نظم کے تحت ذکر کردہ اشعار کا مفہوم یہ ہے کہ طاقتور اس کا نام نہیں کہ اپنی قوت بازو سے کمزور مسکین کا بازو توڑ دے بلکہ طاقتور اس شخص کا نام ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو پالے اگر کسی کی آرزو و خواہش ہو کہ مصیبت کے وقت میں اس کا کوئی معین و مددگار ہو تو اس کو چاہئے کہ خوشحالی کے زمانے میں عاجزوں اور بے بسوں پر بخشش کرے اور اس کے ساتھ رحم و کرم کا برتاؤ کرے اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ لاَ یَرْحَمُ لاَیُرْحَمُ جو رحم نہیں کرتا (اس پر) رحم نہیں کیا جاتا، جس نے برے اعمال کئے اور نفسانی خواہشات میں زندگی گذار دی اور مخلوق کے ساتھ ظلم و ستم کا معاملہ کیا اسکے باوجود اگر وہ یہ امید رکھتا ہے کہ لوگ میرے ساتھ اچھائی کا معاملہ کریں تو یہ فضول اور بیکار اپنے دماغ کو پریشان کرنا ہے۔ اخیر مصرعہ میں فرمایا کہ کان کھول کر سن لے مخلوق کے ساتھ انصاف کا معاملہ کر اگر تو انصاف اور عدل و مساوات قائم نہیں رکھتا تو یاد رکھ ایک دن آنیوالا ہے جس میں ذرہ ذرہ کا حساب دینا پڑے گا یعنی قیامت کا دن جہاں عزیز و اقارب بھی بیگانہ ہو جائیں گے اور نفسی نفسی کا عالم ہوگا اور ہر حق والے کو اس کا حق دیا جائے گا لہٰذا اس دن کی سختی سے ڈر اور آج مخلوق پر رحم و کرم کر۔

مثنوی
بنی آدم اعضائے یک دیگر ند ۔۔۔ کہ در آفرینش زیک جوہر ند
چو عضوے بدرد آورد روزگار ۔۔۔ دگر عضوہا را نماند قرار
تو کز محنتِ دیگراں بیغمی ۔۔۔ نشاید کہ نامت نہند آدمی

ترجمہ :۔ (۱) آدم کی اولاد ایک دوسرے کے عضو ہیں اس لئے کہ اس کی پیدائش ایک جوہر سے ہے
(۲) اگر زمانہ ایک عضو کو تکلیف میں لائے گا تو دوسرے اعضاء بھی بے قرار ہو جائیں گے

(۳) جب تو دوسروں کی تکلیف سے بے فکر ہے تو تو اس لائق نہیں کہ تیرا نام آدمی رکھیں

حلِ الفاظ و مطلب :۔ بنی آدم مرکب اضافی ہے، آدم کی اولاد۔ بنی ابن کی جمع ہے اور بنی اصل میں بنین تھا اضافت کی وجہ سے جمع کا نون گر گیا۔ اعضاء عضو کی جمع ہے معنی ہیں، جسم، بدن، جوڑ، بند، بدن کا ٹکڑا۔ آفرینش پیدائش۔ جوہر ج موتی، جمع جواہر، اصل اور بنیاد کے معنی میں بھی آتا ہے اس جگہ جوہر سے مراد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ آورد لائے گا۔ نماند قرار بے قرار ہو جاتے ہیں۔ نامت تیرا نام۔

مطلب یہ ہے کہ تمام انسان کی پیدائش چونکہ ایک ہی جوہر یعنی آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام سے ہوئی ہے اس لئے ایک عضو میں کوئی تکلیف پہونچنے سے سارے اعضاء بے چین ہو جاتے ہیں، تو اسی طرح انسان کو چاہئے کہ دوسرے کے درد کو اپنا درد سمجھے۔

اس حکایت سے چند باتیں معلوم ہوئیں (۱) بادشاہ کو رعایا کے ساتھ جو اللہ کی پیاری مخلوق ہے رحم و شفقت کا معاملہ کرنا چاہئے (۲) اور ان کی پریشانیوں اور تکلیفوں کو اپنی پریشانی اور تکلیف سمجھنی چاہئے (۳) مصیبت کے وقت اللہ والوں کی دعاؤں کے طفیل خداوند قدوس سے مدد طلب کرنی چاہئے۔

حکایت (۱۱) :۔ درویشے مستجاب الدعوات در بغداد پدید آمد حجاج یوسف را خبر کردند بخواندش و گفت دعائے خیرے بر من کن گفت خدایا جانش بستاں گفت از بہر خدا ایں چہ دعاست گفت ایں دعائے خیر ست تر او جملہ مسلماناں را۔

ترجمہ :۔ ایک مستجاب الدعوات فقیر بغداد میں ظاہر ہوا لوگوں نے حجاج بن یوسف کو خبر کر دی حجاج نے اس کو بلایا اور کہا کہ میرے لئے کوئی دعائے خیر کر اس نے دعا کی اے خدا اس کی جان نکال لے حجاج نے کہا خدا کے واسطے یہ کیسی دعا ہے فقیر نے کہا یہ تیرے اور تمام مسلمانوں کے لئے بہترین دعا ہے۔

مثنوی
اے زبردست زیر دست آزار — گرم تا کے بماند ایں بازار
بچہ کار آیدت جہاں داری — مردنت بہ کہ مردم آزاری

ترجمہ :۔ (۱) اے کمزوروں کو ستانے والے ظالم یہ گرم بازار کب تک باقی رہے گا

(۲) دنیاداری تیرے کس کام آئے گی تیرا مر جانا ہی بہتر ہے اس لئے کہ تو لوگوں کو ستانے والا ہے

حلِ الفاظ و مطلب :۔ مستجاب الدعوات وہ شخص جس کی اکثر دعائیں خدا کی بارگاہ میں قبول کی جاتی ہیں۔ بغداد عراق کا ایک شہر ہے اور عراق کا دار السلطنت ہے۔ بغداد اصل میں باغ داد تھا (انصاف کا باغ) نوشیرواں نے اس باغ میں مظلوموں کی فریاد رسی کی تھی اور ان کی مدد کی تھی اسی مناسبت سے اس کو باغ داد کہا جانے لگا پھر کثرت استعمال کی وجہ سے باغ کا الف حذف کر دیا گیا بغداد رہ گیا۔ (حاشیہ گلستاں فارسی) حجاج خاندان مروان کا ظالم و جابر بادشاہ جس نے ستر ہزار بے گناہ لوگوں کو قتل کرایا۔ بُستَان اس میں ب زائد ہے ستدن سے ستاں فعل امر ہے

جو دعاء کے لئے استعمال کیا گیا ہے، تو نکال لے، نہ بردست ظالم۔ زیردست مظلوم۔ آزار آزاریدن سے اسم فاعل سماعی ہے، ستانے والا۔ گرم بازار کاروبار کا بارونق ہونا۔ بچہ کار کس کام کے۔ جہاں داری دنیاداری یعنی بادشاہت۔ مردنت تیرا مر جانا۔

مطلب: اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کسی ظالم و جابر بادشاہ کو بزرگوں کی دعائے خیر کی توقع ہرگز نہ کرنی چاہئے اس لئے کہ ظالم بادشاہ کے حق میں اولیاء اللہ بھی دعائے خیر نہیں کر سکتے۔

حکایت (۱۲):۔ یکے از ملوکِ بے انصاف پارسائے را پرسید کہ کدام عبادت فاضل ترست گفت ترا خوابِ نیمروز تا دراں یک نفس خلق را نیازاری

ترجمہ:۔ بادشاہوں میں سے ایک بے انصاف بادشاہ نے ایک پرہیزگار سے پوچھا کہ کون سی عبادت افضل اور بہتر ہے؟ پرہیزگار نے کہا تیرے لئے دوپہر کا سونا تاکہ اس ایک سانس میں تو مخلوق کو تکلیف نہ پہونچائے۔

قطعہ

ظالمے را خفتہ دیدم نیمروز گفتم ایں فتنہ ست خوابش بردہ بہ

وانکہ خوابش بہتر از بیداریست آں چناں بد زندگانی مردہ بہ

ترجمہ:۔ (۱) میں نے ایک ظالم کو دوپہر کو سوتے ہوئے دیکھا میں نے کہا یہ فتنہ ہے اور اس کا سونا ہی اچھا ہے

(۲) اور وہ شخص جس کا سونا بیدار رہنے سے بہتر ہے اس قسم کی بری زندگی گذارنے والا مردہ ہو تو بہتر ہے

حل الفاظ و مطلب:۔ بے انصاف ظالم۔ پارسا ف پرہیزگار۔ پرسید اس نے پوچھا کدام عبادت کون سی عبادت۔ فاضل ترست بزرگ تر ہے۔ گفت اس نے کہا خواب نیمروز دوپہر کا سونا۔ دراں یک نفس اس ایک سانس میں۔ نیازاری تو نہ ستائے، تکلیف نہ پہونچائے۔ ظالمے ایک ظالم خفتہ خفتن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے، سویا ہوا۔ بدزندگانی وہ شخص جسکی زندگی بری ہو۔

مطلب اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بادشاہوں کے لئے عدل و انصاف سے بہتر کوئی عبادت نہیں اور ظالم کیلئے سونے سے بہتر کوئی عبادت نہیں تاکہ مخلوق اس کے ظلم و ستم سے اتنی دیر محفوظ رہے۔

حکایت (۱۳): یکے را از ملوک شنیدم کہ شبے در عشرت روز کردہ بود در پایانِ مستی می گفت

ترجمہ:۔ بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے متعلق میں نے سنا ہے کہ اس نے ایک رات کو عیش و عشرت میں دن کر دیا تھا اور انتہائی مستی میں کہتا تھا۔

بیت

مارا بجہاں خوشتر ازیں یکدم نیست کز نیک و بد اندیشہ و از کس غم نیست

ترجمہ:۔ ہمارے لئے دنیا میں اس ایک سانس سے زیادہ اچھا کوئی وقت نہیں ہے

کہ اچھے برے کا اندیشہ اور کسی سے غم نہیں ہے۔

درویشے برہنہ بسرما خفتہ بود گفت

بیت

اے آنکہ باقبالِ تو در عالم نیست گیرم کہ غمت نیست غمِ ماہم نیست

ترجمہ:۔ ایک فقیر ننگا جاڑے میں سو رہا تھا اس نے کہا

بیت:۔ اے وہ شخص کہ تیرے اقبال کے برابر دنیا میں کوئی نہیں ہے
میں مانتا ہوں کہ تجھے کوئی غم نہیں ہے کیا ہمارا بھی غم نہیں ہے

حل الفاظ و مطلب :۔ شبے ف ایک رات عشرت ع خوشی۔ روز کردہ بود دن کر دیا تھا۔ پایان انجام، خاتمہ، انتہائی۔ مارا ہمارے واسطے۔ یکدم ایک سانس۔ برہنہ ننگا۔ سرما جاڑے کا موسم۔ خفتہ سویا ہوا بعض نسخوں میں بسرما کے بعد بیروں کا بھی لفظ ہے یعنی جاڑے کے موسم میں محل کے باہر سویا ہوا تھا۔ باقبال تو تیرے اقبال کے مانند۔ عالم ع دنیا۔ گیرم میں مانتا ہوں، تسلیم کرتا ہوں۔ غمت نیست تجھے کوئی غم نہیں ہے۔
مطلب :اس عبارت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دوسروں کی خستہ حالی پر رحم کھانا چاہئے۔

ملک را خوش آمد صرۂ ہزار دینار از روزن بیروں کرد و گفت دامن بدار اے درویش گفت دامن از کجا آرم کہ جامہ ندارم ملک را بر ضعفِ حالِ او رحمت زیادت شد و خلعتی بر آں مزید کرد و پیش درویش فرستاد درویش آں نقد و جنس را باندک مدت بخورد و پریشاں کرد و باز آمد

ترجمہ:۔ بادشاہ کو یہ بات اچھی معلوم ہوئی ہزار اشرفیوں کی تھیلی کھڑکی سے باہر نکالی اور کہا اے فقیر دامن پھیلا، فقیر نے کہا دامن کہاں سے لاؤں کپڑے نہیں رکھتا ہوں بادشاہ کو اسکی خستہ حالی پر اور زیادہ رحم آگیا اور ایک خلعت اس نقد پر اور اضافہ کیا اور فقیر کے سامنے بھیج دیا فقیر نے اس نقد اور جنس کو تھوڑی سی مدت میں کھالیا اور برباد کر دیا اور پھر آیا۔

بیت:۔ قرار در کفِ آزدگاں نگیرد مال نہ صبر در دلِ عاشق نہ آب در غربال

ترجمہ:۔ آزاد لوگوں کے ہاتھ میں مال نہیں ٹھہرتا نہ صبر عاشق کے دل میں رہتا ہے نہ پانی چھلنی میں

حل الفاظ و مطلب :۔ خوش آمد اچھا معلوم ہوا۔ صُرّہ ع تھیلی۔ رَوْزَن ف سوراخ، کھڑکی۔ دامن از کجا آرم دامن میں کہاں سے لاؤں۔ کہ علت کیلئے ہے، اسلئے کہ۔ جامہ ندارم میں کپڑے نہیں رکھتا ہوں۔ ضعف حال کمزور حال، خستہ حال۔ خلعت جوڑا، کپڑا۔ جنس مال و متاع، سامان۔ باندک مدت تھوڑی سی مدت میں۔ پریشاں کرد برباد کر دیا۔ آزدگاں وہ لوگ جو آزاد ہوں، قلندر لوگ، دین و دنیا سے آزاد آدمی۔ غربال ع چھلنی جمع غرابیل۔

فائدہ۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر کوئی شخص درد بھرے انداز میں دوسروں کے سامنے اپنی خستہ حالی بیان کرتا ہے تو اس کو رحم آجاتا ہے اور اس اعانت و نصرت کرنے کو اپنا اخلاقی فریضہ سمجھتا ہے۔

در حالتے کہ ملک را پروائے او نبود حال بگفتند بہم بر آمد وروی از و در ہم کشید واز ینجا گفتہ اند اصحابِ فطنت و خبرت کہ از حدّت و صولت پادشاہاں بر حذر باید بودن کہ غالبِ ہمتِ ایشاں بمعظماتِ امورِ مملکت متعلق باشد و تحمّل از دحام عوام نکنند۔

ترجمہ:۔ اس حالت میں کہ بادشاہ کو اس کی پروانہ تھی لوگوں نے حال کہا بادشاہ غصہ ہو گیا اور غصہ میں منھ پھیر لیا اسی جگہ سے عقلمندوں نے کہا ہے: بادشاہوں کی تیز مزاجی اور دبدبہ سے پرہیز کرتے رہنا چاہئے اس لئے کہ ان کی طبیعت سے اکثر بادشاہت کے بڑے بڑے کام متعلق ہوتے ہیں اور عام لوگوں کی بھیڑ کو برداشت نہیں کر سکتے۔

مثنوی
حرامش بود نعمتِ پادشاہ — کہ ہنگامِ فرصت ندارد نگاہ
مجالِ سخن تانہ بینی زپیش — بہ بیہودہ گفتن مبر قدرِ خویش

ترجمہ:۔ (۱) بادشاہ کی نعمت حرام ہو اس آدمی کے لئے جو فرصت کا وقت نظر میں نہ رکھتا ہو۔
(۲) بات کہنے کی گنجائش جب تک کہ تو پہلے سے نہ دیکھ لے، تو بیہودہ بک کر اپنی قدر مت گھٹا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ پروائے او نبود یعنی اسکی طرف توجہ کی فرصت نہ تھی۔ بہم بر آمد غصہ آیا۔ ازینجا اسی جگہ سے۔ یعنی اسی موقعہ سے استفادہ کر کے تجربہ کار اور ذہین اور سمجھدار لوگوں نے کہا ہے چونکہ بادشاہ حضرات سے سلطنت کے بڑے بڑے کام متعلق ہوتے ہیں اور ان کو عام لوگوں سے بات کرنے کی فرصت نہیں ہوتی اور وہ زیادہ بھیڑ بھاڑ پسند نہیں کرتے اسی لئے ان کی تیز مزاجی اور دبدبہ سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ فطنت سمجھداری۔ خبرت تیری خبر، آگاہ ہونا۔ حِدّت ع تیزی۔ صولت سختی، دبدبہ۔ ہمت ع توجہ۔ تحمُّل برداشت کرنا۔ اِزْدِحَام ع بھیڑ۔ ہنگام فرصت فرصت کے وقت۔ نہ دارد نگاہ نظر نہیں رکھتا، خیال نہیں رکھتا۔ مجال ع جال بجول سے ظرف مکان ہے، گھومنے کی جگہ یعنی میدان، گنجائش یہاں یہی مراد ہے۔ زپیش پہلے سے قدرِ خویش اپنا مرتبہ۔
مطلب یہ ہے کہ بادشاہ کے ہم نشینوں کا فرض ہے کہ وہ بات کہنے سے پہلے موقع و محل دیکھ لیں، اور بے فائدہ اور بے موقعہ بات کر کے اپنی عزت اور مرتبہ کو برباد نہ کریں۔

گفت ایں گدائے شوخ چشم مبذر را کہ چندیں نعمت بچندیں مدت برانداخت برانید کہ خزینۂ بیت المال لقمۂ مساکین ست نہ طعمۂ اخوان الشیاطین۔

ترجمہ:۔ بادشاہ نے کہا اس بے شرم فضول خرچ فقیر کو جس نے اتنی دولت اتنی تھوڑی مدت میں لٹادی، نکال دو اس لئے کہ بیت المال کا خزانہ مسکینوں کا لقمہ ہے نہ کہ شیطان کے بھائیوں کی خوراک۔

بیت ؎ ابلہے کو روزِ روشن شمعِ کافوری نہد — زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ

ترجمہ:۔ وہ بے وقوف جو دن کو کافوری شمع روشن کرے گا تو جلد اسکو دیکھے گا کہ رات کو (اسکے) چراغ میں تیل نہ ہوگا

حلِ الفاظ و مطلب :۔ گدائے ف فقیر۔ شوخ چشم بے حیا، بے شرم، بے ادب، گستاخ۔ مُبذِّر ع
فضول خرچی کرنے والا۔ چندیں نعمت اتنی دولت۔ برانید نکالدو۔ کہ کاف علت کے لئے ہے اسلئے کہ۔ خزینہ
بیت المال بیت المال کا خزانہ۔ بیت المال مال کا گھر، سرکاری خزانہ، شاہی خزانہ، خیرات فنڈ۔ وہ مال جس کا کوئی
خاص مالک نہ ہو عام لوگوں کا حصہ ہو اور جس سے ہر مستحق کو مدد دی جائے۔ لقمہ ع کھانا۔ مساکین ع مسکین کی
جمع ہے محتاج لوگ طعمہ خوراک۔ اخوان اخ کی جمع ہے بمعنی بھائی۔ الشیاطین شیطان کی جمع ہے رحمت سے
دھتکارا ہوا۔ ابلہے ف بیوقوف، جس کی عقل نہ ہو۔ کو کہ او کا مخفف ہے۔ شمع کافوری وہ موم کی بتی جسکے سر سے
پر خوشبو کیلئے کافور ملا دیا جاتا ہے۔ زود بینی تو جلد دیکھے گا۔ کش در چراغ یہ عبارت اصل میں اس طرح ہے "کہ
در چراغش" کہ اسکے چراغ میں۔ ضرورت شعری کی وجہ سے شین کو مقدم کر دیا گیا ہے۔ روغن ف تیل۔
مطلب یہ ہے کہ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس فضول خرچ بے حیا کو دربار سے نکال دو اس نے نعمتوں کی قدر نہیں کی اور
اتنی قلیل مدت میں اس کو ضائع و برباد کر دیا اور بیت المال کا خزانہ چونکہ غرباء و مساکین کیلئے ہے نہ کہ فضول خرچ
کیلئے اس لئے کہ فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں لہٰذا اس بے ادب کو یہاں سے بھگا دو۔

یکے از وزرائے ناصح گفت اے خداوند مصلحت آن می بینم کہ چنیں کساں را وجہ کفاف بتفاریق مجرا دارند تا در نفقہ اسراف نکنند اما انچہ فرمودی از زجر و منع مناسب ارباب ہمت نیست کہ یکے را بہ لطف امیدوار گردانیدن و باز بنومیدی خستہ کردن۔

ترجمہ :۔ نصیحت کرنیوالے وزیروں میں سے ایک نے کہا کہ اے آقائے نعمت میں یہ مصلحت دیکھتا ہوں کہ آپ
ایسے لوگوں کے لئے الگ الگ (بقدر کفالت) وظیفہ مقرر کر دیں تاکہ خرچ میں اسراف نہ کریں لیکن جو کچھ حضور
نے ڈانٹنے اور روک دینے کا حکم دیا یہ بات اہل ہمت کیلئے مناسب نہیں ہے اس لئے کہ ایک آدمی کو مہربانی کا امیدوار
کرنا اور پھر ناامیدی سے (اسکا دل) مجروح کرنا (ٹھیک نہیں ہے)

حلِ الفاظ و مطلب :۔ ناصح ع خیر خواہ، نصیحت کرنیوالا۔ چنیں کساں را ایسے شخصوں کو۔ وجہ کفاف اتنی
روزی کہ جس سے زندگی برقرار رہے۔ تفاریق ع تفریق کی جمع ہے جدا جدا ہونا، تھوڑی تھوڑی۔ مجرا جاری کردہ۔
اسراف ف فضول خرچی۔ اما بہر حال، لیکن۔ زجر ع ڈانٹنا۔ منع ع روکنا۔ ارباب ہمت ہمت والے۔ خستہ
کردن زخمی کرنا، توڑنا۔

مطلب یہ ہے کہ خیر خواہ وزیروں میں سے ایک وزیر نے بادشاہ سے کہا کہ میرے رائے یہ ہے کہ آپ ایسے
لوگوں کے لئے کچھ وظیفہ مقرر کر دیں اس لئے کہ ایک آدمی کو امیدوار کر کے پھر ناامیدی سے اس کے دل کو
مجروح کرنا اچھی بات نہیں۔

نظم ۔ بروئے خود در طمّاع باز نتوان کرد چو باز شد بدرشتی فراز نتوان کرد

ترجمہ:۔ اپنے اوپر لالچ کرنیوالوں کا دروازہ نہ کھولنا چاہئے جب کھل گیا تو سختی سے بند نہیں کیا جاسکتا

قطعہ کس نہ بیند کہ تشنگانِ حجاز برلبِ آبِ شور گرد آیند
ہر کجا چشمۂ بود شیریں مردم ومرغ و مور گرد آیند

ترجمہ:۔(۱) حجاز کے پیاسوں کو کوئی نہ دیکھے گا کہ وہ کھارے پانی کے کنارے پر جمع ہو جائیں

(۲) جس جگہ میٹھے پانی کا چشمہ ہوگا آدمی، پرند اور چیونٹیاں جمع ہو جائیں گی

حل الفاظ و مطلب:۔ کس نہ بیند کوئی نہ دیکھے گا۔ تشنگانِ حجاز ملکِ عرب کے پیاسے لوگ۔ ملک عرب جہاں شیریں پانی دشواری سے میسر ہوتا ہے وہاں کے باشندے کبھی کھاری پانی پر جمع نہیں ہوتے۔ آب شور کھاری چشمہ ہر کجا جہاں کہیں۔ مرغ ف پرند۔ مور ف چیونٹیاں۔ مطلب یہ ہے کہ جس جگہ میٹھا پانی کا چشمہ ہوگا اسی جگہ آدمی پرندوں اور چیونٹیوں کی بھیڑ ہوتی ہے۔ درشتی سختی۔ باز ف کھلنا۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ اپنے اوپر لالچی اور حریص آدمیوں کے لئے عطیات اور نوازشات کا دروازہ نہ کھولیں اور اگر اتفاقاً کسی کیلئے کھول دے تو پھر سختی سے بند نہ کرنا چاہئے۔

حکایت (۱۴):۔ یکے از پادشاہانِ پیشیں در رعایتِ مملکت سستی کردے و لشکر را بسختی داشتے لاجرم دشمنے صعب روئے نمود ہمہ پشت دادند۔

ترجمہ:۔ پہلے کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ سلطنت کی حفاظت میں سستی کرتا تھا اور لشکر کو تنگی میں رکھتا تھا آخر کار ایک سخت دشمن نے چہرہ دکھایا، سب پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔

مثنوی چو دارند گنج از سپاہی دریغ دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ
چہ مردی کند در صفِ کارزار کہ دستش تہی باشد و کار زار

ترجمہ:۔(۱) جب سپاہی کو خزانہ سے محروم رکھیں تو اسکو تلوار پر ہاتھ لیجانے میں افسوس آئے

(۲) وہ شخص لڑائی کی صف میں کیا بہادری کر سکتا ہے کہ جس کا ہاتھ خالی ہو اور کام خراب ہو

حل الفاظ و مطلب:۔ از پادشاہانِ پیشیں پہلے بادشاہوں میں سے۔ رعایت ع حفاظت۔ سستی کردے میں کردے ماضی تمنائی ہے جو ماضی استمراری کے معنی میں ہے، سستی کرتا تھا۔ سختی ف اردو، تنگی۔ ہمہ پشت دادند سب نے پیٹھ دکھائی۔ گنج ف خزانہ۔ دریغ ف محروم۔ دریغ آید افسوس آئے۔ دست بردن ہاتھ لیجانا۔ چہ مردی کند کیا دلیری کر سکتا ہے، کیا بہادری کر سکتا ہے۔ صف ع لائن، جمع صفوف۔ تہی باشد خالی ہوگا۔ کارزار جسکا کوئی کام بگڑ گیا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اس حکایت کے اندر حضرت شیخ سعدیؒ نے پرانے زمانے کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ سلطنت کی حفاظت کرنے میں سستی کیا کرتا تھا اور

لشکر کو رنج و تکلیف پہونچاتا رہتا تھا اتفاقاً ایک طاقت ور دشمن نے اس پر حملہ کر دیا، رعایا سب کی سب پیٹھ پھیر کر بھاگ گئی۔ الغرض اگر بادشاہ کی خواہش ہو کہ میدان کارزار میں رعایا میرے ساتھ رہ کر میرے مخالفین پر حملہ آور ہو تو اس کو چاہئے کہ رعایا پر مہربانی کرے اور اس کو نوازتا رہے۔

یکے را از آناں کہ غدر کردند با من دوستی بود ملامت کردم و گفتم دون ست و بے سپاس و سفلہ و ناحق شناس کہ باندک تغیر حال از مخدوم قدیم برگردد و حق نعمتِ سالہا در نوردد گفت اگر بکرم معذور داری شاید کہ اسپم بی جو بود و نمد زینم بگرو سلطان کہ بزر با سپاہی بخیلی کند با او بسر جوانمردی نتواں کرد۔

ترجمہ:۔ ایک کی ان لوگوں میں سے جنھوں نے غداری کی تھی مجھ سے دوستی تھی میں نے اس کو ملامت کی اور کہا کمینہ ہے اور ناشکرا، بے وقوف اور حق کو نہ پہچاننے والا ہے، وہ شخص جو تھوڑا سا حال بدل جانے پر پرانے مخدوم سے پھر جائے اور سالہا سال کے حق نعمت کو ختم کر دے اس نے کہا کہ براہِ کرم اگر آپ مجھے معذور رکھیں تو مناسب ہے اس لئے کہ میرا گھوڑا بغیر دلئے کے تھا اور زین کا نمدہ[1] گروی رکھا ہوا تھا وہ بادشاہ جو سپاہی پر سونا چاندی خرچ کرنے میں بخیلی کرے گا اس کے کام میں سر کٹانے میں جوانمردی نہیں کی جا سکتی۔

فرد۔ زر بدہ مردِ سپاہی را تا سر بدہد وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم

ترجمہ:۔ (ا) سپاہی آدمی کو سونا (روپیہ وغیرہ) دے تاکہ وہ سر دیوے، اور اگر اسکو سونا نہ دیگا تو وہ دنیا میں بھاگ کھڑا ہوگا

شعر۔ اِذَا شَبِعَ الْكَمِيُّ يَصُولُ بَطْشاً وَخَاوِي الْبَطْشِ يَبْطِشُ بِالْفِرَارِ

ترجمہ:۔ جو بہادر شکم سیر ہوتا ہے تو سختی سے حملہ کرتا ہے اور خالی پیٹ والا بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ غدر کردند ان لوگوں نے غداری کی۔ با من دوستی بود مجھ سے دوستی تھی۔ ملامت کردم میں نے برا بھلا کہا۔ دون ف کمینہ، جمع دوناں۔ بے سپاس پاس و لحاظ نہ رکھنے والا، ناشکرا۔ سفلہ ف بیوقوف۔ حق شناس حق کو پہنچاننے والا۔ تغیر ع بدلنا۔ مخدوم جس کی خدمت کی جائے، آقا، مالک۔ قدیم ع پرانا۔ برگردد پھر جائے، نافرمان ہو جائے۔ حق نعمت سالہا برسوں کے حق نعمت کو۔ زر ف سونا، روپیہ۔ اذا شبع جب شکم سیر ہوتا ہے، چھک جاتا ہے۔ یصول ع حملہ کرتا ہے۔ بطشا زبردست، سختی سے۔ خاوی البطن خالی پیٹ والا۔ یبطش پکڑتا ہے۔ الفرار بھاگنا۔ اس حکایت کو ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ اپنی فوج و پولیس پر بے دریغ رقم خرچ کرے تاکہ وہ خوش ہو کر بادشاہ کی مدد کریں اور جنگ کے وقت کام آئیں۔

---

[1] وہ موٹی کپڑا جو گھوڑے کی پیٹھ پر زین کے نیچے ڈالتے ہیں ۱۲

حکایت (۱۵):۔ یکے از وزرا معزول شدہ بحلقۂ درویشاں در آمد و برکتِ صحبتِ ایشاں در وے سرایت کرد و جمعیتِ خاطرش دست داد و ملک بارِ دیگر با او دل خوش کرد و عمل فرمود قبولش نیامد و گفت معزولی بہ کہ مشغولی۔

ترجمہ:۔ وزیروں میں سے ایک وزیر معزول ہو کر درویشوں کے حلقہ میں آیا اور ان کی ہمنشینی کی برکت نے اس میں اثر کیا اور اس کو دل جمعی (کی دولت) ہاتھ آگئی۔ بادشاہ دوسری مرتبہ اس سے دل خوش کر لیا، اور کام کا حکم دیا اس کو پسند نہیں آیا اور کہا مشغولی سے معزولی بہتر ہے۔

رباعی ؎
آنانکہ بکنجِ عافیت بنشستند　　دندانِ سگ و دہانِ مردم بستند
کاغذ بدریدند و قلم بشکستند　　وز دست و زبانِ حرفگیراں رستند

ترجمہ:۔ (۱) جو لوگ کہ عافیت کے گوشہ میں بیٹھ گئے، تو انہوں نے کتے کے دانت اور لوگوں کے منہ بند کر دیئے
(۲) کاغذ پھاڑ ڈالے اور قلم توڑ دیئے　اور نکتہ چینوں کے ہاتھ اور زبان سے رہائی پائے

حلِ الفاظ و مطلب:۔ معزول شدہ جس کو نوکری سے علیحدہ کر دیا گیا ہو، عہدہ سے ہٹا دیا گیا ہو۔ حلقہ ع جماعت صحبت ہم نشینی۔ سرایت اثر۔ جمعیت خاطر دل جمعی، اطمینان قلبی۔ معزولی کام سے الگ تھلگ رہنا۔ معزولی میں ی مصدری ہے۔ مشغولی اس میں بھی ی مصدری ہے، کام کاج میں لگا رہنا۔ کُنجِ عافیت عافیت کا گوشہ۔ دندانِ سگ کتے کے دانت۔ دہانِ مردم لوگوں کے منہ۔ بدریدند دریدن سے جمع غائب فعل ماضی ہے انہوں نے پھاڑ دیا۔ حرف گیراں حرف پکڑنیوالے، یعنی نکتہ چینی کرنیوالے، اعتراض کرنیوالے۔

مطلب رباعی کا حاصل یہ ہے کہ جو لوگ تنہائی اختیار کرتے ہیں وہ کتے کے دانت یعنی تکلیف دینے والوں اور لوگوں کے مظالم سے محفوظ ہو جاتے ہیں ان لوگوں نے گویا کہ کاپی پھاڑ دی اور قلم توڑ دیا یعنی لکھنے پڑھنے سے کنارہ کش ہو گئے۔ اس کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اعتراض کرنے والوں کی کاپی پھاڑ دی اور ان کے قلم توڑ دیئے تاکہ ان کو اعتراض کا موقعہ نہ رہے تو یہ حضرات اعتراض کرنیوالوں کے ہاتھ اور زبان سے چھٹکارا پا گئے۔

ملک گفت ہر آئینہ ما را خردمندے کافی باید کہ تدبیر مملکت را بشاید گفت نشانِ خردمندِ کافی آنست کہ بچنیں کارہا تن در ندہد۔

ترجمہ:۔ بادشاہ نے کہا بہر حال ہم کو ایک کامل عقلمند چاہئے تاکہ سلطنت کے امور کا انتظام کر سکے کہا کہ کامل عقلمند کا نشان تو یہ ہے کہ اس طرح کے کام اپنے ذمہ نہ لے۔

فرد ؎ ہمای بر سر مرغاں ازاں شرف دارد　　کہ استخواں خورد و طائرے نیازارد

ترجمہ:۔ ہما تمام پرندوں پر اسی وجہ سے فضیلت رکھتا ہے کہ وہ ہڈیاں کھاتا ہے اور کسی پرندہ کو نہیں ستاتا ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ ہر آینہ بہرحال۔ خردمندے کافی ایک کامل عقلمند۔ تدبیر ع انتظام کرنا۔ نشان ف علامت۔ چنیں کارہا ایسے کام۔ تن در ندہد اپنے ذمے نہ لے، اپنے جسم کو نہ دے۔ ھُما ایک پرندہ ہے، جاتا ہے کہ ہما کسی کے سر پر سے گذر جائے تو وہ بادشاہ بن جاتا ہے۔ مرغاں ف مرغ کی جمع ہے پرندے۔ ازاں اسی وجہ سے۔ شرف ع فضیلت، بزرگی ہو اور رکھتا ہے، اُستخواں ف ہڈی۔

مطلب یہ ہے کہ تمام پرندوں میں ہما کو فضیلت اس وجہ سے حاصل ہے کہ وہ کسی کو مار کر پیٹ نہیں بھرتا بلکہ گری پڑی ہڈیوں کو کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتا ہے۔

اس حکایت کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کی ملازمت اختیار کرنے سے اللہ والوں کی ہم نشینی ہزار درجہ بہتر ہے اور بادشاہوں کو چاہئے کہ ملک کے عہدے ایسے لوگوں کے حوالے کریں جو اسکے بھوکے نہ ہوں۔

حکایت (۱۶):۔ سیاہ گوش را گفتند ترا ملازمتِ شیر بچہ وجہ اختیار افتاد گفت تا فضلہ صیدش میخورم واز شر دشمناں در پناہِ صولتش زندگانی میکنم گفتندش اکنوں کہ بہ ظل حمایتش در آمدی وبشکر نعمتش اعتراف کردی چرا نزدیک ترنیائی تا بحلقہ خاصانت در آرد واز بندگانِ مخلصت شمار د گفت از بطش وے ہمچناں ایمن نیستم۔

ترجمہ:۔ لوگوں نے سیاہ گوش (جانور) سے کہا کہ تجھ کو کس وجہ سے شیر کی ملازمت پسند آئی اس نے کہا اس لئے کہ اس کے شکار کا بچا ہوا میں کھاتا ہوں اور دشمنوں کے شر سے اس کی پناہ اور دبدبے میں زندگی گذارتا ہوں لوگوں نے اس سے کہا اب جبکہ تو اس کی حمایت کے سایہ میں آگیا ہے اور اس کی نعمت کے شکر کا اقرار کر لیا ہے تو تو اس کے زیادہ نزدیک کیوں نہیں آتا تاکہ شیر تجھ کو اپنے خاص لوگوں کے حلقہ میں لا دے اور تجھ کو اپنے مخلص غلاموں میں شمار کرے اس نے کہا کہ اس کی پکڑ سے میں اس طرح (اسکے باوجود) نڈر نہیں ہوں۔

فرد ؎　　اگر صد سال گبر آتش فروزد　　چو یکدم اندراں افتد بسوزد

ترجمہ:۔ اگر سو سال تک آگ کا پوجنے والا آگ روشن کرتا رہے، جب ایک سانس کے لئے اس میں گر پڑے آگ جلا دے گی۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ سیاہ گوش ایک جانور کا نام ہے جو بلی سے بڑا اور کتے سے چھوٹا ہوتا ہے اور اس کے کان کالے اور نوکدار ہوتے ہیں اور کھڑے رہتے ہیں یہ جانور ہمیشہ شیر کے قریب قریب رہتا ہے۔ ملازمت ع کسی کو لازم پکڑنا، کسی کے ساتھ میں رہنا، نوکری۔ بچہ وجہ کس وجہ سے۔ فُضلہ ع بچا ہوا۔ صید ع شکار۔ می خورم میں کھاتا ہوں۔ شر برائی، فساد، فتنہ۔ پناہ ف اُردو، حفاظت۔ اکنوں ف اب۔ ظل ع سایہ، جمع ظلال۔ نزدیک تر زیادہ نزدیک۔ حلقہ جماعت خاصاں مخصوص لوگ۔ اورت واحد حاضر کی ضمیر ہے جس کا مرجع سیاہ گوش ہے۔ شمارد شمردن سے واحد غائب فعل مضارع ہے، شمار کرے۔ بطش سختی، پکڑ، حملہ۔ صد سال

سو سال۔ گبر کے لئے ہوئے ساتھ۔ آتش پرست۔ آتش فروزد آگ روشن کرے۔ فروزد اصل میں افروزد تھا وزن شعری کی وجہ سے ہمزہ گر گیا ہے۔ یکدم ایک سانس۔ افتد گر پڑے۔ بسوزد جلادے گی۔
شیخ نے فرمایا جیسا کہ آگ کو پوجنے والا اگر سو سال تک اس کی پوجا کرتا رہے اور اگر کبھی ایک لمحہ کے لئے آگ میں گر جائے تو آگ اس کو بھی نہیں چھوڑے گی بلکہ اپنی خاصیت دکھائے گی اور اس کو بھی جلا دیگی تو اسی طرح شیر کی خاصیت ہے خون پینا، تو وہ سیاہ گوش کو بھی نہیں چھوڑے گا۔ الحاصل بادشاہ کی ملازمت میں نفع تو ضرور ہے لیکن ساتھ ساتھ جان کا خطرہ بھی ہے۔

افتد کہ ندیم حضرتِ سلطاں راز ربیاید و باشد کہ سر برود و حکما گفتہ اند از تلوّنِ طبعِ پادشاہاں بر حذر باید بود کہ وقتے بسلامے برنجند وگاہے بدشنامے خلعت دہند وگفتہ اند ظرافتِ بسیار ہنر ندیماں ست وعیب حکیماں۔

ترجمہ:۔ ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ بادشاہ کے ہم نشینوں کو سونا مل جائے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ سر چلا جاتا ہے عقلمندوں نے کہا ہے کہ بادشاہوں کے مزاج کی رنگا رنگی سے پرہیز کرنا چاہئے اس لئے کہ یہ لوگ کبھی سلام سے رنجیدہ ہو جاتے ہیں اور کبھی ایک گالی پر جوڑا دیدیتے ہیں اور عقلمندوں نے یہ بھی کہا ہے کہ زیادہ خوش طبعی ہم نشینوں کا ہنر ہے اور عقلمندوں کیلئے عیب ہے۔

فرد ؎ تو بر سر قدرِ خویشتن باش و وقار بازی و ظرافت بہ ندیماں بگذار

ترجمہ:۔ تو اپنی عزت اور مرتبہ پر قائم رہ کھیل اور ہنسی مذاق ہم نشینوں کیلئے چھوڑ دے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ افتد اتفاق ہوتا ہے۔ ندیم ع ف ،ہم نشیں، مصاحب، جمع ندیماں۔ زر ف روپیہ، پیسہ۔ کہ گاہ کا مخفف ہے۔ کہ سر برود اور کبھی سر چلا جاتا ہے۔ تلوّن ع رنگا رنگی، رنگ برنگ ہونا۔ طبعِ پادشاہاں بادشاہوں کا مزاج۔ حذر ع پرہیز کرنا۔ وقتے ایک وقت سلام سلام کرنا، سلامتی کی دعا دینا۔ رنجند رنجیدہ ہو جاتے ہیں۔ ظرافت ع مسخراپن، ہنسی مذاق، خوش طبعی۔ وقار ع عزت۔ بازی ف دل لگی کرنا۔
مطلب اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ وزیروں کو بادشاہ سے چوکس اور ہوشیار رہنا چاہئے اس لئے کہ بادشاہ کی ملازمت بڑا دشوار کام ہے، نفع کی امید کے ساتھ جان بھی خطرے میں رہتی ہے کیونکہ بادشاہوں کا مزاج ہمیشہ یکساں نہیں رہتا کبھی تو انعام سے نوازتے ہیں اور کبھی مار ڈالتے ہیں۔

حکایت (۱۷) :۔ یکے از رفیقاں شکایتِ روزگارِ نا مساعد بنزد من آورد کہ کفاف اندک دارم وعیال بسیار و طاقتِ بارِ فاقہ نمی آرم و بارہا در دلم آمد کہ باقلیمے دیگر نقل کنم تا در ہر صورتے کہ زندگانی کنم کسے را بر نیک و بد من اطلاع نباشد۔

ترجمہ:۔ رفیقوں میں سے ایک رفیق ناموافق زمانہ (تنگی حالات) کی شکایت میرے پاس لایا کہ آمدنی تھوڑی رکھتا ہوں اور بچے زیادہ ہیں، فاقہ کے بوجھ کی طاقت نہیں رکھتا ہوں بہت سی مرتبہ میرے دل میں آیا کہ کسی دوسری ولایت میں منتقل ہو جاؤں تاکہ جس صورت میں بھی زندگی بسر کروں کسی کو بھی میرے اچھے برے حال پر اطلاع نہ ہو۔

بیت بس گرسنہ خفت وکس ندانست کہ کیست　　بس جاں بلب آمد کہ بروکس نگریست

ترجمہ:۔ بہت سی مرتبہ بھوکا سو گیا اور کوئی نہ جان سکا کہ یہ کون ہے

بہتوں کی جان ہونٹوں پر آئی کہ ان پر کوئی نہیں رویا

حل الفاظ و مطلب:۔ رفیقاں ع رفیق کی جمع ہے دوست واحباب۔ شکایت روزگار زمانہ کی شکایت۔ مساعد ع باب مفاعلت سے اسم فاعل کا صیغہ ہے مدد کرنیوالا۔ نامساعد ناموافق۔ بنزدمن میرے پاس۔ آورد لایا۔ کفاف بقدر کفایت روزی۔ عیال ع بال بچے۔ بارہا بہت سی مرتبہ۔ دلم میرا دل۔ اقلیم ولایت۔ اطلاع ع آگاہی، خبر۔ گرسنہ ف بھوکا۔ کیست کون ہے۔ بس جاں بہت سوں کی جان۔ گریستن رونا۔ گریست نہیں رویا۔

مطلب واضح ہے کہ شیخ سعدیؒ نے اپنے ایک ساتھی کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ مصائب و آلام سے پریشان ہو کر مجھ سے کہنے لگا کہ میری آمدنی بہت ہی کم ہے اور بال بچے زیادہ ہیں بھوکے رہنے کی بھی برداشت نہیں ہے بارہا دل میں یہ خیال آیا کہ اس ملک کو چھوڑ کر کہیں اور چلا جاؤں تاکہ میرے حال پر کسی کو اطلاع نہ ہو۔

باز از شماتتِ اعداء می اندیشم کہ بطعنہ در قفائے من بخندند و سعی مرا در حق عیال بر عدمِ مروت حمل کنند و گویند

ترجمہ:۔ پھر دشمنوں کی خوشی کا اندیشہ کرتا ہوں کہ طعنے مار مار کر میرے پیٹھ پیچھے ہنسیں گے اور بال بچوں کے حق میں میری اس کوشش کو بے مروتی پر محمول کریں گے اور کہیں گے۔

قطعہ
بہ بیں آں بے حمیت را کہ ہرگز　　نخواہد دید روئے نیک بختی
کہ آسانی گزیند خویشتن را　　زن و فرزند بگذارد بسختی

ترجمہ:۔(۱) کہ اس بے غیرت کو دیکھو کہ وہ کبھی بھی خوش نصیبی کا منہ نہیں دیکھے گا

(۲) جو شخص کہ اپنے واسطے آسانی تلاش کرتا ہے　　اور بیوی بچوں کو تو سختی میں چھوڑتا ہے

حل الفاظ و مطلب:۔ باز پھر۔ شماتت اعداء دشمنوں کی خوشی۔ طعنہ ع برا بھلا کہنا۔ قفا گدی۔ خندید ہنسیں گے۔ سعی ع کوشش۔ عیال ف ع بال بچے۔ مروت ف انسانیت۔ حمل کنند محمول کرینگے۔ بہ بیں تو دیکھ۔ بے حمیت بے شرم۔ نیک بختی خوش نصیبی۔ بگذارد چھوڑتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ ساتھ ساتھ یہ بھی خیال آتا ہے کہ اگر میں چلا گیا تو میرے دشمن مجھ پر ہنسیں گے اور مجھے طعنہ

دیں گے اور کہیں گے کہ یہ کمبخت کبھی بھی آرام نہیں پائے گا جو خود تو اپنے لئے عیش و عشرت کا خواہاں ہے اور بال بچوں کو سختی اور پریشانیوں میں چھوڑ رہا ہے۔

ودریں علم محاسبت چنانکہ معلوم ست چیزے دانم اگر بجاہِ شما شغلے معین شود کہ موجبِ جمعیتِ خاطر باشد بقیتِ عمر از عہدۂ شکرِ آں بیروں آمدن نتوانم گفتم عملِ پادشاہ اے برادر دو طرف دارد امیدِ نان وبیمِ جان وخلاف رائے خردمنداں باشد بدیں امید دراں بیم افتادن۔

ترجمہ:۔ اور اس علم حساب میں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کچھ میں بھی جانتا ہوں اگر آپ کے مرتبہ کی وجہ سے کوئی کام مقرر ہو جائے جو کہ اطمینان قلبی کا سبب ہو تو بقیہ عمر اس احسان کا شکر ادا کرنے سے باہر نہیں ہو سکتا میں نے کہا کہ اے بھائی بادشاہوں کی ملازمت دو طرف رکھتی ہے روٹی کی امید اور جان کا خوف۔ اور عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہے اس امید کی وجہ سے اس خطرہ میں پڑنا۔

قطعہ

کس نیاید بخانۂ درویش ـــ کہ خراجِ زمین وباغ بدہ
یا بہ تشویش وغصہ راضی شو ـــ یا جگر بند پیش زاغ بنہ

ترجمہ:۔ (۱) کوئی شخص فقیر کے گھر اس لئے نہیں آتا کہ (کہے) زمین اور باغ کا محصول دے
(۲) یا تو تکلیف اور رنج پر راضی ہو جاؤ ـ یا پھر کوے کے سامنے کلیجی رکھ دے

حلِ الفاظ و مطلب:۔ دریں علم محاسبت اس علم حساب میں۔ چنانکہ جیسا کہ۔ چیزے دانم کچھ جانتا ہوں۔ بجاہِ شما آپ کے مرتبہ و منصب سے۔ شغل ع کام، نوکری، ملازمت۔ معین شود مقرر ہو جائے۔ موجب ع سبب۔ جمعیت خاطر دلجمعی، اطمینان قلبی۔ بقیت عمر باقی عمر۔ عمل بادشاہ بادشاہ کی ملازمت۔ بخانۂ درویش درویش کے گھر میں۔ خراج ع محصول، ٹیکس۔ بدہ ب زائد ہے اور دادن سے وہ فعل امر ہے، تو دے۔ تشویش ع پریشانی، تکلیف۔ غصہ ع، اُردو، ناراضگی، عتاب، رنجش۔ جگر بند کلیجی۔ زاغ ف کوا۔ بنہ ب زائد ہے نہ نہادن سے فعل امر ہے، تو رکھ۔

مطلب یہ ہے کہ اس دوست نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں تو کچھ جانتا نہیں ہوں البتہ علم حساب سے واقف ہوں چونکہ آپ بڑے مرتبے والے ہیں اس لئے اگر آپ کی بدولت کوئی نوکری مل جائے تو پوری زندگی آپ کے احسان کا شکر ادا کروں گا تو میں نے اس سے کہا کہ بادشاہوں کی ملازمت دو حال سے خالی نہیں ہے یا تو روٹی کی امید ہوتی ہے یا پھر جان کا خطرہ ہوتا ہے اور عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہے کہ اس روٹی کی امید میں جان کو خطرہ میں ڈالا جائے اس لئے آپ کے لئے مناسب یہ ہے کہ بادشاہ کی ملازمت اختیار نہ کریں۔ فقیر کے گھر آکر کوئی یہ نہیں کہتا کہ باغ اور زمین کا ٹیکس ادا کرو اور اگر ادا نہیں کرے گا تو دو باتوں میں سے ایک قبول کرلے یا خود پریشانی اور رنج میں مبتلا ہو

جلایا بھی کوڑے کے سامنے رکھ دے یعنی باغ اور زمین چونکہ فقیر کی ملکیت میں نہیں ہوتے اس لئے کوئی بادشاہ کا مقرر کردہ محصل وعامل اس کے گھر محصول کی طلب نہیں کرتا اور یہ نہیں کہتا کہ محصول و ٹیکس ادا کرو اگر ادا نہیں کر سکتے ہو یا تو خود دربار حکومت میں چلو یا جیل خانہ کی تکلیف اس کے بدلے برداشت کر و یا پھر اپنے عزیز و خویش کو روپیہ کے عوض گروی رکھ دو۔ پہلے زمانہ میں یہ ضابطہ تھا کہ اگر کوئی شخص بادشاہ کی جانب سے متعین کردہ ٹیکس ادا نہیں کرتا تھا تو بذاتِ خود جا کر قید و بند کی تکلیفیں برداشت کرنی ہوتی تھیں یا اپنے عزیز و اقارب کو سپاہیوں کے سپرد کرنا پڑتا تھا۔

گفت ایں موافق حال من نگفتی و جوابِ سوال من نیاوردی نشنیدہ کہ ہر کہ خیانت ورزد دستش از جبانت بلرزد۔

ترجمہ:۔ اس نے کہا یہ بات آپ نے میری حالت کے موافق نہیں کہی اور میرے سوال کا جواب آپ نے نہیں دیا کیا آپ نے یہ نہیں سنا ہے کہ جو شخص خیانت اختیار کرتا ہے اس کا ہاتھ بزدلی کی وجہ سے کانپتا ہے۔

فرد ۔ راستی موجب رضائے خدا است کس ندیدم کہ گم شد از راہِ راست

ترجمہ:۔ سچائی خداوند تعالیٰ کی رضامندی کا سبب ہے میں نے کسی کو ایسا نہیں دیکھا کہ سیدھے راستہ سے بھٹکا ہو

حل الفاظ و مطلب:۔ موافق حال من میرے حال کے موافق۔ ایں اسم اشارہ ہے اس کا مشار الیہ سعدی کا جواب ہے جو گفتم عمل بادشاہ سے لیکر پیش زاغ تک ہے۔ جواب ج باب نصر سے ہے، جواب کے معنی کاٹنے اور قطع کرنے کے ہے جواب کو جواب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی رک رک کر اور بات کو کاٹ کاٹ کر دیا جاتا ہے اور جواب کو جواب اس لئے بھی کہتے ہیں کہ اس سے سوال کاٹ دیا جاتا ہے۔ اسی سے جیب بنی ہے جیب کو جیب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی کپڑے کو کاٹ کر بنائی جاتی ہے۔ نشنیدہ یہ استفہام تقریر ہے یہاں لفظ استفہام محذوف ہے، کیا آپ نے نہیں سنا ہے یعنی ضرور آپ نے سنا ہو گا کہ جو شخص خیانت کرتا ہے بزدلی کے باعث اس کا ہاتھ کانپتا ہے خیانت ع امانت میں چوری کرنا۔ جبانت ع بزدل ہونا۔ لرزد لرزیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے، کانپتا ہے۔ راستی ف اس میں ی مصدری ہے معنی ہیں، سچائی۔ موجب ع سبب۔ رضائے خدا خداوند تعالیٰ کی رضامندی۔ کس ندیدم کسی کو میں نے نہیں دیکھا۔ گم شد بھٹک گیا ہو۔ راہ راست سیدھا راستہ۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ نے فرمایا کہ جب میں نے ساتھی کو جواب دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ بادشاہ کی ملازمت عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہے تو اس نے کہا تھا کہ آپ نے میرے حال کے مطابق کوئی مشورہ نہیں دیا اور نہ ہی میرے سوال کا کوئی جواب دیا اس لئے کہ اگر میں ایمانداری کے ساتھ کام انجام دوں گا تو مجھے کس بات کی فکر ہے۔

حکما گویند کہ چہار کس از چہار کس بجاں برنجند حرامی از سلطاں و دزد از پاسباں و فاسق از غماز و روسپی از محتسب آں را کہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک۔

ترجمہ:۔ عقلمند حضرات کہتے ہیں کہ چار آدمی چار آدمیوں سے دل وجان سے ڈرتے رہتے ہیں ڈاکو بادشاہ سے، چور چوکیدار سے، اور فاسق چغل خور سے اور فاحشہ عورت سزا دینے والے (افسر) سے جس شخص کا حساب پاک صاف ہے اس کو حساب کتاب کا کیا ڈر ہے۔

قطعہ۔ مکن فراخ روی در عمل اگر خواہی　　کہ روزِ رفع تو باشد مجالِ دشمن تنگ
تو پاک باش برادر مدار از کس باک　　زنند جامۂ ناپاک گازراں بر سنگ

ترجمہ:۔(۱) کام میں حد سے تجاوز مت کر اگر تو چاہتا ہے　کہ تیرے پیشی کے دن دشمن کا موقعہ تنگ ہو
(۲) اے بھائی تو پاک رہ اور کسی سے خوف مت رکھ　اس لئے کہ ناپاک کپڑے ہی کو دھوبی پتھروں پر مارتے ہیں

حل الفاظ و مطلب:۔ حکما ج حکیم کی جمع ہے، دانشمند، عقلمند۔ گویند کہتے ہیں۔ کہ کاف حرف بیانیہ ہے جو بیان کے شروع میں آتا ہے اس کو کاف سر جملہ بھی کہتے ہیں۔ چہار کس چار شخص۔ بجان ف دل وجان سے۔ بہ نجند رنج اور تکلیف اٹھاتے ہیں، ڈرتے ہیں۔ حرامی اس میں یائی فاعلی ہے حرام کام کرنیوالے، ڈاکو۔ غماز ع مبالغہ کا صیغہ ہے اشارہ کرنیوالا، یہاں چغلخوری کے معنی میں ہے۔ پاسباں ف نگہبان، پہرہ دار، چوکیدار۔ فاسق خلاف شرع کام کرنیوالا۔ روسپی دو سی کے وزن پر ہے معنی ہیں بدکار عورت، فاحشہ عورت، رنڈی۔ محتسب میم کے ضمہ کیساتھ، خلاف شرع کام کرنیوالوں کو سزا دینے والا، کوتوال، پولیس۔ محاسبہ حساب دینا۔ باک ف خوف، ڈر۔ فراخ روی کشادہ روی، آزادی، حد سے گذر جانا، حد سے تجاوز کرنا۔ عمل ع کام، ہی ننا اگر خواہی اگر تو چاہتا ہے۔ روزِ رفع ملازمت سے برطرف ہونے کے دن یا پیشی کے دن۔ برادر سے پہلے اے حرف ندا محذوف ہے، اے بھائی۔ مدار مت رکھ۔ زنند مارتے ہیں۔ جامہ ناپاک مرکب توصیفی ہے، ناپاک کپڑا۔ گازراں گازر کی جمع ہے معنی ہیں دھوبی۔ سنگ ف پتھر، جمع سنگہا۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ اس دوست نے مزید یہ کہا کہ عقلمندوں کا قول ہے کہ چار آدمیوں کو چار آدمیوں سے ہمیشہ جان ومال کا خطرہ لگا رہتا ہے (۱) ڈاکو بادشاہ سے ڈرتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ میں پکڑا جاؤں اور میری جان چلی جائے (۲) چور چوکیدار سے، چور جو چھپکے سے مال چرائی کرتا ہے اس کو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر پہرہ دار کو معلوم ہو جائے کہ یہ چوری کرنے کے لئے آیا ہے تو مجھے مار ڈالے گا (۳) اور فاسق چغلخور سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے خلاف میرے دشمنوں کو یہ جا کر کہدے اور میری جان چلی جائے۔ (۴) اور رنڈی محتسب سے رنڈی ڈرتی ہے کہ اگر جانچ کرنے والے اور سزا دینے والے افسر کو کو معلوم ہو جائے تو میری گردن اڑا دے گا لیکن یہ خطرہ ان ممالک میں ہوتا ہے جہاں اسلامی حکم نافذ کیا جاتا ہے اس کے علاوہ ممالک میں کوئی خطرہ نہیں ہوتا بلکہ بعض ملک کا حاکم بھی اس کمائی کی ترویج میں چشم پوشی سے کام لیتا ہے جو ملک وسلطنت اور انسانیت پر بدنما داغ لگانے والے ہیں۔ اور اس دوست نے کہا کہ جس شخص کا حساب کتاب پاک وصاف ہو انکو کس بات کا ڈر ہے لہٰذا جب میں صحیح کام کروں گا تو مجھے بھی اپنی جان کا خطرہ نہ ہوگا۔

گفتم حکایتِ روباہے مناسبِ حال تست کہ دیدنش گریزاں وبیخویشتن افتاں وخیزاں کسے گفتش چہ آفت ست کہ موجب مخافت است گفتا شنیدم کہ شیر را بسخرہ میگیرند گفت اے سفیہ ترا باشیر چہ مناسبت است واورا باتو چہ مشابہت گفت خاموش کہ اگر حسودان بغرض گویند کہ اینہم بچہ شیرست وگرفتار آیم کرا غم تخلیص من دارد کہ تفتیش حالِ من کند وتا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود ترا ہمچنیں فضل ست ودیانت وتقویٰ وامانت ولیکن متعنتاں در کمین اند ومدعیاں گوشہ نشیں اگر انچہ سیرتِ تست بخلافِ آں تقریر کنند ودر معرضِ خطاب پادشاہ آئی دراں حالت کرا مجالِ مقالت باشد پس مصلحت آں می بینم کہ ملک قناعت را حراست کنی وترکِ ریاست گوئی۔

ترجمہ:۔ میں نے کہا کہ ایک لومڑی کا واقعہ تیرے حال کے مناسب ہے جسے لوگوں نے بھاگتے اور گرتے پڑتے دیکھا کسی نے اس سے کہا کہ کیا آفت ہے کہ تیرے اتنے ڈرنے کا سبب ہے بولی کہ میں نے سنا ہے کہ شیر کو بیگار میں پکڑ رہے ہیں اس شخص نے کہا کہ اے کمینی! تجھ کو شیر سے کیا مناسبت ہے اور شیر کو تجھ سے کیا مشابہت؟ لومڑی نے کہا کہ چپ رہ اس لئے اگر حسد کرنیوالے دشمنی سے کہدیں کہ یہ بھی شیر کا بچہ ہے اور میں گرفتار ہو جاؤں تو میرے چھڑانے کا کون غم رکھے گا کہ میرے حال کی تفتیش کرے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب تک تریاق عراق سے لایا جائے گا سانپ کا ڈسا ہوا مر جائے گا، تجھ میں اگرچہ بزرگی ودیانت اور پرہیزگاری اور ایمانداری ہے لیکن نکتہ چین گھات میں لگے ہوئے ہیں، اور مخالفین گوشہ میں بیٹھے ہوئے ہیں جو کچھ تیری اچھی عادت ہے اگر دشمن اس کے خلاف تقریر کردیں اور بادشاہ کے عتاب کے روبرو تو آجائے تو ایسے حال میں کس کو بات کرنے کی مجال ہوگی پس میں یہی مصلحت دیکھتا ہوں کہ قناعت کے ملک کی حفاظت کرو اور سرداری کے چھوڑنے کا ارادہ کرو۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ روباہے یہ لفظ روباہ بمعنی لومڑی اور ی مجہول سے مرکب ہے معنی ہیں، ایک لومڑی۔ مناسب حال تست تیرے حال کے مناسب ہے۔ کہ حرف بیانیہ ہے۔ گریزاں ترکیب میں حال واقع ہے، بھاگتی ہوئی۔ افتاں وخیزاں گرتی پڑتی ہوئی۔ بے خویشتن مدہوش ہونا۔ آفت مصیبت، دکھ مخافت ع ڈرنا۔ سخرہ بیگار۔ سفیہ ع بیوقوف، کمینہ جمع سفہاء۔ شیر ف اُردو، ایک پھاڑ کھانے والے جانور کا نام ہے، بعض نسخہ میں شیر کے بجائے شتر ہے یعنی اونٹ۔ خاموش خاموشیدن سے امر کا صیغہ ہے، چپ رہو۔ غرض غین اور راء کے فتحہ کے ساتھ معنی ہیں نشانہ، یہاں دشمنی کے معنی میں ہے۔ بچہ شیر شیر کا بچہ۔ غم ع فکر تخلیص ع چھڑانا۔ تفتیش تحقیق کرنا جانچ پڑتال کرنا۔ تریاق ع زہر مہرہ۔ یعنی ایک ایسی دوا ہے جو زہر کو بے اثر کرنیوالی ہے، مولانا عبد الباری آسی نے فرمایا ہے کہ تریاق اصل میں ایک مرکب دوا کا نام ہے اور تریاق میں سے بہتر تریاق اکبر ہے جس میں قریب قریب

ساتھ دوائیاں شامل کی جاتی ہیں اور ان کو شہد میں ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ دوا افیون کے معنی میں مستعمل ہے۔ عراق ع اس سے مراد عراق عجم ہے جو ایران میں شمار کیا جاتا ہے تریاق کی نسبت عراق کی جانب اس واسطے کی کہ وہاں بڑے بڑے نامور اور عظیم الشان بادشاہ گذرے ہیں لہٰذا اس جگہ سے ایسی نایاب اور بیش بہا دوا کا ملنا زیادہ قرین قیاس ہے یا اور کوئی وجہ ہوگی جس کی وجہ سے وہاں تریاق مل سکے (حاشیہ گلستاں مترجم مؤلفہ عبد الباری آسی) آوردہ شود لایا جائے۔ مار گزیدہ سانپ کا ڈسا ہوا۔ فضل ع بزرگی۔ دیانت ع دینداری۔ تقویٰ ع پرہیزگاری۔ امانت ع وہ چیز جس میں تصرف نہ کیا گیا ہو، سپرد کی ہوئی چیز۔ متعنّتاں متعنّت کی جمع ہے سرکش و بدمعاش لوگ۔ کمین ع گھات، دشمن یا شکار کے لئے چھپ کر بیٹھنا، شب خون۔ مدعیاں مدعی کی جمع ہے مخالف لوگ، دعویٰ کرنے والے۔ گوشہ نشیں گوشہ میں بیٹھنے والے۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو گھات میں بیٹھے ہوں۔ انچہ سیرت تست جو کچھ تیری عادت ہے۔ معرِض اسم ظرف کا صیغہ ہے، پیش ہونے کی جگہ۔ خطاب ع گفتگو، بات چیت، کسی کی طرف مخاطب ہونا، سرکار یا بادشاہ کی طرف سے اعزازی نام۔ یہاں خطاب عتاب کے معنی میں ہے۔ مجال ع گنجائش۔ حراست ع حفاظت۔ ریاست ع سرداری۔

مطلب یہ ہے کہ حضرت شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ میں نے اس دوست کو لومڑی کا واقعہ سنا کر کہا کہ آپ کے لئے بہتر یہی سمجھتا ہوں کہ جس طرح حالت گذر رہی ہے اس پر صابر و شاکر رہیں اور مالداری کا خیال دل سے نکال دیں اور بادشاہ کی ملازمت اختیار نہ کریں۔

قطعہ ؎ بدریا در منافع بیشمار ست — اگر خواہی سلامت بر کنار ست

ترجمہ:۔ دریا میں منافع بے حساب ہیں، اور اگر تو سلامتی چاہتا ہے تو وہ (صرف) کنارے پر ہے

رفیق چوں ایں سخن بشنید بہم بر آمد وروئے از حکایتِ من درہم کشید وسخنہائے رنجش آمیز گفتن گرفت کہ ایں چہ عقل و کفایتست وفہم ودرایت قولِ حکما درست آمد کہ گفتہ اند دوستاں در زنداں بکار آیند کہ بر سفرہ ہمہ دشمناں دوست نمایند۔

ترجمہ:۔ دوست نے جب یہ بات سنی تو ناراض ہو گیا اور میرے بیان سے چہرہ پھیر لیا اور تکلیف سے ملی ہوئی باتیں کرنی شروع کر دیں کہ یہ کیا عقلمندی اور دانائی اور سمجھ بوجھ کی بات ہے، عقلمندوں کی یہ بات سچ ثابت ہوئی جو انہوں نے کہی ہے کہ دوست قید خانہ میں کام آتے ہیں اسلئے کہ دستر خوان پر تو سارے ہی دشمن دوست ہی نظر آتے ہیں۔

قطعہ
دوست مشمار آنکہ در نعمت زند — لافِ یاری و برادر خواندگی
دوست آں دانم کہ گیرد دست دوست — در پریشاں حالی و درماندگی

ترجمہ:۔ (۱) اس شخص کو دوست مت شمار کر جو عیش کے زمانہ میں شیخی مارے دوستی اور بھائی بننے کی
(۲) میں دوست اس کو سمجھتا ہوں جو دوست کا ہاتھ پکڑے پریشان حالی اور عاجزی کے زمانے میں

حل الفاظ و مطلب :۔ بدریا ف ،اُردو،دریامیں۔ در منافع میں لفظ در زائد ہے اس کو دُر بمعنی موتی پڑھنا
نہیں۔ منافع نفع کی جمع ہے، فائدے۔ بیشمار بے حساب، بے انتہا، ان گنت۔ سلامت ع محفوظ رہنا۔ کنار
بغل، کنارہ، گوشہ۔ رفیق ع ساتھی، دوست جمع رفقاء۔ فارسی کے قاعدہ کے مطابق اس کی جمع رفیقاں آتی ہے فارسی
کا قاعدہ ہے کہ جب اسم ذی روح کی جمع بنائی جاتی ہے تو اس کے اخیر میں "ان" اور غیر ذی روح کے اخیر میں "ہا" بڑھاتے
ہیں جیسے پدراں، رفیقاں، دوستاں، شبہا، سخنہا، اور کبھی اس قاعدے کے خلاف بھی جمع آتی ہے جیسے درخت کی جمع
درختاں، حالانکہ درخت جاندار نہیں ہے اور اژدہا، اژدہ کی جمع ہے حالانکہ یہ جاندار ہے۔ بشنید سنی۔ از حکایت من
درہم کشید میری گفتگو سے پھیر لیا۔ سخنہائے رنجش آمیز اورا رنج و تکلیف سے ملی ہوئی باتیں۔ گفتن گرفت
کہنی شروع کردیں۔ کہ حرف بیانیہ ہے۔ عقل ع سمجھداری، جمع عقول۔ کفایت ع کام چلاؤ، کافی ہونا۔ فہم
ع سمجھداری، جمع افہام۔ درایت ع جاننا جمع درایات۔ قولِ حکماء مرکب اضافی ہے، حکیموں کی بات۔ درست
آمد سچ ثابت ہوئی۔ سفرہ ع سین کے ضمہ کے ساتھ، دستر خوان۔ گلستاں کے فارسی حاشیہ میں مذکور ہے سفرہ سین
کے فتحہ کے ساتھ پڑھنا چاہئے اس لئے کہ وہ توشہ دان جس میں مسافر کا کھانا رکھا جاتا ہے اس کو سفرہ کہتے ہیں اور سفرہ
سین کے ضمہ کے ساتھ پاخانہ کے راستہ کو کہتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان بہت بڑا فرق ہے لہذا بہتر یہ ہے کہ اس کو
سین کے فتحہ کے ساتھ پڑھا جائے۔ ہمہ دشمناں سارے دشمن۔ دوست نماید دوست نظر آتے ہیں۔ مشمار
شمردن سے نہی حاضر ہے، مت شمار کر۔ زنند مارتے ہیں۔ لاف یاری دوستی کی شیخی۔ و برادر خواندگی اور بھائی
چارگی۔ اس لفظ کا عطف یاری پر ہونے کی وجہ سے یہ بھی لاف کا مضاف الیہ ہے۔ گیرد گرفتن سے واحد غائب فعل
مضارع ہے پکڑتا ہے مدد کرتا ہے۔ پریشان حال خستہ حال۔ درماندگی عاجزی۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ بادشاہ کی ملازمت میں فائدہ تو ضرور ہے لیکن فائدہ سے زیادہ خطرات ہیں
لہذا اگر خطرات سے بچنا چاہتے ہو تو ملازمت اختیار نہ کریں، تو میری یہ بات سن کر ناراض ہو گیا اور کہنے لگا کہ میں
نے تو آپ کو دوست سمجھ کر کہا تھا کہ کہیں آپ کی نظر میں جگہ ہو تو لگادیں لیکن آپ نے دنیا بھر کی نصیحتیں شروع
کردیں اور دوستی کا ثبوت نہیں دیا اور کہہ دیا کہ جب بادشاہ عتاب کرنے لگے تو کس کو چون وچرا کی گنجائش ہو سکتی ہے
لہذا معلوم ہوا کہ آپ بھی میرے دوست نہیں ہیں۔

دیدم کہ متغیر میشود و نصیحت من بغرض می شنود نزدیک صاحب دیواں رفتم
بسابقہ معرفتے کہ درمیانِ ما بود صورتِ حالش بگفتم واہلیت واستحقاقش بیاں کردم
تا بکارے مختصرش نصب کردند چندے بریں بر آمد لطف طبیعتش را بدیدند و حسن
تدبیرش را پسندیدند کارش ازاں در گذشت و بمرتبۂ بالاتر ازاں متمکن شد ہمچناں نجمِ
سعادتش در ترقی بود تا باوجِ ارادت در رسید و مقربِ حضرتِ سلطان و معتمد علیہ

گشت بر سلامتِ حالش شادمانی کردم و گفتم۔

ترجمہ:۔ میں نے دیکھا کہ وہ متغیر ہو رہا ہے اور میری نصیحت کو رنجیدگی سے سن رہا ہے۔ تو میں کچہری کے افسر کے پاس گیا سابق جان پہچان کی وجہ سے جو ہمارے درمیان تھی میں نے اس کی صورتِ حال بیان کی۔ اور اس کی اہلیت اور اس کا استحقاق بیان کیا یہاں تک کہ ایک مختصر کام پر انہوں نے اس کو مقرر کردیا اس پر چند دن گذر گئے کہ لوگوں نے اس کی طبیعت کی پاکیزگی کو دیکھا اور اس کی حسن تدبیر کو لوگوں نے پسند کیا۔ اس کا کام اس حالت سے بڑھ گیا اور اس سے بلند تر مرتبہ مقرر ہو گیا اس طرح اس کی نیک بختی کا ستارہ ترقی میں تھا یہاں تک کہ بلندی پر پہونچ گیا اور بادشاہ کے دربار کا مقرب اور معتمد علیہ ہو گیا میں نے اس کے حال کی سلامتی پر خوشی کا اظہار کیا اور کہا۔

فرد ۔ زکارِ بستہ میندیش و دل شکستہ مدار که آبِ چشمۂ حیواں درونِ تاریکیست

ترجمہ:۔ مشکل کام سے اندیشہ نہ کر اور دل کو ٹوٹا ہوا مت رکھ۔ اسلئے کہ آبِ حیات کا چشمہ تاریکی کے اندر ہے۔

شعر ۔ اَلَا لَا یجارَنَّ اَخُو البَلِیّۃِ فَلِلرّحمٰن اَلطَافٌ خفِیّۃٌ

ترجمہ:۔ خبردار مصیبت کا مارا ہوا تھوڑا نہیں گڑگڑاتا۔ اس لئے کہ خداوند تعالیٰ کی مہربانیاں چھپی ہوئی ہیں۔

فرد ۔ منشیں ترش از گردشِ ایام کہ صبر تلخ ست و لیکن برِ شیریں دارد

ترجمہ:۔ زمانے کی گردش سے رنجیدہ ہو کر مت بیٹھ۔ اس لئے کہ صبر (اگرچہ) کڑوا ہے لیکن میٹھا پھل رکھتا ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ کہ حرف بیانیہ ہے۔ غرض ع نشانہ مطلب کی بات۔ رنجیدگی۔ دشمنی۔ دیوان ف دال کے کسرہ کے ساتھ ہے یہ دیوان یائے مجہول کے ساتھ فارسی لفظ ہے اس کو عربی بنالیا گیا ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ۔ مجازاً کچہری اور دارالعدالت کے حساب و کتاب کے رجسٹر کو دیوان کہا جاتا ہے۔ بادشاہوں اور امراء کے نشست گاہ کو بھی دیوان کہا جاتا ہے۔ شاعر کے کلام کے مجموعہ کو بھی دیوان کہا جاتا ہے۔ یہاں کچہری کے معنیٰ میں ہے۔ اس کی جمع دواوین آتی ہے۔ محاسبہ دفتر اور کچہری کے افسران کو دیوان اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ نوشیرواں بادشاہ حساب کتاب کرنے والوں سے کہا کہ فلاں حساب تین دن کے اندر جلدی درست کر دینا چنانچہ پھر ان لوگوں کے پاس سے نوشیرواں گذرا تاکہ دیکھیں کہ وہ لوگ کام کر رہے ہیں کہ نہیں۔ وہ لوگ حساب کتاب کر کے تمام حسابات ایک دفتر میں جمع کر دیئے تھے جب نوشیرواں نے ان کا نوشتہ دیکھا تو تعجب سے کہنے لگا کہ یہ لوگ دیوان ہیں۔ اسی دن سے اہل محاسبہ اور ان کی نشست گاہ کو دیوان کہا جانے لگا۔

بسابقۂ معرفت سابق جان پہچان کی وجہ سے درمیانِ مابود ہمارے درمیان تھی اہلیت ع لیاقت، استعداد، استحقاق ع حقدار۔ کاری مختصر مختصر اور معمولی سا کام۔ نصب کردند مقرر کردیا۔ چندیں بریں برآمد تھوڑے دن اس پر گذر گئے۔ لطف ع پاکیزہ۔ مہربان۔ جمع الطاف حُسن تدبیر اچھی تدبیر۔ یعنی متعلقہ خدمت کو سمجھ بوجھ کر انجام دینا۔ مرتبۂ بالاتر بلند تر مرتبہ۔ متمکن شد مقرر ہو گیا۔ نجم ع ستارہ۔ جمع نجوم۔ سعادت ع نیک بختی۔

خوش نصیبی۔ ترقی ع، اُردو۔ آگے بڑھنا۔ اونچا ہونا۔ افزونی۔ اضافہ۔ بلندی۔ برتری۔ جمع ترقیات۔ اوج ع بلندی۔ ارادت ع عقیدت مندی۔ ارادہ کرنا۔ مقرب ع باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ نزدیک کیا گیا۔ بزرگی دیا گیا۔ مجازاً خاص دوست کو کہا جاتا ہے۔ حضرت ع نزدیکی، حضور، درگاہ۔ جمع حضرات۔ معتمد علیہ جس پر اعتماد کیا جائے۔ سلامت ع محفوظ رہنا۔ شادمانی کردم خوشی کا اظہار کیا۔ کاربستہ بندھا ہوا کام۔ مشکل کام میندیش اندیشہ مت کر۔ دل شکستہ ٹوٹا ہوا دل۔ مدار داشتن سے نہی حاضر ہے۔ مت رکھ۔ آب چشمۂ حیواں آب حیات کا چشمہ چشمۂ حیوان زندگی کا چشمہ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کسی مقام پر ایک پانی کا چشمہ ہے جس کو آب حیات بھی کہا جاتا ہے۔ جو شخص اس چشمہ کا پانی پی لیتا ہے وہ کبھی نہیں مرتا مگر اس پانی کے پاس پہنچنے کے لئے بڑی دشواریاں پیش آتی ہیں۔ درون تاریکی ست تاریکی کے اندر ہے۔ اَلا حرف تنبیہ ہے۔ معنی ہیں۔ آگاہ رہو۔ خبردار۔ لایجارنّ نہیں گڑگڑاتا۔ اخو البلیۃ مصیبت زدہ۔ اہل عرب کا طریقہ ہے کہ حالتِ اتصاف کے درمیان لفظ اب ابن اخ لاتے ہیں۔ چنانچہ یہاں بھی البلیۃ پر لفظ اخ کو داخل کیا گیا ہے۔ الرحمن ع اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام ہے۔ خفیہ ع پوشیدہ۔ منشیں نشستن سے نہی حاضر ہے۔ مت بیٹھ۔ تُرش ف رنجیدہ۔ کھٹا۔ ناخوش۔ بدمزاج۔ بددماغ۔ گردش ف چکر۔ دور۔ پھیر۔ انقلاب۔ تغیر۔ ادبار۔ بدنصیبی۔ بداقبالی۔ گردشِ ایام مرکب اضافی۔ یہ زمانے کی آفت۔ زمانے کا چکر۔ کہ ف یہاں کاف علت کے لئے ہے۔ معنی ہیں اس لئے کہ۔ صبر ع روکنا۔ تلخ ف کڑوا۔ بر شیریں میٹھا پھل۔ دارد ف داشتن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ رکھتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ مصائب پر شکوہ وشکایت نہیں کرنی چاہئے بلکہ صبر وشکر سے کام لینا چاہئے اس لئے کہ جو شخص صبر کرتا ہے وہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوتا ہے۔

دراں قُربت مرا با طائفہ یاراں اتفاقِ سفر افتاد چوں از زیارتِ مکہ باز آمدم یکدو منزلم استقبال کرظاہر حالش را دیدم پریشاں ودرہیاتِ درویشاں گفتم چہ حالت ست گفت آں چناں کہ تو گفتی طائفہ حسد بردند وبخیانتم منسوب کردند وملِک دَامَ مُلکُہٗ درکشفِ حقیقتِ آں استقصا نفرمودہ ویارانِ قدیم ودوستاں حمیم از کلمۂ حق خاموش شدند وصحبتِ دیریں فراموش کردند۔

ترجمہ:۔ اسی قریب زمانہ میں مجھے دوستوں کی جماعت کے ساتھ سفر کا اتفاق ہوا جب میں مکہ مکرمہ (زادھا اللہ شرفا وعظمۃ وصانھا اللہ عن الشرور والفتن) کی زیارت سے واپس آیا تو اس نے ایک دو منزل میرا استقبال کیا میں نے اس کے ظاہری حال کو پریشان دیکھا اور فقیروں کی صورت میں (دیکھا) میں نے کہا کیا حال ہے اس نے کہا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا وہی ہوا ایک جماعت نے حسد کیا اور مجھ کو خیانت کی طرف منسوب کیا اور بادشاہ نے (اس کا ملک ہمیشہ رہے) اس (معاملہ) حقیقت کے کھولنے میں پوری تحقیقات نہیں فرمائی پرانے احباب اور

جگری دوست تچی بات کہنے سے خاموش ہو گئے اور انہوں نے پُرانی صحبت (تعلق) کو فراموش کر دیا۔

قطعہ ۔　نہ بینی کہ پیش خداوند جاہ　　ستائش کناں دست بَر بَر نہند
اگر روزگارش در آرد زپای　　ہمہ عالمش پای بر سر نہند

ترجمہ:۔ (۱) کیا تو نہیں دیکھتا ہے کہ مرتبہ والے کے سامنے۔ تعریف کرتے ہوئے ہاتھ سینہ پر رکھتے ہیں۔
(۲) اگر زمانہ اس کو عاجز کر کے گرا دے۔ تو ساری دنیا اس کے سر پر پاؤں رکھتی ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ دراں قربت اسی قریب زمانہ میں مُرا ف مجھے۔ مجھ کو۔ طائفہ یاراں احباب کا گروہ۔ دوستوں کی جماعت۔ اتفاقِ سفر افتاد سفر کا اتفاق ہوا زیارت مکہ مکرمہ کی زیارت اس سے مُراد حج کرنا۔ زیارت مقدس مقام کا نظارہ کرنا۔ کسی بزرگ کا مقبرہ۔ باز آمدم واپس آیا۔ منزل ع اترنے کی جگہ، ٹھہرنے کا مقام، محل، ٹھکانہ مسافر خانہ، ایک دن کا سفر، مرحلہ، مکان، گھر، مکان کا ایک درجہ، قرآن مجید کے سات حصّوں میں سے ایک حصہ۔ جمع منازل۔ استقبال ع کسی کے سامنے آنا۔ ہیأت ف ہیئت کی جمع ہے۔ حالت۔ کشف ع کھولنا۔ استقصاء پوری تحقیق کرنا۔ دوستان حمیم جگری دوست صحبت دیریں پُرانی صحبت۔ خداوند جاہ مرتبہ والا ستائش کناں تعریف کرتے ہوئے۔ بَر بَر سینہ پر۔ پہلا بر حرف ہے اس کے معنیٰ ہیں پر۔ اور دوسرا بر اسم ہے اس کے معنیٰ ہیں سینہ۔ ولایت اور سلطنت کے لوگوں کا دستور ہے کہ سلام کرتے وقت سینہ پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ آرد زپائے عاجز کر کے گرا دے ہمہ عالم پوری دنیا۔ عالمش کے شین کا تعلق سر سے ہے۔ یعنی اصل عبارت سرش ہے لیکن وزن شعری کی وجہ سے شین کو مقدم کر دیا گیا ہے۔ بر سر سر پر۔ پای نہند پاؤں رکھتی ہے۔

مطلب :۔ قطعہ کا حاصل یہ ہے کہ جب آدمی اچھے مرتبہ پر فائز ہوتا ہے تو سب لوگ اس کی مدح سرائی کرتے ہوئے ہاتھوں کو سینہ پر رکھتے ہیں اور جب گردشِ زمانہ کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے تو پوری دنیا والے سر پر پیر رکھ کر سر کچل دیتے ہیں۔

فی الجملہ بانواعِ عقوبت گرفتار شدم تا دریں ہفتہ کہ مژدۂ سلامت حجاج برسید از بندِ گرانم خلاص کرد و مُلکِ موروثم خاص گفتم دراں نوبت اشارتِ من قبولت نیامد کہ گفتم عملِ پادشاہاں چوں سفر دریاست خطرناک و سودمند یا گنج برگیری یا در طلسم بمیری۔

ترجمہ:۔ حاصل کلام یہ ہے کہ طرح طرح کے عذاب میں گرفتار ہوا یہاں تک کہ اس ہفتہ حاجیوں کے سلامتی کی خوشخبری پہنچی تو مجھ کو سخت قید سے آزاد کر دیا۔ اور میرے موروثی ملک کو خاص کر دیا۔ میں نے کہا اس وقت میرے اشارے کو تو نے پسند نہیں کیا اس لئے کہ میں نے کہا تھا کہ بادشاہوں کی نوکری دریا کے سفر کی طرح ہے خطرناک اور فائدہ مند۔ یا تو خزانہ حاصل کر لے گا یا طلسم میں مر جائیگا۔

فرد ۔　یا زر بہر دو دست کند خواجہ کنار　　یا موج روزے افگندش مردہ بر کنار

ترجمہ:۔یا خواجہ دونوں ہاتھوں سے زیر بغل میں بھرے گا۔یا موج اس کو ایک دن مار کر کنارے پر ڈال دے گی۔

حل الفاظ و مطلب:۔انواع ع نوع کی جمع ہے۔ طرح طرح، قسم قسم۔ عقوبت ع سزا، عذاب، مصیبت۔ تا غایت کے لئے ہے۔ یہاں تک کہ مژدہ خوشخبری۔ حجاج ع حاجی کی جمع ہے۔ حج کرنے والے۔ بند گراں سخت قید۔ ملک موروثم اور موروثی جائیداد۔ اس سے باپ دادا کی جائداد مراد ہے۔ خاص کرد خاص کر لیا۔ یعنی جائداد موروثی بھی ضبط کر لی۔ نوبت ع باری۔ اشارت اشارہ کرنا، مشورہ دینا۔ سود مند فائدہ مند۔ گنج ف خزانہ۔ طلسم ع وہ علم جو موہوم خیالات کو عجیب شکل کے ساتھ نظر میں لائے۔ بھان متی کا تماشا۔ وہ ملک جہاں جادوگر رہتے ہوں۔ ڈراونی شکل یا مصنوعی سانپ کی شکل جو دفینوں پر بنائی جائے۔ جادو کے خطوط اور نقش نیز طلسم اس کو بھی کہا جاتا ہے کہ ستاروں کے خواص اور اثرات کو قوائے شاملہ اراضی کے مطابق کر کے کوئی شکل بنائی جائے کہ اس سے انفعال و خواص کا ظہور ہو۔ یہاں طلسم سے مراد وہ طلسم ہے جو سکندر نے سمندر میں ایک پنجۂ انسانی کی شکل میں اس جگہ قائم کی ہے جہاں کہ جہاز بھنور میں پھنس جاتا ہے لہٰذا اس پنجہ کی حرکت دیکھ کر جہاز کو ادھر نہیں لے جاتے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم) گلستاں کے فارسی حاشیہ میں مذکور ہے کہ یہ لفظ ظاہر کے اعتبار سے یونانی ہے عربی نہیں اسئے کہ کلام عرب میں کوئی لفظ اوّل وثانی کے کسرہ کے ساتھ نہیں آیا ہے اگر عربی ہوتا تو پہلا لفظ مکسور اور دوسرا مفتوح ہونا چاہئے تھا قمطر کے وزن پر کنار کاف کے فتحہ کے ساتھ۔ لب، کنارہ، بغل۔ نیز یہ لفظ کاف کے کسرہ کے ساتھ بھی آتا ہے موج ع لہر، ترنگ، تلاطم، جوش ولولہ۔ جمع امواج افگندش مردہ اس کو مردہ کر کے ڈال دے۔

مطلب یہ ہے کہ اس دوست نے اپنی پریشان حالی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا میں گرفتار ہو گیا تھا اور قید و بند کی مصیبتیں جھیل رہا تھا حتی کہ اس ہفتہ بادشاہ کو معلوم ہوا کہ حجاج کرام صحیح و سلامت حج کر کے واپس آرہے ہیں تو اس خوشی میں اس نے مجھے سخت قید سے رہا کر دیا اور میرے باپ دادا کی جائداد ضبط کر لی۔ حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ تو میں نے اس سے کہا کہ اس وقت نصیحت کرتے ہوئے میں نے اس کی طرف اشارہ بھی کر دیا تھا کہ بادشاہوں کی ملازمت سمندر کے سفر کی طرح خطرناک اور فائدہ مند ہے یا تو آدمی مال و دولت حاصل کر لیتا ہے۔ یا بھنور میں مر جاتا ہے۔ لیکن آپ نے اس وقت میری نصیحت کو قبول نہیں کیا۔

مصلحت ندیدم ازیں بیش ریش درویش را بملامت خراشیدن و نمک بر جراحت پاشیدن بریں کلمہ اختصار کردم۔

ترجمہ:۔میں نے مصلحت نہ دیکھی اس سے زیادہ فقیر کے زخم کو ملامت سے چھیلنے اور زخم پر نمک چھڑکنے میں۔ لہٰذا میں نے اتنی بات پر اکتفا کیا۔

قطعہ

ندانستی کہ بینی بند بر پای ۔۔۔ چو در گوش نیاید پند مردم
دگر رہ گر نداری طاقت نیش ۔۔۔ مکن انگشت در سوراخ کژدم

ترجمہ:۔(۱) کیا تو نے یہ نہ جانا تھا کہ تو پاؤں میں بیڑیاں دیکھے گا۔ جب تیرے کان میں لوگوں کی نصیحت نہ آئیگی۔
(۲) دوسری مرتبہ اگر تو ڈنک کھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو انگلی بچھو کے سوراخ میں مت کر۔
حلّ الفاظ و مطلب:۔ ازیں بیش اس سے زیادہ۔ ریشِ درویش فقیر کا زخم۔ ملامت ع بُرا بھلا کہنا۔ تراشیدن چھیلنا۔ جراحت ع زخم جمع جراحات۔ پاشیدن چھڑکنا۔ بدیں کلمہ اسی بات پر۔ اختصار کردم میں نے اکتفاء کیا۔ ندانستی تو نے نہیں جانا۔ بند بیڑی۔ قید۔ گوشت تیرا کان، پند مردم مرکب اضافی ہے۔ لوگوں کی نصیحت۔ دگرہ دوسری مرتبہ۔ نیش ف ڈنک مارنا انگشت ف انگلی جمع انگشتہا کژدم ف بچھو۔
مطلب:۔ یہ ہے کہ شیخ نے فرمایا ہے کہ مجھے اپنے ساتھی کی خراب حالت کو دیکھ کر یہ اچھا معلوم نہ ہوا کہ اسکو بُرا بھلا کہہ کر اور زخم لگاؤں اور اس کے زخم پر نمک چھڑکوں یعنی اس کا دل دکھاؤں اس لئے میں نے اتنی ہی بات کہنے پر کفایت کی۔ کہ دوست آپ نے اس وقت خیال نہیں کیا تھا کہ جب نصیحت نہیں سن رہا ہوں تو ضرور میرے پاؤں میں بیڑیاں لگیں گی۔ خیر جو ہوا ہوا، اس کو جانے دیجئے اب دوبارہ ہوشیار ہو جایئے اگر آپکے اندر بچھو کے ڈنک کی برداشت نہیں تو بچھو کے سوراخ میں انگلی مت رکھئے یعنی جب قید و بند کی مشقت برداشت نہیں کر سکتے تو بادشاہ کی ملازمت اختیار نہ کریں۔ (یہاں تک یہ حکایت پوری ہو گئی اس پوری حکایت کا مقصد یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو بادشاہوں کی ملازمت سے پرہیز کرنا چاہئے اس لئے کہ بادشاہوں کی ملازمت میں نفع سے زیادہ خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حکایت (۱۸) تنے چند از روندگاں در صحبتِ من بودند ظاہر ایشاں بصلاح آراستہ و یکے را از بزرگاں در حق ایں طائفہ حسنِ ظنّے بلیغ بود و ادرارے معیّن کرد تا یکے از ایشاں حرکتے کرد نہ مناسب حالِ درویشاں ظنِّ آں شخص فاسد و بازار ایناں کاسد خواستم تا بطریقے کفافِ یاراں مستخلص گردانم آہنگ خدمتش کردم در بانم رہا نکرد و جفا کرد معذورش داشتم کہ لطیفاں گفتہ اند۔

ترجمہ:۔ تھوڑے سے سالکین حضرات میری صحبت میں تھے۔ ان کی ظاہری حالت نیک باتوں سے مزیّن تھی بڑے لوگوں میں سے ایک شخص کو اس جماعت کے حق میں بڑا اچھا خیال تھا اس نے ان کا وظیفہ مقرر کر دیا یہاں تک کہ ان لوگوں میں سے ایک نے ایسی حرکت کی جو فقیروں کے حال کے مناسب نہ تھی اس شخص کا خیال خراب ہو گیا اور ان لوگوں کا بازار کھوٹا ہو گیا۔ میں نے یہ چاہا کہ کسی طریقے سے دوستوں کا روزینہ چھڑاؤں میں نے اس کی خدمت میں حاضری کا ارادہ کیا دربان نے مجھے جانے نہ دیا اور ظلم کیا میں نے اس کو معذور خیال کیا اس لئے کہ خوش طبع لوگوں نے کہا ہے۔

قطعہ ؎
در میر و وزیر و سلطاں را — بے وسیلت مگرد پیر امن
سگ و درباں چو یافتند غریب — ایں گریبانش گیرد آں دامن

ترجمہ:۔(۱) سردار، وزیر، اور بادشاہ کے دروازہ کے گرد۔ بغیر کسی وسیلہ کے مت گھوم۔
(۲) کتا اور دربان جب کسی اجنبی کو پاتے ہیں تو یہ گریبان اور وہ دامن پکڑ لیتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ تنے چند تھوڑے سے لوگ۔ روندگاں ف وہ لوگ جو راہ سلوک و تصوف کو طے کرنے والے ہوں۔ در صحبت من میری صحبت میں تھے۔ اس طرز کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ حضرت شیخ سعدیؒ کے مریدین تھے۔ صلاح ع تقوی، طہارت، نیک۔ آراستہ آراستن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ مزین کیا ہوا۔ بزرگان بزرگ کی جمع ہے۔ بڑے لوگ۔ حسن ظنی بلیغ بڑا اچھا خیال۔ ادرار ع روزینہ جاری ہونا۔ وظیفہ۔ کاسد ع بے رونق۔ کھوٹا۔ معین کرد متعین کر دیا۔ مقرر کر دیا۔ حرکتے ایک ایسی حرکت بازار ایناں ان لوگوں کا بازار کاسد کھوٹا ہو گیا یعنی اس امیر آدمی کا اعتقاد جاتا رہا اور یہ فقیر اس کی نگاہ میں بے اعتبار ہو گئے۔ (قالہ مولانا عبدالباری آسی) مخلص ع چھڑانا۔ آہنگ ف ارادہ دربان دروازے پر رہنے والا۔ دروازہ کا چوکیدار۔ لطیفاں لطیف کی جمع ہے۔ پاکیزہ لوگ۔ خوش طبع لوگ۔ لطیفہ گو حضرات۔ میر امیر کا مخفف ہے۔ سردار۔ وسیلت ع ذریعہ، وسیلہ۔ مگرد گردیدن سے نہی حاضر ہے۔ مت پھر، مت گھوم۔ پیرامن ف پیراہن کے وزن پر ہے۔ معنیٰ ہیں آس پاس۔ گرداگرد۔ غربت ع اجنبی، مسافر، کمزور، جمع غرباء۔ فارسی کے قاعدہ کے مطابق اس کی جمع غریباں آتی ہے ایں اسم اشارہ ہے اس کا مشارٌ الیہ دربان ہے۔ آں اسم اشارہ سگ مشارٌ الیہ ہے۔ یعنی کتا دامن اور دربان گریبان پکڑ لیتا ہے۔ اور جانے سے روک دیتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ کے مریدین میں سے کچھ سفر میں شیخ کے ہمراہ تھے ایک امیر کو ان سے اچھا اعتقاد ہو گیا تھا اور اس نے ان کے لئے وظیفہ مقرر کر دیا تھا، لیکن ایک نامناسب حرکت کی وجہ سے اس امیر کا اعتقاد ان لوگوں سے ختم ہو گیا اور وظیفہ بھی بند کر دیا۔ تو شیخ فرماتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ ان کا وہ وظیفہ جو بند کر دیا گیا ہے کسی طریقے سے جاری کرا دوں۔ چنانچہ اس خیال سے اس کی خدمت میں جانے کا ارادہ کیا جب دروازہ تک گیا تو دربان نے اندر جانے سے منع کر دیا اور میرے ساتھ اچھا معاملہ نہ کیا میں نے سمجھا کہ بے چارہ معذور ہے اس لئے کہ اس کا یہی کام ہے کہ آنے والے کو بغیر تحقیق کے اندر جانے نہ دیا جائے۔

چندانکہ مقربانِ حضرتِ آں بزرگ بر حالِ من وقوف یافتند و باکرام در آوردند و برتر مقامے معیّن کردند امّا بتواضع فروتر نشستم و گفتم۔

ترجمہ:۔ حتیٰ کہ اس امیر کی بارگاہ کے خاص لوگوں نے میرے حال پر اطلاع پائی۔ احترام کے ساتھ مجھ کو لے گئے اور ایک اونچا مقام متعین کیا لیکن تواضع کے ساتھ میں نیچے بیٹھ گیا اور کہا۔

فرد ۔ بگذار کہ بندۂ کمینم تا در صفِ بندگاں نشینم

ترجمہ:۔ چھوڑ دیجئے کہ میں ادنیٰ غلام ہوں۔ تا کہ غلاموں کی صف میں بیٹھوں۔

گفت اللہ اللہ چہ جائے سخن ست۔

ترجمہ:۔ اس نے کہا اللہ اللہ کیا کچھ کہنے کی بات ہے۔

فرد ؎ گر بر سر و چشم من نشینی نازت بکشم کہ نازنینی

ترجمہ:۔ اگر تو میرے سر اور آنکھوں پر بیٹھے۔ تو میں تیرا ناز اٹھاؤں گا اس لئے کہ تو نازنین ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ وقوف ع اطلاع۔ اکرام ع اعزاز و احترام کرنا۔ برتر ف بلند۔ اونچا۔ تواضع ع عاجزی کرنا۔ فروتر ف نیچے۔ بندہ کمینم میں ادنیٰ غلام ہوں۔ کمینہ ف کم مرتبہ۔ نیچ۔ صف ع لائن۔ قطار۔ جماعت۔ جمع صفوف۔ گفت اس نے کہا۔ اللہ اللہ تعجب کے موقع پر مکرر استعمال کیا جاتا ہے چہ جائے سخن ست = کچھ کہنے کی بات ہے یعنی آپ کیا فرما رہے ہیں۔ نازت تیرا ناز۔ نازنین صفت کا صیغہ ہے دلفریب دلربا نازک اندام نازک دوست۔ جمع نازکیاں۔ مطلب یہ ہے کہ دربان نے مجھے جانے سے روک دیا اسی اثناء میں اس امیر کے خاص لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ سعدی آیا ہوا ہے تو وہ آئے اور بڑی عزت واحترام کے ساتھ اندر لیگئے اور میرے بیٹھنے کے لئے ایک بلند مقام تجویز کیا لیکن میں عاجزی کے ساتھ نیچے بیٹھ گیا اور کہا کہ مجھے چھوڑ دو میں ادنیٰ درجہ کا غلام ہوں لہٰذا غلاموں کی صف میں بیٹھ جاتا ہوں۔ یہ بات سن کر ان لوگوں نے کہا کہ حضرت آپ یہ کیا فرما رہے ہیں اگر آپ ہمارے سر اور آنکھوں پر بھی بیٹھیں تو ہم آپکے ناز کو اٹھانے کیلئے تیار ہیں اسلئے کہ آپ ہمارے نازنین ہیں۔

فی الجملہ نشستم واز ہر درے سخن پیوستم تا حدیثِ زلّتِ یاران در میان آمد و گفتم۔

ترجمہ:۔ الغرض میں بیٹھ گیا اور اِدھر اُدھر کی باتیں ملائیں یہاں تک کہ دوستوں کی لغزش کی گفتگو درمیان میں آگئی۔ میں نے کہا۔

قطعہ:۔ چہ جرم دید خداوندِ سابق الانعام کہ بندہ در نظر خویش خوار میدارد
خدائے راست مسلّم بزرگواری و حلم کہ جرم بیند و ناں بر قرار میدارد

ترجمہ:۔(۱) پہلے انعام دینے والے مالک نے کیا جرم دیکھا۔ کہ بندہ کو اپنی نظر میں ذلیل رکھتا ہے۔
(۲) بڑائی اور بردباری اللہ ہی کے لئے مسلّم ہے۔ کہ جرم دیکھتا ہے اور روٹی برقرار رکھتا ہے۔

حاکم را ایں سخن پسندیدہ آمد و اسبابِ معاشِ یاراں فرمود تا باز بر قاعدۂ ماضی مہیا دارند و مؤنتِ ایّام تعطیل وفا کنند شکرِ نعمت بگفتم و زمینِ خدمت بوسیدم و عذرِ جسارت بخواستم و گفتم۔

ترجمہ:۔ حاکم کو یہ بات پسند آئی اور دوستوں کے معاش کے (اسباب کے) بارے میں فرمایا کہ دوبارہ گذشتہ دستور کے مطابق مقرر کردیں اور ایام تعطیل کا خرچ پورا کردیں میں نے نعمت کا شکریہ ادا کیا اور خدمت کی زمین چومی اور

دلیری کا عذر چاہا اور کہا۔

چو کعبہ قبلۂ حاجت شد از دیارِ بعید	روند خلق بدیدارش از بسے فرسنگ
ترا تحمّلِ امثالِ ما بباید کرد	کہ ہیچکس نزند بر درختِ بے بر سنگ

ترجمہ:۔(۱) چونکہ کعبہ قبلۂ حاجت ہوا اسی وجہ سے دور دراز کے ملکوں سے۔ مخلوق اس کی دیدار کے لئے بہت میلوں سے جاتی ہے۔(۲) تجھے ہم جیسوں کی باتوں کی برداشت کرنی چاہئے۔ اس لئے کہ کوئی شخص بے پھل کے درخت پر پتھر نہیں مارتا ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ از ہر درے سخن پیوستم میں نے ادھر ادھر کی باتیں ملائیں۔ چاروں طرف سے بات کو گھیر کر لایا۔ حدیث بات۔ گفتگو، حضور اکرم علیہ السلام کے اقوال وافعال واعمال و تقریرات کو حدیث کہا جاتا ہے۔ اس کی جمع احادیث آتی ہے۔ زلّت ع پھسلنا، لغزش۔ جُرم ع خطا۔ غلطی۔ گناہ جمع جرائم۔ سابق الانعام وہ شخص جو پہلے سے انعام کرتا چلا آرہا ہو۔ خوار ف ذلیل۔ مسلّم ع ثابت شدہ۔ بزگواری بڑائی حِلم ع بردباری برقرار باقی رکھنا حاکم ع حکم کرنے والا۔ امیر۔ اسباب ع سبب کی جمع ہے۔ ذرائع۔ معاش ع وہ رقم جس سے گذر بسر ہو۔ قاعدۂ ماضی گذشتہ قاعدہ۔ مُہیّا ع تیار کرنا۔ مؤنت ع مدد۔ خرچ۔ مشقت تعطیل ع چھٹی۔ وفا ع پورا کرنا۔ زمین خدمت بوسیدم خدمت کی زمین چومی۔ چومنے سے مراد وہ تعظیمی سلام وغیرہ ہے جو بادشاہوں اور اُمراء کے سامنے جھک کر بجالاتے ہیں۔ عذر جسارت دلیری کا عذر یعنی دوستوں کے مقرر کردہ وظائف کو جاری کرنے کے لئے جو باتیں کہی ان کا عذر چاہا۔ چو کعبہ یہ جملہ شرطیہ ہے۔ از دیار بعید سے از بسے فرسنگ تک یہ پورا جملہ جزاء ہے حاجت ع ضرورت قبلۂ حاجت سے مراد یہ ہے کہ وہاں جاکر دنیا کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں۔ دیار ع دار کی جمع ہے۔ ملک بعید ع دور دراز۔ روند جاتے ہیں بدیدارش اس کی دیدار کے لئے۔ از بسے فرسنگ سینکڑوں میلوں کی مسافت طے کرکے۔ یہ جملہ از دیار بعید کا بیان ہے۔ تحمّل ع برداشت کرنا امثال ما ہم جیسے لوگ۔ نزند نہیں مارتا ہے درخت بے بر بے پھل والا درخت۔

مطلب:۔ اس حکایت کو ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اُمراء و رؤساء کو چاہئے کہ راہ سلوک پر چلنے والے اور فقراء کی مدد و نصرت کریں اور ان کی غلطیوں سے درگذر کریں اور چھوٹی موٹی غلطی پر وظائف کو بند نہ کریں۔

حکایت (۱۹) مَلِک زادہ گنجِ فراواں از پدر میراث یافت ودستِ کرم بکشاد ودادِ سخاوت بداد و نعمتِ بیدریغ بر سپاہ و رعیّت بریخت۔

ترجمہ:۔ ایک شاہزادہ نے بے حساب خزانہ باپ سے میراث پایا۔ اور کرم کا ہاتھ کھول دیا اور سخاوت کی داد دی اور بے حساب مال سپاہی اور رعایا پر خرچ کیا۔

قطعہ

نیاساید مشام از طبلۂ عُود	بر آتش نِہ کہ چوں عنبر بوید

بزرگی بایدت بخشندگی کن کہ دانہ تانیفشانی نروید

ترجمہ:۔ (۱) عود کے ڈبے سے دماغ آرام نہیں پائے گا۔ اس کو آگ پر رکھ تاکہ وہ عنبر کی طرح خوشبو دیوے
(۲) تجھے اگر بزرگی چاہئے تو بخشش کر۔ اس لئے کہ جب تک تو دانہ نہ بکھیرے گا وہ نہ اگے گا

یکے از جلسائے بے تدبیر نصیحتش آغاز کرد کہ ملوکِ پیشیں مر ایں نعمت را سعی اندوختہ اند و برائے مصلحتے نہادہ دست ازیں حرکات کوتاہ کن کہ واقعہا در پیش ست و دشمناں از پس نباید کہ بوقتِ حاجت درمانی۔

ترجمہ:۔ بے تدبیر ہم نشینوں میں سے ایک نے اس کو نصیحت کرنی شروع کی کہ پہلے بادشاہوں نے اس نعمت کو کوشش کر کے جمع کیا ہے اور ایک مصلحت کیلئے رکھا ہے آپ ان حرکتوں سے ہاتھ روکئے (باز آجایئے) اسلئے کہ بہت سے واقعات سامنے ہیں اور دشمن پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ ایسا نہ ہونا چاہئے کہ ضرورت کیوقت آپ عاجز ہوں۔

قطعہ ۔ اگر گنجے کنی بر عامیاں بخش رسد ہر کدخدائے را برنجے
چرا نستانی از ہر یک جوے سیم کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے

ترجمہ:۔ (۱) اگر تو ایک خزانہ عام لوگوں پر بخشش کرے گا۔ تو ہر گھر والے کو ایک چاول کے بقدر پہونچے گا۔
(۲) ہر ایک سے ایک جو کے بقدر چاندی کیوں نہیں وصول کر لیتا ہے۔ تاکہ ہر روز تیرے پاس ایک خزانہ جمع ہو جائے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ گنج فراواں مرکب توصیفی ہے۔ بے حساب خزانہ۔ میراث ع مرنے والے کا ترکہ جو مستحقین کو ملتا ہے اس کو میراث کہتے ہیں۔ دستِ کرم بخشش کا ہاتھ مشام اول میم کے فتحہ اور اخیر والے میم کی تشدید کے ساتھ مشم کی جمع ہے۔ دماغ میں سونگھنے کی قوت کی جگہ۔ طبلۂ عود عود کا ڈبہ یعنی وہ ڈبہ جو اگر کی لکڑی سے بنی ہوئی ہو۔ یا وہ ڈبہ جس میں اگر کے ٹکڑے رکھے ہوئے ہوں۔ بنہ نہادن سے واحد حاضر فعل امر ہے تو رکھ۔ ببوید بوئیدن سے فعل مضارع ہے خوشبو دے گا۔ عنبر سمندر کی ایک قسم کی سوکھی جھاگ جس کو جلانے سے خوشبو پیدا ہوتی ہے۔ بزرگی ف بڑائی۔ نیفشانی آفشاندن سے واحد حاضر فعل مضارع منفی ہے۔ تو نہیں جھاڑے گا۔ چھڑکے گا، بکھیرے گا۔ نروید روئیدن سے واحد غائب فعل مضارع منفی ہے۔ نہیں اُگے گا۔ جلسائے ع جلیس کی جمع ہے۔ پاس بیٹھنے والے۔ ہم نشین۔ تدبیر سمجھ بوجھ۔ ابتداء و انتہاء سوچنا۔ سوچ بچار۔ کوشش۔ تجویز بندوبست۔ حکمت۔ چالاکی۔ فطرت۔ جمع تدابیر۔ نصیحت ع خیر خواہی کرنا۔ سعی ع کوشش اندوختہ اند فعل ماضی قریب سے جمع غائب کا صیغہ ہے۔ انہوں نے جمع کیا ہے۔ واقعہا ع واقعہ کی جمع ہے واقعات۔ لڑائی جھگڑے بوقتِ حاجت ضرورت کے وقت درمانی تو عاجز ہو جائے گنج ف خزانہ عامیاں ع عامی کی جمع ہے عام لوگ کنی بخش تو بخشش کرے گا۔ لفظ بخشش کنی کا مفعول واقع ہے کدخدائے گھر کا مالک۔ صاحب خانہ برنج ف چاول۔ نستانی ستدن سے واحد حاضر فعل مضارع منفی

ہے۔ تو نہیں لیتا ہے۔ جوئے سیم جو کی مقدار چاندی گرد آید جمع ہو جائیگا۔ مطلب یہ ہے کہ اس حکایت میں شیخ
سعدیؒ نے بادشاہ کے لڑکے کا واقعہ بیان کیا ہے کہ والد کے انتقال پر اس نے میراث میں بے شمار مال پایا تھا اور دل
کھول کر لوگوں کو دینے لگا تھا اس کے ہم نشینوں میں سے ایک بے تدبیر ہم نشیں نے کہا کہ اے بادشاہ یہ مال جو آپ
لٹا رہے ہیں اس کو پہلے بادشاہوں نے بے حد کوشش و محنت سے جمع کیا تھا، لہٰذا آپ سخاوت کا ہاتھ کوتاہ کر لیجئے اس
لئے کہ ابھی بہت سے اہم اہم واقعات پیش آنے والے ہیں اور لڑائیوں سے بھی واسطہ پڑے گا اور دشمن بھی گھات
میں بیٹھے ہوئے ہیں ایسا نہ ہو کہ جب آپ کو مال و دولت کی ضرورت ہو تو آپ اس وقت کنگال اور فقیر ہو جائیں
اور آپ کی ضرورت یونہی باقی رہ جائے اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ اس کو بچا بچا کر رکھیے۔ اس لئے کہ
اگر آپ عوام الناس پر خرچ کرنے لگیں گے تو ہر گھر والے کو آپ کے خزانہ سے ایک چاول کے بقدر مل سکتا ہے لہٰذا
ایسی بخشش سے کیا فائدہ جس میں کسی کا نفع نہ ہو۔ بلکہ عوام الناس سے تھوڑا تھوڑا وصول کرتے رہیے یہاں تک کہ
روزانہ آپ کے پاس ایک خزانہ جمع ہو جائے گا۔ اور ضرورت کے وقت کام آئے گا۔

مَلِک زادہ روئے ازیں سخن درہم آورد و موافق طبعش نیامد و مر او را زجر فرمود و گفت خداوند تعالیٰ مرا مالک ایں مملکت گردانیدہ است تا بخورم و ببخشم نہ پاسباں کہ نگہدارم۔

ترجمہ:۔ شاہزادہ نے اس بات سے منہ پھیر لیا اور اس کی طبیعت کے موافق نہ آئی اور اس شخص کو ڈانٹ کر فرمایا
اور کہا کہ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو اس سلطنت کا مالک اس لئے کیا ہے کہ میں کھاؤں اور بخشوں۔ نہ کہ پہرہ دار کر
حفاظت کروں۔

بیت: قاروں ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت — نوشیرواں نمرد کہ نامِ نکو گذاشت

ترجمہ:۔ قارون ہلاک ہو گیا ہے کہ اس نے چالیس گھر خزانہ رکھا تھا۔ نوشیرواں نہیں مرا کہ اس نے نیک نام
چھوڑا ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ موافق طبعش اس کی طبیعت کے موافق۔ زجر ع ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔ قارون یہ
حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا چچازاد بھائی تھا اور بخل میں کافی مشہور تھا۔ چہل خانہ گنج چالیس گھر خزانہ۔ اس لفظ
کو بول کر کثرت مُراد لینا ہے نہ کہ وہ چالیس ہی گھر خزانہ رکھتا تھا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ رکھتا تھا۔ نوشیرواں ایک
عادل و منصف بادشاہ کا نام ہے۔ یہ لفظ نوشی بمعنیٰ شیریں اور رواں بمعنیٰ جان سے مرکب ہے۔ جب یہ پیدا ہوا تھا تو
اس کے والد نے خوشی پر شراب کے مٹکے اوندھانے کا حکم دیا تھا اسلئے اس مناسبت سے اس کا نام نوشیرواں پڑ گیا۔
نَمُرد نہیں مرا۔ نامِ نکو نیک نام کہ کاف علت کے لئے ہے معنیٰ ہیں۔ اسلئے کہ گذاشت چھوڑا ہے۔
مطلب:۔ یہ ہے کہ شاہزادہ کو اس کی نصیحت پسند نہ آئی اور اس کو ڈانٹا اور کہا کہ خداوند تعالیٰ نے مجھے اس سلطنت
کا مالک اس لئے بنایا ہے کہ میں خود بھی کھاؤں اور دوسروں کو بھی کھلاؤں مجھے چوکیدار نہیں بنایا کہ اس کی حفاظت

کرتا ہوں۔ قارون جو بہت بڑا مالدار تھا اس کے خزانے کی کنجیاں چالیس اونٹوں پر لادی جاتی تھیں اس نے بخل کیا اور خرچ نہیں کیا آخر اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ اور نوشیرواں جو خود بھی کھاتا تھا اور دوسروں کو بھی کھلاتا تھا اس کی وجہ سے اب تک اس کا نیک نام زندہ ہے۔ لہٰذا تمہاری یہ نصیحت مجھے پسند نہیں اس لئے میں خرچ کرنے سے ہاتھ کو کوتاہ نہیں کر سکتا ہوں۔ اس حکایت کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو بخل نہیں کرنا چاہئے اور دولت جمع کرنے کی فکر نہ کرنی چاہئے بلکہ خوب سخاوت کرنی چاہئے تاکہ مرنے کے بعد اس کا نام باقی رہے۔

حکایت (۲۰) آوردہ اند کہ نوشیروانِ عادل را در شکار گاہے صیدے کباب میکر دند و نمک نبود غلامے بُروستاد وانید ند تا نمک آرد نوشیرواں گفت بہ قیمت بستان تا رسمے نگردد و دِہ خراب نشود گفت ازیں قدر چہ خلل زاید گفت بنیادِ ظلم اندر جہاں اول اندک بودہ است و ہر کس کہ آمد براں مزید کرد تا بدیں غایت رسید۔

ترجمہ:۔ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ نوشیرواں عادل کے لئے ایک شکار گاہ میں ایک شکار کے کباب بنا رہے تھے اور نمک نہ تھا ایک غلام کو گاؤں کی طرف دوڑایا تاکہ نمک لے آئے نوشیرواں نے کہا کہ قیمت کے عوض لانا تاکہ رسم نہ پڑ جائے اور گاؤں ویران نہ ہو جائے لوگوں نے کہا کہ اس قدر سے کیا نقصان پیدا ہوگا؟ نوشیرواں نے کہا کہ ظلم کی بنیاد دنیا میں پہلے تھوڑی ہوئی ہے اور جو شخص کہ آیا اس نے اس پر اضافہ کیا حتیٰ کہ ظلم اس حد پر پہونچ گیا۔

قطعہ ؎

اگر زِ باغِ رعیّت مَلِک خورد سیبے ۔۔۔ بر آورند غلامانِ او درخت از بیخ

بہ پنج بیضہ کہ سلطاں ستم روا دارد ۔۔۔ زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ

ترجمہ:۔ (۱) اگر بادشاہ رعایا کے باغ سے ایک سیب کھائے گا۔ تو اس کے غلام درخت جڑ سے اکھاڑ لائیں گے۔
(۲) اگر بادشاہ پانچ انڈوں کے بقدر ظلم جائز رکھے گا۔ تو اس کے لشکر ہزار مرغ سیخ پر بھون لیں گے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ شکار گاہے شکار کی جگہ صیدے ع ایک شکار کباب می کردند کباب بنا رہے تھے نمک نبود نمک موجود نہ تھا۔ بُروستا ب حرف جار ہے۔ اور روستا کے معنیٰ ہیں۔ گاؤں دوانید ند دوڑایا۔ بستان ب زائد ہے ستاں ستیدن سے فعل امر ہے تو لا رسم ع عادت، رواج جمع رسوم۔ خراب ع ویران برباد ازیں قدر اس قدر سے اتنی مقدار سے خلل ع نقصان زاید زائیدن سے ہے۔ پیدا کرے گا۔ ظلم ع نا انصافی کرنا۔ کسی شئی کو اس کے مقام کے علاوہ میں رکھنا۔ مزید ع اضافہ غایت ع انتہاء۔ جمع غایات۔ خورد کھائے گا۔ سیبے میں ی وحدت کے لئے ہے معنیٰ ہیں۔ ایک سیب۔ بیخ ف جڑ بیضہ ع انڈا۔ جمع بیض۔ مرغ ف پرندہ پنج بیضہ پانچ انڈے۔ اس مقام پر یہ عدد قلت کے لئے ہے مطلب یہ ہے کہ اگر تھوڑی اور معمولی کی چیز بادشاہ بغیر قیمت کے لے لے گا تو رعایا سینکڑوں ظلم کر بیٹھے گی۔ دوسرے نسخوں میں پنج کے بجائے نیم بیضہ ہے۔ آدھا انڈا۔ سیخ ف لوہے کی سلاخ جس پر پرندہ وغیرہ کے کباب کرتے ہیں۔

مطلب :۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو کوئی ایسی بُری رسم نہ جاری کرنی چاہئے کہ جس سے رعایا کو تکلیف پہونچے خواہ وہ بُری رسم تھوڑی ہی کیوں نہ ہو اس لئے کہ ہر بُرائی کی ابتداء جب ہوئی تھوڑے سے ہوئی پھر ترقی کرتے کرتے ظلم کے درجہ پہ پہونچ گئی۔

حکایت (۲۱) عاملے را شنیدم کہ خانہ ٔ رعیت خراب کردے تا خزینہ ٔ سلطاں آباداں کند بیخبر از قولِ حکما کہ گفتہ اند ہر کہ خدائے عزّ و جلّ را بیازارد تا دلِ خلقے بدست آرد خداوند تعالیٰ ہمان خلق بر وبر گمارد تا دمار از روزگارش بر آرد۔

ترجمہ :۔ میں نے ایک عامل کے متعلق سُنا ہے کہ وہ عوام کے گھر اجاڑتا تھا تاکہ بادشاہ کے خزانے کو آباد کرے اور عقلمندوں کے قول سے بے خبر تھا۔ عقلمندوں نے کہا ہے کہ جو شخص خدائے بزرگ و برتر کو اس لئے ناراض کرتا ہے تاکہ مخلوق کے دل کو ہاتھ میں لے لے تو خداوند تعالیٰ اسی مخلوق کو اس پر مقرر کر دیتے ہیں تاکہ وہ مخلوق اس کے زمانہ سے ہلاکت لے آئے۔

بیت ؎ آتشِ سوزاں نکند باسپند انچہ کند دُودِ دلِ مستمند

ترجمہ :۔ جلانے والی آگ کالے دانے کے ساتھ وہ نہیں کرتی۔ جو کچھ دردمند کے دل کا دھواں کر دیتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ خراب کردے برباد کر رہا تھا۔ خدائے عزّ و جلّ خدائے بزرگ و برتر ہمان خلق اسی مخلوق کو بر گمارد بر گماشتن سے ہے۔ مقرر کر دیتا ہے۔ دمار ع ہلاک کرنا۔ آتش سوزاں جلانے والی آگ سپند ف سین کے کسرہ اور پ کے فتحہ کیساتھ۔ ایک کالے دانے کو کہتے ہیں جو خوشبو کیلئے محفلوں میں جلاتے ہیں اور نظر بد کو دفع کرنے کیلئے بھی جلایا جاتا ہے (حاشیہ گلستاں مؤلفہ مولانا عبدالباری آسی) دُود ف دھواں مستمند ف دردمند، غمگین۔ مجازاً ضرورت مند کے معنیٰ میں آتا ہے۔ یہ لفظ مُست بمعنیٰ غم اور مند بمعنیٰ صاحب سے مرکب ہے۔ مستمند کے معنیٰ ہیں۔ غم والا۔ غمگین۔

مطلب تو واضح ہے البتہ بیت کا مفہوم سمجھ لیجئے کہ مظلوم کی آہ وزاری ظالم کو برباد کر دینے میں ایسا کام کرتی ہے جو کالے دانے کو ہلاک کرنے میں آگ بھی نہیں کر سکتی جس کو دھونی کے لئے آگ پر ڈال دیا جاتا ہے اس سے اس لڑکے کو دھونی دلائی جاتی ہے جس کو کسی کی نظر لگ جاتی ہے (حاشیہ گلستاں)

سر جملہ حیوانات گویند کہ شیر ست و اذلِ جانوراں خر و باتفاق خر بار بر بہ کہ شیر مردم در۔

ترجمہ :۔ لوگ کہتے ہیں کہ تمام جانوروں کا سردار شیر ہے اور جانوروں میں سب سے ذلیل گدھا ہے لیکن عقلمندوں کا اتفاق ہے کہ بوجھ اٹھانے والا گدھا آدمیوں کو پھاڑنے والے شیر سے بہتر ہے۔

مثنوی ؎
مسکیں خر اگرچہ بے تمیز ست چوں بار ہمی برد عزیز ست
گاوان و خرانِ بار بردار بہ زِ آدمیانِ مردم آزار

ترجمہ:۔(۱) بے چارہ گدھا اگرچہ تمیز سے خالی ہے۔ چونکہ بوجھ اٹھاتا ہے اس لئے پیارا ہے۔
(۲) بیل اور گدھے بوجھ اٹھانے والے۔ لوگوں کو ستانے والے آدمیوں سے اچھے ہیں۔

باز آمدیم بحکایتِ وزیرِ غافل گویند مَلِک را طرفے از ذمائمِ اخلاقِ او بقرائن معلوم گشت در شکنجہ کشید و بانواعِ عقوبت بکشت۔

ترجمہ:۔ پھر ہم اس وزیر غافل کے قصہ کی طرف واپس آئے بادشاہ کو قرائن سے اس کی چند بری عادتیں معلوم ہوگئیں اس کو شکنجہ میں کھینچ دیا اور طرح طرح کی سزائیں دے کر مار ڈالا۔

قطعہ ؎
حاصل نشود رضائے سلطاں　　تا خاطر بندگاں بجوئی
خواہی کہ خدای بر تو بخشد　　با خلقِ خدای کن نکوئی

ترجمہ:۔(۱) بادشاہ کی رضامندی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ تو غلاموں کی دلجوئی نہ کرے گا۔
(۲) اگر تو چاہتا ہے کہ خدا تجھ پر بخشش کرے۔ تو تو خدا کی مخلوق کے ساتھ نیکی کر۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ جملہ حیوانات تمام جانوروں میں، سر ف سردار۔ اذل ع سب سے زیادہ ذلیل۔ خر ف گدھا بار بر بوجھ اٹھانے والا۔ بر برادر کا مخفف ہے اٹھانے والا اور درندہ کا مخفف ہے پھاڑ کھانے والا۔ تمیز اصل میں تمییز تھی تخفیف کے لئے ایک یاء کو حذف کر دی گئی ہے۔ معنیٰ ہیں سمجھ بوجھ۔ عزیز ع پیارا۔ جمع اعزاء اور فارسی کے قاعدہ کے مطابق اس کی جمع عزیزاں ہوگی۔ وزیر غافل غفلت برتنے والا وزیر ذمائم ع ذمیمۃ کی جمع ہے معنیٰ ہیں برے۔ اخلاق ع خلق کی جمع ہے عادتیں ذمائم اخلاق بری عادتیں قرائن ع قرینۃ کی جمع ہے۔ دو چیز کے درمیان مناسبتِ ظاہری کو قرینہ کہتے ہیں۔ اسی طرح ایک چیز کا دوسری چیز سے پیوستہ اور ملی ہوئی ہونے کو بھی قرینہ کہا جاتا ہے۔ نیز نشانی اور علامت کے معنیٰ میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ رضائے سلطاں بادشاہ کی رضامندی۔ خاطر۔ خاطر ع دل جمع خواطر مطلب یہ ہے کہ رعایا پر ظلم کرنے والے عامل و وزیر کا پتہ بادشاہ کو چل گیا بادشاہ نے اس کو شکنجہ میں کھینچا اور قسم قسم کی سزائیں دے کر مار ڈالا۔

آوردہ اند کہ یکے از ستمدیدگاں بر سرِ او بگذشت و در حالِ تباہِ وے تامل کرد و گفت۔

ترجمہ:۔ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ مظلوموں میں سے کوئی مظلوم اس کے پاس سے گذرا اور اس کی خراب حالت میں غور کیا اور کہا۔

قطعہ ؎
نہ ہر کہ قوّتِ بازوئے منصبے دارد　　بسلطنت بخورد مالِ مرداں بگزاف
توان بحلق فرو بردن استخوانِ درشت　　ولے شکم بدرد چوں بگیرد اندر ناف

ترجمہ:۔(۱) ایسا نہیں کہ جو شخص کسی عہدہ کے بازو کی طاقت رکھتا ہو۔ وہ لوگوں کا مال غلبہ اور بیہودہ بکواس سے

کھالے۔ (۲) سخت ہڈی حلق سے نیچے اتارنی ممکن ہے۔ لیکن جب وہ ناف کے اندر جگہ پکڑے گی تو پیٹ کو پھاڑ دے گی۔

بیت ؎　نماند ستمگار بدروزگار　　بماند بر ولعنت پائیدار

ترجمہ:۔ برے زمانہ والا ظالم نہیں رہتا ہے۔ لیکن اس پر لعنت مستقل طور پر رہتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ آوردہ اند ماضی قریب سے جمع مذکر غائب ہے۔ لوگوں نے بیان کیا ہے۔ ستمدیدگان ظلم دیکھنے والے۔ یعنی جن پر اس شخص نے مظالم کئے تھے۔ بر سراو اس کے پاس سے بگذشت ب زائدے گزشت فعل ماضی مطلق ہے گذرا۔ تامل ع غور و فکر کرنا۔ سوچنا۔ منصب سلطنت ع بادشاہت۔ غلبہ۔ مال مردماں لوگوں کا مال گزاف ف گ کے کسرہ کے ساتھ خلاف کے وزن پر نیز گ کے ضمہ کے ساتھ بھی آتا ہے۔ معنیٰ ہیں۔ بے کار و بے ہودہ بکواس۔ استخواں درشت مرکب توصیفی ہے۔ سخت ہڈی۔ ولے ف یہ حرف استدراک ہے۔ استدراک کے معنیٰ ہیں۔ تدارک کرنا۔ تدارک ہمیشہ یا تو کسی سابق غلطی کا ہوتا ہے یا کسی رہی ہوئی بات کی تکمیل کر کے اس کے نقصان کو پورا کیا جاتا ہے۔ بدرد دریدن سے فعل مضارع ہے اور ب زائد ہے معنیٰ ہیں۔ پھاڑ دے گی۔ اندر ناف ناف کے اندر ستمگار اسم فاعل ترکیبی ہے۔ ظلم کرنے والا۔ پائیدار ف مستقل برابر۔ ہمیشہ۔ مطلب یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ لوگوں کا بیان ہے کہ جن لوگوں پر وہ ظالم ظلم کیا کرتا تھا ان ہی میں سے ایک شخص کا گذر اس کے پاس سے ہوا اس نے اس کی تباہ حالت کو دیکھ کر غور کیا اور کہا جس کا حاصل یہ ہے کہ عقلمندوں کے نزدیک یہ بات درست نہیں ہے کہ جس شخص کو کوئی عہدہ مل جائے وہ زور وطاقت سے دوسرے کا مال ہڑپ کر جائے اس لئے کہ سخت ہڈی حلق سے نیچے تو اتاری جاسکتی ہے مگر جب وہ ناف میں پھنس جائے گی تو پیٹ کو چاک کر دے گی یعنی پیٹ میں جانے کی وجہ سے درد پیدا ہوگا اور ڈاکٹر حکم دے گا کہ ہڈی کے نکالنے کی صورت یہ ہے کہ پیٹ کا آپریشن کیا جائے۔ اور یہ کوئی ضروری نہیں کہ آپریشن سے اس کو اس مصیبت سے نجات مل جائے بلکہ جان بھی جاسکتی ہے اس لئے ظلم کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عاملوں اور وزیروں کو بادشاہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مخلوق پر ظلم و ستم نہ کرنا چاہئے ورنہ اس کا نتیجہ بہت ہی خراب نکلتا ہے جیسا کہ اس واقعہ میں ہوا کہ اس ظالم کی جان چلی گئی۔

حکایت (۲۲) مردم آزارے را حکایت کنند کہ سنگے بر سر صالحے زد درویش را مجال انتقام نبود سنگ را نگاہ میداشت تا زمانے کہ ملک را براں لشکری خشم آمد و در چاہ کرد درویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت گفتا تو کیستی و ایں سنگ چرا زدی گفت من فلانم و ایں ہماں سنگ ست کہ در فلاں تاریخ بر سر من زدی گفت چندیں روزگار کجا بودی گفت از جاہت اندیشہ میکردم اکنوں کہ در چاہت دیدم فرصت غنیمت دانستم۔

ترجمہ:۔ لوگوں کو ایک ستانے والے کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ایک پتھر ایک نیک آدمی کے سر پر مارا اور درویش

کو بدلہ لینے کی طاقت نہ تھی وہ پتھر کی حفاظت کرتا رہا یہاں تک کہ ایک وقت بادشاہ کو اس سپاہی پر غصہ آگیا اور کنویں میں قید کردیا درویش اس جگہ آیا اور اس کے سر پر پتھر دے مارا۔ اس نے کہا تو کون ہے اور یہ پتھر تو نے کیوں مارا، اس نے کہا کہ میں فلاں ہوں اور یہ وہی پتھر ہے کہ فلاں تاریخ میں تو نے میرے سر پر مارا تھا اس نے کہا تو اتنے زمانہ تک کہاں تھا درویش نے کہا میں تیرے عہدہ سے اندیشہ کرتا تھا اب جبکہ میں نے تجھ کو کنویں میں دیکھا موقع غنیمت جانا۔

حل الفاظ و مطلب :۔ مردم آزارے لوگوں کو ستانے والا سنگے ف ایک پتھر۔ مجال انتقام بدلہ لینے کی طاقت، نگاہ می داشت حفاظت سے رکھتا تھا۔ خشم ف غصہ تاریخ ع ایک دن رات، مہینے کا ایک دن۔ جمع تواریخ جاہت تیرا مرتبہ۔ تیرا عہدہ فرصت ف موقع۔ مطلب واضح ہے۔

مثنوی ؎

نا سزائے را کہ بینی بختیار عاقلاں تسلیم کردند اختیار

چوں نداری ناخنِ درندہ تیز بابداں آں بہ کہ کم گیری ستیز

ہر کہ بافولاد بازو پنجہ کرد ساعدِ سیمینِ خود را رنجہ کرد

باش تا دستش ببندد روزگار پس بکام دوستاں مغزش بر آر

ترجمہ:۔ (۱) جس نالائق کو تو نصیبہ ور دیکھے (ایسی جگہ) عقلمندوں نے تسلیم ورضا اختیار کی ہے۔

(۲) جب تو پھاڑنے والا تیز ناخن نہیں رکھتا ہے۔ تو بروں کے ساتھ اسوقت بہتر یہ ہے کہ تو لڑائی نہ کرے۔

(۳) جو شخص فولادی بازو والے سے پنجہ لڑاتا ہے۔ تو وہ اپنے نازک بازوؤں کو رنجیدہ کرتا ہے۔

(۴) ٹھہر جا تاکہ زمانہ اس کا ہاتھ باندھ دے۔ پھر دوستوں کے نصیب سے اس کا مغز نکال لے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ ناسزائے ف نالائق۔ بینی تو دیکھے بخت یار نصیبہ ور، درندہ پھاڑنے والا، کم گیری کم کرے۔ فولاد ف ع نہایت سخت۔ اور اعلیٰ قسم کا لوہا جس سے تلواریں۔ چھری وغیرہ بنائی جاتی ہیں۔ اسپات۔ سخت۔ کڑا۔ مضبوط۔ فولاد بازو سخت اور مضبوط بازو۔ ساعد ع کلائی۔ سیمیں یہ لفظ سیم بمعنی چاندی اور یں کلمۂ نسبت سے مرکب ہے۔ ساعد سیمیں نازک کلائی جیسی کہ چاندی نرم و نازک ہوتی ہے۔ رنجہ ف تکلیف۔ رنجیدہ باش بوقف کن کے معنی میں ہے۔ ٹھہر جا۔ ببندد بستن سے ہے۔ باندھ دے۔ کام ف مقصد نصیب۔ بر آر بر آوردن سے فعل امر ہے تو نکال لے۔

مطلب یہ ہے کہ جب کسی نالائق آدمی کو دیکھو کہ وہ صاحب نصیب ہو گیا ہے تو اس کی اطاعت کرلو۔ اس لئے کہ ایسے موقع پر عقلمندوں نے تسلیم ورضا ہی اختیار کی ہے جب تمہارے اندر قوت نہیں تو بُرے لوگوں کے ساتھ لڑائی مت کر اس لئے کہ جو شخص قوت و طاقت نہ رکھنے کے باوجود سخت اور مضبوط بازو والے سے پنجہ لڑائے تو وہ اس کا کچھ تو بگاڑ نہیں سکتا البتہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور بازو کو تکلیف پہونچائیگا۔ اس لئے تم ایسے موقع پر بدلہ نہ لو۔ بلکہ

انتظار کرو۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ وہ مجبور ولاچار ہو جائیگا اور تمہارے دوست واحباب صاحب اقبال ہوں گے پھر ان کے واسطے سے اس کا مغز نکال لینا۔

حکایت (۲۳) یکے را از ملوک مرضے ہائل بود کہ اعادتِ ذکر آں نا کردن اولیٰ طائفہ از حکمائے یونان متفق شدند کہ مرایں درد را دوائے نیست مگر زہرۂ آدمی کہ بچندیں صفت موصوف باشد بفرمود طلب کردن دہقاں پسرے را یافتند براں صورت کہ حکیماں گفتہ بودند پدر ومادرش را بخواندند وبہ نعمتِ بیکراں خوشنود گردانیدند قاضی فتویٰ داد کہ خونِ یکے از رعیت ریختن سلامتِ نفسِ پادشہ را روا باشد جلاد قصد کرد پسر سر سوئے آسماں بر آورد و تبسم کرد ملک پرسید کہ دریں حالت چہ جائے خندیدن ست گفت نازِ فرزند بر پدر ومادر باشد ودعویٰ پیشِ قاضی برند داد از پادشاہ خواہند اکنوں پدر ومادر بعلتِ حطام دنیا مرا بخوں درسپردند وقاضی بکشتنم فتویٰ داد وسلطاں مصالح خویش اندر ہلاکِ من می بیند بجز خدائے عزّ وجل پناہے نمی بینم۔

ترجمہ:۔ بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کو ایک ڈراونی اور خطرناک بیماری تھی کہ اس کا ذکر نہ دہرانا ہی بہتر ہے یونان کے حکیموں میں سے ایک جماعت متفق ہو گئی کہ خاص اس درد کی کوئی دوا نہیں ہے مگر اس شخص کا پتہ جو اتنی صفات سے موصوف ہو بادشاہ نے تلاش کرنے کا حکم دیا ایک گاؤں کے رئیس کے لڑکے کو اسی صورت پر پایا جیسا کہ حکیموں نے کہا تھا۔ اس کے ماں باپ کو بُلایا اور بے حساب دولت دے کر خوش کر دیا اور قاضی نے فتویٰ دے دیا کہ رعایا میں سے ایک شخص کا خون بہانا بادشاہ کی جان کو بچانے کے لئے جائز ہے جلاد نے ارادہ کر لیا لڑکے نے آسمان کی طرف سر اُٹھایا اور مسکرایا بادشاہ نے پوچھا کہ اس حالت میں ہنسنے کا کیا موقع ہے لڑکے نے کہا کہ اولاد کا ناز باپ اور ماں پر ہوتا ہے اور دعویٰ قاضی کے سامنے لے جاتے ہیں اور انصاف بادشاہ سے چاہتے ہیں اور ماں باپ نے دنیا کی دولت کی وجہ سے مجھے قتل ہونے کے لئے سونپ دیا اور قاضی نے میرے مار ڈالنے کا فتویٰ دے دیا اور بادشاہ اپنی مصلحتیں میرے ہلاک ہونے میں دیکھتا ہے۔ اب خدائے بزرگ و برتر کے سوا میں کوئی پناہ نہیں دیکھتا ہوں۔

بیت ؎ پیشِ کہ بر آورم ز دستت فریاد ہم پیشِ تو از دستِ تو میخواہم داد

ترجمہ:۔ کس کے آگے تیرے ظلم کی فریاد کروں۔ تیرے ہاتھ سے تیرے ہی سامنے انصاف چاہتا ہوں۔

حل الفاظ و مطلب:۔ مرضے ع ایک بیماری ہائل ع ڈراونی۔ خطرناک اعادت ذکر آں اس کا ذکر دہرانا زہرہ پتہ۔ طلب ع بلانا۔ تلاش کرنا دہقان ف گاؤں کا چودھری۔ زمیندار۔ نعمت بے بیکراں بے حساب دولت۔ جلاد ع کھال کھینچنے والا۔ مولانا عبدالباری آسی فرماتے ہیں کہ جلاد اگرچہ عربی محاورے میں

کوڑے اور دڑے لگانے والے کو کہتے ہیں مگر فارسی والوں کے محاورے میں اس شخص کے لئے بولا جاتا ہے جو بادشاہ کے حکم سے مجرموں کو قتل کرتے ہیں۔ فتویٰ ع حکم شرعی جو قاضی وغیرہ جاری کرے۔ حطام ع حاء کے ضمہ کے ساتھ معنی ہیں گھاس کا ٹکڑا۔ لیکن یہاں مجازاً دنیا کی دولت مُراد ہے۔ لغت کی کتاب میں اس کے معنی بیان کئے گئے ہیں۔ ٹوٹی پھوٹی چیز، کوڑا کرکٹ۔ گلستاں کے فارسی حاشیہ میں لکھا ہے کہ اس کے معنی ہیں۔ ہر چیز کا ٹکڑا۔ دنیا کا تھوڑا سا مال۔ اس معنی کی بناء پر بادشاہ کی بے حساب دولت کو حطام اس وجہ سے کہا کہ ذات انسان جو کہ اشرف المخلوقات میں سے ہے اس کی طرف نظر کرتے ہوئے بادشاہ کا مال و متاع بہت ہی کم ہے۔ کہ مخفف ہے۔ کس، کا۔ مطلب واضح ہے۔ البتہ اس شعر کا مفہوم سمجھ لیجئے۔ لڑکے نے بادشاہ کو کہا کہ تیرے ظلم کے متعلق کس سے فریاد کروں۔ تیرے ظلم کا انصاف تجھ ہی سے چاہتا ہوں۔

سلطاں را دل ازیں سخن بہم بر آمد و آب در دیدہ بگردانید و گفت ہلاکِ من اولیٰ تر کہ خونِ چنیں طفلے ریختن بیگناہ سر و چشمش ببوسید و در کنار گرفت و آزاد کرد و نعمتِ بے اندازہ بخشید گویند ہمدراں ہفتہ صحت یافت۔

ترجمہ:۔ بادشاہ کا دل اس بات سے بھر آیا اور آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور کہا میرا مرنا ایسے بے گناہ بچے کا خون بہانے سے زیادہ اچھا ہے اس کے سر اور آنکھوں کو بوسہ دیا۔ اور اس کو گود میں اٹھالیا۔ اور اس کو آزاد کر دیا اور بے شمار دولت بخش دی لوگ کہتے ہیں کہ اسی ہفتہ میں صحت پائی۔

قطعہ ؎ ہمچناں در فکرِ آں بیتم کہ گفت پیلبانے بر لبِ دریائے نیل
زیرِ پایت گر بدانی حالِ مور ہمچو حالِ تست زیرِ پائے پیل

ترجمہ:۔ (۱) میں اسی طرح ایک شعر کی فکر میں ہوں جو۔ ایک ہاتھی بان نے دریائے نیل کے کنارے پر کہا تھا۔
(۲) اگر تو اپنے پاؤں کے نیچے چیونٹی کا حال جاننا چاہتا ہے۔ تو یہ ہاتھی کے پاؤں کے نیچے تیرے حال کی طرح ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ بہم بر آمد بھر آیا یعنی بادشاہ اس لڑکے کی گفتگو سے متأثر ہوا اور رقت قلبی پیدا ہو گئی آب در دیدہ بگردانید آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ ہلاکِ من میرا ہلاک ہونا۔ میرا مرنا۔ اولیٰ تر زیادہ اچھا ہے۔ زیادہ بہتر ہے۔ ہمدراں ہفتہ اسی ہفتہ میں۔ در فکر آں اُس کی فکر میں۔ پیلبانے ایک ہاتھی بان دریائے نیل ایک مشہور دریا کا نام ہے جو شہر مصر کے قریب بہتا ہے۔ مور ف چیونٹی۔

مطلب:۔ یہ ہے کہ لڑکے کی درد بھری گفتگوں سے بادشاہ کے قلب میں رقت طاری ہو گئی اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور کہا کہ اس بے گناہ اور معصوم بچے کو قتل کرنے سے میرا مرنا ہی اچھا ہے۔ اور اس لڑکے کے سر اور آنکھوں کو بوسہ دیا اور گود میں اٹھالیا اور بے شمار دولت دے کر اس کو آزاد کر دیا لوگوں کا بیان ہے کہ اسی ہفتہ میں بادشاہ تندرست ہو گیا۔ حضرت شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ اس واقعہ کے مناسب میں اس شعر کے خیال میں ہوں جو ایک

ہاتھی بان نے دریائے نیل کے کنارہ پر پڑھا تھا۔ وہ شعر یہ ہے کہ۔ اگر تو اپنے پاؤں کے نیچے آئی ہوئی چیونٹی کا حال جاننا چاہتا ہے تو بس ایسا ہی سمجھ لے کہ تیرا حال ہاتھی کے پاؤں کے نیچے ہوتا ہے۔
اس حکایت کے ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ کسی عہدہ دار اور بادشاہ کو اپنے فائدہ کی وجہ سے کسی غریب کو ستانا نہیں چاہئے اور غریبوں اور مسکینوں پر رحم کرنا چاہئے اس لئے کہ مسکینوں اور غریبوں پر رحم کرنے سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم فرماتے ہیں۔

حکایت (۲۴) یکے از بندگان عمرو لیث گریختہ بود کساں در عقبش برفتند و باز آوردند وزیر را باوے غرضے بود اشارت بکشتنش کرد تا دیگر بندگاں چنیں فعل نیارند بندہ سر پیشِ عمرو لیث بر زمیں نہاد و گفت۔

ترجمہ:۔ عمرو لیث کے غلاموں میں سے ایک غلام بھاگ گیا تھا اور آدمی اس کے پیچھے گئے اور اس کو واپس لائے وزیر کو اس سے کچھ دشمنی تھی اس نے اس کے مار ڈالنے کا اشارہ کیا تاکہ اور غلام ایسے افعال نہ کریں۔ غلام نے عمرو لیث کے سامنے سر زمین پر رکھا اور کہا۔

فرد:۔ ہرچہ رود بر سرم چوں تو پسندی رواست بندہ چہ دعویٰ کند حکم خداوند راست

ترجمہ:۔ جو کچھ میرے سر پر گذر جائے جب تو پسند کرے تو جائز ہے۔ بندہ کیا دعویٰ کر سکتا ہے جب آقا کا حکم ہے۔
حل الفاظ و مطلب:۔ بندگان بندہ کی جمع ہے۔ قاعدہ ہے کہ جس مفرد کے آخر ہ ہو جب اس کی جمع بناتے ہیں تو ہ کو گ سے بدل لیتے ہیں۔ لہٰذا بندہ کے ہ کو گ سے بدل دیا گیا۔ عمرو لیث عمرو ملک فارس کے ایک بادشاہ کا نام ہے جس نے شہر شیراز آباد کیا تھا۔ اور لیث اس کا لقب تھا۔ اور بعض کی رائے یہ ہے کہ اس کے والد کا نام لیث تھا ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی اور شخص ہو لفظ عمرو عین کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ عمر کے بعد واؤ لایا گیا ہے تاکہ عمر بضم العین اور عمرو بفتح العین کے درمیان فرق ہو جائے اس لئے کہ جب عین کا فتحہ ہو تو را کے بعد واؤ لایا جاتا ہے۔ چنیں اس طرح۔ چنیں اصل میں چون ایں تھا تخفیف کے لئے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ گریختہ بود گریختن سے واحد غائب فعل ماضی بعید ہے۔ بھاگ گیا تھا۔ کساں کس کی جمع ہے۔ عقب ع عین کے فتحہ اور ق کے سکون کے ساتھ نیز عین اور قاف کے فتحہ کے ساتھ بھی پڑھا جاتا ہے۔ معنیٰ ہیں پیچھے۔
مطلب:۔ یہ ہے کہ اس حکایت کے اندر عمرو لیث کے ایک غلام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے جو ترجمہ سے واضح ہے۔

لیکن بموجب آنکہ پروردۂ نعمت ایں خاندانم نخواہم کہ در قیامت بخونِ من گرفتار آئی اجازت فرمائی تا وزیر را بکشم پس آنگہ بقصاص او بفرمائی خون من ریختن تا بحق کشتہ باشی ملک را خندہ گرفت وزیر را گفت چگونہ مصلحت می بینی وزیر گفت اے خداوندِ جہاں مصلحت آں می بینم کہ از بہرِ خدا و صدقۂ گورِ پدر اورا آزاد کنی تا

مرا نیز در بلائے نیفگند گناہ از من ست و قولِ حکیماں معتبر کہ گفتہ اند۔

ترجمہ:۔ لیکن چونکہ اس خاندان کی نعمت کا میں پالا ہوا ہوں میں نہیں چاہتا کہ بروز قیامت میرے خون کی وجہ سے آپ گرفتار ہو جائیں اجازت دیجئے کہ وزیر کو مار ڈالوں پھر اس وقت اس کے بدلے میں میرے خون بہانے کا حکم فرما دیجئے گا تاکہ حق بات پر تو قاتل بنے۔ بادشاہ کو ہنسی آگئی اور وزیر سے کہا کہ تو کیا مصلحت دیکھتا ہے۔ وزیر نے کہا کہ اے مالکِ جہاں میں یہی مصلحت دیکھتا ہوں کہ خدا کے واسطے اور اپنے باپ کی قبر کے صدقہ اس کو چھوڑ دیجئے تاکہ مجھ کو بھی کسی بلا میں نہ پھنسائے غلطی مجھ سے ہوئی ہے اور عقلمندوں کا قول معتبر ہے جو انہوں نے کہا ہے۔

قطعہ ؎
چو کردی با کلوخ انداز پیکار سرِ خود را بنا دانی شکستی
چو تیر انداختی بر روئے دشمن چناں داں کاندر آماجش نشستی

ترجمہ:۔ (۱) جب ڈھیلا پھینکنے والے سے تو نے جنگ کی۔ تو تو نے بے وقوفی سے اپنے سر کو توڑا۔
(۲) جب تو نے دشمن کی طرف تیر پھینکا۔ تو ایسا سمجھ کہ تو اس کے نشانہ پر بیٹھا ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ پرورده ف پالا ہوا۔ قصاص ع بدلہ لینا۔ شریعت کی جانب سے ایک متعین کردہ سزا کو کہتے ہیں۔ گور ف قبر بلا ع مصیبت قول ع بات جمع اقوال معتبر ع جس کا اعتبار کیا جائے کلوخ ف ڈھیلا۔ انداز انداختن سے اسم فاعل سماعی ہے۔ پھینکنے والا۔ پیکار ف جنگ۔ لڑائی۔ حاصل کرنے والا۔ چناں ف چوں آں کا مخفف ہے۔ معنیٰ ہیں ایسا آماج ف نشانہ گاہ۔

مطلب:۔ یہ ہے کہ اس وزیر نے کہا کہ جب آپ کا حکم ہے تو مجھے کوئی حق نہیں کہ شکوہ کروں لیکن چونکہ میں آپ ہی کے خاندان کی دولت سے پلا ہوا ہوں اس لئے میں نمک حرامی نہیں کرنا چاہتا اور میری یہ خواہش نہیں کہ قیامت کے دن میرے قتل کرنے کی وجہ سے آپ سے مواخذہ ہونے لگے اور آپ گرفتار ہو جائیں لہٰذا اگر آپ کو مجھے قتل ہی کرنا ہے تو مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس وزیر کو قتل کر دوں پھر قصاص میں آپ مجھے قتل کر دیں تاکہ آپ میرے قتل کرنے پر حق بجانب ہوں۔ بادشاہ کو اس کی یہ بات سن کر ہنسی آگئی اور وزیر سے کہا کہ تیری کیا رائے ہے۔ وزیر بولا کہ اے دنیا کے مالک میں اسی میں خیر سمجھتا ہوں کہ اس کو خدا کے واسطے اور اپنے باپ کی قبر کے صدقہ چھوڑ دیجئے تاکہ میں مصیبت میں گرفتار نہ ہو جاؤں اس لئے کہ اس بے چارہ کی کوئی غلطی نہیں۔ غلطی میری ہی ہے اور حکیموں کا قول معتبر ہے جو انہوں نے کہا ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص کسی دشمن پر تیر برساتا ہے تو اُسے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ وہ بھی اس کے نشانے پر ہے۔ اس لئے کہ جو شخص اپنے بھائی کے لئے کنواں کھودتا ہے وہ خود ہی اس میں گرتا ہے۔ اس حکایت کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وزیروں کو چاہئے کہ وہ بلاوجہ بادشاہ کے دربار میں کسی کی دشمنی نہ کریں۔ اور بادشاہوں کو چاہئے کہ وہ حاسدوں اور خود غرض لوگوں کی وجہ سے کسی کو سزا نہ دے بلکہ پہلے وہ مجرم کی بات غور سے سُنے پھر فیصلہ کرے۔

حکایت (۲۵) ملکِ زوزن را خواجہ بود کریم النفس نیک محضر کہ ہمگناں را در مواجہ حرمت داشتے و در غیبت نکو گفتے اتفاقاً از وحرکتے در نظر ملک ناپسند آمد مصادرت فرمود و عقوبت کرد و سرہنگانِ پادشاہ بسوابقِ نعمتِ او معترف بودند و بشکر آں مُرتہن در مدتِ توکیل او رفق و مُلاطفت کردندے و زجر و مُعاقبت روا نداشتندے۔

ترجمہ:۔ زوزن کے بادشاہ کا ایک شریف النفس اور نیک خصلت وزیر تھا جو سامنے تمام لوگوں کی عزت کرتا تھا اور غائبانہ میں بھی اچھا کہتا تھا۔ اتفاقاً اس کی ایک حرکت بادشاہ کی نظر میں ناپسند آئی اس نے جرمانہ اور سزا کا حکم کیا اور بادشاہ کے سپاہی اس کی پہلی نعمتوں کا اقرار کرتے تھے۔ اور اس کے شکریہ میں گروی تھے اس کی سپردگی کے زمانے میں نرمی اور مہربانی کرتے تھے۔ ڈانٹنا اور تکلیف دینا جائز نہ رکھتے تھے۔

قطعہ ۔
صلح با دشمن اگر خواہی ہر گہ کہ ترا　　در قفا عیب کند در نظرش تحسین کن
سخن آخر بدہاں میگذرد موذی را　　سخنش تلخ نخواہی دہنش شیریں کن

ترجمہ:۔ (۱) اگر تو دشمن کے ساتھ صلح کرنا چاہتا ہے تو جس وقت وہ تیرا۔ پیٹھ پیچھے عیب بیان کرے تو اس کے سامنے تعریف کر۔

(۲) بات آخر تکلیف دینے والے کے منہ سے ہو کر گذرتی ہے۔ اگر تو اس کی بات کڑوی نہیں چاہتا تو اس کا منہ میٹھا کر دے۔

حلِ الفاظ و مطلب :۔ مَلِک زوزن مرکب اضافی ہے۔ زوزن کا بادشاہ زوزن زُوزن زاء اول کے ضمہ اور واؤ مجہول اور دوسرے زاء کے فتحہ کے ساتھ لُوزن کے وزن پر۔ فارس کے ایک شہر کا نام ہے جس کے ایک جانب ہرات اور دوسری جانب نیشاپور واقع ہیں۔ یا پھر زوزن اس ملک کے بادشاہ کا نام ہے جس نے اس ملک کو آباد کیا تھا۔ لفظ زوزن کو اگر دوسری زاء کے کسرہ کے ساتھ مُؤمِن کے وزن پر پڑھیں تو اس کے معنیٰ ہوں گے۔ درہم۔ خواجہ ترکی زبان میں اس کے معنیٰ ہیں مالک اس کے علاوہ زبانوں میں اس کا ترجمہ وزیر۔ سردار وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ کریم النفس یہ لفظ مرکب اضافی ہے۔ اور اضافت الصِفت الی الموصوف کے قبیل سے ہے۔ یعنی موصوف کو مضاف الیہ اور صفت کو مضاف بنایا گیا ہے۔ اصل عبارت اس طرح تھی۔ نَفسٌ کَرِیمٌ شریف نفس۔ شریف طبیعت والا آدمی۔ مُواجہ ع آمنے سامنے ہونا۔ حرمت ع عزت۔ غیبت غین کے فتحہ اور یاء کے سکون اور باء کے فتحہ کے ساتھ۔ غائبانہ، عدم موجودگی۔ اتفاقاً اچانک۔ ناگاہ۔ یکایک۔ مُصادرت ع ضبط کرلینا۔ تاوان عائد کرنا۔ سوابق نعمت مرکب اضافی ہے اور اضافت الصفت الی الموصوف کے قبیل سے ہے۔ اصل عبارت ہے نعمت سابق۔ پہلی نعمت۔ مُعترف ع اقرار کرنے والا۔ مُرتہن ع گروی مرتہن کے اصل معنیٰ ہیں گروی رکھنے والا۔ رہن رکھنے والا۔ اگر مرتہن کو اسم مفعول کا صیغہ قرار دیا جائے تو معنیٰ ہوں گے کہ ہم گروی رکھ دیئے گئے۔ توکیل ع سپرد کرنا۔ وکیل بنانا۔ رِفق راء کے کسرہ کے ساتھ۔ نرمی کرنا۔ ملاطفت ع مہربانی کرنا زجر ع ڈانٹنا۔

مُعاقبت ع سزا دینا۔ صلح ع میل ملاپ، دوستی، اتحاد، نئے سرے سے دوستی، آپس کی صفائی، امن وامان، باہمی تصفیہ۔ قانون قفا ع گدی، پیچھے۔ عیب ع برائی جمع عیوب تحسین ع تعریف کرنا۔ خوبی بیان کرنا۔ موذی ع باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ معنیٰ ہیں۔ تکلیف دینے والا۔ تلخ ف کڑوی۔ شیریں ف میٹھا۔
مطلب واضح ہے۔

انچہ خطابِ مَلِک بود از عہدۂ بعضے بیروں آمد و بہ بقیتے در زنداں بماند آوردہ اند کہ یکے از ملوکِ نواحی در خفیہ پیغامش فرستاد کہ ملوکِ آں طرف قدر چناں بزرگوارندا نستند و بیعزتی کردند اگر رائے عزیزِ فلاں اَحسَنَ اللّٰہُ خَلاصَہ بجانبِ ماالتفاتے کند در رعایتِ خاطرش ہر چہ تمام ترسعی کردہ آید داعیانِ ایں مملکت بدیدارِ او مفتقرند وجوابِ ایں حروف را منتظر خواجہ چوں بریں وقوف یافت از خطر اندیشید در حال جوابے مختصر کہ اگر برملا افتد فتنہ نباشد بر قفائے ورق نوشت وروان کرد۔

ترجمہ:۔ جو کچھ بادشاہ کا عتاب تھا بعض کی ذمہ داری سے نکل گیا۔ اور باقی کی وجہ سے جیل خانہ میں رہا لوگوں نے بیان کیا ہے کہ آس پاس کے رہنے والے بادشاہوں میں سے ایک نے خفیہ طور پر اس وزیر کو پیغام بھیجا کہ اُس طرف کے بادشاہوں نے ایسے بزرگوار شخص کے مرتبہ کو نہ جانا اور بے عزتی کی۔ اگر فلاں عزیز کی رائے (اللہ تعالیٰ اس کی رہائی اچھے طریقے سے کردے) ہماری جانب توجہ کرے تو اس کی جو کچھ بھی رعایتیں ہوں گی پوری کوشش کی جائیگی اس سلطنت کے بڑے بڑے لوگ اس کے دیکھنے کے محتاج ہیں اور ان حروف کے جواب کے منتظر ہیں جب اس پر اطلاع پائی تو خطرے کا اندیشہ کیا اور فوراً اس طرح کا مختصر جواب دیا کہ اگر ظاہر ہو تو کوئی فتنہ پیدا نہ ہو۔ اس ورق (خط) کی پشت پر لکھ دیا اور روانہ کر دیا۔

حل الفاظ و مطلب :۔ عتاب مَلِک بادشاہ کا عتاب۔ عُہدہ ع ذمہ داری۔ نواحی ع ناحیۃ کی جمع ہے۔ اطراف۔ آس پاس۔ خفیہ پوشیدہ۔ بزرگوار ف یہ لفظ مرکب ہے بزرگ اور دار سے معنیٰ ہیں بڑے مرتبہ والا۔ احسن اللہ خلاصہ یہ دعائیہ جملہ ہے۔ معنیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی رہائی اچھے طریقے سے کرے۔ رعایت خاطر دل جوئی سعی ع کوشش۔ جوابے مختصر ایسا مختصر جواب برملا ف ظاہر اعیان ع عین کی جمع ہے۔ بڑے بڑے لوگ مُفْتَقِر ع محتاج ہونا قفا ع پشت۔ ورق ع کاغذ کا ٹکڑا یا پرچہ۔ یہاں خط کے معنیٰ میں ہے۔
مطلب اگلی عبارت کے ترجمہ و تحقیق کے بعد ملاحظہ ہو۔

یکے از متعلقان کہ بریں واقف بود مَلِک را اعلام کرد کہ کہ فُلاں را کہ حبس فرمودہ با ملوکِ نواحی مراسلت دارد مَلِک بہم بر آمد و کشف ایں خبر فرمود قاصد را

بگرفتند ورسالت برخواندند بشتہ بود کہ حسنِ ظنِ بزرگاں بیش از فضیلتِ ماست وتشریفِ قبولے کہ فرمودند بندہ را امکانِ اجابتِ آں نیست بحکمِ آنکہ پروردۂ نعمتِ ایں خاندان ست وباندک مایۂ تغیرِ خاطرے باولی نعمتِ قدیم بیوفائی نتواں کرد۔

ترجمہ:۔ بادشاہ کے متعلقین میں سے ایک نے جو اس پر مطلع تھا بادشاہ کو خبر کر دیا کہ فلاں شخص جس کو آپ نے قید کیا ہے آس پاس کے بادشاہوں سے خط وکتابت رکھتا ہے بادشاہ کو غصہ آگیا اور اس خبر کی تحقیقات کا حکم فرمایا۔ قاصد کو لوگوں نے پکڑلیا اور خط کو پڑھا لکھا ہوا تھا کہ آپ بزرگوں کا اچھا خیال ہماری فضیلت سے زیادہ ہے۔ اور قبولیت کا اعزاز جس کے متعلق فرمایا ہے بندہ کو اس کی قبولیت کا امکان نہیں ہے۔ اس سبب سے کہ میں اس خاندان کی نعمت کا پرورش یافتہ ہوں۔ تھوڑی سی رنجش کی وجہ سے قدیم آقا کی نعمت سے بے وفائی نہیں کی جاسکتی۔

فرد:۔ آں راکہ بجائے تست ہر دم کرمے عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے

ترجمہ:۔ وہ شخص جو کہ ہر وقت تجھ پر کرم کرتا ہے۔ اگر عمر بھر میں وہ ایک ظلم کرے تو اس کو معذور رکھ

حل الفاظ و مطلب:۔ متعلقان ج متعلق کی جمع ہے۔ تعلق رکھنے والے۔ بیوی بچے۔ گھر کے لوگ۔ نوکر چاکر اعلام ج خبر کر دینا۔ اطلاع کر دینا۔ حبس ج قید مُراسلت خط وکتابت کرنا کشف ج کھولنا۔ تحقیق کرنا۔ قاصد ج پیغام پہنچانے والا۔ بشتہ اصل میں نوشتہ تھا۔ تخفیف کے لئے واؤ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ معنی ہیں لکھا ہوا۔ حُسن ظن اچھا خیال تشریف قبول خلعتِ قبول، قبولیت کا اعزاز امکان اجابت قبول کرنے کا امکان۔ قبول کرنے کی طاقت بحکم آنکہ اس وجہ سے کہ پروردہ پرورش یافتہ۔ پالا ہوا۔ ولی انعام انعام کرنے کا مالک یعنی احسان کرنے والا ہر دم ہر وقت کرم ج سخاوت کرنا۔ بخشش کرنا۔ ستم ف ظلم۔

مطلب یہ ہے کہ اس وزیر سے بادشاہ نے باز پرس کی تو بعض ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو گیا لیکن بعض کی وجہ سے جیل خانہ ہی میں رہنا پڑا لوگوں کا بیان ہے کہ اسی اثناء میں اس وزیر کو قرب وجوار کے بادشاہوں نے خط لکھا کہ آپ ہمارے یہاں تشریف لائیں آپ کو ہر طرح کی سہولیات دی جائیں گی تو اس نے حق شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے جواب دیا کہ تھوڑی سی ناراضگی کی وجہ سے پرانے احسانات کو بھول کر میں بے وفائی نہیں کر سکتا لہٰذا میں جانے سے معذور ہوں۔

مَلک را سیرتِ حق شناسیِ او خوش آمد وخلعت ونعمت بخشید وعذر خواست کہ خطا کردم کہ ترا بے مجرم وخطا بیازردم گفت اے خداوند بندہ دریں حالت مر خداوند را خطائے نمی بیند بلکہ تقدیرِ خداوند تعالیٰ چنیں بود کہ مر ایں بندہ را مکروہے رسد پس بدستِ تو اولیٰ تر کہ حقوقِ سوابقِ نعمت بریں بندہ داری وایادیِ مِنّت وحکما گفتہ اند

ترجمہ:۔ بادشاہ کو اُس کی حق شناسی کی عادت پسند آئی اور خلعت ونعمت بخشا اور عذر چاہا کہ میں نے غلطی کی کہ تجھ کو بغیر جرم اور غلطی کے میں نے تکلیف دی اس نے کہا اے آقائے نعمت بندہ اس حالت میں آقا کی غلطی کی طرف نظر نہیں کرتا۔ بلکہ حق تعالیٰ کا حکم یہی تھا کہ اس بندہ کو تکلیف پہونچے گی پس وہ تکلیف آپ کے ہاتھ سے زیادہ موزوں تھی اس لئے کہ پہلی نعمتوں کے حقوق اور احسانات اس بندہ پر آپ رکھتے ہیں۔ اور عقلندوں نے کہا ہے۔

مثنوی ۔ گر گزندت رسد زِ خلق مرنج کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج
از خدا داں خلافِ دشمن و دوست کہ دلِ ہر دو در تصرّف اوست
گرچہ تیر از کمان ہمی گذرد از کماں دار بیند اہلِ خرد

ترجمہ:۔(۱) اگر تجھ کو مخلوق سے تکلیف پہونچے تو رنج نہ کر۔ اس لئے کہ مخلوق سے نہ آرام پہونچتا ہے نہ رنج۔
(۲) دشمن اور دوست کا اختلاف خدا کی طرف سے جان۔ اس لئے کہ دونوں کا دل اسی کے قبضہ میں ہے۔
(۳) اگرچہ تیر کمان سے گذرتا ہے۔ لیکن عقلمند کمان رکھنے والے ہی کی طرف سے خیال کرتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ حق شناسی حق پہچاننا۔ خلعت وہ جوڑا جو بادشاہوں کی طرف سے کسی کو انعام میں دیا جاتا ہے۔ خطا ع غلطی۔ جمع خطایا۔ جرم ع گناہ، غلطی، جمع جرائم۔ مرخدا وندرا خاص کر آقا کو تقدیر وہ اندازہ جو اللہ تعالیٰ نے روز اول ہر چیز کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ مکروہ ع کوئی غیر پسندیدہ بات، کوئی تکلیف ایادی ید کی جمع منتہی الجموع ہے اور اس جگہ ید کے معنی ہاتھ کے نہیں بلکہ نعمت کے ہیں۔ گزند ف تکلیف مرنج رنجیدن سے نہی حاضر ہے۔ رنج نہ کر خلق ع مصدر ہے اور اسم مفعول یعنی مخلوق کے معنی میں ہے۔ خلاف ع اختلاف تصریف ع قبضہ، قدرت جمع تصرفات۔ کمان ف کاف کے فتحہ کے ساتھ۔ ایک خمدار آلہ جس سے تیر چلاتے ہیں۔ دھنک۔ عربی میں اس کو قوس کہا جاتا ہے۔ آسمان کے بارہ برجوں میں سے نویں برج کو کمان کہتے ہیں۔ (برہان قاطع) اہل خرد عقل والا۔ عقلمند۔

مطلب یہ ہے کہ جب بادشاہ نے دیکھا کہ اس نے حق شناسی کا ثبوت دیا ہے نمک حرامی نہیں کی تو اس کی یہ خصلت بادشاہ کو پسند آئی اور مال و دولت سے نوازا اور عذر کا اظہار کیا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی کہ میں نے بلا قصور تجھ کو تکلیف پہونچائی وزیر نے عرض کیا کہ اے آقا میری نظر میں آپکی کوئی غلطی نہیں آئی، البتہ تقدیر میں یہ لکھا ہوا تھا کہ میں کسی تکلیف میں مبتلا کیا جاؤں وہ تکلیف تو بہر حال مجھے پہونچ کر رہتی لیکن دوسروں کے ہاتھ سے پہونچنے کے بجائے آپکے ہاتھ سے پہونچنی بہتر ہے اس لئے کہ آپ ہمارے محسن ہیں، اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ وہ اپنے نمک خواروں کی چھوٹی اور معمولی باتوں پر گرفت نہ کریں بلکہ چشم پوشی اور درگذر سے کام لیں۔

حکایت (۲۶) یکے را از ملوکِ عرب شنیدم کہ با متعلقانِ دیواں میگفت کہ مرسومِ فلاں را چندانکہ ہست مضاعف کنید کہ ملازمِ درگاہ است و مترصدِ فرماں

ودیگر خدمتگاران بلہو ولعب مشغول و دراداۓ خدمت متہاون صاحبدلے بشنید فریاد و خرُوش از نہادش بر آمد پرسیدندش کہ چہ دیدی گفت مراتبِ بندگان بدرگاہِ خدائے تعالیٰ ہمیں مثال دارد

ترجمہ:۔ عرب کے بادشاہوں میں سے ایک کے بارے میں نے سنا ہے کہ وہ کچہری کے متعلقین سے کہہ رہا تھا کہ فلاں شخص کی جتنی تنخواہ ہے اس سے دوگنی کردو اس لئے کہ وہ دربار کا حاضر باش ہے۔ اور حکم کا منتظر رہتا ہے اور دوسرے خدمت گار کھیل کود میں مشغول اور خدمت کے ادا کرنے میں سست ہیں۔ ایک دل والے نے سنا۔ اور اس بادشاہ کے طرز وروش کو دیکھ کر آہ وبکا کرنے لگا، لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تونے کیا دیکھا اس نے کہا کہ بندوں کے درجات خدا تعالیٰ کی درگاہ میں یہی مثال رکھتے ہیں۔

نظم ۔ دو بامداد گر آید کسے بخدمتِ شاہ ۔ سُوم ہر آینہ دروے کند بلطف نگاہ
امید ہست پرستندگانِ مخلص را ۔ کہ نا امید نگردند ز آستانِ آلہ

ترجمہ:۔ دودن صبح کو اگر کوئی شخص بادشاہ کی خدمت میں آئے۔ تو تیسرے دن ضرور بالضرور اس کی طرف مہربانی کی نگاہ کرے گا۔

(۲) اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے والوں کو امید ہے۔ کہ وہ خدائی دہلیز سے ناامید نہ لوٹیں گے۔

مثنوی ۔ مہتری در قبولِ فرمان ست ۔ ترکِ فرمان دلیلِ حرمان ست
ہر کہ سیمائے راستاں دارد ۔ سرِ خدمت بر آستاں دارد

ترجمہ:۔ (۱) سرداری فرمان کے قبول کرنے میں ہے۔ اور فرمان کو ترک کرنا محرومی کی دلیل ہے۔
(۲) جو شخص سچوں کی سی پیشانی رکھتا ہے۔ وہ خدمت کا سر دہلیز پر رکھتا ہے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ ملوکِ عرب مرکب اضافی ہے۔ عرب کا بادشاہ دیوان کی تحقیق گذر چکی ہے۔ مرسوم ع رسم سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ لکھی ہوئی۔ طے شدہ۔ یعنی تنخواہ مُضاعف ع دوگنا، دوچند ملازم ع وہ شخص جس نے حاضری کو لازم پکڑ رکھا ہو۔ یعنی حاضر باش مترصد ع انتظار کرنے والا۔ لہو ولعب کھیل کود۔ لہو لوہو کا مخفف ہے معنی ہیں خون۔ متہاون ع سستی کرنے والا صاحبدلے ایک دل والا، اللہ والا۔ نہاد نون کے فتحہ کے ساتھ بمعنی طرز وروش۔ مراتب مرتبہ کی جمع ہے، درجات ہمیں مثال دارد یہی مثال رکھتے ہیں۔ دوبامداد دودن صبح ہر آئینہ ضرور بالضرور۔ بہر حال۔ پَرِسْتَنْدِگاں یہ پرستندہ کی جمع ہے۔ اور ہ کو گ سے بدل دیا گیا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جس مفرد کے آخر میں ہ ہو جب اس کی جمع بناتے ہیں تو ہ کو گ سے بدل لیتے ہیں۔ پَرِسْتَنْدِگاں کے معنی ہیں۔ عبادت کرنے والے مُخلص ع اخلاص والا، خالص، بے ریا، راست باز، سچا دوست۔ آستان ف چوکھٹ، دہلیز۔ اِلہ ع معبود مہتری ف سرداری قبول ع قاف کے فتحہ کے

ساتھ۔ قبول کرنا، مان لینا۔ دلیل ج حُجت، وجہ، ثبوت، شہادت۔ حرمان ج محروم ہونا۔ بد نصیبی سیما ج علامت، نشانی، پیشانی، مگر یہاں تقدیر اور نصیب مُراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس کی قسمت سچے لوگوں کی طرح ہو گی تو وہ خدمت کرنے میں شرم وعار محسوس نہ کرے گا۔

اس حکایت کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم بندوں کو حق جل وعلا کی اطاعت و بندگی میں لگے رہنا چاہئے تاکہ خداوند قدوس ہم پر اپنا خاص فضل و کرم فرمائے جیسا کہ اس دنیاوی بادشاہ کے دربار میں ہمیشہ حاضر رہنے والے اور حکم کا انتظار کرنے والے کی تنخواہ دوگنا کر دی گئی تھی۔

حکایت (۲۷) ظالمے را حکایت کنند کہ ہیزم درویشاں بر آستاں خریدے بحیف و توانگراں را دادے بہ طرح صاحبدلے برو گذر کرد و گفت

ترجمہ:۔ ایک ظالم کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ درویشوں کی لکڑیاں ظلم سے خریدتا تھا اور مالداروں کو نفع کے ساتھ دیتا تھا۔ ایک اللہ والے نے اس پر گذر کیا اور کہا۔

بیت ؎

ماری تو کہ ہر کرا بہ بینی بزنی	یا بُوم کہ ہر کجا نشینی بکنی

ترجمہ:۔ تو سانپ ہے کہ جس شخص کو دیکھتا ہے ڈس لیتا ہے۔ یا اُلو ہے کہ جس جگہ بیٹھتا ہے ویران کر دیتا ہے۔

قطعہ ؎

زورت ار پیش میرود با ما	با خداوندِ غیب داں نرود
زورمندی مکن بر اہلِ زمیں	تا دعائے بر آسماں نرود

ترجمہ:۔ (۱) اگر تیرا زور ہم پر چل سکتا ہے۔ تو غیب جاننے والے خدا کے سامنے نہیں چلے گا۔

(۲) زمین والوں پر زبردستی مت کر۔ تاکہ کوئی دعاء آسماں پر نہ جائے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ ظالمے ج ایک ظالم ہیزم درویشاں فقیروں کی لکڑی خُریدے ماضی تمنائی ہے لیکن یہاں ماضی استمراری کے معنی میں ہے اس لئے کہ ماضی تمنائی کبھی ماضی استمراری کے معنی میں بھی آتی ہے۔ خریدے کے معنی ہیں، خریدتا تھا۔ توانگراں ف تُوانگر کی جمع ہے۔ مالدار، دادے یہ بھی ماضی تمنائی ہے اور استمراری کے معنی میں ہے۔ دیتا تھا۔ طرح ج ڈالنا، بڑھانا۔ صاحبدلے ایک اللہ والا مار ف سانپ۔ بزنی تو ڈس لیتا ہے۔ بوم ج اُلو اس کی عادت ہے کہ جہاں بیٹھتا ہے وہ جگہ ویران ہو جاتی ہے۔ بکنی تو ویران کر دیتا ہے۔ یہ لفظ کَنْدَنْ سے ہے۔ زورت ف تیرا زور میرود چل جائے گا۔ غیب داں غیب کا جاننے والا۔ زورمندی زبردستی۔ ظلم و زیادتی۔

مطلب یہ ہے کہ حضرت شیخ سعدیؒ نے اس حکایت میں ایک ظالم بادشاہ کا واقعہ بیان کیا ہے جس کا مفہوم آپ نے ترجمہ سے سمجھ لیا ہو گا اسی لئے ترجمہ پر اکتفاء کیا جاتا ہے البتہ قطعہ میں ذکر کردہ آخری شعر کا مطلب سمجھ لیں وہ یہ ہے کہ شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ خبردار زمین والوں پر ظلم و زیادتی مت کر اس لئے کہ مظلوم کی دعاء بہت جلد قبول

ہو جاتی ہے۔ تو اگر ظلم کرے گا تو ہو سکتا ہے کہ کسی مظلوم کی آہ آسمان پر پہونچ جائے اور تو برباد ہو جائے۔

حاکم از گفتنِ او برنجید وروی از نصیحتش درہم کشید وبدُو التفات نکرد آخذَته العِزةُ بِالاِثم تاشبے آتشِ مطبخ درانبارِ ہیزم افتاد وسائرِ املاکش بسوخت واز بسترِ نرمش برخاکستر نشاند اتفاقاً ہماں شخص بروے بگذشت دیدش کہ بایاوراں ہمی گفت ندانم کہ ایں آتش از کجا درسرائے من افتاد گفت از دُودِ دلِ درویشاں۔

ترجمہ:۔ حاکم اس کے کہنے سے رنجیدہ ہوا اور اس کی نصیحت سے چہرہ پھیر لیا اور اس کی طرف التفات نہ کیا اس کو مرتبہ نے گناہ کے ساتھ پکڑ لیا۔ یہاں تک کہ ایک رات مطبخ کی آگ لکڑیوں کے ڈھیر میں جا پڑی اور اس کی تمام ملکیت کو جلا دیا اور اس کو نرم بستر سے گرم راکھ پر بٹھا دیا اتفاقاً وہی شخص اس پر گذرا اس کو دیکھا کہ وہ دوستوں سے کہہ رہا تھا میں نہیں جانتا کہ یہ آگ کہاں سے میرے محل میں آ پڑی اس نے کہا فقیروں کے دل کے دھوئیں سے۔

قطعہ ؎ حذر کن زدُودِ درونہائے ریش کہ رِیشِ دروں عاقبت سر کند
بہم بر مکن تا توانی دلے کہ آہے جہانے بہم بر کند

ترجمہ:۔ (۱) زخمی دلوں کے دھوئیں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ دل کا زخم انجام کار ظاہر ہوتا ہے۔
(۲) کسی دل کو پریشان نہ کر جہاں تک ممکن ہو۔ اس لئے کہ ایک آہ ایک دنیا کو پریشان کر دیتی ہے۔

لطیفہ برطاقِ کِسریٰ نوشتہ بود

ترجمہ:۔ کسریٰ کی محراب پر لکھا ہوا تھا۔

قطعہ چہ سالہائے فراواں وعمرہائے دراز کہ خلق برسرِ ما بر زمین بخواہد رفت
چنانکہ دست بدست آمدست مُلک بما بدستہائے دگر ہمچنیں بخواہد رفت

ترجمہ:۔ (۱) کیا ہے کہ برسہا برس اور مدت دراز تک۔ کہ زمین میں مخلوق ہمارے سر پر چلے گی۔
(۲) جس طرح کہ ہاتھ در ہاتھ مُلک ہمارے پاس آیا ہے۔ دوسروں کے ہاتھوں میں بھی اسی طرح جائے گا۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ برنجید رنجیدہ ہوا۔ التفات ع توجہ کرنا۔ آخذَته العِزةُ بالاِثم اس کو مرتبہ کے گمان نے اس گناہ پر مجبور کیا۔ سائر املاک پوری ملکیت خاکستر ف راکھ نشاستن نشاند ن سے واحد غائب فعل ماضی ہے۔ بٹھا دیا۔ یاوراں ف مددگار، دوست، بعض نسخوں میں یاراں ہے۔ سرائے ف محل دُود ف دھواں۔ درونہائے ف دروں کی جمع ہے۔ دل ریش ف زخم سر کند ظاہر ہوتا ہے۔ سالہائے فراواں برسہا برس۔ عمرہائے دراز لمبی عمر۔ خلق ع مخلوق دست بدست ہاتھ در ہاتھ۔ بخواہد رفت چلا جائے گا۔
مطلب یہ ہے کہ ظالم حاکم کو اس اللہ والے کی گفتگو سے رنج وملال ہوا اور اس کی نصیحت سن کر چہرہ بگاڑ لیا اور اس کی

طرف توجہ نہیں کی آخر کار ایک رات باورچی خانہ کی آگ اس کی لکڑیوں کے ڈھیر میں لگ گئی اور اس نے تمام مملوکہ چیزوں کو جلا ڈالا اور آرام وراحت کے نرم نرم بستر سے لاکر گرم گرم راکھ پر بٹھادیا سعدیؒ کے اس جملہ کی اہل ذوق نے بڑی تعریف کی ہے اور اس کو فصاحت وبلاغت کا اعلیٰ نمونہ بتاتے ہیں۔ چنانچہ ابوالفضل جیسا فصیح وبلیغ بھی اس اعتراف پر مجبور ہوا کہ وہ اس کا جیسا ایک جملہ بھی لکھ نہیں سکتا (حاشیہ گلستاں) اتفاقاً اسی بزرگ کا دوبارہ اس پر سے گذر ہوا بزرگ نے اس کو دیکھا کہ وہ اپنے دوست واحباب سے یہ کہہ رہا تھا کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ آگ میرے محل میں کہاں سے آئی اس بزرگ نے کہا کہ فقیروں کے دل کی آہ سے۔ زخمی دلوں کی آہ سے انسان کو ڈرنا چاہئے اس لئے کہ دل کا زخم ایک نہ ایک دن ظاہر ہوتا ہے لہٰذا جہاں تک ممکن ہو کسی دل کو پریشان نہ کیا جائے اس لئے کہ پریشان دل کی ایک آہ پوری دنیا کو تباہ وبرباد کردیتی ہے۔ آگے ایک لطیفہ بیان کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ یہ دنیا اور اس کا ساز وسامان فانی ہے لہٰذا اس فانی دنیا میں ظلم وستم سے پرہیز کرنا چاہئے۔ چنانچہ شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ برسوں برس اور اتنی لمبی عمر سے کیا فائدہ جبکہ ہمارے مرنے کے بعد مخلوق سر پر سے گذرے گی۔ اور ہم بے بس ہوں گے۔ جس طرح کہ یہ ملک ہاتھ در ہاتھ یعنی پہلے کوئی دوسرا اس کا حکمراں تھا پھر کوئی اور بنا یہاں تک کہ یہ میرے پاس آیا۔ پھر میری بھی موت ہوجائے گی اور یہ ملک دوسروں کے ہاتھ چلا جائے گا۔ جب ایسا ہی ہے کہ کسی کو یہاں رہنا نہیں ہے تو چاہئے کہ ظلم وزیادتی نہ کریں اور کسی مخلوق کو تکلیف نہ دیں۔ خصوصاً بادشاہوں اور حاکموں کو ظلم سے پرہیز کرنا چاہئے اس لئے کہ جو کمزوروں کو ستائے گا تو دنیا ہی میں اس کا یہ حشر ہوگا جیسا کہ اس ظالم حاکم کا ہوا۔

(اللہ تعالیٰ ہمیں ظلم وزیادتی سے بچائے آمین یارب العالمین)

حکایت (۲۸) یکے در صنعت کشتی گرفتن سر آمدہ بود سہ صد وشصت بندِ فاخر دانستے وہر روز ازاں بنوعے کشتی گرفتے مگر گوشۂ خاطرش باجمالِ یکے از شاگرداں میلے داشت سہ صد وپنجاہ ونہ بندش در آموخت مگر یک بند کہ در تعلیم آں دفع انداختے وتاخیر کردے۔

ترجمہ:۔ ایک شخص کشتی لڑنے کے فن میں انتہائی کمال کو پہونچا ہوا تھا اور عمدہ درجہ کے تین سو ساٹھ داؤں جانتا تھا اور روزانہ ان میں سے ایک سے کشتی لڑتا تھا مگر اسکے دل کا گوشہ شاگردوں میں سے ایک شاگرد کی خوبصورتی کی طرف میلان رکھتا تھا تین سو انسٹھ داؤں اس کو سکھادیئے مگر ایک داؤ کہ جسکے سکھانے میں ٹال مٹول اور دیر کر رہا تھا۔

حل الفاظ:۔ یکے اس میں ی تنکیر کے لئے ہو تو معنی ہوں گے۔ کوئی ایک۔ اور اگر ی وحدت کے لئے ہو تو معنی ہوں گے۔ ایک۔ صنعت ع پیشہ، فن۔ جمع صنائع کشتی ف لڑنا۔ پہلوانی کرنا۔ سر آمدہ انتہائی کمال کو پہونچا ہوا تھا۔ سہ صد وشصت تین سو ساٹھ بند فاخر ایسا داؤں جو فخر کے قابل ہو۔ نوع ع قسم جمع انواع۔ گوشۂ خاطر دل کا گوشہ۔ میل راغب ہونا۔ عاشق ہونا سہ صد وپنجاہ ونہ تین سو انسٹھ آموخت اس نے

سکھادیا بند ف رو،پیچ۔ دفع انداختی ٹال مٹول کرتا تھا۔ تاخیر کردے دیر کرتا تھا۔ انداختے اور کردے یہ دونوں ماضی تمنائی کے صیغے ہیں لیکن ماضی استمراری کے معنی میں ہیں۔

مطلب واضح ہے۔

فی الجملہ پسر در قوت وصنعت سر آمد وکسے را در زمانِ او بااو امکانِ مقاومت نبودے تا بحدّیکہ پیشِ ملک آں روزگار گفتہ بود کہ اُستاد را فضیلتے کہ بر من ست از روئے بزرگیست وحقِ تربیت وگرنہ بقوت ازو کمتر نیستم وبصنعت بااو برابرم ملک را ایں سخن دشوار آمد فرمود تا مصارعت کنند مقامے متسع ترتیب کردند وارکانِ دولت واعیانِ حضرت وزور آورانِ روئے زمیں حاضر شدند۔

ترجمہ:۔ حاصل کلام یہ ہے کہ لڑکا زور اور کشتی کے فن میں کمال کو پہونچ گیا اور کسی کو اس کے زمانے میں اس سے مقابلہ کی قوت نہ تھی یہاں تک کہ اس نے اس زمانہ کی بادشاہ کے سامنے کہہ دیا تھا کہ استاد کو فضیلت جو کچھ مجھ پر ہے وہ سن رسیدگی اور حق تربیت کی وجہ سے ہے ورنہ زور وقوت میں میں اس سے کم نہیں ہوں۔ اور کشتی کے فن میں اس کے برابر ہوں بادشاہ کو مشکل معلوم ہوئی حکم دیا کہ اکھاڑہ تیار کریں ایک کشادہ مقام تیار کیا گیا۔ اور ارکین دولت اور دربار کے بڑے بڑے لوگ اور روئے زمین کے زور آور (پہلوان) حاضر ہوئے۔

(۱) پسر چوں پیلِ مست در آمد بصدمتے کہ اگر کوہِ روئیں بودے از جائے برکندے استاد دانست کہ جواں بقوت ازو برترست بداں بندِ غریب کہ ازوے پنہاں داشتہ بود بادوے در آویخت پسر دفعِ آں ندانست بہم بر آمد استاد از زمینش بدو دست بالائے سر بُرد وبر زمین زد غریو از خلق برخاست ملک فرمود استاد را خلعت ونعمت دادن وپسر را زجر فرمود وملامت کرد کہ باپرورندۂ خویش دعوئ مقاومت کردی وبسر نبردی

ترجمہ:۔ (۲) لڑکا مست ہاتھی کے مانند آیا ایسے حملہ کے ساتھ کہ اگر کانسی کا پہاڑ ہوتا تو وہ اپنی جگہ سے اکھڑ جاتا استاد نے جان لیا کہ لڑکا طاقت میں اُس سے زیادہ ہے اسی عجیب وغریب داؤں سے جو اس سے چھپائے رکھتا تھا اس کے ساتھ الجھ گیا لڑکا اس کا توڑ نہ جانا عاجز ہو گیا۔ استاد دونوں ہاتھوں پر اس کو زمین سے اٹھا کر سر تک لے گیا اور زمین پر دے مارا۔ مخلوق سے شور وغل اٹھا بادشاہ نے استاد کو خلعت ونعمت دینے کا حکم فرمایا۔ اور لڑکے کو ڈانٹا اور ملامت کی کہ اپنے پرورش کرنے والے سے تو نے مقابلہ کا دعویٰ کیا اور پورا نہ کر سکا۔

(۱) حل الفاظ:۔ سر آمد کمال کو پہونچ گیا زمان زمانہ کی جمع ہے وقت دور۔ امکان ع ممکن ہے، طاعت،

مقاومت ع بدلہ، تابحدیکہ اس حد تک، یہاں تک۔ روزگار ف زمانہ اُستاد ف سکھانے والا، معلم، ماسٹر، تجربہ کار، مشاق، کاملِ فن، چالاک، جمع استاداں دُشوار آمد مشکل معلوم ہوئی، ناگوار معلوم ہوئی مصارعت ع ایک دوسرے کو پچھاڑنا۔ اکھاڑہ کرنا متسع ع کشادہ۔

(۲) حل الفاظ:۔ چوں پیل مست مست ہاتھی کے مانند صدمت ع حملہ کرنا۔ ٹکر لینا۔ کوہ روئیں کانسی کا پہاڑ۔ روئیں کانسی کو کہتے ہیں جو ایک مرکب دھات ہوتی ہے جو رانگے اور تانبے سے تیار کرتے ہیں اور یہ نہایت مضبوط ہوتی ہے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم) برکندے اکھڑ جاتا بند غریب عجیب و غریب داؤ۔ یعنی جو داؤ اس نے شاگرد کو نہیں سکھایا تھا۔ غریو ف غین اور راء کے کسرہ از یاء مجہولہ کے سکون کے ساتھ معنی ہیں شور کرنا، غل مچانا (حاشیہ گلستاں فارسی) بسر نبردی توپورا نہ کر سکا۔

گفت اے پادشاہ روئے زمیں بزور آوری بر من دست نیافت بلکہ مرا از علم کشتی دقیقہ ماندہ بود و ہمہ عمر از من دریغ می داشت امروز بداں دقیقہ بر من غالب آمد گفت از بہر چنیں روزے نگہ میداشتم کہ زیرکاں گفتہ اند دوست را چنداں قوت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند نشنیدہ کہ چہ گفت آنکہ از پروردہ خویش جفادید۔

ترجمہ:۔ شاگرد نے کہا اے روئے زمین کے بادشاہ اس نے زور آوری سے مجھ پر غلبہ نہیں پایا بلکہ کشتی کے علم میں سے ایک باریکی باقی رہ گئی تھی اور پوری عمر مجھ سے گریز کرتا تھا آج اُسی باریکی کی وجہ سے مجھ پر غالب آگیا اُستاد نے کہا ایسے ہی دن کے واسطے میں نے اس کو محفوظ رکھا تھا اس لئے کہ عقلمندوں نے کہا ہے کہ دوست کو اتنی قوت مت دے کہ اگر دشمنی کرے تو کر سکے۔ کیا تو نے نہیں سنا ہے کہ کیا کہا ہے اس شخص نے جس نے اپنے پرورش کردہ سے بے وفائی دیکھی ہے۔

قطعہ ؎
یا وفا خود نبود در عالم		یا مگر کس دریں زمانہ نکرد
کس نیاموخت علم تیر از من		کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

ترجمہ:۔ (۱) یا تو وفا دنیا میں تھی ہی نہیں۔ یا شاید کسی نے اس زمانے میں نہیں کی۔
(۲) کسی نے مجھ سے تیر اندازی کا علم نہیں سیکھا۔ کہ آخر کار اس نے مجھ کو نشانہ نہ بنایا ہو۔

حل الفاظ و مطلب:۔ دست نیافت غلبہ نہیں پایا۔ دقیقہ وہ داؤ جو اس نے شاگرد کو نہیں سکھایا تھا۔ دریغ ریز کرنا، چھپانا از بہر چنیں روزے ایسے ہی دن کے واسطے نگہ حفاظت۔ زیرکاں ف زیرک کی جمع ہے۔ عقلمند حضرات۔ جفا ف ظلم، بے وفائی۔ عاقبت ع آخر کار، انجام کار نشانہ ف گولی یا تیر مارنے کی جگہ۔
مطلب:۔ اس حکایت میں شیخ سعدیؒ نے ایک شاگرد اور استاد کا واقعہ بیان کیا جو واضح اور ظاہر ہے لہٰذا طوالت کی

خاطر مطلب بیان نہیں کیا جارہا ہے البتہ اس کا مقصد سن لیں، مقصد یہ ہے کہ کسی بادشاہ کو چھوٹوں کے بڑے دعوؤں کی بناء پر بڑوں کی حقارت نہ کرنی چاہئے بلکہ الٹے چھوٹوں کو اس غلط دعوی پر ڈانٹنا چاہئے اور اس کو سزا دینی چاہئے اور استادوں کو چاہئے کہ شاگردوں کو ایسا اونچا نہ کرے کہ مقابلہ کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور شاگردوں کے لئے نصیحت یہ ہے کہ فضیلت و بزرگی کے باوجود اپنے اساتذہ کے مقابلہ پر نہ آنا چاہئے ورنہ خائب و خاسر ہونا پڑے گا اور بر سر عام ذلت اٹھانی پڑے گی۔

حکایت (۲۹) درویشے مجرد بگوشۂ صحرائے نشستہ بود پادشاہے بروئے بگذشت درویش ازانجا کہ فراغِ مُلکِ قناعت ست بدو التفات نکرد سلطاں ازانجا کہ سطوتِ سلطنت ست برنجید و گفت ایں طائفۂ خرقہ پوشاں امثالِ بہائم اند اہلیت و آدمیّت ندارند وزیر نزدیکش آمد و گفت اے جوانمرد سلطان روئے زمیں بر تو گذر کرد خدمتے نکردی و شرائطِ ادب بجانیاوردی گفت سلطاں را بگوی تا توقع خدمت از کسے دارد کہ توقع بہ نعمتِ او دارد و دیگر بدانکہ ملوک از بہر پاسِ رعیّت اند نہ رعیّت از بہر طاعت ملوک۔

ترجمہ:۔ ایک درویش ایک جنگل کے گوشہ میں تنہا بیٹھا ہوا تھا ایک بادشاہ اس پر سے گذرا فقیر نے اس وجہ سے کہ اسکو سلطنتِ قناعت کی فراغت حاصل ہے۔ اس پر کوئی توجہ نہیں کی بادشاہ اس وجہ سے کہ اسکو سلطنت کا رتبہ حاصل ہے غصہ ہو گیا اور کہا کہ گدڑی پہننے والوں کی یہ جماعت چوپاؤں کی طرح ہے آدمیت و صلاحیت نہیں رکھتی ہے۔ وزیر اس فقیر کے پاس آیا اور کہا کہ اے مردِ خدا دنیا کا بادشاہ تیرے پاس ہو کر گذرا اور تو نے کوئی خدمت نہ کی اور نہ ادب کے شرائط بجالائے فقیر نے کہا کہ بادشاہ سے کہہ دو کہ خدمت کی امید اس شخص سے رکھے جو اُس سے دولت کی امید رکھتا ہو اور دوسری بات یہ جان لے کہ بادشاہ رعایا کی حفاظت کیلئے ہے نہ کہ رعایا بادشاہ کی تعظیم کے لئے۔

قطعہ ؎
پادشہ پاسبانِ درویش ست　　گرچہ رامش بفرِّ دولت اوست
گوسپند از برائے چوپان نیست　　بلکہ چوپاں برائے خدمت اوست

ترجمہ:۔ (۱) بادشاہ فقیر کا محافظ ہے۔ اگرچہ وہ اس کی دولت اور شان و شوکت کی وجہ سے اس کا فرمانبردار ہے۔
(۲) بکری چرواہے کے واسطے نہیں ہے۔ بلکہ چرواہا اس کی خدمت کے واسطے ہے۔

حلّ الفاظ:۔ مجرد ع تنہا۔ اکیلا۔ صحراء ع جنگل۔ فراغ ع فراغت، بے فکری، التفات ع توجہ کرنا۔ سطوت ع سین کے فتحہ اور طاء کے سکون واؤ کے فتحہ کے ساتھ۔ معنی ہیں۔ شان و شوکت۔ قہر۔ رعب۔ دبدبہ۔ خرقہ پوشاں گدڑی پہننے والے۔ جوانمرد مردِ خدا۔ توقع ع امید شرائط ع شرط کی جمع ہے۔ اس کے معنی

ہیں۔ وہ چیز جس پر کسی بات کا انحصار ہو۔ اقرار۔ عہد۔ قول قرار۔ لازم۔ ضروری۔ بہر ف واسطے۔ پاس ف حفاظت۔ رعایت۔ طاعت اطاعت کرنا پادشہ پادشاہ کا مخفف ہے۔ پاسبان ف حفاظت کرنے والا۔ نگہبان۔ محافظ۔ چوکیدار۔ رامش رام معنیٰ مُطیع۔ وفرمانبردار۔ اوراش سے مرکب ہے۔ اوراش یہ ضمیر ہے جس کا مرجع پادشاہ ہے۔ یا پھر رامش آرامش کا مخفف ہے اس کے معنیٰ ہیں۔ آرام۔ آسائش۔ استراحت۔ خوشی۔ مسرت۔ گوسپند ف بکری۔ چوپاں ف چرواہا۔

قطعہ ؎

گر یکے را تو کامراں بینی — دیگرے را دل از مجاہدہ ریش

روز کے چند باش تا بخورد — خاک مغز سرِ خیال اندیش

فرقِ شاہی و بندگی برخاست — چوں قضائے نبشتہ آمد پیش

گر کسے خاکِ مردہ باز کند — نشناشد توانگر از درویش

ترجمہ:۔ (۱) ایک شخص کو تو اگر کامیاب دیکھتا ہے۔ تو دوسرے کا دل محنت ومشقت کی وجہ سے زخمی ہے۔

(۲) تھوڑے دن ٹھہر جا تا کہ۔ خیالات سوچنے والے سر کے مغز کو مٹی کھالے۔

(۳) بادشاہی اور غلامی کا فرق اٹھ گیا۔ جب لکھی ہوئی تقدیر سامنے آئی۔

(۴) اگر کوئی شخص مردہ کی قبر کو کھولے گا۔ تو مالدار کو فقیر سے پہچان نہ سکے گا۔

مَلِک را گفتن درویش استوار آمد گفت از من چیزے بخواہ گفت آں ہمی خواہم کہ دگر بارہ زحمت بمن ندہی گفت مرا پندے دہ گفت

ترجمہ:۔ بادشاہ کو فقیر کا کہنا اچھا معلوم ہوا کہا کہ مجھ سے کچھ مانگ لے فقیر بولا میں اتنا ہی چاہتا ہوں کہ دوبارہ آپ مجھے تکلیف نہ دیں۔ بادشاہ کہا مجھے کوئی نصیحت کر۔ فقیر نے کہا:

بیت: دریاب کنوں کہ نعمت ہست بدست — کیں دولت ومُلک میرود دست بدست

ترجمہ:۔ اب کچھ فائدہ حاصل کرلے کہ دولت تیرے ہاتھ میں ہے اسلئے کہ یہ مُلک ودولت ہاتھوں ہاتھ جاتے ہیں۔

حلّ الفاظ:۔ کامراں ف کامیاب۔ بامراد۔ مُجاہدہ ع محنت ومشقت کرنا۔ ریش ف زخم۔ روز کے روز کی تصغیر ہے۔ اور کے میں یٰ وحدت کے لئے ہے۔ باش ٹھہر جا۔ بخورد کھالے۔ خاک ف مٹی۔ ترکیب میں بخورد کا فاعل واقع ہے۔ اندیش ف سوچنے والا۔ شاہی بادشاہت۔ غلامی غلامیت قضا ع فیصلہ۔ تقدیر۔ بنشتہ ب زائد ہے۔ اور نشتہ نوشتہ کا مخفف ہے۔ لکھا ہوا۔ باز کند کھول دے۔ نشناشد نہیں پہچانے گا۔ استوار ع سیدھی۔ درست۔ مضبوط۔ زحمت ع دکھ۔ دریاب یافتن سے فعل امر ہے۔ تو پالے۔ حاصل کرلے۔ کنوں اکنوں کا مخفف ہے اب۔ می رود چلا جاتا ہے۔

مطلب:۔ اس حکایت میں شیخ سعدیؒ نے ایک اللہ والے اور ایک بادشاہ کا قصہ بیان کیا ہے۔ کہ ایک فقیر ایک جنگل میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا اس کے پاس سے بادشاہ کا گذر ہوا فقیر نے اس کی طرف نظر کی اور شاہی آداب بجانہ لائے اور فقیر نے کچھ باتیں بیان کیں جس کو بادشاہ سن کر فقیر سے نصیحت کی درخواست کی درویش نے کہا کہ مال و دولت فانی ہے لہٰذا جب اللہ تعالیٰ نے تجھے مال و دولت دی ہے تو غرباء و مساکین پر خیرات کرو۔

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو فقیروں سے تعظیم و تکریم کی امید نہ رکھنی چاہئے اس لئے کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ سَیّدُ القومِ خادمھم۔

حکایت (۳۰) یکے از وزرا پیشِ ذوالنونِ مصری رفت وہمت خواست کہ روز وشب بخدمتِ سلطاں مشغول می باشم وبخیرش امیدوار واز عقوبتش بر ساں ذوالنّون بگریست وگفت اگر من خدائے عزّوجل را چناں ترسدمے کہ تو سلطاں را از جملہ صدّیقاں بودمے۔

ترجمہ:۔ وزیروں میں سے ایک وزیر ذوالنّون مصریؒ کے پاس گیا اور دعاء کی درخواست کی کہ رات دن بادشاہ کی خدمت میں مشغول رہتا ہوں۔ اس کی بھلائی کا امیدوار اور اس کی سزا سے ڈرتا ہوں۔ حضرت ذوالنّون روئے اور بولے کہ اگر میں خدا تعالیٰ سے اس طرح ڈرتا جیسا کہ تو بادشاہ سے ڈرتا ہے تو میں صدیقوں میں ہوتا۔

قطعہ ؎

گر نبودے امیدِ راحت ورنج	پائے درویش بر فلک بودے
گر وزیر از خدا بترسیدے	ہمچناں کز مَلِک مَلَک بودے

ترجمہ:۔ (۱) اگر آرام و تکلیف کی امید نہ ہوتی۔ تو درویش کا پاؤں آسماں پر ہوتا۔

(۲) اگر وزیر خدا سے ایسا ڈرتا۔ جیسا بادشاہ سے ڈرتا ہے تو فرشتہ ہوجاتا۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ ذوالنّون مصریؒ یہ ایک اللہ کے ولی کا لقب ہے جو مصر کے رہنے والے تھے تو بان آپ کا نام تھا ابوالفیض کنیت تھی۔ ذوالنّون لقب اس کے متعلق ایک واقعہ مشہور ہے کہ ایک مرتبہ آپ کشتی پر سفر کر رہے تھے اس کشتی میں ایک امیر کی ہیرے سے بنی ہوئے انگوٹھی کھوگئی تمام کشتی والوں نے آپ پر شبہ کیا آپ نے اپنی برأت ظاہر کی مگر کسی نے قبول نہ کی مجبور ہو کر آپ نے اپنی برأت کے لئے آسمان کی جانب نظر اٹھا کر کہا کہ اے اللہ تو علیم ہے کہ میں نے کبھی چوری نہیں کہ یہ کہتے ہی دریا سے صدہا مچھلیاں منہ میں ایک ایک موتی دبائے نمودار ہوئیں اور آپ نے ایک مچھلی کے منہ میں سے موتی نکال کر اس امیر کو دے دیا اس کرامت کے مشاہدے کے بعد تمام مسافروں نے معافی طلب کی۔ اسی دن سے آپ کا لقب ذوالنّون (مچھلی والا) پڑگیا۔

ہمت خواست دعاء کی درخواست کی۔ توجہ چاہی۔ ترساں میں ڈرتا ہوں ترسدمے میں ڈرتا۔ بودمے تو میں ہوتا۔ صدیقاں ع صدیق کی جمع ہے بہت زیادہ سچ بولنے والے مگر صوفیاء کے نزدیک صدیق تصوّف کا بڑا اونچا

مرتبہ ہے۔ حضرت ابو بکرؓ کا لقب صدیق ہے۔ فَلک ع آسمان۔ جمع افلاک۔
مطلب یہ ہے کہ اگر دنیاوی ضرورتیں راہِ سلوک میں مانع نہ ہوتیں تو فقیر مرتبہ میں آسمان کا بھی سیر کرلیتا۔
تو مَلِک جیسا کہ بادشاہ سے، مَلَک میم اور لام کے فتحہ کے ساتھ بمعنی فرشتہ، جمع ملائک۔ اس حکایت کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ انسانوں کو بادشاہوں اور حکاموں کی بہ نسبت خداوند قدوس سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ دل میں صرف اللہ ہی کا خوف ہو کسی اور کا خوف نہ ہو۔ نیز اس حکایت سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ جس طرح انسان بادشاہوں کی فرمانبرداری کرتا ہے اگر اسی طرح اللہ کی بندگی اور اطاعت کرے تو بہت بڑا ولی بن جائے۔

حکایت (۳۱) پادشاہے بکُشتنِ اسیرے اشارت کرد گفت اے مَلِک موجبِ خشمے کہ ترا بر من ست آزارِ خود مجوی کہ ایں عقوبت بر من بیک نَفَس سر آید و بزہِ آں بر تو جاوید بماند۔

ترجمہ:۔ ایک بادشاہ نے ایک قیدی کو مار ڈالنے کا حکم دیا وہ شخص بولا کہ اے بادشاہ اس غصہ کے سبب جو آپکو مجھ پر ہے اپنے آپکی تکلیف نہ ڈھونڈئے اسلئے کہ یہ سزا مجھ پر ایک سانس میں گذر جائے گی اور اسکا گناہ تجھ پر ہمیشہ رہے گا۔

قطعہ ؎
دورانِ بقا چو بادِ صحرا بگذشت — تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت
پنداشت ستمگر کہ جفا بر من کرد — بر گردنِ او بماند و بر ما بگذشت

ترجمہ:۔ (۱) زندگی کا زمانہ جنگل کی ہوا کی طرح گذر گیا۔ رنج و خوشی اچھا اور بُرا سب گذر گیا۔
(۲) ظالم نے سمجھا کہ اس نے ظلم مجھ پر کیا۔ اس کی گردن پر رہ گیا اور ہم پر گزر گیا۔ (مترجم گلستاں)

مَلِک را نصیحتِ او سود مند آمد و از سرِ خونِ او در گذشت

ترجمہ:۔ بادشاہ کو اس کی نصیحت فائدہ مند معلوم ہوئی اور اس کے قتل کا خیال چھوڑ دیا۔
حل الفاظ و مطلب:۔ اشارت کرد سے مُراد حکم کرد ہے۔ اس لئے کہ قاعدہ ہے کہ بادشاہ حضرات زبانی حکم کم دیا کرتے ہیں اکثر و بیشتر اشارہ کردیتے ہیں۔ خشمی میں ی موصولہ ہے۔ وہ غصہ جو کہ آزار تکلیف دینے والا۔ مجوی جستن، جوئیدن سے نہی حاضر ہے۔ مت ڈھونڈ۔ بیک نفس ایک سانس میں۔ بزہ ف گناہ۔ جاوید ف دائمی۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔ دورانِ بقا مرکب اضافی ہے۔ زندگی کا زمانہ۔ صحراء ع جنگل۔ تلخ ف کڑوا۔ رنج و غم۔ زشت ف بُرا۔ زیبا ف اچھا۔ ستمگر ف ظلم کرنے والا۔
مطلب یہ ہے کہ ستم کرنیوالے نے یہ سمجھا کہ ہم اس پر ظلم کررہے ہیں حالانکہ وہ اپنے نفس ہی پر ظلم کررہا ہے اس وجہ سے کہ یہ ظلم تو میرے اوپر ایک منٹ میں گذر جائے گا اور اسکا گناہ ہمیشہ ہمیش اس کی گردن پر رہے گا۔ بادشاہ نے جب دل سوز نصیحت سنی تو اسکو پسند کیا اور اس قیدی کو رہا کردیا۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو غیض و غضب کی حالت میں بھی حق بات کے سننے سے اعراض نہ کرنا چاہئے ورنہ آخرت کی بربادی کا اندیشہ ہے۔

حکایت(۳۲) وزرائے نوشیرواں در مہمّے از مصالحِ مملکت اندیشہ ہمی کردند وہر یک ازایشاں دگر گونہ رائ ہمے زدند ومَلِک ہمچناں تدبیرے اندیشہ کرد بزرجمہر رارای مَلِک اختیار آمد وزیراں در نہانش گفتند رای مَلِک راچہ مزیّت دیدی بر فکر چندیں حکیم گفت وبموجبِ آنکہ انجامِ کار معلوم نیست ورای ہمگناں در مشیت ست کہ صواب آید یا خطاپس موافقتِ رای مَلِک اولٰی ترست تااگر خلافِ صواب آید بعلّتِ متابعت از معاتبت ایمن باشم کہ گفتہ اند۔

ترجمہ:۔ نوشیرواں کے وزیر کسی اہم کام میں بادشاہت کی مصلحتیں سوچ رہے تھے۔ اوران لوگوں میں سے ہر ایک الگ رائے دیتا تھا۔ بادشاہ نے بھی اُسی طرح ایک تدبیر سوچی بزرجمہر کو بادشاہ کی رائے پسند آئی وزیروں نے تنہائی میں اس سے کہاکہ تو نے بادشاہ کی رائے میں کیا فضیلت دیکھی اتنے عقلمندوں کی رائے کے مقابلے میں اس نے کہاکہ اس سبب سے کہ کام کا انجام معلوم نہیں ہے اور سب کی رائے اللہ کی مشیت کے تحت ہے کہ ٹھیک ہو یا غلط لہٰذا بادشاہ کی رائے کی موافقت کرنا زیادہ اچھا ہے تاکہ اگر وہ رائے درستگی کے خلاف ہو تو اس کی پیروی کی وجہ سے اس کے عتاب سے بے خوف رہوں۔ اس لئے کہ عقلندوں نے کہا ہے۔

مثنوی ؎ خلافِ رای سلطاں رای جستن بخونِ خویش باشد دست شستن
اگر شہ روز را گوید شب ست ایں بباید گفت اینک ماہ وپرویں

حکایت:۔ (۱) بادشاہ کی رائے کے خلاف رائے ڈھونڈنا۔ اپنے خون سے ہاتھ دھونے ہوں گے۔

(۲) اگر بادشاہ دن کو کہے یہ رات ہے۔ تو کہنا چاہئے کہ یہ چاند ہے اور یہ ستارے ہیں۔

حلّ الفاظ ومطلب:۔ مہمّ ع کوئی بڑا کام جس کی فکر ہو۔ دگر گونہ رائے اور طرح کی رائے۔ اختیار ع پسند۔ نہاں ف پوشیدہ طور پر، تنہائی میں۔ مزیت ع فضیلت۔ فوقیت۔ بزرجمہر یہ نوشیرواں کے وزیراعظم کا لقب ہے۔ رائے ہمگناں سب کی رائے۔ مشیت ع ارادہ خداوندی صواب درست، ٹھیک موافقت ع اتفاق۔ برابری۔ مطابقت۔ علت ع وجہ۔ متابعت پیروی کرنا۔ معاتبت۔ ناراض ہونا۔ شہ بادشاہ کا مخفف ہے۔ شُستن دھونا۔ ماہ ف چاند پروین ف عقد ثریا۔ سات ستاروں کا جھرمٹ۔

اس حکایت کا مفہوم یہ ہے کہ بادشاہ کے مقربین کو بلاکسی واقعی ضرورت اس کی رائے کے خلاف نہ کرنا چاہئے۔

حکایت(۳۳):۔ شیّادے گیسو بافت یعنی علویست وباقافلہ حجاز بشہر در آمد وچناں نمود کہ ازحج می آید وقصیدۂ نیکو پیشِ مَلِک بُرد ودعویٰ کرد کہ وے گفتہ است مَلِک نعمتش داد واکرام کرد ونوازش بیکراں فرمود تایکے از ندمائے حضرتِ پادشاہ

کہ دراں سال از سفرِ دریا آمدہ بود گفت من اورا عیدِ اضحیٰ در بصرہ دیدم معلوم شد کہ حاجی نیست دیگر گفت من اورا اشناسم وپدرش نصرانی بود در ملاطیہ بدانستند کہ شریف نیست وشعرش را در دیوانِ انوری یافتند مَلِک فرمود تا بزنندش و نفی کنند تا چندیں دروغ درہم چرا گفت گفت اے خداوندِ روئے زمیں سخنے ماندہ است در خدمت بگویم اگر راست نباشد بہ ہر عقوبت کہ خواہی سزاوارِ آنم گفت آں چیست گفت۔

ترجمہ:۔ ایک مکار نے زلفیں گوندھ لیں کہ وہ علوی ہے اور حاجیوں کے قافلہ کے ساتھ شہر میں آیا اور اسطرح ظاہر کیا کہ حج سے آرہا ہے اور ایک عمدہ قصیدہ بادشاہ کے سامنے لے گیا اور دعویٰ کیا کہ اس نے کہا ہے بادشاہ نے اس کو دولت دی اور عزت بھی کی اور بہت زیادہ عنایت کی یہاں تک کہ بادشاہ کے ہم نشینوں میں سے ایک شخص نے جو اُسی سال دریا کے سفر سے آیا ہوا تھا کہا کہ میں نے بقر عید میں اُسے بصرہ میں دیکھا ہے معلوم ہوا کہ یہ حاجی نہیں ہے دوسرے نے کہا میں اس کو پہچانتا ہوں اس کا باپ ملاطیہ کا رہنے والا ایک نصرانی تھا اب لوگوں نے جان لیا کہ وہ شریف النسب یعنی سید نہیں ہے۔ اور اس کے اشعار دیوانِ انوری میں پائے بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو ماریں اور شہر سے نکال دیں اتنی جھوٹی باتیں لگاتار کیوں کہیں اس نے کہا اے روئے زمین کے مالک ایک بات باقی رہ گئی ہے خدمت میں عرض کروں اگر وہ سچ نہ ہو تو ہر سزا جو آپ چاہیں میں اس کے لائق ہوں بادشاہ نے کہا وہ کیا بات ہے بولا۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ شیّاد مکار۔ گیسو ف بال، زُلف۔ بافتن گوندھنا۔ علوی، حضرت علیؓ کی وہ اولاد جو حضرت فاطمہ زہراؓ سے نہیں ہیں علوی کہلاتی ہیں۔ قصیدہ ع جمع قصائد۔ قصیدہ اشعار کا وہ مجموعہ جو کسی کی تعریف میں کہا جائے جس کے مطلع کے دونوں قافیہ اور باقی شعروں کے مصرع آخر کے قافئے ہم وزن ہوں اور اس کے کم از کم پندرہ شعر ہونے چاہئیں۔ قصیدہ میں اکثر و بیشتر بادشاہوں اور اُمراء کی مدح کی جاتی ہے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم) قصیدہ نیکو مرکب توصیفی ہے۔ عمدہ قصیدہ۔ عیدِ اضحیٰ بقر عید۔ بصرہ ایک شہر کا نام ہے جو عراق عرب میں واقع ہے۔ نصرانی حضرت عیسیٰؑ کو ماننے والا۔ حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والوں کو نصرانی اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بیت المقدس کے قریب ناصرہ نامی قصبہ میں پیدا ہوئے تھے اس لئے آپ کو ناصری بھی کہا جاتا ہے۔ اسی نسبت سے اُن کے ماننے والوں کو نصرانی کہا جاتا ہے۔ لیکن الفاظ کی ترتیب میں ردوبدل بھی کیا گیا ہے یعنی ناصری کا الف گرا دیا گیا اور آخر میں الف نون کا اضافہ کر دیا گیا۔ ملاطیہ ایک شہر کا نام ہے جو روم اور فرنگ کے درمیان واقع ہے جس میں صرف نصرانی آباد تھے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم) دیوانِ انوری انوری کا دیوان۔ انوری ایک معروف و مشہور شاعر کا نام ہے جو محمود غزنوی کے زمانے میں گذرا ہے۔ دروغ درہم لگاتار جھوٹ۔ نفی ع شہر سے باہر کر دینا، جلاوطن کر دینا۔

قطعہ:۔ غریبے گرت ماست پیش آورد　دو پیمانہ آب ست و یک چمچہ دوغ
اگر راست میخواہی از من شنو　جہاندیدہ بسیار گوید دروغ

ترجمہ:۔ (۱) اگر کوئی مسافر تیرے پاس دہی لائے گا۔ تو اس میں دو پیالہ پانی اور ایک چمچہ چھاچھ ہوگی۔
(۲) اگر آپ سچ بات پوچھنا چاہتے ہیں تو مجھ سے سنئے۔ جس نے دنیا زیادہ دیکھی ہے وہ جھوٹ بولتا ہے۔

مَلِک را خندہ گرفت گفت ازیں راست تر سخن تا عمر او باشد نہ گفتہ است فرمود تا آنچہ مامولِ اوست مہیا دارند و بد لخوشی او را گسیل کنند۔

ترجمہ:۔ بادشاہ کو ہنسی آگئی اور کہا اس سے زیادہ سچ بات اس نے اپنی زندگی میں نہیں کہی ہوگی اور فرمایا کہ جو کچھ اس کا مقصد ہے مہیا رکھیں اور خوش دلی سے اس کو رخصت کر دیں۔

حلِّ الفاظ و مطلب:۔ غریب ع اجنبی۔ مسافر۔ جمع غُرباء ماست ف دہی۔ دو پیمانہ دو پیالہ۔ دوغ ف چھاچھ۔ مطلب یہ ہے کہ جو کوئی بھی اجنبی آدمی تیرے پاس دہی لائے گا تو یہ مت سمجھ کہ وہ خالص دہی لایا ہے بلکہ در حقیقت اس میں دو پیالہ بھر پانی ہے اور ایک چمچہ چھاچھ۔ جہاں دیدہ دنیا دیکھا ہوا۔ بسیار ف زیادہ۔ خندہ گرفت ہنسی آگئی مامول ع مقصد۔ آرزو۔ تمنا۔ مُہیا تیار۔ گسیل ف رخصت کرنا۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو چاہئے کہ وہ مسافروں اور اجنبیوں کی باتوں پر اعتماد نہ کریں اور اگر اُن سے معمولی جھوٹ صادر ہو جائے تو اس کو معاف کرنا چاہئے اس لئے کہ یہ لوگ عموماً جھوٹ ہی بولا کرتے ہیں۔

حکایت (۳۴) یکے از پسرانِ ہارون الرشید پیشِ پدر آمد خشم آلودہ کہ مرا فُلاں سرہنگ زادہ دُشنام مادر داد ہارون الرشید ارکانِ دولت را گفت جزائے چنیں کسے چہ باشد یکے اشارت بکشتن کرد و یکے بزباں بریدن و دیگرے بمصادرت و نفی ہارون گفت اے پسر کرم آنست کہ عفو کنی و اگر نتوانی تو نیزش دُشنام مادر دِہ چندانکہ از حد در نگذرد پس آنکہ ظلم از طرفِ تو باشد و دعویٰ از قِبلِ خصم

ترجمہ:۔ ہارون الرشید کے لڑکوں میں سے ایک لڑکا باپ کے سامنے غصہ میں بھرا ہوا آیا کہ فلاں سپاہی کے لڑکے نے مجھ کو ماں کی گالی دی ہے ہارون رشید نے ارکان سلطنت سے کہا کہ ایسے شخص کی کیا سزا ہے ایک نے مار ڈالنے کا اشارہ کیا۔ اور کسی نے زبان کاٹ دینے کا۔ اور دوسرے نے تاوان و جرمانہ اور شہر بدر کرنے کو کہا۔ ہارون نے کہا کہ اے بیٹا مہربانی تو یہی ہے کہ تو معاف کر دے اور اگر تو ایسا نہ کر سکے تو تو بھی اس کو ماں کی گالی دے لے مگر اتنی کہ حد سے تجاوز نہ کر جائے پھر اس وقت ظلم تیری جانب سے ہوگا اور دعویٰ دشمن کی جانب سے۔

قطعہ:۔ نہ مرد ست آں بنز دیکِ خرد مند کہ با پیلِ دماں پیکار جوید
بلے مرد آں کس ست از روئے تحقیق کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید

ترجمہ:۔ (۱) عقلمند کے نزدیک وہ مرد نہیں ہے۔ جو مست ہاتھی سے لڑائی کرتا پھرے۔
(۲) بلکہ از روئے تحقیق مرد وہ شخص ہے۔ کہ جب غصہ آئے تو بیہودہ بات نہ کہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ ہارون رشید خلفاء عباسیہ میں ایک خلیفہ کا نام تھا جو نہایت عادل۔ ہمت ور اور سخی تھا۔ اس کی کنیت ابو جعفر تھی۔ جزاء ع بدلہ خشم آلودہ غصہ میں بھرا ہوا۔ بُریدان ف کاٹنا۔ مُصادرت تاوان۔ نفی جلا وطن کر دینا۔ شہر سے نکال دینا۔ کرم ع سخاوت کرنا۔ مہربانی کرنا۔ عفو ع معاف کرنا۔ قبل ع قاف کے کسرہ اور باء کے فتحہ کے ساتھ۔ جانب۔ خصم ع مد مقابل۔ دشمن۔ مخالف۔ پیل دماں مست ہاتھی۔ خشم ف غصہ۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ مجرم کو اسکے جرم کے مطابق سزا دینی چاہئے۔

حکایت (۳۵) با طائفہ بزرگان بکشتی نشستہ بودم زورقے در پئے ما غرق شدد و برادر بگر دابے در افتادند یکے از بزرگاں گفت ملاح راکہ بگیر ایں ہر دوان راکہ بہر یکے پنجاہ دینارت بدہم ملاح در آب رفت تا یکے را برہانید و آں دیگر ہلاک شد گفتم بقیتِ عمرش نماندہ بود ازیں سبب در گرفتنِ او تاخیر کردی و دراں دیگر تعجیل ملاح بخندید و گفت انچہ تو گفتی یقین ست و سببے دیگر ست گفتم آں چیست۔

ترجمہ:۔ بڑے لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ میں کشتی میں بیٹھا ہوا تھا ہمارے پیچھے ایک چھوٹی کشتی ڈوب گئی اور دو بھائی ایک بھنور میں پھنس گئے بڑے آدمیوں میں سے ایک نے ملاح سے کہا کہ اِن دونوں بھائیوں کو پکڑ ہر ایک کے بدلے تجھے پچاس دینار دوں گا ملاح پانی میں کود پڑا یہاں تک کہ ایک کو بھنور سے نکالا اور وہ دوسرا ہلاک ہو گیا میں نے کہا اس کی عمر باقی نہیں رہی تھی اس سبب سے اس کے پکڑنے میں تو نے تاخیر کی اور دوسرے کیلئے جلدی کی۔ ملاح ہنسا اور کہا جو کچھ کہ آپ نے فرمایا وہ ٹھیک ہے لیکن ایک سبب اور ہے۔ میں نے کہا وہ کیا ہے۔

گفت میل خاطرِ من بر ہانیدنِ ایں یکے بیشتر بود کہ وقتے در بیابان ماندہ بودم مرا بر شترے نشاند واز دستِ آں دگر تازیانہ خوردہ بودم در طفلی گفتم صَدَقَ اللهُ تعالیٰ مَنْ عَمِلَ صالحاً فلنَفسِه وَمَنْ أساءَ فعَلیها۔

ترجمہ:۔ اس نے کہا میرے دل کا میلان اس کے چھڑانے میں زیادہ تھا اس لئے کہ ایک وقت میں جنگل میں رہ گیا تھا اس نے مجھے ایک اونٹ پر بٹھایا اور اُس دوسرے کے ہاتھ سے لڑکپن کے زمانے میں میں نے کوڑا کھایا تھا۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے۔ کہ جو شخص اچھا کام کرتا ہے وہ اپنے واسطے کرتا ہے اور جو شخص بُرائی

کرتا ہے اس کا وبال اُسی پر ہے۔

قطعہ ؎ تا توانی درونِ کس مخراش کاندریں راہ خارہا باشد
کارِ درویشِ مستمند برآر کہ ترانیز کارہا باشد

ترجمہ:۔(۱) جہاں تک تجھ سے ہو سکے کسی کے دل کو مت چھیل۔ اسلئے کہ اس راستہ میں کانٹے بے حد ہیں۔
(۲) ضرورت مند درویش کا کام پورا کردے۔ کیونکہ تیرے بھی بہت سے کام ہوں گے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ زورق چھوٹی کشتی۔ ملاح کشتی چلانے والا۔ بگیر تو پکڑ ملاح در آب رفت ملاح پانی میں کود پڑا۔ رہانید اس نے چھڑایا۔ نماندہ بود نہ رہی تھی۔ تعجیل ع جلدی کرنا۔ سببے دیگرست ایک سبب اور ہے۔ میل ع میلان۔ رغبت۔ بیابان ف جنگل۔ نشاند اس نے بٹھایا۔ تازیانہ ف چابک۔ کوڑا۔ در طفلی لڑکپن کے زمانے میں۔ صدق اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے۔ من عمل الخ جو شخص نیک کام کرتا ہے تو وہ اپنے فائدہ کے لئے کرتا ہے۔ اور جو شخص بُرائی کرتا ہے اس کا وبال اسی پر ہوگا۔ درونِ کس کسی کے دل کو۔ مخراش خراشیدن سے مخراش فعل نہی ہے۔ مت چھیل یعنی حتی الامکان کسی کے دل کو زخمی اور رنجیدہ مت کر۔ خارہا ف خار کی جمع ہے۔ بے حد کانٹے۔ مستمند ضرورت مند۔
اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عوام کے ساتھ بھلائی کرنی چاہئے اور ضرورت مندوں کی ضرورت حتی المقدور پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تاکہ نیکی کا بدلہ نیکی کی صورت میں پیش آئے۔

حکایت(۳۶) دو برادر بودند یکے خدمتِ سلطاں کردے و دیگرے بسعیِ بازو خوردے بارے ایں توانگر گفت درویش را کہ چرا خدمت نہ کنی تا از مشقتِ کار کردن برہی گفت تو چرا کار نکنی تا از مذلّتِ خدمت رستگاری یابی کہ خردمندان گفتہ اند کہ نانِ جو خوردن و نشستن کہ کمرِ زرّیں بستن و بخدمت استادن۔

ترجمہ:۔ دو بھائی تھے ایک بادشاہ کی نوکری کرتا تھا اور دوسرا بازو کی کوشش سے کھاتا تھا ایک مرتبہ اس مالدار نے درویش سے کہا کہ تو بادشاہ کی نوکری کیوں نہیں کرتا تاکہ کام کرنے کی مشقت سے چھوٹ جائے فقیر بھائی نے کہا کہ تو کام کیوں نہیں کرتا ہے تاکہ غلامی کی ذلت سے چھٹکارا پالے اس لئے کہ عقلمندوں نے کہا ہے کہ جو کی روٹی کھانا اور بیٹھے رہنا بہتر ہے سنہرے رنگ کی پیٹی باندھنے اور غلامی کے لئے کھڑے رہنے سے۔

بیت ؎ بدست آہکِ تفتہ کردن خمیر بہ از دست بر سینہ پیشِ امیر

ترجمہ:۔ ہاتھ سے گرم چونے کا خمیر کرنا۔ امیر کے سامنے سینہ پر ہاتھ رکھنے سے بہتر ہے۔

قطعہ ؎ عمرِ گرانمایہ دریں صرف شد تا چہ خورم صیف و چہ پوشم شتا

اے شکمِ خیرہ بنانے بساز　　تانکنی پشت بخدمت دوتا

ترجمہ:۔(۱) قیمتی عمر اس میں صرف ہو گئی۔ کہ گرمی میں کیا کھاؤں گا اور سردی میں کیا پہنوں گا۔
(۲) اے حریص پیٹ ایک روٹی پر صبر کر لے۔ تاکہ غلامی کے لئے تو پشت نہ جھکائے۔
حلّ الفاظ و مطلب:۔ سعی ع کوشش۔ توانگر ف مالدار۔ مشقت محنت۔ پریشانی۔ رہی رستن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے تو چھٹکارا پالے۔ چھوٹ جائے۔ مذلت ع ذلت کمر زریں سنہرے رنگ کی پٹی۔ آہک ف چونہ۔ تفتہ ف گرم۔ خمیر کردن گوندھنا۔ عمر گران مایہ قیمتی عمر۔ صیف گرمی کا زمانہ شتا جاڑے کا زمانہ۔ یعنی عام طور پر گرمی کے زمانے میں پہننے سے زیادہ کھانے کی فکر ہوتی ہے۔ اس لئے میں سوچتا ہوں کہ گرمی میں کیا کھاؤں گا۔ اور سردی کے زمانے میں کھانے سے زیادہ پہننے کی فکر ہوتی ہے۔ شکم خیرہ وہ شخص جس کا پیٹ کبھی نہ بھرتا ہو۔ بساز صبر اختیار کر۔ دوتا ف ٹیڑھا ہونا۔ جھکنا اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ اور عوام کو چاہئے کہ صبر و قناعت سے کام لیں مال و دولت کے جمع کرنے میں لالچ نہ کریں۔ اور اپنے بازوں کی قوت سے کماکر کھانا اور قناعت کے ساتھ گذارہ کرنا بادشاہوں اور سرداروں کی ملازمت سے بہتر ہے۔

حکایت(۳۷) کسے مژدہ پیش نوشیروانِ عادل برد و گفت شنیدم کہ فلاں دشمنِ ترا خدائے تعالیٰ برداشت گفت ہیچ شنیدی کہ مرا بگذاشت

ترجمہ:۔ کوئی شخص نوشیرواں عادل کے سامنے خوشخبری لے گیا اور کہا کہ میں نے سُنا ہے کہ آپ کے فلاں دشمن کو خدائے تعالیٰ نے اٹھالیا ہے۔ نوشیرواں نے کہا تو نے کچھ سنا ہے کہ مجھ کو چھوڑ دیا۔

فرد ؎ اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست　　کہ زندگانئے ما نیز جاودانی نیست

ترجمہ:۔ اگر دشمن مر گیا تو خوشی کی جگہ نہیں ہے۔ کیونکہ ہماری زندگی بھی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔
حلّ الفاظ و مطلب:۔ مژدہ ف خوشخبری۔ برداشت اٹھالیا۔ یعنی اس کا انتقال ہو گیا۔ بگذاشت اس نے چھوڑ دیا۔ عدو ع دشمن۔ جمع اعداء جائے ف جگہ۔ موقعہ۔ شادمانی ف خوشی۔ زندگانی ما ہماری زندگی۔ جاودانی ہمیشہ ہمیش رہنا۔
اس حکایت میں شیخ سعدیؒ نے نوشیروان عادل کا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ اس کے پاس کوئی شخص خوشخبری سناتے ہوئے کہا کہ حضور آپ کا فلاں دشمن مر گیا۔ تو نوشیرواں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ تجھے بھی کچھ معلوم ہے کہ اس نے مجھے چھوڑ دیا یعنی اس میں خوشی کی کیا بات ہے کہ دشمن مر گیا۔ اگر وہ مر گیا تو کیا ہوا کیا اب مجھ کو اپنی موت کا غم نہیں رہا اور تم یہ سمجھتے ہو کہ خداوند قدوس مجھے بخش دے گا اور کبھی مجھے موت نہیں آئے گی۔ دشمن کا مرنا ہرگز باعثِ خوشی نہیں بلکہ ہم کو بھی ایک دن مرنا ہے اور مٹی کے نیچے جانا ہے۔

حکایت (۳۸) گروہے حکما در بارگاہ کسریٰ بہ مصلحتے در سخن ہمی گفتند وبزرجمہر کہ مہتر ایشاں بود خاموش بود سوال کردندش کہ باما دریں بحث چرا سخن نگوئی گفت وزیراں بر مثالِ اطبا اند وطبیب دارو ندہد مگر بہ سقیم پس چوں بینم کہ رائے شمار بر صواب سب مرا بر سر آن سخن گفتن حکمت نباشد

ترجمہ:۔ عقلمندوں کی ایک جماعت کسریٰ کے دربار میں کسی مصلحت کے متعلق مشورہ کر رہی تھی۔ اور بزرجمہر جو کہ اِن لوگوں کا سردار تھا خاموش تھا اُس سے لوگوں نے سوال کیا کہ ہمارے ساتھ اس بحث میں بات کیوں نہیں کہہ رہے ہیں۔ کہا کہ وزیر لوگ طبیبوں کی طرح ہیں اور طبیب دوا نہیں دیتے ہیں مگر مریض کو۔ پھر جب میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری رائے درست ہے تو میرا اس پر بات کہنا کوئی دانشمندی نہیں ہے۔

مثنوی: چو کارے بے فضولِ من بر آید   مرا در وے سخن گفتن نشاید
وگر بینم کہ نابینا وچاہ است   اگر خاموش بنشینم گناہ است

ترجمہ:۔ (۱) جب کوئی کام میرے دخل اندازی کے بغیر پورا ہو جائے۔ تو مجھے اس میں بات نہ کہنی چاہئے۔
(۲) اور اگر میں دیکھوں کہ اندھا اور کنواں ہے۔ تو اگر خاموش بیٹھے رہوں تو گناہ ہے۔

حل الفاظ ومطلب:۔ کسریٰ نوشیرواں کا نام ہے اور بادشاہانِ فارس کا لقب بھی کسریٰ ہے اس کی جمع اکاسرہ ہے۔ اور یہ بکسر کاف عربی ہے۔ مہتر ف سردار سُوال ع پوچھنا۔ معلوم کرنا۔ اطباء ع طبیب کی جمع ہے۔ علاج کرنے والا۔ ڈاکٹر۔ سقیم ع بیمار۔ فضول فضل کی جمع ہے۔ بمعنی زیادتی۔ فضولی۔ دخل انداز کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جب کام میرے بغیر آسانی پورا ہو جائے تو پھر میرا بولنا فضول ہوگا۔ ہاں اگر میں یہ دیکھوں کہ ایک اندھا چلا جا رہا ہے اور اسکے سامنے کنواں ہے اگر نہ بولوں تو وہ گر جائے گا تو ایسے موقع پر خاموش رہنا گناہ ہے۔ اس حکایت کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بلا ضرورت کسی کی بات میں دخل نہ دینا چاہئے۔

حکایت (۳۹) ہارون الرشید را چوں مُلک مصر مسلم شد گفتا بخلافِ آں طاغی کہ بغرورِ مُلکِ مصر دعویٰ خدائی کردنہ بخشم ایں مُلک را اِلّا بخسیس ترین بندگاں سیاہے داشت خصیب نام ملک مصر بوے ارزانی داشت آوردہ اند کہ عقل ودرایت او تا بجائے بود کہ طائفہ حراثِ مصر شکایت آوردندش کہ پنبہ کاشتہ بودیم بر کنارۂ نیل باراں بے وقت آمد وتلف شد گفت پشم بایستے کاشت تا تلف نشدے صاحبدلے ایں کلام بشنید وگفت

ترجمہ:۔ جب مُلک مصر ہارون رشید کو عطا کیا گیا تو اس نے کہا اس سرکش کے خلاف جس نے ملک مصر کے غرور

میں خدائی کا دعویٰ کیا میں اس ملک کو نہیں دوں گا مگر جو بہت ہی ادنیٰ درجہ کا غلام ہو ایک حبشی غلام جس کا نام خُصیب تھا ملک مصر کا اس کو حاکم بنادیا لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس کی عقل اور سمجھ کی یہ حالت تھی کہ مصر کے کاشتکاروں کی ایک جماعت نے شکایت کی کہ دریائے نیل کے کنارے پر ہم نے روئی بوئی تھی بے موسم بارش ہوئی اور روئی برباد ہوگئی اس نے کہا تم لوگوں کو اون بونی چاہئے تھی تاکہ برباد نہ ہوتی ایک دل والے نے یہ بات سنی اور کہا۔

حلّ الفاظ:۔ ملک مصر مصر کا ملک۔ یہ ملک بہت سے شہروں پر مشتمل ہے۔ مثلاً ہرماں، عین الشمس، اسکندریہ، دمیاط وغیرہ۔ (حاشیہ گلستاں مترجم مولفہ مولانا عبدالباری آسی) مسلّم شد حوالہ کیا گیا طاغی ع سرکشی کرنے والا۔ اس سے مراد فرعون ہے جس نے غرور میں آکر خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ نہ بخشم نہ دوں گا۔ یعنی حاکم نہیں بناؤں گا خسیس ع ذلیل، گھٹیا۔ ادنیٰ درجہ کا۔ سیاہے ایک کالا رنگ کا غلام۔ اس سے مراد حبشی ہے۔ اس لئے کہ ملک حبشہ کے لوگوں کا رنگ کالا ہوتا ہے۔ خُصیب اس غلام کا نام تھا۔ بوے اس کی طرف۔ ارزانی ف اس کے معنی سستی کے ہیں لیکن یہاں سوچنے کے معنی میں ہے۔ درایت ع سوچ سمجھ۔ حُرّاث ع حارث کی جمع ہے۔ کاشتکار۔ پنبہ ف روئی۔ پشم ف اون۔

مثنوی :۔ اگر روزی بدانش در فزودے　　زناداں تنگ روزی تر نبودے
بناداں آں چناں روزی رساند　　کہ دانا اندراں حیراں بماند

ترجمہ:۔ (۱) اگر روزی عقل کی وجہ سے بڑھتی۔ تو ناداں سے زیادہ تنگ روزی کوئی نہ ہوتا۔
(۲) خدا ناداں کو اس طرح روزی پہنچاتا ہے۔ کہ عقلمند اس میں حیران رہ جاتا ہے۔

مثنوی : بخت و دولت بکاردانی نیست　　جز بتائید آسمانی نیست
کیمیاگر بغصہ مردہ بہ رنج　　ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج
او فتادہ است در جہاں بسیار　　بے تمیز ارجمند و عاقل خوار

ترجمہ:۔ (۱) نصیب اور دولت کام جاننے کی وجہ سے نہیں ہے۔ سوائے آسمانی مدد کے نہیں ہے۔
(۲) کیمیا بنانے والا رنج اور غصہ سے مر گیا۔ بے وقوف نے ویران جگہ میں خزانہ پالیا۔
(۳) دنیا میں بہت سے پڑے ہوئے ہیں۔ بے تمیز مرتبہ والا اور عقلمند ذلیل۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ فزودے اصل میں افزودے تھا یہ ماضی تمنائی کا صیغہ ہے معنیٰ ہیں بڑھتی۔ نبودے نہ ہوتا۔ رساند پہونچاتا ہے۔ حیران ع پریشان۔ مطلب یہ ہے کہ اگر روزی عقل و دانائی کی وجہ سے حاصل ہوتی تو سب سے زیادہ تنگ دست بے وقوفوں کو ہونا چاہئے تھا۔ حالانکہ خداوند قدوس بیوقوف کو اس طرح روزی عنایت فرماتے ہیں کہ عقلمند حیران رہ جاتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ روزی کا دارومدار عقل پر نہیں ہے۔ تائید آسمانی آسمانی مدد۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے مدد و نصرت۔ کیمیاگر کیمیا بنانے والا۔ سونا چاندی بنانے والا۔

یہ ہے کہ جو چیز مقدر میں ہے وہ ضرور پہونچتی ہے کوئی چیز اور وجہ تک پہونچتا پایا جاتا ہے اس وجہ سے پیر و مرشد کو بھی برا سمجھتے ہیں۔ یہ عشق اور شوق کو بھی کہتے ہیں۔ رجمند یہ عظارت بمعنی مرتبہ اور مند بمعنی والا ہے مطلب یہ ہے کہ روایت کا مقصد یہ ہے کہ روزی کا دارومدار عقل پر نہیں ہے۔ بلکہ روزی پہونچانا اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے جس کو چاہتا ہے روزی بہت دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے تنگدست بنا دیتا ہے۔

حکایت (۲۰) یکی را از ملوک کنیزکی چینی آوردند خواست در حالتِ مستی با وی جمع آید کنیزک ممانعت کرد ملک در خشم شد و مر او را بسیاہی بخشید کہ لب زبرینش از پرۂ بینی در گذشتہ بود و زیرینش بگریبان فروہشتہ ہیکلے کہ صخرِ جنی از طلعتش برمیدے و عین القطر از بغلش بچکیدے۔

ترجمہ:۔ بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کے پاس چین کی ایک نوعمر لونڈی لائے بادشاہ نے مستی کی حالت میں چاہا کہ اس سے صحبت کرے لونڈی نے منع کیا بادشاہ غصہ ہو گیا اور اس کو ایسے حبشی غلام کے حوالہ کر دیا جس کا اوپر کا ہونٹ ناک کے نتھنے سے بھی اوپر پہونچا تھا اور نیچے کا ہونٹ گریبان تک لٹکا ہوا تھا ایسا بد شکل کہ صخرہ جنی اس کی صورت سے بھاگتا تھا اور تارکول کا چشمہ اس کی بغل سے ٹپکتا تھا۔

فرد۔ تو گوئی تا قیامت زشت روئی	بر و ختم ست و بر یوسف نکوئی

ترجمہ:۔ تو کہے گا کہ قیامت تک بد صورتی اس پر ختم ہے اور یوسف علیہ السلام پر خوبصورتی۔

قطعہ:۔ شخصے نہ چنان کریہ منظر	کز زشتی او خبر تواں داد
وانگہ بغلش نعوذ باللہ	مُردار بآفتاب مرداد

ترجمہ:۔ (۱) وہ شخص ایسا بد صورت نہیں ہے۔ کہ اس کی بد صورتی کو بیان کیا جا سکے۔

(۲) اور اس کی بغل سے بدبو آتی تھی پناہ جیسا کہ بھادوں کی دھوپ میں مردار سڑ رہا ہو۔

حل الغات:۔ کنیزک کنیز کی تصغیر ہے۔ وہ باندی جس کی عمر ابھی تھوڑی ہو۔ جمع آید جماع کرے ممانعت منع کرنا۔ سیاہ ف حبشی لب زبرینش اس کے اوپر کا ہونٹ پرۂ ف ناک کا نتھنہ بینی ف ناک۔ فروہشتہ لٹکا ہوا تھا۔ ہیکل جسم۔ شکل و صورت صخر ع ایک بد صورت جن کا نام ہے جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی چرائی تھی۔ طلعت ع شکل و صورت۔ رمیدے ماضی تمنائی استمراری کے معنی میں ہے۔ بھاگتا تھا۔ عین ع چشمہ۔ القطر ع تارکول بغلش اس کی بغل سے چکیدے ٹپکتا تھا بغل کے پسینہ میں چونکہ بدبو ہوتی ہے اس لئے اس کو تارکول سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ تو گوئی تو کہے گا۔ زشت روئی بد صورت۔ برو ختم ست اس پر ختم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس پر بد صورتی کی حد ہوتی ہے اس سے زیادہ بد صورت دنیا میں کوئی موجود نہیں ہے۔ یہ ایسا منظر ہے کہ

اس کی صورت کو دیکھ کر صحرہ جنی بھی فرار اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔ کریہہ منظر ایسا شخص جسکے دیکھنے پر طبیعت کو ناگوار معلوم ہو۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا بد صورت انسان دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں کہ اس غلام کی بد صورتی کو اُس کے ساتھ تشبیہ دی جاسکے۔ مُرداد میم کے ضمہ کیساتھ بھادو کا مہینہ اس مہینہ میں ملک ایران میں اس قسم کی گرمی پڑتی ہے جس طرح کی گرمی ہندوستان میں بھادوں میں پڑتی ہے جس سے چیزیں بہت جلد خراب ہوتی اور سڑ جاتی ہیں۔ نعوذ باللہ اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔

آوردہ اند کہ دراں مدّت سیاہ را نفس طالب بود و شہوت غالب مہرش بجنبید مُہرش برداشت بامداداں کہ مَلِک کنیزک را بجست و نیافت حکایت بگفتند خشم بگرفت و فرمود تا سیاہ را بکنیزک استوار بہ بندند و از بامِ جوسق بقعرِ خندق دراندازند یکے از وزرائے نیک محضر روئے شفاعت بر زمین نہاد و گفت سیاہ بیچارہ را دریں خطائے نیست کہ سائرِ بندگان بنوازشِ خداوندی مُعتوِّد اند گفت اگر در مفاوضتِ اوشبے تاخیر کردے چہ شدے کہ من اورا افزون تراز بہائے کنیزک بدادمے گفت اے خداوند انچہ فرمودی معلوم ست لیکن تشنیدی کہ حکما گفتہ اند دریں معنیٰ۔

ترجمہ:۔ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس زمانہ میں حبشی کا نفس طلبگار تھا اور شہوت غالب تھی اس کی محبت نے حرکت کی اور اس کا پردہ پھاڑ دیا صبح کے وقت بادشاہ نے لونڈی کو تلاش کیا اور نہیں ملی، لوگوں نے (رت کا قصہ بادشاہ سے) بیان کیا (بادشاہ) غصہ ہو گیا اور فرمایا کہ حبشی غلام کو لونڈی کے ساتھ مضبوط باندھ دیں۔ اور اونچے محل کے کوٹھے سے خندق کے گڑھے میں ڈالدیں وزیروں میں سے ایک نیک خصلت وزیر نے شفاعت کا چہرہ زمین پر رکھا اور کہا کہ بے چارہ حبشی کی اس میں کوئی غلطی نہیں ہے اس لئے کہ سارے غلام شاہی نوازشوں کے عادی ہیں۔ بادشاہ نے فرمایا اگر یہ غلام اُس باندی کے ساتھ جماع کرنے میں ایک رات کی تاخیر کر دیتا تو کیا ہو جاتا کہ میں اس کو اس لونڈی کی قیمت سے زیادہ انعام دیتا۔ وزیر نے عرض کیا کہ اے آقا جو کچھ آپ نے فرمایا ہے صحیح ہے۔ لیکن کیا آپ نے دانشمندوں کا قول نہیں سنا ہے جو اسی بارہ میں ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ طالب ع طلبگار۔ شہوت ع خواہش۔ مہر میم کے کسرہ کے ساتھ۔ محبت۔ مُہر میم کے ضمہ کے ساتھ پردۂ بکارت استوار ع مضبوط۔ مُعتوِّد خوگر۔ عادی۔ مُفاوضت لین دین۔ اس جگہ مجامعت کے معنیٰ میں ہے۔ بہائے ف قیمت۔ دادمے میں دیتا۔ معلوم ست ٹھیک ہے، صحیح ہے، درست ہے۔ دریں معنیٰ اس بارہ میں۔ مطلب واضح ہے۔

قطعہ ؎ تشنۂ سوختہ بر چشمۂ حیواں چو رسید تو مپندار کہ از پیل دماں اندیشد

مُلحدِ گرسنہ در خانۂ خالی بر خواں   عقل باور نکند کز رمضاں اندیشد

ترجمہ:۔ (۱) پیاسا چلا بھاجب آب حیات پر پہونچ جائے۔ تو خیال مت کر کہ وہ مست ہاتھی سے خوفزدہ ہوگا۔
(۲) بھوکا بے دین خالی گھر میں دستر خوان پر۔ عقل یقین نہیں کرے گی کہ وہ رمضان سے اندیشہ کرے گا۔

مَلِک را ایں لطیفہ پسند آمد و گفت اکنوں سیاہ را بتو بخشیدم کنیزک راچہ کنم گفت کنیزک را ہم بسیاہ بخش کہ نیم خوردہ سگ ہم اورا شاید۔

ترجمہ:۔ بادشاہ کو یہ لطیفہ پسند آگیا اور کہا ب میں نے حبشی غلام کو تجھے بخش دیا لیکن اس لونڈی کو میں کیا کروں۔ وزیر نے کہا لونڈی کو بھی حبشی کو بخش دیجئے اسلئے کہ کتے کے کھائے ہوئے کا بقیہ اُسی کے لائق ہے۔

قطعہ:۔ ہرگز اورا بدوستی مپسند   کہ رود جائے ناپسندیدہ
تشنہ را دل نخواہد آبِ زُلال   نیم خوردہ دہانِ گندیدہ

ترجمہ:۔ (۱) ہرگز دوستی کے واسطے اس کو پسند نہ کر۔ جو کسی ناپسندیدہ جگہ چلا جائے۔
(۲) پیاسے کا دل اس شیریں پانی کے پینے کو نہ چاہے گا۔ جو کسی گندہ دہن کا باقی ماندہ۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ تشنہ ف پیاسا۔ مپندار مت خیال کر۔ پیل دماں مست ہاتھی۔ دماں میں الف نون فاعل کی علامت ہے اور دم کے معنی سانس کے ہیں۔ دماں کے معنی ہیں لمبے لمبے سانس لینے والا۔ اس سے مراد غصہ در ہاتھی ہے۔ مُلحِد ع بے دین۔ اللہ کا انکار کرنے والا۔ باور ف خیال۔ یقین۔ شاید ف لائق۔ رود جاتا ہے۔ جائے ناپسندیدہ بُری جگہ۔ ناپسندیدہ جگہ۔ زُلال ع شیریں۔ دہانِ گندیدہ گندہ منہ۔ اس حکایت کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو غصہ میں آکر بے سوچے سمجھے سزا نہ دینی چاہئے ورنہ پھر شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ نیز بادشاہ کو چاہئے کہ غصہ کی حالت میں بھی کلماتِ نصائح کے سننے سے اعراض نہ کرے۔

حکایت (۴۱) : اسکندرِ رومی را پرسیدند کہ دیارِ مشرق و مغرب راچہ گرفتی کہ ملوکِ پیشیں را خزائن و عمر و مُلک و لشکر بیش ازیں بود و چنیں فتح میسّر نشد گفت بعونِ اللہ عزّوجل ہر مملکتے را کہ بگرفتم رعیّتش را نیازردم و رسومِ خیراتِ گذشتگاں باطل نہ کردم و نامِ پادشاہاں جز بہ نکوئی نبردم۔

ترجمہ:۔ اسکندر رومی سے لوگوں نے پوچھا کہ مشرق اور مغرب کی ولایتوں کو آپ نے کس طرح فتح کر لیا اس لئے کہ پہلے بادشاہوں کے پاس اس سے زیادہ خزانے اور عمر و سلطنت و لشکر تھے اور پھر بھی اُن کو اس طرح کا فتح میسّر نہیں ہوئی۔ کہا خدائے بزرگ و برتر کی مدد سے جس مملکت کو میں نے فتح کیا اس کی رعایا (عوام) کو تکلیف نہیں دی اور گذرے ہوئے بادشاہوں کی عمدہ رسموں کو میں نے باطل نہیں کیا اور بادشاہوں کا نام

سوائے بھلائی کے نہ لیا۔

بیت ؎ بزرگش نخوانند اہلِ خرد — کہ نام بزرگاں بزشتی برد

ترجمہ:۔ دانشمند اس کو بزرگ نہیں کہتے۔ جو بزرگوں کا نام بُرائی سے لیتا ہے۔

قطعہ:۔ ایں ہمہ ہیچ ست چوں می بگذرد — بخت وتخت وامر و نہی وگیر دار
نام نیک رفتگاں ضائع مکن — تابماند نام نیکت بر قرار

ترجمہ:۔ (۱) یہ سب ہیچ ہے جب کہ گذر جاتے ہیں۔ نصیب۔ تختِ شاہی اور امر و نہی اور حکومت۔
(۲) چلے جانے والوں کے نیک نام ضائع نہ کر۔ تاکہ تیرا نیک نام بر قرار رہے۔

حلّ الفاظ:۔ اسکندر ع یونان کے ایک مشہور بادشاہ کا نام ہے۔ ملوک پیشیں پہلے زمانے کے بادشاہ۔ میسر شد حاصل ہوگئی۔ عون ع مدد۔ نصرت۔ مملکت ع سلطنت نیازارم میں نے نہیں ستایا۔ رسوم ع رسم کی جمع ہے۔ طریقے۔ خیرات ع عمدہ۔ باطل ع بے ہودہ۔ بیکار۔ نبردم میں نہیں لے گیا۔ ایں ہمہ یہ سب۔ ہیچ ست ہیچ ہے۔ می بگذرد گذر جاتے ہیں۔ بخت ف نصیب تخت ف تاج، تختِ شاہی۔ گیر دار لین دین۔ اس سے مراد حکومت ہے۔ نامِ نیک نیک نام۔ رفتگاں رفتہ کی جمع ہے۔ فارسی کے قاعدہ کے مطابق ہ کو گ سے بدل دیا گیا ہے۔ رفتگاں سے مراد وہ لوگ ہیں جو دنیا سے چلے گئے ہیں۔ نامِ نیکت تیرا نیک نام۔ بماند بر قرار بر قرار رہے۔

مطلب:۔ اس حکایت سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ (۱) بادشاہوں کو چاہئے کہ جب وہ کسی ملک پر قابض ہو تو اس کی رعایا کو نہ ستائیں ان کے ساتھ ظلم وزیادتی نہ کریں۔ (۲) اگر گذشتہ بادشاہوں نے کوئی اچھی رسمیں جاری کیں ہیں تو اس کو بند نہ کریں۔ (۳) گذرے ہوئے بادشاہوں کا جب بھی نام لیں تو عزت واحترام اور بھلائی کے ساتھ ان کا نام لیں۔

تمام شد باب اوّل بتوفیق اللہ عزّ وجل۔ بروز چہار شنبہ
محمد ظفر بن مبین تَغَمَّدَ هُمَا اللّٰهُ بِغُفْرَانِهٖ
صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ
محمد النبی الأمی وآلہ وسلّم۔

﴿دوسرا باب﴾

دوسرا باب فقیروں کے (عمدہ) اخلاق کے بیان میں۔

حکایت (۱) یکے از بزرگاں گفت پارسائی راچہ گوئی در حقِ فلاں عابد کہ دیگراں در حقِ وے بطعنہ سخن ہائے گفتہ اند گفت بر ظاہرش عیب نمی بینم و در باطنش غیب نمی دانم۔

ترجمہ:۔ بڑے آدمیوں سے ایک بڑے آدمی نے ایک پرہیزگار سے پوچھا کہ آپ فلاں عابد کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ کیونکہ دوسرے لوگوں نے اس کے حق میں خراب رائے ظاہر کی ہیں اس پرہیزگار درویش نے کہا کہ میں اس کے ظاہر میں کوئی عیب نہیں دیکھتا ہوں اور اس کے باطن کا پوشیدہ حال میں نہیں جانتا ہوں۔ (اس لئے کہ میں غیب داں نہیں ہوں)

قطعہ:۔
ہر کہ راجامہ پارسا بینی　　پارسادان و نیک مرد انگار
ور ندانی کہ در نہانش چیست　　محتسب را درونِ خانہ چہ کار

ترجمہ:۔ (۱) تو جس شخص کا لباس پرہیزگاروں کا سا دیکھے۔ تو اس کو پرہیزگار اور نیک مرد خیال کر۔
(۲) اور اگر تو نہیں جانتا کہ اس کے باطن میں کیا ہے۔ تو کوتوال کو گھر کے اندر کی خبر رکھنے کی ضرورت نہیں۔

حل الفاظ و مطلب:۔ دوم ف دوسرا۔ باب دوم مرکب توصیفی ہے۔ دونوں ملکر مبتدا۔ اخلاق خُلق کی جمع ہے۔ معنی عادات۔ و خصلتیں۔ در اخلاق درویشاں ترکیب کے اعتبار سے خبر بن رہی ہے۔ یکے ایک۔ پارسائی پرہیزگاری۔ اس کے اندر الف علامت فاعل ہے۔ اور یہ لفظ مرکب ہے۔ پاس اور دار سے پاس کے معنی ہیں نگہداشت۔ پرہیزگار کو پارسا۔ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ پرہیزگار آدمی اپنے نفس کی دیکھ بھال کیا کرتا ہے۔ چہ گوئی آپ کیا فرماتے ہیں۔ در حق فلاں فلاں کے حق میں۔ عابد عبادت کرنے والا۔ در حق وے اس کے حق میں۔ طعنہ عیب جوئی کرنا۔ طعن و تشنیع کرنا۔ بُرائی بیان کرنا۔ نمی بینم میں نہیں دیکھتا ہوں۔ غیب نمی دانم اور غیب کی باتیں میں نہیں جانتا ہوں۔ کیونکہ غیب داں صرف خداوند قدوس ہی کی ذات ہے جامہ پارسا یہ عبارت اصل میں پارسائے جامہ یعنی وہ آدمی جس کا لباس پرہیزگاروں کی طرح ہو۔ ور حرف شرط ہے۔ معنی ہیں اگر۔ ندانی یہ فعل شرط ہے۔ اس لفظ کی جزاء اس جگہ مذکور نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کسی کی کھود کرید مت کرو۔ چہ کار کیا سروکار۔ کیا ضرورت۔

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ درویشوں کو کسی کے خلاف بدظنی قائم نہیں کرنی چاہئے۔ اور حسن ظن سے کام لینا چاہئے اگرچہ دوسرے لوگ اس شخص کے خلاف بدظنی قائم کریں۔

حکایت (۲) : درویشے را دیدم کہ سر بر آستانِ کعبہ می مالید و می نالید و می گفت کہ یا غفور و یا رحیم تو دانی کہ از ظلوم و جَہول چہ آید۔

ترجمہ:۔ میں نے ایک فقیر کو دیکھا کہ کعبہ کی چوکھٹ پر سر رگڑ رہا تھا اور رو رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔ کہ اے غفور اور اے رحیم تو جانتا ہے کہ ظالم اور جاہل سے کیا ہو سکتا ہے۔

قطعہ:۔ عذرِ تقصیرِ خدمت آوردم کہ ندارم بطاعت استظہار
عاصیاں از گناہ توبہ کنند عارفاں از عبادت استغفار

ترجمہ:۔ (۱) میں خدمت کی کمی کا عذر لے کر آیا ہوں۔ کیونکہ میں عبادت پر بھروسہ نہیں رکھتا ہوں۔
(۲) گنہگار گناہ سے توبہ کرتے ہیں۔ اور عارف عبادت سے توبہ کرتے ہیں۔

عابداں جزائے طاعت خواہند و بازرگاناں بہائے بضاعت من بندہ امید آوردہ ام نہ طاعت بدریوزہ آمدہ ام نہ بتجارت۔ فقرہ :۔ إصنَع بِنا مَا أنت أهلُه وَلا تفعل بِنا ما نَحن بِأَهله.

ترجمہ:۔ عابد لوگ عبادت کا بدلہ چاہتے ہیں اور سوداگر سامان کی قیمت مانگتے ہیں میں بندہ امید لایا ہوں نہ کہ بندگی میں بھیک مانگنے کے لئے آیا ہوں (اور) نہ تجارت کے لئے۔ ﴿فقرہ﴾ تو ہمارے ساتھ وہ سلوک کر جس کا تو اہل ہے وہ سلوک نہ کر جس کے ہم اہل ہیں۔

حلِّ الفاظ و مطلب :۔ را علامتِ مفعول ہے۔ کہ کاف حرف بیانیہ ہے۔ یہ ہر بیان کے شروع میں آتا ہے۔ اس کو کاف ببر جملہ بھی کہتے ہیں۔ آستان ف چوکھٹ۔ آستان کعبہ سے مراد روبروئے کعبہ ہے۔ کیونکہ آستانِ کعبہ بہت بلند ہے یہ ممکن نہیں کہ کوئی اپنا سر رکھ کر اس پر سجدہ کر سکے۔ کعبہ کے لغوی معنیٰ ہیں ابھرا ہوا ہونا۔ چونکہ دنیا کے اندر سب سے پہلے کعبہ کی جگہ ہی مٹی ابھری تھی اس وجہ سے اس کا نام کعبہ رکھا گیا۔ می نالید وہ رو رہا تھا۔ می گفت اور کہہ رہا تھا غفور ع مبالغہ کا صیغہ ہے۔ معنیٰ ہیں گناہوں کو معاف کرنے والا۔ رحیم ع رحم کرنے والا۔ ظلوم ع مبالغہ کا صیغہ ہے۔ معنیٰ ہیں بہت زیادہ ظالم۔ جہول ع یہ بھی مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت زیادہ جاہل۔ ظلوم اور جہول دونوں صفتوں کو ذکر کر کے قرآن کریم کی آیت شریفہ إنّه كانَ ظلوماً جهولاً کی طرف اشارہ کیا ہے۔ خدمت ع یہاں اس کے معنیٰ ہیں بارگاہ۔ آوردم میں لایا ہوں۔ استظہار کمر کو مضبوط باندھنا، مدد چاہنا۔ طاعت فرمانبرداری۔ توبہ اپنے گناہوں پر نادم ہو کے اللہ کی طرف متوجہ ہونا۔ عارفاں عارف کی جمع ہے۔ خدا کو پہچاننے والے۔ راہِ سلوک پر چلنے والے عبادت بندگی۔ اطاعت استغفار ع معافی طلب کرنا۔ جزائے طاعت مرکب اضافی ہے۔ معنیٰ ہیں عبادت کا بدلہ۔

خواہند خواستن سے ہے۔ چاہنے والے۔ بازرگاناں بازرگان کی جمع ہے۔ دوکاندار۔ سوداگر۔ بہائے قیمت۔ بضاعت پونجی، سامان، دریوزہ بھیک مانگنا۔ تجارت خرید و فروخت کرنا۔ اِصنع بِنا الخ ہمارے ساتھ وہ معاملہ فرما جو تیری شان کے مطابق ہو اور وہ معاملہ نہ فرما جس کے ہم مستحق ہیں۔ انسان چونکہ کسی چیز کا مستحق نہیں اس لئے کہ انسان کو جو چیزیں ملی ہیں یہ سب اللہ کا انعام و اکرام ہے۔ اسی لئے انسان کو چاہئے کہ اللہ کے فضل کا سوال کرے اللہ سے عدل کا سوال نہ کرے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ کسی انسان کو کچھ نہ دے اور جہنم میں بھیج دے تو یہ عین عدل ہے۔ اس لئے ہمیشہ فضل ہی کا خواستگار ہونا چاہئے۔

بیت:۔ گر کشی ور جرم بخشی روی و سر بر آستانم بندہ را فرماں نباشد ہرچہ فرمائی برانم

ترجمہ:۔ اگر تو مارڈالے یا بخشش دے تب بہر حال میں تیرے دروازے پر سر اور چہرہ رکھے ہوئے ہوں۔ بندہ کو کوئی اختیار نہیں ہے تو جو فرمائے میں اسی پر راضی ہوں۔

قطعہ:۔
بر درِ کعبہ سائلے دیدم کہ ہمی گفت و میگرستے خوش
می نگویم کہ طاعتم بپذیر قلم عفو بر گناہم کش

ترجمہ:۔ (۱) کعبے کے دروازے پر میں نے ایک فقیر کو دیکھا۔ کہ یہ بات کہہ رہا تھا اور خوب رو رہا تھا۔
(۲) میں یہ نہیں کہتا کہ میری عبادت کو قبول کر۔ (مگر) معافی کا قلم میرے گناہ پر کھینچ دے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ گر حرفِ شرط ہے۔ ور حرفِ شرط ہے۔ معنیٰ ہیں اور اگر بخشی تو معاف کردے۔ بر آستانم میں تیرے دروازے پر۔ فرماں حکم۔ جمع فرامین۔ ہرچہ فرمائی جو کچھ آپ فرمائیں۔ برانم میں اس پر راضی ہوں۔ در دروازہ۔ سائل سوال کرنے والا۔ ہمی گفت کہہ رہا تھا۔ میگرستے خوش اور بہت رو رہا تھا۔ خوش میں خاء اور واؤ دونوں مفتوح ہیں۔ بپذیر تو قبول کر۔ قلم عفو معافی کا قلم بر گناہم میرے گناہوں پر۔ کش کاف کے فتحہ کے ساتھ۔ کشیدن سے امر کا صیغہ ہے۔ جو دعاء کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ تو کھینچ دے۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ عابدوں کو چاہئے کہ صرف اللہ کو راضی کرنے کے لئے عبادت کریں حصولِ جنت مقصود نہ ہو۔ اس لئے کہ جب باری تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو جائے گی تو ساری چیزیں مل جائیں گی۔ جنت مقامِ رضا ہے۔ لہٰذا وہ بھی بطور ثمرات کے خوج بخود مل جائے گی۔ دعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کے لئے عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

حکایت (۳): عبد القادر گیلانی را دیدند رحمۃ اللہ علیہ در حرمِ کعبہ روی بر حصا نہادہ بود و می گفت اے خداوند بخشای واگر مستوجبِ عقوبتم مرا روزِ قیامت نابینا بر انگیز تا در روئے نیکاں شرمسار نباشم۔

ترجمہ:۔ عبد القادر گیلانی کو لوگوں نے دیکھا خدا ان پر رحمت نازل فرمائے (آمین) کعبے کے حرم میں کنکریوں

پر پیشانی رکھے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے اے خدا مجھے بخشدے اور اگر میں عذاب کے لائق ہوں مجھے قیامت کے دن نابینا کر کے اٹھا تاکہ نیکوں کے روبرو میں شرمندہ نہ ہوں۔

قطعہ:۔
روی بر خاکِ عجز میگویم — ہر سحر گہ کہ بادمی آید
اے کہ ہر گز فرامشت نکنم — ہیچت از بندہ یادمی آید

ترجمہ:۔ (۱) چہرہ عاجزی کی خاک پر رکھ کر میں کہتا ہوں۔ جب کہ صبح کے وقت ہوا آتی ہے۔
(۲) اے وہ ذات کہ تجھ کو میں ہر گز فراموش نہیں کرتا، کچھ تجھ کو بندہ کی بھی یاد آتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ گیلان یہ ایک گاؤں کا نام ہے جہاں حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی جو جیلانی سے معروف و مشہور ہیں پیدا ہوئے اور یہ گاؤں بغداد کے قریب واقع ہے۔ رحمۃ اللہ علیہ یہ جملہ دُعائیہ ہے۔ اللہ اُن پر رحمت نازل فرمائے۔ آمین! حرم کعبہ شریف کے چاروں طرف کا مخصوص علاقہ حرم کہلاتا ہے۔ روی چہرہ۔ حصا حصی کی جمع ہے۔ بمعنی کنکریاں۔ مستوجب مستحق عقوبت سزا۔ روز قیامت مرکب اضافی ہے۔ قیامت کا دن۔ نابینا اندھا۔ روئے نیکاں نیک لوگوں کے سامنے، روبرو۔ شرسار شرمندہ۔ نباشم نہ ہوں۔ خاک مٹی عجز عاجزی کرنا۔ فرامشت نکنم تجھ کو نہیں بھولتا۔ ہیچ کچھ۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ انسان چاہے کتنا ہی عابد وزاہد ہو اس کو اپنی عبادت پر گھمنڈ و تکبّر نہیں کرنا چاہئے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی درخواست کرنی چاہئے۔

حکایت (۴) دزدے بخانہ پارسائے درآمد چندانکہ طلب کرد چیزے نیافت دل تنگ شد پارسا را خبر شد گلیمے کہ بر آں خفتہ بود در راہِ دُزد انداخت تا محروم نشود۔

ترجمہ:۔ ایک چور ایک درویش کے گھر میں داخل ہوا۔ کافی تلاش کی (مگر) کوئی چیز نہیں پایا۔ رنجیدہ ہو گیا پرہیزگار کو خبر ہوئی ایک کمبل جس پر سو رہا تھا چور کے راستہ میں ڈال دیا تاکہ محروم نہ جائے۔

قطعہ:۔
شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا — دلِ دشمناں را نکردند تنگ
ترا کے میسّر شود ایں مقام — کہ با دوستانت خلافست و جنگ

ترجمہ:۔ (۱) میں نے سُنا ہے کہ راہِ خدا کے مردوں نے۔ دشمنوں کا دل بھی دُکھایا نہیں۔
(۲) تجھے یہ مرتبہ کب حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہ تیری دوستوں سے لڑائی رہتی ہے۔ اور جھگڑا ہوتا ہے۔

مودّتِ اہلِ صفا چہ در روی و چہ در قفا نہ چناں کہ از پست عیب گیرند و در پیشت میرند۔

ترجمہ:۔ روشن دل والوں کی دوستی سامنے اور پیٹھ پیچھے برابر ہوتی ہے۔ ایسی نہیں کہ تیری پیٹھ پیچھے بُرائیاں کریں اور تیرے سامنے جان دیں۔

فرد :۔ در برابر چو گوسپندِ سلیم در قفا ہمچو گرگِ مردم دَر

ترجمہ :۔ سامنے مسکین بکری کی طرح۔ اور پیٹھ پیچھے آدمیوں کے پھاڑنے والے بھیڑیے کی طرح ہے۔

فرد :۔ ہر کہ عیبِ دگراں پیشِ تو آورد و شمرد بیگماں عیبِ تو پیشِ دگراں خواہد بُرد

ترجمہ :۔ جو شخص کی دوسروں کا عیب تیرے سامنے لایا اور اُن کا شمار کیا۔ بیشک تیری بُرائی (بھی) دوسروں کے سامنے لے جائے گا۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ چندانکہ ہر چند، جس قدر، کافی۔ طلب ع تلاش کرنا۔ نیافت نہیں پایا۔ چیزے میں ی تنکیر کے لئے ہے۔ کوئی چیز۔ دل تنگ رنجیدہ دل۔ خبر معلوم ہونا۔ براں جس پر خفتہ بود خفتن سے ماضی بعید کا صیغہ ہے۔ سویا ہوا تھا۔ راہِ دُزد چور کا راستہ۔ انداخت اس نے ڈال دیا۔ محروم ناکام بدقسمت۔ تُرا تجھے۔ تجھ کو کے کاف کے فتحہ اور یاء مجہول کے ساتھ بمعنی کب۔ میسّر حاصل ہونا۔ ایں مقام یہ مرتبہ۔ بادوستانت تیری دوستوں سے مودّت دوستی اہل صفا صاف دل حضرات۔ اللہ والے یہاں لفظ چہ دو مرتبہ آیا ہے لہٰذا اس کے معنی ہوں گے۔ برابر و یکساں۔ قفا گدّی، پیٹھ پیچھے۔ عیب گیرند بُرائی بیان کریں۔ میرند جان دیں۔ مرجائیں۔ عیبِ دگراں دوسروں کا عیب۔ آورد لائے۔ شمرد شمار کرلے بیگماں بیشک۔ عیب تو تیرا عیب۔ خواہد بُرد فعل مستقبل ہے لے جائے گا۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ فقیر کو چاہئے کہ وہ اپنے دشمنوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرے اور اس دل رنجیدہ نہ کرے۔ اور کسی کی غیبت سننے کرنے سے اپنی زبان اور کان کو محفوظ رکھے۔

حکایت (۵) تنے چند از روندگاں متفق سیاحت بودند و شریکِ رنج و راحت خواستم کہ مرافقت کنم موافقت نکردند گفتم ایں از کرمِ اخلاقِ بزرگاں بدیع ست روی از مصاحبتِ درویشاں بگردانیدن و فائدہ دریغ داشتن کہ من در نفسِ خویش ایں قدر قوت و سُرعت ہمی شناسم کہ در خدمتِ مرداں یارِ شاطر باشم نہ بارِ خاطر۔

ترجمہ :۔ چند سیاح لوگ سیر و سیاحت میں ساتھ تھے اور ایک دوسرے کے رنج اور خوشی کے شریک تھے۔ میں نے چاہا کہ اُن کے ساتھ رہوں انہوں نے میری موافقت نہ کی۔ میں نے کہا یہ بات بزرگوں کی مہربانی اور اخلاق سے بعید اور نادر معلوم ہوتی ہے۔ فقیروں کی صحبت سے منہ پھیر لینا اور فائدہ پہونچانے میں دریغ کرنا کیونکہ میں اپنی ذات میں اس قدر طاقت اور جلدی پاتا ہوں کہ دوستوں کی خدمت میں یارِ شاطر ہو کر رہوں نہ کہ بارِ خاطر ہو کر۔

شعر :۔ إِن لَم أَكُن رَاكِبَ المَوَاشِي أَسعىٰ لَكُم حَامِلَ الغَوَاشِي

ترجمہ :۔ اگرچہ میں کسی چوپائے پر سوار نہ ہوں۔ تو تمہارے لئے زین پوش اٹھا کر ہی دوڑ تار ہوں گا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ متفق ایک ساتھ ہو کر۔ رنج ف غم۔ راحت ع آرام۔ مرافقت ہم سفر ساتھی۔ کرم سخاوت۔ اخلاق خُلق کی جمع ہے۔ عادات۔ بدیع انوکھا۔ نادر مصاحبت ایک دوسرے کے ساتھ رہنا۔ قوت طاقت۔ سُرعت جلدی۔ یار شاطر چالاک اور چست دوست۔ بار خاطر جس کا ساتھ ہونا کسی کو گراں گذرے۔ راکب سوار ہونے والا المواشی. ماشیۃ کی جمع ہے چارپاؤں والے جانور۔ اسعی کوشش کرونگا، دوڑوں گا۔ حامل اٹھانے والا۔ غواشی غاشیۃ کی جمع ہے۔ زین پوش۔

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ میں غریب اور نادار آدمی ہوں اور میرے پاس سواری نہیں ہے۔ لیکن تمہاری خدمت کرتا ہوا چلوں گا۔

یکے ازاں میاں گفت ازیں سخن کہ شنیدی دلتنگ مدار کہ دریں روز ہا دُزدے بصورتِ درویشاں بر آمدہ بود خود را در سلکِ صحبتِ ما منتظم کرد۔

ترجمہ:۔ ان لوگوں میں سے ایک نے کہا کہ جو بات تم نے سُنی ہے اس سے رنجیدہ نہ ہو اس وجہ سے کہ حال ہی کے زمانے میں ایک چور فقیروں کی صورت بنا کر آیا تھا اور اپنے آپکو ہماری صحبت کی لڑی میں شامل کر دیا تھا

شعر ؎ چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست نویسندہ داند کہ در نامہ چیست

ترجمہ:۔ آدمی کیا جانیں کہ کپڑوں میں کون ہے۔ لکھنے والا جانتا ہے کہ خط میں کیا چیز ہے۔

ازانجا کہ سلامتِ حالِ درویشاں ست گمان فضولش نبردند و بیاری قبولش کردند۔

ترجمہ:۔ چونکہ سلامتی فقیروں کا حال ہے اس کے بارے میں فضول گمان نہیں لے گئے اور اس کو دوستی کے لئے قبول کر لیا۔

مثنوی ؎
صورتِ حالِ عارفاں دلق ست اینقدر بس چو روی در خلق ست
در عمل کوش ہرچہ خواہی پوش تاج بر سر نہ و عَلَم بر دوش
ترکِ دنیا و شہوت ست و ہوس پارسائی نہ ترکِ جامہ و بس
در قزاگند مرد باید بود بر مخنث سلاحِ جنگ چہ سود

ترجمہ:۔ (۱) صوفیوں کی ظاہری شناخت گدڑی کا لباس ہے۔ اسی قدر کافی ہے اگرچہ چہرہ مخلوق میں ہے۔
(۲) عمل میں کوشش کر اور جو کچھ تو چاہے پہن۔ سر پر تاج رکھ اور کندھے پر جھنڈا رکھ۔
(۳) پارسائی دنیا و شہوت اور لالچ کے چھوڑنے کا نام ہے۔ نہ کہ صرف امیرانہ لباس کو چھوڑ دینا اور بس۔
(۴) قزاگند میں مرد بہادر ہونا چاہئے۔ کسی ہجڑے کو لڑائی کے آلات سے مسلح کرنے سے کیا فائدہ۔

حل الفاظ و مطلب:۔ ازیں سخن یہ باتیں کہ شنیدی جو تو نے سُنی۔ دل تنگ مدار اس سے خفا نہ ہو۔

سلک سین کے کسرہ کے ساتھ بمعنی لڑی۔ منتظم کرد شامل کردیا۔ منسلک کردیا۔ چہ دانند وہ کیا جانیں۔ کیست کون ہے۔ سلامت محفوظ، صحیح وسالم۔ درنامہ خط میں کیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کسی کو کیا پتہ کہ اس خط میں کیا لکھا ہے۔ جس نے لکھا ہے وہی اس کے مضمون سے باخبر ہے۔ دَلَق گدڑی۔ ایں قدر بس اس قدر کافی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کے ولیوں کی ظاہری علامت یہ ہے کہ وہ گدڑی پوش ہوتے ہیں۔ اور جو شخص مخلوق کو دکھانے اور دھوکہ دینے کے لئے ایسا لباس زیب تن کرے اُن کے لئے گدڑی پہن لینا کافی ہے۔ اگلے اشعار کا مطلب یہ ہے کہ درویش کو گدڑی پہننے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ نیک کردار ہوں اگر درویشی کے لباس سے مکر وفریب کی بو آئے تو اس کا ترک کردینا ہی بہتر ہے۔ خلق مصدر ہے۔ یہاں اسم مفعول مخلوق کے معنی میں ہے۔ کوش کوشیدن سے امر حاضر ہے۔ تو کوشش کر۔ عَلَم عین اور لام کے فتحہ کے ساتھ۔ بمعنی، جھنڈا، نیزہ، نشان۔ دوش کندھا۔ مطلب یہ ہے کہ فقیری صرف اچھے کام اور نیک امور بجالانے کا نام ہے لباس سے کچھ نہیں ہوتا۔ ہاں اتنی بات ضروری ہے کہ لباس خلاف شریعت نہ ہو۔ اگر تم بادشاہ ہو تو تاج سر پر رکھ سکتے ہو اور اگر سپاہی ہو تو جھنڈا کندھے پر رکھ سکتے ہو۔ پارسائی اور پرہیز گاری ترک لباس کا نام نہیں۔ بلکہ دنیا اور خواہشاتِ نفسانی اور لذائذ کو چھوڑنے کا نام فقیری ہے۔ قزآگند یہ لفظ قز بمعنی ریشم اور آگند سے مرکب ہے۔ یعنی وہ لباس جو ریشم کے دھاگے سے موٹا موٹا بنا ہوا ہو۔ اور جنگ کے موقع پر وہ پہنا جاتا ہے تاکہ مُقابل کی تلوار اس پر اثر نہ کرسکے کیونکہ وہ بہت نرم ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ طالب دنیا کو فقیری لباس زیب تن نہ کرنا چاہئے جیسے کہ ہجڑے اور نامرد کو فوجی لباس پہننا اور جسم کو ہتھیار سے سجانا مناسب نہیں۔ مُخَنَّث ہجڑا۔ سلاح ہتھیار جمع اسلحۃ۔ چہ سُود کیا فائدہ۔

روزے تا بشب رفتہ بودیم وشبانگہ در پائے حصارے خفتہ کہ دُزدِ بے توفیق ابریق رفیق برداشت کہ بطہارت میروم وبغارت برفت۔

ترجمہ:۔ ایک دن ہم رات تک چلے تھے اور رات کے وقت ایک قلعہ کے نیچے سوئے تھے۔ کہ بے توفیق چور نے ایک ساتھی کا لوٹا اٹھایا اور یہ بہانہ کیا میں وضو کے لئے جاتا ہوں اور اس لوٹے کو چرا لے گیا۔

فرد ۔ یار سابیں کہ خرقہ در بر کرد	جامہ کعبہ را جُل خر کرد

ترجمہ:۔ ذرا پارسا کو دیکھ کہ گدڑی پہن لی۔ اور کعبہ کے غلاف سے گدھے کی جھول تیار کی۔

حل الفاظ ومطلب:۔ رفتہ بودیم ہم چلے تھے۔ شبانگہ رات کے وقت۔ پای حصاری ایک قلعہ کے نیچے۔ ابریق ع لوٹا۔ یا چھاگل۔ جمع اباریق۔ رفیق ساتھی۔ جمع رُفقاء۔ طہارت ع پاکی، صفائی، وضو۔ غارت لوٹ مار، ڈاکہ پارسا پرہیزگار۔ بین دیدن سے امر حاضر۔ تو دیکھ۔ خرقہ گدڑی۔ جُل ع جھول۔ خر گدھا خرقہ کو غلاف کعبہ (اور چور کو جو درویش کی شکل بنائی تھی) درویش سے تشبیہ دی ہے۔

چندانکہ از درویشاں غائب شد بُرجے برفت وُدرجے بدزدید تاروز روشن شد آں تاریک رُو مَبلغے راہ رفتہ بود ورفیقانِ بیگناہ خفتہ باماداں ہمہ را بہ قلعہ در آوردند وبزدند در زنداں کردند ازاں تاریخ ترکِ صحبت گفتیم وطریق عزلت گرفتیم اَلسلامۃُ فِی الوَحدۃِ۔

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ فقیروں کی نظر سے غائب ہوگیا اور ایک برج پر چلا گیا اور ایک ڈبہ چُرا لیا جب تک دن کا اُجالا پھیلا وہ تاریکی میں چلنے والا کافی راستہ چل چکا تھا۔ اور بے قصور ساتھی سو رہے تھے صبح کے وقت سب کو قلعہ میں لائے اور مارا اور حوالات میں بھیج دیا۔ بس اسی تاریخ سے ہم نے ساتھی بنانا چھوڑا اور گوشہ نشینی اختیار کرلی کیونکہ سلامتی تنہائی میں ہے۔

حلِّ الفاظ ومطلب:۔ چندانکہ یہاں تک کہ غائب شد چھپ گیا۔ بُرج وہ گنبد جو شہر پناہ پر بنایا گیا ہو۔ درج ڈبہ صندوقچی۔ دُزدید چُرالے گیا۔ تاریک رو تاریکی میں چلنے والا۔ یعنی چور۔ مبلغ پہونچنے کی جگہ۔ مطلب یہ ہے وہ چور راستہ کا کچھ حصہ طے کرچکا تھا اور ہمارے ساتھی ابھی تک غافل ہوکر سوہی رہے تھے یہاں تک جب صبح ہوئی تو سب کو قلعہ میں لائے اور سب کی پٹائی ہوئی اور تھانہ میں بھیج دیا۔ ازاں تاریخ اسی تاریخ سے۔ ترکِ صحبت ساتھ رہنا چھوڑ دیا۔ السلامۃ محفوظ رہنا۔ الوحدۃ تنہائی۔

قطعہ:۔ چو از قومے یکے بیدانشی کرد نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
نمی بینی کہ گاوے در علف زار بیالاید ہمہ گاوانِ دہ را

ترجمہ:۔ (۱) جب کسی قوم میں سے ایک نے بے وقوفی کی۔ تو نہ چھوٹے کی عزت رہتی ہے نہ بڑے کی۔
(۲) کیا تو دیکھتا نہیں ہے (کسی کھیت) میں ایک گائے (گھس کر نقصان کردیتی ہے) تو سارے گاؤں کی گایوں کو اپنے ساتھ بدنام کردیتی ہے۔

گفتم سپاس ومنّت خدائے عزّ وجل را کہ از فوائدِ درویشاں محروم نماندم اگرچہ بصورت از صحبت جدا افتادم بدیں حکایت کہ گفتی مستفید گشتم وامثال مرا ہمہ عمر ایں نصیحت بکار آید۔

ترجمہ:۔ میں نے کہا خدائے عزّ وجل شانہ کا شکر واحسان ہے کہ فقیروں کے فائدوں سے میں محروم نہیں رہا۔ اگرچہ ظاہر میں صحبت سے الگ تھلگ رہا مگر اس قصہ سے جو آپ نے کہا میں نے فائدہ اٹھایا اور مجھ جیسے آدمیوں کے لئے عمر بھر یہ نصیحت کام آئے گی۔

مثنوی۔ بیک ناتراشیدہ در مجلسے برنجد دلِ ہوشمنداں بسے

اگر بر کہ پُر کنند از گلاب سگے در وے افتد کند مَنجَلاب

ترجمہ:۔(۱) کسی ایک مجلس میں ایک غیر مہذب کی وجہ سے۔ بہت سے عقلندوں کا دل رنجیدہ ہو جاتا ہے۔
(۲) اگر گلاب سے ایک حوض بھر دیں۔ ایک کتا اس میں گرے تو وہ سب کو ناپاک کر دے گا۔
حل الفاظ و مطلب:۔ قومی میں ی تنکیر کیلئے ہے۔ کسی قوم۔ بیدانش بے وقوفی۔ کہ مخفف ہے کہتر کا۔ بمعنی چھوٹا۔ مہ مخفف ہے مہتر کا بمعنی بڑا۔ گادے گائے علف زار چراگاہ۔ یہاں کھیت مراد ہے۔ بیالاید آلاید۔ آلودن سے مضارع کا صیغہ ہے۔ ملوث کر دیتی ہے۔ ہمہ سب۔ گادان گادہ کی جمع ہے۔ دِہ گاؤں۔ خدائے عزوجل خدائے بزرگ و برتر فوائد فائدہ کی جمع ہے۔ نفع بخش چیزیں۔ بدیں اصل میں باایں تھا ب کا اسم اشارہ کے ساتھ ملنے کی وجہ سے اسم اشارہ کا ہمزہ دال سے بدل گیا۔ مستفید فائدہ حاصل کرنے والا۔ امثال مُرا مجھ جیسے۔ ہمہ عمر پوری زندگی۔ بکار آید کام آئے گی۔ ناتراشیدہ غیر تہذیب یافتہ۔ مجلسی کسی مجلس و محفل۔ برنجد رنجیدہ کرتا ہے۔ دل ہوشمنداں بسے بہت سے عقلندوں کے دل کو۔ بر کہ حوض پُر کنند بھر دیں۔ سگے میں ی وحدت کے لئے ہے۔ ایک کتا۔ منجلاب ناپاک۔ گندہ۔ برہان اور جہانگیری میں یہی معنی بیان کئے گئے ہیں اور خیاباں میں لکھا ہے کہ یہ لفظ مرکب ہے مَنجَلْ اسم ظرف اور آب سے پورے کے معنی ہیں، پانی ڈالنے کی جگہ۔ (غیاث اللغات)
اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویشوں اور فقیروں کو چاہئے کہ جس کا ظاہری لباس نیکوں جیسا ہے اس کو نیک ہی تصور کریں۔ اور نااہل و ناجنس کو اپنی صحبت میں داخل نہ کریں کیونکہ اس سے تکلیفیں اور بدنامیاں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔

حکایت (۶) زاہدے مہمانِ پادشاہے بود چون بطعام بنشستند کمتر ازاں خورد کہ ارادتِ او بود و چون بنماز برخاستند بیشتر ازاں گذارد کہ عادتِ او بود تا ظنِ صلاح در حقِ وے زیادت کنند۔

ترجمہ:۔ ایک عبادت گزار ایک بادشاہ کا مہمان تھا۔ جب کھانے کیلئے بیٹھے تو اس سے کم کھایا جتنی کہ اس کی خواہش تھی اور جب نماز کے لئے اُٹھے تو اس سے زیادہ پڑھی جتنی کہ اسکی عادت تھی تاکہ نیکی کا گمان اُس کے بارہ میں (بادشاہ) زیادہ کریں۔

فرد ؎ ترسم نرسی بہ کعبہ اے اعرابی کیں رہ کہ تو میروی بترکستان ست

ترجمہ:۔ میں ڈرتا ہوں اے گاؤں دی اعرابی تو کعبے تک نہ پہنچ پائے گا کیونکہ یہ راستہ جس پر تو چل رہا ہے ترکستان جاتا ہے۔
حل الفاظ و مطلب:۔ زاہدے ایک زاہد۔ پرہیزگار مہمان بادشاہے ایک بادشاہ کا مہمان۔ طعام

کھانا۔ جمع اطعمۂ کمتر بہت زیادہ کم۔ ارادت عقیدت، خواہش۔ ظن صلاح مرکب اضافی ہے۔ نیکی کا گمان۔ در حق وے اس کے حق میں۔ اعرابی بدو، گاؤں کا رہنے والا۔ جنگلی۔ ترسم ترسیدن سے واحد متکلم کا صیغہ ہے میں ڈرتا ہوں۔ نرسی رسیدن سے واحد حاضر فعل مضارع منفی ہے۔ تو نہیں پہونچ پائے گا۔ کیں کیونکہ۔ میروی تو چل رہا ہے۔ ترکستان شمالی توران میں واقع ہے اور تُوران شمال ہند میں ہے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم) مطلب یہ ہے اس فقیر نے اپنی عادت سے کم کھانا کھایا اور اپنے معمول سے زیادہ نماز پڑھی یعنی ریاء کاری کی تاکہ اس کو لوگ بہت زیادہ نماز پڑھنے والا کہیں۔

چوں بمقامِ خود آمد سُفرہ خواست تا تناول کند پسرے داشت صاحبِ فراستِ گفت اے پدر چرا در مجلس سلطاں طعام نخوردی گفت در نظر ایشاں چیزے نخوردم کہ بکار آید گفت نماز را ہم قضا کن کہ چیزے نکردی کہ بکار آید۔

ترجمہ:۔ جب اپنے ٹھکانے پر آیا تو دستر خوان مانگا تاکہ کھانا کھائے اس کا ایک لڑکا بہت سمجھدار تھا اس نے کہا اباجی آپ نے بادشاہ کی محفل میں کھانا کیوں نہیں کھایا۔ درویش نے جواب دیا کہ اُن کے سامنے میں نے کوئی چیز اس وجہ سے نہیں کھائی تاکہ دُنیا میں کام آئے۔ لڑکا بولا نماز کی بھی قضاء کر لیجئے کیونکہ آپ نے کوئی ایسی چیز نہیں کی جو آخرت میں کام آئے۔

قطعہ:۔ اے ہنرہا نہادہ بر کفِ دست　عیب ہا بر گرفتہ زیرِ بغل
تاچہ خواہی خریدن اے مغرور　روزِ درماندگی بسیم دَغل

ترجمہ:۔ (۱) اے وہ شخص کہ تو ہنروں کو ہاتھ پر رکھے ہوئے ہے۔ اور اپنے عیبوں کو بغل کے نیچے چھپائے ہوئے ہے۔

(۲) آخر اے مغرور تو کیا خریدنا چاہتا ہے۔ عاجزی کے دن کھوٹی چاندی سے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ بمقام خود اپنی جائے قیام میں آمد آیا۔ سُفرہ دستر خوان۔ تا علت کے لئے ہے۔ تاکہ۔ تناول کند کھانا کھائے۔ چرا کیوں۔ نخوردی نہ کھایا۔ چیزے میں ی تنکیر کے لئے ہے۔ کوئی چیز۔ کہ کاف تعلیل کے لئے ہے۔ نماز را ہم قضا کن نماز کی بھی قضا کیجئے۔

مطلب یہ ہے کہ ہوشیار اور عقلمند لڑکے نے کہا جب بات ایسی ہی ہے کہ کم کھانے کی وجہ سے بادشاہ کی عقیدت بڑھ جائے اور دنیا میں کام آئے تو نماز کا بھی اعادہ کر لیجئے۔ اس لئے کہ آپ نے ریاکاری اور دکھلاوے کے لئے نماز پڑھی ہے اور ایسی نماز آخرت میں کام نہیں آسکتی۔ اس لئے دوبارہ نماز پڑھ لیجئے تاکہ آخرت میں کام آئے۔ ہنرہا ہنر کی جمع ہے۔ زیر بغل بغل میں۔ مغرور دھوکہ باز سیم دَغل مرکب توصیفی ہے۔ کھوٹی چاندی۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ درویشوں کو چاہئے کہ ریاکاری سے پرہیز کریں اس لئے کہ آخرت میں

ریاکاری سے کیے ہوئے اعمال کام نہ آئیں گے اور بڑی رسوائی اٹھانی پڑے گی۔

حکایت (۷) یاد دارم کہ در ایامِ طفولیّت متعبّد بودم وشب خیز ومُولع زہد و پرہیز تا شبے در خدمتِ پدر رحمۃ اللہ علیہ نشستہ بودم وہمہ شب دیدہ برہم نہ بستہ و مُصحفِ عزیز درکنار گرفتہ وطائفہ گردِ ما خفتہ پدر را گفتم ازیں جماعت یکے سر بر نمی دارد کہ دوگانہ بگذارد چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند گفت اے جانِ پدر اگر تو نیز بخفتی از آں بہ کہ در پوستین خلق افتی۔

ترجمہ:۔ مجھے ابھی تک یاد ہے کہ میں اپنے بچپن کے زمانہ میں بڑا عبادت گذار شب بیدار تھا۔ اور زُہد و پرہیز گاری کا حریص تھا۔ اتفاقاً ایک رات کو میں پدر بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور ساری رات آنکھ نہ جھپکائی تھی، قرآن شریف بغل میں لئے ہوئے تھا۔ اور ایک جماعت ہمارے پاس سورہی تھی میں نے باپ سے کہا کہ اس جماعت میں سے ایک بھی سر نہیں اٹھاتا کہ تہجد کی نماز پڑھ لے ایسے سورہے ہیں کہ جیسے مرگئے ہوں والد صاحب نے کہا کہ اے بیٹا اگر تو بھی سوجاتا تو اس سے اچھا تھا کہ مخلوق کی بدگوئی اور غیبت میں پڑے۔

قطعہ:۔ نہ بیند مدعی جز خویشتن را　　کہ دارد پردۂ پندار در پیش
گرت چشمِ خدا بینی بہ بخشند　　نہ بینی ہیچکس عاجز تر از خویش

ترجمہ:۔ (۱) دعویٰ کرنے والا اپنے سوائے کسی کو نہیں دیکھتا۔ اسلئے کہ غرور کا پردہ اپنے سامنے رکھتا ہے۔
(۲) اگر خدا تجھ کو خدا بینی کی آنکھ بخش دے۔ تو تو کسی کو اپنے سے زیادہ عاجز نہ دیکھے گا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ ایامِ طفولیت بچپن کا زمانہ۔ متعبّد عبادت گذار۔ شب خیز شب بیدار یعنی تہجد گزار مولع حریص، عاشق زہد تقویٰ، پرہیزگاری۔ ہمہ شب پوری رات۔ مصحف قرآن۔ طائفہ جماعت۔ جمع طوائف۔ گردما۔ ہمارے پاس۔ دوگانہ دو رکعت۔ بگذارد ادا کریں۔ چناں اس طرح۔ اے جانِ پدر اے باپ کی جان۔ خفتی تو سوجاتا۔ مدّعی باب افتعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ دعویٰ کرنے والا، بڑھ چڑھ کر باتیں بنانے اور ڈینگیں مارنے والا۔ خویشتن را اپنے آپ کو۔ پردۂ پندار بڑائی و تکبر کا پردہ۔ گرت یہ لفظ اگر اور ت ضمیر سے مرکب ہے۔ معنیٰ ہیں۔ اگر تجھ کو۔ اگر کا ہمزہ وزن شعری کی وجہ سے حذف کردیا گیا ہے۔ چشمِ خدا بینی بصیرت کی آنکھ۔ ہیچکس کسی کو کمتر۔ مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تجھے بصیرت کی آنکھ دی ہے تو تم کسی کو کمتر اور حقیر نہ سمجھو۔ اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ درویشوں اور عبادت گزاروں کو چاہئے کہ وہ اپنی عبادت پر گھمنڈ نہ کریں اور دوسروں کو حقیر و کمتر نہ سمجھیں۔

حکایت (۸) یکے را از بزرگاں بمحفلے اندر ہمی ستودند و در اوصافِ جمیلش

مبالغت ہمی کردند سر براورد وگفت من آنم کہ من دانم۔

ترجمہ:۔ بزرگوں میں سے ایک بزرگ کی لوگ محفل میں تعریف کررہے تھے۔ اور اس کے عمدہ اوصاف میں مبالغہ کررہے تھے اس بزرگ نے سر اٹھایا اور کہا میں ایسا ہوں کہ میں خود ہی جانتا ہوں۔

شعر:۔ كُفِيتُ اَذَىً يَا مَنْ يَعُدُّ مَحَاسِنِي　　عَلَانِيَتِي هٰذَا وَلَمْ تَدْرِ بَاطِنِي

ترجمہ:۔ اے میری خوبیاں شمار کرنے والے تو میرے ستانے کے لئے کافی ہے۔ میری ظاہری حالت تو یہ ہے اور میری اندرونی حالت تو جانتا نہیں۔

قطعہ:۔ شخصم بچشم عالمیاں خوب منظرست　　وز خبثِ باطنم سرِ خجلت فگندہ پیش
طاؤس را بہ نقش نگارے کہ ہست خلق　　تحسین کنند او خجل از زشتِ پائے خویش

ترجمہ:۔ (۱) میری ذات دنیا والوں کی نظر میں بہت اچھی ہے۔ اور میرے باطن کی گندگی کی وجہ سے شرمندگی کا سر جھکا ہوا ہے۔

(۲) مور کی اس ظاہری نقش ونگار کی وجہ سے۔ پوری دنیا تعریف کرتی ہے اور وہ اپنے پاؤں کی بدصورتی سے شرمندہ ہے۔

حل الفاظ ومطلب:۔ ہمی ستودند ماضی استمراری سے جمع غائب کا صیغہ ہے۔ لوگ تعریف کررہے تھے۔ اوصاف جمیلش اس کے عمدہ اوصاف۔ مبالغہ بڑھ چڑھ کر کرنا، کہنا، زیادتی بیان کرنا۔ سر برآورد سر اٹھایا۔ من آنم میں وہ ہوں۔ کہ من دانم کہ میں خود ہی جانتا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ میرے اندر جتنے عیوب ہیں اُس کو میں ہی جانتا ہوں میرے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ کفیت اذیٰ اے وہ شخص جو میری اچھائیاں بیان کررہا ہے تو میرے ستانے کے لئے کافی ہے۔ یہ تو صرف میرا ظاہر ہے۔ میرے باطن کی تجھے کیا خبر ہے۔ اذی تکلیف دینا، ستانا۔ یا حرف ندا ہے اے۔ یَعُدُّ واحد غائب فعل مضارع معروف ہے۔ شمار کررہا ہے۔ محاسن خلاف قیاس حسن کی جمع ہے۔ یعنی لفظ محاسن حسن کی جمع ہے مگر قاعدہ کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ فعل کی جمع مفاعل کے وزن پر نہیں آتی۔ علانیتی میرا ظاہر لم تدر اصل میں تدری تھا لم کی وجہ سے یاء گرگئی۔ تو نہیں جانتا۔ باطنی میرے باطن کو۔ شخصم میری ذات۔ خوب منظر خوبصورت۔ خبث خباثت، گندگی۔ خجلت شرمندگی، فگندہ اصل میں افگندہ ہے وزن شعری کی وجہ سے ہمزہ گر گیا ہے۔ طاؤس مور۔ تحسین کنند تعریف کرتے ہیں۔ زشت پائے پاؤں کی بدصورتی۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویش اپنی تعریف سن کر خوش نہیں ہوا کرتے بلکہ اپنے گناہوں پر نظر کرکے شرمندہ رہتے ہیں۔

حکایت (۹) :۔ یکے از صلحائے کوہِ لبنان کہ مقامات او در دیارِ عرب مذکور بود وکراماتِ او مشہور بجامع دمشق در آمد بر کنارِ برکہ کلاسہ طہارت ہمی ساخت پایش

بلغزید و بحوض در افتاد بمشقت بسیار ازاں جایگہ خلاص یافت چوں از نماز پرداختند یکے از جملہ اصحاب گفت مرا مشکلے ہست گفت آں چیست گفت یاد دارم کہ شیخ بر روئے دریائے مغرب برفت و قدمش تر نشد امروز چہ حالت بود کہ دریں قامتے آب از ہلاک چیزے نماند شیخ سر بجیبِ تفکر فرو بردہ پس از تامّل بسیار سر آورد و گفت نشنیدہ کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم گفت لِی مع اللهِ وَقتٌ لا يَسَعُنِي فيه مَلَكٌ مُقرّبٌ وَلا نبيٌّ مُرسَلٌ و نگفت علی الدوام وقتے چنیں بودے کہ بجبرئیل و مکائیل نپرداختے و دیگر وقت باحفصہ وزینب درساختے مُشاهدةُ الأبرارِ بَينَ التَّجلي وَالإستِتار می نمایند و می رُبایند

ترجمہ:۔ کوہِ لبنان کے بزرگوں میں سے ایک بزرگ جس کے مراتب عرب کے ممالک میں ذکر کئے جاتے تھے (یعنی لوگ بیان کرتے تھے) اور جن کی کرامتیں بہت مشہور تھیں۔ دِمشق کی جامع مسجد میں آئے اور چونے سے بنے ہوئے حوض کے کنارے پر وضو بنا رہے تھے اس میں ان کا پاؤں پھسل گیا اور حوض میں جا پڑے اور بڑی مشکل سے اُس جگہ سے چھٹکارا پایا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان کے رُفقاء میں سے ایک شخص نے کہا مجھے ایک اشکال ہے۔ شیخ نے پوچھا وہ کیا ہے وہ بولا مجھے یاد ہے کہ شیخ ایک مرتبہ دیارِ مغرب کے پانی پر سے گذر گئے اور اُن کا قدم تر نہیں ہوا آج کیا ہو گیا تھا کہ اس قدِ آدم پانی میں مرنے میں کوئی کسر ہی نہیں رہی شیخ نے فکر کی وجہ سے سر جھکا لیا اور بہت دیر سوچنے کے بعد سر اٹھایا اور جواب دیا کہ کیا تو نے نہیں سُنا ہے کہ سردارِ عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے لئے خداوند قدوس کے ساتھ ایک وقت ایسا ہے کہ اس وقت نہ کسی مقرب فرشتہ کی گنجائش ہوتی ہے اور نہ بھیجے ہوئے نبی کی۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے ایک وقت ایسا ہوتا تھا کہ جبرئیلؑ و میکائیلؑ کی طرف توجہ نہ فرماتے تھے اور دوسرے وقت حفصہؓ اور زینبؓ کے ساتھ رہتے تھے۔ نیکوں کی حالتِ مُشاہدہ تجلّی اور پردہ پوشی کے درمیان میں ہے۔ دکھاتے ہیں اور لے جاتے ہیں۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ صُلحائے صالح کی جمع ہے۔ معنی ہیں نیک لوگ۔ کوہِ لُبنان لُبنان پہاڑ۔ لُبنان۔ لام کے ضمہ کے ساتھ ایک پہاڑ کا نام ہے جو ملکِ شام میں واقع ہے۔ اور شیخ سعدیؒ کے زمانے میں فقراء اور صُلحاء اس میں رہا کرتے تھے۔ دیارِ عرب مرکب اضافی ہے۔ عرب کے ممالک مذکور بود زبان زد تھے۔ یعنی اس بزرگ کے مراتب اور درجات کا لوگ تذکرہ کرتے تھے۔ کرامت وہ امور جو خلافِ عادت غیر نبی کے ہاتھ سے سرزد ہوں۔ جمع کرامات ہے۔ جامع دمشق دمشق کی جامع مسجد۔ جامع مسجد اس بڑی مسجد کو کہتے ہیں جس میں جمعہ کی نماز بھی ہوتی ہو۔ در آمد اس میں لفظ در زائد ہے۔ کِنار کنارہ۔ برکہ حوض۔ دِمشق ملکِ شام کے ایک مشہور شہر کا نام ہے۔ کلاسہ کاف کے زبر کے ساتھ ہے کلس سے بنایا گیا ہے۔ گچ اور چونہ کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ لہٰذا کلاسہ کے معنی یہ ہوں گے جو گچ اور چونہ سے ملا کر بنایا گیا ہو۔ طہارت ہمی ساخت وضوء بنا رہے تھے۔ بلغزند پھسل گیا۔ حوض، جمع حیاض۔ در افتاد گر پڑے۔ جا پڑے۔ بمشقت

بسیار بڑی مشکل ہے خلاص ۔ حج ۔۔۔ نی میں چھٹکارا۔ ازاں باز ۔ اس جگہ سے۔ پر داختند فارغ ہوئے۔ جملہ تمام۔ اصحاب رفقاء ساتھی۔ یعنی مریدین حضرات۔ مشکلے ایک پریشان کن مسئلہ ترنشد ترنہیں ہوا۔ دریں قامت اس قدِ آدم میں۔ بجیب تفکر تفکر کی وجہ سے۔ فرو بردہ نیچے لے گئے۔ یعنی سر جھکالیا۔ تأمل بسیار مرکب توصیفی ہے۔ دیر تک سوچنا۔ سر آوردہ سر اٹھایا۔ سید ۔ ج ۔ سردار۔ شیخ نے جواب دیا کہ کیا تم نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشادِ گرامی نہیں سنا ہے کہ حق تعالیٰ کے ساتھ میرے لئے ایک وقت ایسا آتا ہے جس میں اس وقت میرے ساتھ نہ کسی نبی مرسل کی گنجائش ہوتی ہے اور نہ کسی مقرب فرشتہ کی۔ جبرئیل ومیکائیل یہ دونوں مقرب فرشتوں کا نام ہے۔ حفصہؓ حضور اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ہیں اور حضرت عمر فاروقؓ کی صاحبزادی ہیں۔ ہجرت کے تیسرے سال آپ ﷺ کا نکاح ان سے ہوا۔ زینبؓ یہ بھی زوجہ مطہرہ میں سے ہیں۔ اور جحش صحابی کی لڑکی تھیں۔ مشاهدة الابرار الخ یعنی اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے لئے حق تعالیٰ کے دیدار کا میسر ہونا تجلی اور مستور ہونے کے درمیان دائر رہتا ہے۔ الحاصل شیخ نے مرید کو جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کے ولیوں کی ہر وقت یکساں کیفیت نہیں ہوتی۔ کبھی تجلی کا ظہور ہوتا ہے۔ اور کبھی پردہ آجاتا ہے۔

فرد ؎ دیدار می نمائی و پرہیز میکنی بازارِ خویش و آتشِ ما تیز میکنی

ترجمہ:۔ تو دیدار کراتا ہے اور پرہیز کرتا ہے۔ تو اپنا بازار اور ہمارے شوق کی آگ تیز کرتا ہے۔

قطعہ:۔ أُشاهدُ مَن أهوىٰ بغيرِ وَسيلةٍ فيلحَقُنِي شَانٌ أَضَلُّ طَرِيقاً
يُؤَجِّجُ ناراً ثُمَّ يُطفِئُ بِرَشّةٍ لذاكَ تَرانِي مُحرقاً وَغَرِيقاً

ترجمہ:۔ (۱) میں جس سے عشق کرتا ہوں اس کو بغیر وسیلے کے دیکھتا ہوں۔ پھر مجھے ایک ایسی حالت لاحق ہوتی ہے کہ راستہ سے بھٹک جاتا ہوں۔

(۲) آگ بھڑکاتا ہے اور پھر پانی چھڑک کر اُسے بجھاتا ہے۔ اسی وجہ سے تو مجھ کو جلا ہوا اور ڈوبا ہوا دیکھتا ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ می نمائی تو دکھاتا ہے۔ آتشِ ما ہماری آگ یعنی ہماری محبت کی آگ۔ أُشاهدُ میں دیکھتا ہوں۔ نظارہ کرتا ہوں۔ من اهوىٰ جس سے عشق کرتا ہوں۔ جس کی خواہش کرتا ہوں۔ بغیر وسیلة بغیر واسطہ کے۔ فیلحقنی پس مجھے لاحق ہوتی ہے۔ شان حالت۔ اضل طریقاً میں راستہ سے بھٹک جاتا ہوں۔ یؤجّج بھڑکاتا ہے۔ نار آگ جمع نیران یطفئی بجھاتا ہے رشة چھینٹا مارنا۔ ترانی تو مجھے دیکھتا ہے۔ محرقاً باب افعال اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ معنی ہے جلا ہوا۔ غریقاً کبھی فعیل مفعول کے معنی میں آتا ہے۔ اس طرح یہاں غریق مغروق کے معنی میں ہے۔ ڈوبا ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ شیخ نے مُرید کو جواب دیتے ہوئے یہ اشعار پڑھے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ میں اپنے محبوب کا کسی واسطہ کے بغیر نظارہ کرتا ہوں تو میرے اندر ایسی ایسی کیفیت ہو جاتی ہے جس سے راہِ حق سے بھٹک جاتا ہوں۔ اور وہ محبوب کبھی تو عشق کی آگ میں بھڑکا دیتا ہے اور کبھی وصال کا ایک چھینٹا مار کر اس کو بالکل ٹھنڈا کر دیتا ہے اس وجہ سے تو مجھے

دیکھ رہا ہے کہ میں عشق کی آگ میں جلا ہوا اور وصال کے چھینٹے میں ڈوبا ہوا ہوں۔

مثنوی:- یکے پرسید ازاں گم کردہ فرزند / کہ اے روشن گہر پیر خردمند
ز مصرش بوئے پیراہن شنیدی / چرا در چاہِ کنعانش ندیدی
بگفت احوال ما برقِ جہان ست / دمے پیدا و دیگر دم نہان ست
گہے بر طارم اعلیٰ نشینم / گہے بر پشتِ پائے خود نہ بینم
اگر درویش بر حالے بماندے / سر دست از دو عالم بر فشاندے

ترجمہ:- (۱) ایک شخص نے اس گم کردہ فرزند سے پوچھا۔ کہ اے روشن دل عقل مند بڈھے۔
(۲) تو نے مصر سے یوسفؑ کے پیراہن کی خوشبو سونگھی۔ تو نے کنعان کے کنویں میں اسے کیوں نہ دیکھا۔
(۳) انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا حال چمکنے والی بجلی کی طرح ہے۔ ایک دم ظاہر اور دوسرے وقت پوشیدہ ہے۔
(۴) کبھی ہم بلند کوٹھے پر بیٹھتے ہیں۔ اور کبھی اپنے پاؤں کی پشت کو بھی نہیں دیکھتا۔
(۵) اگر فقیر ایک حال پر رہا کرتا۔ تو دونوں عالم سے ہی ہاتھ جھاڑ دیتا۔

حلّ الفاظ و مطلب:- روشن گہر مرکب توصیفی ہے۔ روشن دل۔ پیر خردمند یہ بھی مرکب توصیفی ہے۔ عقلمند بڈھا۔ مصر کے لغوی معنی شہر ہیں۔ لیکن مصر سے یہاں وہ ملک مراد ہے جو افریقہ کے شمال مشرق میں واقع ہے اور جو حضرت یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ اور فرعونِ لعین کی وجہ سے لوگوں کے درمیان معروف و مشہور ہے۔ بوی پیراہن مرکب اضافی ہے۔ پیراہن کی خوشبو۔ شنیدی تو نے سنا ہے۔ چرا حرف استفہام ہے۔ معنی ہیں کیوں۔ چاہ کنواں۔ کنعان وہ جگہ جہاں حضرت یعقوب علیہ السلام تشریف فرما تھے۔ اور وہی جگہ حضرت یوسفؑ کا مسکن تھی۔ اُسی کنعان کے کنویں میں بھائیوں نے دشمنی اور عداوت و بغض و حسد کی وجہ سے حضرت یوسفؑ کو ڈالا تھا۔ ندیدی واحد حاضر فعل ماضی مطلق بحث نفی ہے۔ آپ نے نہیں دیکھا۔ احوال ما ہمارے احوال۔ برق جہاں چمکنے والی بجلی۔ دمی ایک سانس۔ ایک دم، ایک وقت۔ پیدا ظاہر۔ نہاں پوشیدہ۔ گہے کبھی۔ طارم اعلیٰ بلند کوٹھا۔ یہاں طارم اعلیٰ سے قربِ الٰہی کا وہ مقام ہے جہاں کشف ہوتا ہے۔ ماندے ماضی تمنائی ہے۔ رہتے۔ رہتا۔ سر بر فشاندے سر جھاڑ دیتا۔ یعنی دونوں عالم کو ترک کر دیتا۔ اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا۔ بزرگ صاحب نے جواب دیتے ہوئے حضرت یعقوبؑ اور یوسفؑ کا واقعہ ذکر فرمایا۔ کہ ایک شخص نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ اس قدر روشن دل ہیں کہ جب یوسف علیہ السلام کی قمیص مصر سے آرہی تھی تو اس وقت آپؑ نے فرمایا کہ مجھے یوسفؑ کی خوشبو آرہی ہے۔ مگر جب کہ یوسفؑ کو کنویں میں ڈالا تو کیوں خبر نہ ہوئی؟ حالانکہ وہ کنواں کنعان ہی میں تھا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارا حال ایسا ہے جیسا کہ چمکنے والی بجلی ہر وقت ظاہر نہیں ہوتی اسی طرح کبھی ہم مقامات عالیہ حاصل

کر لیتے ہیں اور عرش تک کی خبر لیتے ہیں اور کبھی اپنے پاؤں کی پشت بھی دیکھ نہیں پاتے۔ اگر ہمیشہ ولیوں کی ایک ہی کیفیت رہتی تو دونوں عالم یعنی دنیا و آخرت سے کنارہ کش ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا۔ الغرض اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویشوں کی ہمیشہ ہمیش ایک ہی حالت نہیں رہتی۔ اُن حضرات کو کبھی بسط پیش آتا ہے۔ تو کبھی قبض کبھی عروج ہوتا ہے تو کبھی نزول۔ اس لئے اگر کسی وقت عام لوگوں جیسی حالت ہو جائے تو فقیر و درویش کو اس سے رنجیدہ نہ ہونا چاہئے۔ اور مُریدین کو بداعتقادی سے بچنا چاہئے۔

حکایت (۱۰) در جامع بعلبک وقتے کلمہ چند ہمی گفتم بطریق وعظ باجماعتے افسردہ دل مردہ راہ از عالم صورت بعالم معنیٰ نبردہ دیدم کہ نفسم در نمی گیرد و آتشم در ہیزم تر اثر نمی کند دریغ آمدم تربیتِ ستوراں و آئینہ داری در محلّتِ کوراں ولیکن درِ معنیٰ باز بود و سلسلہ سخن دراز در معنیٰ ایں آیت کہ وَنَحن اقربُ إلیه من حَبلِ الورِید سخن بجائے رسانیدہ بودم کہ می گفتم۔

ترجمہ:۔ ایک وقت میں بعلبک کی جامع مسجد میں چند باتیں بطور وعظ ایک افسردہ اور مُردہ دل جماعت سے کہہ رہا تھا جو عالم ظاہر سے عالم باطن کی طرف پہونچا ہی نہ تھا میں نے دیکھا کہ میری نصیحت کا اثر نہیں ہو رہا ہے اور میری آگ گیلی لکڑیوں میں اثر نہیں کر رہی ہے مجھے افسوس ہوا گدھوں کی تربیت کرنے اور اندھوں کو آئینہ دکھانے سے۔ لیکن حقائق کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور بات کا سلسلہ دراز تھا۔ اس آیت کے معنیٰ میں کہ ہم اس بندے سے اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ میں نے بات یہاں تک پہونچائی تھی کہ کہہ رہا تھا۔

قطعہ ؎ دوست نزدیکتر از من بمن ست ... ویں عجب تر کہ من ازوے دورم
چہ کنم باکہ تواں گفت کہ او ... در کنارِ من و من مہجورم

ترجمہ:۔ (۱) دوست مجھ سے بھی زیادہ میرے پاس ہے۔ اور اس سے زیادہ تعجب کی بات ہے کہ میں اس سے دور ہوں۔
(۲) میں کیا کروں اور کس سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ وہ۔ میری بغل میں ہے اور میں اس سے جدا ہوں۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ جامع بعلبک مرکب اضافی ہے۔ بعلبک کی جامع مسجد۔ بعلبک ملک شام کا ایک مشہور شہر ہے۔ چونکہ وہاں کے لوگ بعل نام ایک بت کی پرستش کرتے تھے اس لئے اس شہر کا یہ نام پڑ گیا۔ وقتے ایک وقت۔ کلمہ چند مرکب توصیفی ہے۔ چند کلمات، چند باتیں۔ ہمی گفتم ماضی استمراری سے واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ میں کہہ رہا تھا۔ بطریق وعظ بطور وعظ و نصیحت کے۔ وعظ ع جمع خلاف قیاس مواعظ آتی ہے۔ بمعنی نصیحت کرنا۔ باجماعتے اخیر میں یائے موصولہ ہے۔ ایک ایسی جماعت سے جو۔ افسردہ دل رنجیدہ دل اور مردہ تھی۔ عالم صورت عالم ظاہر۔ یعنی دنیا۔ بعالم معنیٰ عالم باطن کی طرف۔ یعنی آخرت کی

طرف۔ نفسم میری نصیحت۔ در نمی گیرد اثر نہیں کرتی ہے۔ آتشم میری آگ۔ ہیزم تر مرکب توصیفی ہے۔ بھیگی لکڑی۔ دریغ افسوس۔ ستوراں ستور کی جمع ہے۔ بمعنی گدھے۔ گھوڑے۔ تربیت ع تعلیم وتہذیب۔ اخلاق کی تعلیم دینا۔ کوراں کور کی جمع ہے۔ معنی ہیں اندھے۔ لیکن در معنی باز بود یعنی ابھی تک میں وعظ ہی کر رہا تھا۔ اور آیت شریف نحن اقرب الیه من حبل الورید کے یعنی بیان کرنے میں گفتگو کا سلسلہ دراز تھا۔ رسانیده بودم میں نے پہونچائی تھی۔ ازیں مجھ سے۔ دوست نزدیک ترست دوست بہت زیادہ نزدیک ہے۔ ویں عجب تر اور یہ بہت زیادہ تعجب کی بات ہے۔ چہ کنم کیا کروں۔ کنار بغل مہجورم میں اس سے جدا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ دوست تو میرے شہ رگ سے بھی زیادہ مجھ سے قریب ہے یعنی خداوند قدوس شہ رگ سے بھی زیادہ انسان کے قریب ہے۔ لیکن تعجب کی بات یہ ہے کہ انسان اس سے بہت دور ہے۔

من از شرابِ ایں سخن مست بودم وفُضالہ ٔقدح در دست کہ رونده ٔبر کنارِ مجلس گذر کرد ودورِ آخر درو ے اثر نعرهٔ بزد کہ دیگراں بموافقتِ وے در خروش آمدند و حاضران مجلس در جوش گفتم سبحان اللہ دورانِ باخبر در حضور ونزدیکانِ بے بصر دور۔

ترجمہ:۔ میں اس بات کی شراب سے مست تھا اور پیالہ کی بچی ہوئی میرے ہاتھ میں تھی۔ کہ ایک جانے والے نے مجلس کے کنارے پر گزر کیا۔ اور آخری دور نے اس میں اثر کیا نعرہ لگایا کہ دوسرے لوگ بھی اس کی موافقت میں شور میں آئے، اور حاضرین مجلس جوش میں آگئے میں نے کہا۔ سبحان اللہ۔ جو دور کے لوگ ہیں وہ باخبر ہونے کی وجہ سے سامنے ہیں۔ اور نزدیک والے اندھے ہونے کی وجہ سے دور ہیں۔

قطعہ:۔
فہم سخن گر نکند مستمع　　قوتِ طبع از متکلم مجوی
فُسحتِ میدانِ ارادت بیار　　تا بزند مردِ سخن گوئے گوئی

ترجمہ:۔ (۱) اگر سننے والا بات سمجھنے کا (ارادہ) نہ کرے۔ تو بات کرنے والے سے قوتِ طبع مت ڈھونڈ۔
(۲) عقیدت کے میدان کی کشادگی لا۔ تاکہ کلام کرنے والا کلام کی گیند مارے۔

حلِ الفاظ ومطلب:۔ شرابِ ایں سخن اس بات کی شراب۔ مست بودم میں مست ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ اس بات کے نشہ میں مست تھا۔ فضالہ بچا ہوا۔ قدح پیالہ فُضالہ ٔ قدح پیالے کی بچی ہوئی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ابھی کچھ کلمے کہنے کے لئے باقی تھے۔ رونده جانے والے۔ بر کنار مجلس مجلس کے کنارے پر۔ دور آخر آخری دور۔ نعرہ بزد زور سے چیخا خروش شور حاضراں موجودہ لوگ سبحان اللہ اللہ کی ذات پاک ہے۔ دوراں دور والے۔ حضور سامنے۔ بصر بینائی۔ مطلب یہ ہے کہ میری گفتگو چل ہی رہی تھی کہ گفتگو کی آخری کڑی نے دور میں بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص پر اثر کیا اور وہ چیخ ماری اس کے ساتھ دوسرے لوگ بھی جوش میں آکر چیخنے لگے میں نے کہا سبحان اللہ یعنی کیسی تعجب کی بات ہے کہ دور رہنے والے باخبر حقیقت میں قریب ہیں اور مجلس کے

اندر قریب رہنے والے اندھے ہیں۔ فسحت کشادہ ارادت عقیدت بیار تولا۔ قوت طبع۔ سمجھنے کی قوت۔ متکلم بات کرنے والا۔ تابزندگوی تاکہ گیند مارے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر سننے والا کلام کو نہیں سمجھتا تو پھر کہنے والے کی طبیعت بجھ جاتی ہے۔ اے مخاطب کلام سننے سے پہلے اعتقاد پیدا کر لے تاکہ متکلم فراخدلی سے کلام کرے۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر وعظ کا اثر کسی وقت ظاہر نہ ہو تو وعظ کہنے والے کو بددل نہ ہونا چاہئے اور سننے والوں کو علماء و صلحاء کی باتوں کو پوری عقیدت کے ساتھ سننا چاہئے اس لئے کہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے اعتقاد شرط ہے۔

حکایت (١١) :۔ شبے در بیابانِ مکہ از بیخوابی پائے رفتنم بماند سر بنہادم و شتر بان را گفتم دست از من بدار۔

ترجمہ :۔ ایک رات مکہ مکرمہ کے جنگل میں نہ سونے کی وجہ سے میرے اندر چلنے کی طاقت باقی نہ رہی تھی میں نے سر رکھدیا یعنی لیٹ گیا اور اونٹ والے سے کہا کہ مجھ سے ہاتھ اٹھالے۔

قطعہ :۔
پائے مسکیں پیادہ چند رود		کز تحمل ستوہ شد بختی
تا شود جسم فربہے لاغر		لاغرے مردہ باشد از سختی

ترجمہ :۔ (١) پیدل چلنے والے غریب کا پاؤں کب تک چلے گا۔ کہ بوجھ اٹھانے سے اونٹ عاجز ہو گیا ہے۔
(٢) جب تک موٹے آدمی کا جسم دُبلا ہوگا۔ ایک دُبلا آدمی تکلیف سے مرجائے گا۔

گفت اے برادر حرم در پیش ست و حرامی از پس اگر رفتی بُردی و اگر خفتی مُردی نشنیدہ کہ گفتہ اند۔

ترجمہ :۔ اونٹ والے نے کہا اے بھائی حرم سامنے ہے اور چور پیچھے لگے ہوئے ہیں اگر تو چلا تو جان بچالیجائیگا اور اگر سوگیا تو تو مرا۔ کیا تو نے نہیں سُنا ہے کہ لوگوں نے کہا ہے۔

بیت ؎
خوش ست زیرِ مُغیلاں براہِ خفت بادیہ
شبِ رحیل ولے ترکِ جاں بباید گفت

ترجمہ :۔ کوچ کی رات ببولوں کے نیچے جنگل کے راستہ میں سونا بہتر ہے۔ لیکن جان سے ہاتھ دھو لینے چاہئیں

حل الفاظ و مطلب :۔ بیابانِ مکہ مرکب اضافی ہے مکہ کے جنگل۔ بیخوابی بغیر نیند کے۔ سر بنہادم میں سے سر رکھدیا۔ یعنی لیٹ گیا۔ دست از من بدار ہاتھ مجھ سے اٹھالے۔ پائے مسکین پیادہ پائے مضاف مسکین موصوف۔ پیادہ صفت موصوف صفت ملکر مضاف الیہ ہوا پائے مضاف کا۔ معنیٰ ہیں پیدل چلنے والے غریب کا پاؤں۔ مسکین محتاج، غریب۔ جمع مساکین۔ چند رود کب تک چلے گا۔ تحمل برداشت کرنا۔ بوجھ اٹھانا۔ ستوہ عاجز ہونا۔ بختی وہ اونٹ جس کی پُشت پر دو کوہان ہوتے ہیں۔ اس نسل کو بخت نصر نامی بادشاہ نے تیار کرایا تھا اس لئے اس نسل کے اونٹوں کو بختی کہا جانے لگا۔ جسم فربہے موٹے آدمی کا جسم، لاغر

دُبلا۔ باشد ہو جائے۔ تعب تکلیف، پریشانی۔ رفتی تو چلا۔ بُردی تو لے گیا۔ خفتی تو سویا۔ مُردی تو مرا
مطلب یہ ہے کہ جنگلات کے دور دراز کے اسفار لوگ عام طور سے رات ہی کو کرتے ہیں اور دوپہر کو ٹھہر کر
ہیں اور کھانے پینے اور آرام کرنے میں بسر کرتے ہیں اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ سعدیؒ بھی اس سفر میں
پیدل سفر کر رہے تھے اور قافلہ میں جو اونٹ سوار تھا وہ ان کا دوست تھا جب سعدیؒ چلتے چلتے تھک گئے تو عاجز ہو کر
لیٹ گئے اور اپنے دوست و ساتھی سے کہا مجھے مت جگا تو دوست نے کہا کہ حرم قریب ہے اس لئے اگر آپ چلتے رہیں
تو بچ جائیں گے اور جان وہاں محفوظ رہے گا۔ اور چور چونکہ پیچھے لگے ہوئے ہیں اسلئے اگر آپ سو گئے تو سمجھ لیجئے کہ
جان وہاں کی خیریت نہیں۔ خوش ست اچھا ہے۔ زیرِ مغیلاں ببولوں کے نیچے۔ برلہ بادیہ جنگل کے راستہ
میں۔ شب رحیل کوچ کی رات۔ ولے لیکن ترکِ جان باید جان سے ہاتھ دھولینا چاہئے۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جنگل کے خطرناک اسفار میں آرام وراحت کا خیال ترک کر دینا چاہئے
اس لئے کہ سو جانا گویا کہ اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ نیز یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ رفقاء اور ساتھیوں سے
جدائی اختیار نہ کرنی چاہئے۔

حکایت (۱۲) : پارسائے را دیدم بر کنارِ دریا کہ زخمِ پلنگ داشت و بہیچ دارو بہ
نمی شد مدّت ہا دراں رنجور بود و شکر خدائے عزّ و جلّ علی الدّوام گفتے پرسیدندش کہ
شکرِ چہ میگوئی گفت شکرِ آنکہ بمصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے۔

ترجمہ :۔ میں نے ایک پرہیزگار کو دریا کے کنارے پر دیکھا کہ وہ چیتے کا زخم رکھتا تھا۔ اور کسی دوا سے اچھا نہیں
ہوتا تھا۔ عرصۂ دراز تک اس تکلیف میں مبتلا رہا۔ اور ہمیشہ خدائے بزرگ و برتر کا شکر ادا کرتا رہتا تھا۔ لوگوں
نے پوچھا کہ تو کس بات کا شکر ادا کرتا ہے؟ اس پرہیزگار نے فرمایا اس بات کا شکر ادا کرتا ہوں کہ میں مصیبت
میں گرفتار ہوں گناہ میں نہیں ہوں۔

قطعہ :۔ اگرم زار بکشتن دہد آں یارِ عزیز   تا نگویم کہ دراں دم غمِ جانم باشد
گویم از بندۂ مسکین چہ گنہ صادر شد   کہ دل آزردہ شد از من غمِ آنم باشد

ترجمہ :۔ (۱) اگر مجھ ضعیف کو وہ پیارا دوست قتل کرنے کے واسطے دے دے۔ ہرگز میں یہ نہیں کہوں گا کہ
اس وقت مجھے اپنی جان کا غم ہوگا۔
(۲) میں کہوں گا کہ عاجز بندہ سے کیا گناہ صادر ہوا کہ تو مجھ سے رنجیدہ دل ہوا مجھے اس کا غم ہوگا۔

بلے مردانِ خدا مصیبت را بر معصیت اختیار کنند نہ بینی کہ یوسفِ صدیق
دراں حالتے چہ گفت قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ۔

ترجمہ:۔ سچ ہے کہ اللہ والے گناہ کے مقابلے میں مصیبت کو پسند کرتے ہیں کیا تو نے نہیں دیکھا کہ یوسف صدیق نے اس حالت میں کیا کہا تھا۔ اے خدا قید خانہ مجھے زیادہ پسند ہے ان چیزوں سے جس کی طرف یہ عورتیں مجھے بلا رہی ہیں۔

حل الفاظ و مطلب:۔ زخم پلنگ چیتے کا زخم۔ داشت رکھتا تھا۔ دارو دوا۔ مدت با مدت ... شکر خدائے عزوجل خدائے بزرگ و برتر کا شکر۔ علی الدوام دائمی طور پر ہمیشہ۔ شکر چہ ... کوئی ... بات کا شکر ادا کرتا ہے۔ معصیت نافرمانی۔ یار عزیز مرکب توصیفی ہے پیارا دوست۔ تا دم ... وقت۔ غم جانم اپنی جان کا غم۔ بلے ہاں مردان خدا اللہ والے۔ اختیار پسند کرنا۔ یوسف حضرت یوسف اللہ کے برگزیدہ نبی ہیں۔ بھائیوں نے دشمنی کر کے ان کو کنویں میں ڈال دیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ عزیز مصر تک پہنچ گئے اور پھر زلیخا آپ کو برائی کی طرف دعوت دے رہی تھی اور انگلی کاٹنے والی عورتیں بھی زلیخا کی تائید میں حضرت یوسف کو سمجھا رہی تھیں اور زلیخا نے کہا تھا کہ اگر یہ میرے پھندے میں نہ آئے گا تو میں اس کو قید کرا دوں گی اس وقت حضرت یوسفؑ نے فرمایا تھا اور دعاء کی تھی کہ اے پروردگار قید کی مصیبت مجھے اس گناہ سے زیادہ پسندیدہ ہے جس کی طرف یہ مجھے بلا رہی ہے۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ خدا کی مرضی پر راضی رہنا چاہئے اور مصیبت پر صبر کرنا چاہئے اور اگر ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ گناہ سے بچنے کے لئے مصیبت اٹھانی پڑے تو اس کا بھی تحمل کر لینا چاہئے اور ہر حالت میں حق جل مجدہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ (ظفر عفا اللہ عنہ)

حکایت (۱۳) درویشے را ضرورتے روئے نمود گلیمے از خانۂ یارے بدزدید ونفقہ کرد حاکم فرمود کہ دستش ببرید صاحبِ گلیم شفاعت کرد کہ من اورا بحل کردم گفتا بشفاعتِ تو حدِ شرع فرو نگذارم گفت آنچہ فرمودی راست ست ولیکن ہر کہ از مال وقف چیزے بدزدد قطعش لازم نیاید کہ الفقیرُ لایملك ہر چہ درویشاں راست وقفِ محتاجاں ست حاکم از وے دست بداشت وملامت کردن گرفت کہ جہاں بر تو تنگ آمدہ بود کہ دزدی نکردی اِلّا از خانۂ چنیں یارے گفت اے خداوند نشنیدہ کہ گفتہ اند خانۂ دوستاں بروب ودرِ دشمناں مکوب۔

ترجمہ:۔ کسی درویش کو کوئی ضرورت پیش آئی اور اپنے دوست کے گھر سے ایک کمبل چرا لیا اور (اس کو فروخت کر کے پیسہ) خرچ کر دیا۔ حاکم نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو۔ کمبل والے نے سفارش کی کہ میں نے اس کو معاف کر دیا قاضی نے کہا کہ تیری سفارش پر میں شریعت کی حد نہیں چھوڑ سکتا۔ کمبل والے نے کہا جو کچھ آپ نے فرمایا سچ ہے لیکن جو شخص وقف کے مال میں سے چرا لے اس کا ہاتھ کاٹنا ضروری نہیں ہے کیونکہ فقیر اپنے مال کا مالک نہیں ہوتا۔ جو کچھ فقیروں کے پاس ہے وہ محتاجوں کے لئے وقف ہے۔ حاکم نے اس

سے ہاتھ اٹھالیا اور اسے ملامت کرنی شروع کی کہ ساری دنیا تیرے لئے تنگ ہوگئی تھی کہ تو نے چوری نہیں کی مگر ایسے دوست کے گھر سے (جس نے تم کو بچالیا) چور بولا کہ جناب کیا آپ نے سنا نہیں ہے کہ لوگوں نے کہا ہے کہ دوستوں کے گھر (کا ساز و سامان) لیجا، دشمنوں کے دروازہ کو نہ کھٹکھٹا۔

شعر: چوں فرومانی بہ سختی تن بعجز اندر مدہ دشمناں را پوست برکن دوستاں را پوستین

ترجمہ:۔ جب تو مصیبت کی وجہ سے عاجز ہو جائے تو اپنے جسم کو عاجزی میں مت دے، دشمنوں کی کھال کھینچ لے اور دوستوں کا پوستین لے لے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ روئے نمود پیش آئی۔ بدزدید چرالیا۔ ونفقہ کرد اور خرچ کرڈالا۔ کہ دستش ببرید شرعی حکم ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ شفاعت سفارش کرنا۔ بحل کسی کو معاف کردینا۔ فرو نگذارم میں نہیں چھوڑوں گا۔ راست است درست ہے، سچ ہے۔ قطعش اس کا کاٹنا۔ الفقیر لا یملك فقیر کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ ہرچہ جو کچھ۔ محتاجاں محتاج کی جمع ہے۔ ضرورت مند لوگ۔ ملامت لعن طعن کرنا۔ از وے دست بداشت اس سے ہاتھ اٹھالیا۔ یعنی چور کو معاف کردیا۔ بر تو تیری وجہ سے الا حرف استثناء ہے۔ مگر۔ بُروب ب زائد ہے۔ ربودن سے روب امر کا صیغہ ہے تو لے جا۔ لے آ۔ مکوب کوبیدن سے ہے۔ مت کھٹکھٹا۔ چوں فرومانی جب تو عاجز ہو جائے۔ تن جسم۔ مدہ دادن سے نہی حاضر۔ مت دے۔ پوست کھال۔ برکن برکندن سے امر حاضر ہے۔ تو کھینچ لے۔ نکال لے۔ پوستین فارسی لفظ ہے۔ معنی ہیں۔ کھال کا کوٹ۔ چمڑے کا جبہ۔ یہاں مطلقاً کپڑے کے معنی میں ہے مطلب واضح ہے۔ البتہ اس حکایت کا خلاصہ ذکر کیا جارہا ہے۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ جو صحیح معنوں میں درویش ہوتا ہے وہ اپنی ہر چیز کا مالک حق جل مجدہ کو خیال کرتا ہے۔ اور اپنے مال کو مال وقف سمجھتا ہے اور معاملات میں نرمی اور چشم پوشی سے کام لیتا ہے۔

حکایت (۱۴) یکے از پادشاہاں پارسائے را دید گفت ہیچت از ما یاد می آید گفت بلے وقتے کہ خدای را فراموش میکنم۔

ترجمہ:۔ بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے ایک فقیر کو دیکھا اور اس سے کہا کہ کبھی تجھے ہماری یاد بھی آتی ہے کہا ہاں جس وقت میں خدا کو بھولتا ہوں تو آپ کو یاد کرتا ہوں۔

فرد: ہر سو دَوَد آنکش ز درِ خویش براند واں را کہ بخواند بدرِ کس ندواند

ترجمہ:۔ ہر طرف دوڑتا پھرتا ہے وہ شخص جس کو خدا اپنے دروازے سے نکال دیتا ہے۔ اور جس شخص کو بلاتا ہے پھر کسی کے دروازے پر نہیں دوڑاتا۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ دید واحد غائب فعل ماضی مطلق۔ اس نے دیکھا۔ از ما یاد ہماری یاد۔ بلے ہاں ہاں سچ سچ۔ وقتیکہ جس وقت کہ۔ فراموش بھولنا۔ ہر سو ہر طرف۔ دَوَد دویدن سے واحد غائب فعل

(وردہ المعمر فی الانسان ... حاشیہ)

مضارع۔ دوڑتا ہے۔ بدر کس کسی کے دروازے پر۔ نداوند نہیں دوڑاتا۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ درویش کو چاہئے کہ غیر اللہ کے خیال سے اپنے آپ کو پاک رکھے اور ہر ایسا تعلق جو خداوند قدوس کے لئے نہ ہو اس کو خدا سے دوری کی علامت خیال کرے۔

حکایت (۱۵) یکے از صالحاں بخواب دید پادشاہے را در بہشت و پارسائے را در دوزخ پرسید کہ موجبِ درجات ایں چیست وسببِ درکاتِ آں چہ کہ مردم بخلافِ آن می پنداشتند ندا آمد کہ ایں پادشاہ بارادتِ درویشاں در بہشت ست وایں پارسا بتقرب پادشاہاں در دوزخ۔

ترجمہ:۔ نیک لوگوں میں سے ایک نیک شخص نے خواب کے اندر بادشاہ کو بہشت میں دیکھا اور ایک درویش کو دوزخ میں دیکھا پوچھا کہ بادشاہ کے اعلیٰ درجات کا سبب کیا ہے اور درویش کے بُرے درجوں کی وجہ کیا ہے کیونکہ آدمی تو اس کے خلاف خیال کرتے تھے۔ آواز آئی کہ یہ بادشاہ درویشوں سے عقیدت کی وجہ سے بہشت میں ہے اور یہ درویش بادشاہوں کی نزدیکی حاصل کرنے کی وجہ سے دوزخ میں ہے۔

قطعہ:۔ دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مُرقّع خود را ز عملہائے نکوہیدہ بری دار
حاجت بکلاہِ برکی داشتنت نیست درویش صفت باش و کُلاہ تتری دار

ترجمہ:۔ (۱) تیری کملی اور گدڑی اور تسبیح کس کام آئے گی۔ اپنے آپ کو بُرے اعمال سے علیحدہ رکھ۔
(۲) برکی ٹوپی تجھے رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ درویشوں کی صفت اختیار کرلے اور تاتاری ٹوپی (سر پر) رکھ

حلِ الفاظ و مطلب:۔ بخواب نیند۔ بہشت جنت، آرام کی جگہ۔ دوزخ جہنم، تکلیف کی جگہ۔ درجات ج درجۃ کی جمع ہے۔ بلند مرتبہ درکات درکۃ کی جمع ہے۔ پست مرتبہ بخلاف آں اس کے برخلاف۔ ارادت عقیدت۔ تقرب قرب حاصل کرنا۔ دلقت تیری گدڑی۔ مُرقّع ج پیوند لگے ہوئے کپڑے۔ عملہائے عمل کی جمع ہے۔ نکوہیدہ عملہائے کی صفت ہے۔ دونوں کا ترجمہ ہے۔ بُرے کام، برے اعمال۔ بری دار علیحدہ رکھ۔ برکی باء اور را کے فتحہ کے ساتھ برک کی طرف منسوب ہے۔ اور برک اونٹ کی اون کا بنا ہوا ایک موٹا کپڑا ہوتا ہے جس کی ٹوپی وغیرہ نادار اور غریب لوگ بناتے تھے۔ اور فقراء اس زمانے میں عموماً اسی کا کرتا اور ٹوپی بناتے تھے۔ تتری یہ لفظ تاتاری کا مخفف ہے تاتار ملک ترکستان کا ایک علاقہ ہے اس زمانے میں تاتاری ٹوپی سپاہی لوگ اوڑھا کرتے تھے کیونکہ تاتاریوں کی ٹوپی قیمتی ہوا کرتی تھی۔

مطلب:۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بادشاہوں کے واسطے اللہ والوں سے محبت اور عقیدت رکھنا نجات اور بلندیٔ درجات کا سبب ہے اور فقیروں کے واسطے بادشاہوں کی ہم نشینی اور مصاحبت باعث بربادی ہے۔

حکایت (۱۶) پیادہ سر وپا برہنہ باکاروانِ حجاز از کوفہ بدر آمد وہمراہِ ماشد نظر کردم کہ معلومے نداشت خراماں ہمی رفت ومیگفت۔

ترجمہ:۔ ایک پیدل چلنے والا ننگے پاؤں ننگے سر حجاز کے قافلہ کے ساتھ کوفہ سے باہر نکلا اور ہمارے ساتھ ہوگیا۔ میں نے دیکھا کہ اپنے پاس کچھ نقدی نہ رکھتا تھا، مستانہ چال چل رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔

قطعہ: نہ بُاشتر برسوارم نہ چواشتر زیرِ بارم نہ خداوندِ رعیّت نہ غلامِ شہریارم
غمِ موجود وپریشانئے معدوم ندارم نفسے میزنم آسودہ وعمرے میگزارم

ترجمہ:۔ (۱) نہ میں اونٹ پر سوار ہوں اور نہ اونٹ کی مانند بوجھ میں دبا ہوا ہوں۔ نہ رعایا کا بادشاہ ہوں نہ بادشاہ کا غلام۔
(۲) موجود کا غم اور معدوم کی پریشانی نہیں رکھتا ہوں، آرام سے سانس لیتا ہوں اور عمر گذارتا ہوں۔

حل الفاظ ومطلب:۔ سر وپا برہنہ ننگے سر اور ننگے پاؤں۔ کاروان قافلہ۔ حجاز عرب کا وہ حصہ جس میں مکہ اور مدینہ اور طائف شامل ہیں۔ کوفہ ملک عراق کے ایک شہر کا نام ہے۔ معلومے کوئی روپیہ پیسہ۔ خراماں اکڑ کر چلنا۔ مٹک مٹک کر چلنا۔ مستانہ چال چلنا۔ ہمی رفت ماضی استمراری ہے۔ جارہا تھا۔ می گفت ماضی استمراری ہے کہہ رہا تھا۔ اُشتر اونٹ۔ بر یہ لفظ اس مقام پر زائد ہے۔ سوارم میں سوار ہوں۔ بار بوجھ۔ خداوند رعیت رعایا کا مالک یعنی بادشاہ۔ شہریار بادشاہ غم موجود مرکب اضافی ہے۔ موجودہ کا غم۔ معدوم جو چیز وقوع پذیر نہیں ہوئی ہے۔ نفسے میزنم آسودہ میں آرام سے سانس لیتا ہوں۔ میں سکون وچین کا سانس لیتا ہوں۔

مطلب:۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویشوں اور اللہ والوں کو اسباب دنیاوی پر زیادہ اعتماد نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ متوکلین کے مقاصد اسباب ظاہری کے بغیر پورے فرمادیتا ہے۔

اشتر سوارے گفتش اے درویش کجا میروی برگرد کہ بہ سختی بمیری نشنید وقدم در بیاباں نہاد وبرفت چوں بہ نخلہ محمود برسیدیم توانگر را اجل فرارسید درویش بابالینش فرود آمد وگفت۔

ترجمہ:۔ ایک اونٹ سوار نے اس سے کہا اے درویش تو کہاں جارہا ہے جا پلٹ جا اس لئے کہ تو سختی اٹھاتا اٹھاتا مرجائے گا اس نے نہ سنا اور جنگل میں قدم رکھ دیا اور چلا گیا۔ جب ہم نخلہ محمود پر پہونچے تو اس مالدار کو موت آگئی فقیر اس کے سرہانے آیا اور بولا۔

مصرع ۔ مابہ سختی نہ بمردیم وتو بربُخت بمردی

ترجمہ:۔ ہم تو سختی کے باوجود نہیں مرے اور تو اونٹ پر مرگیا۔

بیت:۔ شخصے ہمہ شب بر سر بیمار گریست چوں روز آمد بمرد و بیمار بزیست

ترجمہ:۔ایک شخص پوری رات مریض کے سرہانے روتا رہا۔جب دن نکلا تو وہ تو مرگیا اور مریض تندرست ہوگیا۔

قطعہ: اے بسا اسپِ تیز رو کہ بماند کہ خرِ لنگ جاں بمنزل بُرد
بسکہ در خاک تندرستاں را دفن کردیم وزخم خوردہ نمرد

ترجمہ:۔(۱)اے مخاطب بارہا ایسا ہوا ہے کہ تیز رفتار گھوڑا رہ گیا۔اور لنگڑا گدھا اپنی جان منزل تک لے گیا۔
(۲) بہت سی مرتبہ ہم نے تندرستوں کو خاک میں۔دفن کردیا اور زخم کھایا ہوا آدمی نہیں مرا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ کجا میروی تو کہاں جارہا ہے۔ برگرد پلٹ جا۔ بمیری تو مرجائے گا۔ قدم ع پیر۔ جمع اقدام۔بیاباں جنگل۔ نہاد رکھا۔ نخلہ محمود مرکب اضافی ہے۔ محمود کا باغ۔ یا نخلہ سے مُراد کھجورستان ہے جو مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان ایک گاؤں کا نام ہے۔ فراف پہلے اجل موت۔ جمع آجال۔ بخت خاص نسل کا اونٹ جس کے دو کوہان ہوتے ہیں اور جسے بخت نصر نے تیار کرایا تھا۔ گریست روتا رہا۔بسا بہت سی مرتبہ اسپ تیز رو تیز رفتار گھوڑا۔ خرلنگ مرکب توصیفی ہے۔ لنگڑا گدھا۔ مطلب واضح ہے۔ حکایت کا خلاصہ اوپر ذکر کردیا گیا ہے لہٰذا اسی کو ذہن نشین فرمالیں۔

حکایت(۱۷): عابدے را پادشاہے طلب کرد اندیشید کہ داروئے بخورم تا ضعیف شوم تا مگر اعتقادے کہ در حق من دارد زیادت کند آوردہ اند کہ داروئے قاتل بود بخورد و بمرد۔

ترجمہ:۔ایک عبادت گزار کو ایک بادشاہ نے بلایا اس نے سوچا کہ کوئی ایسی دوا کھاؤں کہ میں کمزور اور ضعیف ہو جاؤں شاید میرے حق میں جو وہ اعتقاد رکھتا ہے وہ اور زیادہ کرے۔لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ دوا قاتل تھی اس نے کھائی اور مرگیا۔

قطعہ: آنکہ چوں پستہ دیدمش ہمہ مغز پوست بر پوست بود ہمچو پیاز
پارسایانِ روئے در مخلوق پشت بر قبلہ میکنند نماز

ترجمہ:۔(۱) وہ شخص جس کو میں نے پستہ کی طرح سراپا مغز سمجھا تھا۔وہ پیاز کی طرح چھلکے پر چھلکا نکلا۔
(۲) وہ پرہیزگار جن کی توجہ مخلوق کی طرف ہے۔وہ گویا قبلہ کی طرف پشت کرکے نماز پڑھتے ہیں۔

فرد:۔ چوں بندہ خدائے خویش خواند باید کہ بجز خدا نداند

ترجمہ:۔جب بندہ اپنے خدا کو پکارے۔ تو چاہئے کہ خدا کے سوا کسی کو نہ جانے۔

حل الفاظ و مطلب:۔طلب کرد بلایا۔ اندیشید اس نے سوچا۔ داروئے کوئی دوا۔ بخورم میں کھاؤں

ضعیف کمزور۔ دُبلا۔ در حق من میرے متعلق۔ میرے حق میں۔ زیادت کنند زیادہ کردے۔ داروئے قاتل مرکب توصیف ہے۔ قاتل دوا۔ زہریلی دوا۔ آنکہ وہ شخص جو۔ یہ لفظ آں اسم اشارہ اور کہ اسم موصول سے مرکب ہے۔ پستہ یہ لفظ پا کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ معنی ہیں۔ سبز رنگ کا ایک میوہ جس میں صرف مغز ہی مغز ہوتا ہے۔ پوست چھلکا۔ مطلب یہ ہے کہ جسے میں نے سمجھا تھا کہ یہ پستہ ہے جو کہ خالص مغز ہی مغز ہوتا ہے۔ مگر وہ پیاز نکلا جس میں چھلکا ہی چھلکا ہوتا ہے۔ پُشت بر قبلہ پشت قبلہ کی طرف کرکے یکسبد نماز نماز ادا کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ وہ عابد جو ریاکار ہے اور لوگوں کو دکھلانے کے لئے عبادتیں کیا کرتا ہے۔ یہ شخص قبلہ کی طرف رخ کرکے اللہ کے واسطے نماز نہیں پڑھ رہا ہے بلکہ لوگوں کیلئے نماز ادا کررہا ہے۔ خدائے خویش اپنا خدا۔ بجز سوا۔ اس فرد کا مطلب یہ ہے کہ نماز وہی قابل قبول ہوگی جس نمازی کے دل میں خدا کے سوا کسی دوسرے کا خیال نہ ہو اگر کسی کو یہ حالت نصیب نہیں تو وہ نماز نماز نہیں ہے بلکہ صورت اور جسم کے اعتبار سے نماز ہے۔

مطلب:۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویشوں کو ریاکاری سے پرہیز کرنا چاہئے ورنہ دنیا و آخرت دونوں کی بربادی کا اندیشہ ہے۔

حکایت (۱۸) کاروانے را در زمین یونان بزدند و نعمتِ بقیاس بردند بازارگاناں گریہ وزاری بسیار کردند و خدا پیمبر را بشفاعت آوردند فائدہ نبود۔

ترجمہ:۔ ایک قافلہ کو یونان کی سرزمین میں لوٹ لیا اور ڈاکو بہت دولت لے گئے سوداگر بہت روئے پیٹے خدا اور رسول کا واسطہ دیا کچھ فائدہ نہ ہوا۔

شعر ؎ چو پیروز شد دزدِ تیرہ رواں چہ غم دارد از گریہ کارواں

ترجمہ:۔ جب سیاہ دل چور کامیاب ہو گیا۔ تو وہ قافلہ کے رونے کا کیا غم کرے گا۔

لقمان حکیم اندراں کارواں بود یکے گفتش از کاروانیاں ایناں را مگر نصیحتے کنی و موعظت گوئی باشد کہ برخے از مال ما دست بدارند کہ دریغ باشد چندیں نعمت کہ ضائع شود گفت دریغ باشد کلمۂ حکمت بایشاں گفتن۔

ترجمہ:۔ حکیم لقمان اس قافلہ میں تھے قافلہ والوں میں سے ایک آدمی نے اُن سے کہا کہ آپ اُن ڈاکوؤں کو کوئی نصیحت کریں اور کچھ وعظ بیان کریں ممکن ہے کہ ہمارے مال میں سے تھوڑا حصہ ہاتھ میں رکھیں کیونکہ افسوس آتا ہے کہ اتنا مال و دولت ضائع ہو جائے۔ حضرت لقمان نے کہا ان سے حکمت کی گفتگو باعثِ افسوس ہوگی۔

قطعہ: آہنے را کہ موریانہ بخورد نتواں بردازوبہ صیقل زنگ

باسیہ دل چہ سود گفتن وعظ نرود میخ آہنی درسنگ

ترجمہ:۔ (۱) وہ لوہا کہ جس کو زنگ نے کھالیا ہو۔ تو صیقل سے اس کا زنگ دور نہیں کیا جاسکتا۔
(۲) سیاہ دل سے وعظ کہنے کا کیا فائدہ ہے۔ کیونکہ لوہے کی میخ پتھر میں نہیں گھستی ہے۔

قطعہ:۔ بروزگارِ سلامت شکستگاں دریاب کہ جبر خاطر مسکیں بلا بگرداند
چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند

ترجمہ:۔ (۱) سلامت اور عافیت کے زمانے میں ٹوٹے دل لوگوں کو فائدہ پہونچا، اس لئے کہ مسکین کے ٹوٹے دل کو جوڑنا مصیبت کو دور کردیتی ہے۔
(۲) جب مانگنے والا رو کر تجھ سے کوئی چیز طلب کرے۔ تو اُسے دیدے ورنہ ظالم زبردستی تجھ سے لے لیگا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ کاروانے ایک قافلہ۔ بزدند ب زائد ہے زدند کے معنی ہیں لوٹ لیا نعمت بقیاس بہت زیادہ مال و دولت بردند لے گئے۔ بازارگاناں بازارگاں کی جمع ہے۔ بمعنی تجار۔ سوداگر۔ گریہ رونا۔ شفاعت سفارش کرنا۔ فائدہ نبود فائدہ نہیں ہوا۔ پیروز ف کامیاب ہونا۔ تیرہ رواں جس کا دل سیاہ ہو۔ اندراں کارواں اُسی قافلے میں۔ کاروانیاں قافلہ والے ایشاں ان سے۔ موعظت وعظ کہنا۔ ضائع برباد۔ کلمۂ حکمت حکمت کی بات۔ آہنے لوہا۔ موریانہ زنگ۔ صیقل صاف کرنا۔ قلعی کرنا۔ نرود میخ پتھر میں کیل نہیں گھسا کرتی۔ روزگار سلامت مرکب اضافی ہے۔ سلامت کا زمانہ۔ جبر خاطر مسکین جبر مضاف خاطر مضاف الیہ مضاف مسکین مضاف الیہ ہے۔ معنی ہیں مسکین کے ٹوٹے ہوئے دل کو جوڑنا۔ دریاب مدد کر سائل ع مانگنے والا۔ زاری رو کر۔ بدہ تو دے دے۔ ستم گر ظالم۔ بستاند لے جائیگا۔

مطلب:۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ عقلمندوں کو چاہئے کہ ہر ایک کو نصیحت نہ کریں جس سے قبولیت کی امید ہو اس کو نصیحت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

حکایت (۱۹) چندانکہ مرا شیخ اجل ابوالفرج بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بترکِ سماع فرمودے و بخلوت و عزلت اشارت کردے عنفوانِ شبابم غالب آمدے وہوا وہوس طالب ناچار بخلافِ رای مربّی قدمے چند برفتمے واز سماع و مخالطت حظے برگرفتمے و چوں نصیحتِ شیخم یاد آمدے گفتمے۔

ترجمہ:۔ جتنا جتنا شیخ ابو الفرج بن جوزی اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے (آمین) سماع یعنی قوالی چھوڑنے کا حکم فرماتے اور خلوت و گوشہ نشینی کے لئے اشارہ کرتے۔ میری شروع جوانی کا زمانہ اس پر غالب آجاتا۔ اور حرص وہوس اُن امور کی طالب ہو جاتی مجبوراً اپنے مربّی کی رائے کے خلاف میں چند قدم چلتا اور گانے اور میل جول

سے کچھ لطف اٹھاتا تھا اور جب شیخ کی نصیحت یاد آتی تو میں یہ پڑھتا۔

فرد:۔ قاضی ار باما نشیند برفشاند دست را محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را

ترجمہ:۔ قاضی اگر ہمارے ساتھ بیٹھے ہاتھ جھاڑنے لگے (ناچنے لگے) محتسب اگر ایک مرتبہ شراب پیئے تو شراب سے مست کو معذور سمجھے۔

تا شبے بجمعے برسیدم ودراں میاں مُطربے دیدم۔

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ ایک رات کو میں ایک مجمع میں پہونچا اور وہاں ایک گانے والے کو دیکھا۔

بیت:۔ گوئی رگِ جاں میگسلد زخمۂ ناسازش ناخوشتر از آوازۂ مرگِ پدر آوازش

ترجمہ:۔ تو کہے گا کہ اس کی بے ڈھنگی مضراب شہ رگ کو چھیل ڈالتی ہے۔ باپ کے مرنے پر رونے سے زیادہ اس کی آواز بُری تھی۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ چندانکہ جتنا جتنا کہ۔ مُرا مجھ کو۔ شیخ ج، جمع شیوخ، اشیاخ، مشائخ، مشائخہ اس کے معنیٰ ہیں بوڑھا۔ نیز پیر کو بھی شیخ کہتے ہیں اسی طرح ہر بڑے آدمی کو بھی شیخ کہا جاتا ہے۔ یہاں شیخ سے مُراد استاد ہے۔ اجل بلند مرتبہ والا۔ ابوالفرج یہ شیخ سعدیؒ کے استاد کا نام ہے۔ سماع سننا۔ یہاں گانا بجانا، سننا مُراد ہے۔ ہوا خواہش۔ ہوس ہاء کے فتحہ اور واؤ کے کسرہ کے ساتھ معنیٰ ہیں۔ حرص۔ ناچار مجبوراً۔ مُربیٔ تربیت کرنے والا۔ مخالطت میل جول۔ حظ لطف۔ نصیحت شیخم میرے استاد کی نصیحت۔ نشیند نشستن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ بیٹھ جائے گا۔ مست شراب میں چور۔ ار حرف شرط ہے۔ قاضی را الخ کا مطلب یہ ہے کہ قاضی جو ہم کو گانے کی مجلسوں سے منع کرتا ہے اگر وہ ایک مرتبہ بھی اس مجلس میں پہنچ جائے تو ہم کو روکنے کے بجائے خود محفل میں شریک ہو کر ناچنے لگے۔ اور محتسب چونکہ شراب کی لذت سے ناواقف ہے اگر وہ واقف ہوتا تو شراب نوش کو شراب پینے سے منع نہ کرتا۔ بلکہ اس کو معذور سمجھ کر چھوڑ دیتا۔ مُطرب گانے والا۔ قوال۔ گوئی رگ جان الخ گانے والے کی نامناسب مضراب خود ہی اس کی شہ رگ توڑ ڈالتی ہے باپ کے مرنے پر رونے والے کی آواز سے بھی زیادہ اس کی آواز خراب اور ناگوار ہے۔ شیخ سعدیؒ نے اس حکایت میں اپنے اس دور کا تذکرہ کیا ہے جو قوالی میں گذرا ہے۔

گاہے انگشتِ حریفاں از ودر گوش وگہے بر لب کہ خاموش۔

ترجمہ:۔ کبھی اہل مجلس کی انگلیاں اس کی وجہ سے کانوں میں تھیں۔ اور کبھی ہونٹوں پر کہ چپ ہو جا۔

شعر:۔ نُهَاجُ إِلَى صَوْتِ الْأَغَانِي طَيِّبَةً وَأَنْتَ مُغَنٍّ إِنْ سَكَتَّ نَطِيبُ

ترجمہ:۔ ہمیں خوشی کی وجہ سے گانوں کی آواز پر بھڑکایا جاتا ہے۔ اور تو اس طرح کا گانے والا ہے کہ اگر تو خاموش ہو جائے تو ہم جب ہی خوش ہوں گے۔

بیت ؎　نہ بیند کسے در سماعت خوشی　　مگر وقت رفتن کہ دم در کشی

ترجمہ:۔ تیرا گانا سننے سے کوئی خوشی نہیں پاسکتا۔ مگر تیرے جانے کے وقت کہ جب تو چپ ہو جائے گا۔

مثنوی:۔　چوں بآواز آمد آں بربط سرای　　کدخدارا گفتم از بہر خدای

پنبہ ام در گوش کن تانشنوم　　یا درم بکشای تا بیروں روم

ترجمہ:۔ (۱) جب وہ سارنگی پر گانے والا بلند آواز سے گانے لگا۔ تو میں نے گھر کے مالک سے کہا کہ خدا کیلئے۔

(۲) میرے کانوں میں روئی ٹھونس دے تاکہ میں نہ سنوں۔ یا میرے لئے دروازہ کھول دے تاکہ میں باہر چلا جاؤں۔

حل الفاظ و مطلب:۔ حریفاں حریف کی جمع ہے۔ شریکِ محفل لوگ۔ ازو اس سے یعنی اس گانے والی کی بد آوازی کی بناء پر اہل مجلس کبھی تو انگلیاں اپنے کانوں میں دیتے تھے تاکہ وہ نہ سنیں۔ اور کبھی اپنے ہونٹوں پر انگلیاں رکھ چپ رہنے کا اشارہ کرتے تھے۔ خاموش امر کا صیغہ ہے۔ تو چپ رہو۔ تُہاج ہمیں بھڑکایا جاتا ہے۔ صوت آواز۔ جمع اصوات۔ اغانی اغنیۃ کی جمع ہے۔ گانا بجانا۔ طیبۃ خوشی۔ مُغَنّ گانے والا۔ اِن سکتّ اگر تو خاموش ہو جائے۔ نطیب ہم خوش ہو جائیں گے۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ ہم گانے کی آواز پر خوشی سے دوڑتے ہیں اور تیری آواز ایسی بھدی ہے اگر تو خاموش ہو جائے اور گانا بند کر دے تب ہم کو خوشی و مسرت ہو گی۔ نہ بیند نہیں دیکھتا۔ کسے کوئی شخص۔ سماعت سننا۔ وقتِ رفتن جانے کے وقت۔ بربط سارنگی کی مانند ایک قسم کا باجہ۔ کدخدا مالکِ مکان۔ بہرِ خدائے خدا کے واسطے۔ پنبہ روئی۔ تانشنوم تاکہ میں نہ سنوں در دروازہ۔ یا حرف عطف ہے۔ بکشای تو کھول دے تا بیروں روم تاکہ باہر چلا جاؤں۔

فی الجملہ پاسِ خاطرِ یاراں را موافقت کردم و شبے بچندیں محنت بروز آوردم۔

ترجمہ:۔ آخر کار دوستوں کی طبیعت کا لحاظ کرتے ہوئے میں نے اُن کی موافقت کی اور اس رات کو بہت سی مشقتوں کے ساتھ دن کیا۔

قطعہ:　مؤذن بانگ بے ہنگام برداشت　　نمیداند کہ چند از شب گذشت ست

درازی شب از مژگان من پرس　　کہ یکدم خواب در چشمم نہ گشت ست

ترجمہ:۔ (۱) مؤذن نے بے وقت اذان دے دی۔ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ رات کا کتنا حصہ گذرا ہے۔

(۲) رات کی درازی میری پلکوں سے پوچھ۔ کہ ایک سانس کے لئے نیند میری آنکھ میں آکر گردش نہیں کی۔

بامدادان بحکم تبرک دستارے از سر و دینارے از کمر بکشادم و پیش مُغَنّی بنہادم و در کنار گرفتم و بسے شکر گفتم یاراں ارادتِ من در حقِ وے خلافِ عادت دیدند و بر خفتِ عقلم نہفتہ بخندیدند یکے از آں میاں زبانِ تعرض دراز کرد و ملامت کردن

آغاز کہ ایں حرکت مناسب رائے خرد منداں نکردی خرقۂ مشائخ چنیں مُطرب دادن کہ ہمہ عمرش دِرمے در کف نبودہ است و قُراضہ در دُف۔

ترجمہ:۔ صبح کے وقت بطور تبرک سر سے پگڑی اتاری اور دینار کمر سے کھولے اور اس گانے والے کے سامنے رکھا اور اس سے بغل گیر ہوا۔ اور اس کا بڑا شکریہ ادا کیا۔ دوستوں نے میری یہ عقیدت مندی اس کے حق میں عادت کے خلاف دیکھی اور میری نادانی پر پوشیدہ طور پر ہنسے۔ ان دوستوں میں سے ایک نے اعتراض کرنے کے لئے زبان درازی کی اور ملامت کرنی شروع کی کہ تو نے یہ کام عقلمندوں کی رائے کے موافق نہیں کیا بزرگوں کا عطا کردہ خرقہ ایک ایسے گانے والے کو دے دینا کہ ساری عمر ایک درہم بھی اس کے ہاتھ میں نہیں رہا ہے اور سونے کا ریزہ بھی ڈھولک میں نہیں پڑا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ خاطر یاراں دوستوں کا دل۔ ازا ان کی۔ موافقت کردم موافقت کی۔ شب رات۔ بچندیں محنت بہت سی مشقتوں اور تکلیفوں کے ساتھ۔ بروز آوردم دن کیا۔ یعنی شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں وہ رات میں نے بہت سی مصیبتوں اور تکلیفوں کا سامنا کیا اور بڑی مشکل سے صبح کیا۔ مؤذن اذان دینے والا۔ بانگ اذان۔ بے ہنگام بے وقت۔ نمیداند اس بے چارہ۔ مؤذن کو یہ بھی پتہ نہ تھا کہ آیا وقت ہوا کہ نہیں اور رات کا کتنا حصہ گذرا ہے۔ درازی شب رات کی درازی۔ مژگان پلک۔ بپرس تو پوچھ۔ نہ گشت نہیں پھری۔ بحکم تبرک تبرک کے طور پر۔ مولانا عبدالباری آسی نے فرمایا ہے کہ جن نسخوں میں لفظ تبرک ہے اس کے معنی پیدا کرنے میں تکلف ہوتا ہے اس لئے قدیم نسخہ کے مطابق بحکم ترک۔ ہی مناسب ہے۔ اور اگلی عبارت خرقۂ مشائخ سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ ترک ہی صحیح ہے نہ کہ تبرک۔ اس لئے کہ بزرگوں نے گانا سننے سے منع فرمایا تھا۔ تو اُن کے منع کرنے کی وجہ سے میں نے دستار اور درہم گانے والے کو دے دیئے۔ بکشادم میں نے کھولا۔ مغنّی گانا گانے والا۔ خفت عقلم میری نادانی۔ نہفتہ پوشیدہ۔ تعرض طعنہ زنی کرنا۔ خرقۂ مشائخ بزرگون کی دستار جو اُن سے منتقل ہوتی چلی آئی ہے مشائخ کا دستور اور طریقہ ہے کہ کوئی پیر جب اپنے مُرید کو خلافت دیتا ہے تو وہ اس مُرید کو اپنا خرقہ اور دستار بطور تبرک عطا کر دیتا ہے درم ایک سکہ جو چاندی سے بنتا تھا اس کا وزن عرب میں تقریباً ساڑھے تین ماشہ ہوا کرتا تھا۔ قُراضہ چاندی کا ٹکڑا اس جگہ کوڑی اور پیسہ مُراد ہے۔ دُف ڈھولک گانے والوں کا دستور ہوا کرتا تھا کہ گانے بجانے کے وقت انہیں جو کچھ ملتا رہتا وہ اس کو ڈھولک کے اندر ڈالتے جاتے تھے اور بعد میں اسے آپس میں تقسیم کر لیتے تھے۔

مثنوی: مُطرب بے دور ازیں خجستہ سرای ؎ کس دو بارش ندید در یکجای

راست چوں بانگش از دہن برخاست ؎ خلق راموی بر بدن برخاست

مرغِ ایواں زہولِ او برمید ؎ مغز ماخورد و حلق خود بدرید

ترجمہ:۔(۱) خدا کرے ایسا گانے والا اس مبارک گھر سے دور رہے۔ کسی نے اسکو دوبارہ ایک جگہ نہیں دیکھا۔
(۲) یہ بات صحیح ہے کہ جب اس کی تان کی آواز منہ سے نکلی۔ تو لوگوں کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوگیے۔
(۳) محل کے پرند اس کی بھیانک آواز سے بھاگ گئے اس نے ہمارا مغز خالی کھالیا، اور اپنا حلق پھاڑ لیا۔

گفتم زبانِ تعرّض مصلحت آنست کہ کوتاہ کنی بحکم آں کہ مرا کرامتِ ایں شخص ظاہر شد گفت مرا بر کیفیّتِ آں واقف گردان تا ہمچنیں تقرب نمایم و بر مُطایبت کہ کردم استغفار کنم گفتم بعلت آں کہ شیخِ اجلّم بارہا بترکِ سماع فرمودہ است و مواعظِ بلیغ گفتہ و در سمع قبولِ من نیامدہ تا امشب کہ مرا طالعِ میمون و بختِ ہُمایوں بدیں بقعہ رہبری کرد و بدستِ ایں توبہ کردم کہ بقیّتِ زندگانی گردِ سماع و مخالطت نگردم۔

ترجمہ:۔ میں نے کہا مصلحت یہی ہے کہ اعتراض کی زبان کو تاہ کیجئے اس وجہ سے کہ مجھ پر اس شخص کی کرامت ظاہر ہوگئی ہے دوست بولا کہ مجھ کو اس کی کیفیت سے مطلع کر دتا کہ اسی طرح میں بھی نزدیکی حاصل کروں اور جو کچھ میں نے خوش طبعی کی ہے اس سے توبہ کرلوں۔ میں نے کہا اس وجہ سے کہ شیخ بزرگ نے مجھ کو بہت سی مرتبہ سماع کے چھوڑنے کا حکم دیا اور وعظ و نصیحت حد سے زیادہ فرمائی اور میری قبولیت کے کان میں وہ نصیحت نہیں آئی یہاں تک کہ آج کی رات میرے مبارک اور نیک نصیبہ نے اس جگہ تک میری رہبری کی اور اس کے ہاتھ پر سماع سے میں نے توبہ کی کہ باقی عمر گانا سننے اور میل جول کے پاس نہ پھٹکوں گا۔

قطعہ: آواز خوش از کام و دہان و لبِ شیریں گر نغمہ کند ور نکند دل بفریبد
در پردۂ عُشّاق و نہاوند و حجاز ست از حنجرۂ مُطربِ مکروہ نزیبد

ترجمہ:۔(۱) اچھی آواز تالوں اور منہ اور شریں ہونٹ سے۔ خواہ نغمہ کرے خواہ نہ کرے پھر بھی دل لبھالیتی ہے۔
(۲) اور اگر عُشّاق اور نہاوند اور حجاز کا سُر ہے بھدی آواز سے گانے والے کے حلق سے زیب نہیں دیتا۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ ازیں خجستہ سرائے اس مبارک مکان سے۔ یکجائے ایک جگہ۔ ندید نہیں دیکھا۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی آواز اتنی بھدی تھی کہ اگر کوئی شخص ایک مرتبہ اس کا گانا سُن لیتا تو دوبارہ اس کو بلانا پسند نہیں کرتا۔ راست صحیح ہے۔ بانگش اس کی آواز۔ برخاست اٹھی۔ نکلی۔ موی بر بدن بدن کے بال۔ برخاست کھڑے ہوگئے۔ مرغ پرندہ۔ ہول بھیانک، ڈراونی۔ برمید رمیدن سے بھاگ گئے۔ مغز ما ہمارا مغز۔ درید پھاڑ لیا۔ زبانِ تعرض اعتراض کی زبان۔ کوتاہ کنی کوتاہ کرلیجئے۔ مرا مجھ کو۔ کرامت وہ کام جو خلاف عادت غیر نبی سے صادر ہو۔ تقرب قریب ہونا۔ مطائبہ مذاق کرنا۔ دل لگی کرنا۔ خوش طبعی کی باتیں کرنا۔ طالع میمون خوش نصیبہ۔ بارہا بہت سی مرتبہ۔ بقعہ زمین کا حصہ۔ جگہ بقیت زندگانی زندگی کا بقیہ حصہ

سماع گانا سننا۔ مخلطت آپسی میل جول۔ آواز خوش اچھی آواز۔ کام حلق۔ نغمہ گانا۔ عشاق عاشق کی جمع ہے۔ مگر اس مقام پر موسیقی کے پردوں میں سے ایک پردے کا نام ہے جو تیسرے پہر چھیڑا جاتا ہے وہی سر لو ہے۔ نہاوند وہ پردہ جو نصف رات کو چھیڑا جاتا ہے، حجاز اس سے مراد وہ پردہ ہے جس کو دوپہر کے وقت چھیڑا جاتا ہے۔ حنجرہ بمعنی گلا، جمع حناجر۔ مطرب مکروہ ناپسندیدہ آواز سے گانے والا۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ شاگردوں کو چاہئے کہ اپنے مشائخ واساتذہ کی نصیحت پر عمل کرے ورنہ شرمندگی اٹھانی پڑے گی۔

حکایت (۲۰) لقمان را گفتند کہ ادب از کہ آموختی گفت از بے ادباں ہرچہ از ایشاں در نظرم ناپسند آمد از فعلِ آں پرہیز کردم۔

ترجمہ:۔ حضرت لقمان سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے ادب کس سے سیکھا انہوں نے جواب دیا کہ بے ادبوں سے۔ جو بات ان کی میری نظر میں پسند نہیں آئی اس کے کرنے سے میں نے پرہیز کیا۔

قطعہ:۔ نگویند از سر بازیچہ حرفے کزاں پندے نگیرد صاحبِ ہوش
وگر صد باب حکمت پیشِ ناداں بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

ترجمہ:۔ (۱) کھیل کے خیال سے کوئی ایسی بات نہیں کہتے۔ کہ اس سے عقلمند آدمی نصیحت حاصل نہ کرے۔
(۲) اگر حکمت اور دانائی کے سو باب بیوقوف کے سامنے پڑھیں۔ تو اس کے کان میں وہ کھیل ومذاق ہی معلوم ہوگا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ لقمان ایک مشہور حکیم گذرے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ وہ نبی تھے۔ لیکن ان کے ولی ہونے میں کوئی شک نہیں۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ نے ادب اور دانائی کی باتیں کس سے سیکھیں انہوں نے فرمایا کہ بے ادبوں سے۔ اس لئے کہ ان کی وہ تمام باتیں جو مجھے اچھی نہیں لگیں۔ ان سے میں نے پرہیز کیا۔

قطعہ: کا حاصل یہ ہے کہ عقلمند اور روشن دل کے سامنے بطور دل لگی بھی اگر لوگ کوئی بات کہیں تو وہ اس سے بھی نصیحت حاصل کر لیتا ہے۔ اور اگر نادان اور بے وقوف کو حکمت ودانشمندی کی سینکڑوں باتیں بھی کوئی سکھائے تو ان سب کو کھیل ومذاق سمجھے گا۔ اور اس سے کوئی فائدہ حاصل نہ کرے گا۔ از سر بطور۔ بازیچہ یہ لفظ بازی اور چہ سے مرکب ہے۔ چہ تو کلمۂ نسبت ہے اور بازی کے معنی ہیں کھیل کود۔ کزاں کہ اس سے۔ صاحب ہوش عقل والا۔ ہوش والا۔ صد باب حکمت حکمت کے سو دروازے۔ گوش کان۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ عقلمند وہ شخص ہے جو کہ نادانوں کی باتوں میں بھی غور کر کے فائدہ حاصل کرے اور کج فہم آدمیوں کے انجام سے عبرت حاصل کرے۔

حکایت (۲۱) عابدے را حکایت کنند کہ بشب دہ من بخوردے و تا سحر ختمے بکردے صاحبدلے بشنید و گفت اگر نیمہ نان بخوردے و بخفتے بسیار ازیں فاضل تر بودے۔

ترجمہ:۔ایک عبادت گذار کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک رات دس سیر خوراک کھاتا تھا اور صبح ہونے تک قرآن شریف کا ایک ختم کرلیتا ایک اللہ والے نے یہ حال سنا اور کہا کہ اگر آدھی روٹی کھاتا اور سورہتا تو اس سے زیادہ بہتر ہوتا۔

قطعہ۔ اندروں از طعام خالی دار تادرو نورِ معرفت بینی
تہی از حکمتی بعلّتِ آن کہ پُری از طعام تا بینی

ترجمہ:۔(۱) پیٹ کو کھانے سے خالی رکھ۔ تاکہ تو اس میں معرفت کے نور کا مشاہدہ کرے۔

(۲) تو حکمت سے اس وجہ سے خالی ہے کہ پیٹ کو کھانے سے ناک تک بھرلیتا ہے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ دہ من دس کیلو۔ بخوردے کھاتا تھا۔ سحر صبح۔ جمع سحور۔ ختمے ایک ختم قرآن شریف صاحبدلے اللہ والے نیمہ نان آدھی روٹی۔ بسیار ازیں اس سے بہت۔ فاضل تر بودے بہت زیادہ بہتر ہوتے۔ اندروں باطن۔ یعنی پیٹ خالی دار خالی رکھ۔ مطلب یہ ہے کہ پیٹ بھر کر کھانا مت کھا تاکہ اپنے باطن میں تو معرفت کا نور مشاہدہ کرے۔ بعلتِ آن اسکی وجہ سے تہی خالی۔ پُری تو بھرلیتا ہے۔ بینی ناک مطلب یہ ہے کہ تو ناک تک اپنے پیٹ کو بھرلیتا ہے اسلئے تو عقلمندی اور دانائی سے خالی ہے۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویش و فقیر کے لئے پیٹ بھر کر نہ کھانا انتہائی ضروری ہے اسلئے کہ پیٹ بھر کھانے سے طبیعت بوجھل ہو جاتی ہے اور قلب پر غفلت طاری ہو جاتی ہے۔

حکایت (۲۲): بخشائش الٰہی گم شدہ را در مناہی چراغ توفیق فرا راہ داشت تا بحلقہ اہل تحقیق در آمد بیُمنِ درویشاں وصِدقِ نفس ایشاں ذمائم اخلاق او بحمائد مُبدل گشت دست از ہوا و ہوس کوتاہ کرد و زبان طاعناں در حق وے ہمچناں دراز کہ بر قاعدۂ اول ست و زُہد و صلاحش بے مُعوّل۔

ترجمہ:۔خدا کی بخشش نے ایک ایسے شخص کے راستہ میں جو ممنوعات اور خلاف شرع کاموں میں راستہ بھولا ہوا تھا ہدایت کا چراغ رکھ دیا۔ یہاں تک کہ وہ اہل تحقیق کے حلقہ میں آگیا۔ فقیروں کی برکت اور ان کی باتوں کی سچائی کی وجہ سے اس کے برے اخلاق واعمال اچھے اخلاق سے بدل گئے۔ اور اس نے اپنے ہاتھ کو دنیا کی خواہش وحرص سے روک لیا لیکن بُرا کہنے والوں کی زبان اس کے حق میں اُسی طرح دراز رہی اور کہتے رہے کہ وہ اپنی پہلی ہی حالت پر ہے اور اس کی نیکی و پرہیزگاری نا قابلِ اعتماد ہے۔

فرد ؎ بعذر و توبہ تواں رستن از عذاب خدای ولیک مے نتواں از زبانِ مردم رست

ترجمہ:۔عذر و توبہ کر کے خدا کے عذاب سے رہائی پانا ممکن ہے۔ لیکن آدمیوں کی زبان سے چھوٹنا ممکن نہیں۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ بخشائش الٰہی خدا کی بخشائش۔ گم شدہ را راستہ سے بھٹکے ہوئے کو۔ مناہی منھی کی

جمع ہے۔ خلاف شرع امور۔ چراغ توفیق توفیق کا چراغ۔ فرا آگے، سامنے۔ داشت اس نے رکھا یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک گنہگار شخص کے راستے کو روشن کر دیا۔ حلقہ جماعت۔ اہل تحقیق تحقیق والے اس سے مراد درویش ہے۔ یُمن برکت۔ صدق سچائی۔ نفس بات۔ ذمائم اخلاق یہاں صفت کو مضاف بنایا ہے۔ اور موصوف کو مضاف الیہ۔ فن معانی کی اصطلاح میں اس کو اضافۃ الصفۃ الی الموصوف کا عنوان دیا ہے۔ اصل عبارت اس طرح ہے۔ اخلاق ذمیمہ۔ بُرے اخلاق۔ حمائد حمیدہ کی جمع ہے۔ اچھے اوصاف۔ مبدل گشت بدل گئے ہوا خواہش۔ ہَوس حرص۔ طاعناں طعنہ دینے والے، برا کہنے والے۔ ہمچناں اسی طرح اس سے پہلے کہ سابق بود عبارت محذوف ہے۔ قاعدہ اول پہلی حالت۔ زہد پرہیزگاری۔ صلاح نیکی۔ ناموثق ایسا شخص جس پر اعتماد نہ کیا جائے۔ رُستن رہائی پانا۔ از عذاب خدای خدا کے عذاب سے۔ ولیک لیکن تُرست رُستن سے ماضی کا صیغہ ہے لیکن جب اس کو تواں۔ یا تواند یا توانست کے بعد ذکر کیا جاتا ہے تو مصدر کے معنی میں ہو جاتا ہے۔ یہاں بھی چونکہ تواں کے بعد ذکر کیا گیا ہے لہٰذا اسکے معنی چھوٹنے کے ہوں گے۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ لوگوں کے لعن و طعن اور بُرا کہنے کو بُرا نہ ماننا چاہیئے اور نہ رنجیدہ خاطر ہونا چاہیئے۔

طاقتِ جورِ زبانہا نیاورد و شکایت پیشِ پیر طریقت برد و گفت از زبانِ مردم برنجم جوابش داد کہ شکرِ ایں نعمت چگونہ گذاری کہ بہتر از انی کہ می پندارندت۔

ترجمہ:۔ زبانوں کے ظلم کی برداشت نہ ہو سکی اور اپنے پیر کے پاس شکایت لے کر گیا اور عرض کیا میں آدمیوں کی زبان سے رنجیدہ ہوں۔ پیر نے اس کو جواب دیا کہ تو اس نعمت کا شکر کیسے ادا کرے گا کہ تو اس سے بہتر ہے جیسا کہ تیرے متعلق لوگ خیال کرتے ہیں۔

قطعہ:

چند گوئی کہ بد اندیش و حسود　　عیب گویانِ من مسکیند
گہ بخوں ریختنم برخیزند　　گہ بہ بدخواستنم بنشیند
نیک باشی و بدت گوید خلق　　بہ کہ بد باشی و نیکت بینند

ترجمہ:۔ (۱) تو یہ کب تک کہتا رہے گا کہ دشمن اور حسد کرنے والے۔ مجھ غریب کی عیب جوئی کرتے ہیں۔
(۲) کبھی میری خوں ریزی کی خاطر اٹھتے ہیں۔ اور کبھی میرا برا چاہنے کے لئے بیٹھتے ہیں۔
(۳) تو نیک ہو اور مخلوق تجھ کو بُرا کہے۔ اس سے بہتر ہے کہ تو بُرا ہو اور تجھے نیک سمجھیں۔

لیک مرا کہ حسنِ ظنِّ خلائق در حق من بکمال ست و من در عینِ نقصان روا باشد اندیشہ کردن و تیمار خوردن۔

ترجمہ:۔ لیکن میرے واسطے کہ لوگوں کا اچھا خیال میرے کمال سے متعلق ہے اور حال یہ ہے کہ میں پورے

نقصان میں ہوں۔ اندیشہ کرنا اور غم کھانا جائز ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ طاقت برداشت۔ جور ع ظلم و ستم زبانہا زبان کی جمع ہے۔ طریقت تصوف۔ گزاری تو ادا کرے۔ حسود ع حاسد کی جمع ہے حسد کرنے والے۔ گہ گاہ کا مخفف ہے۔ معنی ہیں کبھی۔ در حق من بکمال است۔ اُن کو میری کامل بزرگی کا خیال ہے۔ لیک لیکن۔ مرا مطلب یہ ہے کہ اگر میں افسوس کروں تو ٹھیک ہے کہ میں اچھا نہیں ہوں۔ اور لوگ مجھے اچھا جانتے ہیں تجھے کس بات کا غم ہے تو تو اس سے بہتر ہے جیسا کہ تیرے لئے لوگوں کا خیال ہے۔ اندیشہ ڈرنا۔ فکر کرنا۔ تیمار غم و رنج۔

شعر: إنى لمُستترٌ من عَينِ جِيرانى وَاللهُ يَعلم إسرارِى وَإعلانِى

ترجمہ :۔ میں اپنے ہمسایوں کی آنکھ سے چھپا ہوا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ میری چھپی ہوئی اور ظاہری حالت کو جانتا ہے۔

قطعہ:
در بستہ بروئے خود ز مردم تا عیب نگسترند مارا
در بستہ چہ سود عالم الغیب دانائے نہان و آشکارا

ترجمہ :۔ (۱) ہم نے اپنے اوپر دروازہ آدمیوں کی وجہ سے اسلئے بند کیا ہے۔ تاکہ ہمارے عیبوں کو لوگ پھیلانہ سکیں۔
(۲) دروازہ بند کرنے سے کیا فائدہ کیونکہ خدا عالم الغیب ہے۔ پوشیدہ اور ظاہر کی باتیں جاننے والا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ مستتر عربی لفظ ہے۔ باب افتعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ میں پوشیدہ ہوں۔ عین ع آنکھ جمع اعین۔ عیون۔ جیران جار کی جمع ہے۔ معنی ہیں پڑوسی۔ اللہ باری تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ یعلم جانتا ہے۔ اسراری میری پوشیدہ باتیں۔ اعلانی میری ظاہری باتیں در دروازہ بستہ بستن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ بند کیا ہوا۔ بروے خود اپنے اوپر۔ ز مردم لوگوں کی وجہ سے۔ مطلب یہ ہے کہ ہم نے دروازہ لوگوں کی آمد و رفت کے واسطے اس لئے بند کیا ہے تاکہ کوئی ہمارے عیوب کو پھیلانہ سکے۔ سود فائدہ۔ عالم الغیب غیب کی باتیں جاننے والا۔ دانا اسم فاعل سماعی ہے۔ جاننے والا۔ نہاں پوشیدہ۔ آشکارا ظاہر اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویش کو کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ اور ہر لحہ اپنے باطن کی اصلاح میں مشغول رہنا چاہئے۔

حکایت (۲۳) : پیش یکے از مشائخ گلہ کردم کہ فلاں در حق من بفساد گواہی دادہ است گفت بصلاحش تجل کن۔

ترجمہ :۔ میں نے بڑے بزرگوں میں سے ایک بزرگ سے شکایت کی کہ فُلاں آدمی نے میرے حق میں بُرائی کے متعلق گواہی دی ہے۔ شیخ نے جواب دیا تو نیکی کرکے اسے شرمندہ کردے۔

رباعی : تو نیکو روش باش تا بد سگال بنقص تو گفتن نیابد مجال

چو آہنگ بربط بود مستقیم کے از دست مطرب خورد گوشمال

ترجمہ:۔(۱) تو نیک چلن رہ تاکہ دشمن۔ تیری برائی کرنے کی گنجائش نہ پائے۔
(۲) جب سارنگی کی آواز درست ہوتی ہے۔ تو وہ گانے والے کے ہاتھ سے کب گوشمالی کھاتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ پیش سامنے۔ مشائخ کبار مرکب توصیفی ہے۔ بڑے بزرگ حضرات۔ مشائخ۔ شیخ کی جمع ہے۔ گِلَہ شکایت۔ فساد برائی۔ صلاح نیکی خجل شرمندہ۔ بدسگال سین کے کسرہ کے ساتھ بمعنی برائی سوچنے والا۔ مستقیم درست۔ کے کب۔ گوشمال کان اینٹھنا۔ اس حکایت میں شیخ سعدیؒ نے فرمایا بڑے بزرگوں میں سے ایک بزرگ سے کسی نے شکایت کی کہ فلاں مجھے فسادی کہتا ہے۔ حضرت نے جواب دیا تو اس کو اپنی نیکی سے شرمندہ کر دے۔ یعنی تو نیکی کرتا رہ تیری نیکیاں دیکھ کر خود ہی اپنی جگہ پر وہ شرمندہ ہو جائیگا۔ تو نیک چلن رہ لوگوں کو برا بھلا کہنے کی ہمت نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ بربط کی آواز جب درست ہوتی ہے تو گانے والا اس کے کان نہیں اینٹھتا۔ دستور ہے کہ جب کسی باجہ کی آواز خراب ہو جاتی ہے تو اس کی کھونٹیاں اور تار اینٹھ کر اس کی آواز درست کی جاتی ہے۔ تو تم بھی جب برائی نہیں کروگے تو لوگ زبان درازی نہیں کریں گے۔ الغرض اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویشوں کو چاہئے کہ دوسرے لوگوں کے اعتراض سن کر اپنی اصلاح کرلے اور اعتراض کرنے والوں سے لڑنے کے لئے تیار نہ ہو بلکہ اُن کے ساتھ بھی نیکی و اچھائی کا برتاؤ کرے۔

حکایت ۲۴) یکے را از مشائخ پر سیدند کہ حقیقتِ تصوف چیست گفت ازیں پیش طائفہ بودند در جہاں بصورت پراگندہ و بمعنی جمع واکنوں خلقے اند بظاہر جمع و بدل پراگندہ۔

ترجمہ:۔ بزرگوں میں سے ایک بزرگ سے لوگوں نے پوچھا کہ تصوف کی حقیقت کیا ہے۔ اس نے جواب دیا اس سے پہلے دنیا میں ایک جماعت تھی جو ظاہر میں پریشان تھی اور باطن کے اعتبار سے جمع تھے۔ اور اب ایک مخلوق ہے کہ ظاہر میں جمع خاطر ہے اور دل سے پریشان ہے۔

قطعہ: چو ہر ساعت از تو بجائے رود دل بہ تنہائی اندر صفائے نہ بینی
ورت مال و جاہ است و زرع و تجارت چو دل باخدا ایست خلوت نشینی

ترجمہ:۔(۱) جب ہر گھڑی تیرا دل ایک جگہ سے دوسری جگہ جائیگا، تو تو تنہائی میں دل کے اندر صفائی و پاکیزگی نہیں دیکھ سکتا
(۲) اگر تیرے پاس مال و مرتبہ و کھیتی اور تجارت سب کچھ ہے۔ جب تیرا قلب اللہ کی طرف ہے تو تو گوشہ نشین ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ را علامتِ مفعول ہے۔ حقیقتِ تصوف مرکب اضافی ہے۔ تصوف کی حقیقت پراگندہ پریشان۔ بمعنی باطن۔ دل جمع مطمئن۔ اکنوں اب۔ چو جب۔ ساعت گھنٹہ۔ رود جاتا ہے یا جائے گا۔ زرع کھیتی۔ خلوت تنہائی، گوشہ۔
اس حکایت میں شیخ سعدیؒ نے فرمایا لوگوں نے ایک بزرگ سے معلوم کیا کہ حضرت یہ تو بتائیے کہ تصوف کس کو

کہتے ہیں۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک جماعت اہل اللہ کی تھی جو اپنے ظاہر حال سے پریشان تھی اس لئے کہ ان کے پاس اسباب دنیاوی نہیں تھے اور کوئی ساز و سامان نہیں تھا۔ اور ان کو اطمینان قلب حاصل تھا جو اللہ کے ذکر سے حاصل ہوتا ہے اور اس زمانے میں جو لوگ ہیں ظاہر میں تو نظر آتے ہیں کہ ان کو اطمینان کی زندگی میسر ہے اس لئے کہ وہ حضرات دنیا کی زینت و تفاخر وغیرہ سب رکھتے ہیں لیکن باطن سے پریشان حال ہیں یعنی ان کو تعلق مع اللہ حاصل نہیں ہے اور غیروں سے ان کے دل پاک وصاف بھی نہیں ہیں۔ اے مخاطب اگر تیرا یہ حال ہو کہ تو دنیا کی محبت سے بھٹکتا پھرے تو تنہائی اور خلوت میں بھی تو صفائی قلب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اگر تو مالدار ہے اور تیرے پاس ساز و سامان ہے اور اللہ کے ساتھ دل لگا ہوا ہے تو مالداری کے باوجود تو خلوت نشیں ہے اور تجھکو تصوف کی حقیقت حاصل ہے۔ الغرض اس حکایت میں بتایا گیا ہے کہ درویشی اور تصوف اطمینان قلب اور تعلق مع اللہ کا نام ہے اگر کسی کو یہ مرتبہ حاصل ہے تو تخت شاہی پر ہوتے ہوئے بھی وہ درویش اور مردان راہِ خدا ہے۔

حکایت (۲۵) یاد دارم کہ شبے در کاروانے ہمہ شب رفتہ بودم و سحر بر کنارِ بیشہ خفتہ شوریدہٴ کہ دراں سفر ہمراہِ ما بود سحر گاہاں نعرہ بزد و راہِ بیاباں گرفت و یک نفس آرام نیافت چوں روز شد گفتمش آں چہ حالت بود گفت بُلبلاں را دیدم کہ بنالش در آمدہ بودند از درخت و کبکاں از کوہ و غوکاں از آب و بہائم از بیشہ اندیشہ کردم کہ مروّت نباشد ہمہ در تسبیح و من در غفلت خفتہ کجا روا باشد۔

ترجمہ:۔ مجھے یاد ہے کہ میں ایک رات قافلہ کے ہمراہ پوری رات چلا تھا۔ اور صبح کے وقت ایک جنگل کے کنارے پر سویا ہوا تھا اس سفر میں ہمارے ساتھ ایک دیوانہ تھا صبح کے وقت اس نے نعرہ لگایا اور جنگل کا راستہ پکڑا اور دم بھر کے لئے چین نہ پایا جب دن نکلا تو میں نے اس سے کہا وہ کیا بات تھی؟ اس نے کہا کہ میں نے بلبلوں کو دیکھا کہ درختوں پر گریہ وزاری میں لگی ہوئی تھی۔ اور چکوروں کو دیکھا کہ پہاڑ سے اور مینڈک پانی سے اور درندچرند جنگل سے شور مچا رہے تھے میں نے سوچا کہ یہ کوئی انسانیت کی بات نہیں ہے کہ سب تو خدا کی پاکی بیان کرنے میں مشغول ہیں اور میں غفلت میں سویا ہوا ہوں یہ کب جائز ہو سکتا ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ یاد دارم مجھے یاد ہے۔ سحر صبح۔ بیشہ جنگل۔ بن۔ سحر گاہاں صبح کا وقت۔ نالش گریہ وزاری۔ کَبک چکور۔ غوکان مینڈکیں۔ بہائم بھیمۃ کی جمع ہے۔ چوپائے۔ مرُوّت انسانیت۔ آدمیت۔ نرمی۔ تسبیح اللہ تعالیٰ کی پاکی اور بڑائی بیان کرنا۔ خفتہ سویا ہوا۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ درویشوں کو چاہئے کہ وہ اللہ کا ذکر کر کے اپنے دل میں نرمی پیدا کریں تاکہ تھوڑی محنت سے لذت شوقِ خداوندی پیدا ہو جائے۔

قطعہ:۔ دوش مرغے بصبح مینالید عقل و صبرم ببرد و طاقت و ہوش
یکے از دوستانِ مخلص را مگر آواز من رسید بگوش

گفت باور نداشتم کہ ترا بانگ مرغے چنیں کند مدہوش
گفتم ایں شرط آدمیت نیست مرغ تسبیح خوان و من خاموش

ترجمہ:۔(۱) کل رات کو ایک پرندہ صبح کے وقت نالہ و فریاد کر رہا تھا۔ وہ میری عقل و صبر و قوت و ہوش لے گیا۔
(۲) میرے احباب میں سے ایک مخلص دوست کے کان میں۔ شاید میری آواز پہنچی۔
(۳) اس نے کہا مجھے یقین نہیں تھا کہ تجھے۔ ایک چڑیا کی آواز اس طرح مدہوش کر دے گی۔
(۴) میں نے کہا یہ آدمیت کی شرط نہیں ہے کہ پرند تسبیح پڑھیں اور میں چپ رہوں۔

حل الفاظ و مطالب:۔ دوش آخری رات۔ مرغے ایک پرندہ صبح صبح کے وقت۔ می نالید نالہ و فریاد کر رہا تھا۔ بانگ آواز۔ مدہوش مست۔ آدمیت انسانیت۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اخیر شب دعاؤں کی قبولیت اور ذکر و تسبیح کا وقت ہے۔ اس وقت پرندے چرندے سب اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور اس کے ذکر میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ہم کو چاہئے کہ انسان ہوتے ہوئے اس وقت غفلت کے ساتھ سوتے نہ رہیں اور درویش کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ذکر اللہ کے ذریعہ قلب میں نرمی پیدا کرے۔

حکایت (۲۶) وقتے در سفر حجاز طائفہ جوانانِ صاحبِ دل ہمراہِ ما بودند ہمدم و ہمقدم وقتہا زمزمہ بکردندے و بیتے محققانہ بر گفتندے و عارفے در سبیل منکرِ حالِ درویشاں بود و بیخبر از دردِ ایشاں تا برسیدیم بنخیل بنی ہلال کودکِ سیاہ از حیِ عرب بدر آمد و آوازے بر آورد کہ مرغ از ہوا در آورد شترِ عابد را دیدم کہ برقص اندر آمد و عابد را بینداخت و راہِ بیاباں گرفت و برفت گفتم اے شیخ در حیوانے اثر کرد و ترا ہمچناں تفاوت نمی کند۔

ترجمہ:۔ کسی وقت حجاز کے سفر میں زندہ دل نوجوانوں کی ایک جماعت ہمارے ساتھ تھی ایک دوسرے کے رفیق اور ساتھی اکثر اوقات کچھ گاتے اور محققانہ اشعار پڑھتے تھے۔ اور ایک عابد اسی راستہ میں درویشوں کے حال کا منکر تھا اور درویشوں کے درد سے بے خبر تھا۔ یہاں تک بنی ہلال کے نخلستان تک پہنچے ایک حبشی لڑکا قبیلہ عرب سے نکلا اور اس نے ایک ایسی آواز نکالی کہ پرندوں کو ہوا سے اتار لئے اور میں نے عابد کے اونٹ کو دیکھا کہ وہ ناچنے لگا اور عابد کو گرا دیا اور جنگل کی راہ چلا گیا۔ میں نے کہا کہ اے شیخ گانے نے ایک جانور میں تاثیر کی اور تیرے اندر اسی طرح کوئی فرق پیدا نہیں کرتا۔

حل الفاظ و مطالب:۔ سفر حجاز حجاز کا سفر۔ صاحب دل زندہ دل۔ اہل دل۔ ہمراہ ما ہمارے ساتھ۔ ہمدم رفیق۔ ہمقدم ساتھی۔ زمزمہ گانا۔ بیتے چند اشعار۔ عارف شریعت کا جاننے والا۔ سبیل راستہ۔ جمع سُبُل۔

منکر حال درویشاں بود فقیروں کے احوال کا منکر تھا۔ یعنی وہ یہ کہتا تھا کہ فقیروں اور صوفیوں کو جو حال آتا ہے اس کی کوئی اصلیت نہیں یہ محض تصنع اور بناوٹ ہے۔ نخیل بنی ہلال بنی ہلال کا نخلستان۔ بعض شراح نے لکھا ہے نخیل سے مُراد کھجوروں کا باغ ہے اور ہلال ایک شخص کا نام ہے اور یہ باغ اس کی اولاد کی طرف منسوب تھا۔ بعض نسخہ میں نخلہ بنی ہلال ہے اور وہ ایک جگہ کا نام ہے جو مکہ کے راستے میں پڑتا ہے۔ غالباً فارس سے جاتے ہوئے یہ جگہ ملتی ہے (حاشیہ گلستاں مترجم) کودک چھوٹا، بچہ۔ سیاہ کالا۔ کودک سیاہ حبشی لڑکا۔ حیّ قبیلہ جمع احیاء۔ رقص ناچ تفاوت فرق راہ بیاباں جنگل کا راستہ۔ اس حکایت کا مطلب ترجمہ سے واضح ہے۔ لہٰذا ترجمہ ہی پر اکتفا کریں۔

نظم :۔ دانی چہ گفت مرا آن بُلبل سحری تو خود چہ آدمئی کز عشق بیخبری
اُشتر بشعر عرب درحالتست وطرب گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری

ترجمہ :۔ (۱) تجھے معلوم ہے کہ مجھ سے اس صبح کے وقت بولنے والی بلبل نے کیا کہا۔ تو کیسا آدمی ہے کہ عشق سے بے خبر ہے۔
(۲) اونٹ عرب کے شعر سے خوشی اور مستی میں ہے۔ اگر تجھ کو ذوق سماع نہیں ہے تو تو ٹیڑھی طبیعت کا جانور ہے۔

شعر :۔ وَ عِندَ هَبُوبِ النَّاشِرَاتِ علی الحِمیٰ
تَمِیلُ غُصُونُ البانِ لا الحجرُ الصَّلدُ

ترجمہ :۔ گھٹاؤں کی پریشان کرنے والی ہوا کے مرغزار پر چلتے وقت۔ (درخت) بان کی شاخیں جھکتی ہیں نہ کہ سخت پتھر۔

مثنوی: بذکرش ہرچہ بینی در خروش ست ولے داند دریں معنٰی کہ گوش ست
نہ بلبل بر گلش تسبیح خوانیست کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبانیست

ترجمہ :۔ (۱) اسکی یاد میں تو جس کو دیکھے وہ شور میں ہے۔ لیکن اس حقیقت کو وہی جان سکتا ہے جو کان رکھتا ہے۔
(۲) اُس کے پھول پر صرف بلبل ہی تسبیح نہیں پڑھتی۔ بلکہ ہر کانٹا اس کی تسبیح کے لئے زبان بنا ہوا ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ دانی تجھے معلوم ہے۔ سحری صبح کے وقت۔ چہ آدمی تو بھی کیا انسان ہے۔ حالت کھیلنا۔ حال۔ طرب مستی۔ ذوق باطنی کیفیت کا نام ہے۔ یعنی گانے کا چسکہ۔ کژ طبع نادان ٹیڑھی طبیعت والا۔ ہبوب الناشرات پریشان کن ہوا۔ الحمی چراگاہ۔ مرغزار۔ تمیل جھکتی ہے۔ جھومتی ہے۔ غصون البان بان درخت کی شاخیں۔ الحجر پتھر۔ الصلد سخت۔ خروش شور کرنا۔ چلانا۔ ولے لیکن۔ گوش کان۔ تسبیح اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنا۔ خار کانٹا۔ مطلب یہ ہے کہ یہ خیال مت کر کہ صرف بلبل ہی اللہ تعالیٰ کے اوصاف کے پھول پر تسبیح خواں ہے بلکہ تمام موجودات کو اس کی پاکی بیان کرنے میں ایک مخصوص زبان حاصل ہے جس کو ہم سمجھ نہیں پاتے۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ خواہش نہ ہو کہ ہم صرف زاہد خشک بن جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے عشق کا ذوق اور اس کی چاشنی کا حاصل ہونا بھی

ضروری ہے اور یہ بھی سمجھنا ضروری ہے کہ تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف ہیں اس لئے انسان جو کہ اشرف المخلوقات ہے اس کے لئے بڑے شرم کی بات ہے کہ وہ غافل رہے۔ (بہارستاں)

حکایت (۲۷) یکے را از ملوک مدّتِ عمر سپری شد و قائم مقامے نداشت وصیّت کرد کہ بامداداں نخستیں کسے کہ از شہر در آید تاج شاہی بر سر دے نہید و تفویض مملکت بوے کنید اتفاقاً اوّل کسے کہ در آمد گدائے بود ہمہ عمر او لقمہ اندوختہ و رقعہ بر رقعہ دوختہ ارکانِ دولت و اعیان حضرت وصیّتِ ملک بجا آوردند و تسلیم مفاتیح قلاع و خزائن بدو کردند و مدّتے مُلک راند تا بعضے امرائے دولت گردن از اطاعت او بہ پیچانیدند و ملوک از ہر طرف بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند فی الجملہ سپاہ و رعیّت بہم بر آمدند و برخے طرف بلادِ از قبضۂ تصرّفِ او بدر رفت درویش ازیں واقعہ خستہ خاطر می بود تا یکے از دوستانِ قدیمش کہ در حالتِ درویشی قرین او بود از سفر باز آمد و در چناں مرتبہ دیدش گفت مِنّت خدائے را عزوجل کہ بختِ بلندت یاوری کرد و اقبال و دولت رہبری تا گُلت از خار و خارت از پا بر آمد إنَّ مع العُسر يُسراً۔

ترجمہ:۔ بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کی عمر کی مدت ختم ہو گئی اور وہ کوئی اپنا قائم مقام نہیں رکھتا تھا تو اس نے نصیحت کی کہ صبح کے وقت پہلے جو کوئی شہر کے دروازہ سے آئے بادشاہی کا تاج اسکے سر پر رکھ دیا جائے اور سلطنت اسکے سپرد کر دو، اتفاقاً پہلے جو آدمی آیا وہ ایک فقیر تھا جس نے ساری عمر ٹکڑے جمع کیے تھے اور پیوند پر پیوند لگائے تھے۔ ارکان سلطنت اور سرداران دربار نے بادشاہ کی وصیت پوری کی اور قلعوں اور خزانوں کی کنجیاں اُسے سونپ دیں اور اس نے ایک مدت تک بادشاہت کی یہاں تک کہ امراء سلطنت نے اسکی فرمانبرداری سے منہ موڑ لیا اور بادشاہانِ وقت ہر ملک سے جھگڑا کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور مقابلہ کیلئے فوج تیار کی۔ حاصل یہ ہے کہ فوج اور عوام باغی ہو گئی اور شہروں کا تھوڑا سا حصہ اس کے قبضہ سے نکل گیا۔ فقیر اس بات سے رنجیدہ دل رہتا تھا۔ حتیٰ کہ اسکے پرانے دوستوں میں سے ایک دوست جو فقیری کی حالت میں اس کا ساتھی تھا۔ سفر سے لوٹ کر آیا اور اس کو ایسے درجہ پر دیکھا تو اس نے کہا کہ خدائے بزرگ و برتر کا شکر ہے کہ تیرے بلند نصیب نے مدد کی اور نصیب و دولت نے رہنمائی کی یہاں تک کہ تیرا پھول کانٹے سے اور کانٹا تیرے پاؤں سے نکل آیا۔ بلاشبہ ہر پریشانی کے ساتھ سہولت ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ مدتِ عمر عمر کی مدت۔ سپری شد ختم ہو گئی۔ قائم مقام نائب۔ وارث۔ وصیت مرنے والے کی طرف سے موت کے وقت نصیحت کرنے کو وصیت کہتے ہیں۔ بامداداں صبح کے وقت۔ نخستیں نون اور خاء کے ضمہ کے ساتھ بمعنی پہلا۔ اول۔ ابتداء۔ شروع کا۔ تاج شاہی مرکب اضافی ہے۔ بادشاہ کا تاج۔

نہید نہادن سے فعل مجہول ہے رکھ دیا جائے گا۔ تفویض ع سونپ دینا۔ گدا فقیر۔ ہمہ عمر پوری عمر۔ لقمہ اندوختہ ایک ایک لقمہ مانگ مانگ کر جمع کرتا تھا۔ رُقعہ ٹکرا۔ پیوند۔ ارکانِ دولت سلطنت کے امراء و وزراء۔ مفاتیح مفتاح کی جمع ہے بمعنیٰ کنجیاں۔ قلاع ع قلع کی جمع ہے۔ بمعنیٰ قلع۔ بدو اس کو۔ بدو اصل میں باو تھا۔ قاعدہ۔ یہ ہے کہ جب اسم اشارہ یعنی آں، ایں، او، پر لفظ با داخل کیا جاتا ہے تو اسم اشارہ کا ہمزہ دال سے بدل جاتا ہے۔ لہٰذا یہاں بھی اسی قاعدہ کے مطابق ہمزہ کو دال سے بدل دیا گیا ہے۔ پیچانیدند انہوں نے موڑ لیا۔ منازعت لڑائی، جھگڑا۔ مقاومت آپس کا مقابلہ بہم بر آمدند وہ ناراض ہو گئے۔ برخ کچھ، تھوڑا، بلاد بلد کی جمع ہے بمعنیٰ شہر، طرف ع کنارہ۔ جمع اطراف قرین ساتھی۔ خستہ خاطر رنجیدہ دل۔ ٹوٹا ہوا دل۔ قدیم پُرانا۔ یاوری کرد تیری مدد کی۔ گلت تیرا پھول۔ از خار بر آمد کانٹے سے نکل گیا۔ مطلب یہ ہے کہ تیری پریشانیاں ختم ہو گئیں اور تم مصیبتوں سے نجات پا گئے۔ اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ہے العُسر دشواری۔ یُسر آسانی، سہولت۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ اللہ والوں کو چاہئے کہ دنیا کی دولت کی جانب التفات نہ کریں۔ دنیا سے نہ سیرابی حاصل ہوتی اور نہ صحیح معنوں میں سکون حاصل ہوتا ہے۔

شعر:۔ شگوفہ گاہ شگفتست و گاہ خوشیدہ درخت وقت برہنہ ست و وقت پوشیدہ

ترجمہ:۔ کلی کبھی کھلی ہوئی ہے اور کبھی سوکھی ہوئی۔ درخت کسی وقت برہنہ ہے اور کسی وقت سرسبز و شاداب۔

گفت اے عزیز تعزیتم کوی کہ جائے تہنیت نیست آنگہ کہ تو دیدی غم نانے داشتم و امروز غم جہانے۔

ترجمہ:۔ اس نے کہا اے دوست میری تعزیت کر مبارکباد دینے کا موقعہ نہیں ہے۔ جب تو نے دیکھا تھا تو مجھے ایک روٹی کا غم تھا۔ اور آج دنیا بھر کا غم ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ شگوفہ کلی۔ گاہ کبھی۔ شگفت کھلی ہوئی۔ خوشیدہ سوکھی ہوئی۔ برہنہ ننگا۔ پوشیدہ پنہا ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ کلی ہمیشہ ایک ہی کیفیت پر نہیں رہتی بلکہ کبھی کھلتی ہے اور کبھی سوکھ جاتی ہے۔ اور درخت کبھی ننگا ہو جاتا ہے یعنی موسم خزاں کے وقت درخت کے سارے پتے جھڑ جاتے ہیں اور موسم بہار میں وہ سرسبز و شاداب نظر آتا ہے۔ تو اسی طرح تو پہلے فقیر تھا اب مالدار ہو گیا ہے یہ تیری تقدیر اور قسمت ہے لہٰذا تم اللہ کا شکر ادا کرو۔ عزیز ع پیارا۔ دوست۔ تعزیت مرنے پر مرنے والے کے یہاں جا کر ہمدردی کا اظہار کرنے کو تعزیت کہتے ہیں۔ تہنیت خوشی کے وقت مبارکبادی دینا۔ آنگہ اس وقت غم نانے ایک روٹی کا غم۔ امروز آج۔ غم جہانے دنیا کا غم۔ فقیر نے اپنے دوست سے کہا کہ اے دوست وہ زمانہ کتنا سہانہ تھا جبکہ ہم فقیر تھے اور یہ زمانہ کتنا ہی میرے لئے کٹھن اور دشوار ہے۔ اس لئے کہ جب ہم فقیر تھے تو صرف روٹی ہی کی فکر تھی اور آج جبکہ مجھے بادشاہ بنا دیا گیا ہے تو ساری دنیا بھر کی فکر دامن گیر ہے۔

مثنوی: اگر دنیا نباشد دردمندیم وگر باشد بمہرش پائے بندیم
بلائے زیں جہاں آشوب تر نیست کہ رنج خاطرست ار ہست ور نیست

ترجمہ:۔(۱) اگر دنیا نہیں ملتی ہے تو ہم دردمند ہوتے ہیں۔ اور اگر مل جاتی ہے تو اس کی محبت میں قید ہیں۔
(۲) کوئی مصیبت اس دنیا سے زیادہ پریشان کن نہیں ہے۔ کیونکہ دنیا دل کا رنج ہے خواہ ہو یا نہ ہو۔

قطعہ:۔ مَطلَبْ گر توانگری خواہی جز قناعت کہ دولت است ہَنی
گر غنی زر بدامن افشاند تا نظر در ثوابِ او نہ کنی
کز بزرگاں شنیدہ ام بسیار صبرِ درویش بہ کہ بذلِ غنی

ترجمہ:۔(۱) اگر تو مالدار بننا چاہتا ہے تو طلب نہ کر۔ سواء صبر کے اس لئے صبر کہ خوشگوار دولت ہے۔
(۲) اگر مالدار اپنے دامن سے سونا جھاڑے ہرگز اس کے ثواب پر نظر نہ کرنا۔
(۳) اس لئے کہ میں نے بزرگوں سے بہت سی مرتبہ سنا ہے۔ فقیر کا صبر کرنا بہتر ہے مالدار کے خرچ کرنے سے۔

فرد:۔ اگر بریاں کند بہرام گورے نہ چوں پائے ملخ باشد ز مورے

ترجمہ:۔ اگر بہرام بادشاہ ایک گورخر بریاں کرے۔ تو اس کی حقیقت چیونٹی کی طرف سے ایک ٹڈی کے پاؤں کے برابر نہیں۔
حلّ الفاظ و مطلب:۔ مِہر میم کے کسرہ کے ساتھ بمعنیٰ محبت۔ بلا مصیبت۔ آشوب لوگوں کو پریشان کرنے والا۔ رنج خاطر دل کا رنج۔ ار حرف شرط ہے۔ اگر۔ ور یہ بھی حرف شرط ہے۔ اگر۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو دنیا نہیں ملتی ہے تو وہ دردمند ہوتا ہے۔ لیکن جب مل جاتی ہے تو اس کی محبت میں غرق ہو کر حقیقی مقصود کو بھول جاتا ہے۔ پوری دنیا میں دنیا سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں خواہ دنیا حاصل ہو یا نہ ہو۔ اس لئے کہ اگر دنیا حاصل ہے تو اس کی حفاظت کی فکر اور زیادتی کا خیال پریشان کرتا ہے اور اگر دنیا حاصل نہیں ہے تو اس کے حاصل کرنے کی فکر پریشان کن ہوتی ہے۔ مَطلَبْ طلبیدن سے نہی حاضر ہے، مت طلب کر۔ توانگری مالداری۔ ہنی خوشگوار۔ غنی مالدار۔ جمع اغنیاء۔ افشاند وہ جھاڑے۔ بذل غنی مالدار شخص کا خرچ کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا تو پریشان کن ہی ہے لہٰذا اگر تم دنیا کے خواہشمند ہو تو صبر کے سواء کوئی چیز طلب نہ کر اس لئے کہ قناعت سے بڑھکر کوئی دولت ہی نہیں ہے۔ لہٰذا اگر مالدار سونا بھی بکھیر رہا ہو تو ہرگز اس کی طرف نظر نہ کر۔ اس لئے کہ میں نے بزرگانِ دین سے سنا ہے کہ فقیر کا صبر کرنا مالدار کے خرچ کرنے سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔ بہرام عراق عجم کا ایک بادشاہ گذرا ہے جسے گورخر نامی جانور کے شکار کرنے کا بڑا شوق تھا اور یہ بہت فیاض۔ عیش پسند اور صاحب عقل و ہوش تھا۔ بہرام گوری گورے مراد گورخر ہے چونکہ بہرام اکثر گورخر کا شکار کھیلتا تھا اس واسطے بہرام گور کے نام سے مشہور ہوا۔ پائے ملخ ٹڈی کا پیر۔ موری ایک چیونٹی۔ مطلب یہ ہے کہ اگر چیونٹی ٹڈی کا پاؤں مہمانی میں صرف کرے جیسا کہ ایک چیونٹی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے ٹڈی کا پاؤں پیش کیا تھا اس کی قدر و قیمت زیادہ ہے بہرام گور کے گورخر مہمانی میں بھوننے سے۔ خلاصہ یہ ہے کہ غریب و کم استطاعت والے کی عبادت اور معمولی صدقہ مالدار کے کثیر صدقہ کے مقابلہ میں زیادہ مقبول و عزیز ہے۔

حکایت (۲۸) ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ ہر روز بخدمتِ محمد مصطفیٰ ﷺ آمدے گفت یا ابا ھریرۃ زُرنی غِباً تزدد حُباً یعنی ہر روز میا تا محبت زیادہ شود صاحبدلے را گفتند بدیں خوبی کہ آفتاب ست نشنیدہ ایم کہ کسے اورا دوست گرفتہ است و عشق آوردہ گفت از برائے آنکہ ہر روزمی توانش دید مگر در زمستاں کہ محجوب ست و محبوب

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرۃؓ ہر روز حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو ہریرۃؓ ایک دن ناغہ کر کے مجھ سے ملا کرو کہ وہ محبت کو بڑھادے گی یعنی روزانہ نہ آیا کرو تاکہ محبت زیادہ ہو ایک اللہ والے سے لوگوں نے معلوم کیا کہ سورج باوجود کہ اتنا خوبصورت ہے ہم نے نہیں سنا ہے کہ کسی نے اس کو دوست بنایا ہو اور اس پر عاشق ہو گیا ہو۔ انہوں نے فرمایا اس واسطے کہ تم اس کو ہر روز دیکھ سکتے ہو مگر جاڑے کے زمانے میں کہ وہ چھپا رہتا ہے تو وہ محبوب ہوتا ہے۔

شعر:

بدیدارِ مردم شدن عیب نیست	ولیکن نہ چندانکہ گویند بس
اگر خویشتن را ملامت کنی	ملامت نباید شنیدن زکس

ترجمہ:۔ (۱) آدمی کے دیدار کے لئے جانا کوئی عیب نہیں ہے۔ لیکن اتنا نہیں کہ وہ کہدے کہ بس کیجئے۔

(۲) اگر تو اپنے آپ کو ملامت کرتا رہے گا تو کسی سے ملامت نہ سنے گا۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ ابو ہریرۃؓ یہ آنحضرت ﷺ کے ایک مقرب صحابی کی کنیت ہے۔ جس کا نام زمانۂ جاہلیت میں عبد شمس تھا۔ اسلام سے مشرف ہونے کے بعد ان کا نام عبد الرحمٰن رکھا گیا چونکہ وہ بلی بہت پالتے تھے ایک روز رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو بلی ساتھ تھی۔ آپ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا انت ابو ھریرۃ (تو ابو ہریرہ ہے) اسی وقت سے اُن کی یہ کنیت مشہور ہوئی۔ حضرت ابو ہریرۃؓ ۷ھ میں اسلام کی دولت سے مشرف ہوئے اور اسلام لانے کے بعد سے تا وصال رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں اکثر اوقات حاضر رہ کر اکتساب فیض کیا احادیث کی کتابوں میں سب سے زیادہ روایات ان ہی کی ملتی ہیں۔ صرف بخاری شریف میں چار سو چھیالیس روایات ان ہی کی ہیں۔ الغرض یہ روزانہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جایا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے ان سے ایک دن فرمایا اے ابو ہریرہ کبھی ناغہ کر دیا کرو اس لئے کہ ایسا کرنے سے محبت بڑھ جاتی ہے۔ ایک اللہ والے سے لوگوں نے پوچھا کہ حضرت یہ کیا بات ہے کہ سورج اتنا حسین و خوبصورت ہے لیکن اس کے باوجود کوئی بھی اس سے محبت نہیں کرتا اور اس کو اپنا دوست نہیں بناتا تو انہوں نے فرمایا کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ سورج روزانہ طلوع ہوتا ہے اور ہم اس کو دیکھتے رہتے ہیں اسلئے اس کی قدر و قیمت نہیں ہوتی اور اس سے محبت نہیں کرتے لیکن یہی سورج جب سردی کے زمانے میں پس پردہ رہتا ہے اور لوگ سردی سے پریشان ہوتے ہیں تو سورج کے نکلنے کی خواہش کرتے ہیں اور سورج ان کی نظر میں محبوب اور پیارا ہوتا ہے۔ زُرنی تو زیارت کر۔ ملا کر۔ غِباً کبھی کبھی۔ محجوب ع چھپا ہوا۔ محبوب

یارا۔ دیدار ملاقات کرنا۔ زیارت کرنا۔ کس کوئی شخص۔ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ لوگوں کے پاس آمد و رفت اور اس کی زیارت کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے لیکن اتنی ملاقات نہ کرنی چاہئے کہ اس کو یہ کہنا پڑے کہ بھائی بس مجھے معاف کیجئے اتنا نہ آیا کیجئے۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ لوگ اس کی بُرائی بیان نہ کریں۔ تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے نفس کی ملامت کرے۔ الغرض اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویشوں کو چاہئے کہ لوگوں سے زیادہ میل جول نہ کریں اسلئے کہ مخلوق سے زیادہ ملنے اور تعلق رکھنے سے قلب میں کدورت پیدا ہو جاتی ہے۔

حکایت (۲۹) یکے از بزرگاں بادے مخالف در شکم پیچیدن گرفت و طاقتِ ضبطِ آں نداشت پس بے اختیار از وے صادر شد گفت اے درویشاں مرا در ینچہ کردم اختیارے نبود و بزۂ وے بر من نوشتند و راحتے بدرونِ من رسید شما نیز بکرم معذور دارید۔

ترجمہ:۔ ایک بزرگ کے پیٹ میں مخالف ہوا نے گڑبڑ مچانا شروع کی اور اس کو روکنے کی طاقت نہ تھی لہٰذا بے اختیارانہ طور پر اس سے نکل گئی وہ بولا کہ اے فقیرو جو کچھ میں نے کیا ہے اس میں میرا کچھ اختیار نہ تھا۔ اور اس کا گناہ بھی فرشتوں نے میرے نامہ اعمال میں نہیں لکھا۔ اور مجھے اس سے آرام ملا تم بھی براہِ کرم مجھے معذور سمجھو۔

شعر:۔ شکم زِندانِ باد ست اے خردمند ندارد ہیچ عاقل باد در بند
چو باد اندر شکم پیچد فرو ہل کہ باد اندر شکم بار یست بر دل

ترجمہ:۔ (۱) اے عقلمند پیٹ ریح کے لئے جیل خانہ ہے۔ کوئی عقلمند ہوا کو جیل میں نہیں رکھتا ہے۔
(۲) جب ریح تیرے پیٹ میں پیچ و تاب کھائے تو اسے چھوڑ دو۔ اس لئے کہ ریح کے پیٹ میں رہنے سے دل پر ایک بوجھ ہوتا ہے۔

شعر:۔ حریفِ گرانجانِ ناسازگار چو خواہد شدن دست پیشش مدار

ترجمہ:۔ سخت جان دشمن اور ناموافق اگر جانا چاہے تو اس کے سامنے ہاتھ مت رکھ (یعنی اس کو مت روک۔)

حل الفاظ و مطلب:۔ بادِ مخالف گوز۔ ریح۔ پاد۔ شکم پیٹ۔ پیچیدن گرفت گڑبڑ مچانا، شروع کی طاقت ضبط، روکنے کی طاقت۔ صادر شد نکل گئی۔ بزہ گناہ۔ نہ نوشتند فرشتوں نے نہیں لکھا۔ زندانِ باد۔ ریح کا جیل خانہ۔ بند قید۔ پیچد پیچ و تاب کرتا ہے۔ ہل ہلیدن سے امر حاضر ہے۔ تم چھوڑ۔ حریف مقابل۔ دشمن۔ گراں جان سخت جان۔ جس چیز کا طبیعت پر بار ہو۔ دست پیشش اس کو مت روک۔ ناسازگار ناموافق۔ اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ درویشوں کو ایسی کسی حرکت پر کسی کا مذاق نہیں اڑانا چاہئے کہ جس کا صادر ہونا ان سے بھی ضروری ہے اور یہ کہ حالت اضطراری سے مجبوری کی حالت ہوتی ہے جو قابل معافی ہے۔

حکایت (۳۰) از صحبتِ یارانِ دمشقم ملالتے پدید آمدہ بود سر در بیابانِ قدس

نہادم وبا حیوانات اُنس گرفتم تاوقتے کہ اسیر قیدِ فرنگ شدم ودر خندقِ طرابلس باجہودانم بکارِ گل داشتند یکے از رؤسائے حلب کہ سابقہ معرفتے درمیانِ مابود گذر کردوبشناخت گفت اینچہ حالتست کہ موجبِ ملالتست گفتم چگویم۔

ترجمہ:۔ دمشق کے دوستوں سے مجھے ایک مرتبہ رنجش پیش آگئی تھی، اسی لئے میں شہر قدس کے جنگل کی طرف نکل گیا تھا اور جانوروں سے محبت کرنے لگا تھا۔ یہاں تک کہ میں فرنگیوں کا قیدی ہوگیا اور طرابلس کے خندق میں یہودیوں کے ساتھ مجھے بھی مٹی کے کام میں لگایا حلب کے رئیسوں میں سے ایک رئیس جسکے ساتھ میری پہلے سے جان پہچان تھی ہمارے درمیان گذرا اور اس نے مجھے پہچان کر کہا یہ کیا حالت ہے جو کہ رنج کا سبب ہے۔ میں نے کہا کیا کہوں۔

قطعہ:۔ ہمی گریختم از مردماں بکوہ وبدشت کہ از خدای نبودم بدیگرے پرداخت
قیاس کن کہ چہ حالم بود دریں ساعت کہ در طویلۂ نامردم بباید ساخت

ترجمہ:۔ (۱) میں لوگوں سے پہاڑوں اور جنگلوں میں بھاگتا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کے سوا دوسرے سے مشغول نہ ہوں۔
(۲) اب تو قیاس کر کہ اس وقت میرا کیا حال ہوگا۔ کہ جانوروں کے اصطبل میں مجھے موافقت کا اظہار کرنا رہناپڑا ہے۔

فرد ۔ پائے درزنجیر پیش دوستاں بہ کہ بابیگانگاں در بوستاں

ترجمہ:۔ دوستوں کے سامنے پاؤں میں بیڑی پہنے رہنا۔ اس بات سے بہتر ہے کہ غیروں کیساتھ باغ میں رہے۔

حلّ الفاظ ومطلب:۔ دمشق ملک شام کے ایک مشہور شہر کا نام ہے۔ قُدس بیت المقدس کے اردگرد کی زمین۔ اور بعض کی رائے یہ ہے کہ ایک بڑے بڑے پہاڑ کا نام ہے جو بیت المقدس میں واقع ہے۔ اُنس انسیت۔ الفت۔ محبت۔ فرنگ یہ لفظ فرانس سے بنا ہے اور یہ شیخ سعدیؒ کے زمانہ میں عیسائیوں کا مسکن اور دارالسلطنت تھا۔ طرابلس طاء کے فتحہ اور باء کے ضمہ کے ساتھ شام کے ایک شہر کا نام ہے اور اسی نام کا دوسرا شہر ہے جس کو طرابلس الغرب کہا جاتا ہے۔ جہوداں انکار کرنے والے۔ مراد یہودی ہے۔ کارِ گل مٹی دھونے کا کام۔ روساء رئیس کی جمع ہے بمعنی سردار۔ حلب حاء اور لام کے فتحہ کے ساتھ۔ شام کے ایک شہر کا نام ہے اس جگہ کے آئینے مشہور ہیں۔ سابقہ پہلے سے۔ معرفتی جان پہچان۔ بشناخت اس نے پہچان لیا۔ ہمی گریختم ماضی استمراری سے واحد متکلم ہے۔ میں بھاگ رہا تھا۔ دشت جنگل۔ طویلہ یہ لفظ عربی اردو فارسی ہر ایک میں استعمال ہوتا ہے۔ معنی ہیں۔ اصطبل۔ گھوڑوں کا تھان۔ بباید ساخت موافقت کا اظہار کرنا پڑے۔ زنجیر بیڑی۔ پیش دوستاں دوستوں کے سامنے۔ بابیگانگاں غیروں کے ساتھ۔ بوستاں ف باغ۔ مطلب یہ ہے کہ غیروں کے ساتھ چمن کی زندگی سے دوستوں کے ساتھ جیل خانہ کی زندگی بہتر ہے۔

برحالتِ من رحمت آورد وبدہ دینار از قیدِ فرنگم باز خرید وباخویشتن بحلب بُرد

دُخترے داشت بنکاحِ من در آورد بکابین صد دینار چوں مُدّتے بر آمد بدخوئی وستیزہ روئی آغاز کرد وزباں درازی کردن گرفت۔ وعیش مرا مُنغّص می کرد۔

ترجمہ:۔ اس کو میرے حال پر رحم آیا اور دس اشرفیاں دے کر فرنگ کی قید سے مجھ کو چھڑا دیا۔ اور اپنے ساتھ حلب لے گیا اس کی ایک لڑکی تھی اس سے میرا نکاح کر دیا۔ سو اشرفیوں کے مہر پر جب ایک زمانہ گذر گیا تو کج خلقی اور لڑائی شروع کی اور زبان درازی کرنے لگی اور میرا عیش مکدر کرتی تھی۔

شعر: زنِ بد در سرائے مردِ نکو ہم دریں عالم ست دوزخِ او
زینہار از قرینِ بد زنہار وَقِنَا رَبَّنَا عذابَ النَّار

ترجمہ:۔ (۱) بُری عورت نیک آدمی کے گھر میں۔ اسی عالم میں اس کا دوزخ ہے۔
(۲) پناہ ہے بُرے ساتھی سے پناہ ہے۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

حلّ الفاظ ومطلب:۔ رحمت آورد اس کو رحم آگیا۔ دِہ دینار دس اشرفیاں دینار سونے کا ایک سکہ ہے جس کا وزن ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے۔ کابین مہر۔ مُدّتے ایک زمانہ۔ بدخوئی بُرے اخلاق۔ ستیزہ لڑائی۔ عیش زندگی۔ آرام۔ وراحت۔ مُنغّص مکدر ہونا۔ کرکرا۔ سرائے محل۔ مرد نکو نیک آدمی۔ زینہار پناہ۔ قرین ساتھی۔ مُراد۔ بیوی ہے، جمع قُرَنَا۔ وقنا الخ وقیٰ یقی سے قِ فعل امر ہے اور نا جمع متکلم کی ضمیر ہے۔ ہم کو بچا۔ ربنا اے ہمارے پروردگار۔ عذاب النار دوزخ کے عذاب سے۔ مطلب یہ ہے کہ اس رئیس کو تو میری اس شکستہ حالت پر رحم آگیا اور دس دینار سے مجھے اس سے خرید لیا اور اپنی ایک صاحبزادی سے میرا نکاح سو اشرفیوں کے عوض کر دیا لیکن وہ عورت بہت بدزبان تھی جو زندگی تلخ بنا رکھی تھی۔ اور ہر وقت پریشان کیا کرتی تھی۔

بارے زبانِ تعنّت دراز کردہ ہمی گفت تو آں نیستی کہ پدرم ترا از قیدِ فرنگ بدہ دینار باز خرید گفتم بلے من آنم کہ بدہ دینار از قیدِ فرنگم باز خرید وبصد دینار بدستِ تو گرفتار کرد۔

ترجمہ:۔ ایک مرتبہ طعنہ زنی کی زبان دراز کر کے کہہ رہی تھی کہ کیا تو وہ نہیں ہے کہ میرے باپ نے تجھ کو فرنگیوں کی قید سے دس دینار کے بدلے خریدا تھا۔ میں نے کہا ہاں میں وہی ہوں جس کو دس دینار کے بدلے فرنگیوں کی قید سے (تیرے باپ نے) خریدا اور سو دینار کے بدلے تیرے ہاتھ میں گرفتار کر دیا۔

اشعار:۔ شنیدم گوسپندے را بزرگے رہانید از دہان ودستِ گرگے
شبانگہ کارد بر حلقش بمالید روانِ گوسفند ازوے بنالید
کہ از چنگالِ گرگم در ربودی چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

ترجمہ:۔ (۱) میں نے سنا ہے کہ ایک بکری کو ایک بزرگ نے۔ ایک بھیڑیئے کے ہاتھ اور منہ سے چھڑالیا۔
(۲) رات کے وقت اس کے گلے پر چھری پھیرنے لگا، بکری کی جان اُس سے فریاد کرنے لگی۔
(۳) کہ تو نے بھیڑیئے کے پنجہ سے مجھے نجات دلائی۔ جب انجام کو میں نے دیکھا تو خود بھیڑیا نکلا۔

حل اللغات و مطلب:۔ بارے ایک مرتبہ زبانِ تعنت ملامت کی زبان طعنہ زنی کی زبان۔ ہمی گفت ماضی استمراری سے واحد غائب کا صیغہ۔ کہہ رہی تھی۔ تو آں نیستی الخ کہ کیا تو وہ نہیں جس کو میرے باپ نے فرنگیوں سے دس دینار میں خریدا ہے۔ بلے ہاں۔ من آنم میں وہی ہوں۔ بدست تو گرفتار کرد تیرے ہاتھ میں گرفتار کر دیا۔ مطلب یہ ہے کہ ایک مرتبہ طعنہ دیتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ تو تو وہی ہے کہ جس کو میرے باپ نے دس دینار میں عیسائیوں سے خریدا ہے شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ ہاں میں تو وہی ہوں جس کو دس دینار میں تیرے باپ نے خریدا اور دس دینار میں تیرے ہاتھ گرفتار کر دیا یعنی میرے اندر اتنی طاقت نہیں کہ میں تیرا مہر جس کی مقدار اسو درہم ہے طلاق دیکر ادا کر سکوں اس لئے میں تیرے ہاتھ میں مقید ہوں۔ رہانید رہیدن سے بنا ہے۔ یہ فعل متعدی ہے۔ معنیٰ ہیں چھڑالیا۔ شبانگہ رات کے وقت۔ کارد چھری۔ حلق گلا۔ مالید پھیردی۔ روانِ گوسپند بکری کی جان۔ چنگال پنجہ۔ عاقبت آخر کار۔ انجام۔
شیخ سعدیؒ بکری اور بزرگ کا واقعہ بیان کر کے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں نے تو یہ سمجھا تھا کہ میں اس قید و بند سے نجات پا گیا لیکن جب انجام کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس سے بھی زیادہ یہ پریشان کن ہے۔ اس حکایت سے یہ مستفاد ہوتا ہے۔ کہ درویش کو مصائب پر صبر کرنا چاہئے اور گھریلو معاملات میں بہت تحمل و حلم سے کام لینا چاہئے۔

حکایت (۳۱) : یکے از پادشاہاں عابدے را پرسید کہ عیال داشت اوقات عزیزت چوں میگذرد گفت ہمہ شب در مناجات و سحر در دعائے حاجات و ہمہ روز در بندِ اخراجات مَلِک را مضمونِ اشارتِ عابد معلوم گشت فرمود تاوجہِ کفاف او معیّن دارند تا بارِ عیال از دلِ او برخیزد۔

ترجمہ:۔ بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے ایک بال بچوں والے عابد سے پوچھا کہ آپ کے اوقات عزیز کس طرح گذرتے ہیں بولا کہ ساری رات مناجات میں اور صبح کو ضروریات دنیاوی کی دُعا میں اور دن بھر اخراجات کی فکر میں بادشاہ کو عابد کے اشارے کا مفہوم معلوم ہو گیا حکم دیا کہ اس کا وظیفہ مقرر کر دیں تاکہ اس کے دل سے بال بچوں کے خرچ کی فکر کا بوجھ اٹھ جائے۔

مثنوی:۔
اے گرفتار پائے بندِ عیال — دگر آزادگی مبند خیال
غمِ فرزند و نان و جامہ و قوت — بازت آرد زسیر در ملکوت
ہمہ روز اتفاق میازم — کہ بشب باخدای پردازم

شب چو عقدِ نماز بر بندم چہ خورد بامداد فرزندم

ترجمہ:۔(۱) اے اہل وعیال کی فکر کی زنجیر میں گرفتار۔دوبارہ آزادی کا خیال نہ کر۔

(۲) (اسلئے کہ) لڑکوں اور روٹی اور کپڑے اور روزی کا غم۔ تجھ کو عالم ملکوت کی سیر سے واپس لے آئے گا۔

(۳) دن بھر میں یہ نیت کرتا ہوں۔ کہ رات کو خدا کی عبادت میں مشغول رہوں گا۔

(۴) رات کو جب نماز کی نیت باندھتا ہوں۔ تو یہ خیال آتا ہے کہ صبح کو میرے بچے کیا کھائیں گے۔

حل الفاظ ومطلب:۔ عیال بال بچے جن کی کفالت کرنی پڑتی ہے۔ اوقات عزیزت تیرے عزیز اوقات چوں می گذرد کس طرح گذرتے ہیں۔ مناجات آہستہ آہستہ بات چیت کرنا۔ سرگوشی کرنا۔ سحر صبح کے وقت۔ حاجات حاجت کی جمع ہے۔ ضروریات۔ ہمہ روز دن بھر۔ بند اخراجات اخراجات کی فکر۔ مضمون اشارت عابد کے اشارے کا مفہوم بادشاہ سمجھ گیا۔ معلوم گشت معلوم ہوگیا۔ فرمود فرمایا۔ تا علت کے لئے ہے۔ معنی ہیں تاکہ۔ وجہ کفاف وہ آمدنی جس سے معمولی روزانہ کا خرچ چل سکے۔ معین دارند مقرر کردیں۔ بارعیال آل اولاد کی فکر کا بوجھ بر خیزد اٹھ جائے۔ بندِ عیال بال بچوں کی فکر۔ مبند خیال خیال مت کر۔ قوت غذا۔ سیر تفریح کرنا۔ ملکوت وہ عالم جس میں فرشتے رہتے ہیں۔ چہ خورد کیا کھائیں گے۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ درویشوں کو حتی الامکان گھریلو معاملات سے دور رہنا چاہئے اس لئے کہ اس سے روحانی کمال میں فرق پڑجاتا ہے۔

حکایت(۳۲): یکے از متعبداں در بیشہ زندگانی کردے وبرگِ درختاں خوردے پادشاہی بحکم زیارت نزدیک وے رفت گفت اگر مصلحت بینی بشہر از برائے تو مقامے بسازم کہ فراغ عبادت ازیں بہ دست دہد ودیگراں ہم ببرکاتِ انفاس شما مستفید گردند وبمصالحِ اعمال شما اقتدا کنند زاہد راایں سخن قبول نیامد روی برتافت یکے وزیراں گفتش پاس خاطر ملک راروا باشد کہ دوسہ روزے بشہر آئی وکیفیت مکان معلوم کنی پس اگر صفائی وقت عزیزاں راازصحبتِ اغیار کدورتے باشد اختیار باقیست آوردہ اند کہ عابد بشہر در آمد وبستانسرائے خاص ملک بدو پرداختند مقامے دلکشائی روان آسائی چوں بہشت۔

ترجمہ:۔ عابدوں میں سے ایک عابد جنگل مین زندگی بسر کرتا تھا۔ اور درختوں کے پتے کھاتا تھا۔ ایک بادشاہ زیارت کے لئے اس کے پاس گیا اور کہا کہ اگر آپ مصلحت سمجھیں تو شہر میں آپ کے لئے ایک مکان بنوادوں تاکہ عبادت کی یکسوئی اس سے زیادہ اور اچھی طرح حاصل ہو اور دوسرے لوگ بھی آپ کی ذات بابرکات سے فائدہ

حاصل کریں اور آپ کے نیک اعمال کی پیروی کریں زاہد کو یہ بات پسند نہ آئی اور منہ پھیر لیا وزیروں میں سے ایک نے اس سے کہا کہ بادشاہ کی دل جوئی کے لئے مناسب ہے کہ دو تین دن کے لئے آپ شہر میں آجائیں اور مکان کی کیفیت معلوم کر لیں پھر اگر آپ کے وقت عزیز کی صفائی میں غیروں کی صحبت سے کوئی کدورت پیدا ہو تو اختیار باقی ہے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ شہر میں آگیا اور بادشاہ کی ایک خاص کوٹھی اس کے لئے خالی کر دی وہ ایک نہایت دل آویز اور روح کو آسودہ کرنے والی بہشت کے مانند جگہ تھی۔

حل الفاظ و مطلب :۔ زندگانی کردی زندگی بسر کرتا تھا۔ خوردے کھاتا تھا۔ بحکم زیارت ملاقات کی بطور پر۔ نزدیک وے اس کے پاس۔ اگر مصلحت بنی اگر مصلحت سمجھیں۔ برائے تو تیرے واسطے۔ مقامے بسازم ایک مکان بنوادوں گا۔ فراغ فراغت، یکسوئی۔ عبادت بندگی۔ انفاس نفس کی جمع ہے بمعنی سانس۔ مصالح اعمال نیک اعمال۔ اقتداء کسی کی پیروی کرنا۔ زاہد پرہیزگار۔ پاس خاطر ملک بادشاہ کی دل جوئی کے لئے۔ وقت عزیزاں آپ کا وقت عزیز صحبت ساتھ رہنا۔ اغیار غیر کی جمع ہے۔ دوسرے لوگ۔ کدورتے۔ گدلا۔ رنجش۔ بُستانسرائے وہ مکان جو باغ میں بنا ہوا ہو۔ روان آسای جان کے لئے سکون کا سبب۔ بہشت جنت۔ عبارت کا مطلب ترجمہ سے واضح ہے۔

مثنوی :۔ گل سُرخش چو عارضِ خوباں ۔۔۔ سنبلش ہمچو زُلفِ محبوباں
ہمچناں از نہیبِ بردِ عجوز ۔۔۔ شیر ناخوردہ طفل دایہ ہنوز

ترجمہ :۔ (۱) اسکے سرخ پھول معشوقوں کے رخسار کی طرح تھے۔ اور اس کا سنبل محبوبوں کی زُلف کی طرح تھا۔
(۲) (سنبل ایسا سکڑا ہوا تھا جیسا کہ) جاڑے کی سختی سے بڑھیا، پھول شدتِ سردی سے ایسے تھے جیسے، تازہ پیدا شدہ بچہ جس نے ابھی تک ماں کا دودھ نہ پیا ہو۔

شعر :۔ و آفا نِینُ عَلَیھا جُلنارٌ ۔۔۔ عُلِّقت بالشَّجر الاخضَرِ نارٌ

ترجمہ :۔ اور شاخوں پر انار کے پھول (ایسے تھے) جیسے سرسبز و شاداب درخت پر آگ لٹکا دی جائے۔

مَلِک در حال کنیز کِ ماہرو پیشِ او فرستاد کہ وصفش اینست۔

ترجمہ :۔ بادشاہ نے اسی وقت ایک باندی نہایت حسین چاند جیسے چہرہ والی (باندی) عابد کے پاس بھیجی جس (باندی) کی صفت یہ تھی۔

شعر :۔ ازیں مہ پارۂ عابد فریبے ۔۔۔ ملایک صورتے طاؤس زیبے
کہ بعد از دیدنش صورت نہ بندد ۔۔۔ وجودِ پارسایاں را شکیبے

ترجمہ :۔ (۱) وہ باندی چاند کا ٹکڑا عابد کو فریب دینے والی، فرشتوں کی سی صورت مور کی مانند زیب و زینت رکھنے والی تھی۔
(۲) اس کی حسین صورت دیکھنے کے بعد پرہیزگاروں سے بھی صبر نہیں ہو سکتا تھا۔

ہمچناں در عقبش غلامے بدیع الجمال لطیف الاعتدال۔

ترجمہ:۔ اسی طرح اس کے بعد ایک غلام عجیب حسن اور متناسب الاعضاء والا بھیجا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ گل سُرخش اس کے سرخ پھول یعنی گلاب کا پھول۔ عارض رخسار۔ خوباں
حسین چہرہ۔ سنبل بال جھڑ۔ نہیب لوٹ مار۔ یہاں سختی کے معنی میں ہے۔ برد ٹھنڈک۔ عجوز ج
عجائز۔ شیر ناخوردہ طفل ایسا بچہ جس نے دودھ نہ پیا ہو۔ ہمچناں اسی طرح۔ اس لفظ سے پہلے۔ کہ سابق
عبارت محذوف ہے۔ عجوز بوڑھی عورت۔ ایام عجوز جاڑے کے دنوں میں وہ ہفتہ جو نہایت ٹھنڈک کا ہوتا ہے
اس کو ایام عجوز کہا جاتا ہے۔ ہمچناں اسی طرح یعنی انتہائی سردی کے باوجود اس باغ کے پھول اور سنبل سب ہرے
بھرے تھے جیسا کہ موسم بہار میں ہوتے ہیں اور ان پھولوں کی نزاکت ایسی ہی نازک تھی جیسے وہ نازک بچہ جس نے
ابھی دایا کے دودھ نہ پیا ہو۔ افانین درخت کی وہ شاخ جس میں گل انار لگا ہوا ہو ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے ہرے
بھرے درخت پر آگ لٹکائی گئی ہو اس جگہ گل انار کو آگ سے تشبیہ دی گئی ہے۔ ماہ رو چاند جیسی چہرہ والی۔ ازیں
مہ پارہ اس چاند جیسے ٹکڑے والی سے بھی زاہد فریب میں مبتلا ہو جائے۔ فریبے فریب دینے والی۔ طاؤس
زیبے زیب و زینت رکھنے والی۔ مطلب یہ ہے کہ باندی ایسی حسین و جمیل تھی کہ صورت و شکل میں فرشتہ اور مور
جیسی زیب و زینت والے لباس پہنی ہوئی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی خوبصورت چہرہ والی باندی کو دیکھنے کے بعد
بڑے سے بڑا عابد سے بھی صبر ناممکن تھا۔ نہ بندد نہیں ہو سکتا تھا۔ عقب ایڑی لیکن یہاں بعد کے معنی میں ہے۔
مطلب یہ ہے کہ اس بادشاہ نے باندی کے بعد ایک خوبصورت اور نوعمر لڑکے کو بھیجا غلامے ایک غلام۔ بدیع
الجمال نادر حسن والا، عجیب خوبصورت۔ لطیف الاعتدال سڈول جسم والا۔ متناسب الاعضاء والا۔

قطعہ:۔
هَلَكَ النَّاسُ حَوْلَهُ عَطَشاً　　وَهُوَ سَاقٍ يَرىٰ وَلَا يَسْقِي
دیدہ از دیدنش نگشتے سیر　　ہمچناں کز فرات مستسقی

ترجمہ:۔ (۱) لوگ اس کے ارد گرد پیاس کے مارے مر گئے۔ اور ایسا ساقی ہے کہ دیکھتا ہے اور پلاتا نہیں ہے۔
(۲) آنکھ اس کے دیکھنے سے سیر نہیں ہوتی تھیں۔ جیسا کہ دریائے فرات سے استسقاء والا سیر نہیں ہوتا۔

عابد از طعامہائے لذیذ خوردن گرفت و کسوتہائے لطیف پوشیدن واز فواکہ و مشموم و حلاوات تمتع یافتن و در جمالِ غلام و کنیزک نظر کردن کہ خردمنداں گفتہ اند زلفِ خوباں زنجیر پائے عقل ست و دام مرغ زیرک۔

ترجمہ:۔ عابد عمدہ کھانا کھانے اور پاکیزہ کپڑے پہننے شروع کر دیے۔ اور میووں اور خوشبوؤں، مٹھائیوں سے فائدہ
اٹھانے لگا اور باندی اور غلام کے حسن پر نظر کرنے لگا۔ اسی لئے عقلمندوں نے کہا ہے کہ معشوقوں کی زلف عقل کے
پاؤں کی زنجیر ہے اور ہوشیار پرندے کے لئے جال ہے۔

بیت:۔ در سر کارِ تو کردم دل و دیں باہمہ دانش مرغِ زیرک بحقیقت منم امروز تو دامے

ترجمہ:۔ دل اور دین اور ہوش باوجود پوری عقل کے میں نے تیری محبت کے خیال میں صرف کر دیئے۔ آج میں در حقیقت ہوشیار پرندہ ہوں اور تو جال ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ ھَلَکَ ع واحد غائب فعل ماضی۔ حلاک ہو گئے۔ الناس لوگ۔ حولہ اس کے ارد گرد۔ عطشاً پیاس کی وجہ سے۔ ساقی وہ پلانے والا ہے۔ یری دیکھتا ہے۔ لایسقی سیراب نہیں کرتا۔ دیدہ آنکھ۔ تشنگئے سیر سیر نہیں ہوتی تھی۔ فرات کوفہ میں ایک نہر ہے۔ جس کا پانی نہایت شیریں ہے۔ مستسقی ایسا آدمی جس کو استسقاء کی بیماری لاحق ہو۔ جس کو پانی پی کر تسلی نہیں ہوتی اور پیاس نہیں بجھتی۔ طعامہائے لذیذ عمدہ اور مزیدار کھانے۔ کسوت کاف کے کسرہ کے ساتھ۔ کپڑا۔ لباس لطیف ع پاکیزہ۔ فواکہ ع فاکہۃ کی جمع ہے۔ میوہ۔ مشموم شم سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں سونگھی جانے والی چیز۔ خوشبو۔ حلاوات مٹھائیاں۔ جمال خوبصورتی۔ کنیز باندی۔ تمتع یافتن فائدہ اٹھانا۔ زُلف بال۔ دام جال۔ سرکار خواہش۔ دانش دانائی۔ زیرک ہوشیار۔ چالاک۔ امروز آج۔ مطلب یہ ہے کہ عابد کو ان عمدہ عمدہ اور پاکیزہ لباس وغیرہ کو دیکھ کر صبر نہیں ہو سکا اور ان تمام چیزوں سے لطف اندوز ہونے لگا۔

فی الجملہ دولتِ وقتِ مجموعش بزوال آمد چنانکہ گفتہ اند۔

ترجمہ:۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اس کے اطمینانِ قلب کی دولت زائل ہونے لگی جیسا کہ عقلمندوں نے کہا ہے۔

قطعہ:۔
ہر کہ ہست از فقیہ و پیر و مرید وزباں آوران پاک نفس
چوں بہ دنیائے دُوں فرود آمد بعسل در بماند ہمچو مگس

ترجمہ:۔ (۱) جو شخص بھی ہو خواہ عالم یا مرید یا پیر یا پاک نفس شاعر۔
(۲) جب ذلیل دنیا کی طرف متوجہ ہوا تو مکھی کی طرح شہد میں پھنس گیا۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ مجموع اطمینانِ قلب جو عبادت و ریاضت کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے جب عابد ان لذائذ اور عمدہ چیزوں کی طرف متوجہ ہو گیا تو وہ دولت زائل ہو گئی۔ اسی لئے عقلمندوں نے کہا ہے کہ خواہ کوئی کتنا ہی بڑا عالم ہو یا مرید یا پیر یا پاک نفس شاعر اگر دنیا کی محبت میں لگ گیا تو اس میں پھنس کے رہ جائے گا۔ پھر اچھے کاموں کی توفیق نہیں ہوتی۔ عسل ع شہد۔ مگس شہد کی مکھی۔

بار دیگر مَلِک بدیدنِ او رغبت کرد عابد را دید از ہیأتِ نخستین بگردیدہ و سرخ و سفید بر آمدہ و فربہ شدہ و بر بالشِ دیبا تکیہ زدہ غلام پری پیکر بمروحۂ طاؤسی بر بالائے سر ایستادہ بر سلامتِ حالش شادمانی کرد و از ہر درے سخن گفتند تا مَلِک بانجامِ سخن گفت

چنانکہ من ایں ہر دو طائفہ را دوست میدارم کس ندارد یکے علماء و دیگر زہّاد وزیر فیلسفوف جہاندیدہ حاذق کہ باو بود گفت اے خداوندِ روئے زمیں شرطِ دوستی آنست کہ باہر دو طائفہ نکوئی کنی علمار از ربدہ تادیگر بخوانند و زاہداں را چیزے مدہ تا زاہد بمانند۔

ترجمہ:۔ بادشاہ نے دوبارہ اس کے دیکھنے کی رغبت ظاہر کی، عابد کو دیکھا کہ پہلی حالت سے بدلا ہوا ہے اور سرخ وسفید نکل آیا ہے۔ اور موٹا تازہ ہو گیا ہے اور ریشمی تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے ہے اور ایک خوبصورت لڑکا سرہانے مور کے پروں کا پنکھا لے کر کھڑا ہے۔ بادشاہ نے اس کے حال کی سلامتی پر خوشی ظاہر کی۔ اِدھر اُدھر کی باتیں کہیں حتی کہ بادشاہ آخر میں بولا جیسا کہ میں ان دونوں جماعتوں کو دوست رکھتا ہوں کوئی نہیں رکھتا۔ ایک علماء کو دوسرے زاہدوں کو۔ ایک دنیا دیکھے ہوئے تجربہ کار ماہر عقلمند وزیر نے جو بادشاہ کے ہمراہ تھا کہا۔ اے روئے زمین کے مالک دوستی کی شرط یہ ہے کہ ان دونوں جماعتوں سے نیکی کا برتاؤ کریں۔ عالموں کو روپیہ دیں تا کہ اور زیادہ پڑھیں۔ اور زاہدوں کو کوئی چیز نہ دیں تا کہ وہ زاہد باقی رہیں۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ بدیدن او اس کو دیکھنے کی۔ رغبت ع خواہش کرنا۔ ہیأت نخستیں پہلی حالت۔ گردیدہ بدلا ہوا۔ بالش تکیہ۔ دیبا قیمتی ریشمی کپڑے کی ایک قسم۔ تکیہ زدہ سہارا لگائے ہوئے۔ ٹیک لگائے۔ غلام پری پری کی مانند خوبصورت غلام۔ مروحۃ میم کے کسرہ اور راء کے سکون اور واو اور حاء کے فتحہ کے ساتھ۔ معنی ہیں پنکھا۔ مروحۂ طاوسی مور کے پروں سے بنا ہوا پنکھا۔ ایستادہ کھڑا ہوا۔ سلامت حال اچھے حال۔ شادمانی خوشی۔ طائفہ جماعت۔ زہّاد زاہد کی جمع ہے۔ پرہیزگار۔ فیلسوف یہ لفظ فیلا بمعنی محبت کرنے والا۔ اور سوف بمعنی حکمت سے مرکب ہے۔ فیلسوف اس کو کہتے ہیں جو علم و حکمت سے محبت رکھنے والے ہوں۔ یہاں عقلمند کے معنی میں ہے۔ حاذق ماہر۔ تادیگر بخوانند تا کہ اور زیادہ پڑھیں۔ اور کسی چیز کی فکر نہ ہو اور مطالعہ کرنے میں یکسوئی ہو۔ اس لئے علماء کو روپئے وغیرہ سے نوازیئے۔ تا زاہد بمانند تا کہ زاہد باقی رہیں۔ مطلب واضح ہے۔

علہ کہہ دیجئے نہ معو، یعنی کوئی ضرورت نہیں سمجھ

قطعہ:۔ خاتونِ خوبصورت و پاکیزہ روی را — نقش و نگار و خاتم فیروزہ گو مباش
درویشِ نیک سیرت و فرخندہ روی را — نانِ رباط و لقمۂ دریوزہ گو مباش

ترجمہ:۔ (۱) خوبصورت اور پاکیزہ چہرہ والی بی بی کو چاہے نقش و نگار اور فیروزہ کی انگوٹھی نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں۔
(۲) اچھی سیرت درویش اور مبارک چہرہ والے کے یہاں۔ خانقاہ کی روٹی اور بھیک لقمہ اگر نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں

فرد:۔ تا مرا ہست دیگرم باید — گر نخوانند زاہدم شاید

ترجمہ:۔ جب تک مجھ میں یہ بات ہے کہ مجھے اور چاہئے۔ اگر مجھے زاہد نہ کہیں تو درست ہے۔

فرد:۔ نہ زاہد را درم باید نہ دینار — چو بستد زاہدے دیگر بدست آر

ترجمہ:۔ زاہد کو نہ درہم چاہئے نہ دینار۔ اگر وہ لیتا ہے تو دوسرا زاہد ہاتھ میں لا (یعنی تلاش کر)

قطعہ:۔ آں راکہ سیرتِ خوش وسر یست باخدای بے نانِ وقف ولقمۂ دریوزہ زاہد ست
انگشتِ خوبروی و بنا گوشِ دلفریب بے گوشوار وخاتم فیروزہ شاہد ست

ترجمہ:۔ (۱) جس شخص کو اچھی سیرت اور اللہ سے راز ونیاز کی دولت حاصل ہے۔ وہ وقف کی روٹی اور بھیک کے لقمہ کے بغیر بھی زاہد ہے۔

(۲) خوبصورت انگلی اور دل فریب کان کی لو۔ جھومکیوں اور فیروزہ کی انگوٹھی کے بغیر بھی پیاری ہے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ خاتون خوبصورت خوبصورت بی بی۔ پاکیزہ روی پاکیزہ چہرہ والی۔ خاتم فیروزہ فیروزہ کی انگوٹھی۔ فیروزہ ایک قیمتی پتھر جو آسمانی رنگ کا ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خوبصورت اور حسین بیوی کو بناؤ سنگار اور فیروزہ کی انگوٹھی نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں اس لئے کہ اُس کا حسن وجمال اس کے لئے کافی ہے۔ درویش اللہ والا۔ نیک سیرت اچھی عادت والا۔ فرخندہ روی مبارک۔ نانِ رباط مسافر خانہ کی روٹی لقمۂ دریوزہ بھیک کا لقمہ گو مباش کہہ دیجئے کہ مت ہو یعنی اگر اچھی عادت اور نیک خصلت اور مبارک چہرہ والے درویش کے پاس مسافر خانہ کی روٹی اور بھیک کا لقمہ نہ ہو تو کوئی ضرورت نہیں اس لئے کہ اس کا غنائے نفس اس کو کافی ہے۔ دیگرم باید اور چاہئے ۔مطلب یہ ہے کہ جب تک میرے اندر قناعت نہیں تو لوگ اگر مجھے زاہد نہ کہیں تو میں اسکے لائق ہوں اور ان لوگوں کا یہ کہنا درست و بجا ہے۔ درہم چاندی کا ایک سکہ ہے جس کا وزن بعض کے نزدیک ساڑھے تین ماشہ اور بعض کے نزدیک دو ماشہ دو رتی ہوتا ہے۔ دینار سونے کا ایک سکہ جس کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہوتا ہے۔ بستد طلب کرے۔ بدست آر ہاتھ میں لا۔ یعنی تلاش کر۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی زاہد و پرہیز گار شخص درہم و دینار طلب کرنے لگے تو حقیقت میں وہ زاہد نہیں ہے لہٰذا تم کسی دوسرے زاہد کو تلاش کرو۔ آں را وہ شخص جس کی عادت اچھی ہو۔ سِرّ راز ونیاز کی باتیں۔ باخدای خداوند تعالیٰ کے ساتھ۔ بے نانِ وقف وقف کی روٹی کے بغیر۔ وقف کہتے ہیں کہ آدمی کسی چیز کو اپنی ملکیت سے نکال کر اللہ کے نام پر چھوڑ دے اور اس کا کوئی شخص مالک نہ ہو۔ یہاں وقف سے مراد خیرات ہے۔ انگشت خوبروی خوبصورت انگلی۔

اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ درویش جب کمالِ درویشی تک نہ پہونچ جائے اس سے پہلے اس کو دنیا اور دنیا داروں کے اختلاط سے بچنا چاہئے ورنہ طمانیتِ قلب کی دولت بھی زائل کر دے گا۔

حکایت (۳۳) مطابق ایں سخن ہمچنیں پادشاہے را مہمے پیش آمد گفت اگر انجام ایں حالت بمرادِ من بر آید چندیں درم دہم زاہداں را چوں حاجتش بر آمد و تشویشِ خاطرش برفت وفائے نذرش بوجودِ شرط لازم آمد یکے را از بندگانِ خاص کیسۂ درم داد تا بزاہداں صرف کند گویند غلامے عاقل وہشیار بود ہمہ روز بگردید وشبانگہ

باز آمد و درم ہا را بوسہ داد و پیش مَلِک نہاد و گفت زاہداں را چنداں کہ طلب نیافتم گفت ایں چہ حکایت ست انچہ من دانم دریں مُلک چہار صد زاہد ست گفت اے خداوندِ جہاں آنکہ زاہد ست نمی ستاند و آنکہ می ستاند زاہد نیست مَلِک بخندید و ندیماں را گفت چندانکہ مرا در حق درویشاں و خدا پرستاں ارادت ست و اقرار مر ایں شوخ دیدہ را عداوت ست و انکار و حق بجانبِ اوست۔

ترجمہ:۔ اس واقعہ کی مانند اسی طرح سے ایک بادشاہ کو ایک اہم کام پیش آگیا اور بولا کہ اگر اس کام کا انجام میری مرضی کے موافق ہو تو زاہدوں کو اتنے درہم دوں گا جب اس کی وہ ضرورت پوری ہو گئی اور اس کے دل کی پریشانی جاتی رہی تو منت کا پورا کرنا شرط کے پائے جانے کی وجہ سے ضروری ہو گیا۔ اپنے خاص غلاموں سے ایک کو درہموں کی تھیلی دی تاکہ زاہدوں پر خرچ کرے لوگ کہتے ہیں کہ وہ غلام عقلمند اور ہوشیار تھا سارے دن پھرتا رہا اور شام کے وقت لوٹ آیا اور ہموں کو چوم کر بادشاہ کے سامنے رکھ دیا اور کہا میں نے زاہدوں کو بہت تلاش کیا نہیں پایا۔ بادشاہ نے کہا یہ کیا قصہ ہے جہاں تک مجھے معلوم ہے اس ملک میں چار سو زاہد ہیں۔ غلام نے کہا اے مالک جہاں جو شخص زاہد ہے وہ لیتا نہیں ہے اور جو شخص لیتا ہے وہ زاہد نہیں ہے۔ بادشاہ ہنسا اور مصاحبوں سے کہا جتنا مجھ کو درویشوں اور خدا پرستوں سے اعتقاد ہے اور ان کی بزرگی کا اقرار ہے اس بے حیا کو اتنی ہی عداوت اور انکار ہے اور حق بجانب یہی ہے۔

شعر:۔ زاہد کہ درم گرفت و دینار زاہد تراز و یکے بدست آر

ترجمہ:۔ جو زاہد کہ درہم و دینار لینا شروع کر دیا۔ تو پھر اس سے اچھا زاہد تلاش کر۔

حل الفاظ و مطلب:۔ مطابق ایں سخن شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ ابھی جو واقعہ گذرا اسی کے مانند ایک واقعہ وہ ہے یہ واقعہ چونکہ ترجمہ سے بخوبی سمجھ میں آرہا ہے اس لئے تفصیل نہیں کی جارہی ہے۔

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ زہد اور پرہیزگاری کے لیے قناعت ضروری ہے اگر قناعت کی دولت نصیب نہیں تو وہ زاہد نہیں بلکہ زاہدوں کو بدنام کرنے والا ہے۔ مہم مشکل کام، بڑا کام۔ تشویش ع پریشان ہونا۔ مُراد مقصد نذر منت ماننا۔ کیسہ تھیلی، جیب۔ درمہائے بوسہ داد اس نے درموں کو بوسہ دیا۔ بوسہ دینے کی وجہ یہ امانت کو واپس کرتے وقت ہر خادم اس چیز کو چوما کرتا تھا اس لئے اس نے بھی چوما۔ یا اس سے مقصود اظہار تعظیم ہے کیونکہ ان پر بادشاہ کا نام لکھا ہوا تھا۔ چنداں کتنی ہی۔ کافی۔ بہت۔ ایں چہ حکایت است یہ کیا قصہ ہے۔ شوخ دیدہ بے حیا۔ زاہد تر الخ۔ حقیقی زاہد کو تلاش کرو۔

حکایت (۳۴) : یکے از علمائے راسخ را پرسیدند چہ گوئی در نانِ وقف گفت اگر نان از بہر جمعیت خاطر می ستاند حلال ست و اگر جمع از بہر نان می نشیند حرام۔

ترجمہ:۔ ایک کامل عالم سے لوگوں نے پوچھا کہ وقف کی روٹی کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں اس نے جواب دیا کہ اگر روٹی سکونِ قلب کے لئے لیتا ہے تو جائز ہے اور اگر سکونِ قلب کے ساتھ روٹی حاصل کرنے کے لئے بیٹھتا ہے تو حرام ہے۔

بیت:۔ نان از برائے کنجِ عبادت گرفتہ اند صاحبدلاں نہ کنجِ عبادت برائے نان

ترجمہ:۔ درویشوں نے گوشۂ عبادت کے لئے روٹی لی ہے۔ نہ کہ گوشۂ عبادت کو روٹی حاصل کرنے کے لئے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ علمائے راسخ کامل اور پختہ عالم۔ چہ گوئی آپ کیا کہتے ہیں۔ کیا فرماتے ہیں۔ نانِ وقف خیرات کی روٹی۔ بہر جمعیت خاطر سکون قلب کیلئے۔ کنج گوشہ۔ کنارہ۔ صاحبدلاں اللہ والے، درویش۔
مطلب یہ ہے کہ اس حکایت میں شیخ سعدیؒ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ ایک کامل اور پختہ عالم سے لوگوں نے یہ مسئلہ معلوم کیا کہ حضور وقف کی روٹی کے بارے میں آپکی کیا رائے ہے آیا اس کا لینا جائز ہے یا نہیں تو اس عالم نے ارشاد فرمایا جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر روٹی حاصل کرنے کی نیت سے تنخواہ لیتا ہے تو تنخواہ لینا حرام ہے اور اگر روٹی اور تنخواہ کی نیت نہیں بلکہ سکون قلب سے کام کرنے اور عبادت کرنے کی نیت ہے تو روٹی لینا جائز ہے۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ درویشوں کو چاہئے کہ نانِ وقف لینے میں نیت درست رکھیں اور خیرات کا روپیہ بقدر ضرورت حاصل کریں۔

حکایت (۳۵) : درویشے بمقامے در آمد کہ صاحبِ آں بُقعہ کریم النفس بود طائفہ اہلِ فضل در صحبتِ او ہر یکے بذلہ و لطیفہ ہمی گفتند و درویش راہِ بیاباں قطع کردہ بود و ماندہ شدہ و چیزے نخوردہ یکے ازاں میاں بطریق ظرافت گفت ترا ہم چیزے باید گفت مرا چوں دیگراں فضل و ادبے نیست و چیزے نخواندہ ام بیک بیت از من قناعت کنید ہمگناں برغبت گفتند بگو گفت۔

ترجمہ:۔ ایک درویش ایک ایسی جگہ پر پہونچا جس کا مالک نہایت سخی اور شریف النفس تھا۔ اور بزرگوں کی ایک جماعت اس کی صحبت میں تھی ہر ایک خوش طبعی کی باتیں اور لطیفے کہتے تھے درویش تھکا ماندہ جنگل کا راستہ طے کر کے آیا تھا اور کچھ کھایا نہیں تھا ان بزرگوں میں سے ایک نے خوش طبعی کے طور پر کہا کچھ تمھیں بھی کہنا چاہئے وہ بولا کہ میں دوسروں کی طرح فاضل اور ادیب نہیں ہوں اور میں نے پڑھا بھی نہیں ہے صرف ایک شعر پر مجھ سے اکتفاء کیجئے سب نے رغبت سے کہا کہئے اس نے یہ شعر پڑھا۔

شعر ؎ من گرسنہ در برابر سُفرۂ ناں ہمچو عزبم بر درِ حمامِ زناں

ترجمہ:۔ میں بھوکا روٹی کے دستر خوان کے برابر۔ اسی طرح ہوں جیسے غیر شادی شدہ عورتوں کے حمام کے دروازے پر۔

حل الفاظ و مطلب:۔ بقعہ سرزمین کریم النفس شریف انسان۔ بذلہ عمدہ کلام، خوش طبعی کی باتیں۔ اہل فضل اہل علم۔ بزرگ۔ راہِ بیاباں جنگل کا راستہ۔ ماندہ شدہ تھکا ہوا۔ چیزے نخوردہ کچھ نہیں کھایا تھا۔ ظرافت خوش طبعی۔ چیزے بباید آپ بھی کچھ فرمایئے۔ مرا چوں دیگراں الخ میں دوسروں کی طرح ادیب اور فاضل نہیں ہوں۔ اور نہ ہی میں پڑھا ہوا ہوں کہ آپ حضرات کی طرح خوش طبعی کی باتیں کروں البتہ ایک شعر عرض کر رہا ہوں اسی پر آپ حضرات قناعت (اکتفاء) کیجئے۔ چنانچہ فقیر نے شعر پڑھا۔ جس کا مفہوم ترجمہ میں گذر چکا ہے گرسنہ بھوکا۔ سفرہ دستر خوان عزب غیر شادی شدہ۔

یاراں نہایتِ عجز اوبدانستند و سُفرہ پیشِ او آوردند صاحبِ دعوت گفت اے یار زمانے توقف کن کہ پرستارانم کوفتہ بریاں ہمی سازند درویش سر برآورد وبخندید و گفت

ترجمہ:۔ دوستون نے اس سے اس کی انتہائی عجز کو سمجھ لیا اس کے روبرو دستر خوان بچھا دیا میزبان بولا اے دوست ذرا ٹھہر جا۔ لونڈیاں کوفتے بھون رہی ہیں درویش نے سر اٹھا کر ہنستے ہوئے کہا۔

شعر:۔ کوفتہ بر سُفرۂ من گو مباش — کوفتہ را نانِ تہی کوفتہ است

ترجمہ:۔ اگر کوفتہ میرے دستر خوان پر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ تھکے ہوئے کیلئے خشک روٹی ہی کوفتہ ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ نہایت عجز انتہائی عجز۔ صاحب دعوت میزبان۔ پرستار نوکر و ملازم۔ کوفتہ را تھکے ہوئے کو۔ نان تہی روکھی روٹی۔ کوفتہ مصرع میں دوسرے کوفتے کے معنی ہیں کوٹے ہوئے قیمے کے گول کباب جو شوربے میں ڈالتے ہیں۔

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ درویش کو بے تکلف ہونا چاہئے اور بھوک کے وقت جو کچھ مل جائے کھالینا چاہئے اس لئے کہ بھوک کی حالت میں روکھی روٹی بھی مزیدار ہوتی ہے۔

حکایت (۳۶) : مریدے گفت پیر را چہ کنم کز خلائق برنج اندرم از بس کہ بزیارتِ من ہمی آیند و اوقاتِ مرا از ترددِ ایشان تشویش می باشد گفت ہر چہ درویشانند مر ایشاں را وامے بدہ وانچہ توانگر انند از ایشاں چیزے بخواہ کہ یکے گرد تو نگردند۔

ترجمہ:۔ ایک مرید نے پیر سے عرض کیا کہ میں مخلوق سے تکلیف میں ہوں اس لئے کہ لوگ میری زیارت کو بہت آتے ہیں اور میرے اوقات میں ان کے آنے جانے سے ایک خلل پیدا ہوتا ہے۔ پیر نے ارشاد فرمایا جو فقیر ہیں ان کو کچھ قرض دے دے اور جو امیر ہیں ان سے کچھ مانگ پھر تیرے پاس نہیں آئیں گے۔

بیت:۔ گر گدا پیشروِ لشکرِ اسلام بود — کافر از بیم توقّع برود تا درِ چین

ترجمہ:۔ اگر اسلامی لشکر کے آگے آگے مانگنے والا ہو۔ تو کافر مانگنے کے خوف سے چین تک چلا جائیگا۔

سکہ قلعہ

حل الفاظ و مطلب :۔ بیررا بیرے۔ چہ کنم کیا کروں۔ ازبس بہت۔ زیارت من میری زیارت۔ میری ملاقات۔ تردد آناجانا۔ تشویش پریشانی۔ خلل۔ پیشرو لشکر لشکر کے سامنے۔ بیم خوف، ڈر۔ برود چلا جائیگا۔ در چین یہ ملک چین میں ایک قلعہ ہے اس کا دوسرا نام شیاطین کی قرارگاہ کہلاتا ہے جس پر شرقی دنیا کی آبادی ختم ہو جاتی ہے۔ اس حکایت سے ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ قرض زوالِ محبت کا سبب ہے اَلْقَرْضُ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّةِ، دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ مرید مبتدی اور متوسط الحال کو ایسی تدابیر اختیار کرنی ضروری ہیں جن سے اوقات عزیز میں خلل واقع نہ ہو اس لئے کہ درجہ کمال تک پہونچنے سے پہلے مخلوق سے ملنا جلنا انتہائی نقصان دہ ہے۔

حکایت (۳۷) : فقیہے پدر را گفت ہیچ ازیں سخنانِ دلاویز رنگین متکلماں در من اثر نمیکند بحکم آنکہ نمی بینم مر ایشاں را کردارے موافق گفتار۔

ترجمہ :۔ ایک عالم نے اپنے باپ سے کہا کہ ان واعظوں کا رنگین اور دلچسپ کلام مجھ میں اثر نہیں کرتا اس لئے کہ میں ان حضرات کے اعمال اقوال کے مطابق نہیں دیکھتا ہوں۔

مثنوی :۔
ترک دنیا بمردم آموزند خویشتن سیم و غلہ اندوزند
عالمے را کہ گفت باشد و بس ہرچہ گوید نگیرد اندر کس
عالم آں کس بود کہ بد نکند نہ بگوید بخلق و خود نہ کند

ترجمہ :۔ (۱) دنیا کا ترک کرنا لوگوں کو سکھاتے ہیں۔ اور خود چاندی اور غلہ اکٹھا کرتے ہیں۔
(۲) ایسا عالم جس کا صرف قول ہی قول ہو۔ وہ جو کہے گا اس کا کسی پر اثر نہ پڑے گا۔
(۳) عالم وہ شخص ہوتا ہے جو خود بُرائی نہ کرے۔ نہ کہ لوگوں کو بتائے اور خود عمل نہ کرے۔

آیت :۔ اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُم۔

ترجمہ :۔ کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔

بیت :۔ عالم کہ کامرانی و تن پروری کند او خویشتن گم ست کرا رہبری کند

ترجمہ :۔ ایسا عالم جو کہ خواہشاتِ نفسانی اور تن پروری میں لگا رہے وہ خود راستہ سے بھٹکا ہوا ہے کسی کی کیا رہبری کرے گا۔

حل الفاظ و مطلب :۔ سخنان دلآویز دل کھینچنے والی بات۔ متکلماں متکلم کی جمع ہے بات کرنے والے۔ مراد واعظ ہیں۔ کردار عمل۔ گفتار بات۔ ترک دنیا دنیا کو پس پشت ڈال دینا۔ آموزند سکھاتے ہیں۔ اندوزند جمع کرتے ہیں، اکٹھا کرتے ہیں۔ عالمے الخ یعنی جو عالم اپنے کہنے پر خود عمل نہ کرے اسکی بات کسی کے دل میں اثر نہیں کرتی۔ تَاْمُرُون تم حکم دیتے ہو۔ بر نیکی۔ کامرانی مقصد حاصل کرنا۔ تن جسم۔ کرا کسکو۔ مطلب یہ

ہے کہ عالم کی بات لوگوں کے قلوب پر اسی وقت اثر انداز ہوگی جبکہ وہ خود اس پر عمل پیرا ہو اگر اسکے اندر عمل نہیں اور چاہے کتنی ہی عمدہ باتیں کہہ دے لوگوں پر اس کا اثر نہیں ہوگا۔

پدر گفت اے پسر بمجرد ایں خیالِ باطل نشاید روی از تربیتِ ناصحاں بگردانیدن وعلما را بضلالت منسوب کردن ودر طلبِ عالمِ معصوم از فوائدِ علم محروم ماندن ہمچو نابینائے کہ شبے در وحل افتادہ بود ومی گفت آخر اے مسلماناں چراغے فرا راہِ من دارید زنے فارحہ بشنید وگفت تو کہ چراغ نمی بینی بچراغ چہ بینی ہمچنیں مجلسِ وعظ چوں کلبۂ بزاز ست آنجا تا نقدے ندہی بضاعتے نستانی وانیجا تا ارادتے نیاوری سعادتے نبری۔

ترجمہ:۔ باپ نے کہا کہ اے بیٹے محض اس غلط خیال کی وجہ سے نصیحت کرنے والوں کی نصیحت سے منھ پھیرنا اور علماء کو گمراہی کی طرف منسوب نہ کرنا چاہئے اور معصوم عالم کی جستجو میں علم کے فائدوں سے محروم نہ رہنا چاہئے یہ ایسا ہے جیسا کہ ایک اندھا ایک رات کیچڑ میں پھنس گیا تھا اور کہہ رہا تھا آخر اے مسلمانوں ایک چراغ تو میرے راستہ کے سامنے رکھو ایک خوش مزاج عورت نے سنا اور کہا تجھے چراغ تو دکھائی نہیں دیتا تو چراغ سے کیا دکھائی دے گا۔ اسی طرح وعظ کی مجلس کپڑا فروش کی دوکان کی طرح ہے وہاں جب تک تو نقد نہیں دے گا کوئی سامان نہیں لے سکتا اور یہاں جب تک عقیدت نہ لے جائے گا سعادت حاصل نہ کرے گا۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ مجرد ع محض۔ صرف۔ خیال باطل مرکب توصیفی ہے۔ فاسد خیال۔ بیہودہ خیال۔ تربیت اصلاح کرنا۔ کسی شی کو آہستہ آہستہ درجہ کمال تک پہونچانا۔ ضلالت گمراہی۔ معصوم ع گناہوں سے پاک شدہ۔ فوائد ع فائدہ کی جمع۔ محروم ع مراد کو نہ پانا۔ وحل ع کیچڑ۔ زنے فارحہ ایک خوش مزاج عورت وعظ نصیحت کرنا۔ کُلبۂ کوٹھری۔ دوکان۔ بزار کپڑا فروش۔ کپڑا بیچنے والا۔ سعادت ع نیک بخت ہونا۔

مطلب:۔ باپ نے بیٹے کو جو نصیحت کی اس کا حاصل یہ ہے کہ علماء سے جب تک عقیدت نہ ہوگی اس وقت علماء کے اقوال سے کوئی فائدہ بھی حاصل نہ ہوگا۔

قطعہ:۔

گفتِ عالم بگوشِ جاں بشنو ور نماند بہ گفتنش کردار

باطل ست انچہ مدعی گوید خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ور بنشت ست پند بر دیوار

ترجمہ:۔(۱) عالم کی گفتگو دل لگا کر بغور سن۔ اگرچہ اس کی گفتگو اس کے عمل کے مطابق نہ ہو۔

(۲) جو کچھ دعویٰ کرنے والا کہتا ہے وہ غلط ہے۔ کہ سوئے ہوئے کو سویا ہوا کب بیدار کر سکتا ہے۔

(۳) آدمی کو چاہئے کہ نصیحت کان میں ڈال لیوے۔ اگرچہ نصیحت دیوار پر لکھی ہوئی ہو۔

قطعہ:۔ صاحبدلے بمدرسہ آمد ز خانقاہ — بشکست عہد صحبتِ اہلِ طریق را
گفتم میانِ عالم و عابد چہ فرق بود — تا کردی اختیار ازاں ایں فریق را
گفت او گلیمِ خویش بدر میبرد ز موج — ویں جہد میکند کہ بگیرد غریق را

ترجمہ:۔(۱) ایک اللہ والا خانقاہ سے مدرسہ میں آیا۔ درویشوں کی صحبت کے عہد کو توڑ کر۔
(۲) میں نے اس سے پوچھا کہ عالم اور عابد کے درمیان کیا فرق ہے۔ کہ تو نے اس فریق کو چھوڑ کر اسکو پسند کیا۔
(۳) اس نے کہا کہ عابد وج سے صرف اپنی کملی باہر لے جاتا ہے۔ اور یہ عالم کوشش کرتا ہے کہ ہر ڈوبنے والے کو پکڑے (اور اس کو موج سے باہر نکالے)

حلِ الفاظ و مطلب:۔ گفتِ عالم مرکب اضافی ہے۔ عالم کی گفتگو۔ بشنو شنیدن سے فعل امر ہے، تو سن۔ نماند نہ ہو۔ مدّعی دعویٰ کرنے والا بیدار جگانا۔ بنشت میں ب زائد ہے اور نشت اصل میں نوشت ہے اور یہ فعل مجہول ہے معنی ہیں لکھا ہوا۔ پند نصیحت۔ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ عالم کا عمل اس کے قول کے موافق نہ ہو لیکن اُن کی گفتگو غور سے سن۔ اور تمہارا جو یہ خیال ہے کہ سونے والا دوسرے سونے والے کو کس طرح بیدار کرے گا یہ مثال غلط ہے اس لئے کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بُرے آدمی سے کسی کو فائدہ پہونچتا ہے اور اس کے ذریعہ دوسرے لوگ نیکی و بھلائی حاصل کرتے ہیں لہٰذا تمھیں یہ ہونا چاہئے کہ جو بات بھی سنو اس کو کان میں ڈال لو۔ خواہ نصیحت دیوار پر لکھی ہوئی ہو اس کو بھی لے کر عمل شروع کردو۔ صاحبدلے ایک دل والا یعنی اللہ والا۔ مدرسہ جہاں دین کی تعلیم دی جاتی ہے۔ آمد آیا۔ خانقاہ جہاں تصوف کی تعلیم دی جاتی ہے۔ شکستہ ٹوٹا ہوا۔ اہل طریق حضرات صوفیاء کرام گفتم میں نے کہا۔ فرق تفاوت۔ جہد کوشش۔ غریق ڈوبنے والا۔

مطلب:۔ اس حکایت سے چند باتیں معلوم ہوئیں (۱) اول یہ ہے کہ علماء کے پند و نصائح کو عقیدت سے سننا چاہئے تاکہ اس سے فائدہ حاصل ہوں۔ (۲) دوسری یہ ہے کہ علماء کے عمل کی طرف دھیان نہ دینا چاہئے ورنہ علم کے ثمرات سے محروم رہ جاؤ گے اس لئے کہ علماء معصوم نہیں ہوتے۔ (۳) تیسری یہ ہے کہ عالم کا درجہ عابد سے ہزار گنا زیادہ ہے۔ چنانچہ مروی ہے فقیہٌ واحدٌ أشدُّ علی الشیطانِ مِن ألفِ عابدٍ۔ یعنی ایک فقیہ عالم، شیطان پر ہزار عابد کے مقابلے میں بھاری ہے۔ عابد کو تو شیطان بہکا سکتا ہے لیکن عالم علم کی روشنی میں شیطان کو جواب دے گا اور ان کے جال میں پھنسنے سے بچ جائے گا۔

حکایت (۳۸): یکے بر سرِ راہے خفتہ بود و زمامِ اختیار از دست رفتہ عابدے بروے گذر کرد و دراں حالتِ مستقبح او نظر کرد جواں از خوابِ مستی سر بر آورد و گفت وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا۔

ترجمہ:۔ ایک شخص راستہ میں سویا ہوا تھا اور اختیار کی باگ ڈور ہاتھ سے چھوٹ چکی تھی۔ ایک عابد کا اس پر سے

گذر ہوا اور اس کی خراب حالت میں نظر کی جوان نے مستی کی نیند سے سر اٹھایا اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے جب مؤمنین گذرتے ہیں بیہودگی پر تو کریموں کی طرح گذر جاتے ہیں۔

شعر: إذا رَأيتَ أثيماً كُن ساتِراً وَّحليماً يا مَن يُقبِّحُ أمري لِم لا تمرُّ كريماً

ترجمہ:۔ جب تو کسی گنہگار کو دیکھے تو پردہ پوش اور بردبار بن جا۔ اے وہ شخص جسے میرے کام بُرے معلوم ہوتے ہیں تو کریم ہو کر کیوں نہیں گذرتا۔

قطعہ:۔ متاب اے پارسا روی از گنہگار بخشایندگی در وے نظر کن
اگر من ناجوانمردم بکردار تو بر من چوں جوانمرداں گذر کن

ترجمہ:۔ اے پرہیزگار گنہگاروں سے منہ مت پھیر۔ بخشش کے ساتھ اس کی طرف نظر کر۔
(۲) اگر میں عمل کے اعتبار سے جوانمرد نہیں ہوں۔ تو تو مجھ پر جوانمردوں کی طرح گذر کر۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ زمام باگ ڈور۔ جمع ازِمّۃ ہے۔ اختیار قابو۔ بروے اس پر سے۔ حالت سقیم بُری حالت۔ خراب حالت۔ خواب نیند۔ اذا مَرّوا جب وہ گذرتے ہیں۔ اللغو بیہودگی۔ کرام شریف لوگ۔ اثیما گنہگار۔ ساتراً پردہ پوشی کرنے والا۔ حلیم بردبار۔ یقبح وہ بُرا سمجھتا ہے۔ امری میرا کام۔ لِمَ لا تمرّ تو کیوں نہیں گذرتا۔ بخشایندگی بخشش۔ مہربانی۔ جوانمرد طاقتور۔ بر من مجھ پر۔ گذر کن گذر کر۔

اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ درویشوں و پرہیزگاروں کو چاہئے کہ گناہگاروں کو دیکھ کر اُن پر شفقت کریں اور اُن کے گناہوں کو چھپائیں اُن کو حقیر نہ جانیں اور اپنی نیکیوں کو خدا تعالیٰ کا فضل سمجھیں اور ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں اور قطعاً فخر نہ کریں۔ کیونکہ اس سے نیک کام سلب ہو جاتے ہیں اور عمل کی توفیق نہیں ہوتی۔

حکایت (۳۹) طائفہ رِنداں بخلافِ درویشے بدر آمدند و سخنانِ ناسزا گفتند و بزدند و برنجانیدند شکایت از بیطاقتی پیشِ پیرِ طریقت برد کہ چنیں حالے رفت گفت اے فرزند خرقۂ درویشاں جامۂ رضاست ہر کہ دریں کسوت تحمل بیمرادی نکند مدعیست نہ درویش و خرقہ برو حرام ست۔

ترجمہ:۔ اوباش لوگوں کی ایک جماعت درویش کی مخالفت کے لئے نکلی اور نامناسب باتیں کہیں اس کو مارا اور ستایا وہ فقیر بے طاقت ہونے کی وجہ سے اپنے پیر طریقت کے پاس (ان کی) شکایت لے گیا اور بیان کیا کہ ایسا حال گذرا۔ پیر نے کہا فقیر کی گدڑی رضا کا جامہ ہے جو شخص اس لباس میں نامرادی اور تکلیفوں کی برداشت نہیں کرتا دعویٰ کرنے والا ہے نہ کہ درویش اور گدڑی اس پر حرام ہے۔

فرد ؎ دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ عارف کہ برنجد تُنک آبست ہنوز

ترجمہ:۔ بڑا دریا پتھر سے گدلا نہیں ہوتا۔ جو عابد کہ رنجیدہ ہو جائے وہ ابھی تک تھوڑا پانی ہے۔

قطعہ:۔
گر گزندت رسد تحمل کن — کہ بعفو از گناہ پاک شوی
اے برادر چو عاقبت خاک ست — خاک شو پیش از انکہ خاک شوی

ترجمہ:۔(۱) اگر تجھ کو تکلیف پہونچے تو برداشت کر۔ اس لئے کہ معاف کرنے سے تو گناہ سے پاک ہو جائے گا۔
(۲) اے بھائی جب آخر کار خاک ہونا ہے۔ تو تو خاک ہو جا اس سے پہلے کہ (قبر میں) خاک ہو جائے۔

حلِ الفاظ و مطلب :۔ خلاف مخالفت کرنا۔ سخنانِ ناسزا نامناسب باتیں۔ بزدند انہوں نے مارا۔ برنجانیدن اور اس بزرگ کو ستایا۔ پیر طریقت مُرشد۔ خرقہ ٹکڑا کفنی۔ جامہ رضا اس سے مراد فقیری کی گدڑی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کو پہن کر خوش رہنا چاہئے۔ بے مُرادی ناکام ہونا۔ دریائے فرواں وہ دریا جس میں بہت زیادہ پانی ہو، وہ دریا جو بہت ہی زیادہ گہرا ہو تیرہ گدلا۔ سنگ پتھر۔ عارف خداشناش۔ تنک آب معمولی پانی۔ گزند نقصان۔ تکلیف۔ عفو معاف کرنا۔ عاقبت آخر کار۔ انجام کار۔ خاک مٹی۔

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ درویشوں کو فاسقوں اور نالائقوں کی ایذا اور رسائی پر صبر و تحمل سے کام لینا چاہئے اور ان کو معاف کر دینا چاہئے۔

حکایت منظوم (۴۰) :۔

ایں حکایت شنو کہ در بغداد — رایت و پردہ را خلاف افتاد
رایت از گردِ راہ و رنجِ رکاب — گفت با پردہ از طریقِ عتاب
من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم — بندۂ بارگاہِ سلطانیم
من ز خدمت دمے نیاسودم — گاہ و بیگاہ در سفر بودم
تو نہ رنج آزمودۂ نہ حِصار — نہ بیابان و باد و گرد و غبار

ترجمہ:۔(۱) یہ قصہ سن کہ (شہر) بغداد میں۔ جھنڈے اور پردے کے درمیان اختلاف ہو گیا۔
(۲) جھنڈے نے راستہ کی گرد و غبار اور ساتھ رہنے کی تکلیف۔ کا حال پردہ سے غصہ کے طریق پر کہا۔
(۳) میں اور تو دونوں ہی ایک بادشاہ کے ملازم ہیں۔ دربار سلطانی کے ہم دونوں غلام ہیں۔
(۴) میں خدمت سے ایک سانس کے لئے آرام نہیں پایا۔ وقت بے وقت سفر میں رہا۔
(۵) تو نے نہ کسی قسم کا رنج برداشت کیا اور نہ قلعہ کی لڑائی آزمایا۔ نہ جنگل اور ہوا اور نہ گرد و غبار سے تم کو واسطہ پڑا۔

حلِ الفاظ و مطلب :۔ حکایت منظوم یعنی اس حکایت کو بصورت اشعار بیان کیا ہے۔ بغداد ایک ملک کا نام ہے۔ رایت جھنڈا۔ اس حکایت میں جھنڈا سے مراد وہ سالک ہے جو راہِ سلوک میں محنت و مشقت برداشت کرنے کے باوجود اپنی ریاضت پر غرور اور فخر کرنے کی وجہ سے مقصد اصلی سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور پردہ سے مراد وہ سالک ہے جو تھوڑی محنت و ریاضت کرنے پر اپنی عاجزی کی بناء پر تجلیاتِ خداوندی کے مُشاہدہ سے فائز

الزام ہو جاتا ہے۔ گردِ راہ راستہ کی گرد و غبار رنج رکاب ساتھ رہنے کی مصیبت۔ طریق ...
طریق پر۔ خواجہ تاش یہ اصل میں تاش خواجہ ہے۔ تاش کے معنی غلام۔ اور خواجہ کے معنی ...
دربار۔ گاہ و بیگاہ وقت بے وقت۔ حصار قلعہ۔

قدم من بسعی پیشتر ست	پس چرا عزتِ تو بیشتر ست
تو بر بندگانِ مہ روئی	با کنیزان یاسمن بوئی
من فتادہ بدستِ شاگرداں	بسفر پائے بند و سر گرداں
گفت من سر بر آستاں دارم	نہ چو تو سر بر آسماں دارم
ہر کہ بیہودہ گردن افرازد	خویشتن را بگردن اندازد

ترجمہ:۔(۱) میرا قدم کوشش میں آگے ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تیری عزت زیادہ ہے۔
(۲) تو چاند جیسے چہرہ والے غلاموں۔ اور چنبیلی کی بو والی لونڈیوں کے پاس رہتا ہے۔
(۳) میں خادموں کے ہاتھوں میں پڑا ہوا۔ پیروں میں سفر کی بیڑی پڑی ہوئی اور پریشان رہتا ہوں۔
(۴) پردہ نے جواب دیا میں تو اپنا سر دروازے پر جھکائے رکھتا ہوں۔ تیری مانند آسمان پر سر نہیں رکھتا ہوں۔(یعنی تیری طرح تکبر نہیں کرتا ہوں۔
(۵) جو شخص بے فائدہ گردن بلند کرتا ہے وہ اپنے آپ کو گردن کے بل گراتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ قدم من میرا قدم۔ مہ روی چاند جیسا چہرہ۔ خوبصورت۔ یاسمن چنبیلی۔ شاگرداں ملازمین۔ سفر پائے بند پیر میں سفر کی بیڑی آستاں چوکھٹ۔ دروازہ۔ سرگرداں پریشان۔ سر بر آسماں داشتن فارسی میں یہ لفظ تکبر کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ بیہودہ بے فائدہ۔ افرازد بلند کرتا ہے۔ بگردن اندازد گردن کے بل گرا دیتا ہے۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ تکبر کرنا اور غرور کرنا بہت بُری بات ہے جو باعث ذلت ہے اور عاجزی وانکساری کرنا بہت اچھی بات ہے جو ترقی درجات کا سبب ہے۔

حکایت (۴۱): یکے از صاحبدلاں زور آزمائے را دید بہم آمدہ و کف بر دہاں انداختہ گفت ایں را چہ حالتست گفتند فلاں دشنام دادش گفت ایں فرومایہ ہزار من سنگ بر میدارد و طاقتِ سخنے نمی آرد۔

ترجمہ:۔ اللہ والوں میں سے ایک اللہ والے نے ایک پہلوان کو دیکھا کہ غصہ میں بھرا ہوا اور منہ میں جھاگ بھرے ہوئے ہے انہوں نے کہا کہ اس کی یہ کیا حالت ہے۔ لوگوں نے کہا کہ فلاں شخص نے اس کو گالی دی ہے۔ تو اللہ والے نے کہا کہ یہ کمینہ ہزار من کا پتھر اٹھا لیتا ہے اور ایک بات کے برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھ سکتا۔

قطعہ:۔

لافِ سر پنجگی ودعوئے مردی بگذار　عاجزِ نفسِ فرومایہ چہ مردے چہ زنے
گرت از دست بر آید دہنے شیریں کن　مردی آں نیست کہ مُشتے بزنی بر دہنے

ترجمہ:۔(۱) طاقت وری کی شیخی اور مردانگی کا دعویٰ چھوڑدے۔ کمینہ نفس سے عاجز مرد وعورت برابر ہیں۔
(۲) اگر تیرے ہاتھ سے ہوسکے تو کسی کا منہ میٹھا کر۔ مردانگی یہ نہیں ہے کہ کسی کے منہ پر مکہ مار دے۔

قطعہ:۔ اگر خود بر درد پیشانئے پیل　نہ مردست آنکہ درو ے مردمی نیست
بنی آدم سرشت از خاک دارند　اگر خاکی نباشد آدمی نیست

ترجمہ:۔(۱) اگر کوئی ہاتھی کی پیشانی بھی پھاڑڈالے۔ تو پھر بھی وہ مرد نہیں اگر اس کے اندر انسانیت نہیں ہے۔
(۲) حضرت آدمؑ کی اولاد مٹی سے پیدا کی گئی ہے۔ اگر وہ عاجزی کرنے والا نہ ہو تو آدمی نہیں ہے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ انداختہ ڈالا ہوا۔ فرومایہ کم عزت۔ کمینہ۔ طاقت شیخی ایک بات کی طاقت۔ لاف شیخی بگھارنا۔ اپنی تعریف کرنے والا۔ سر پنجگی پہلوانی۔ قوت۔ مردی مردانگی۔ نفس فرومایہ کمینہ نفس۔ مردمی انسانیت۔ خاکی متواضع۔ عاجزی کرنے والا۔ سرشت خمیر۔ فطرت۔ اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی بہادر وہ شخص ہے جو اپنے نفس پر قابو پالے اپنے دشمن اور مدِ مقابل کو پچھاڑ دینا یہ بہادری نہیں ہے۔

حکایت (۴۲) بزرگے را پرسیدم از سیرتِ اخوانِ صفا گفت کمینہ آنکہ مرادِ خاطر یاراں بر مصالحِ خویش مقدم دارد و حکما گفتہ اند برادر کہ در بندِ خویش ست نہ برادر ست و نہ خویش ست۔

ترجمہ:۔ میں نے ایک بزرگ سے کامل ترین درویش کا حال پوچھا انہوں نے کہا کہ کم سے کم مرتبہ یہ ہے کہ دوستوں کے کام کو اپنی مصلحتوں پر مقدم سمجھے۔ عقلمندوں نے کہا ہے جو بھائی اپنے کام کی فکر میں ہے وہ نہ بھائی ہے اور نہ اپنا عزیز ہے۔

فرد ؎ ہمرہ اگر شتاب کند در سفر بایست　دل در کسے مبند کہ دل بستہ تو نیست

ترجمہ:۔ ساتھی اگر سفر میں جلدی کرے تو تو ٹھہر جا۔ اس شخص سے دل نہ لگا جس کا دل تجھ سے نہ لگے۔

فرد ؎ چوں نبود خویش را دیانت و تقویٰ　قطع رحم بہتر از مودّتِ قربیٰ

ترجمہ:۔ جب اپنے رشتہ داروں میں دینداری اور پرہیزگاری نہ ہو۔ تو رشتہ دار سے قطع تعلق بہتر ہے رشتہ داروں کی محبت سے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ پُرسیدم پرسیدن سے واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ میں نے پوچھا۔ اخوان صفا کامل ترین

درویش۔ کمینہ کم تر لوگ۔ کم سے کم مرتبہ۔ مُراد خاطر یاراں دوستوں کی دلی آرزو۔ مصالح خویش مصلحت۔ دربند خویش است وہ شخص صرف اپنی ہی فکر میں لگا ہوا ہے۔ شتاب جلدی۔ بایست اور ایست ایستادن سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں تو کھڑا ہو جا۔ ٹھہر جا۔ مبند نہی حاضر ہے۔ مت باندھ۔ دیندار ہونا۔ تقویٰ، پرہیزگاری۔ قطع رحم رشتہ داروں سے تعلق قطع کرنا۔ مودت محبت۔ قربیٰ قرابت دار۔ رشتہ دار۔ اس حکایت میں شیخ سعدیؒ نے حقیقی درویش کی علامت ذکر کی ہے چنانچہ فرمایا کہ ایک بزرگ سے میں نے پوچھا کہ کامل ترین درویش کی پہچان کیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ ایسے حضرات کی ادنیٰ صفت یہ ہے کہ اپنے مقاصد اور ضروریات پر دوستوں کے مفاد کو ترجیح دیتے ہیں۔ اور فرد ثانی کا خلاصہ یہ ہے کہ درویشوں کو حکم الٰہی کے نافرمانوں سے تعلق رکھنا مناسب نہیں خواہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

یاد دارم کہ یکے مدعی دریں بیت بر قولِ من اعتراض کردہ بود و گفتہ کہ حق تعالیٰ در کتابِ مجید از قطعِ رحم نہی کردہ است و بمودّتِ ذوالقربیٰ فرمودہ و آنچہ تو گفتی مناقض آنست گفتم آیت وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰٓ أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا

ترجمہ:۔ مجھے یاد ہے کہ علم کا دعویٰ کرنے والوں میں سے ایک نے میرے اس شعر پر اعتراض کیا تھا اور کہا تھا کہ حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں قطع رحم سے منع فرمایا ہے اور رشتہ داروں کی محبت کا حکم فرمایا ہے اور جو کچھ کہ آپ نے فرمایا ہے اس کے خلاف ہے۔ میں نے کہا اور اگر ماں باپ کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرا جس کا تجھے علم نہیں ہے تو ان کی اطاعت مت کر۔

بیت ؎ ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد فدائے یک تنِ بیگانہ کآشنا باشد

ترجمہ:۔ اپنے ہزار ایسے جو خدا سے بیگانہ ہوں۔ اس ایک آدمی پر قربان جو غیر ہو مگر خداشناس ہو۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ مدّعی۔ دعویٰ کرنے والا۔ مخالف۔ بیت ج شعر۔ جمع ابیات۔ اعتراض اشکال۔ کتاب مجید بزرگ اور بابرکت کتاب۔ یعنی قرآن شریف۔ مناقض مخالف ان جاهداك الخ اگر وہ دونوں کوشش کریں۔ ان تشرک کہ تو شریک کرے۔ ہزار خویش اپنے ہزار۔ بیگانہ از خدا خداوند تعالیٰ سے دور۔ فدا قربان۔ یک تن ایک جسم۔ ایک شخص۔ آشنا اسم فاعل سماعی ہے۔ پہچاننے والا۔

اس حکایت میں شیخ سعدیؒ کا مقصد یہ ہے کہ درویش کو چاہئے کہ اپنے اوپر دوسروں کو ترجیح دے اور خدا کی نافرمانی کرنے والوں سے قطع تعلق کرلے۔ خواہ وہ نافرمان اپنا عزیز و رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

حکایت منظوم (۴۳):۔

پیر مردے لطیف در بغداد دُخترک را بہ کفش دوزے داد

مردکِ سنگدل چناں بگزید	لبِ دخترک کہ خون ازو بچکید
بامداداں پدر چناں دیدش	پیشِ داماد رفت و پرسیدش
کاے فرومایہ ایں چہ دندانست	چند خائی لبش نہ انبان ست
بمزاحت نگفتم ایں گفتار	ہزل بگذار و جِد ازو بردار
خوئے بد در طبیعتے کہ نشست	نرود جز بوقتِ مرگ از دست

ترجمہ:۔(۱) ایک خوش مزاج بوڑھے نے بغداد شہر میں۔ اپنی چھوٹی لڑکی کا نکاح ایک موچی سے کردیا۔
(۲) اس ذلیل سخت دل نے لڑکی کا ہونٹ۔ ایسا کاٹا کہ اس سے خون ٹپک پڑا۔
(۳) صبح کے وقت باپ نے جب اس کو اس طرح دیکھا۔ تو وہ داماد کے پاس گیا اور اس سے پوچھا۔
(۴) کہ اے کمینے یہ کیسے دانت ہیں۔ تو اس کے ہونٹ کو اس طرح چباتا ہے وہ تو رنگا ہوا چمڑہ نہیں۔
(۵) میں نے یہ قصہ مذاق کیلئے تم سے نہیں کہا ہے۔ تو مذاق کو چھوڑ اور جو اس میں واقعیت ہے اس سے فائدہ اٹھالے
(۶) بُری عادت جس طبیعت میں بیٹھ جاتی ہے۔ تو وہ پھر سوائے مرنے کے وقت کے ہاتھ سے جا نہیں سکتی۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ دُخترک دختر کی تصغیر ہے۔ چھوٹی لڑکی۔ کفش دوزے جوتا سینے والا۔ یعنی موچی۔ مردک مرد کی تصغیر ہے، ذلیل آدمی۔ سنگدل سخت دل۔ بے رحم۔ بگزید ب زائد ہے۔ گزیدن سے واحد غائب فعل ماضی ہے اس نے کاٹا۔ چکید چکیدن سے واحد غائب فعل ماضی مطلق ہے۔ ٹپکا۔ ایں چہ داندان ست یہ کیسے دانت ہیں۔ خائی خائیدن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے۔ تو چباتا ہے۔ انبان اس چمڑے کو کہتے ہیں جسے دباغت دی گئی ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اس کے ہونٹ میں کوئی دباغت شدہ چمڑہ نہیں ہے کہ اس پر تیرا کاٹنا کوئی اثر نہ کرے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم) مزاحت خوش طبعی کی بات۔ ہزل مذاق کی بات۔ جِدّ سنجیدہ بات۔

حضرت شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ اے مخاطب میں نے یہ واقعہ صرف ہنسی اور خوش مزاجی کے لئے بیان نہیں کیا۔ بلکہ تیرے لئے ضروری ہے کہ مذاق سے کنارہ کش ہو کر اس واقعہ میں سنجیدگی اور نصیحت کی جو باتیں ہیں اسے اختیار کر اور وہ نصیحت یہ ہے کہ جس کے اندر بُری عادت رچ بس جاتی ہے تو پھر انسان سے اسی وقت نکلتی ہے جب موت ہوتی ہے۔ اس سے پہلے نہیں چھوٹتی۔ الغرض اس حکایت کا فائدہ یہ ہے کہ بُری عادتیں جب طبیعت میں راسخ ہو جاتی ہیں اور طبیعت ثانیہ بن جاتی ہیں تو وہ مرنے سے پہلے نہیں چھوٹتیں۔ جیسا کہ کہاوت مشہور ہے۔ جبل گردد جبلت نہ گردد۔ کہ پہاڑ تو اپنی جگہ سے ٹل سکتا ہے مگر عادت اور فطری طبیعت نہیں بدلتی۔

حکایت (۴۴): آوردہ اند کہ فقیہے دخترے داشت بغایت زِشت رو بجائے زناں رسیدہ باوجود جہاز و نعمت کسے در مناکحتِ او رغبت نمی کرد۔

ترجمہ:۔لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک عالم فقیہ کی ایک لڑکی انتہائی بدصورت تھی۔ اور بالغ ہو گئی تھی، مال و دولت اور جہیز کے باوجود کوئی شخص اس سے نکاح کرنے کی خواہش نہیں کرتا تھا۔

فرد ؎ زشت باشد دبیقی و دیبا که بود بر عروسِ نازیبا

ترجمہ:۔ دبیقی اور دیبا بھی برے معلوم ہوتے ہیں۔ جبکہ بدصورت دولہن (کے جسم) پر ہو۔

فی الجملہ بحکم ضرورت باضریرے عقدِ نکاحش بستند و آوردہ اند کہ حکیمے دراں تاریخ از سراندیپ آمدہ بود کہ دیدۂ نابینا را روشن ہمی کرد فقیہ را گفتند چرا دامادِ خود را علاج نکنی گفت ترسم کہ بینا شود دخترم را طلاق دہد۔

ترجمہ:۔ حاصل کلام یہ ہے کہ مجبوراً ایک نابینا کے ساتھ شادی کر دی لوگ بیان کرتے ہیں کہ اسی زمانہ میں ایک حکیم سراندیب سے آیا تھا جو اندھوں کی آنکھیں بناتا تھا۔ مولوی صاحب سے لوگوں نے کہا کہ تو اپنے داماد کا علاج کیوں نہیں کرتا ہے اس نے جواب دیا کہ میں ڈرتا ہوں کہ وہ بینا ہو کر میری لڑکی کو طلاق دیدے۔

ع:۔ شوئے زنِ زشت روئے نابینا بہ

ترجمہ:۔ بدشکل عورت کا شوہر نابینا ہی بہتر ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ دخترے ایک لڑکی۔ بغایت زشت رو انتہائی بدصورت۔ بجائے زناں رسیدہ بالغ ہو گئی تھی۔ جہاز و نعمت جہیز و دولت۔ مناکحت ع نکاح کرنا۔ دبیق مصر کا بنا ہوا اعلیٰ قسم کا ریشمی کپڑا۔ عروس دولہن۔ نازیبا بدشکل۔ ضریر اندھا۔ دراں تاریخ اسی زمانے میں۔ روشن ہمی کرد روشن کر دیتا تھا۔ فقیہ وہ عالم جس کو علم فقہ سے واقفیت ہو۔ چرا کیوں۔ ترسم میں ڈرتا ہوں۔ طلاق دہد طلاق دیدے۔ شوئے شوہر۔ زنِ زشت روئے بدصورت عورت۔ اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ درویشوں کو دنیاوی معاملات میں بھی ہوشیار رہنا چاہئے جیسا کہ اس عالم نے اپنے داماد کا علاج نہیں کرایا۔

حکایت (۴۵): پادشاہے بدیدۂ استحقار در طائفۂ درویشاں نظر کردے یکے ازاں میاں بفراست بجای آورد و گفت اے مَلِک ما دریں دنیا بہ عیش از تو خوشتریم و بہ جیش از تو کمتریم و بمرگ برابریم و بقیامت بہتر انشاءاللہ تعالیٰ۔

ترجمہ:۔ ایک بادشاہ فقیروں کی ایک جماعت کو حقارت کی نظر سے دیکھا کرتا تھا۔ ان میں سے ایک نے دانائی سے اس بات کو سمجھ لیا اور کہا ہم اس دنیا میں زندگی کے معاملہ میں تجھ سے زیادہ اچھے ہیں اور لشکر میں تم سے کم ہیں اور مرنے میں برابر اور انشاءاللہ بروز قیامت اچھے ہونگے۔ زندگی گذرانے میں

مثنوی :۔ اگر کشور کشائے کامران ست وگر درویش حاجتمندِ نان ست
دراں ساعت کہ خواہند ایں و آں مرد نخواہند از جہاں بیش از کفن برد
چو رخت از مملکت بر بست خواہی گدائی بہتر ست از پادشاہی

ترجمہ:۔(۱) اگر کوئی بادشاہ کامیاب ہے۔ یا درویش روٹی کا ضرورت مند ہے۔
(۲) جس گھڑی یہ اور وہ مریں گے۔ دنیا سے کفن سے زیادہ کچھ نہیں لے جائیں گے۔
(۳) جب تجھے مملکت چھوڑ کر سامانِ سفر باندھنا ہی ہے۔ تو پھر ایسی بادشاہی سے فقیری اچھی ہے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ دیدہ استحقار حقارت کی نظر۔ جیش ع جمع جیوش۔ بمعنی لشکر۔ مرگ مرنا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔ کشور ف ولایت۔ اقلیم۔ ملک۔ دیس۔ کشور کشائے کوئی بادشاہ۔ کامراں کامیاب۔ ساعت وقت۔ گھڑی۔ خواہند چاہتے ہیں۔ بُرد لے جائے گا۔ رخت سامان۔ بست خواہی توکشادگی چاہتا ہے۔ باندھنا چاہتا ہے۔ گدائی فقیری۔

جہاں فقیر نے بادشاہ سے اور باتیں بھی کہی ہیں وہیں ایک بات یہ بھی کہی کہ سن لے ہم قیامت میں انشاء اللہ العزیز تم سے بہتر ہوں گے اس لئے کہ حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ غریب امیروں سے پانچ سو برس پہلے جنت میں پہنچ جائیں گے۔ الحاصل جب دنیا چھوڑ کر جانا ہی ہے تو بادشاہی سے فقیری کی زندگی ہی بہتر ہے۔

طریقت: ظاہر درویشی جامۂ ژندست و موئے سترده و حقیقتِ آن دل زندہ و نفس مردہ۔

ترجمہ:۔ درویشی کا ظاہر تو پھٹا پرانا کپڑا ہے اور منڈے ہوئے بال ہیں۔ اور اس کی حقیقت زندہ دل اور مرا ہوا نفس ہے۔

قطعہ:۔ نہ آں کہ بر درِ دعویٰ نشیند از خلقی وگر خلاف کنندش بجنگ بر خیزد
کہ گر ز کوہ فرو غلطد آسیا سنگے نہ عارفست کہ از راہِ سنگ بر خیزد

ترجمہ:۔(۱) وہ شخص فقیر نہیں جو دعویٰ کے دروازہ پر کمینہ پن کی وجہ سے بیٹھے۔ اور اگر اس سے اختلاف کریں تو لڑنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔
(۲) بلکہ اگر پہاڑ سے چکّی کے پاٹ کے برابر پتھر لڑھک آئے۔ تو وہ عارف نہیں ہے جو پتھر کے راستہ سے اُٹھ جائے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ ژند پھٹا پرانا۔ بوسیدہ۔ موئے سترده مونڈے ہوئے بال۔ سترده ستردن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ مونڈا ہوا۔ دل زندہ دل کا زندہ ہونا۔ نفس مُردہ نفس کا کچلا ہوا ہونا۔ مرا ہوا ہونا۔ خلقی کمینہ۔ بے وقوف۔ بر خیزد اٹھ جائے۔ خیزد خاستن سے فعل مضارع ہے۔ غلطد لڑھک جائے۔ فرو نیچے۔ آسیا سنگے چکّی کا پاٹ۔ مطلب یہ ہے کہ درویشوں کی علامت یہ ہے کہ ظاہر کے اعتبار سے پراگندہ حال

نظر آتے ہیں۔ اور ان کا لباس گدڑی ہی ہوتا ہے۔ لیکن ان کا باطن روشن اور زندہ ہوتا ہے۔ اور نفس کچلا ہوا ہوتا ہے۔ عارف اس کو نہیں کہتے کہ جو خالی دعوے ہی دعوے کرے اور اگر اس کے دعوے سے اختلاف کیا جائے تو وہ لڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اسی طرح وہ شخص بھی حقیقی عارف نہیں کہ اگر پتھر پہاڑ سے لڑھک کر آ رہا ہو تو وہ اس کے راستہ سے بھاگنے کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اس لئے کہ عارف کو اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ ہوتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے کہ کوئی تکلیف بغیر مشیت الٰہی کے اس کو نہیں پہونچ سکتی۔

طریقت:۔ طریق درویشاں ذکر ست و شکر و خدمت و طاعت و ایثار و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل ہر کہ بدیں صفتہا کہ گفتم موصوف ست بحقیقت درویش ست و اگر در قباست اما ہرزہ گرد بے نماز ہوا پرست ہوس باز کہ روزہا بشب آرد در بندِ شہوت و شبہا روز کند در خوابِ غفلت و بخورد ہر چہ در میاں آید و بگوید ہر چہ بر زباں آید رند ست و اگر در عباست۔

ترجمہ:۔ درویشوں کی راہ خدا کا ذکر کرنا ہے اور نعمت کا شکر ادا کرنا۔ اور خدمت کرنا۔ اور اطاعت۔ ایثار صبر۔ توحید پرستی۔ خدا پر بھروسہ کرنا اور رضائے الٰہی پر راضی رہنا۔ اور برداشت کرنا ہے۔ جو شخص ان صفتوں سے جو میں نے بیان کیں متصف ہو وہ حقیقت میں درویش ہے۔ اگر چہ وہ قیمتی لباس میں ہو۔ لیکن بے ہودہ گو۔ بے نماز۔ خواہشات کا پجاری۔ کہ شہوات کی فکر میں دنوں کو رات کردے اور غفلت کی نیند میں راتوں کو دن کردے۔ اور جو کچھ سامنے آئے کھائے اور جو زبان پر آئے بک دے وہ فاسق ہے اگر چہ کملی میں ہو۔

قطعہ:۔
اے درونت برہنہ از تقویٰ — کز بروں جامۂ ریا داری
پردۂ ہفت رنگ در بگذار — تو کہ در خانہ بوریا داری

ترجمہ:۔ (۱) اے وہ شخص کہ تیرا باطن پرہیزگاری سے خالی ہے۔ کہ باہر سے تو ریا کے کپڑے پہنے ہوئے ہے۔
(۲) دروازے پر سات رنگ کے پردے چھوڑ۔ جب تو گھر میں صرف بوریا رکھتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ طریق درویشاں درویشوں کی راہ۔ ذکر اللہ کو یاد کرنا۔ شکر نعمتوں پر اللہ کا شکر ادا کرنا۔ طاعت خداوند تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنا۔ ایثار اپنے نفع پر دوسرے کے نفع کو ترجیح دینا۔ توکل حق تعالیٰ پر بھروسہ کرنا۔ تسلیم سونپنا۔ سلام کرنا۔ رضائے الٰہی پر راضی رہنا۔ رند شریعت کی پابندی سے بے پرواہ۔ عبا علماء و صلحاء کا لباس۔ قبا بیش قیمت لباس۔ درونت تیرا باطن۔ بروں باہر۔ ظاہر۔ جامہ ریا دکھلاوے کا کپڑا۔ بگذار گذاشتن سے فعل امر ہے۔ تو چھوڑ۔

مثنوی:۔
دیدم گلِ تازہ چند دستہ — بر گنبدے از گیاہ بستہ

گفتم چہ بود گیاہِ ناچیز	تا در صفِ گل نشیند او نیز
بگریست گیاہ وگفت خاموش	صحبت نہ کند کرم فراموش
گرنیست جمال ورنگ وبویم	آخر نہ گیاہِ باغ اویم
من بندۂ حضرتِ کریم	پروردۂ نعمتِ قدیم
گر بے ہنرم وگر ہنر مند	لطف ست امیدم از خداوند
با آنکہ بضاعتے ندارم	سرمایۂ طاعتے ندارم
او چارۂ کارِ بندہ داند	چوں ہیچ وسیلتش نماند
رسمست کہ مالکانِ تحریر	آزاد کنند بندۂ پیر
اے بارِ خدای عالم آرای	بر سعدئے پیر خود بخشای
سعدی رہِ کعبہ رضا گیر	اے مردِ خدارہِ خدا گیر
بدبخت کسیکہ سر بتابد	زیں در کہ درِ دگر نیابد

ترجمہ:۔(۱) میں نے تازہ پھولوں کے چند گلدستے دیکھے۔ کہ ایک گنبد پر گھاس سے بندھے ہوئے رکھے تھے۔
(۲) میں نے کہا ناچیز گھاس کی کیا حیثیت ہے۔ کہ وہ بھی پھولوں کی صف میں بیٹھے۔
(۳) گھاس نے رو کر کہا خاموش رہ۔ شریف انسان صحبت کو فراموش نہیں کرتا۔
(۴) اگرچہ خوبصورتی اور رنگ وبو میرے اندر نہیں ہے۔ آخر کیا میں اس باغ کی گھاس نہیں ہوں۔
(۵) میں خداوند کریم کی بارگاہ کا بندہ ہوں۔ اور اس کی قدیم نعمت کا پروردہ ہوں۔
(۶) چاہے میں بے ہنر ہوں یا باہنر۔ مجھے خداوند قدوس سے مہربانی کی توقع ہے۔
(۷) اس کے باوجود کہ میں کوئی پونجی نہیں رکھتا ہوں۔ اور کسی طاعت کا سرمایہ نہیں رکھتا ہوں۔
(۸) وہ بندہ کے کام کا علاج جانتا ہے۔ جب کہ اس کا اور کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔
(۹) یہ ضابطہ ہے کہ آزادی کے مالک۔ بوڑھے غلام کو آزاد کردیتے ہیں۔
(۱۰) اے خدائے بزرگ، عالم کو آراستہ کرنے والے۔ اپنے بوڑھے سعدی کو معاف فرما۔
(۱۱) اے سعدی کعبۂ رضا کا راستہ پکڑ۔ اے مردِ خدا خدا کا راستہ اختیار کر۔
(۱۲) بدبخت وہ شخص ہے جو منہ موڑ لے۔ اس دروازے سے اس لئے کہ وہ دوسرا دروازہ بھی نہیں پائے گا۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ گل تازہ تازہ پھول۔ گیاہ گھاس۔ گریست گریستن سے واحد غائب فعل ماضی مطلق ہے۔ رویا۔ خاموش خاموشیدن سے امر حاضر ہے۔ چپ رہ۔ فراموش بھولنا۔ جمال خوبصورتی۔ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ میں خوبصورت و حسین نہیں اور میرے اندر رنگ وبو نہیں لیکن میں بھی تو اسی باغ کی

گھاس ہوں۔ مالکان تحریر وہ لوگ جو غلام آزاد کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ کعبہ رضا راضی ہونے کا کعبہ۔ مراد اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے کیونکہ خدا کی رضامندی کی طرف توجہ کرنا ایسا ہی ضروری ہے جس طرح نماز میں خانہ کعبہ کی جانب۔ کہ اس لئے کہ، کیونکہ۔ یہاں کاف تعلیلیہ ہے۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی ہر وقت پیش نظر رہے اپنی ریاضت و بندگی پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔

حکایت (۴۶) : حکیمے را پرسیدند از سخاوت و شجاعت کہ کدام بہتر ست گفت آں کس را کہ سخاوت ست بشجاعت حاجت نیست۔

ترجمہ:۔ لوگوں نے ایک حکیم سے پوچھا کہ سخاوت اور شجاعت میں سے کون بہتر ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ جو شخص سخی ہے اس کو شجاعت کی ضرورت نہیں۔

فرد ؎ بنشتِ ست بر گورِ بہرام گور کہ دستِ کرم بہ کہ بازوئے زور

ترجمہ:۔ بہرام گور کی قبر پر لکھا ہوا ہے۔ کہ سخاوت کا ہاتھ مضبوط بازو سے بہتر ہے۔

قطعہ:۔
نماند حاتم طائی ولیک تا بہ ابد بماند نام بلندش بہ نیکوئی مشہور
زکوٰۃ مال بدر کن کہ فضلہ رزرا چو باغباں بزند بیشتر دہد انگور

ترجمہ:۔ (۱) حاتم طائی نہیں رہا لیکن قیامت تک۔ اس کا بلند نام بھلائی میں مشہور رہے گا۔
(۲) مال کی زکوٰۃ نکالا کر اس لئے کہ انگور کی بڑھی ہوئی ٹہنیوں کو۔ جب باغبان کاٹ دیتا ہے تو انگور کا درخت بہت زیادہ انگور دیتا ہے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ کدام کون۔ زور طاقت، قوت۔ حاتم طائی عرب کا ایک معروف و مشہور سخی۔ بنو طے ایک قبیلہ ہے اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کو طائی کہا جاتا ہے۔ ابد ہمیشہ بدر کن نکال دے۔ نکالا کر۔ فضلہ رزار بڑھی ہوئی شاخیں۔ باغبان مالی۔ باغ کا محافظ۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر درویش روحانی درجات و مراتب حاصل کرنا چاہے تو سخاوت و فیاضی کرے اس لئے کہ سخاوت بہترین عبادت ہے۔

(تمام شد باب دوم بعون اللہ تعالیٰ)

ظفر ابن مبین عفا اللہ عنہما

خادم التدریس مدرسہ مرادیہ

مظفر نگر یوپی

......باب سوم در فضیلت قناعت......

(تیسرا باب صبر کی فضیلت کے بیان میں)

حکایت(۱) خواہندۂ مغربی در صف بزازانِ حلب میگفت اے خداوندانِ نعمت اگر شمارا انصاف بودے ومارا قناعت رسمِ سوال از جہاں برخاستے۔

ترجمہ:۔ ملک مغرب کا ایک بھیک مانگنے والا حلب کے کپڑا فروخت کرنے والوں کی جماعت میں کہہ رہا تھا اے دولت مندو۔ اگر تمہارے اندر انصاف ہوتا اور ہم میں قناعت ہوتی تو سوال کا رسم ورواج دنیا سے اٹھ جاتا۔

قطعہ:۔
اے قناعت توانگرم گرداں — کہ ورائے تو ہیچ نعمت نیست
کنجِ صبر اختیارِ لقمانؑ ست — ہر کرا صبر نیست حکمت نیست

ترجمہ:۔(۱) اے قناعت تو مجھ کو مالدار کردے۔ اس لئے کہ تیرے علاوہ کوئی نعمت ہی نہیں ہے۔
(۲) صبر کا گوشہ حضرت لقمان کا پسندیدہ ہے۔ جس شخص کو صبر نہیں دانائی نہیں ہے۔

حل الفاظ ومطلب:۔ باب ع بمعنی دروازہ۔ یہاں مجازاً حصہ کتاب مُراد ہے۔ اس کی جمع ابواب اور بیبان آتی ہے۔ سوم ف یہ عدد رُتبی کے لئے ہے یعنی مرتبہ اور رتبہ بیان کرنے کے لئے ہے۔ معنی ہیں تیسرا۔ فضیلت عربی لفظ ہے۔ بمعنی بزرگی۔ اس کی جمع فضائل آتی ہے۔ خواہندہ خواستن سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ بمعنی چاہنے والے۔ طلب کرنے والے۔ یہاں بھیک مانگنے والے اور فقیر مُراد ہے۔ مغربی یہ لفظ مغرب اور ی نسبتی سے مرکب ہے۔ معنی ہیں مغرب کا رہنے والا۔ جیسے۔ دیوبندی دیوبند کے رہنے والے کو کہتے ہیں صف ع صاد کے فتحہ کے ساتھ بمعنی جماعت، لائن، جمع صفوف۔ بزازان بزاز کی جمع ہے۔ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں کپڑا فروش۔ کپڑا فروخت کرنے والے۔ حلب ملک شام کا ایک مشہور شہر ش ہے۔ می گفت کہہ رہا تھا۔ اے حرف ندا ہے۔ نعمت اگر اس لفظ کو نون کے کسرہ کے ساتھ پڑھیں تو معنی انعام کے ہوں گے۔ اور اگر فتحہ نون کے ساتھ پڑھا جائے تو معنی تنعیم یعنی خوشگوار بنانا۔ اور اگر نون کے ضمہ کے ساتھ پڑھا جائے تو معنی ہوں گے۔ خوشی اور مسرت۔ شمارا تم لوگوں کو۔ شما جمع حاضر کی ضمیر ہے۔ انصاف باب انفعال کا مصدر ہے۔ بمعنی انصاف کرنا۔ حقوق کی رعایت کرتے ہوئے فیصلہ کرنا۔ عدل ومساوات کا لحاظ رکھنا۔ بودے ماضی تمنائی ہے۔ ہوتا۔ ما۔ ہم کو۔ ہم لوگوں میں۔ یہاں دونوں جگہ۔ را ظرف یعنی میں کے معنی میں ہے۔ رسم رواج، طریقہ۔ جمع رُسوم۔ سُوال سین کے ضمہ اور واؤ کے فتحہ کے ساتھ۔ بمعنی درخواست کرنا ہے۔ مانگنا۔ جمع اسئلۃ، سوالات۔ از بمعنی سے۔ برخاستے خواستن سے ماضی تمنائی ہے اٹھ جاتا، توانگر یہ لفظت کے ضمہ اور واؤ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ معنی ہیں، مالدار، امیر، دولتمند۔ ورائے ف ع علاوہ۔ سوا۔ کنج کاف کے ضمہ کے ساتھ بمعنی گوشہ۔ کونہ۔ کنارہ۔

صبر ع رُکنا۔ اختیار پسندیدہ۔ لقمانِ ایک مشہور حکیم کانام ہے۔ جس کے پند ونصائح معروف ومشہور ہیں مگر لیکن یہاں مطلقاً عقلمند کے معنی میں ہے۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کسی سے سوال کرنا بہت بُرا عیب ہے انسان کو قناعت وصبر سے کام لیناچاہئے۔ نیز مالدار کے لئے بخل کرنا بھی بہت بُرا عیب ہے۔ اگر مالدار بخل نہ کریں اور لوگوں کی ضروریات کالحاظ کرتے ہوئے ان کی اعانت کریں تو سوال اور مانگنے کا رسم ہی ختم ہو جائے لیکن آج چونکہ مالدار بھی بخل کرنے لگے اور اچھے خاصے تندرست لوگ قناعت کو پس پشت ڈال کر مانگنا ایک پیشہ بنالئے ہیں جو کہ بہت ہی بدترین عیب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر کی دولت عطا فرمائے آمین۔

حکایت (۲) دو امیر زادہ در مصر بودند یکے علم آموخت ودیگر مال اندوخت عاقبۃُ الامر یکے علامہ گشت وآں دگر عزیزِ مصر شد پس ایں توانگر بچشم حقارت در فقیہ نظر کردے وگفتے من بسلطنت رسیدم واں ہمچناں در مسکنت بماند گفت اے برادر شکرِ نعمت باری عزّ اِسمہٗ ہمچناں بر من افزوں تر ست کہ میراثِ پیغمبراں یافتم یعنی علم وترا میراثِ فرعون وہامان رسید یعنی مُلکِ مصر۔

ترجمہ:۔ امیر کے دولڑکے مصر میں تھے۔ ایک نے علم حاصل کیا اور دوسرے نے مال جمع کیا آخر کار ایک بڑا عالم ہو گیا دروہ دوسرا عزیزِ مصر ہو گیا۔ پس وہ مالدار حقارت کی نظر سے عالم کو دیکھا کرتا اور کہتا میں سلطنت کے مرتبہ تک پہونچ لیا اور یہ ویسا ہی مسکنت وغربت میں رہا عالم نے کہا اے بھائی اللہ عزاسمہ کی نعمت کا شکر میرے اوپر تجھ سے زیادہ واجب ہے۔ اسلئے کہ میں نے پیغمبروں کی میراث پائی یعنی علم اور تجھے فرعون اور ہامان کی میراث پہونچی یعنی ملکِ مصر۔

مثنوی:۔
من آں مورم کہ درپایم بمالند — نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند
کجا خود شکر ایں نعمت گزارم — کہ زورِ مردم آزارے ندارم

ترجمہ:۔ (۱) میں وہ چیونٹی ہوں کہ مجھ کو پاؤں میں پامال کرتے ہیں۔ میں بھڑ نہیں ہوں کہ میرے ڈنک سے لوگ روئیں۔

(۲) بھلا میں اس نعمت کا شکر کہاں ادا کر سکتا ہوں۔ کہ میں لوگوں کو ستانے کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔

حلّ الفاظ ومطلب:۔ زادہ جنا ہوا۔ دو امیر زادہ امیر کے دو لڑکے۔ مصر ایک شہر ہے جس کے بادشاہوں کا لقب فرعون ہوا کرتا تھا۔ علم جاننا۔ آموخت واحد غائب فعل ماضی مطلق۔ معنی سیکھا۔ دیگر دوسرا۔ اندوخت جمع کیا۔ عاقبۃُ الامر آخر کار۔ علامہ مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت زیادہ جاننے والا۔ بڑا عالم۔ عزیز مصر مصر کا عزیز۔ زمانہ سابق میں وزیرِ مصر کو عزیز کہتے تھے۔ فقیہ فاء کے فتحہ کے ساتھ بمعنی عالم۔ نظر کردی دیکھا کرتا۔ سلطنت سرداری۔ مسکنت غربت۔ فقر۔ عزاسمہ اسمہٗ میم کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ عز کا

فاعل بن رہا ہے۔ باری تعالیٰ کا نام باعزت ہے۔ افزوں تر زیادہ تر۔ میراث ع کسی کے مرنے کے بعد جو مال میں سے ترکہ ملتا ہے اس کو میراث کہتے ہیں۔ پیغمبراں پیغمبر کی جمع ہے۔ بمعنیٰ، قاصد۔ خبر پہونچانے والا۔ یافتم میں نے پایا۔ فرعون یہ قدیم بادشاہانِ مصر کا خطاب تھا۔ اس کی جمع فراعنہ آتی ہے۔ مگر یہاں فرعون سے مُراد وہ فرعون ہے جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔ اور اس کا نام مصعب بن ولید بن ریان تھا۔ اور ہامان اس کا وزیر تھا۔ مورم میں چیونٹی ہوں۔ بمالند میں ب زائد ہے۔ مالند۔ مالیدن سے جمع غائب کا صیغہ ہے۔ پامال کر دیتے ہیں۔ نہ زنبورم میں تتیا یعنی بھڑ نہیں ہوں۔ زنبور بمعنی بھڑ۔ جمع زنابیر۔ نیش ڈنک نالند نالیدن سے ہے معنی ہیں۔ فریاد کرتے ہیں۔ روتے ہیں۔ یہاں مضارع استقبال کے معنی میں ہے۔ یعنی روئیں۔ فریاد کریں۔ کجا ظرف مکان ہے۔ کہاں۔ گزارم ادا کروں۔ زور طاقت۔ آزاری ستانا۔ ندارم میں نہیں رکھتا ہوں۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ صبر و قناعت میں دین کا بھی فائدہ ہے اور دنیا کا بھی۔ اسی قناعت کی وجہ سے فقیر بھائی نے پیغمبروں کی میراث یعنی دولتِ علم حاصل کرلی تھی۔

حکایت (۳) درویشے راشنیدم کہ در آتشِ فاقہ می سوخت و خرقہ بخرقہ می دوخت و تسکینِ خاطرِ خود را می گفت۔

ترجمہ:۔ میں نے ایک فقیر کے متعلق سنا ہے کہ وہ فاقہ کی آگ میں جلتا تھا۔ اور پیوند پر پیوند لگاتا تھا۔ اور اپنے دل کی تسکین کے لئے کہتا تھا۔

شعر ۔ بنانِ خشک قناعت کنیم و جامۂ دلق کہ رنجِ محنتِ خود بہ کہ بارِ منّتِ خلق

ترجمہ:۔ ہم خشک روٹی اور پھٹے پُرانے کپڑے پر صبر کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اپنی مصیبت کا رنج مخلوق کے احسان کا بوجھ اٹھانے سے بہتر ہے۔

کسے گفتش چہ نشینی کہ فلاں دریں شہر طبعے کریم دارد و کرمے عمیم میاں بخدمتِ آزادگاں بستہ و بر درِ دلہا نشستہ اگر بر صورت چنانکہ ہست وقوف یابد پاسِ خاطرِ عزیزاں داشتن منّت دارد و غنیمت شمارد گفت خاموش کہ در پستی مردن بہ کہ حاجت پیش کسے بردن۔

ترجمہ:۔ کسی نے اس سے کہا تو بیٹھا کیوں ہے فُلاں آدمی اس شہر میں سخی طبیعت اور عام احسان رکھتا ہے۔ اور آزاد لوگوں کی خدمت کیلئے کمر باندھے رہتا ہے۔ اور لوگوں کے دلوں میں گھر کئے ہوئے ہے۔ اگر تیری صورتِ حال پر جیسا کہ ہے اطلاع پائے تو عزیزوں کا دلداری کرنا اپنے اوپر احسان جانے گا اور غنیمت شمار کرے گا۔ فقیر نے کہا چپ رہ اس لئے کہ فقر و فاقہ میں مر جانا کسی کے سامنے حاجت لے جانے سے بہتر ہے۔

قطعہ:۔ ہم رقعہ دوختن بہ والزامِ کنجِ صبر کز بہر جامہ رقعہ بر خواجگاں بنشت
حقا کہ با عقوبتِ دوزخ برابر است رفتن بپائے مردیئے ہمسایہ در بہشت

ترجمہ:۔(۱) گدڑی میں پیوند پر پیوند لگانا اور گوشۂ صبر کو لازم پکڑنا بہتر ہے۔ اس بات سے کہ کپڑے کے واسطے بڑے آدمیوں کے پاس خط لکھا جائے۔

(۲) خدا کی قسم دوزخ کے عذاب کے برابر ہے۔ پڑوسی کی مدد و نصرت سے بہشت میں جانا۔

حل الفاظ:۔ را علامتِ مفعول ہے۔ کہ کاف حرفِ بیانیہ ہے۔ آتش فاقہ مرکب اضافی ہے۔ فقر و فاقہ کی آگ۔ می سوخت سوختن سے ہے۔ جلتا تھا۔ خرقہ بخرقہ پیوند پر پیوند۔ می دوخت سیتا تھا۔ تسکین ع تسلی دینا۔ دلق دال اور لام کے فتحہ کے ساتھ معنی ہیں۔ گدڑی۔

کسے کسی نے۔ کوئی شخص۔ طبعے کریم سخاوت کرنے والی طبیعت۔ عمیم عام۔ آزادگان آزاد کی جمع ہے۔ وہ حضرات جو دنیا کی بندشوں سے آزاد ہوں مراد فقراء ہیں۔ بستہ باندھا ہوا۔ نشستہ۔ بیٹھا ہوا۔ چنانکہ جس طرح کہ۔ جیسا کہ۔ وقوف ع واقف ہونا۔ مطلع ہونا۔ عزیزاں عزیز کی جمع ہے۔ بمعنی جناب والا۔ خاموش چپ رہ۔ فقیر محتاج گی۔ حاجت ضرورت۔ بُردن لے جانا۔ رقعہ پیوند لگے ہوئے کپڑے۔ الزام لازم پکڑنا۔ کنج صبر صبر کا گوشہ۔ بہر جامہ کپڑے کے واسطے۔ خواجگاں خواجہ کی جمع ہے۔ بڑے لوگ۔ بنشت یہ اصل میں بنوشت ہے وزن شعری کی وجہ سے واو کو حذف کر دیا۔ حقا یقیناً۔ خدا کی قسم۔ عقوبت عربی۔ سزا دینا۔ پامردی مدد و نصرت۔ ہمسایہ پڑوسی۔ اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص محتاج و غریب ہو اور فقر و فاقہ میں زندگی گذر رہی ہو تو ایسی حالت میں صبر و قناعت سے کام لینا چاہئے۔ سوال نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ مانگنا اور ہاتھ پھیلانا اس قدر ذلت کی بات ہے کہ دوزخ میں جانے کے برابر ہے۔ تو معلوم ہوا کہ فقر و فاقہ کو برداشت کرنا مالداروں کے پاس ہاتھ پھیلانے سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔

حکایت (۴) یکے از ملوکِ عجم طبیبے حاذق را بخدمتِ محمد ﷺ فرستاد سالے چند در دیارِ عرب بود کسے تجربہ پیش او نیاورد و معالجتے ازوے در نخواست پیش پیغمبر ﷺ آمد و گلہ کرد کہ مرا ایں بندہ را برائے معالجتِ اصحاب بخدمت فرستادہ اند دریں مدت کسے التفاتے نکرد تا خدمتے کہ بر بندہ معین است بجا آرد رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام گفت ایں طائفہ را طریقے ہست کہ تا اشتہا غالب نشود نخورند و ہنوز اشتہا باقی بود کہ دست از طعام بدارند حکیم گفت ہمیں است موجبِ تندرستی زمین خدمت ببوسید و رفت۔

ترجمہ:۔ عجم کے بادشاہوں میں سے کسی نے ایک ماہر طبیب کو رسول اکرم ﷺ کی خدمت بابرکت میں بھیجا وہ حکیم چند سال تک عرب کے شہروں میں رہا کوئی آدمی علاج کے لئے اس کے پاس نہیں آیا اور کسی قسم کے علاج کی اس سے خواہش نہیں کی وہ حکیم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اور شکایت کی کہ خاص کر اس غلام کو اصحاب کے علاج کے ہی لئے خدمت میں بھیجا ہے۔ اس مدت میں کسی نے توجہ نہیں کی تاکہ جو خدمت بندہ کے سپرد کی گئی تھی اس کو بجالائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس جماعت کا ایک طریقہ ہے کہ جب تک بھوک خوب نہیں لگتی نہیں کھاتے اور ابھی تھوڑی بھوک باقی رہتی ہے کہ کھانے سے ہاتھ کھینچ لیتے ہیں۔ طبیب نے کہا یہی تندرستی کا سبب ہے پس زمین کو بوسہ دیا اور وہاں سے روانہ ہو گیا۔

مثنوی :۔

سخن آنگہ کند حکیم آغاز	یا سر انگشت سوئے لقمہ دراز
کہ زناگفتنش خلل زاید	یا ز ناخوردنش بجاں آید
لاجرم حکمتش بود گفتار	خوردنش تندرستی آرد بار

ترجمہ:۔(۱) عقلمند اس وقت گفتگو کرنا شروع کرتا ہے۔ یا ہاتھ لقمے کی طرف اس وقت بڑھاتا ہے۔

(۲) کہ اس کے نہ بولنے سے خلل پیدا ہوتا ہے۔ یا کھانا نہ کھانے کی وجہ سے جان پر بن جاتی ہو۔

(۳) یقیناً اس کی گفتگو حکمت ہوتی ہے۔ اور اس کا کھانا تندرستی کا پھل دیتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ عجم عرب کے علاوہ ممالک کو عجم کہتے ہیں۔ طبیبی میں ی وحدت کے لئے ہے ایک طبیب۔ حکیم۔ معالج۔ حاذق ماہر۔ را مفعول کی علامت ہے۔ محمد حضور پر نور ﷺ کا نام نامی اسم گرامی ہے۔ فرستاد بھیجا۔ سالے میں ی تنکیر کے لئے ہے۔ چند سال۔ تجربہ تاء کے فتحہ، جیم کے سکون اور راء کے کسرہ اور باء کے فتحہ کے ساتھ معنی ہیں آزمائش۔ علاج۔ پیش وے اس کے پاس۔ اس کے سامنے۔ نیامد نہیں آیا۔ معالجت علاج کرنا۔ ازوی اس سے۔ مرایں خاص کر یہ۔ اصحاب صاحب کی جمع ہے۔ بمعنی ساتھی۔ التفات توجہ کرنا۔ معین متعین کیا گیا ہے۔ بجا آرد انجام دے۔ طائفہ جماعت۔ اشتہا خواہش۔ بھوک۔ غالب اکثر۔ خوب۔ بدارند رکھتے ہیں۔ یہاں کھینچ لینے کے معنی میں ہے۔ ہمیں ست یہی ہے۔ آغاز شروع۔ سر انگشت انگلی کا پرو۔ مراد ہاتھ ہے۔ سُوئے لقمہ لقمے کی طرف۔ دراز بڑھانا۔ پھیلانا۔ ز اصل میں از ہے قافیہ کی رعایت کی وجہ سے ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ زناگفتنش اس کے نہ بولنے سے، لفظ "ز" اصل میں از تھا، ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ خلل خاء اور لام اول کے فتحہ کے ساتھ۔ بمعنی نقصان۔ زاید زائیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے پیدا ہوتا ہے۔ لاجرم یقیناً۔ بار پھل۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ صحت کے برقرار رکھنے کے لئے کم کھانا بہت ضروری ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا یہی طریقہ تھا جو اس حکایت میں ذکر کیا گیا ہے اور کم کھانے سے باطن بھی درست ہوتا ہے۔ عقلمند اسی کا نام ہے جو بلا ضرورت بات نہ کرے اور بلا ضرورت نہ کھائے۔

حکایت (۵) :۔ در سیرتِ اردشیر بابکاں آمدہ است کہ حکیم عرب را پرسیدند کہ روزے چہ مایہ طعام باید خوردن گفت صد درم کفایت کند گفت ایں قدر چہ قوت دہد گفت ھٰذا المِقدارُ یَحمِلُكَ وما زَادَ عَلیٰ ذٰلك فَانتَ حاملہٗ یعنی ایں قدر ترا برپا میدارد وہرچہ بریں زیادت کنی حمّالِ آنی۔

ترجمہ:۔ اردشیر بابکان کے احوال میں مذکور ہوا ہے کہ عرب کے ایک طبیب سے پوچھا کہ ایک دن میں کس قدر کھانا کھانا چاہئے۔ اس نے جواب دیا کہ سو درہم (یعنی ڈیڑھ پاؤ سے کچھ کم) کافی ہے۔ اس نے کہا اتنی مقدار کیا طاقت دیگی۔ حکیم نے کہا یہ مقدار تجھے اٹھائے گی اور جو اس پر زائد ہو گی تو اس کا بوجھ تجھے اٹھانا ہو گا۔ یعنی اس قدر تجھے زندہ رکھے گی۔ اور جو کچھ اس پر بڑھ جائے گا تو اس کا بوجھ آپ پر ہوگا۔

شعر:۔ خوردن برائے زیستن وذکر کردن ست تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست

ترجمہ:۔ کھانا زندہ رہنے اور عبادت کرنے کے لئے ہے۔ اور تو اس کا معتقد ہے کہ زندگی کھانے کیلئے ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ سیرت بمعنی عادت۔ یہاں سیرت سے مراد وہ کتاب تاریخ ہے جس میں اردشیر بابکان کا حال مرقوم ہے۔ اردشیر بابکان میں الف کے فتحہ اور راء کے سکون اور دال کے موقوف کے ساتھ ہے۔ اور شیر میں یائی مجہول ہے۔ اردشیر ایک بادشاہ کا نام ہے جو ظلم وستم میں مشہور تھا۔ اور یہ ساسان بن ساسان نبیرہ بہمن اور بابک کا نواسہ ہے اسی لئے اس کو بابک کی طرف نسبت کرتے ہوئے بابکان کہا جاتا ہے۔ (حاشیہ گلستاں) چہ مایہ کس قدر۔ صد درم سو درہم۔ جس کے انیس (۱۹) تولے بنتے ہیں، اور سنگ سے مراد وزن ہے۔ وھذا المقدارُ یحملك الخ یعنی اتنی مقدار تجھے اٹھائے گی یعنی زندہ رکھے گی اور جو اس سے زائد ہو گی اس کو تجھے برداشت کرنا پڑے گا یعنی وہ تجھ پر گراں گذرے گی۔ برپا قائم ہو گی۔ زیادت اضافہ۔ حمّال بوجھ اٹھانے والا۔ زیستن زندہ رہنا۔ معتقد اعتقاد کرنے والا۔ بہر خوردن کھانے کے واسطے۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ کم کھانے میں صحت برقرار رہتی ہے زیادہ کھانے کی وجہ سے صحت خراب ہو جاتی ہے۔ یہ بات تو آج سے بہت پہلے کی ہے جبکہ اس زمانے میں آدمی طاقتور بھی ہوا کرتے تھے اور آج کے انسان تو بہت ہی کمزور ہیں اس لئے انھیں چاہئے کہ اس سے بھی کم کھائیں تاکہ تندرستی اور صحت باقی رہے۔

حکایت (۶) : دو درویش خراسانی ملازمِ صحبتِ یکدیگر سفر کردندے یکے ضعیف بود کہ بعد دو شب افطار کردے و دیگر قوی کہ روزے سہ بار خوردے اتفاقاً بردرِ شہرے بہ تہمتِ جاسوسی گرفتار آمدند ہر دو را بخانہ در کردند و بگل بر آوردند بعد از دو ہفتہ کہ معلوم شد کہ بیگناہ اند قوی را دیدند مردہ و ضعیف جاں بسلامت

بردہ مردم دریں عجب بماندند حکیمے گفت خلافِ ایں عجب بودے کہ ایں بسیار خوار بودہ است طاقتِ بینوائی نیاورد وہلاک شد وآں دگر خویشتن دار بود لاجرم بر عادتِ خویش صبر کرد وبسلامت خلاص یافت۔

ترجمہ:۔ملک خراسان کے دو فقیر ایک ساتھ رہتے اور ایک ساتھ سفر کرتے تھے۔ان میں ایک کمزور بڈھا تھا جو دو رات کے بعد کھانا کھاتا تھا۔ اور دوسرا طاقتور تھا جو ایک دن میں تین مرتبہ کھاتا تھا۔ اتفاقاً ایک شہر کے دروازے پر جاسوسی کی تہمت میں دونوں گرفتار ہوگئے۔اور دونوں کو ایک کوٹھری میں قید کردیا اور مٹی سے دروازہ بند کردیا دو ہفتہ کے بعد جو معلوم ہوا کہ دونوں بے گناہ ہیں۔لوگوں نے دروازہ کھولا طاقتور کو دیکھا کہ وہ مرگیا تھا اور کمزور بڈھا صحیح سلامت تھا۔ آدمی اس سے تعجب میں رہ گئے ایک عقلمند نے کہا اگر اس کے خلاف ہوتا تو تعجب ہوتا اس لئے کہ یہ زیادہ کھانے والا تھا۔ فقر وفاقہ کی برداشت نہ کرسکا اور مرگیا۔اور وہ دوسرا مصیبت پر صبر کرنے والا تھا۔ مجبوراً اپنی عادت کے مطابق صبر کیا۔اور سلامتی کے ساتھ چھٹکارا پایا۔

قطعہ:۔ چو کم خوردن طبیعت شد کسے را چو سختی پیشش آید سہل گیرد
وگر تن پرورست اندر فراخی چو تنگی بیند از سختی بمیرد

ترجمہ:۔(۱) جب کم کھانا کسی کی عادت بن گئی۔جب سختی سے سامنا ہوگا تو وہ اسے آسان سمجھے گا۔
(۲) اور اگر کشادگی کے زمانہ میں جسم جسم پرور ہو۔تو جب وہ تنگی دیکھے گا سختی سے مرجائے گا۔

حل الفاظ و مطلب :۔ خراسان خاء کے ضمہ کے ساتھ ایران کا ایک شہر ہے۔ ملازم صحبت الخ ایک دوسرے کے ساتھ رہتا تھا۔ افطار کھانا کھانا۔ خوردی کھاتا۔ شہرے ایک شہر۔ بہ تہمت جاسوسی جاسوسی کی تہمت میں۔ ہر دورا دونوں کو۔ درکردند قید کردیا۔ گل مٹی۔ معلوم شد پتہ چلا۔ گشادند لوگوں نے دروازہ کھولا۔ عجب تعجب۔ حکیمے ایک عقلمند۔ اگر خلاف ایں بودے اگر اس کے خلاف ہوتا۔ بسیار خوار بہت زیادہ کھانے والا۔ بینوائی فاقہ کشی۔ ہلاک مرجانا۔ برعادت خود اپنی عادت پر۔ صبر رکنا۔ خلاص چھٹکارا۔ چو حرف شرط ہے۔ اصل میں چوں تھا۔وزن شعری کی وجہ سے ن کو حذف کردیا گیا ہے۔ اس کے معنی ہیں۔جب۔ طبیعت عادت۔ سختی مصیبت۔ سہل آسان۔ تن بوڈی۔ جسم۔ پرور پالنے والا۔ فراخی کشادگی۔ میرد مرجائے گا۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ بھوکا رہنے اور روزہ رکھنے کی عادت ڈالنا چاہئے۔ اس لئے کہ یہ عادت دنیا میں بھی کام آتی ہے اور آخرت میں باعث ثواب ہوتی ہے۔

حکایت(۷) : یکے از حکما پسر را نہی ہمی کرد از بسیار خوردن کہ سیری مردم رارنجور کند گفت اے پدر گرسنگی خلق را بکشد نشنیدہ کہ ظریفاں گویند بہ سیری مردن بہ کہ گرسنگی بردن گفت اندازہ نگہدار کُلُوا وَاشرَبوا وَلا تُسرِفوا۔

ترجمہ:۔ حکیموں میں سے ایک حکیم اپنے بیٹے کو زیادہ کھانے سے منع کرتا تھا اس لئے کہ پیٹ بھر کھانا آدمی کو بیمار کرتا ہے بیٹے نے کہا کہ اے باپ بھوک مخلوق کو مار ڈالتی ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ خوش مزاج لوگ کہتے ہیں کہ پیٹ بھرا ہوا مرنا بھوکے مرنے سے بہتر ہے۔ باپ نے کہا کہ اندازہ کا خیال رکھ۔ کھاؤ پیو اور فضول خرچی مت کرو۔

شعر:۔ نچنداں بخور کز دہانت بر آید ۔ نہ چنداں کہ از ضعف جانت بر آید

ترجمہ:۔ نہ اتنا زیادہ کھا کہ تیرے منہ سے نکل پڑے۔ اور نہ اتنا کم کھا کہ کمزوری سے تیری جان نکلنے لگے۔

قطعہ:۔ با آنکہ در وجودِ طعامست عیش نفس ۔ رنج آورد طعام کہ بیش از قدر بود
گر گلشکر خوری بہ تکلف زیاں کند ۔ ور نانِ خشک دیر خوری گلشکر بود

ترجمہ:۔ (۱) اس بات کے باوجود کہ کھانے میں نفس کی لذت موجود ہے۔ وہ کھانا جو مقدار سے زیادہ ہوتا ہے بیمار کر دیتا ہے۔
(۲) اگر گل شکر مٹھائی تو زبردستی کھائے گا تو نقصان کرے گی۔ اور اگر سوکھی روٹی دیر سے خوب بھوک لگنے پر کھائے گا تو گل شکر کا کام دے گی۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ نہی منع کرنا۔ سیری چھکنا۔ گرسنگی بھوکا شخص۔ ظریفاں ظریف کی جمع ہے۔ خوش طبع لوگ۔ نگہدار خیال رکھ۔ نچنداں نہ اتنا۔ کزِ دہانت کہ تیرے منہ سے۔ بر آید نکل پڑے۔ جانت تیری جان۔ کُلُوا کھاؤ۔ اشربوا پیو۔ لاتُسرفوا فضول خرچی مت کرو۔ عیش نفس نفس کی لذت۔ قدر اندازہ۔ گل شکر پھول اور شکر کا مجموعہ۔ مُراد۔ گل قند۔ زیاں۔ تکلف زبردستی۔ نانِ خشک سوکھی روٹی۔

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا والوں کو چاہئے کہ وہ درمیانہ کھانا استعمال کریں۔ اور فقیروں کو اس سے بھی کم کھانا چاہئے۔

حکایت (۸) : رنجورے را گفتند دلت چہ میخواہد گفت آنکہ دلم چیزے نخواہد۔

ترجمہ:۔ ایک بیمار سے لوگوں نے پوچھا تیرا دل کس چیز کو چاہتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میرا دل کسی چیز کی خواہش نہیں کرتا۔

شعر:۔ معدہ چو پر گشت شکم درد خاست ۔ سود ندارد ہمہ اسباب راست

ترجمہ:۔ معدہ جب بھر گیا اور پیٹ میں درد اٹھا۔ تو تمام صحیح تدبیریں بھی کوئی فائدہ نہیں رکھتیں۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ چہ می خواہد کیا چاہتا ہے۔ کس چیز کی خواہش کرتا ہے۔ گفت اس نے کہا۔ چیزے نخواہد میں ی تنکیر کیلئے ہے۔ کسی چیز کی خواہش نہیں کرتا۔ معدہ عربی لفظ ہے۔ پیٹ کے اندر کی تھیلی جس میں کھانا رہتا ہے اور ہضم ہوتا ہے۔ پُر پاء کے ضمہ کے ساتھ بمعنی بھرنا۔ شکم شین کے کسرہ کے ساتھ معنی

ہیں۔ پیٹ۔ درد خاست درد اٹھا۔ سُود سین کے ضمہ اور واؤ کے سکون کے ساتھ معنیٰ ہیں۔ فائدہ مند۔ اسباب جمع سبب کی جمع ہے۔ ذرائع، وسائل، تدبیریں۔ راست صحیح اور درست۔ یہ لفظ اسباب کی صفت واقع ہے۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ زیادہ کھانا ندامت کا باعث ہوتا ہے۔ اور نقصان دہ ہے اور صحت کے لئے بہت ہی مضر ہے اسی لئے انسان کو چاہئے کہ کھانے میں احتیاط کو مدِ نظر رکھے۔

حکایت (۹): بقالے را درمے چند بر صوفیاں گرد آمدہ بود در واسط ہر روز مطالبت کردے و سخنہای باخشونت گفتے واصحاب از تعنّتِ او خستہ خاطر ہمی بودند واز تحمّل چارہ نبود صاحبدلے دراں میاں گفت نفس را وعدہ دادن بطعام آسان ترست کہ بقال را بدرم۔

ترجمہ:۔ ایک غلہ فروش کے چند درہم صوفیوں پر قرض ہو گئے تھے شہر واسط میں روزانہ مطالبہ کرتا۔ اور سخت سخت باتیں کہتا۔ صوفیوں کے یار و دوست اس کی سرکشی سے رنجیدہ دل رہا کرتے تھے۔ اور سوائے برداشت کرنے کے کوئی چارہ نہ تھا۔ ایک اہل دل نے ان میں سے کہا کہ نفس سے کھانے کا وعدہ کرنا زیادہ آسان ہے غلہ فروش سے درہم کا وعدہ کرنے سے۔

قطعہ:۔ ترکِ احسانِ خواجہ اولیٰ تر	کا حتمالِ جفائے بوّابان
بہ تمنائے گوشت مردن بہ	کہ تقاضائے زشت قصابان

ترجمہ:۔ (۱) بڑے آدمیوں کے احسان کے فوائد کا چھوڑنا زیادہ اچھا ہے۔ بمقابلہ دربانوں کی سختیاں برداشت کرنے کے۔

(۲) گوشت کی آرزو میں مر جانا بہتر ہے۔ بمقابلہ قصائیوں کے سخت تقاضہ اٹھانے کے۔

حلِ الفاظ:۔ بقال ع اسکے معنیٰ ہیں سبزی فروخت کرنے والا۔ لیکن یہاں غلہ فروش کے معنیٰ میں مستعمل ہے۔ بقالے ایک سبزی فروش۔ درمے چند چند درہم۔ صوفیاں صوفی کی جمع ہے۔ اس سے مراد کمبل پوش فقیر ہیں۔ واسط فارس کے ایک شہر کا نام ہے۔ ہر روز روزانہ۔ مطالبت مطالبہ کرنا۔ تقاضہ کرنا۔ سخنہائے باخشونت سخت اور سست باتیں۔ اصحاب صاحب کی جمع ہے۔ دوست، یار، ساتھی۔ تعنّت سرکشی۔ زبان درازی۔ خستہ خاطر رنجیدہ دل۔ وعدہ دادن وعدہ کرنا۔ طعام کھانا۔ جمع اطعمہ۔ آسان ترست بہت زیادہ آسان ہے۔ کہ کاف حرف مقابلہ کیلئے ہے۔ درم چاندی کا ایک سکہ جواب ۳-۱/۲ ماشہ ہوتا ہے۔ ترک ع چھوڑنا۔ احسان خواجہ بڑے لوگوں کا احسان۔ احتمال برداشت کرنا۔ جفا ظلم۔ بوابان بواب کی جمع ہے، معنیٰ ہیں، دربان۔ تمنا آرزو، خواہش۔ زشت قصابان قصائیوں کی سختی۔ بدگوئی۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ ادھار لے کر کام چلانا بُری عادت ہے۔ کیونکہ اسکی وجہ سے بعض دفعہ رُسوائی اٹھانی پڑتی ہے۔ لہٰذا ادھار لے کر کام چلانے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

حکایت (۱۰) : جوانمردے را در جنگِ تاتار جراحتے رسید کسے گفت فلاں بازرگان نوش دارو دارد اگر بخواہی باشد کہ دریغ ندارد گویند بازرگان بخل معروف بود۔

ترجمہ:۔ ایک طاقتور اور جوانمرد کو تاتار کی لڑائی میں زخم پہونچا۔ ایک آدمی نے اس سے کہا فلاں تاجر کے پاس نوش دارو (دواء) ہے اگر تو مانگے تو ممکن ہے کہ محروم نہیں رکھے گا۔ لوگ کہتے ہیں کہ سوداگر کنجوسی اور بخل میں معروف و مشہور تھا۔

شعر: گر بجائے نانش اندر سفرہ بودے آفتاب تا قیامت روز روشن کس ندیدے در جہاں

ترجمہ:۔ اگر اسکی روٹی کی جگہ دستر خوان میں آفتاب ہوتا۔ تو قیامت تک کوئی شخص دنیا میں روشن دن نہ دیکھ پاتا

جواں مرد گفت اگر دارو خواہم از وی دہد یا ندہد و اگر دہد نفع کند یا نکند بارے خواستن از وی زہر کشندہ است۔

ترجمہ:۔ جوانمرد نے کہا کہ اگر میں دوا مانگوں تو معلوم نہیں وہ دے یا نہ دے اور اگر دے بھی تو دوا فائدہ کرے یا نہ کرے۔ بہر حال اس سے ایک بار سوال کرنا مارڈالنے والا زہر ہے۔

شعر:۔ ہر چہ از دوناں بمنت خواستی در تن افزودی و از جاں کاستی

ترجمہ:۔ جو کچھ تو نے کمینے لوگوں سے خوشامد کر کے مانگا۔ تو جسم میں تو بڑھ گیا اور روح گھٹ گئی۔

حکیماں گفتہ اند اگر آبِ حیات فروشند فی المثل بآبروی دانا نخرد کہ مُردن بعزت بہ از زندگانی بمذلت۔

ترجمہ:۔ عقلمندوں نے کہا ہے کہ اگر آبِ حیات آبرو کے بدلے لوگ فروخت کریں۔ تو عقلمند نہ خریدے گا اس لئے کہ عزت کے ساتھ مر جانا ذلت کی زندگی سے بہتر ہے۔

شعر:۔ اگر حنظل خوری از دستِ خوشروی بہ از شیریں ز دستِ ترشروی

ترجمہ:۔ اگر اچھی عادت والے کے ہاتھ سے تو اندرائن کھائے تو وہ تُرش رو کے ہاتھ سے مٹھائی (کھانے) سے بہتر ہے۔

حلِ الفاظ و مطلب :۔ جوانمردے یہ لفظ جواں اور مرد اور یائی مجہول سے مرکب ہے۔ جس کے معنی ہیں ایک طاقتور آدمی۔ ایک جوان آدمی۔ تاتار ترکستان کا علاقہ۔ جنگ تاتار اس سے چنگیز خاں اور ہلاکو خاں کے حملے مراد لیے گئے ہیں۔ یہ حملہ انہوں نے اسلامی ملکوں پر کیے تھے۔ جراحتے رسید زخم پہونچا۔ یعنی زخمی ہوگئے۔ نوش دارو یہ ایک دوا کا نام ہے جو زخموں اور ان کی تمام تکالیف کو دور کرتی ہے۔ اگر بخواہی اگر آپ چاہیں گے۔ مانگیں گے۔ باشد ممکن ہے۔ کہ ربط کے لئے ہے۔ دریغ منع کرنا۔ محروم کرنا۔ معروف مشہور۔ نان

روٹی۔ سفرہ دستر خوان۔ ازو اصل میں ازاو تھا۔ معنی ہیں اس سے۔ بارے۔ خواستن ایک مرتبہ مانگنا۔ زہر شدہ واست زہر قاتل ہے۔ افزودی تو بڑھائے گا۔ کاست گھٹنا۔ آب حیات زندگی کا پانی۔ امرت۔ جس کے پینے سے موت نہیں آتی۔ کہتے ہیں کہ حضرت خضر نے آب حیات پیا تھا۔ فروشند اتنی مثال کے طور پر اپنی عزت کے بدلے بیچ ڈالیں۔ نخرد نہیں خریدیں گے۔ کہ کاف علت کے لئے ہے۔ مذلت ذلت کی جگہ۔ ترش رو بُرے مزاج والا۔ خوش رو خوش مزاج آدمی۔ اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ کسی بخیل اور کنجوس آدمی سے کوئی چیز نہ مانگنی چاہئے۔ غذا تو غذا حتی کہ دوا مانگنے سے بھی احتراز کرنا چاہئے۔ شعر کا حاصل یہ ہے کہ۔ بخیل اور کمینے آدمی سے مانگنے کی وجہ سے عزت و وقار گھٹ جاتی ہے۔

حکایت (۱۱) یکے از علما خورندہ بسیار داشت و کفاف اندک یکے را از بزرگاں کہ معتقد او بود بگفت روی از توقعِ او در ہم کشیدہ تعریضِ سوال از اہلِ ادب در نظرش قبیح آمد۔

ترجمہ:۔ عالموں میں سے ایک عالم کھانے والے (افراد) زیادہ رکھتا تھا اور روزی تھوڑی۔ مجبوراً بڑے لوگوں میں سے ایک بڑے آدمی سے جو اس کا معتقد تھا یہ حال کہا۔ اس نے اس کی امید سے منہ پھیر لیا۔ اور سوال کا پیش کرنا اہل ادب سے اس کی نظر میں برا معلوم ہوا۔

قطعہ:۔ ز بخت روی ترش کردہ پیشِ یار عزیز ... مرو کہ عیش بر و نیز تلخ گردانی
بحاجتے کہ روی تازہ روی و خنداں رو ... فرو نہ بند دکارِ کشادہ پیشانی

ترجمہ:۔ (۱) بدنصیبی کی وجہ سے منہ بنا کر عزیز دوست کے سامنے۔ نہ جا کہ ایسا کرنے سے تو اس کی زندگی بھی تلخ کر دے گا۔

(۲) جس ضرورت کیلئے جائے تازہ چہرہ کیساتھ اور ہنستا ہوا جا۔ اسلئے کہ کشادہ پیشانی والے کا کام بند نہیں ہوتا ہے۔

آوردہ اند کہ اندکے در وظیفہ او زیادت کرد و بسیاری از ارادت کم دانشمند چوں پس از چند روز مودّتِ معہود بر قرار ندید گفت۔

ترجمہ:۔ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس سردار نے تو اس عالم کے وظیفہ میں تو اضافہ کر دیا لیکن بہت سا اعتقاد کم کر دیا۔ عقلمند نے جب چند روز کے بعد پرانی دوستی بر قرار نہ دیکھی تو کہا۔

شعر: بِئسَ المطاعِمُ حِينَ الذّل تَكسِبُها القِدرُ مُنتَصِبٌ وَّ القَدرُ مَخفُوضٌ

ترجمہ:۔ وہ کھانے بُرے ہیں جنہیں تو حالتِ ذلت میں حاصل کرے۔ ہانڈی چڑھ جائے گی اور مرتبہ گھٹ جائیگا۔

فرد:۔ نانم افزود و آبرویم کاست ... بینوائی بہ از مذلتِ خواست

ترجمہ:۔ میری روٹی بڑھ گئی اور میری عزت گھٹ گئی۔ بے مفلسی مانگنے کی ذلت سے بہتر ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ خورندہ خوردن سے اسم فاعل کا صیغہ ہے کھانے والے۔ بسیار زیادہ۔ عتاب سے مبتلا
اس کے بال بچے زیادہ تھے اور آمدنی کم تھی اس نے اپنی اس مفلسی کا حال اپنے معتقد سردار سے بیان کیا تو وہ یہ بات
سن کر ناراض ہو گیا گویا کہ اس کے نزدیک عالموں کا سوال کرنا برا معلوم ہوا۔ الغرض اس نے تو تنخواہ میں اضافہ
کر دیا لیکن جس طرح دوستانہ تعلق پہلے تھا پھر وہ تعلق باقی نہ رہا۔ معتقد باب افتعال سے اسم فاعل کا صیغہ
ہے۔ اعتقاد کرنے والا۔ گرویدہ۔ تعریض باب تفعیل کا مصدر ہے۔ معنی ہیں پیش کرنا۔ سوال مانگنا۔ اہل ادب
عقلمند۔ زبخت اصل میں از بخت تھا۔ وزن شعری کی وجہ سے از کا ہمزہ گر گیا ہے۔ معنی ہیں۔ بد نصیبی کی وجہ سے
روئے ترش کردہ منہ بگاڑ کر۔ منہ بنا کر۔ تلخ کڑوا۔ حاجتے میں ی موصولہ ہے۔ جس کا ترجمہ ہے
مقام۔ جو، جس، اس سے کیا جاتا ہے۔ زدی تو جائے۔ تازہ روی ہشاش بشاش، تازہ چہرے کے ساتھ۔ خنداں
رو اور ہنستا ہوا۔ نہ بندد بند نہیں ہوتا۔ آوردہ اند بیان کیا ہے۔ زیادت اضافہ۔ مودت معہود پرانی
دوستی۔ بئس برا ہے۔ المطاعم طعام کی جمع ہے۔ کھانے۔ حین الذل ذلت کے وقت تکسب تو کمائے گا
حاصل کرے گا۔ القِدرُ قاف کے کسرہ کے ساتھ بمعنی ہانڈی۔ جمع قدور۔ منتصب کھڑی ہو جاتی ہے۔ جاہ
جاتی ہے۔ القدر۔ قاف کے فتحہ کے ساتھ بمعنی عزت و وقار۔ مخفوض خفض یخفض سے اسم مفعول کا صیغہ
ہے۔ پست ہو جانا۔ نانم میری روٹی۔ افزود بڑھ گئی۔ کاست گھٹ گئی۔ بینوائی مفلسی۔ بے سامانی۔
اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اہل علم کو چاہئے کہ تنگدستی اور پریشانی کی حالت میں بھی شاداں و فرحاں رہے
اور تھوڑی روزی پر قناعت کرے۔ اور سرداروں سے سوال نہ کرے، اس لئے کہ سرداروں سے سوال کرنا اپنی عزت
و آبرو کو گنوانا اور کھونا ہے۔

حکایت (۱۲) : درویشے را ضرورتے پیش آمد کسے گفت فلاں نعمتے دارد کامل
وکرم نفسی شامل اگر بر حاجتِ تو واقف گردد ہمانا کہ در قضائے آں توقف
روا ندارد گفت من اور اندانم گفت منت رہبری کنم دستش گرفت تا بمنزل آں
شخص در آورد یکے را دید لب فروہشتہ و تند نشستہ برگشت و سخن نگفت کسے گفتش
چہ کردی گفت عطائے او را بلقائے او بخشیدم۔

ترجمہ :۔ ایک فقیر کو کوئی ضرورت آپڑی۔ کسی نے اس سے کہا کہ فلاں آدمی بہت دولت رکھتا ہے۔ اور وہ سخی
بھی ہے۔ اگر تیری ضرورت پر وہ مطلع ہو تو یقین جان کہ اس کے پورا کرنے میں وہ دیر نہ کرے گا۔ اس فقیر نے
کہا کہ میں تو اس کو جانتا نہیں۔ اس نے کہا میں تیری رہبری کروں گا۔ اس کا ہاتھ پکڑا تا کہ اس شخص کے گھر تک
پہونچادے ایک آدمی کو دیکھا کہ ہونٹ لٹکائے ہوئے ہے اور غصے میں بیٹھا ہوا ہے۔ فقیر واپس ہو گیا اور گفتگو بھی
نہ کی۔ کسی نے اس سے کہا تو نے کیا کیا۔ فقیر نے کہا میں نے اس کی سخاوت کو اس کی ملاقات پر صدقہ کر دیا۔

قطعہ:۔ مبر حاجت بنزدِیک ترشروی کہ از خوئے بدش فرسودہ گردی
اگر حاجت بری نزدِ کسے بر کہ از رویش بنقد آسودہ گردی

ترجمہ:۔(۱) کسی تیز مزاج کے سامنے اپنی ضرورت لے کے نہ جا۔ اس لئے کہ اس کی بُری عادت سے تجھے تکلیف ہوگی۔
(۲) اگر تو ضرورت لے کرے جائے بھی تو اس کے پاس ضرورت لے کر جا۔ کہ اسکے چہرہ سے تو نقدی ملنے کی برابر خوش ہو جائے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ نعمتی دارد کامل کامل نعمت کی صفت واقع ہے۔ بہت دولت رکھتا ہے۔ واقف گردد مطلع ہو جائے۔ ہمانا یقیناً۔ قضا پورا کرنا۔ توقف ٹھہرنا۔ مِنّت میں تیری۔ میں تجھ کو۔ رَد اندارد جائز نہیں سمجھتا۔ کم کروں گا۔ لب فروبشتہ ہونٹ لٹکائے ہوئے۔ تند نشستہ تیز مزاج لوگوں کی طرح بیٹھا ہوا ہے۔ برگشت فقیر یہ ماجرا دیکھ کر الٹے پاؤں لوٹ گیا۔ لقاء ملاقات۔ مبر مت لے جا۔ ترش روی تیز مزاج۔ فرسودہ گردی تم دل شکستہ ہو جاؤ گے۔ بری تو لے جا۔ رُویش اس کا چہرہ۔ نقد اسی وقت۔ آسودہ گردی آسودہ ہو جائے۔ اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ درویش اور فقیر لوگوں کو کسی ایسے بخیل اور کنجوس سے سوال نہیں کرنا چاہئے جس کے مزاج اچھے نہ ہوں اس لئے کہ اس سے روحانی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔

حکایت (۱۳): خشک سالے در اسکندریہ پدید آمد چنانکہ عنانِ طاقتِ درویشاں از دست رفتہ بود و درہائے آسماں بر زمیں بستہ و فریاد اہلِ زمین بآسماں پیوستہ۔

ترجمہ:۔ شہر اسکندریہ میں ایک سال اس قدر قحط سالی پیش آئی کہ طاقت کی باگ فقیروں کے ہاتھ سے چھوٹ گئی تھی۔ اور آسمان کے دروازے زمین پر بند ہو گئے تھے۔ اور زمین والوں کی فریاد آسمان سے مل گئی تھی۔

قطعہ: نماند جانور از وحش و طیر و ماہی و مور کہ بر فلک نشد از بیمرادی افغانش
عجب کہ دودِ دلِ خلق جمع می نشود کہ ابر گردد و سیلاب دیدہ بارانش

ترجمہ:۔(۱) وحشی اور پرندے۔ چیونٹی اور مچھلی میں سے کوئی جانور باقی نہ رہا تھا۔ کہ نامرادی کی وجہ سے اس کی فریاد آسمان تک نہ پہونچی ہو۔
(۲) تعجب کی بات یہ تھی کہ مخلوق کے دل کا دھواں جمع نہ ہوتا تھا۔ کہ بادل بن جائے اور آنکھوں کا سیلاب اس کی بارش ہو۔

حل الفاظ و مطلب:۔ خشک قحط۔ سالے ایک سال۔ اسکندریہ ملک مصر میں ایک شہر کا نام ہے جو اسکندر نے آباد کیا تھا۔ (بحوالہ حاشیہ گلستاں از مولانا عبد الباری) عنان عین کے کسرہ کے ساتھ۔ باگ۔ طاقت قوت، صبر۔ درہائے در کی جمع ہے۔ بمعنی دروازے۔ فریاد آہ و بکا کرنا۔ اپنے دل کا درد کسی سے بیان کرنا۔ پیوستہ

اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ملا ہوا ہونا۔ نماند نہ رہا۔ جانور یہ لفظ جان بمعنی روح اور ور کلمۂ نسبت سے مرکب ہے۔ جان والا۔ جاندار۔ وُحُش جنگلی جانور، وحشی کی جمع ہے۔ طیر ع پرندہ۔ جمع طیور۔ ماہی مچھلی۔ مور چیونٹی۔ فلک آسمان۔ جمع افلاک۔ ابر بادل۔ باراں بارش۔ مطلب یہ ہے کہ اس طرح ہوا تھی کہ فقیروں کے ہاتھ سے صبر کی باگ ڈور چھوٹ گئی تھی۔ اور آسمان سے ایک بوند بارش بھی نہیں برستی تھی۔ اور زمین کے ساری مخلوقات کی فریادیں آسمان تک پہونچ گئی تھیں۔ مگر تعجب کی بات یہ تھی کہ لوگوں کی آہ اور رونے میں کوئی اثر نہیں تھا۔ دعائیں بھی قبول نہیں ہو رہی تھیں۔ اس لئے کہ ایک قطرہ بھی پانی نہیں برستا تھا۔ اگر دُعائیں قبول ہوتیں تو ضرور پانی برستا۔

در چنیں سالے مخنّثے دور از دوستاں کہ سخن در وصفِ او ترکِ ادب است خاصۂ در حضرت بزرگاں و بطریق اہمال ازاں در گذشتن ہم نشاید کہ طائفہ بر عجز گوینده حمل کنند بریں دو بیت اختصار کلیم کہ اندک دلیل بسیارے باشد و مُشتے نمونۂ خروارے۔

ترجمہ:۔ ایسے سخت سال میں کہ ایک ہجڑا دوستوں سے دور رہے کہ اس کی تعریف میں گفتگو کرنا ترکِ ادب ہے۔ خصوصاً بڑے لوگوں کے دربار میں اور مہمل طور پر اس کو چھوڑنا بھی نہیں چاہئے کہ ایک جماعت کہنے والے کی عاجزی کا خیال کرے گی۔ اس لئے ہم ان دو شعروں پر اکتفاء کرتے ہیں اس لئے کہ تھوڑا بہت کی دلیل ہوتی ہے اور ایک مُٹھی پوری بوری کا نمونہ ہوتی ہے۔

قطعہ:۔

تتری گر کشد مخنث را	تتریِ را دگر نباید کشت
چند باشد چو جسرِ بغدادش	آبِ در زیر و آدمی بر پشت

ترجمہ:۔ (۱) تاتاری کافر اگر ہجڑے کو مار ڈالے۔ تو قصاص میں تاتاری کو مارنا نہ چاہئے۔

(۲) اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بغداد کے پُل کی طرح اس کی پشت پر آدمی ہوتا ہے اور پانی نیچے بہتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ در چنیں سالے ایسے سال میں۔ مخنث ہجڑا۔ دور از دوستاں خدا کرے کہ وہ کم بخت دوستوں سے دور ہی رہے۔ وہ ہجڑا ایسا تھا جس کا ذکر کرنا بھی بے ادبی ہے خاص کر ایسے بد فعل کا ذکر بزرگوں کی بارگاہ میں کرنا اور بھی بُرا ہے اور اس کے ذکر کرنے کو چھوڑ دینا یہ بھی مناسب نہیں۔ اس لئے کہ لوگ یہ خیال کریں گے کہ سعدی کے پاس ایسے الفاظ نہ تھے کہ ان کے پردہ میں چھپ کر بیان کر دیتے۔ اس لئے ہم اس کے حال کے بارہ میں دو شعروں پر اکتفاء کرتے ہیں۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ ہجڑا لواطت کرانے والا۔ ایسا بد فعل اور ناپاک تھا کہ اگر اس کو کافر حربی بھی مار ڈالے تو اس کے خون کا بدلہ نہیں لینا چاہئے۔ کب تک وہ بدکار باقی رہے گا اور واصل جہنم نہ ہوگا۔ جو کہ بغداد کے پُل کے مانند تھا۔ یعنی بغداد کا پُل شہر کے درمیان واقع ہے اس لئے اس پر سے آنا جانا بڑی کثرت سے ہوتا ہے۔ اور آدمی اس پر سے گذرتے رہتے ہیں۔ اور نیچے پانی چلتا رہتا ہے۔ ایسے ہی

بد فعلی کرنے والے اُس کی پشت پر اور ان کا آب منی اس کے نیچے بہتا رہتا ہے۔ وصف۔ تعریف کرنا۔ ترک ادب ادب چھوڑنا۔ خاصۂ خاص طور پر حضرت درگاہ، دربار۔ اہمال بیکار۔ ازاں اس سے۔ گذشتن چھوڑ دینا۔ نشاید نہیں چاہئے۔ عجز عربی لفظ ہے۔ عاجز ہونا۔ اختصار کلیم اکتفاء کرتے ہیں۔ اندک تھوڑا۔ دلیل بسیارے بہت سارے کی دلیل۔ خروارے ایک گدھے کے برابر کا بوجھ۔ تتری دونوں تاء کے فتحہ اور راء کے کسرہ کے ساتھ۔ تاتار کا مخفف ہے۔ جو منسوب ہے تاتار کی طرف۔ جو ترکستان کا ایک شہر ہے۔ شیخ کے زمانے میں یہاں اسلام نہیں آیا تھا۔ اور یہاں کے سب لوگ کافر تھے اور ان کے ہاتھ سے اکثر مسلمان اور مسلمانوں کے شہر تباہ ہوئے۔ چنانچہ سلاطین چنگیزیہ کی افواج میں اکثر کافران تاتاری شامل تھے۔ شیخ کا یہ کہنا کہ کافر اگر مخنث کو مار ڈالے تو اس کو قصاص میں نہ مارنا چاہئے بر سبیل مزاح ہے نہ کہ حکم شرعی۔ (حاشیہ "گلستاں مترجم مؤلفہ مولانا عبدالباری آسی) جسر عربی لفظ ہے۔ معنی ہیں پل۔ آب در زیر الخ نیچے پانی اور اُس کی پشت پر لوگ۔ اس لفظ سے اس ہجڑے کے بُرے افعال کی جانب اشارہ کیا گیا ہے۔ جسکو قدرے تفصیل سے اوپر ذکر کر دیا گیا ہے۔

چنیں شخصے کہ یک طرف از نعتِ او شنیدی دریں سال نعمتِ بیکراں داشت تنگدستاں را سیم و زر دادے و مسافراں را سُفرہ نہادے گروہے درویشاں از جورِ فاقہ بطاقت رسیدہ بودند آہنگِ دعوت او کردند و مشورت بمن آوردند سر از موافقت باز زدم و گفتم۔

ترجمہ:۔ ایسا شخص جس کی کچھ تعریف تو نے سنی اس سال میں بے حد دولت رکھتا تھا۔ مفلسوں کو روپیہ پیسہ دیتا تھا۔ اور مُسافروں کے واسطے دستر خوان بچھاتا تھا۔ فقیروں کی ایک جماعت فاقہ کی تکلیف سے جان سے عاجز آگئی تھی۔ اس نے اسکی دعوت کا ارادہ کیا اور میرے پاس مشورہ کیلئے آیا میں نے اتفاق کرنے سے انکار کر دیا اور کہا۔

قطعہ:۔

نخورد شیر نیم خوردۂ سگ	گر بہ سختی بمیرد اندر غار
تن بہ بیچارگی و گرسنگی	بِنہ و دست پیشِ سفلہ مدار
گر فریدوں شود بہ نعمت و مُلک	بے ہنر را ہیچ کس مشمار
پرنیاں و نسیج بر نا اہل	لاجورد و طلاست بر دیوار

ترجمہ:۔ (۱) کہ شیر کتے کا جھوٹا نہیں کھاتا۔ اگرچہ غار میں سختی کی وجہ سے مر بھی جائے۔

(۲) بھوک اور عاجزی میں جسم کو۔ رکھ اور کمینے کے سامنے ہاتھ نہ پھیلا۔

(۳) اگر نعمت اور ملک میں فریدوں بھی ہو جائے۔ بے ہنر کو پھر بھی کسی شمار میں نہ لا۔

(۴) پرنیان نسیج نااہل کے اوپر ایسے ہیں۔ جیسا کہ لاجورد (نیلم) اور سونا دیوار پر ہو۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ چنیں شخصے ایسا شخص۔ طرفے ایک طرف۔ ایک حصہ۔ نعت تعریف کرنا
تنگدستاں مفلس لوگ۔ سفرہ دستر خوان۔ سفرہ نہادے کھانا کھلاتا۔ ضیافت کرتا۔ گروہے ایک جماعت
جور ظلم و ستم۔ مشورت مشورہ کرنا۔ موافقت اتفاق کرنا۔ باز زدم میں نے انکار کر دیا۔ نخورد نیم کھایا ہوا
نیم خوردہ سگ کتے کے کھائے ہوئے کا بقیہ۔ یعنی جھوٹا۔ میرد مر جاتے ہیں۔ بنہ نہادن سے امر کا صیغہ
ہے، تو رکھ۔ سفلہ کمینہ۔ نالائق۔ فریدوں فاء کے فتحہ اور راء کے کسرہ کے ساتھ اسی طرح فاء اور راء دونوں
کے کسرہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔ فریدوں ایک بادشاہ گذرا ہے جس کے بارے میں باب اول میں بیان کر دیا
گیا ہے۔ اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ کسی ہنر اور کمال کے بغیر مال اور دولت میں تو اپنے زمانے کا فریدوں بھی
بن جائے تو اس کو کسی حیثیت کا نہ شمار کر۔ پرنیان اور نسیج یہ دو ریشمی کپڑوں کے نام ہیں لاجورد ایک قیمتی
معدنی پتھر ہے۔ جو نیل گوں ہوتا ہے۔ نقاش سونے کے قریب لاجورد کے نقش و نگار بھی بناتے ہیں۔ طلا سونا
اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ کریم لوگ فقر و فاقہ برداشت کر سکتے ہیں لیکن کمینوں کے احسان کا بوجھ سر پر نہیں
لے سکتے اور عزتِ نفس کے خلاف کوئی چیز برداشت نہیں کر سکتے۔ (بہارستاں)

حکایت (۱۴) : حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ ہمت تر در جہاں دیدہ یا شنیدہ
گفت بلے روزے چہل شتر قربان کردہ بودم امرائے عرب را پس بگوشۂ صحرائے
بحاجتے بروں رفتہ بودم خار کشے را دیدم پشتۂ خار فراہم آوردہ گفتمش بمہمان حاتم
چرا نروی کہ خلقے بر سماطِ او گرد آمدہ اند گفت۔

ترجمہ :۔ حاتم طائی سے لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے اپنے سے زیادہ بلند ہمت دنیا میں کسی کو دیکھا ہے یا سنا
ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں ایک دن چالیس اونٹ میں نے قربان کئے تھے عرب کے رئیسوں کی دعوت کے لئے اور
میں جنگل کے ایک گوشہ میں اس دن کسی ضرورت سے گیا تھا۔ میں نے ایک لکڑہارے کو دیکھا کہ اس نے لکڑیوں
کا گٹھر جمع کئے ہوئے تھا۔ میں نے اس سے کہا حاتم کی مہمانی میں کیوں نہیں گیا کہ ایک مخلوق اس کے دستر خوان
پر جمع ہوئی ہے۔ اس لکڑہارے نے کہا۔

فرد ؎ ہر کہ نان از عمل خویش خورد منّت حاتم طائی نبرد

ترجمہ :۔ جو شخص اپنی کمائی سے روٹی کھاتا ہے۔ وہ حاتم طائی کا احسان نہیں اٹھاتا ہے۔

انصاف دادم کہ من اورا بہمت و جوانمردی بیش از خود دیدم۔

میں نے انصاف کیا کہ میں نے اس کو اپنے آپ سے ہمت والا اور جوانمرد دیکھا ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ حاتم طائی قبیلۂ بنی طی کا مشہور سخی گذرا ہے۔ بزرگ ہمت بلند ہمت۔ بلے ہاں۔
روزے ایک دن۔ چہل شتر چالیس اونٹ۔ امرائے عرب عرب کے سردار۔ اُمراء۔ امیر کی جمع ہے۔ معنی

ہیں رئیس و سردار۔ صحرائے جنگل۔ حاجت کی ضرورت ہے۔ خارکشی ایک لکڑہارا دیکھا۔ پشتہ گٹھر۔ ماندہ تھکا ہوا۔ عمل خویش اپنی محنت و مزدوری۔ نبرد نہیں اٹھاتا ہے، نہیں لے جاتا ہے۔ اورا اس کو۔ بیش از خود اپنے سے زیادہ۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ اپنے دست و بازو کی کمائی میں اصل شرافت ہے۔

حکایت (۱۵) :۔ موسیٰ علیہ السلام درویشے را دید از برہنگی بریگ اندر شدہ گفت اے موسیٰؑ دعا کن تا خدائے عزوجل مرا کفافے دہد کہ از بیطاقتی بجاں آمدم موسیٰ دعا کرد و برفت پس از چند روزے کہ باز آمد از مناجات مر او را دید گرفتار وخلقے انبوہ بروے گرد آمدہ گفت ایں چہ حالت ست گفتند خمر خوردہ و عربدہ کردہ وکسے را کشتہ اکنوں بقصاص فرمودہ اند۔

ترجمہ:۔ موسیٰ علیہ السلام نے ایک درویش کو دیکھا ننگے ہونے کی وجہ سے ریت میں گھسا ہوا تھا۔ کہا اے موسیٰ دعاء کر کہ خدائے بزرگ و برتر مجھے گزر بسر کے لائق عطاء فرمائے کیونکہ کمزوری کی وجہ سے جان سے عاجز آگیا ہوں، موسیٰ علیہ السلام نے دعاء کی اور چلے گئے پھر چند دنوں کے بعد جب واپس آئے تو فقیر کو دیکھا کہ گرفتار ہے۔ اور لوگوں کی بھیڑ اس کے گرد جمع ہے موسیٰؑ نے کہا یہ کیا بات ہے لوگوں نے کہا اس نے شراب پی اور لڑائی کی اور کسی کو قتل کر ڈالا۔ اب قصاص کا حکم ہوا ہے۔

قطعہ:۔
گربہ مسکیں اگر پر داشتے ۔۔۔ تخم کُنجشک از جہاں برداشتے
ہیچ کس را گر دخود نگذاشتے ۔۔۔ ایں دو شاخ گاوِ گر خرداشتے

ترجمہ:۔ (۱) غریب بلی اگر پر رکھتی۔ تو چڑیوں کی نسل کو دنیا سے اٹھا دیتی۔
(۲) کسی آدمی کو اپنے پاس باقی نہ چھوڑتا۔ یہ بیل کے دو سینگ اگر گدھے رکھتے۔

شعر:۔ عاجز باشد کہ دستِ قوت یابد ۔۔۔ برخیزد و دستِ عاجزاں برتابد

ترجمہ:۔ وہ عاجز جس کو قدرت ہو جاتی ہے۔ وہ اٹھتا ہے اور عاجزوں کے ہاتھ مروڑتا ہے۔

وَلو بَسطَ اللهُ الرزق لِعِبادِهِ لَبَغَوافِي الأَرضِ

ترجمہ:۔ اور اگر اللہ تعالیٰ رزق کو اپنے بندوں کے لئے کشادہ فرما دیتا تو وہ یقیناً زمین میں بغاوت پھیلا دیتے۔

شعر: مَاذاآخاضَكَ يا مغرورُ فِي الخَطرِ ۔۔۔ حتّىٰ هَلكتَ فَلَيتَ النَّملُ لَم تَطِر

ترجمہ:۔ کس چیز نے اے مغرور تجھے خطرے میں ڈال دیا۔ یہاں تک کہ تو ہلاک ہو گیا کاش چیونٹی نہ اڑتی۔

نظم:۔
سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش ۔۔۔ سیلی خواہد بضرورت سرش
آں نشنیدی کہ فلاطوں چہ گفت ۔۔۔ مور ہماں بہ کہ نباشد پرش

ترجمہ:۔ (۱) کمینے کو جب مرتبہ اور روپیہ ودولت ہوتی ہے۔ تو اس کا سر حسبِ ضرورت طمانچہ چاہتا ہے۔
(۲) تو نے وہ نہیں سنا ہے کہ افلاطون نے کیا کہا ہے۔ چیونٹی وہی اچھی کہ جس کے پر نہ ہوں۔

پدر را عسل بسیار ست ولیکن پسر گرمی دار ست۔

ترجمہ:۔ باپ کے پاس شہد بہت ہے مگر لڑکے کا مزاج گرم ہے۔

فرد ۔ آں کس کہ توانگرت نمی گرداند او مصلحتِ تو از تو بہتر داند

ترجمہ:۔ وہ ذات کہ تجھ کو مالدار نہیں بناتی۔ وہ تیری بھلائی تجھ سے زیادہ جانتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ موسیٰ علیہ السلام اللہ کے پیغمبر ہیں اور ان پر مشہور کتاب توراۃ نازل ہوئی ہے۔ دید اس نے دیکھا۔ برہنگی ننگا ہونا۔ ریگ ریت۔ بالو۔ اندر شدہ چھپا ہوا، گھسا ہوا۔ دعا کن دعاء کر دیجئے۔ کفاف گذر بسر کے لائق روزی۔ بیطاقت کمزور۔ پس از چند روزے چند دن کے بعد۔ انبوہ کثیر مجمع۔ عربدہ لڑائی کرنا۔ قصاص بدلہ لینا۔ قتل وغیرہ کی شرعی سزا۔ خمر خوردہ اس نے شراب پیا ہے۔ گربہ گاف کے ضمہ کے ساتھ معنی ہیں بلی۔ مسکین جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ یعنی عاجز۔ تخم کنجشک چڑیوں کا بیج ہی مار دیتی۔ دو شاخِ گاؤ بیل کے دو سینگ۔ گر خر داشتے یعنی اگر کسی گدھے کے بیل کی مانند سینگ ہوا کرتے تو وہ کبھی کو مار ڈالتا کسی کو بھی نہ چھوڑتا۔ برتابد برتافتن سے ہے۔ موڑ دیتا ہے۔ بسط کشادہ کیا۔ عِبادہ عبد کی جمع ہے۔ بمعنی بندے۔ بغوا جمع مذکر کا حاضر صیغہ ہے وہ بغاوت کرتے۔ الارض زمین، ملک جمع اراضی۔ ارضون۔ آراض۔ ماذا حرف استفہام ہے۔ کس چیز نے۔ اخاض گھسادیا۔ ڈال دیا۔ مبتلا کر دیا۔ مغرور غرور کرنے والے۔ الخطر خطرہ۔ النمل چیونٹی۔ واحد نملۃ۔ سفلہ کمینہ۔ جاہ مرتبہ۔ رُتبہ۔ سیم چاندی۔ زر سونا۔ سیلی تھپڑ، چانٹا، طمانچہ۔ افلاطون ایک مشہور حکیم فلاسفر کا نام ہے۔ مور چیونٹی۔ عسل بسیار است الخ یعنی خداوند کریم ہر شخص کو دولت دے سکتا ہے مگر خود ہر آدمی میں اس کے ضبط اور صحیح مصرف کی طاقت نہیں ہے چونکہ شہد کی خاصیت گرم ہے اس لئے وہ صفراوی مزاجوں کو نقصان کرتا ہے۔ آں کس وہ ذات۔ توانگرت تجھے مالدار۔ مصلحتِ تو تیری بھلائی۔ داند وہ جانتی ہے۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ مفلس ونادار کو چاہئے کہ وہ اپنے افلاس وغربت پر راضی رہے اور یہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ حکیم مطلق ہے۔ اس نے ہمیں مال ودولت عطاء نہیں فرمائی تو اس میں ضرور ہمارے کچھ فائدے ہوں گے۔ اس لئے کہ اللہ سبحانہ کا کوئی کام مصلحت وخیر سے خالی نہیں ہوتا۔

حکایت (۱۶) :۔ اعرابئے را دیدم در حلقۂ جوہریانِ بصرہ کہ حکایت میکرد کہ وقتے در بیاباں راہ گم کردہ بودم و از زادِ معینے چیزے با من نماندہ دل بر ہلاک نہادہ کہ ناگاہ کیسۂ یافتم پراز مروارید ہرگز آں ذوق وشادی فراموش نکنم کہ پنداشتم کہ گندم بریان ست باز آں تلخی و نومیدی کہ معلوم کردم کہ مروارید ست۔

ترجمہ:۔ میں نے ایک دیہاتی کو شہر بصرہ کے جوہریوں کی جماعت میں دیکھا کہ وہ قصہ بیان کر رہا تھا۔ کہ میں ایک وقت جنگل میں راستہ بھول گیا تھا اور توشۂ مقررہ سے کوئی چیز میرے پاس باقی نہ رہی تھی میں نے دل ہلاکت پر رکھا کہ اچانک موتیوں سے بھری ہوئی تھیلی پا گیا میں کبھی اس لذت اور خوشی کو نہیں بھولوں گا کہ میں نے یہ سمجھا کہ (یہ) بھنے ہوئے گیہوں ہیں پھر اس ناامیدی اور تلخی کو فراموش نہیں کروں گا کہ جب معلوم کر لیا کہ یہ گیہوں نہیں بلکہ سچے موتی ہیں۔

قطعہ:۔ در بیابانِ خشک وریگِ رواں　　تشنہ را در دہاں چہ دُر چہ صدف
مردِ بے توشہ کاو فتاو زپاے　　بر کمر بندِ او چہ زر چہ خزف

ترجمہ:۔ (۱) خشک جنگل اور اڑتی ہوئی ریت میں۔ پیاسے کے منہ میں سیپ اور موتی برابر ہیں۔

(۲) مرد بغیر توشہ کے جو عاجز ہو کر گر گیا۔ اس کے کمر بند میں روپیہ اور ٹھیکرا برابر ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ اعرابی یہ لفظ اعراب اور ی وحدت سے مرکب ہے۔ یعنی دیہاتی۔ اور اعراب عرب کی اس قوم کو کہتے ہیں جو جنگل میں بود و باش رکھتے ہیں۔ دیدم میں نے دیکھا۔ بصرہ ایک شہر کا نام ہے۔ راہ گم کردہ بودم راستہ بھول گیا تھا۔ زاد معینے مقررہ توشہ۔ چیزے کوئی چیز۔ نماند نہیں رہی تھی۔ ناگاہ اچانک۔ یکایک۔ کیسہ تھیلی۔ یافتم میں نے پایا۔ مَرْوَارِیْد موتی۔ ذوق شوق۔ شادی خوشی۔ فراموش نکنم نہ بھولوں گا۔ پنداشتم میں نے معلوم کر لیا۔ گندم گیہوں۔ بریاں بھنے ہوئے۔ ریگ رواں باریک ترین ریت جو ہوا سے اڑ جاتی ہو۔ تشنہ۔ پیاسا۔ چہ یہاں دو مرتبہ آیا ہے۔ اور باب اول میں یہ قاعدہ گذر گیا ہے کہ جب چہ دو مرتبہ ایک ہی مصرع میں آئے تو اس کا ترجمہ اردو میں۔ برابر سے کیا جاتا ہے۔ دُرّ موتی۔ جمع دُرَر۔ صدف ع سیپ۔ خزف ٹھیکرا، کنکری۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ روپے پیسے سونا چاندی کو مقصد اصلی سمجھنا سراسر جہالت و نادانی ہے۔ بلکہ روپیہ تو ضروریات پوری کرنے کا ایک ذریعہ ہے جیسا کہ اس حکایت سے معلوم ہوا اور سفر میں توشہ ہمراہ ہونا بہت ضروری ہے اس لئے کہ توشہ ساتھ نہ ہو تو بعض وقت روپیہ کچھ کام نہیں دیتا۔

حکایت (۱۷) :۔ یکے از عرب در بیابانے از غایتِ تشنگی میگفت۔

ترجمہ:۔ ایک شخص عرب کے ایک جنگل میں بے انتہاء پیاس کی وجہ سے کہہ رہا تھا۔

نظم:۔ یا لیتَ قبلَ مَنِیَّتِی　　یَوماً اَفوزُ بِمُنْیَتِی
نَہرٌ تَلَاطَمُ رُکْبَتِی　　وَاَظَلُّ اَملَأُ قِربَتِی

ترجمہ:۔ (۱) اے کاش میں اپنے مرنے سے پہلے۔ ایک روز اپنی مُراد کو کامیاب ہو جاتا۔

(۲) یعنی ایک نہر ہوتی موجیں مارتی ہوئی میرے گھٹنوں تک۔ اور میں اس سے اپنی مشک بھر لیتا۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ عرب ملک عرب کے رہنے والے۔ غایت بے انتہاء۔ تشنگی پیاس۔ یا حرف ندا

کاش۔ یہ لفظ آرزو اور تمنا کے لئے آتا ہے۔ بمعنی اے۔ لیتَ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے۔ معنی ہیں۔ کاش۔ یہ لفظ آرزو اور تمنا کے لئے آتا ہے۔
مَنِیَّۃ موت جمع منایا۔ یوماً ایک دن۔ یوم کی جمع ایام۔ افوز کامیاب ہو جاتا۔ مُنیَۃ آرزو۔ جمع مُنیٰ۔ نہر یہ لفظ ترکیب میں مُنیتی سے بدل واقع ہو رہا ہے۔ تلاطم جوش مارتی ہوئی، موجیں مارتی ہوئی۔ رکبۃ گھٹنا۔ املاء میں بھر لیتا۔ قربۃ مشک۔ جمع قراب۔ شعر کا حاصل یہ ہے کہ وہ تمنا کر رہا ہے کہ کاش موت سے پہلے میری آرزو کی تکمیل ہو جائے۔ وہ آرزو یہ ہے کہ ایک نہر ہو اور اس میں گھٹنوں تک پانی ہو اور اس سے میں اپنا مشکیزہ اطمینان سے بھر لیا کروں۔

حکایت (۱۸) ہمچناں درویشے در قاعِ بسیط گم شدہ و قوت و قوتش نماندہ درمے چند داشت بسیار بگردید رہ بجائے نبرد پس بہ سختی ہلاک شد طائفہ برسیدند درمہا دیدند ش پیش روئے نہادہ و بر خاک بنشتہ۔

ترجمہ:۔ اسی طرح ایک درویش ایک چٹیل کشادہ میدان میں راستہ بھول گیا تھا۔ اور طاقت اور توشہ اس کے پاس نہیں رہا۔ چند درہم وہ رکھتا تھا۔ بہت پھرا اور کسی جگہ نہیں پہونچا۔ پس سختی اٹھا کر مر گیا۔ ایک جماعت وہاں پہونچی۔ اس کے درہم کو دیکھا کہ اس کے منہ کے سامنے رکھے تھے۔ اور خاک پر لکھا تھا۔

قطعہ:۔
گر ہمہ زرِ جعفری دارد — مردِ بے توشہ بر نگیرد کام
در بیاباں فقیرِ سوختہ را — شلغمِ پختہ بہ کہ نقرۂ خام

ترجمہ:۔ (۱) اگر چہ تمام کا تمام خالص سونا رکھتا ہو۔ مگر بے توشہ آدمی قدم نہ اٹھائے۔
(۲) جنگل میں (بھوک کی آگ) سے جلے ہوئے فقیر کے لئے۔ پکے ہوئے شلجم بہتر ہیں خالص چاندی سے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ ہمچناں اسی طرح۔ قاع چٹیل میدان۔ بسیط کشادہ۔ قاع کی صفت واقع ہے۔ گم شد بھٹک گیا تھا۔ راستہ بھول گیا تھا۔ قوت قاف کے ضمہ اور واؤ کے سکون کے ساتھ بمعنی غذا۔ گردیدہ پھرا۔ زر جعفری جعفر ایک کیمیاگر کا نام تھا۔ جس کا بنایا ہوا سونا نہایت کھرا اور خالص ہوتا تھا۔ بعض کہتے ہیں یہ جعفر برمکی کی طرف منسوب ہے کہ اس کے حکم سے تمام کھوٹے سونے کو خالص کیا گیا۔ گام ف بمعنی قدم۔ سوختہ جلا ہوا۔ نقرہ چاندی کا ڈلا۔ خام خالص۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ اگر چہ انسان کے پاس خالص سونا کافی مقدار میں موجود ہو لیکن دانائی اور عقلمندی کی بات یہ ہے کہ بغیر توشہ کے آدمی کو سفر کے لئے قدم نہ اٹھانا چاہئے اس لئے کہ خشک جنگلات کے سفر میں توشہ ہی کام دیتا ہے۔ روپیہ پیسہ کام نہیں آسکتا۔ اس حکایت کا مطلب وہی ہے جو شعر سے آپ کو معلوم ہو گیا۔

حکایت (۱۹) :۔ ہرگز از دورِ زماں ننالیدہ ام و روی از گردشِ ایام در ہم نکشیدہ مگر وقتیکہ پایم برہنہ بود و استطاعتِ پای پوشے نداشتم بجامعِ کوفہ در آمدم دلتنگ یکے را دیدم کہ پای نداشت سپاسِ نعمتِ حق بجای آوردم و بر بے کفشی صبر کردم۔

ترجمہ:۔ ہر گز دنیا کی گردش سے میں رویا نہیں ہوں۔ اور زمانہ کے مصائب سے کبھی منھ نہیں بگاڑا۔ مگر ایک وقت میں جبکہ میرے پاؤں ننگے تھے۔ اور میں جوتہ (خریدنے) کی طاقت بھی نہیں رکھتا تھا۔ میں کوفہ کی جامع مسجد میں آیا رنجیدہ دل تھا۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ پاؤں ہی نہیں رکھتا تھا۔ میں نے یہ دیکھ کر خدا کی نعمت کا شکر ادا کیا۔ اور جوتہ نہ ہونے پر میں نے صبر کیا۔

قطعہ:۔ مرغِ بریاں بچشمِ مردمِ سیر کمتر از برگِ ترہ بر خوان ست
وانکہ را دستگاہ و قدرت نیست شلغم پختہ مرغِ بریان ست

ترجمہ:۔ (۱) بھنا ہوا مرغ پیٹ بھرے ہوئے کی نگاہ میں۔ ساگ کے پتوں سے بھی دستر خوان پر کم معلوم ہوتا ہے۔
(۲) اور جس شخص میں طاقت اور قدرت نہیں ہے۔ اس کے لئے پکا ہوا شلجم بھنا ہوا مرغ ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ دَورِ زماں زمانے کی گردش۔ ننالیدہ ام میں نہیں رویا۔ روئے چہرہ۔ وقتیکہ اس وقت جبکہ۔ پایم میرے پاؤں۔ استطاعتِ پای پوشی جوتہ پہننے کی طاقت۔ نداشتم میں نہیں رکھتا تھا۔ بجامع کوفہ کوفہ کی جامع مسجد میں۔ سپاس سین اول کے کسرہ کے ساتھ، معنی ہیں شکریہ۔ شکر گذاری، سپاس نعمت حق حق تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کیا۔ بے کفش الخ بغیر جوتہ کے میں نے صبر کیا۔ مرغ بریاں بھنا ہوا مرغ۔ چشم مردم آدمی کی آنکھ۔ سَیر پیٹ بھرا ہوا شخص۔ برگ پتا۔ ترہ تاء کے فتحہ کے ساتھ بمعنی ساگ۔ سبزی۔ خوان دستر خوان۔ پختہ پکا ہوا۔

اس حکایت سے ہمیں یہ سبق ملا کہ انسان کو چاہئے کہ وہ ہمیشہ اپنے سے کم درجہ آدمیوں پر نظر کرے اس لئے کہ ایسا کرنے سے شکر کی توفیق ہوتی ہے۔ اور ہر حال میں حق تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ نیز اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اگر بھوک نہ ہو تو کھانا نہ کھانا چاہئے۔

اور شعر کا مطلب یہ ہے کہ اگر بھوک ہو تو پکا ہوا شلجم بھی بھنے ہوئے مرغ کا مزا دیتا ہے اور اگر بھوک نہ ہو تو بہترین بھنا ہوا مرغ بھی اچھا نہیں لگتا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ساگ سبزی کھا رہے ہیں۔

حکایت (۲۰):۔ یکے از ملوک با تنے چند خاصاں در شکار گاہے بزمستاں از عمارت دور افتادند تا شب در آمد خانۂ دہقانے را دیدند ملک گفت شب آنجا رویم تا زحمتِ سرما نباشد یکے از وزرا گفت لائق قدرِ بلند پادشاہاں نباشد بخانۂ دہقانے رکیک التجا کردن ہم اینجا خیمہ بزنیم و آتش افروزیم دہقاں را خبر شد ما حضرے کہ داشت ترتیب کرد و پیش آورد و زمین ببوسید و گفت قدرِ بلندِ سلطاں بدیں قدر نازل نشدے ولیکن نخواستند کہ قدرِ دہقان بلند شود سلطان را سخن گفتنِ او مطبوع آمد شبانگہ بمنزلِ او نقل کردند بامدادش خلعت و نعمت فرمود شنیدندش کہ قدمے چند در رکابِ سلطان بود و می گفت۔

ترجمہ:۔ بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ اپنے چند خاص آدمیوں کے ساتھ ایک شکارگاہ میں گیا۔ سردی کے موسم میں آبادی سے دور نکل گیا۔ اور رات ہو گئی کسی دیہاتی کا گھر دکھائی دیا۔ بادشاہ نے کہا کہ رات کو وہیں چلیں تاکہ جاڑے کی تکلیف نہ ہو۔ وزیروں میں سے ایک نے کہا بادشاہوں کے بلند مرتبہ کے لائق و مناسب نہیں کہ ایک ذلیل دیہاتی کے گھر میں (ٹھہرنے کی) درخواست کرنا۔ ہم یہیں خیمہ لگا دیتے ہیں اور آگ روشن کر دیتے ہیں۔ دیہاتی کو خبر ہو گئی جیسا کچھ کھانا موجود تھا اس نے تیار کیا۔ اور بادشاہ کے سامنے لایا۔ اور زمین کو چوما اور عرض کیا کہ بادشاہ کا بلند مرتبہ اتنی بات سے کم نہ ہوتا مگر لوگوں نے یہ بات پسند نہ کی۔ کہ ایک دیہاتی کا مرتبہ بلند ہو۔ بادشاہ کو اس کی یہ بات پسند آگئی رات کے وقت اس کے مکان میں منتقل ہو گئے۔ صبح کے وقت اس کو خلعت اور نعمت بخشی۔ اس کے متعلق سنا ہے کہ چند قدم بادشاہ کی سواری کے ساتھ چل رہا تھا اور کہہ رہا تھا۔

قطعہ:۔ ز قدر و شوکت سلطاں نگشت چیزے کم ۔۔۔ از التفات بمہمانسرائے دہقانے
کلاہِ گوشۂ دہقان بآفتاب رسید ۔۔۔ کہ سایہ بر سرش انداخت چو نتو سلطانے

ترجمہ:۔ (۱) بادشاہ کی عزت اور مرتبہ سے کوئی چیز کم نہ ہوئی۔ ایک دیہاتی کے مکان کی طرف توجہ کرنے سے۔
(۲) دیہاتی کی ٹوپی کا گوشہ آفتاب کی بلندی پر پہونچ گیا۔ جبکہ تجھ جیسے بادشاہ نے اس کے سر پر سایہ ڈالا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ شکارگاہ شکاری کی جگہ۔ زمستاں جاڑے کا موسم۔ عمارت آبادی۔ افتادند جا پڑے۔ خانۂ دہقانی ایک دیہاتی کا گھر۔ قدر بلند مرکب توصیفی ہے۔ بلند مرتبہ۔ زحمت تکلیف۔ رکیک ذلیل۔ التجا کردن درخواست کرنا۔ خوشامد کرنا۔ اینجا خیمہ اس جگہ خیمہ۔ و آتش افروزیم ہم آگ جلائیں گے روشن کریں گے۔ دہقاں دیہاتی۔ ماحضر جو حاضر ہو۔ یا جو کچھ سامنے موجود ہو۔ ترتیب کرد تیار کیا۔ و پیش آورد اور سامنے لایا۔ و زمین بوسید اور زمین کو بوسہ دیا۔ بدیں اصل میں بایں تھا۔ باء کی وجہ سے اسم اشارہ کا ہمزہ دال سے بدل گیا۔ قدر نازل نشدے مرتبہ نہ گھٹ تا۔ نازل نیچا درجہ۔ پست مرتبہ۔ مطبوع جو چیز طبیعت کے موافق ہو۔ شبانگہ اسی رات۔ خلعت خاء کے کسرہ اور فتحہ کے ساتھ۔ وہ مفتخر اور عمدہ لباس جو بادشاہ اور امراء کی طرف سے کسی کو دیا جائے اس میں کم سے کم تین چیزیں ہوتی ہیں۔ (۱) پگڑی (۲) جامہ (۳) پٹکا۔ شوکت التفات متوجہ ہونا۔ کلاہِ گوشۂ یہ اصل میں گوشۂ کلاہ ہے۔ ٹوپی کا گوشہ۔ چوں تو سلطاں تجھ جیسے بادشاہ۔

اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ صاحب دولت لوگوں کو غریبوں کی دلداری کرنی چاہئے اور تنگی کے ذائقہ سے بھی آشنا رہنا چاہئے۔

حکایت (۲۱):۔ گدائے ہول را حکایت کنند کہ نعمتے وافر اندوختہ بود یکے از پادشاہاں گفتش ہمی نمایند کہ مالِ بیکراں داری و مارا مہمیست اگر ببرخے از آں دستگیری کنی چوں ارتفاع برسد وفا کردہ شود و شکر گفتہ آید گفت اے خداوند روئے

زمین لائقِ قدرِ بزرگوارِ پادشاہ نباشد دست بمالِ چوں منِ گدائے آلودہ کردن کہ جو جوبگدائی فراہم آوردہ ام گفت غم نیست کہ بکافر میدہم کہ الخبیثٰتُ لِلخبیثین۔

ترجمہ: ۔ ایک بھیک مانگنے والے فقیر کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے بڑی دولت جمع کرلی تھی۔ بادشاہوں میں سے ایک نے اس سے کہالوگ بیان کرتے ہیں کہ تو بہت مال و دولت رکھتا ہے، اور ہمیں ایک سخت مُہم آپڑی ہے۔ اگر تھوڑے سے مال سے اس میں تو مدد کرے تو جب آمدنی وصول ہو گی تو ادا کردیا جائے گا۔ اور شکریہ ادا کیا جائے گا۔ فقیر نے کہا اے روئے زمین کے مالک بادشاہ کی قدر اور شان کے لائق نہیں ہوتا کہ مجھ جیسے فقیر کے مال میں ہاتھ گندہ کرے اس لئے کہ ایک ایک جو میں نے بھیک مانگ کر اکٹھا کیا ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ کوئی حرج نہیں کہ میں (ریال) ایک کافر کو دونگا۔ کیوں کہ ناپاک چیزیں ناپاکوں کے لئے ہوتی ہیں۔

شعر ۔ گر آبِ چاہِ نصرانی نہ پاک ست جہودِ مردہ می شوئی چہ باک ست

ترجمہ: ۔ اگر عیسائیوں کے کنویں کا پانی ناپاک ہے۔ تو یہودی مردہ کو غسل دیتا ہے تو کیا خوف ہے۔

شعر: ۔ قالوا عجینُ الکِلس لَیسَ بطاھرٍ قُلنا نَسُدُّ بہٖ شُقُوق المَبرَز

ترجمہ: ۔ لوگوں نے کہا چونے کا خمیر پاک نہیں ہوتا۔ ہم نے کہا ہم اس سے بیت الخلاء کی درزیں (شگافیں) بند کریں گے۔

شنیدم کہ سر از فرمانِ مَلِک باز زد وحجت آوردن گرفت و شوخ چشمی کردن مَلِک بفرمود تا مضمونِ خطاب را از وے بزجر و توبیخ مخلص کردند۔

ترجمہ: ۔ میں نے سنا ہے کہ بادشاہ کے حکم سے سرتابی کی اور دلیل پیش کرنے لگا اور گستاخی کرنی شروع کی۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ حکم کا مضمون (یعنی مال کو) اس سے زبردستی اور ڈرادھمکا کرلے لیں۔

مثنوی: ۔ بہ لطافت چو بر نیاید کار سر بہ بیحرمتی کشد ناچار
ہر کہ بر خویشتن نبخشاید گر نہ بخشد برو کسے شاید

ترجمہ: ۔ (۱) جب نرمی سے کام نہیں نکلتا۔ تو مجبوراً بے عزتی کے ساتھ سر (کے بال) کھینچے جاتے ہیں۔
(۲) جو کوئی اپنے اوپر بخشش نہیں کرتا۔ اگر اس پر کوئی بخشش نہیں کرتا تو ٹھیک ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب: ۔ گدائے ایک فقیر۔ سؤل کثرت سے سوال کرنے والا۔ حکایت کنند قصہ بیان کرتے ہیں۔ نعمتے وافر بہت زیادہ نعمت۔ مہم دشوار۔ مشکل کام۔ دستگیری مدد۔ ارتفاع آمدنی۔ وفا کردہ شود ادا کردیا جائے گا۔ چوں من گدائے مجھ جیسے فقیر۔ آلودہ کردن لت پت کرنا۔ جو جو ایک ایک جو۔ بگدائی بھیک مانگ کر۔ فراہم آوردہ ام میں نے جمع کیا ہے۔ غم نیست کوئی پرواہ نہیں ہے، کوئی حرج نہیں۔ بکافر کافر کو۔

لیتے ہے جو مت سے تھے ہے۔ الخبیثت الخ بری عورتیں برے مردوں کے لئے مناسب
ہے چونکہ نون میں نے کنوئیں کا پانی۔ باک خوف۔ ڈر۔ عجین گوندھا ہوا آٹا۔ خمیر۔ یہاں متعلق خمیر کے
معنی میں ہے۔ کلمس چونے لیس بطاہر پاک نہیں ہے۔ نسند بند کردیں گے۔ شقوق شق کی جمع ہے۔ معنی
۔۔۔ پچھن۔ شنیدم میں نے سنا۔ العبوز پاخانہ۔ حجت دلیل۔ شوخ چشمی بے حیائی۔ خطاب
۔۔۔ قلعی رہائی۔ یہ لطافت نرمی سے۔ کار کامہ بے حرمتی بے عزتی۔ ناچار مجبوراً۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر کسی جگہ مال دے کر عزت محفوظ ہوتی ہو تو مال خرچ کردینا
چاہئے۔ اور اگر کوئی بیباز بردست مال طلب کرے کہ جس کو اگر نہ دیا جائے تو وہ زبردستی چھین لے گا تو فوراً دے دینا
چاہئے۔ صبر کرنا چاہئے۔

حکایت (۲۲) بازرگانے را دیدم کہ صدو پنجاہ شتر بار داشت و چہل بندہ و خدمتگار
شبے در جزیرۂ کیش مرا بحجرۂ خویش برد ہمہ شب نیارمید از سخنہائے پریشاں گفتن کہ
فلاں انبارم بترکستان است و فلاں بضاعت بہندوستان و ایں قبالۂ فلاں زمین است و
فلاں چیز را فلاں کس ضمین ست وگاہ گفتے کہ خاطر اسکندریہ دارم کہ ہوائے خوش
ست باز گفتے نہ کہ دریائے مغرب مشوش ست سعدیا سفرے دیگر در پیش ست اگر
آں کردہ شود بقیت عمر خویش بگوشہ بنشینم و قناعت کنم گفتم آں کدام سفر ست گفت
گوگرد پارسی خواہم بردن بچین کہ شنیدم کہ قیمتے عظیم دارد و کاسۂ چینی بروم آرم
و دیبائے رومی بہند و پولادِ ہندی بحلب و آبگینۂ حلبی بہ یمن و بردیمانی بپارس و ازاں پس
ترکِ سفر کنم و بدکانے بنشینم انصاف ازیں ماخولیا چنداں فرو گفت کہ بیش طاقت
گفتش نماند گفت اے سعدی تو ہم سخنے بگوی ازانہا کہ دیدۂ و شنیدۂ گفتم۔

ترجمہ:۔ میں نے ایک سوداگر کو دیکھا کہ ایک سو پچاس اونٹ سامان کے رکھتا تھا اور چالیس غلام اور خدمتگار ایک
رات وہ جزیرۂ کیش میں مجھے اپنے کمرہ میں لے گیا۔ رات بھر آرام نہیں کیا، بہکی بہکی باتیں کرتا رہا کہ میرا فلاں
انبار (سامان) ترکستان میں ہے، اور فلاں پونجی ہندوستان میں ہے، اور یہ فلاں زمین کی دستاویز ہے، اور فلاں چیز کا
فلاں آدمی ضامن ہے اور کبھی کہتا کہ اسکندریہ کا ارادہ رکھتا ہوں کہ وہاں کی آب و ہوا اچھی ہے پھر کہتا نہیں اس
لئے کہ دریائے مغرب میں طغیانی ہے۔ پھر کہتا اے سعدی ایک دوسرا سفر در پیش ہے۔ اگر وہ بھی کر لیا جائے تو باقی
تمام عمر کیلئے گوشہ نشیں ہو جاؤں گا اور قناعت کرلوں گا۔ میں نے کہا وہ کون سا سفر ہے؟ اس سوداگر نے کہا ایرانی
گندھک چین میں لیجاؤں گا اس لئے کہ میں نے سنا ہے وہاں وہ بڑی قیمت رکھتی ہے۔ اور وہاں سے چینی پیالے روم

چوؤں گا۔ روم کا ریشم ہندوستان میں اور ہند کا لوہا حلب میں اور حلبی آئینے یمن میں اور یمنی چادریں فارس میں۔ اس کے بعد سفر چھوڑ دوں گا اور ایک دوکان پر بیٹھ جاؤں گا۔ ایسی پاگل پن کی باتیں اتنی کہیں کہ اس سے زیادہ کہنے کی طاقت نہ رہی۔ اس سوداگر نے مجھ سے کہا اے سعدی تم بھی کچھ کہو جو تم نے دیکھا یا سنا ہو میں نے کہا۔

قطعہ:۔
آں شنیدستی کہ در صحرائے غور — بارِ سالارے بیفتاد از ستور
گفت چشمِ تنگ دنیا دار را — یا قناعت پُر کند یا خاکِ گور

ترجمہ:۔ (۱) تو نے سنا ہے کہ صحرائے غور میں پچھلے سال ایک سوداگر گھوڑے سے گر پڑا۔
(۲) اس نے کہا دنیادار کی تنگ آنکھ کو۔ یا تو صبر بھر سکتی ہے یا قبر کی مٹی۔

حل الفاظ و مطلب :۔ صد و پنجاہ ایک سو پچاس۔ شتر بار بوجھ لادنے والا اونٹ۔ وچہل بندہ اور چالیس غلام۔ خدمتگار خدمت کرنے والے۔ کیش۔ کاف کے فتحہ اور یائے مجہول کے ساتھ، ایک مقام کا نام ہے۔ بحجرہ خویش اپنے کمرے میں۔ ہمہ شب پوری رات۔ سخنہائے پریشان اِدھر اُدھر کی بہکی باتیں۔ انبار ڈھیر۔ بضاعت پیسہ۔ دریائے مغرب اس سے مراد محیط اعظم کی وہ خلیج ہے جو حوالی ملک مغرب سے آکر مصر میں مل گئی ہے۔ ضمین عربی لفظ ہے معنی ہیں ضامن ہے۔ قبالہ تحریری ثبوت خاطر خیال۔ دریائے مغرب مشوش سمندر کے مغربی جانب طغیانی آئی ہوئی ہے۔ گوگرد گندھک۔ گوگرد پارسی ایرانی گندھک۔ کاسہ چینی چین کے پیالے۔ روم اٹلی کا دوسرا نام ہے۔ پولاد فولاد۔ آبگینہ شیشہ۔ بُرد یمانی یمن کی چادریں۔ پارس ایران۔ ماخولیا مالیخولیا پاگل پن کی ایک قسم ہے۔ فرو زائد دیدہ و شنیدہ تو نے دیکھا اور سنا ہے۔ صحرا جنگل۔ غور یہ لفظ غین کے فتحہ اور واو مجہول کے ساتھ، ایک شہر کا نام ہے۔ یمن ایک شہر کا نام جو عرب میں جنوب مکہ کی طرف واقع ہے۔ بُرد ایک قسم کی چادر جس پر سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں۔ پار گذشتہ سال۔ سالار تجارت کرنے والے کا سردار۔ چشم تنگ تنگ آنکھ۔ دنیادار دنیاوالا۔ خاکِ گور قبر کی مٹی۔ اس حکایت کا مطلب اور خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو چاہئے کہ قناعت کرے زیادہ کا حرص نہ کرے۔ اس لئے کہ جو شخص حرص میں مبتلا ہو جاتا ہے تو وہ ایسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہوتا۔

حکایت (۲۳) : مالدارے را شنیدم کہ بہ بخل اندر چناں معروف بود کہ حاتم طائی در کرم ظاہر حالش بہ نعمت دنیا آراستہ و خستِ نفسِ جبلی ہمچناں در وے متمکن تا بجائے رسید کہ نانے از دست بجانے نداوے و گربہ ابوہریرہؓ را بہ لقمہ ننواختے و سگِ اصحابِ کہف را استخوانے نیند اختے فی الجملہ خانۂ اور اکس ندیدے در کشادہ و سفرہ اور اسر۔

ترجمہ:۔ میں نے ایک مالدار کو سنا ہے کہ بخیلی میں اتنا ہی معروف و مشہور تھا جتنا حاتم طائی سخاوت میں اس کی ظاہری حالت دنیا کی نعمتوں سے آراستہ تھی۔ اور پیدائشی خصلت کا کمینہ پن اسی طرح اس کے اندر برقرار تھا

حالت یہاں تک پہونچ گئی تھی کہ جان کے بدلہ ایک روٹی ہاتھ سے نہ دیتا ابوہریرہؓ کی بلی کو ایک لقمہ نہ دیتا اور اصحاف کہف کے کتے کو ایک ہڈی بھی نہ ڈالتا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اس کے گھر کا دروازہ کھلا ہوا کسی نے نہ دیکھا۔ اور اس کا دستر خوان کھلا ہوا کوئی نہ دیکھتا۔

بیت : درویش بجز بوئے طعامش نشنیدے مرغ از پئے نان خوردن او ریزہ نچیدے

ترجمہ:۔ فقیر اس کے کھانے کی بو کے سوا نہ سونگھتا تھا۔ مرغ اس کے کھانا کھانے کے بعد ریزہ نہ چنتا تھا۔

شنیدم کہ بدریائے مغرب اندر راہِ مصر پیش گرفتہ بود و خیالِ فرعونی در سر حتیٰ اذا ادرکہُ الغرقُ بادے مخالف بہ کشتی بر آمد چنانکہ گویند۔

ترجمہ:۔ میں نے سنا ہے کہ اس نے مغربی سمندر سے مصر کا راستہ اختیار کیا تھا اور فرعونی خیالات اس کے دماغ میں تھے یہاں تک کہ ڈوبنے نے اس کو پالیا کشتی کے مخالف ہوا چلنے لگی جیسا کہ کہتے ہیں۔

فرد ۔ باطبعِ ملولت چہ کند دل کہ نسازد شرطہ ہمہ وقتے نبود لائقِ کشتی

ترجمہ:۔ دل تیری رنجیدہ طبیعت کے سامنے موافقت نہ کرے تو کیا کرے۔ اس لئے کہ ہر وقت ہوا کشتی کے موافق نہیں ہوتی۔

دست بدعا بر آورد و فریاد بیفائدہ خواندن گرفت فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ۔

ترجمہ:۔ دعاء کے لئے ہاتھ اٹھایا اور بے فائدہ فریاد کرنی شروع کی۔ پھر جب کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو پکارتے ہیں اللہ کو گویا کہ خالص کرنے والے ہیں اللہ کے لئے دین کو۔

شعر ۔ دستِ تضرع چہ سود بندۂ محتاج را وقتِ دعا بر خدا وقتِ کرم در بغل

ترجمہ:۔ محتاج بندہ عاجزی کا ہاتھ دعا کے لئے اٹھانے سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ دعا کے وقت خدا کو پکارتے ہیں اور کرم کے وقت بغل میں ہاتھ دبا لیتے ہیں۔

قطعہ:۔ از زر و سیم راحتے برساں خویشتن ہم تمتعے برگیر
وانگہ ایں خانہ کز تو خواہد ماند خشتے از سیم و خشتے از زر گیر

ترجمہ:۔ (۱) سونے چاندی سے دوسروں کو آرام پہونچا۔ اور اپنے آپ بھی فائدہ اٹھا۔
(۲) اور جس وقت یہ گھر تجھ سے چھوٹ جائے گا، اور یہیں رہ جائے گا۔ چاہے ایک چاندی کی اینٹ لے لے اور ایک سونے کی۔

ترجمہ:۔ (۱) سخت افسوس ہوتا اگر مردہ واپس آجاتا۔ قبیلے اور رشتہ داروں کے گھر میں۔

(۲) ترکہ کا واپس کرنا زیادہ سخت ہوتا۔ وارثوں کو اپنے عزیز کے مرجانے سے۔

بسابقۂ معرفتے کہ درمیان ما بود آستینش گرفتم و گفتم

ترجمہ:۔ پہلی واقفیت کی وجہ سے جو ہم دونوں کے درمیان تھی میں نے اس کی آستین پکڑی اور کہا۔

بیت:۔ بخور اے نیک سیرت سرہ مرد کاں فرومایہ گرد کرد و نخورد

ترجمہ:۔ کھا اے نیک عادت اور پاکیزہ آدمی۔ کیونکہ اس کمینہ نے جمع کیا اور نہیں کھایا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ مصر ایک شہر کا نام ہے۔ اقارب درویش فقیر کے رشتہ دار۔ بالک مرا۔ بقیہ مال وے اس کے مال کا بچا ہوا حصہ، یعنی ترکہ۔ توانگر مالدار۔ جامہائے کہن پرانے کپڑے۔ بمرگ او اس کے مرنے سے۔ درید ند انہوں نے پھاڑ دیا۔ خز ریشم سے بنا ہوا کپڑا۔ دمیاطی وہ کپڑا جو دمیاط نامی شہر میں تیار کیا گیا ہو۔ بادپائی تیز رفتار گھوڑا۔ دواں دوڑتا ہوا۔ ؤہ کلمۂ افسوس ہے۔ معنی ہیں ہائے افسوس۔ قبیلہ کنبہ۔ خاندان پیوند برادری کے لوگ۔ ردّ واپس کرنا۔ خویشاوند اپنے لوگ۔ سَرَہ سین اور راء کے فتحہ کے ساتھ بمعنی پاکیزہ نفس۔ گرد کرد اکٹھا کیا۔ اس حکایت اور اشعار سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر انسان کنجوسی کرتا ہے اور نہ خود کھاتا ہے اور نہ ہی دوسروں کو کھلاتا ہے تو اس کے رشتہ دار اس کی موت کے منتظر رہتے ہیں۔ اور اس کی وفات کے بعد اس کے مال کو بے تحاشا خرچ کرتے ہیں۔

حکایت (۲۴) صیادِ ضعیف را ماہیِ قوی بدام افتاد طاقتِ حفظ آں نداشت ماہی برو غالب آمد و دام از دستش در ربود۔

ترجمہ:۔ ایک کمزور شکاری کے جال میں ایک بڑی مچھلی آ پھنسی۔ اس کے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ مچھلی اس پر غالب آگئی اور جال ہاتھ سے چھڑا لے گئی۔

قطعہ:۔

شد غلامے کہ آبِ جو آرد آبِ جو آمد و غلام ببرد

دام ہر بار ماہی آوردے ماہی ایں بار رفت و دام ببرد

ترجمہ:۔ (۱) ایک غلام گیا کہ ندی کا پانی لائے۔ ندی کا پانی آیا اور غلام کو بہا لے گیا۔

(۲) جال ہر مرتبہ مچھلی لاتا ہے۔ اس مرتبہ مچھلی آئی اور جال لے گئی۔

بیت:۔ صیاد نہ ہر بار شکارے ببرد یک روز بہ بینی کہ پلنگش بخورد

ترجمہ:۔ ایسا نہیں کہ شکاری ہر ہر بار شکار لے جائے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک دن چیتا اُسے کھا جائے۔

دیگر صیاداں دریغ خوردند و ملامتش کردند کہ چنیں صیدے در دامت افتاد و نتوانستی

نگاہداشتن گفت اے برادراں چہ تواں کردمرا روزی نبود واورا ہمچنیں روزی ماندہ۔

ترجمہ:۔ دوسرے شکاریوں نے افسوس کیا اور اسکو ملامت کی کہ ایسا شکار تیرے جال میں پھنسا اور تو اسکی حفاظت نہ کرسکا اس نے کہا کہ اے بھائیو کیا کیا جائے میری روزی نہیں تھی اور اس کی روزی ویسی ہی باقی رہی تھی۔

حکمت:۔ صیادِ بے روزی در دجلہ نگیرد وماہی بے اجل بر خشکی نمیرد۔

ترجمہ:۔ شکاری بغیر روزی کے دجلہ میں شکار نہیں کر سکتا۔ اور مچھلی بغیر موت کے خشکی پر نہیں مرتی۔

حل الفاظ و مطلب:۔ صیاد ع شکار کرنے والا۔ ضعیف ع کمزور۔ جمع ضعفاء۔ ماہی قوی طاقتور مچھلی۔ بدام جال میں۔ طاقت، حفظ حفاظت کرنے کی طاقت۔ روکنے کی طاقت۔ ربود لے گئی۔ غلامے ایک غلام۔ آبِ جو نہر کا پانی۔ آرد لائے۔ ہربار ہر مرتبہ۔ پلنگ چیتا۔ نگاہ داشتن خیال رکھنا۔ حفاظت کرنا۔ چہ تواں کرد کیا کیا جائے۔ روزی نبود روزی نہیں تھی۔ دجلہ بغداد کی ایک بڑی ندی کا نام ہے۔ اجل موت۔ نمیرد نہیں مرتی۔ نہیں مرتا۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر نقصان کو خدا کی طرف سے خیال کر کے اس پر صبر کرنا چاہئے۔ اور روزی ملنی نہ ملنی یہ بھی تقدیر میں سے ہے۔ اس بچہ کی تقدیر میں وہ مچھلی نہیں تھی اس لئے اسی کے ہاتھ نہیں آئی بلکہ مچھلی خود تو گئی ہی جال کو بھی لے گئی۔

حکایت (۲۵):۔ دست وپا بریدہ ہزار پائے را بکشت صاحبدلے برو بگذشت وگفت سبحان اللہ باہزار پائے کہ داشت چوں اجلش فراز آمد از بیدست وپائے گریختن نتوانست۔

ترجمہ:۔ ایک لنجے لولے نے ایک ہزار (کن کھجورے) کو مار ڈالا۔ ایک عارف اس کے پاس سے گزرا اور کہا سبحان اللہ باوجود ہزار پاؤں ہونے کے جب اس کی موت آئی تو ایک بے ہاتھ پاؤں والے کے سامنے سے بھاگ نہ سکا۔

مثنوی:۔
چو آید زپے دشمنِ جانستاں بہ بندد اجل پائے مردِ دواں
دراں دم کہ دشمن پیاپے رسید کمانے کیانی نباید کشید

ترجمہ:۔ (۱) جب پیچھے سے جان لینے والا دشمن آتا ہے۔ تو موت دوڑنے والے آدمی کے پاؤں باندھ دیتی ہے۔
(۲) جس وقت کہ دشمن پے در پے پہونچے۔ کیانی کمان کھینچنی نہ چاہیے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ دست وپا بریدہ ہاتھ پیر کٹے ہوئے۔ مراد سانپ ہے۔ ہزار پائے وہ جانور جس کے ہزار پاؤں ہوتے ہیں۔ کن کھجورا ایک زہریلا کیڑا جو کان میں گھس جاتا ہے یا جسم سے چمٹ کر اپنے پاؤں گاڑ دیتا ہے۔ برو بگذشت اس کے پاس سے گزرا۔ سبحان اللہ اللہ کی ذات پاک ہے۔ اجلش اس کی موت۔ فراز پہلے۔ جانستاں یہ اسم فاعل سماعی ہے بمعنی جان لینے والا۔ مرد دواں تیز دوڑنے والا آدمی۔ کیانی وہ کمان جو ایران کے بادشاہوں کی شان

کے مناسب ہو۔ کمانِ کیانی کیانی کمان یہ منسوب ہے بادشاہان کیان کی طرف ارباب تواریخ نے بادشاہان عجم کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ (۱) ملوک پشیین جن کا اول کیومرث اور آخر کیکاؤس ہے۔ (۲) ملوکِ کیان۔ جو کیخسرو سے شروع ہو کر اسکندر بن داراب پر ختم ہوتے ہیں۔ (۳) اشکانیان جو قباد سے شروع ہو کر بہرام پر ختم ہوتے ہیں۔ (۴) ساسانی جو اردشیر بابکان سے شروع ہو کر یزدجرد پر ختم ہوتے ہیں۔ (حاشیہ گلستاں مترجم)

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی مصیبت کا دور کرنا انسان کی قدرت سے باہر ہے۔ لہٰذا ان کو صبر کے ساتھ برداشت کرنا چاہئے۔

حکایت (۲۶) :۔ ابلہے را دیدم سمین و خلعتے ثمین در بر و مرکبِ تازی در زیر و قصبے مصری بر سر کسے گفت سعدی چگونہ ہمی بینی ایں دیبائے معلّم بریں حیوان لا یعلم گفتم۔

ترجمہ :۔ میں نے ایک بے وقوف کو دیکھا کہ موٹا تازہ قیمتی لباس پہنے ہوئے عربی گھوڑے پر سوار اور ایک مصری قصب کا عمامہ سر پر تھا۔ کسی نے کہا کہ اے سعدی تجھے یہ کیسا معلوم ہوتا ہے یہ منقش دیبا اس بے علم جانور کے اوپر، میں نے کہا۔

شعر :۔ قَد شابَہَ بِالوریٰ حِمارٌ عِجلاً جَسداً لَہُ خُوارٌ

ترجمہ :۔ تحقیق کہ گدھا آدمی سے مشابہ ہو گیا ہے۔ یا ایک بچھڑا ہے کہ اس کے جسم ہے اور اس کیلئے آواز ہے۔

گفتہ اند یک طلعتِ زیبا بہ از ہزار خلعتِ دیبا۔

ترجمہ :۔ عقلمندوں نے کہا ہے کہ ایک اچھی صورت ہزار ریشمی جوڑوں سے بہتر ہے۔

قطعہ :۔ شریف اگر متضعف شود خیال مبند کہ پائگاہ بلندش ضعیف خواہد شد
ور آستانۂ سیمیں بہ میخ زر بزند گماں مبر کہ یہودی شریف خواہد شد

ترجمہ :۔ (۱) شریف آدمی اگر ضعیف ہو جائے تو یہ خیال مت کر۔ کہ اس کا بلند مرتبہ بھی کم ہو جائیگا۔
(۲) اور اگر چاندی کی چوکھٹ میں سونے کی میخیں لگالے۔ تو یہ گمان نہ کر کہ یہودی شریف ہو جائے گا۔

قطعہ :۔ بآدمی نتواں گفت ماند ایں حیواں مگر دُراعۂ دستار و نقش بیرونش
بگرد در ہمہ اسبابِ مُلک و ہستی او کہ ہیچ چیز نہ بینی حلال جز خونش

ترجمہ :۔ (۱) یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ یہ حیوان آدمی سے مشابہ ہے۔ مگر پیراہن اور پگڑی اور اسکی ظاہری نقش و نگار۔
(۲) اس کے تمام اسباب بے ملک اور ہستی میں تلاش کر۔ کہ کوئی چیز تو سوائے اس کے خون کے حلال نہ پائیگا۔

حل الفاظ و مطلب :۔ ابلہے ایک بیوقوف۔ سمین موٹا۔ خلعتے ثمین ایک قیمتی جوڑا۔ مَرکَب سواری۔ تازی عربی۔ قصب قاف اور صاد کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ ایک ریشمی مصری کپڑے کا نام ہے۔ چگونہ حرف استفہا

ہے۔ معنی ہیں۔ کیسا ہے۔ معلّم منقش۔ حیوان جانور۔ لایعلم جانتا نہیں ہے۔ بے علم۔ مُتّہم میں نے کہا۔ شابہ مشابہ ہونا۔ الوریٰ مخلوق۔ حمار ع گدھا۔ جمع حُمُر۔ عجل بچھڑا۔ جمع عِجاجیل۔ جسدٌ جسم جمع اجساد۔ خوار ع آواز۔ طلعت زیبا اچھی صورت۔ خلعت دیبا ریشمی جوڑا۔ متضعف کمزور۔ پائگاہ مرتبہ۔ درجہ۔ آستانہ سیمیں وہ چوکھٹ جو چاندی کی بنی ہوئی ہو۔ شریف معزز آدمی۔ یہاں سید کے معنی میں ہے۔ شریف حاکم مکہ کا لقب تھا۔ دُراعہ لمبا کرتہ۔ دستار پگڑی۔ نقش ظاہری صورت۔

اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ کسی جاہل کے مال ودولت کو دیکھ کر اس کو بلند مرتبہ نہ سمجھنا چاہئے اس لئے کہ شرافت اور بڑائی کا دارومدار علم و فضل پر ہے نہ کہ دنیاوی مال ودولت پر۔

حکایت (۲۷) :۔ دزدے گدائے را گفت شرم نمیداری از برائے جوے سیم دست پیشِ ہر لئیم دراز کردن گفت۔

ترجمہ:۔ ایک چور نے ایک فقیر سے کہا تجھے شرم نہیں آتی کہ ایک جو چاندی کے لئے ہر بخیل اور کمینہ کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے۔ اس فقیر نے کہا۔

بیت : دست دراز پئے یک حبۂ سیم — بہ کہ ببرند بدانگے دونیم

ترجمہ:۔ ایک رتی چاندی کے لئے ہاتھ پھیلانا بہتر ہے اس سے کہ ایک دانگ کے عوض ہاتھ کاٹ کر دو ٹکڑے کر دیں۔

حل الفاظ و مطلب :۔ شرم نمی داری تجھے شرم نہیں آتی۔ لئیم کمینہ، لئیم اور کمینہ میں فرق یہ ہے کہ بخیل تو وہ ہے جو خود کھالے لیکن دوسرے کو نہ کھلائے اور لئیم وہ ہے جو نہ خود کھائے اور نہ کسی کو کھلائے۔ دراز کردن لمبا کرنا۔ پھیلانا۔ حبہ ایک رتی۔ دانگ چھ رتی۔

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ بھیک مانگنا ذلت کی بات ہے اور چوری کرنے سے ہاتھ بھی کٹتا ہے اور آخرت بھی خراب ہوتی ہے۔ اسی لئے انسان کو چاہئے کہ دونوں چیزوں سے پرہیز کرے اور بلا ضرورت دردر پھرنا اور بھیک مانگنا ذلت کی بات تو ہے ہی لیکن چوری کرنے سے کم درجہ کا جرم ہے۔

حکایت (۲۸) :۔ مشت زنے را حکایت کنند کہ از دہر مخالف بفغاں آمدہ بود واز حلق فراخ ودستِ تنگ بجاں رسیدہ شکایت پیشِ پدر برد واجازت خواست کہ عزم سفر دارم مگر بقوتِ بازو دامنِ کامے فراچنگ آرم کہ بزرگاں گفتہ اند۔

ترجمہ:۔ ایک پہلوان کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ مخالف سے فریاد میں آیا ہوا اور بھوک کی زیادتی اور مفلسی کی وجہ سے جان سے عاجز تھا۔ باپ کے سامنے جاکر شکایت کرنے لگا۔ اور اجازت چاہی کہ میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں۔ شاید قوت بازو کی وجہ سے اپنا مقصد حاصل کر سکوں کیونکہ بزرگوں نے کہا ہے۔

بیت ؎ فضل و ہنر ضائع ست تا ننمایند عود بر آتش نہند و مشک بسایند

ترجمہ:۔ فضل اور ہنر سب بے کار ہے جب تک ظاہر نہ کریں۔ عود کو آگ پر رکھتے ہیں اور مشک کو گھسا کرتے ہیں۔

پدر گفت اے پسر خیالِ محال از سر بدر کن و پائے قناعت در دامنِ سلامت کش کہ خردمنداں گفتہ اند دولت نہ بکوشیدن ست و چارۂ آں کم جوشیدن ست۔

ترجمہ:۔ باپ نے کہا اے بیٹے یہ ناممکن خیال سر سے نکال دے اور صبر کا پیر سلامتی کے دامن میں رکھ (یعنی صبر کیساتھ سلامتی سے رہ) کیونکہ عقلمندوں نے کہا ہے کہ دولت کوشش سے نہیں ملتی اور اس کا علاج صبر سے کام لینا ہے۔

شعر: کس نتواند گرفت دامنِ دولت بزور کوششِ بیفائدہ ست وسمہ بر ابروے کور

ترجمہ:۔ دولت کا دامن کوئی زور کے ساتھ نہیں تھام سکتا۔ کوشش کرنا ایسا ہی بے فائدہ ہے جیسا کہ اندھے کے بھووں پر خضاب لگانا۔

فرد:۔ اگر بہر سر مویت ہنر دو صد باشد ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد

ترجمہ:۔ اگرچہ تیرے ہر بال پر دو سو (یا سیکڑوں) ہنر ہوں۔ ہنر کام میں نہ آئیگا جب نصیب برا ہو۔

بیت:۔ چہ کند زورمندِ واژوں بخت بازوئے بخت بہ کہ بازو سخت

ترجمہ:۔ الٹی تقدیر والا زورمند کیا کرے گا۔ نصیب کا قوی ہونا بہتر ہے بازو کے قوی ہونے سے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ فغاں فریاد۔ حلق فراخ چوڑا حلق۔ عزم پختہ ارادہ کرنا۔ قوت طاقت۔ فراچنگ حاصل کرنا۔ فضل ع بزرگی۔ بسانید گھسنا۔ محال جو واقع نہ ہو۔ بدر کن باہر نکال دے۔ مشک ایک دوا۔ سیاہ خوشبودار۔ کام مقصد۔ سلامت محفوظ رہنا۔ کوشیدن کوشش کرنا۔ کم جوشیدن صبر سے کام لینا۔ دامنِ دولت دولت کا دامن۔ وسمہ نیل کے پتوں کا رنگ۔ ابرو پر وسمہ لگانا عورتوں کی منجملہ سنات آرائشوں کے ایک آرائش ہے۔ کور اندھا۔ ملک ایران میں دستور ہے کہ وہاں کے لوگ ابرو کو کالا کرنے کے لئے وسمہ لگاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی اندھا ہو اور اس کی آنکھ کو وسمہ سے کالا کیا جائے تو وہ حسن پیدا نہ ہوگا۔ اگر بہر سر مویت اگرچہ تیرے بالوں پر سینکڑوں ہنر ہوں۔ بخت بد وہ شخص جس کی تقدیر خراب ہو۔ واژوں بخت اُلٹی تقدیر والا شخص۔ بازوئے بخت مطلب یہ ہے کہ طاقت و قوت کے بل بوتے پر کچھ نہیں ہوتا اگر نصیب قوی ہے تو کام ہو جاتا ہے ورنہ پھر نہیں۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ رزق کی ہوس اور لالچ میں انسان کو ادھر اُدھر مارا مارا نہ پھرنا چاہیے۔

پسر گفت اے پدر فوائدِ سفر بسیار ست از نزہتِ خاطر و جرِ منافع و دیدنِ عجائب و شنیدنِ غرائب و تفرجِ بلدان و محاورتِ خلان و تحصیلِ جاہ و ادب و مزیدِ مال و مکتسب و معرفتِ یاراں و تجربتِ روزگار چنانکہ سالکانِ طریقت گفتہ اند۔

ترجمہ:۔ لڑکے نے کہا اباجی سفر کے فوائد بہت ہیں۔ دل کی خوشی۔ اور نفع حاصل کرنا۔ اور عجیب چیزیں دیکھنا اور انوکھی باتیں سننا۔ اور شہروں کی سیر اور دوستوں کی ہم نشینی۔ ادب اور مرتبہ کا حاصل کرنا۔ دولت مال کی زیادتی۔ نئے دوستوں کی جان پہچان۔ زمانے کا تجربہ۔ چنانچہ راستہ چلنے والوں (عارفوں) نے کہا ہے۔

نظم:۔ تابدکانِ خانہ در گروی　　ہرگزاے خام آدمی نشوی
بروا ندرجہاں تفرج کن　　پیش ازاں روز کز جہاں بروی

ترجمہ:۔ (۱) جب تک گھر کی دوکان میں تو رہن رہے گا۔ ہر گزاے ناتجربہ کار تو آدمی نہ ہوگا۔
(۲) جا دنیا کے اندر سیر کر۔ اس دن سے پہلے کہ تو دنیا سے چلا جائے۔

پدر گفت اے پسر منافع سفر چنیں کہ تو گفتی بیشمار ست لیکن مسلّم پنج طائفہ راست نخستیں بازرگانے را کہ باوجودِ نعمت و مکنت غلاماں و کنیزاں دارد و شاگردانِ چابک ہر روز بشہرے و ہر شب بمقامے و ہر دم بتفرج گاہے و ہر لحظہ از نعیم دنیا متمتع۔

ترجمہ:۔ باپ نے کہا کہ بیٹا سفر کے منافع جیسا کہ تو نے بیان کئے بہت ہیں۔ مگر پانچ جماعتوں کے لئے مناسب ہیں۔ اول۔ سوداگر کے لئے جو باوجود نعمت اور قدرت کے غلام اور لونڈیاں رکھتا ہے اور چست و چالاک نوکر روزانہ ایک نئے شہر میں جاتا ہے اور ہر رات کو ایک نئے مقام میں پہنچتا ہے اور ہر دم ایک تماشا گاہ میں بیٹھتا ہے۔ اور ہر لحظہ دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

قطعہ: منعم بکوہ و دشت و بیاباں غریب نیست　　ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت
واں را کہ بر مرادِ جہاں نیست دسترس　　در زاد بوم خویش غریب ست و ناشناخت

ترجمہ:۔ (۱) دولت مند پہاڑ اور جنگل اور بیاباں میں مسافر نہیں ہے۔ جہاں گیا خیمہ لگایا اور دربار بنالیا۔
(۲) اور اس شخص کو دنیا کی مُراد پر قدرت نہیں ہے۔ وہ اپنے وطن میں مُسافر اور گم نام ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ فوائد فائدہ کی جمع ہے۔ بسیار زیادہ۔ نزہت عربی لفظ ہے۔ تفریح۔ خاطر طبیعت جمع خواطر۔ جر۔ منافع نفع حاصل کرنا۔ دیدن دیکھنا۔ عجائب عجیبۃ کی جمع ہے۔ انوکھی چیزیں۔ غرائب غریبۃ کی جمع ہے عجیب و غریب باتیں۔ تفرج تفریح۔ سیر کرنا۔ خُلّان خلیل کی جمع ہے دوست تحصیل، حاصل کرنا۔ مکتسب کمانا۔ سالکان سالک کی جمع ہے۔ راہ سلوک پر چلنے والے۔ دُکان دوکان۔ خام کچا۔ بیکار۔ بے شمار بہت زیادہ ہے۔ مسلّم مناسب۔ مکنت قدرت۔ طاقت۔ شاگردان چابک چالاک نوکر۔ تفرج گاہ تفریح کرنے کی جگہ۔ نعیم نعمت۔ منعم انعام کرنے والا۔ غریب عربی لفظ ہے۔ معنی ہیں۔ مسافر، کوچ کرنے والا۔ اجنبی۔ خیمہ زد خیمہ لگایا۔ بارگاہ ساخت اس نے اپنا دربار سجایا۔ مطلب وہی ہے کہ جو ترجمہ سے واضح ہو چکا ہے۔ زاد بوم پیدائش کی جگہ

دوم عالمے کہ بہ منطق شیریں وقوتِ فصاحت ومایۂ بلاغت ہر جا کہ رود بخدمتِ اواقدام نمایندو اکرام کنند۔

ترجمہ:۔ دوسرے وہ عالم کہ شیریں بیانی۔ فصاحت کی قوت۔ اور بلاغت کی پونجی کی وجہ سے جہاں جاتا ہے وہاں اس کی خدمت کے لئے آگے بڑھتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں۔

قطعہ:۔ وجودِ مردمِ دانا مثالِ زرِ طلاست — کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند

بزرگ زادۂ ناداں بشہر وا ماند — کہ در دیارِ غریبش بہیچ نستانند

ترجمہ:۔ (۱) عالم کا وجود خالص سونے کی طرح ہے کہ وہ جہاں جاتا ہے لوگ اس کی قدر و قیمت جانتے ہیں۔

(۲) اور جاہل بزرگ زادہ کھوٹے سکہ کی مانند ہے، کہ اجنبی ملکوں میں کسی قیمت پر نہیں لیتے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ منطق بات چیت۔ گفتگو۔ گویائی۔ شیریں مٹھاس۔ فصاحت صاف اور واضح بات۔ مایہ بلاغت یا لاغت کی پونجی۔ مردم دانا عالم، عقلمند انسان۔ مثال جیسے۔ طلا خالص۔ ہر کجا جس جگہ۔ رود جاتا ہے۔ دانند لوگ جانتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح وہ سکہ جو اسی ملک میں چلتا ہے دوسرے ملک میں نہیں چلتا وہاں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی اسی طرح وہ جاہل ہے کہ اس کی اپنے دیس میں خوب عزت ہوتی ہے اور پردیس میں اس کو کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ لیکن عالم کی مثال ایسی ہے جیسا کہ خالص سونا۔ اسلئے کہ وہ ہر دیس میں چلتا ہے اسی طرح عالم جہاں جاتا ہے اسکی قدر و قیمت ہوتی ہے۔

سوم خوبروئے کہ درونِ صاحبدلاں بمخالطتِ او میل کند کہ بزرگاں گفتہ اند کہ جمال بہ از بسیارے مال وگویند روئے زیبا مرہم دلہائے خستہ ست وکلیدِ درہائے بستہ لاجرم صحبتِ او ہمہ جا غنیمت شناسند و خدمتش را منت دانند۔

ترجمہ:۔ تیسرے وہ خوبصورت کہ دل والوں کا دل اس سے ملنے کی خواہش کرتا ہے۔ کیونکہ بزرگوں نے کہا ہے کہ تھوڑا سا جمال بہت سے مال سے بہتر ہے اور کہتے ہیں خوبصورت چہرہ زخمی دلوں کا مرہم ہے اور بند دروازوں کی کنجی ہے مجبوراً اس کی صحبت کو سب جگہ غنیمت سمجھتے ہیں۔ اور اس کی خدمت کو اپنے اوپر احسان سمجھتے ہیں۔

قطعہ:۔ شاہد آنجا کہ رود عزت و حرمت بیند — ور برانند بقہرش پدر و مادرِ خویش

پرِ طاؤس در اوراقِ مصاحف دیدم — گفتم ایں منزلت از قدرِ تو می بینم بیش

گفت خاموش کہ ہر کس کہ جمالے دارد — ہر کجا پائے نہد دست بدارندش پیش

ترجمہ:۔ (۱) معشوق جہاں جائے گا عزت اور تعظیم دیکھے گا۔ اور اگرچہ اسے اسکے ماں باپ غصہ سے نکالدیں۔

(۲) میں نے مور کے پر کو قرآن شریف کے ورقوں میں دیکھا۔ تو کہا یہ مرتبہ میں تیرے مقدور سے زیادہ دیکھتا ہوں۔

(۲) وہ بولا چپ رہ جو کوئی کہ خوبصورتی رکھتا ہے۔ جہاں کہیں پاؤں رکھتا ہے لوگ اس کے آگے ہاتھ رکھتے ہیں۔

حل الفاظ و مطلب:۔ خوب روئے خوبصورت۔ درون صاحبدلاں دل والوں کا دل۔ مخالطت میل جول۔ جمال خوبصورتی۔ میل رغبت۔ روئے زیبا حسین چہرہ۔ کلید تالی۔ کنجی شاہد حسن والا۔ حرمت عزت۔ قہر عربی بمعنی غصہ۔ اوراق ورق کی جمع ہے۔ مصاحف مصحف کی جمع ہے قرآن شریف۔ دست پیش کسی داشتن کسی کی تعظیم کرنا۔ لہٰذا اس جگہ یہ معنی ہوں گے کہ خوبصورت جہاں جائے گا اس کی تعظیم سب لوگ کریں گے۔

قطعہ:۔ چوں در پسر موافقت و دلبری بود اندیشہ نیست گر پدر از وے بری بود
او جوہر ست گو صدف اندر میاں مباش درّ یتیم را ہمہ کس مشتری بود

ترجمہ:۔(۱) جبکہ لڑکے میں موافقت اور دلبری ہو تو اس کو کوئی اندیشہ نہیں اگر باپ اس سے بیزار ہو جائے۔
(۲) وہ موتی ہے اگرچہ سیپ کے اندر نہیں ہے۔ یکتا موتی کا ہر آدمی خریدار ہوتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ موافقت دوسرے کے موافق ہونا۔ دلبری لوگوں کے دل مائل کرنا۔ بری بیزار۔ جوہر موتی۔ جمع جواہر۔ صدف سیپ۔ درِّ یتیم یکتا موتی۔ مشتری خریدار۔

چہارم خوش آوازے کہ بحنجرہ ٔ داؤدی آب از جریان و مرغ از طیران باز دارد پس بوسیلتِ آں فضیلت دلِ مشتاقاں صید کند و اربابِ معنیٰ بمنادمتِ اور غبت نمایند و بانواع خدمت کنند۔

ترجمہ:۔ چوتھے وہ خوش آواز کہ داؤدی گلے کے ساتھ پانی کو جاری ہونے سے اور پرند کو اڑنے سے باز رکھتا ہے۔ اور پھر اسی فضیلت کی وجہ سے خواہشمندوں کے دل کو شکار کرتا ہے۔ اور صاحب باطن اس کی ہم نشینی کی طرف رغبت کرتے ہیں اور طرح طرح کی خدمت کرتے ہیں۔

شعر:۔ سمعِي إِلىٰ حُسنِ الأغانِي مَن ذاالّذِي جَسَّ المَثانِي

ترجمہ:۔ میرا کان نغموں کی خوبی کی طرف (متوجہ) ہے۔ کون ہے وہ شخص جس نے دوتارے کو بجایا ہے۔

قطعہ:۔ چہ خوش باشد آہنگ نرم و حزیں بگوشِ حریفانِ مستِ صبوح
بہ از روئے زیباست آوازِ خوش کہ ایں حظِ نفس ست و آں قوتِ روح

ترجمہ:۔(۱) درد بھری اور اچھی آواز کیسی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ صبح کے وقت کی شراب پینے والے دوستوں کے کان میں۔
(۲) اچھی آواز خوبصورت چہرہ سے بھی بہتر ہے۔ کیونکہ اچھی صورت میں نفس کی لذت ہے اور اچھی آواز روح کا غذا ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ چہارم چوتھا۔ خوش آوازی اچھی آواز۔ حنجرہ داؤدی داؤدی گلا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز کو سُن کر پرندے اڑنا بند کردیتے تھے اور بہتا ہوا پانی رک جاتا تھا۔ جریان تیزی بجری کا مصدر ہے۔ بمعنی جاری ہونا۔ مرغ پرند۔ طیران اڑنا۔ مشتاقان مشتاق کی جمع ہے۔ خواہش مند دل کے سید شکار۔ ارباب معنی دل والے۔ منادمت ایک دوسرے کے پاس مل کر بیٹھنا۔ سمعی شیر اکان۔ حسن اچھائی۔ خوبی۔ الاغانی اغنیۃ کی جمع ہے۔ باجے، نغمے۔ جس بجانا۔ مثانی باجا۔ دو تارہ۔ آہنگ آواز۔ نرم اور زیر و غمگین۔ صبوح وہ شراب جو صبح کے وقت آفتاب سے پہلے پی جائے۔ حظ حصہ۔ قُوت۔ غذا۔ روزی۔

پنجم پیشہ ورے کہ بہ سعی بازو کفافے حاصل کند تا آبرو از بہر لقمہ ریختہ نگردد چنانکہ بزرگان گفتہ اند۔

ترجمہ :۔ پانچویں وہ پیشہ ور جو بازو کی کوشش سے روزی حاصل کرے تاکہ آبرو لقمہ کے لئے تباہ نہ ہو جیسا کہ بڑے لوگوں نے کہا ہے۔

قطعہ :۔
گر بغریبی رود از شہر خویش سختی و محنت نکشد پنبہ دوز
در بخرابی فتد از مُلک خویش گرسنہ خفتد مَلک نیمروز

ترجمہ :۔ (۱) اگر دُھنیا اپنے شہر سے سفر میں چلا جائے تو وہ بھی اپنے ہنر کی وجہ سے تکلیف نہیں اٹھاتا ہے۔
(۲) اگر ملک سیستان کا بادشاہ اپنے ملک سے کسی ویران میں جا پڑے۔ تو بادشاہ بھی بھوکا سوئے گا۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ پنجم پانچواں۔ پیشہ ورے وہ آدمی جس کا کام نیچے درجہ کا ہو۔ مثلاً موچی، نائی، اور درزی۔ غریبی سفر کی حالت۔ پنبہ دوز کپڑوں میں رفو کرنے والا۔ گرسنہ بھوکا۔ نیم روز سیستان کا دارالسلطنت ملک نیم روز سے اس جگہ رستم مراد لیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہنر مند اگر اپنے ملک سے دوسری جگہ بھی چلا جائے تو وہ بھوکا نہیں رہے گا لیکن اگر بادشاہ بے ہنر ہو اور وہ دوسری ولایت میں چلا جائے تو اس کو بھوکا سونا پڑے گا۔

چنیں صفتہا کہ بیان کردم اے پسر در سفر موجب جمعیتِ خاطر ست و داعیۂ طیبِ عیش و آنکہ ازیں جملہ بے بہرہ ست بخیالِ باطل در جہاں برود و دیگر کسش نام و نشان نشنود۔

ترجمہ :۔ بیٹا جو باتیں کہ میں نے بیان کیں وہ سفر میں دل جمعی کا سبب بنتی ہیں۔ اور زندگی کی خوبی کا داعیہ اور جو شخص ان سب باتوں سے محروم ہے خیال باطل سے دنیا میں جاتا ہے، اور کسی سے اس کا نام و نشان نہیں سنا جاتا۔

قطعہ :۔
ہر آنکہ گردشِ گیتی بکین او برخاست بغیر مصلحتش رہبری کند ایام
کبوترے کہ دگر آشیاں نخواہد دید قضا ہمی بردش تابسوئے دانہ و دام

ترجمہ :۔ (۱) وہ شخص جس کی مخالفت کے لئے دنیا کی گردش آمادہ ہے۔ زمانہ خلاف مصلحت کی طرف اس کی

رہبری کرتا ہے۔

(۲) وہ کبوتر دوبارہ (اپنا) آشیانہ نہ دیکھے گا جس کو موت دانہ اور جال کی طرف لے جارہی ہو۔

حل الفاظ و مطلب :۔ داعیہ اُبھارنے والی۔ سبب۔ طیب عیش اچھی زندگی۔ بہرہ حصہ۔ گیتی دنیا۔ کین کینہ۔ دشمنی۔ آشیاں آشیانہ۔ گھونسلہ۔ دام جال۔ مطلب واضح اور ظاہر ہے۔

پسر گفت اے پدر قول حکماء را چگونہ مخالفت کنم کہ گفتہ اند رزق اگرچہ مقسوم ست باسباب حصول آں تعلق شرط ست وبلا اگرچہ مقدور ست از ابواب دخول آں حذر کردن واجب۔

ترجمہ:۔ لڑکے نے کہا اے باپ میں عقلمندوں کے قول کی کس طرح مخالفت کروں کیونکہ انہوں نے کہا ہے۔ رزق اگرچہ قسمت میں لکھا ہوا ہے لیکن اس کے حاصل ہونے کا تعلق اسباب کے ساتھ شرط ہے اور پریشانی اگرچہ تقدیر میں لکھی ہو (لیکن) اس کے داخل ہونے کے دروازوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

قطعہ:۔ رزق ہرچند بے گماں برسد ۔۔۔ شرطِ عقل ست جستن از درہا
ورچہ کس بے اجل نخواہد مرد ۔۔۔ تو مرو در دہانِ اژدرہا

ترجمہ:۔ (۱) رزق اگرچہ بے حساب پہونچتا ہے۔ لیکن عقل کے نزدیک شرط ہے اسکے دروازوں پر تلاش کرنا۔
(۲) اور اگرچہ کوئی بے موت نہیں مرے گا۔ لیکن خود اژدھے کے منہ میں مت جا۔

دریں صورت کہ منم باپیلِ دماں بزنم وباشیرِ ژیاں پنجہ درافگنم پس مصلحت آنست اے پدر کہ سفر کنم کہ ازیں بیش طاقتِ بینوائی ندارم۔

ترجمہ:۔ جس حالت میں میں ہوں مست ہاتھی کے ساتھ مقابلہ کرسکتا ہوں۔ اور غضب ناک شیر سے پنجہ لڑا سکتا ہوں، اے اباجان پس اسی میں مصلحت ہے کہ سفر کروں اس لئے کہ اس سے زیادہ مفلسی کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔

قطعہ:۔ چوں مرد بر فتاد زجای و مقام خویش ۔۔۔ دیگر چہ غم خورد ہمہ آفاق جائے اوست
شب ہر توانگرے بسرائے ہمیرود ۔۔۔ درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست

ترجمہ:۔ (۱) جب آدمی اپنے وطن اور جگہ سے نکل گیا۔ تو پھر کیا غم ہے ساری دنیا اس کی جگہ ہے۔
(۲) مالدار ہر رات کو ایک گھر میں جاتا ہے۔ فقیر کو جہاں رات ہوگئی وہی اس کا گھر ہے۔

ایں بگفت وپدر را وداع کرد وہمت خواست وروان شد وباخویشتن ہمی گفت۔

ترجمہ:۔ یہ کہا اور باپ کو رخصت کیا اور دعا کی درخواست کی اور روانہ ہوا اور اپنے دل میں (یہ) کہہ رہا تھا۔

شعر:- هنرور چو بخشش نباشد بکام ... بجائے رود کش نداند نام

ترجمہ:- ہنر مند جب اس کا نصیب مقصد (کے مطابق) نہ ہو۔ جس جگہ بھی جائے گا کوئی اس کا نام نہ جانے گا۔

ہمچنیں تا برسید بر کنار آبے کہ سنگ از صلابتِ او بر سنگ ہمی آمد و خروشش بفرسنگ می رفت۔

ترجمہ:- اس طرح یہاں تک کہ ایک دریا کے کنارے پر پہونچا کہ اس کی روانی کی سختی سے پتھر پر پتھر گر رہا تھا۔ دریا کا شور میلوں تک جاتا تھا۔

بیت: سہمگیں آبے کہ مرغابی درو ایمن نبودے
کمتریں موج آسیا سنگ از کنارش در ربودے

ترجمہ:- ایسا خوفناک پانی کہ مرغابی بھی اس میں بے خوف نہ تھی۔ اس کی ادنیٰ موج چکی کے پاٹ کو کنارے سے بہائے جاتی تھی۔

حل الفاظ و مطلب:- چگونہ کس طرح۔ رزق روزی۔ مقسوم تقسیم کردی گئی۔ اسباب جمع سبب، معنی ذرائع، وسائل۔ تعلق شرط است مطلب یہ ہے کہ اگرچہ روزی قسمت میں لکھدی گئی ہے لیکن کوشش کرنی چاہئے اور اسباب کو کام میں لانا چاہئے۔ بلا مصیبت۔ حذر پرہیز کرنا۔ یعنی بلا کے دروازوں میں خود داخل نہ ہونا چاہئے۔ بے امان بے حساب۔ جستن تلاش کرنا۔ درہا در کی جمع ہے۔ معنی ہیں دروازہ۔ اجل موت۔ مرو رفتن سے نہی حاضر ہے، مت جا۔ زمانت بزنم مقابلہ کر سکتا ہوں۔ بینوائی بے سامانی۔ مقام خویش اپنا وطن۔ آفاق عالم، دنیا۔ سرائے محل، گھر۔ ہمی رود جاتا ہے۔ ہنرور ہنر مند۔ صلابت سختی ہے۔ فرسنگ تین میل وداع رخصت ہمت دعاء توجہ، مقصد۔ بخت نصیب۔ خروش شور سہمگیں خوفناک۔ مرغابی پانی کا مشہور پرند۔ سنگ آسیا چکی کا پاٹ۔ بڑا پتھر۔

گروہے مرداں را دید ہر یک بقراضہ در معبر نشستہ و رختِ سفر بستہ جواں را دستِ عطا بستہ بود زبان ثنا بر کشود چندانکہ زاری کرد یاری نکردند ملاحِ بے مروت از و بخندہ برگردید و گفت۔

ترجمہ:- آدمیوں کی ایک جماعت کو دیکھا کہ ہر ایک معمولی سکہ دے کر کشتی میں بیٹھا تھا۔ اور سفر کا اسباب باندھے ہوئے تھے۔ پہلوان کا بخشش کا ہاتھ بندھا ہوا تھا۔ ملاح کی تعریف میں زبان کھولی کتنی ہی عاجزی کی لوگوں نے کوئی ہمدردی نہ کی بے مروت ملاح ہنستا ہوا واپس ہو گیا۔ اور اس نے کہا۔

شعر:- بے زر نتوانی کہ کنی بر کس زور ... در زر داری بزور محتاج نہ

ترجمہ:- یہ ممکن نہیں بغیر رقم کے تو کسی پر زور جتا سکے۔ اور اگر تو روپیہ پیسہ رکھتا ہے تو آ تجھے زور کی ضرورت نہیں

شعر:۔ زر نداری نتواں رفت بزور از دریا　　　زورِ دہ مرد چہ باشد زر یک مرد بیار

ترجمہ:۔ اگر تو روپیہ نہیں رکھتا تو زور کر کے دریا سے نہیں گذر سکتا۔ دس آدمیوں کا زور کوئی چیز نہیں ایک آدمی کا کرایہ لا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ قُراضہ سونے چاندی کے ریزے۔ ریزگاری۔ مِعْبَر میم کے کسرہ اور باء کے فتحہ کے معنی کشتی۔ رختِ سفر سفر کا سامان۔ دستِ عطا بخشش کا ہاتھ۔ زبانِ ثنا تعریف کی زبان۔ زاری بمعنی گریدن رونا۔ یاری کردن مدد کرنا۔ زورِ دہ مرد دس آدمیوں کی طاقت۔ ملاح کشتی چلانے والا۔ بیار تو لا۔ زرِ یک مرد ایک آدمی کا کرایہ۔

جواں را دل از طعنۂ ملاح بہم بر آمد خواست کہ از و انتقامے کشد کشتی رفتہ بود آواز داد کہ اگر بدیں جامہ کہ پوشیدہ ام قناعت کنی دریغ نیست ملاح طمع کرد و کشتی باز گردانید۔

ترجمہ:۔ جوان کا دل ملاح کی طعنوں سے جوش میں بھر گیا چاہا کہ اس سے بدلہ لے۔ کشتی جا چکی تھی آواز دی اور کہا اگر ان کپڑوں پر جن کو میں پہنے ہوئے ہوں کفایت کرلے تو (مجھے دینے میں) افسوس نہیں۔ ملاح کو لالچ آگیا اور کشتی لوٹائی۔

بیت:۔ بدوزد شرہ دیدۂ ہوشمند　　　در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند

ترجمہ:۔ حرص عقلمند آدمی کی آنکھیں سی دیتی ہے۔ حرص چڑیوں اور مچھلیوں کو جال میں لاتی ہے۔

چندانکہ دستِ جواں بریش و گریبانش رسید بخود در کشید و بے محابا فرو کوفت یارش از کشتی بدر آمد کہ پشتی کند ہمچنیں درشتی دید پشت بگردانید مصلحت آں دیدند کہ با او بمصالحت گرانید و بہ اجرت کشتی مسامحت نمایند۔

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ جوان کا ہاتھ ملاح کی ڈاڑھی اور گریبان تک پہونچ گیا۔ اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور بے دھڑک مارنا شروع کیا اسکا دوست کشتی سے باہر آیا تاکہ ملاح کی مدد کرے اس نے ایسی ہی سختی دیکھی پیٹھ پھیر کر بھاگ لیا۔ ملاح اور اسکے ساتھی نے اس میں خیر دیکھی کہ اس سے صلح کرلیں اور کشتی کے کرایہ سے درگذر کریں۔

مثنوی:۔
چو پرخاش بینی تحمل بیار　　　کہ سہلے بہ بندد درِ کارزار
بشیریں زبانی و لطف و خوشی　　　توانی کہ پیلے بموئے کشی
لطافت کن آنجا کہ بینی ستیز　　　نبرد قز نرم را تیغ تیز

ترجمہ:۔ (۱) جب چھیڑ چھاڑ دیکھے تو برداشت کر۔ اس لئے کہ نرمی لڑائی کا دروازہ بند کردیتی ہے۔
(۲) میٹھی باتوں اور نرمی اور خوشی سے۔ یہ ممکن ہے کہ تو ایک ہاتھی کو ایک بال میں باندھ کر کھینچ لے۔
(۳) نرمی کر جس جگہ تو لڑائی دیکھے۔ (کیونکہ) نرم ریشم کو تیز تلوار نہیں کاٹتی۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ طعنہ بُرا بھلا کہنا۔ انتقام بدلہ لینا۔ جامہ کپڑا۔ لباس۔ قناعت صبر، کنایت۔ افسوس۔ مضائقہ۔ طمع لالچ، حرص۔ مرغ پرند۔ ماہی مچھلی۔ چندانکہ یہاں تک کہ۔ ریش ڈاڑھی۔ بے محابا بے دھڑک۔ بے خوف۔ پشتی کند مدد کرے۔ دُرُشتی سختی۔ مصالحت آپس میں صلح کرنا۔ مسامحت درگذر کرنا، چشم پوشی کرنا۔ پرخاش جنگ۔ تحمّل برداشت۔ سہلی نرمی۔ کارزار جنگ۔ قز ریشم۔ تیغ تیز مرکب توصیفی ہے، تیز تلوار۔ مطلب واضح ہے۔

بعذرِ ماضی بقدمش درافتادند و بوسہ چند بنفاق بر سر و چشمش دادند پس بہ کشتی در آوردند و رواں شدند تا برسیدند بستونے کہ از عمارتِ یونان در آب ایستادہ بود ملاح گفت کشتی را خللے ہست یکے از شما کہ زور آور تر ست باید کہ بریں ستون برود خطامِ کشتی بگیرد تا عمارت کنیم جواں بغرورِ دلاوری کہ در سر داشت از خصمِ آزردہ دل نیندیشید و قولِ حکمارا کار نفرمود کہ گفتہ اند ہر کرا رنجے بدل رسانیدی اگر در عقبِ آں صد راحت برسانی از پاداشِ آں یک رنجش ایمن مباش کہ پیکاں از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند۔

ترجمہ :۔ گذری ہوئی باتوں کی معافی مانگنے کے لئے اس کے قدموں میں گر پڑے اور ظاہر داری کے طور پر چند بوسے اس کے سر اور آنکھوں کو لئے پس کشتی میں بٹھایا اور روانہ ہو گئے۔ چلتے چلتے ایک ستون کے قریب پہونچے جو یونان کی عمارت سے پانی میں کھڑا تھا پہونچے۔ ملاح نے کہا کشتی میں خرابی پیدا ہو گئی ہے جو آدمی تم میں سے زیادہ زوردار ہو اس کو چاہئے کہ اس ستون پر چڑھ جائے اور کشتی کی رسی کو پکڑے رہے تاکہ ہم کشتی کی مرمت کر لیں۔ پہلوان کے سر میں جرأت اور دلیری کا غرور سما رہا تھا۔ رنجیدہ دل دشمن کا اندیشہ نہیں کیا۔ اور عقلمندوں کے قول پر عمل نہیں فرمایا کہ انہوں نے کہا ہے جس کو تو نے ایک دلی رنج پہنچایا ہے اگر اس کے پیچھے تو سو آرام پہونچائے تو اس ایک رنجش سے بے خوف نہ ہو جا۔ کیونکہ تیر زخم سے باہر نکل جاتا ہے۔ اور درد دل میں باقی رہ جاتا ہے۔

نظم :۔ چہ خوش گفت یکتاش با خیلتاش   چو دشمن خراشیدی ایمن مباش

ترجمہ :۔ ایک سپاہی نے اپنے افسر سے کیا عمدہ بات کہی۔ کہ جب تو نے دشمن کو تکلیف پہونچائی تو اس سے بے خوف نہ رہ۔

قطعہ :۔
مشو ایمن کہ تنگ دل گردی   چوں ز دستت دلے بہ تنگ آید
سنگ بر بارۂ حصار مزن   کہ بود کز حصار سنگ آید

ترجمہ :۔ (۱) بے خوف نہ ہو کہ تو بھی رنجیدہ ہوگا۔ جب تیرے ہاتھ سے کوئی دل رنجیدہ ہو جائے۔

(۲) قلعہ کی دیوار یا فصیل پر پتھر نہ پھینک۔ کیونکہ ممکن ہے کہ قلعہ پر سے پتھر آوے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ عذر معافی۔ ماضی زمانہ گذشتہ۔ بقدمش اس کے قدموں میں۔ درافتادند گر پڑے۔ وبوسہ چند اور چند بوسے۔ نفاق ظاہر باطن کے خلاف ہو۔ خلل رخنہ۔ خرابی۔ خطام لگام۔ مہار۔ عمارت ترمیم ٹوٹی ہوئی چیز کو بنالیں۔ خصم آزردہ رنجیدہ دشمن۔ عقب پیچھے۔ پاداش بدلہ۔ پیکاں تیر۔ جراحت زخم۔ ماند رہتا ہے۔ چہ خوش کیا ہی اچھی ہے۔ یکتاش سپاہی۔ خیلتاش یہ مرکب اضافی ہے اور اضافت مقلوبی ہے اصل عبارت اس طرح ہے۔ تاش خیل جماعت کا بڑا۔ سردار۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یکتاش اور خیلتاش دونوں الگ الگ دو آدمیوں کے نام ہیں۔ تنگ دل رنجیدہ دل۔ بارۂ حصار قلعہ کی دیورا۔

چندانکہ مقود کشتی بساعد بہ پیچید و بالائے ستون رفت ملاح زمام از کفش در گسلانید و کشتی براند بیچارہ متحیر بماند روزے دو بلا ؤ محنت کشید سختی دید سوم روز خوابش گریباں گرفت و در آب انداخت بعد از شبا روزے دگر بر کنار افتاد از حیاتش رمقے ماندہ بود برگ درختاں خوردن گرفت و بیخ گیاہاں بر آوردن تا اندکے قوت یافت سر در بیاباں نہاد و برفت تا تشنہ و بیطاقت شد و بر سر چاہے رسید قومے را دید شربت آب بہ پشیزے ہمی آشامید ند جواں را پشیزے نبود طلب کرد و بیچارگی نمود رحمت نیاور ند دست تعدی دراز کرد و تنے چند را فرو کوفت مرداں غلبہ کردند و بیحابا بزدندش مجروح شد۔

ترجمہ:۔ جب کہ کشتی کی رسی کلائی میں لپیٹ لی اور ستون پر چڑھ گیا۔ ملاح نے رسی اسکے ہاتھ سے چھڑالی اور کشتی چلادی۔ بے چارہ حیران رہ گیا۔ دو دن بلائیں اور مصیبتیں اٹھائیں اور سختی دیکھی۔ تیسرے دن نیند نے اس کا گریبان پکڑا اور پانی میں گرادیا۔ ایک رات دن اور سختی اٹھا کر کنارے پر جالگا۔ تھوڑا سا زندگی کا حصہ اس میں باقی رہ گیا تھا۔ درختوں کے پتے کھانا شروع کئے اور پیڑوں کی جڑیں نکالیں اور کھائیں۔ اور تھوڑی سی طاقت آئی۔ جنگل کی طرف متوجہ ہوا اور چلا یہاں تک کہ پیاسا اور کمزور ہو گیا۔ اور ایک کنویں پر پہونچا وہاں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ پیاس بھر پانی ایک کوڑی قیمت لے کر پلا رہے تھے۔ پہلوان کے پاس ایک کوڑی بھی نہ تھی۔ پانی مانگا اور عاجزی کی انہوں نے رحم نہیں کھایا۔ اس نے ظلم کرنا شروع کیا۔ اور چند آدمیوں کو خوب ٹھونکا لوگ جمع ہو گئے۔ اور اس کو بے تحاشا مارا زخمی ہو گیا۔

قطعہ:۔

پشہ چو پر شد بزند پیل را	باہمہ مردی و صلابت کہ اوست
مورچگاں راچو بود اتفاق	شیر ژیاں را بدر آرند پوست

ترجمہ:۔ (۱) مچھر جب زیادہ ہوتے ہیں تو ہاتھی کو مار ڈالتے ہیں۔ باوجود اس قوت اور سختی کے جو ہاتھی کو حاصل ہے۔
(۲) چیونٹیاں جب اتفاق کرلیتی ہیں تو غضبناک شیر کی کھال نوچ لیتی ہیں۔

حل الفاظ و مطلب :۔ مفقود کشتی کی رسی۔ ساعد کلائی، پہنچے۔ پیچید لپیٹ لی۔ کشش اس کا ہاتھ کسلانید چھڑالیا۔ متحیر پریشان۔ روزے دو دو دن۔ بلا پریشانی۔ محنت مصیبت۔ سختی دید سختی دیکھی۔ خوابش اس کی نیند۔ گریبان گرفت گریبان کو پکڑ لیا۔ در آب پانی میں۔ انداخت گرادیا۔ رمقے تھوڑی سی جان۔ برگ پتہ۔ سر در بیاباں نہاد جنگل کی جانب روانہ ہوگیا۔ شربت آب پانی کے چند گھونٹ۔ پشیزہ کوڑی، پیسہ۔ بھی آشامید نہ پلا رہے تھے۔ رحمت رحم کرنا۔ دل کا نرم ہوجانا۔ تعدّی ظلم۔ دراز پھیلانا۔ بے محابا بے تحاشہ مجروح زخمی۔ پشہ چو پُر شد مچھر جب زیادہ ہوگئے۔ مورچگاں مورچہ کی جمع ہے۔ چیونٹیاں۔ صلابت سخت ہونا۔ مطلب یہ ہے کہ دل آزردہ دشمن سے انسان کو کبھی بھی بے خوف نہ ہونا چاہئے۔ ورنہ پھر سخت تکلیف پہونچتی ہے جیسا کہ اس پہلوان کو سخت تکالیف اٹھانی پڑیں۔

بحکم ضرورت در پئے کارواں افتاد و برفت شبانگہ برسیدند بمقامے کہ از دزداں پر خطر بود کاروانیاں را دید لرزہ بر اندام افتادہ و دل بر ہلاک نہادہ گفت اندیشہ مدارید کہ دریں میاں یکے منم کہ بہ تنہا پنجاہ مرد را جواب گویم و دیگر جوانان ہم یاری کنند ایں بگفت و مردم کارواں بلاف او قوی دل شدند و بصحبتش شادمانی کردند و بزاد و آبش دستگیری واجب دانستند جواں را آتش معدہ بالا گرفتہ بود و عنان طاقت از دست رفتہ۔

ترجمہ :۔ مجبوراً ایک قافلہ کے پیچھے ہولیا اور چلتا رہا۔ رات کیوقت ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں چوروں کا خطرہ تھا قافلہ والوں کو دیکھا کہ بدن میں کپکپی پڑ گئی ہے۔ اور دل ہلاکت پر رکھ دیا ہے۔ پہلوان بولا گھبراؤ نہیں اس درمیان میں اکیلا میں ہی ہوں کہ تنہا پچاس آدمیوں کو جواب دونگا۔ اور دوسرے جوان بھی مدد کریں یہ کہا اور قافلے کے آدمیوں کی اسکی شیخی سے قافلہ والوں کے دل قوی ہوگئے۔ اور اسکے ساتھ ہونے میں خوشی کا اظہار کیا اور اسکے کھانے اور پینے کی خبر لینا ضروری سمجھا۔ پہلوان کے پیٹ میں آگ لگ رہی تھی۔ اور طاقت کی باگ ہاتھ سے جاچکی تھی۔

حل الفاظ و مطلب :۔ بحکم ضرورت مجبوراً۔ کارواں قافلہ۔ شبانگہ رات کے وقت۔ لاف شیخی۔ برسیدند میں ب زائد ہے۔ رسیدند جمع غائب کا صیغہ ہے۔ قافلہ والے پہونچے۔ بمقامے ایک جگہ۔ خطرہ خوف۔ اندیشہ کاروانیاں قافلہ والے۔ لرزہ براندام کپ کپی۔ تھرتھری۔ ہلاک مرنا۔ جواب بگویم مقابلہ کروں گا۔ زاد توشہ دستگیری مدد۔ عنان باگ۔ مطلب یہ ہے کہ جب قسمت میں روزی نہیں تو لاکھ کوشش کرو ملنے کی نہیں۔

لقمۂ چند از سر اشتہا تناول کردو دمے چند آب در پئے آں آشامید تا دیو درونش بیارمید و بخفت پیر مردے جہاں دیدہ دراں کارواں بود گفت اے جماعت من ازیں بدرقۂ شما اندیشناکم بیش ازانکہ از دزداں چنانکہ حکایت کنند غریبے را

درمے چند گرد آمدہ بود وبشب از تشویش لوریان در خانہ نمی خفت یکے را از دوستاں برخود خواند تا وحشتِ تنہائی بدیدار اوے منصرف کند شبے در صحبتِ او بود چندانکہ بر درمہاش وقوف یافت ببرد و بخورد و سفر کرد بامداداں دیدند غریب گریاں و عریاں کسے گفت حال چیست مگر آں درمہائے ترا دزد برد گفت لاوَاللہِ بدرقہ برد۔

ترجمہ:۔ بھوک میں چند لقمے تناول کئے اور چند گھونٹ پانی اس کے بعد پیا۔ یہاں تک کہ پیٹ کے دیو نے آرام کیا اور سو گیا۔ ایک بڈھا تجربہ کار اس قافلہ میں تھا کہنے لگا کہ اے میرے دوستوں تمہارے اس ساتھی سے میں ڈر رہا ہوں اور اس سے زیادہ ڈرتا ہوں جتنا کہ چوروں سے جیسا کہ ایک قصہ بیان کرتے ہیں۔ ایک اعرابی کے پاس تھوڑے سے درم جمع ہوگئے تھے اور اُچکّوں کے ڈر کے مارے رات کو وہ گھر میں سوتا نہیں تھا دوستوں میں سے کسی دوست کو اپنے پاس بلا لیا تاکہ تنہائی کی وحشت اس کی صحبت کی وجہ سے دور کردے ایک رات کو اس کی صحبت میں رہا یہاں تک کہ اس کے درموں کی اسے خبر مل گئی اڑا لے گیا اور کھا پی ڈالے اور سفر کے لئے چل دیا۔ صبح کے وقت لوگوں نے غریب کو روتے ہوئے ننگا دیکھا۔ کسی نے کہا کیا حال ہے۔ شاید تیرے ان درموں کو چور چرا لے گئے۔ کہا نہیں خدا کی قسم ساتھی اڑا لے گیا۔

قطعہ:۔

ہرگز ایمن زیار نہ نشستم	تا ندانستم انچہ عادتِ اوست
زخم دندان دشمنے تیز ست	کہ نماید بچشم مردم دوست

ترجمہ:۔ (۱) میں ہرگز دوست سے بے خوف نہیں بیٹھا۔ جب سے میں نے وہ بات نہ جان لی جو اسکی عادت ہے۔
(۲) اس دشمن کے دانتوں کا زخم بہت تیز ہے۔ جو آدمی کو بظاہر دوست معلوم ہوتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ لقمہ چند چند لقمے۔ اشتہا خواہش، بھوک۔ تناول کھانا۔ دی چند آب پانی کے چند گھونٹ۔ دیو دروں اندرونی دشمن۔ مراد نفس امارہ ہے۔ بدرقہ رہبر، راستہ بتانے والا۔ تشویش پریشانی۔ لوریان ایک جماعت جس کا کام صرف گانا بجانا ہے۔ منصرف پلٹنے والا۔ وقوف مطلع ہونا۔ عریاں ننگا۔ زخم دندان اس دشمن کے دانتوں کا زخم گہرا لگتا ہے جو ظاہر میں دوست بنا ہوتا ہے۔ مطلب واضح و ظاہر ہے۔

چہ دانید کہ اگر ایں ہم از جملہ دزداں باشد بعیّاری درمیان ما تعبیہ شدہ تا بوقتِ فرصتِ یاراں را خبر کند مصلحت آں بینم کہ مریں خفتہ را بگذاریم و رخت برداریم جواناں را پندِ پیر استوار آمد و مہابتے عظیم از مشت زن در دل گرفتند و رخت برداشتند و جواں را خفتہ بگذاشتند آنگہ خبر یافت کہ آفتابش برکتف سر بر آورد و کارواں رفتہ دید بیچارہ بسے بگردید و رہ بجائے نبرد تشنہ و بینوا روی بر خاک و دل بر ہلاک نہادہ می گفت۔

ترجمہ:۔ تم کیا جانتے ہو کہ اگر یہ بھی تمام چوروں میں سے ہو اور مکاری کر کے ہم لوگوں کے درمیان مل گیا ہو کہ فرصت کے وقت اپنے ساتھیوں کو خبر کردے۔ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ اس کو ہم سوتا ہوا چھوڑ دیں اور سامان سفر لاد کر چلیں۔ جوانوں کو بوڑھے کی نصیحت پسند آئی، اور پہلوان کی طرف سے دل میں بڑا خوف محسوس کیا، اسباب اٹھایا اور جوان کو سوتا چھوڑا اور چل دیئے۔ (جوان کو) اس وقت معلوم ہوا جب اس کے مونڈھوں پر دھوپ آگئی سر اٹھایا اور دیکھا کہ قافلہ جاچکا ہے، بے چارہ بہت دوڑا پھرا مگر راستہ کسی جگہ اس کو نہیں لے گیا، اور بھوکا پیاسا خاک پر لوٹ رہا تھا۔ مرنے پر آمادہ تھا اور کہہ رہا تھا۔

شعر:۔ مَنْ ذَا یُحَدِّثُنِی وَزُمَّ العِیس مَا لِلغَرِیبِ سِوَی الغَرِیبِ اَنِیس

ترجمہ:۔ وہ کون شخص ہے وہ جو مجھ سے بات چیت کرے اور حال یہ کہ اونٹوں کی مہار چڑھادی گئی، مسافر کا مسافر کے سوا کوئی غم خوار نہیں ہوتا۔

فرد ۔ درشتی کند بر غریباں کسے کہ نابودہ باشد بغربت بسے

ترجمہ:۔ مسافروں پر وہ آدمی سختی کرتا ہے۔ جو سفر میں زیادہ نہ رہا ہو۔

حل الفاظ و مطلب:۔ چہ دانید تمہیں کیا خبر۔ کہ کاف حرف بیانیہ ہے۔ ایں اسم اشارہ قریب کے لئے آتا ہے۔ عیاری چالاکی کرنا۔ درمیاں ما ہمارے درمیان۔ تعبیہ چھپ جانا۔ مہابت خوف کرنا۔ خفتہ سویا ہوا۔ گذاریم ہم چھوڑ دیں۔ رخت سامان۔ کتف بازو۔ من ذا وہ کون ہے جو مجھ سے بات کرے۔ اونٹوں کی مہاریں کس دی گئی یعنی قافلہ جاچکا۔ غریب اجنبی، مسافر۔ جمع غرباء۔ یحدثنی جو مجھ سے بات کرے۔ انیس غم خوار۔ درشتی سختی۔ بسے زیادہ۔ مطلب یہ ہے کہ مسافر کی قدر وہی شخص کرسکتا ہے جو سفر میں رہا ہو اور مسافروں پر سختی وہی شخص کرتا ہے جس کو سفر کا سابقہ نہ پڑا ہو۔ عیس عمدہ سفید اونٹ

مسکیں دریں سخن بود کہ پادشہ پسرے بصید از لشکریاں دور افتادہ بود و بالائے سرش ایستادہ ہمی شنید و در ہیأتش ہمی نگرید صورتش پاکیزہ دید و حالش پریشاں پرسید از کجائی وبدیں جائگہ چوں افتادی برخے ازانچہ برسر او رفتہ بود اعادت کرد ملک زادہ را بر حال تباہِ او رحمت آمد و خلعت و نعمت داد و معتمدے را باوے بفرستاد تا بشہر خویش باز آمد پدرش بدیدنِ او شادمانی کرد و بر سلامتِ حالش شکر گفت شبانگہ از انچہ برسر او رفتہ بود از حالتِ کشتی و جورِ ملاح و ظلم روستایاں بر سر چاہ و غدرِ کاروانیاں در راہ باپدر ہمی گفت پدر گفت اے پسر نہ گفتمت ہنگامِ رفتن کہ تہیدستاں را دستِ دلیری بستہ ست و پنجہ شیری شکستہ۔

ترجمہ:۔ غریب یہی باتیں کررہا تھا کہ ایک بادشاہ زادہ شکار کھیلتا ہوا لشکر والوں سے بچھڑ گیا تھا اور اس کے

کھڑا تھا اور یہ باتیں سن رہا تھا اور اس کی صورت دیکھ رہا تھا۔ اس کا ظاہر اچھا دیکھا۔ اور اس کا حال پریشان پوچھا تو کہاں سے آیا ہے اور یہاں کیونکر پہونچ گیا اس نے تھوڑے سے اپنے واقعات گذشتہ دہرائے۔ بزرگ نے کو اس کے تباہ حال پر رحم آگیا اور خلعت و نعمت دی۔ اور ایک معتبر آدمی کو اس کے ساتھ بھیج دیا۔ پھر اپنے شہر میں آگیا۔ اس کا باپ اُسے دیکھنے سے خوش ہوا۔ اور اُس کے زندہ و سلامت رہنے پر شکر کیا۔ رات کے وقت جو اس پر گذری تھی۔ کشتی کا قصہ۔ ملاح کا ظلم اور کنویں کے اوپر گاؤں والوں کا ظلم۔ راستہ میں قافلہ والوں کی عہد شکنی (کی باتیں) باپ سے کہہ رہا تھا باپ نے کہا اے بیٹا کیا میں نے تجھ سے جاتے وقت کہا نہیں تھا کہ مفلسوں کا دلیری کا ہاتھ بندھا ہوا ہے اور شیرانہ پنجہ ٹوٹا ہوا۔

شعر:۔ چہ خوش گفت آں تہیدست سلحشور جوے زر بہتر از ہفتاد من زور

ترجمہ:۔ کیا اچھی بات کہی ہے اس مفلس سپاہی نے کہ ایک جو کی برابر زر ستر من زور سے بہتر ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ ایستادہ کھڑا ہوا۔ ہمی شنید سن رہا تھا۔ ہیأت صورت، حالت۔ پُرسید اس نے پوچھا۔ بدیں جائگہ اس جگہ میں۔ اعادت کرد دُہرا دیا۔ حال تباہ او اس کا تباہ حال۔ خلعت جوڑا۔ معتمد جس پر اعتماد ہو۔ فرستاد بھیجا۔ باز آمد واپس آیا۔ بدیدنِ او اس کے دیکھنے سے۔ ظلم کسی شئی کو اس کے مقام کے علاوہ میں رکھنا۔ شادمانی خوش ہونا۔ روستاں دیہات کے رہنے والے۔ ہنگام وقت۔ سلحشور سپاہی۔

مطلب وہی ہے جو ترجمہ سے واضح ہے۔ یعنی یہ پہلوان لاکھ پریشانیاں اٹھانے کے بعد پھر گھر واپس آیا۔ اس کا باپ اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور اس نے سارے واقعات باپ سے بیان کئے۔ باپ نے اپنی نصیحت دہرائی اور کہا کہ زور اور طاقت سے کچھ نہیں ہوتا اصل چیز نصیبہ ہے۔

پسر گفت اے پدر ہر آئینہ تا رنج نبری گنج بر نداری و تا جان در خطر نہ نہی بر دشمن ظفر نیابی و تا دانہ پریشاں نکنی خرمن نگیری نہ بینی باندک مایہ رنجے کہ بردم چہ تحصیل راحت کردم و بہ نیشے کہ خوردم چہ مایہ عسل آوردم۔

ترجمہ:۔ لڑکے نے کہا کہ اے باپ بہر حال جب تک آپ رنج نہ اٹھائیں گے خزانہ نہ ملے گا۔ اور جبتک آپ جان خطرے میں نہ ڈالیں گے دشمن پر فتح نہ پایئے گا۔ اور جب تک دانہ نہ بکھیریے گا کھلیان نہ اٹھایئے گا۔ کیا آپکو معلوم نہیں تھوڑا سا رنج جو میں نے اٹھایا اس سے کس قدر آرام حاصل کیا اور میں نے جو ایک مرتبہ ڈنک کھایا کس قدر شہد لایا۔

فرد ۔ گرچہ بیروں ز رزق نتواں خورد در طلب کاہلی نباید کرد

ترجمہ:۔ اگرچہ رزق مقدر سے زیادہ نہیں کھا سکتا۔ اس کے باوجود رزق کی طلب میں سستی نہ کرنی چاہئے۔

فرد ۔ غواص گر اندیشہ کند کام نہنگ ہرگز نکند دُرِّ گرانمایہ بہ چنگ

ترجمہ:۔ غوطہ کھانے والا اگر مگرمچھ کے حلق سے ڈرے گا۔ تو قیمتی موتی ہرگز حاصل نہیں کر سکتا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ اے حرف نداہے۔ نبری نہیں اٹھائیں گے۔ گنج ف خزانہ۔ ظفر ع فتح۔ نیش ڈنک۔ عسل ع شہد۔ خرمن کھلیان۔ اندک تھوڑا۔ راحت آرام۔ غواص پانی میں غوطہ مارنے والا۔ کام مقصد۔ یہاں حلق کے معنی میں ہے۔ نہنگ ناکو، گھڑیال، مگرمچھ۔ چنگ حاصل کرنا۔

مطلب یہ ہے کہ ہر چیز کے حصول کے لئے تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔

حکمت:۔ آسیا سنگِ زیریں متحرک نیست لاجرم تحمل بار گراں ہمی کند۔

ترجمہ:۔ چکی کے نیچے کا پاٹ ہلتا نہیں ہے۔ خواہ مخواہ بھاری بوجھ کو برداشت کرتا ہے۔

قطعہ:۔
چہ خورد شیر شرزہ در بنِ غار ... باز افتادہ را چہ قوت بود
گر تو در خانہ صید خواہی کرد ... دست و پایت چو عنکبوت بود

ترجمہ:۔ (۱) سرکش شیر غار کی جڑ کیا کھائیگا۔ گرے ہوئے باز کو کیا غذا ملے گی۔
(۲) اگر تو گھر بیٹھے بیٹھے شکار کرے گا۔ تو تیرے ہاتھ پاؤں مکڑی کی طرح ہو جائیں گے۔

پدر پسر را گفت ترا دریں نوبت فلک یاوری کرد و اقبال رہبری کہ صاحبِ دولتے بتو رسید و بر تو بخشید و کسرِ حالت را بتفقدی جبر کرد چنیں اتفاق نادر افتد و بر نادر حکم نتواں کرد۔

ترجمہ:۔ باپ نے بیٹے سے کہا اس مرتبہ آسمان نے تیری مدد کی اور اقبال نے راستہ بتایا کہ ایک دولت مند تیرے پاس پہونچ گیا اور تیرے اوپر رحم کیا اور تیری ٹوٹی ہوئی حالت کو اپنی مہربانی سے درست کر دیا۔ ایسا اتفاق بہت ہی کم ہوتا ہے۔ اور نادر باتوں پر حکم نہیں لگایا جاتا۔

بیت:۔ صیاد نہ ہر بار شغالے ببرد ... باشد کہ یکے روز پلنگش بدرد

ترجمہ:۔ شکاری ہر مرتبہ گیدڑ کا شکار کر کے نہیں لے جاتا ہے۔ ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ایک دن اس کو چیتا پھاڑ ڈالتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ آسیا سنگ چکی کا پاٹ۔ متحرک ع حرکت کرنیوالا۔ لاجرم خواہ مخواہ۔ تحمل برداشت کرنا۔ بار گراں بھاری بوجھ۔ شرزہ غصہ میں بھرا ہوا۔ غضبناک۔ بُن جنگل۔ باز ایک پرندہ ہے۔ افتادہ پڑا ہوا۔ قوت غذا۔ عنکبوت مکڑی۔ نوبت باری۔ نمبر۔ درجہ۔ یاوری کرد مدد کی۔ کسر ٹوٹنا۔ شکست ہونا۔ تفقد گم ہونا۔ صاحب دولتے ایک دولتمند۔ نادر کم پایا جانے والا۔ شغال سیار۔ گیدڑ۔ پلنگ چیتا۔ تیندوا۔ بدرّد پھاڑ ڈالتا ہے۔

چنانکہ یکے از ملوک پارس انگینے گرانمایہ در انگشتری بود بارے بحکم تفرج با تنے چند خاصاں بمصلائے شیر از بیروں رفت فرمود تا انگشتری را بر گنبدِ عضد نصب کردند تا

ہر کہ تیر از حلقۂ انگشتری بگذراند خاتم او را باشد اتفاقاً چہار صد حکم انداز کہ در خدمتِ او بودند بینداختند جملہ خطا کردند مگر کودکے کہ بر بام رباطے بباز یچہ تیر از ہر طرف می انداخت بادِ صبا تیر او از حلقۂ انگشتری بگذرانید خلعت و نعمت یافت وخاتم بوے ارزانی داشتند آوردہ اند کہ پسر تیر و کمان را بسوخت گفتند چرا چنیں کردی گفت تا رونقِ نخستیں برجائے ماند۔

ترجمہ:۔ چنانچہ فارس کے بادشاہوں میں سے ایک کے پاس ایک قیمتی نگینہ انگوٹھی میں جڑا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ تفریح کے لئے چند خاص آدمیوں کے ساتھ شیراز کی عیدگاہ میں گیا حکم دیا کہ اس انگوٹھی کو عضد الدین بادشاہ کے گنبد پر نصب کر دیں کہ جو شخص اس انگوٹھی کے حلقے سے تیر پار کریگا۔ انگوٹھی اسی کی ہوگی۔ اتفاقاً چار سو تیر انداز جو نشانہ پر ٹھکا تیر لگاتے تھے جو اس کے مصاحب تھے سب نے تیر اس پر مارے اور سب کے تیروں نے خطا کی نشانہ پر نہیں بیٹھے۔ مگر ایک چھوٹا لڑکا جو ایک مکان کے کوٹھے پر سے کھیل میں تیر ہر طرف پھینک رہا تھا ہوا نے اس کے تیر کو انگوٹھی کے حلقے سے گذار دیا خلعت اور دولت پائی اور انگوٹھی اسکو سونپ دی۔ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ لڑکے نے تیر و کمان جلا دیا لوگوں نے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا اس واسطے کہ پہلی عزت برقرار رہے۔

قطعہ:۔

گہ بود کز حکیم روشن رای	بر نیاید درست تدبیرے
گاہ باشد کہ کودکے ناداں	بغلط بر ہدف زند تیرے

ترجمہ:۔ (۱) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہوشیار حکیم سے۔ صحیح تدبیر نہیں بن پڑتی۔

(۲) اور کبھی ایسا (اتفاق) ہوتا ہے کہ ایک نادان لڑکا۔ غلطی سے نشانہ پر تیر لگا دیتا ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ چنانکہ یعنی کسی دولت مند کا معین و مددگار ثابت ہونا حالت سفر میں شاذ و نادر ہے یہ قصہ بعینہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک بچہ نے تیر نشانہ پر لگا دیا اور انعام پایا اور چار سو تیر انداز نشانہ پر تیر نہ لگا سکے۔ گرانمایہ قیمتی۔ انگشتری انگوٹھی۔ تفرّج سیر و تفریح کرنا۔ مصلائے شیراز شیراز کی عیدگاہ۔ یہ ایک نہایت تفریح کی جگہ ہے۔ عضد ایک بادشاہ کا مختصر نام ہے پورا نام عضد الدین ہے۔ نصب قائم۔ کھڑا۔ حکم انداز صحیح نشانہ پر تیر مارنے والا۔ بام مکان کا بالائی حصہ۔ بالاخانہ۔ رباط مسافروں کے قیام کرنے کی جگہ۔ مسافر خانہ۔ خطا کردند غلطی کی۔ کودکے ایک بچہ۔ باد صبا صبح کی ٹھنڈی ہوا جو شمال مشرق کی طرف سے آتی ہے۔ حلقۂ انگشتری انگشتری کا حلقہ۔ خاتم انگوٹھی۔ رونق نخستیں سابق آبرو۔ یہ حکایت جو صفحہ (۱۲۸) سے شروع ہوئی تھی اور یہاں آکر پوری ہوئی۔ اس کا خلاصہ یہ ہے انسان جب سفر کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ مذکورہ چیزوں کے بغیر سفر نہ کرے یا تو علم جانتا ہو۔ یا حسین و جمیل ہو۔ یا شیریں اور خوش الحان ہو۔ یا صاحب ہنر ہو۔ ان کے علاوہ صرف جسمانی طاقت پر بھروسہ کر کے سفر کرنا نادانی اور بیوقوفی کی علامت ہے۔

حکایت (۲۹) :۔ درویشے راشنیدم کہ بغارے نشستہ بود ودر بروی از جہاں بستہ وملوک واغنیار ادر چشم ہمت او شوکت وہیبت نماند۔

ترجمہ:۔ میں نے ایک درویش کے متعلق سنا ہے کہ ایک غار میں رہتا تھا اور دنیا کی آمدورفت کا دروازہ بند کر دیا تھا اور بادشاہوں اور مالداروں کی اس کی نگاہ میں عزت اور ڈر باقی نہیں رہا تھا۔

قطعہ:۔
ہر کہ بر خود درِ سوال کشاد — تا بمیر د نیاز مند بود
آز بگذار و پادشاہی کن — گردن بے طمع بلند بود

ترجمہ:۔ (۱) جس کسی نے اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھول لیا۔ مرنے تک حقیر ہو کر رہے گا۔
(۲) حرص چھوڑدے اور بادشاہی کر۔ جو حرص نہیں کرتا ہے وہ سر بلند رہتا ہے۔

یکے از ملوکِ آں طرف اشارت کرد کہ توقع بکرم واخلاق مرداں چنین ست کہ یکے بامابنان ونمک موافقت کنند شیخ رضاداد بحکم آنکہ اجابتِ دعوت سنت ست دیگر روز مَلِک بعذرِ قدومش رفت عابد از جای برجست ومَلِک را در کنار گرفت وتلطف کرد وثنا گفت چوں غائب شد یکے از جماعت پرسید شیخ راکہ چنیں ملاطفت امروز کہ باپادشہ کردی خلافِ عادت بود دیگر ندیدم گفت نشنیدی آنکہ یکے از صاحبدلاں گفتہ ست۔

ترجمہ:۔ اس طرف کے بادشاہوں میں سے ایک نے اشارہ کیا کہ بزرگوں کے اخلاق اور کرم سے یہ امید ہے کہ ایک بار نان ونمک کی دعوت منظور کی جائے درویش نے منظور کرلی۔ اس لئے کہ دعوت کا قبول کرنا سنت ہے۔ دوسرے دن بادشاہ اس کی تشریف آوری کی تکلیف کے عذر کرنے کے لئے گیا عابد اپنی جگہ سے اٹھا اور بادشاہ سے بغل گیر ہوا اور مہربانی کی اور تعریف کی۔ جب بادشاہ چلا گیا جماعت میں سے ایک شخص نے شیخ سے پوچھا کہ جس قدر نرمی کہ آج آپ نے بادشاہ سے کی ہے یہ آپ کی عادت کے خلاف تھی۔ میں نے کبھی نہیں دیکھی درویش بولا تو نے نہیں سنا کہ ایک صاحبدل نے فرمایا ہے۔

فرد:۔
ہر کہ ابر سماط بنشستی — واجب آمد بخدمتش برخاست

ترجمہ:۔ تو جس کے دستر خوان پر بیٹھا۔ اس کی تعظیم کے واسطے اٹھنا ضروری ہے۔

مثنوی:۔

گوش تواند کہ ہمہ عمر دے — نشنود آواز دف وچنگ ونے
دیدہ شکیبد ز تماشائے باغ — بے گل ونسرین بسر آرد دماغ

گر نبود بالشِ آگندہ پر | خواب تواں کرد حجر زیر سر
ورنہ بود دلبر ہمخوابہ پیش | دست تواں کرد بآغوشِ خویش
ویں شکم بے ہنر وپیچ پیچ | صبر ندارد کہ بسازد بہیچ

ترجمہ:۔ (۱) کان کے لئے یہ بات ممکن ہے کہ تمام عمر۔ دف اور چنگ اور بانسری کی آواز نہ سنے۔
(۲) آنکھ باغ کی سیر سے صبر کر سکتی ہے۔ گلاب اور چنبیلی کے بغیر دماغ بسر کر سکتا ہے۔
(۳) اگر پروں سے بھرا تکیہ نہ ہو۔ تو پتھر سر کے نیچے رکھ کر سو سکتے ہیں۔
(۴) اور اگر ساتھ سونے والا معشوق موجود نہ ہو۔ تو اپنی بغل میں ہاتھ دے کر رات گذاری جا سکتی ہے۔
(۵) اور یہ بے ہنر اور پیچدار پیٹ۔ صبر نہیں کر سکتا کہ تھوڑی سی چیز پر گذر کرے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ بغاری ایک غار میں۔ یعنی ترک دنیا اور ترک آبادی کر کے ایک کھوہ یا ایک گڑھے میں رہنا اختیار کیا تھا۔ بستہ بند کر دیا تھا۔ اغنیاء غنی کی جمع ہے۔ بمعنی مالدار۔ شوکت دبدبہ۔ ہیبت خوف۔ درِ سوال سوال کا دروازہ۔ نیاز مند عاجز۔ آز حرص۔ لالچ۔ طمع عربی لفظ ہے۔ بمعنی لالچ۔ توقع بکرم واخلاق آپ کے کریمانہ اخلاق سے امید ہے۔ اجابت قبولیت۔ سنت ست سنت ہے۔ دیگر روز دوسرے دن۔ قدوم آنا۔ کنارا جانب۔ بغل۔ تلطف مہربانی کرنا۔ غائب شد چھپ گیا۔ یعنی جب بادشاہ چلا گیا۔ جماعت یعنی مریدین۔ چندیں اس قدر۔ ملاطفت باہم۔ نرمی کرنا۔ امروز آج۔ سماط دستر خوان۔ بخدمتش برخاست اس کی تعظیم کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ گوش کان۔ نشنود نہ سنے۔ نسرین سیوتی۔ چنبیلی۔ بالش آگندہ پر وہ تکیہ جس میں پر بھرے ہوئے ہوں۔ خواب نیند۔ سونا۔ نیز اس کیفیت کو بھی خواب کہتے ہیں جو حالت نوم میں دکھائی دیتی ہے۔ شکم پیٹ۔ صبر ندارد صبر نہیں کر سکتا۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ درویشوں اور فقیروں کو چاہئے کہ بادشاہ کی محبت سے احتراز کرے ورنہ صبر و قناعت کا داعیہ اس کے ہاتھ سے چھوٹ جائے گا۔

تمام شد۔ باب سوم بتوفیق اللہ تعالیٰ

بعد نماز مغرب۔ بروز سہ شنبہ۔

ظفر بن مبین عفا اللہ عنہ
خادم التدریس مدرسہ مرادیہ مظفر نگر یوپی

۞۞۞۞
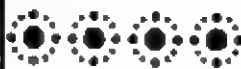
باب چہارم در فوائد خاموشی

(چوتھا باب چپ رہنے کے فائدوں کے بیان میں)

حکایت (۱):۔ یکے از دوستاں گفتم امتناعِ سخن گفتنم بعلّتِ آں اختیار آمدہ است کہ غالب اوقات در سخن نیک وبد اتفاق افتد و دیدۂ دشمناں جز بر بدی نمی آید گفت اے برادر دشمن آں بہ کہ نیکی نہ بیند۔

ترجمہ:۔ دوستوں میں سے ایک دوست سے میں نے کہا مجھے بات نہ کرنا اس وجہ سے پسند آیا ہے کہ اکثر اوقات بات کرنے میں اچھی بُری بات کرنے کا اتفاق پڑتا ہے۔ اور دشمنوں کی نگاہ سوائے بدی کے نہیں پڑتی۔ اس دوست نے کہا اے بھائی دشمن وہی بہتر ہے جو بھلائی کو نہ دیکھے۔

شعر:۔ وَاَخُوالعَدَاوۃِ لَا یَمُرُّ بِصالحٍ　　　اِلّا وَیلمزہ بِکَذّابٍ اَشِرٍ

ترجمہ:۔ اور دشمنی کرنے والا کسی نیک پر نہیں گذرتا۔ مگر یہ کہ اشاروں سے اس کو جھوٹے اور فسادی ہونے کا عیب لگاتا ہے۔

شعر:۔ ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب ست　　　گل ست سعدی و در چشم دشمناں خارست

ترجمہ:۔ ہنر دشمن کی نگاہ میں ایک بہت بڑا عیب ہے۔ سعدی پھول ہے اور دشمنوں کی آنکھ میں کانٹا معلوم ہوتا ہے۔

بیت:۔ نورِ گیتی فروزِ چشمہ ہُور　　　زشت باشد بچشم موشکِ کور

ترجمہ:۔ دنیا کو روشن کرنے والے آفتاب کا نور۔ چھچھوندر کی آنکھ میں بُرا معلوم ہوتا ہے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ چہارم یہ عدد ترتیبی کے لئے ہے معنی۔ چوتھا۔ فوائد جمع منتہی الجموع ہے۔ اس کا مفرد فائدہ آتا ہے۔ معنی منافع۔ یکے از دوستاں کی اصل عبارت اس طرح ہے۔ دوست از دوستاں۔ دوستوں میں سے ایک دوست۔ گفتم میں نے کہا۔ امتناع یہ عربی لفظ ہے۔ باب افتعال کا مصدر ہے۔ منع سے مشتق ہے۔ اس کے معنی ہیں رُک جانا۔ علت عین کے کسرہ کے ساتھ۔ معنی وجہ۔ سبب۔ اختیار عربی لفظ ہے۔ باب افتعال کا مصدر ہے۔ مادّہ خیر ہے۔ معنی ہیں پسند کر لینا۔ غالب اوقات اکثر اوقات۔ اوقات وقت کی جمع ہے۔ معنی ہیں ٹائم، وقت۔ سخن نیک وبد لفظ نیک اور بد معطوف معطوف علیہ مل کر سخن کی صفت واقع ہے اچھی اور بُری بات۔ اتفاق افتد محاورہ میں اس کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں دیکھا گیا ہے۔ سابقہ پڑا ہے۔ دیدۂ دشمناں مرکب اضافی ہے۔ دشمن کی آنکھ۔ جزء سواء، علاوہ۔ نمی آید نہیں جاتی۔ نہیں پڑتی۔ نہیں آتی۔ برادر منادیٰ۔ برادر کے معنی میں۔ بھائی۔ منادیٰ اس کو کہتے ہیں جس کو حرف ندا کے ذریعہ اپنی طرف متوجہ کیا جائے۔ آں بہ وہی

اچھا ہے، بہتر ہے۔ آں اسم اشارہ ہے۔ اس کا مشارٌ الیہ دشمن ہے۔ کہ اسم موصوف ہے۔ نہ بیند نہیں دیکھتا۔ اخو العداوۃ دشمن کا بھائی۔ مراد دشمن ہے۔ اخوٌ یہ عربی لفظ ہے۔ معنیٰ ہیں بھائی۔ اس کی جمع اِخوۃٌ اور اِخوان آتی ہے۔ العداوۃ دشمنی۔ لایمر نہیں گذرتا ہے۔ یَمُرُّ باب نصر سے واحد غائب فعل مضارع بحث اثبات معروف ہے۔ صالح نیک آدمی۔ صالح میں باءِ الصاق کے لئے ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں۔ ملنا۔ پاس ہونا۔ قریب ہونا۔ اِلا حرفِ استثناء ہے۔ معنیٰ ہیں، مگر یلمز عیب لگاتا ہے۔ کذاب مبالغہ کا صیغہ ہے جس کے معنیٰ ہیں۔ بہت زیادہ جھوٹ بولنے والا۔ اَشِر اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ اصل میں شین کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ لیکن وزن شعری کی وجہ سے یہاں شین کو کسرہ دیا گیا ہے۔ بہت زیادہ بُرا۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ دشمن کو چونکہ نیک اور اچھے آدمی سے حسد ہوتا ہے۔ اس معنیٰ کر کے وہ کسی بھی نیک آدمی کے پاس سے گذرتا ہے تو اس پر جھوٹا اور متکبر ہونے کے عیب تھوپ دیتا ہے۔ اور بُرا کہنے لگتا ہے۔ کہ فلاں شخص بہت ہی بُرا ہے اور گندی باتیں کرتا رہتا ہے۔ اور غرور وتکبر سے چلتا ہے۔ چشمِ عداوت دشمنی کی نگاہ۔ بزرگتر بہت بڑا۔ عیب اس کی جمع عیوب آتی ہے۔ معنیٰ ہیں۔ نقص، بُرائی، خرابی، داغ، روگ، گناہ، قصور۔ سعدی صاحب کتاب مراد ہے۔ خار کانٹا۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ ہنر سے دشمنوں کو بہت زیادہ حسد ہوتا ہے۔ اور کتنا ہی اچھا ہنر ہو دشمن اس کو بڑا سے بڑا عیب شمار کرتا ہے۔ شیخ سعدیؒ فرمارہے ہیں کہ اے سعدی تو یہ بات اپنے دل میں یاد رکھ کہ تو ہنرمند ہونے کی وجہ سے پھول کی مانند ہے اور دشمن کو چونکہ ہنر سے بغض ہوتا اسلئے تو دشمن کی آنکھ میں کانٹا ہے۔ نور ج روشنی۔ جمع انوار۔ گیتی دنیا، زمانہ۔ فروز روشن کرنے والا۔ ہُور ہاء کے ضمہ اور واؤ مجہول کے ساتھ ہے۔ معنیٰ ہیں سورج۔ آفتاب۔ زشت زاء کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ معنیٰ ہیں بُرا۔ موشک ف یہ لفظ میم کے ضمہ اور واؤ کے سکون اور شین کے فتحہ کے ساتھ ہے معنیٰ ہیں۔ چھوٹا سا چوہا۔ چوہیا۔ چھچھوندر۔ کور کاف کے ضمہ اور واؤ مجہول کے ساتھ۔ معنیٰ ہیں اندھا۔ نابینا۔

مطلب :۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اکثر وبیشتر چپ رہنا ہی بہتر ہے کیونکہ بات کرنے میں یہ خرابی ہے کہ عمدہ سے عمدہ بات پر بھی نکتہ چینی شروع ہوجاتی ہے۔

حکایت (۲) :۔ بازرگانے را ہزار دینار خسارت افتاد پسر را گفت نباید کہ با کسے ایں سخن درمیاں نہی گفت اے پدر فرمان تراست نگویم ولیکن باید کہ مرا بر فائدہ ایں مطلع گردانی کہ مصلحت در نہاں داشتن چیست گفت تا مصیبت دو نشود یکے نقصان مایہ دیگر شماتتِ ہمسایہ۔

ترجمہ :۔ ایک سوداگر کو ہزار دینار کا نقصان ہوا۔ لڑکے سے کہا تجھے کسی شخص سے اس بات کا ذکر نہ کرنا چاہئے۔ لڑکے نے کہا ابا جان آپ جو حکم دیں درست ہے ہم (کسی سے) نہیں کہیں گے۔ لیکن چاہئے کہ مجھے اسکے فائدہ پر مطلع کر دیجئے کہ پوشیدہ رکھنے میں کیا مصلحت ہے؟ کہا تاکہ مصیبت دُہری نہ ہوجائے ایک مال کا نقصان۔ دوسرے پڑوسی کی خوشی۔

شعر:۔ مگواندہِ خویش بادشمناں کہ لاحول گویند شادی کناں

ترجمہ:۔ اپنا غم دشمنوں سے مت کہہ۔ کہ وہ خوشی کرتے ہوئے لاحول پڑھیں گے۔

حلِّ الفاظ و مطلب:۔ خسارت نقصان اٹھانا۔ نباید نہیں چاہئے۔ فرمان ف حکم۔ جمع فرامین۔ فرامین کو۔ مطلع باب افتعال سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ لام کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ آگاہ کردینا۔ نہاں نون کے ساتھ۔ چھپانا۔ مصیبت پریشانی۔ تکلیف۔ جمع مصائب۔ دو واو مجہول ہے۔ دہری۔ مایہ مال، سرمایہ۔ شماتت دوسرے کی برائی دیکھ کر خوش ہونا۔ ہمسایہ پڑوسی۔ مگو گفتن سے نہی حاضر کا صیغہ ہے۔ مت کہہ۔ اندہ اندوہ کا مخفف ہے، غم۔ شادی کناں یہ جملہ ترکیب میں حال واقع ہے۔ معنی ہیں خوشی کرتے ہوئے۔

اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ اپنے نقصان اور خسارہ کا ذکر دوستوں کے علاوہ کسی سے بیان نہ کرنا چاہئے۔ دشمنوں کو سنانے سے نقصان کی تلافی تو ہو نہیں سکتی البتہ دشمنوں کو خوش ہونے کا موقع مل جاتا ہے۔

حکایت (۳) :۔ جوانے خرد مند از فنون فضائل حظّے وافر داشت وطبعے نافر چنانکہ در محافلِ دانشمنداں نشستے زبان سخن ببستے بارے پدرش گفت اے پسر تو نیز انچہ دانی بگوی گفت ترسم ازانچہ ندانم بپرسند وشرمساری برم۔

ترجمہ:۔ ایک عقلمند جوان طرح طرح کے فضیلتوں کے فنون میں کافی معلومات رکھتا تھا۔ اور طبیعت نفرت کرنے والی۔ (رکھتا تھا) چنانچہ عقلمندوں کی مجلسوں میں بیٹھتا تھا اور زبان سے بات نہ کہتا۔ ایک بار باپ نے اس سے کہا بیٹا جو کچھ تو جانتا ہے تو بھی کہہ۔ وہ کہنے لگا میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ جو کچھ میں نہیں جانتا لوگ وہ پوچھ بیٹھیں اور مجھے شرمندگی اٹھانی پڑی۔

قطعہ:۔ آں شنیدی کہ صوفیئے میکوفت زیر نعلین خویش میخے چند
آستینش گرفت سرہنگے کہ بیا نعل بر ستورم بند

ترجمہ:۔ (۱) تونے وہ سنا ہے کہ ایک صوفی۔ اپنی جوتیوں کے تلے میں چند کیلیں ٹھوک رہا تھا۔

(۲) ایک سپاہی نے اس کی آستین پکڑی۔ کہ آ اور میرے گھوڑے کے نعل جڑ دے۔

فرد ؎ نگفتہ ندارد کسے با تو کار ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

ترجمہ:۔ نہ کہی ہوئی بات پر کوئی تجھ سے کام نہ رکھے گا۔ مگر جب تونے کوئی بات کہی تو اس کی دلیل بیان کر۔

حلِّ الفاظ و مطلب:۔ جوانے ایک جوان۔ اس میں ی وحدت کے لئے ہے۔ جس کا ترجمہ اردو میں ایک سے کیا جاتا ہے۔ فنون فن کی جمع ہے۔ طرح طرح، قسم قسم کے فنون۔ فضائل فضیلت کی جمع ہے۔ بزرگی فضائل سے مُراد علوم ہے۔ اور فنون سے مُراد اقسام ہے۔ اب پورے کا ترجمہ ہوگا۔ اقسام علوم۔ حظّی حظ کے معنی حصہ کے ہیں۔ وافر پورا پورا۔ مکمل۔ نافر نفرت کرنے والی۔ محافل محفل کی جمع ہے۔ مجلس۔ آنچہ دانی جو

کچھ تو جانتا ہے۔ ترسم میں ڈرتا ہوں۔ شرمساری شرمندہ ہونا۔ برم بردن سے واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ اٹھاؤں۔ لے جاؤں۔ صوفیئے ایک صوفی۔ ی کوفت کوٹ رہا تھا۔ زیر نعلین جوتوں کا تلا۔ میخ میں ی تنکیر کے لئے ہے۔ چند کیل۔ لفظ چند اس یاء کی تاکید کیلئے لایا گیا ہے۔ بیا آمدن سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ اورب زائد ہے معنی ہیں۔ تو آ۔ نگفتہ نہ کہی ہوئی بات۔ کسے کاف کے فتحہ کے ساتھ کوئی شخص۔ باتو تجھ سے۔ بیار آوردن سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ تو لا۔ بیان کر۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ جب تک تم اپنی زبان سے کوئی بات نہیں نکالو گے اس وقت تک لوگ تم سے بحث ومباحثہ نہیں کریں گے۔ ہاں جب بیان کر دگے تو لوگ اسکی علت اور وجہ بھی پوچھیں گے لہٰذا بات بیان کرنے سے پہلے اسکی دلیل بھی تلاش کرلے۔ تاکہ لوگوں کے معلوم کرنے پر بات کو دلیل سے مدلل کر سکو۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ علم والوں کے سامنے خاموش رہنا ہی بہتر ہے ورنہ اپنی جہالت کا پردہ کھل جاتا ہے۔ اور پھر شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔

حکایت (۴):۔ عالمے معتبر را مناظرہ افتاد با یکے از ملاحدہ لَعَنَهُمُ اللهُ علی حدہ و بحجتِ او بر نیامد سپر بینداخت و برگشت کسے گفتش ترا باچندیں فضل و ادب کہ داری با بیدینے حجت نماند گفت علمِ من قرآن ست وحدیث وگفتارِ مشائخ واو بدیںہا معتقد نیست و نمی شنود و مرا شنیدنِ کفرِ او بچہ کار آید

ترجمہ:۔ ایک معتبر اور بڑے عالم کا مُلحدوں میں سے ایک ملحد سے (اللہ تعالیٰ ان سب ملحدوں پر لعنت فرمائے۔) مباحثہ ہوا اور دلائل میں اس سے جیت نہ سکا عاجز ہو گیا۔ اور واپس آ گیا۔ کسی نے کہا کہ آپ کو علم وادب میں کافی معلومات رکھتے ہیں (اسکے باوجود) ایک ملحد کو دلیل نہ دے سکے۔ کہا میرا علم قرآن اور حدیث اور بزرگوں کے اقوال میں ہے اور وہ ان باتوں کا نہ معتقد ہے اور نہ سنتا ہے پھر اس کی کفر کی باتیں سننا میرے کس کام آئیگا۔

بیت:۔ آنکس کہ بقرآن وخبر زو نرہی آنست جوابش کہ جوابش ندہی

ترجمہ:۔ وہ شخص جس سے قرآن وحدیث بیان کرکے بھی تو نہ چھوٹے۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ اُسے جواب نہ دے۔

حلِّ الفاظ ومطلب:۔ عالمے ایک عالم۔ معتبر ایسا آدمی جس کی بات معتبر ہو۔ یعنی بہت بڑا عالم۔ مناظرہ ایک دوسرے سے بحث مباحثہ کرنا۔ دراصل حق بات کو ثابت کرنے کے لئے دلیل پیش کرنے کا نام مناظرہ ہے۔ ملاحدہ مُلحد کی جمع ہے وہ شخص جو بے دین ہو۔ یعنی کافر۔ لعنہم اللہ حق تعالیٰ ان سب ملحدوں پر لعنت فرمائے۔ آمین۔ حُجت حاء کے ضمہ اور جیم کے فتحہ اور تشدید کے ساتھ بمعنی دلیل۔ بر نیامد نہیں جیت سکا۔ سپر بینداخت اپنی پوری طاقت ڈال دی۔ یعنی عاجز ہو گیا۔ برگشت واپس آ گیا۔ گفتار مشائخ مرکب اضافی ہے۔ بزرگوں کی بات۔ خبر حدیث پاک۔ زو نرہی زو اصل میں از و تھا۔ اور نرہی رستن سے واحد غائب کا صیغہ ہے۔

پورے کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔ اس سے تو چھٹکارہ حاصل نہ کر سکے۔ آنست جوابش اُس کا جواب یہی ہے کہ اس کو کوئی جواب نہ دیا جائے۔ اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ بے دین لوگوں سے سخت ضرورت کے بغیر مناظرہ نہ کرنا چاہئے۔ اور اگر مجبوری ہو اور گفتگو کرنا ضروری ہو تو ان کے سامنے قرآن وحدیث سے دلائل پیش نہ کرنے چاہئے۔ اس لئے کہ وہ تو قرآن وحدیث کو مانتا نہیں لہٰذا وہاں صرف عقلی دلیل پر اکتفا کرنا چاہئے۔

حکایت (۵): ۔ جالینوس ابلہے را دید دست در گریبانِ دانشمندے زدہ و بیحرمتی ہمی کرد گفت اگر ایں دانا بودے کارِ او بناداں بدایںجا نرسیدے۔

ترجمہ: ۔ جالینوس حکیم نے ایک بیوقوف کو دیکھا کہ وہ ایک عقلمند کے گریبان میں ہاتھ ڈالے بے عزتی کر رہا ہے۔ جالینوس نے کہا کہ اگر یہ عقلمند ہوتا تو اس کا کام بیوقوفوں کیساتھ اس درجہ تک نہ پہونچتا۔

مثنوی: ۔

دو عاقل را نباشد کین و پیکار — نہ دانائے ستیزد با سبکسار
گر ناداں بوحشت سخت گوید — خرد مندش بنرمی دل بجوید
دو صاحبدل نگہدارند موئے — ہمیدوں سرکشے و آزرم جوئے
وگر در ہر دو جانب جاہلانند — اگر زنجیر باشد بگسلانند
یکے را زشتخوئے داد دشنام — تحمل کرد و گفت اے نیک فرجام
بتر زانم کہ خواہی گفت آنی — کہ دانم عیبِ من چوں من ندانی

ترجمہ: ۔ (۱) دو عقلمندوں میں کینہ اور لڑائی نہیں ہوتی۔ اور نہ ایک عقلمند بیوقوف سے الجھتا ہے۔
(۲) اگر بے وقوف جنون کی حالت میں سخت سست کہے۔ تو عقلمند نرمی سے دل جوئی کرے گا۔
(۳) دو عقلمند ایک بال کو بھی حفاظت سے رکھیں گے۔ اسی طرح ایک سرکش اور ایک صلح پسند آدمی بھی۔
(۴) اور اگر دونوں طرف جاہل ہیں۔ اگر زنجیر بھی ہوگی تو اس کو بھی توڑ ڈالیں گے۔
(۵) ایک آدمی کو ایک بُری خصلت والے نے گالی دی۔ اس نے برداشت کی اور کہا کہ اے نیک انجام۔
(۶) میں اس سے زیادہ بُرا ہوں جو تو کہے گا کہ تو ایسا ایسا ہے۔ اسلئے کہ میں جانتا ہوں کہ میرا عیب تو میری طرح نہیں جانتا۔

حلّ الفاظ و مطلب: ۔ جالینوس یونان کے ایک مشہور طبیب و حکیم کا نام ہے۔ ابلہے ایک بیوقوف۔ بے حرمتی ہمی کرد بے عزتی کر رہا تھا۔ بدیں جا اصل میں بایں جا تھا۔ اسم اشارہ کا ہمزہ دال سے بدل گیا ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب لفظ باء کو اسم اشارہ کے ساتھ ملاتے ہیں تو ہمزہ گر جاتا ہے۔ عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جالینوس نے اس ماجرا کو دیکھ کر فرمایا کہ اگر صحیح معنی میں یہ شخص عقلمند ہوتا تو بے وقوفوں کے ہاتھوں اس کو اتنی ذلت اٹھانی

نہیں پڑتی۔ سبکسار بے وقوف۔ ہلکا پن آدمی۔ وحشت بدتمیزی۔ دل بجوید دل جوئی کرے گا۔ ان دونوں مصرعوں کا مطلب یہ ہے کہ اگر کہیں دو عقلمند جمع ہو جائیں اسی طرح دو آدمیوں میں سے ایک عقلمند اور ایک بے وقوف جمع ہو جائیں تو وہاں لڑائی کی نوبت نہیں آئے گی۔ اس لئے کہ عقلمند لڑنا اور بے فائدہ بکواس کرنا پسند نہیں کرتا اور جب ایک عقلمند ہوگا اور ایک بے وقوف تو اگر بے وقوف بدتمیزی کی وجہ سے سخت سست اور بُری بھلی باتیں کہہ دے گا۔ تو عقلمند خاموش رہے گا۔ اور نرمی سے اس کی دل جوئی کرے گا اور لڑائی کی نوبت نہیں آئے گی۔ موئے ایک بال۔ ہمید دل۔ اسی طرح۔ آزرم صلح۔ جوئے متلاشی۔ مطلب یہ ہے کہ دو شریف اور اچھے آدمیوں کے ہاتھوں میں اگر ایک بال ہو یا ایک اچھے اور ایک بُرے کے ہاتھ میں ایک بال ہو تو یہ دونوں کھینچا تانی کر کے اس کو توڑیں گے نہیں۔ اگر دونوں ہی بھلے آدمی ہیں تو اس میں رسہ کشی ہوگی ہی نہیں اور اگر ایک اچھا اور دوسرا بُرا ہے تب بھی رسہ کشی نہ ہوگی اس لئے کہ اگر سرکش آدمی کھینچے گا تو دوسرا جو نیک اور بھلا آدمی ہے وہ ڈھیلا کر دے گا لہٰذا اس کمزور بال کے ٹوٹنے کی نوبت نہیں آئیگی۔ وگر اور اگر۔ جاہلانند اصل میں جاہلاں اند تھا۔ وزن شعری کی وجہ سے اند کا ہمزہ گر گیا ہے۔ دونوں جاہل ہوں۔ بگسلانند اس میں ب زائد ہے گسلانیدن سے جمع غائب فعل مضارع ہے معنی ہیں۔ توڑ ڈالیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر دونوں طرف جاہل ہوں اور ان کے درمیان ایک لوہے کی زنجیر ہو تو اس کو بھی توڑ ڈالیں گے اس لئے کہ ہر ایک شخص اپنی ہی طرف کھینچے گا۔ نیک فرجام نیک انجام۔ بترزانم اصل میں۔ بدتر ازاں نم تھا۔ معنی ہیں میں اس سے بھی زیادہ بُرا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ایک بدخصلت آدمی کسی نیک آدمی کو گالی بھی دینے لگے تو وہ نیک شخص برداشت کرلے گا اور کوئی جواب نہیں دے گا۔ بلکہ اپنے نیکیوں کی موتی بکھیرتے ہوئے اور اس کی دل جوئی کرتے ہوئے کہے گا کہ بھائی میں تو اس سے بھی زیادہ جتنا کہ آپ نے کہا ہے اس لئے کہ میرے اندر جتنی خرابیاں ہیں وہ میں ہی تو جانتا ہوں۔ آپ تو صرف ظاہر کو جانتے ہیں۔

فائدہ:۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بُرے اخلاق والوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا چاہئے اس لئے کہ ایسا کرنے سے اس کا دل بھی تمہاری طرف مائل ہو جائے گا۔ اور لڑائی کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

حکایت (۶) سحبان وائل را در فصاحت بے نظیر نہادہ اند بحکم آنکہ سالے بر سر جمعے سخن گفتے کہ لفظے مکرر نکردے واگر ہماں اتفاق افتادے بعبارتِ دیگر بگفتے واز جملہ ادبِ ندمائے حضرتِ ملوک یکے اینست۔

ترجمہ:۔ سحبان جو کہ وائل کا بیٹا تھا لوگوں نے اس کو فصاحت میں بے نظیر تسلیم کیا ہے۔ اس وجہ سے کہ ایک سال تک ایک مجمع میں کوئی ایسی گفتگو نہ کرتا تھا جس میں کوئی لفظ مکرر آئے۔ اگر ایسا ہی اتفاق ہوتا تو وہ بات دوسرے لفظ میں کہتا۔ اور بادشاہ کے ہم نشینوں کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے۔

مثنوی:۔ سخن گرچہ دلبند وشیریں بود سزاوارِ تصدیق و تحسین بود
چو یکبار گفتی مگو باز پس کہ حلوا چو یکبار خوردند و بس

ترجمہ:۔(۱) بات اگرچہ دل چسپ اور شیریں ہو۔ اور تعریف اور تصدیق کے قابل ہو۔
(۲) مگر جب تو نے ایک بار کہدی تو دوبارہ نہ کہہ۔ اس لئے کہ حلوا جب ایک مرتبہ کھالیں تو کافی ہو جاتا ہے۔
حل الفاظ و مطلب:۔ سحبان وائل اصل میں سحبان بن وائل کا مخفف ہے۔ جو عرب کا ایک مشہور اور نہایت قابل مقرر اور فصیح و بلیغ شاعر گذرا ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ سب سے پہلے امابعد کا استعمال سحبان بن وائل نے کیا ہے۔ فصاحت ایسی گفتگو جس کے سمجھنے میں دشواری نہ ہو۔ بے نظیر بے مثل۔ بحکم اس وجہ سے۔ برسر جمع مجمع عام میں۔ مکرر میم کے ضمہ اور کاف کی تشدید اور فتحہ کیساتھ ہے۔ معنی ہیں۔ بار بار۔ اتفاق افتادی موقع ہوتا۔ عبارت لفظ۔ دلبند دل پسند، دلچسپ۔ سزاوار لائق۔ حلوا چو یکبار خورند جب ایک مرتبہ کھاتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ حلوہ جیسی مرغوب اور لذیذ چیز بھی جب بار بار کھائی جاتی ہے تو اس کی لذت باقی نہیں رہتی۔ طبیعت اس سے ہٹ جاتی ہے۔ اسی طرح کلام کتنا ہی شیریں اور عمدہ ہو جب بار بار سن لیا جاتا ہے تو پھر سننے کا شوق نہیں رہتا۔
مطلب:۔ اس حکایت کے اندر گفتگو کرنے کا طریقہ اور سلیقہ اور شاہی ہم نشینوں کے لئے ادب بتایا گیا ہے کہ ایک مضمون کو ایک مرتبہ جن الفاظ و عبارات سے ادا کیا ہے دوسری دفعہ نئی عبارت اور نئے الفاظ سے بیان کرنا چاہئے تاکہ کلام کی لذت و حلاوت باقی رہے۔

حکایت (۷):۔ یکے را از حکما شنیدم کہ می گفت ہر گز کسے بجہل خود اقرار نکردہ است مگر آں کس کہ چوں دیگرے در سخن باشد ہمچناں تمام ناگفتہ سخن آغاز کند۔

ترجمہ:۔ حکیموں میں سے ایک حکیم کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہر گز کسی نے اپنی جہالت کا اپنے منہ سے اقرار نہیں کیا ہے۔ مگر اس شخص نے کہ جب دوسرا آدمی بات کر رہا ہو۔ اور ابھی اس کی بات چیت پوری نہ ہوئی ہو کہ یہ بات شروع کر دے۔

مثنوی: سخن را سر ست اے خردمند و بُن میاور سخن در میان سخن
خداوندِ تدبیر و فرہنگ و ہوش نگوید سخن تا نہ بیند خموش

ترجمہ:۔(۱) اے عقلمند بات کی ابتداء اور انتہا ہوتی ہے۔ بات کے درمیان بات نہ چھیڑ۔
(۲) عقل اور تدبیر اور ہوش والا آدمی۔ اس وقت تک بات نہیں کہتا جب تک کہ دوسرے کو خاموش نہیں دیکھتا۔
حل الفاظ و مطلب:۔ بجہل خود اپنی جہالت۔ آغاز کند شروع کر دے۔ سر ابتداء۔ اور کلام کا شروع۔ بُن باء کے ضمہ کے ساتھ خاتمہ کلام۔ میاور آوردن سے نہی حاضر ہے۔ مت بیان کر۔ فرہنگ عقل کی بات۔ خموش چپ رہنا۔

مطلب:۔ اس حکایت کا حاصل بھی وہی ہے جو سابقہ حکایت میں گذرا یعنی اس میں بات کرنے کا ڈھنگ سکھایا گیا ہے۔ کہ جب کوئی شخص گفتگو کر رہا ہو اور ابھی اس کی بات پوری نہ ہوئی ہو تو اس کی گفتگو کے درمیان اپنی بات شروع نہ کرنی چاہئے یعنی اس کی گفتگو کاٹ کر اپنی بات نہ شروع کرنی چاہئے اس لئے کہ ایسا کرنے سے بسا اوقات شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ اور اپنی جہالت کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔

حکایت (۸) تنے چند از بندگان محمود گفتند حسنِ میمندی را کہ سلطان امروز چہ گفت ترا در فلاں مصلحت گفت بر شما ہم پوشیدہ نماند گفتند انچہ با تو گوید بامثالِ ما گفتن رواندارد گفت باعتماد آنکہ داند کہ نگویم پس چرا ہمی پرسید۔

ترجمہ:۔ سلطان محمود کے چند غلاموں نے حسن میمندی سے کہا کہ آج بادشاہ نے فلاں مصلحت کے بارے میں تجھ سے کیا کہا ہے۔ اس نے کہا تم سے بھی وہ بات چھپی نہیں رہے گی۔ وہ بولے جو کچھ تم سے کہتا ہے ہم جیسے لوگوں سے اکا کہنا جائز نہیں رکھتا۔ اس نے جواب دیا اس بھروسے پر کہ وہ جانتا ہے کہ میں نہ کہوں گا تو پھر مجھ سے کیوں پوچھتے ہو۔

بیت:۔ نہ ہر سخن کہ برآید بگوید اہل شناخت ‎ ‎ ‎ ‎ بسر شاہ سَر خویشتن نشاید باخت

ترجمہ: عقلمند جو بات ان پر ظاہر ہو اس کو کہہ نہیں دیا کرتے۔ خاص طور پر بادشاہ کا راز کہہ کر اپنا سر ختم نہ کرنا چاہئے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ حسن سلطان محمود غزنوی کے وزیر کا نام ہے۔ میمند ایک قصبہ کا نام ہے جو مضافات غزنین میں واقع ہے اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو میمندی کہا جاتا ہے۔ بامثال ما ہم جیسوں سے۔ رواندارد جائز نہیں رکھتا۔ اعتماد بھروسہ۔ اہل شناخت عقلمند اور سمجھدار لوگ۔ سِر شاہ بادشاہ کا راز۔ سر خویشتن اپنا سر۔ باخت باختن سے برباد کرنا، ہارنا۔

مطلب یہ ہے کہ اس حکایت کے اندر ایک نصیحت کی گئی ہے کہ اگر بادشاہ کسی کو اپنا رازدار سمجھ کر کوئی راز کی بات اس سے بیان کرے تو اسے چاہئے کہ راز کی پردہ پوشی اور حفاظت کرے اگر کوئی معلوم کرے تو بیان کرنے کے بجائے خاموشی اختیار کرے۔ یہ نصیحت اگرچہ خاص طور سے بادشاہ کے راز کی بات کے سلسلہ میں کی گئی ہے مگر ہر ایک کے راز کی بات کے لئے عام ہے۔

حکایت (۹): در عقدِ بیع سرائے متردّد بودم جہودے گفت بخر کہ من از کد خدایانِ محلتم وصفِ ایں خانہ چنانکہ ہست از من پرس ہیچ عیبے ندارد گفتم بجز آنکہ تو ہمسایۂ من باشی۔

ترجمہ:۔ میں ایک مکان کے خریدنے کے بارے میں متردد تھا کہ ایک یہودی نے کہا خرید لے کیونکہ میں اسی محلہ کا رہنے والا ہوں۔ اور اس مکان کی حالت جو کچھ ہے مجھ سے پوچھ وہ مکان میں کوئی عیب نہیں رکھتا ہے میں

نے کہلوائے اس کے کہ تو میرا پڑوسی ہوگا۔

قطعہ:۔ خانہ را کہ چوں تو ہمسایہ ست ده درم سیم کم عیار ارزد
لیکن امید وار باید بود کہ پس از مرگِ تو ہزار ارزد

ترجمہ:۔(۱) جس گھر کا تجھ جیسا پڑوسی ہو۔ وہ دس درہم کھوٹی چاندی قیمت رکھتا ہے۔

(۲) لیکن امیدوار رہنا چاہئے کہ۔ تیرے مرنے کے بعد اس کی قیمت ہزار دینار ہو جائے گی۔

حل الفاظ و مطلب:۔ عقد بیع خریدنے کا معاملہ۔ متردد حیران و پریشان۔ فکر مند۔ جحود شدید انکار کرنے والا۔ مراد یہاں یہودی ہے۔ کد مکان۔ کد خدا مکان کا مالک۔ محلتم میرا محلہ۔ وصف ایں خانہ۔ اس گھر کی تعریف۔ بُرس پرسیدن سے امر حاضر ہے تو مجھ سے پوچھ۔ ہیچ عیبے ندارد کوئی عیب نہیں رکھتا ہے۔ عیبے میں ی تنکیر کیلئے ہے۔ جسکا ترجمہ اردو میں کوئی، اور چند، سے کیا جاتا ہے۔ ہمسایہ من میرا پڑوسی۔ دہ درم دس درہم۔ کم عیار غیر مخلص۔ یہاں کھوٹا کے معنی میں ہے۔ ہزار ارزد اس مکان کی قیمت ہزار روپیہ ہے۔ مرگ موت۔

اس حکایت کا آدھا مضمون ماقبل سے وابستہ ہے۔ یعنی اگر بلاوجہ وہ یہودی دخل نہ دیتا تو ان سے اس یہودی کو اس قسم کی باتیں سننی نہ پڑتیں۔ اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ مکان خریدنے یا کرایہ پر لینے سے پہلے اس مکان کے ہمسایوں کو دیکھنا چاہئے کہ کیسے ہیں اگر ہمسائے اچھے ہوں تو مکان کی قیمت بڑھ جاتی ہے ورنہ کم ہو جائے گی۔

حکایت(۱۰):۔ یکے از شعرا پیش امیر دزداں رفت و ثنا گفت فرمود تا جامہ اش برکنند واز دہ بدر کنند مسکین برہنہ بسرما میرفت سگاں در قفائے وے افتادند خواست تا سنگے بردارد و سگاں را دفع کند زمین یخ بستہ بود عاجز شد گفت اینچہ حرامزادہ مردمانند سگاں را کشادہ اند و سنگ را بستہ امیر دزداں از غرفہ بدید بشنید و بخندید و گفت اے حکیم از من چیزے بخواہ گفت جامہ خودمے خواہم اگر انعام فرمائی۔

ترجمہ:۔ شاعروں میں سے ایک شاعر چوروں کے سردار کے سامنے گیا اور تعریف کی اُسے حکم دیا کہ اس کے کپڑے اتار لیں اور گاؤں سے نکالدیں غریب بیچارہ جاڑے میں ننگا چلا جارہا تھا۔ کتے اس کے پیچھے پڑ گئے اس نے چاہا کہ ایک پتھر اٹھائے اور کتوں کو بھگائے۔ زمین پر برف جمی ہوئی تھی عاجز ہو گیا اور بولا کہ یہ کیسے حرام زادے لوگ ہیں، کم بختوں نے تو کتوں کو تو کھول دیا ہے اور پتھروں کو باندھ دیا ہے چوروں کے سردار نے کھڑکی سے دیکھا اور یہ بات سنی اور ہنسا اور بولا اے عقلمند آدمی مجھ سے کوئی چیز مانگ۔ شاعر بولا میں اپنے کپڑے چاہتا ہوں اگر آپ عطا فرمادیں۔

مصرع:۔ رَضِينَا مِنْ نَوَالِكَ بِالرَّحِيلِ۔

ترجمہ:۔ ہم آپ کی بخشش سے بس کوچ ہی کو پسند کرتے ہیں۔

بیت:۔ امیدوار بود آدمی بخیر کساں مرا بخیر تو امید نیست شر مرساں

ترجمہ:۔ آدمی لوگوں سے بھلائی کا امیدوار ہوتا ہے۔ مجھے آپ سے بھلائی کی امید نہیں ہے۔ بس بدی (تکلیف) نہ پہونچایئے۔

سالارِ دزداں را بر و رحمت آمد جامہ اُو باز داد و قبائے پوستینے براں مزید کرد و درمے چند۔

ترجمہ:۔ چوروں کے سردار کو اس پر رحم آگیا اور اس کے کپڑے اس کو دے دیئے اور ایک ادنی قبا اور چند درہم اس پر اضافہ کر دیئے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ شعراء، شاعر کی جمع ہے۔ شعر کہنے والے۔ ثناگفت تعریف و توصیف کی۔ فرمود حکم دیا۔ جامہ اش اس کے کپڑے۔ بر کنند اتار لیں۔ دِہ دیہات۔ بدر کنند باہر نکال دیں۔ برہنہ ننگا۔ می رفت جارہا تھا۔ قفائے وے اس کے پیچھے۔ خواست اس نے چاہا۔ سنگے بردارد پتھر اٹھائے۔ دفع کنند سگے کو دور کرے۔ بھگا دے۔ یخ برف۔ غرفہ بالا خانہ۔ کمرہ۔ حرامزادہ حرامی لڑکا۔ جس کا باپ معلوم نہ ہو۔ مراد شریر اور فتنہ پرداز ہے۔ اگر انعام فرمائی اگر آپ عنایت فرمادیں۔ مصرع شعر کے ایک جزء کو کہتے ہیں۔ رضینا من نوالك بالرحیل تیری جود وعطا کے مقابلے میں ہم یہاں سے روانہ ہو جانے پر راضی ہیں۔ کساں مراد نیک لوگ۔ مرا بخیر مجھے آپ کے اچھائی کی کوئی توقع نہیں ہے مگر کم از کم میرے ساتھ برائی کا معاملہ نہ کیجئے۔ قبا پوستینے بالدار چمڑے کا چوغہ۔ مزید اضافہ۔ زیادہ۔ حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر یہ شاعر چوروں کے سردار کی تعریف نہ کرتا اور خاموش رہتا تو یہ ذلت اس کو اٹھانی نہیں پڑتی۔ نیز اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ شریر اور بداخلاق آدمیوں سے بھلائی کی امید نہ رکھنی چاہئے۔ ایسے لوگوں سے اگر نقصان نہ پہونچے تو یہی غنیمت ہے۔

حکایت (۱۱):۔ منجمے بخانہ در آمد مردِ بیگانہ دید باز نِ او باہم نشستہ دشنام داد و سخت گفت در ہم افتادند فتنہ و آشوب برخاست صاحبدلے بریں واقف گشت گفت۔

ترجمہ:۔ ایک نجومی اپنے گھر میں داخل ہوا۔ ایک غیر آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھا۔ اس نے گالی دی اور سخت باتیں کہیں۔ دونوں لڑ پڑے ایک فتنہ اور ہنگامہ برپا ہوا۔ ایک صاحبدل نے اس پر واقف ہو کر کہا۔

شعر:۔ تو بر اوجِ فلک چہ دانی چیست چوں ندانی کہ در سرائے تو کیست

ترجمہ:۔ تم آسمان کے اوپر کی باتیں کیا جانو گے۔ جبکہ یہی نہیں جانتے ہو کہ خود تیرے گھر میں کیا ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ منجمے ایک نجومی۔ بخانہ گھر میں۔ منجم علم نجوم کا جاننے والا۔ مرد بیگانہ انجان آدمی۔ بازن او اس کی بیوی کے ساتھ۔ در ہم افتادند آپس میں لڑ گئے۔ آشوب شور و ہنگامہ۔ برخاست اٹھا۔ اوج بلند مرتبہ۔ فلک آسمان۔ جمع افلاک۔ سرائے گھر۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ نجومی کا علم ظنی ہے اس لئے نجومیوں کی باتوں پر اعتقاد نہ کرنا چاہئے۔ چونکہ نجومی اپنی طرف سے باتیں گھڑ گھڑ کر بیان کرتا ہے اس لئے اُس کو اِس وقت یہ باتیں سُننی پڑی ہے۔ اگر اس کا علم یقینی ہوتا تو اپنے گھر کی حالات سے واقف ہوتا معلوم ہوا کہ وہ صرف اٹکل پچّو کی باتیں کرتا ہے۔

حکایت (۱۲):۔ خطیبے کریہ الصّوت خود را خوش آواز پنداشتے و فریادِ بیفائدہ برداشتے گفتی نعیبِ غرابِ البَینِ در پردۂ الحانِ اوست یا آیۂ اِنّ انکر الاصواتِ در شانِ اوست۔

ترجمہ:۔ ایک بد آواز خطیب اپنے آپ کو خوش آواز سمجھتا تھا اور شور بے فائدہ مچایا کرتا تھا۔ تو کہہ سکتا ہے کہ جدائی کے کوّے کی آواز اس کی آواز کے پردہ میں پوشیدہ ہے یا یہ آیت کہ سب سے بُری آواز گدھے کی ہے اس کی شان میں ہے۔

شعر:۔ إذا نَهَقَ الخَطِيبُ ابُو الفَوَارِس لَهُ صَوْتٌ يَهُدُّ اصطخر فَارِس

ترجمہ:۔ جب خطیب ابوالفوارس گدھے کیطرح چیختا ہے۔ اسکی آواز ایسی ہے کہ فارس کے اصطخر قلعہ کو گرا دیتی ہے۔

مردم قریہ بعلّتِ جاہے کہ داشت بلیّتش را میکشیدند و اذیّتش را مصلحت نمیدیدند تا یکے از خطبائے آں اقلیم کہ با او عداوتے نہانی داشت بارے بپرسیدنِ او آمدہ بود گفت ترا خوابے دیدہ ام خیر باد گفت چہ دیدی گفت چناں دیدم کہ ترا آوازِ خوش است و مردماں از انفاس تو در راحت خطیب اندریں لختے میندیشید و گفت جَزَاكَ اللهُ ایں چہ مبارک خوابیست کہ دیدی کہ مرا بر عیبِ خود واقف گردانیدی معلوم شد کہ آواز ناخوش دارم و خَلق از بلند خواندنِ من در رنجند عہد کردم کہ ازیں پس خطبہ نگویم مگر باہستگی۔

ترجمہ:۔ گاؤں کے لوگ اس مرتبہ کی وجہ سے جو وہ رکھتا تھا اس کی مصیبت برداشت کرتے تھے اور اس کے ستانے کو مصلحت نہیں دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ اس ولایت کے خطیبوں میں سے ایک خطیب جو اس کے ساتھ پوشیدہ طور پر دشمنی رکھتا تھا ایک مرتبہ اس کی مزاج پُرسی کے لئے آیا تھا۔ اس نے اس خطیب سے کہا میں نے تیرے متعلق ایک خواب دیکھا ہے خدا خیر کرے۔ اس نے کہا تو نے کیا دیکھا جواب دیا میں نے ایسا دیکھا ہے کہ لوگ آپ کے کلمات سے راحت میں ہیں۔ خطیب مذکور نے اس معاملہ میں تھوڑی دیر سوچا اور کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے یہ کیسا مبارک خواب ہے جو تو نے دیکھا ہے کہ تو نے مجھ کو میرے عیب پر واقف کر دیا۔ معلوم ہو گیا کہ میں ناپسندیدہ آواز رکھتا ہوں۔ اور لوگ میرے زور سے پڑھنے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں۔

میں نے عہد کرلیا ہے کہ اس کے بعد خطبہ نہیں پڑھوں گا مگر آہستگی سے۔

قطعہ:۔ از صحبتِ دوستے برنجم | کاخلاق بدم حسن نماید
عیبم ہنرو کمال بیند | خارم گل و یاسمن نماید
کو دشمن شوخ چشم بیباک | تا عیبِ مرا بمن نماید

ترجمہ:۔(۱) مجھے اس دوست کی صحبت سے تکلیف ہے جو میری بُری عادتوں کو میرے سامنے اچھا ظاہر کرے۔
(۲) میرے عیب کو ہنر اور کمال سمجھے۔ میرے کانٹے کو گلاب اور چنبیلی بتائے۔
(۳) وہ دشمن بے حیا اور نڈر کہاں ہے۔ تاکہ میرا عیب مجھے بتائے۔

فرد ۔ ہر آنکس کہ عیبش نگویند پیش | ہنر داند از جاہلی عیبِ خویش

ترجمہ:۔ وہ شخص جسکے سامنے لوگ اس کا عیب بیان نہیں کرتے۔ وہ جہالت کی وجہ سے اپنے عیب کو ہنر جانتا ہے۔
حل الفاظ و مطلب :۔ خطیبے ایک خطیب۔ خطبہ دینے والا۔ واعظ۔ کریہ الصوت بھدی آواز والا۔ فریاد شور و غل۔ نعیب بروزن حبیب۔ کوے کی آواز۔ غراب البین ایک قسم کا کوا جس کی چونچ اور پاؤں سرخ ہوتے ہیں غراب البین یعنی جدائی کا کوا اس واسطے کہتے ہیں کہ عربِ جاہلیت کا خیال اور عقیدہ تھا کہ جب آدمی گھر سے نکلے اور وہ کوا نظر پڑے تو یہ اس بات کی دلالت ہے کہ اس میں اور اسکے مطلوب میں جدائی واقع ہوگی۔ (حاشیہ گلستاں مترجم) الحان لحن کی جمع ہے۔ آواز۔ اِن انکر الاصوات الایۃ بلاشبہ تمام آوازوں میں ناپسندیدہ اور مکروہ آواز گدھے کی ہے۔ اِذا نھق الخ جب ابوالفوارس نامی واعظ گدھے کے مانند بھوں بھوں کرتا ہے تو اس کی آواز سے فارس کا قلعہ جس کا نام اصطخر ہے لرز جاتا ہے۔ ابوالفوارس اس واعظ کی کنیت تھی۔ مردم قریہ اس گاؤں کے رہنے والے۔ بلیتشس را می کشند اس کی مصیبت کو لوگ برداشت کرتے تھے۔ اذیتش اس کی ایذاء رسانی۔ عداوتے نہانی پوشیدہ طور پر دشمنی۔ ترا خوابے دیدہ ام میں نے تیرے بارے میں ایک خواب دیکھا ہے۔ خیر باد خدا کرے۔ بہتر ہی ہو۔ لختے تھوڑی دیر۔ برنجم مجھے تکلیف پہونچتی ہے۔ یعنی مجھے اس دوست سے شدید تکلیف پہونچتی ہے جو میری بداخلاقی کو اچھا کہے۔ کو حرف استفہام۔ کہاں۔ وہ کہاں ہے۔ جاہلی ناواقفی۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ اس دوست سے جو تمہارے سامنے عیبوں کو ہنر ظاہر کرے وہ دشمن اچھا ہے جو تمہارے عیب تم پر ظاہر کرے۔

حکایت (۱۳):۔ یکے در مسجد بطوع بانگِ نماز گفتے بادائے کہ مستمعان را ازو نفرت بودے وصاحب مسجد امیرے بود عادل نیک سیرت نمیخواستش کہ دل آزردہ گردد گفت اے جواں مردمرا ایں مسجد را موذنانِ قدیمی اند کہ ہر یکے از ایشاں را پنج دینار مرتب داشتہ ام ترا دہ دینار مید ہم تا جائے دیگر روی بریں قول اتفاق کردند پس از مدتے در گذرے پیش امیر باز آمد و گفت ایخداوند بر من حیف کردی

که بده دینار ازاں بقعه ام بیروں کردی که آنجا رفته ام بست دینار میدهند که جائے دیگر روم قبول نمی کنم امیر بخندید وگفت زنہار نستانی که به پنجاه دینار راضی گردند۔

ترجمہ:۔ ایک شخص مسجد میں خوشی خوشی اذان کہتا تھا اس طرح سے کہ سننے والوں کو اس سے نفرت ہوتی تھی۔ اور مسجد کا متولی ایک انصاف اور نیک سیرت آدمی تھا۔ جو نہیں چاہتا تھا کہ اس کا دل رنجیدہ ہوئے۔ اے جوانمرد خاص کر اس مسجد کے لئے قدیمی مؤذن مقرر ہیں کہ ان میں سے ہر ایک کے لئے میں پانچ دینار مقرر کئے ہوئے ہوں۔

ترجمہ:۔ میں دس دینار دیتا ہوں تاکہ تو اور کسی جگہ چلا جائے یہ بات دونوں میں طے ہو گئی مدت کے بعد ایک راستہ میں پھر امیر سے سامنا ہوا اور بولا کہ خداوند نعمت آپ نے میرے اوپر ظلم کیا کہ دس دینار کے بدلے مجھے اپنی اس جگہ سے باہر نکال دیا کیونکہ اب میں جہاں گیا ہوں بیس دینار دیتے ہیں کہ میں دوسری جگہ چلا جاؤں اور میں ان کو قبول ہی نہیں کرتا ہوں۔ امیر ہنسا اور بولا ہرگز نہ لینا یہاں تک کہ وہ پچاس دینار دینے پر رضامند ہو جائیں گے۔

شعر:۔ به تیشه کس نخراشد زروئے خارا گل چنانکه بانگِ درشتِ تو میخراشد دل

ترجمہ:۔ کوئی شخص پھاوڑہ سے سخت پتھر جیسے مٹی کو نہیں چھیلتا۔ جیسا کہ تیری سخت آواز دل کو چھیلتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ در مسجد مسجد میں۔ بعض نسخوں میں مسجد سنجار یہ ہے۔ اور ابراہیمی میں سنجار قلعہ سنجر شاہ کا نام ہے جو موصل کے قریب ہے یہی سلطان سنجر کا مولد ہے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم) بطوع طاء کے فتحہ کے ساتھ۔ معنی ہیں خوشی خوشی۔ بانگ اذان۔ مستمعان سننے والے۔ صاحب مسجد مسجد والا۔ یعنی متولی مسجد۔ عادل انصاف کرنے والا۔ مؤذنان قدیمی پرانے مؤذن ہیں۔ مرتب وہ تنخواہ جو ماہ پر متعین ہو۔ اتفاق کردند بات طے ہو گئی۔ گذرے ایک راستہ۔ بقعہ ٹکڑا جگہ۔ زنہار نستانی ہرگز مت لینا۔ پنجاه دینار پچاس دینار۔ راضی گردند راضی ہو جائیں گے۔ تیشہ زمین کھودنے کا کدال۔ پھاوڑہ۔ خارا خاص قسم کا پتھر۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ پتھر کے ذریعہ اگر مٹی کھرچی جائے تو اس کے دل کو خراش کرنے والی آواز نکلتی ہے۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر کسی کے عیب کو اس پر ظاہر کرنا ہو تو سلیقہ سے کام لینا چاہئے۔ اس کے دل کو تکلیف نہ دینی چاہئے۔

حکایت (۱۴):۔ ناخوش آوازے ببانگِ بلند قرآن خواندے صاحبدلے روزے برو بگذشت وگفت ترا مشاہرہ چندست گفت ہیچ گفت پس ایں زحمت بخود چرا میدہی گفت از بہر خدا میخوانم گفت از بہر خدا دیگر مخواں۔

ترجمہ:۔ ایک بھدّی آواز والا بلند آواز سے قرآن شریف پڑھ رہا تھا ایک خوش مزاج ایک دن اس کی طرف سے گذرا اور کہنے لگا کہ تیری تنخواہ کتنی ہے۔ اس نے کہا کچھ نہیں۔ کہا پھر اپنے آپ کو تو اتنی تکلیف کیوں دیتا ہے؟ کہا میں خدا کے لئے پڑھتا ہوں اس نے کہا کہ خدا کے لئے پھر نہ پڑھنا۔

بیت:۔ گر تو قرآں بدیں نمط خوانی ببری رونق مسلمانی

ترجمہ:۔ اگر تو قرآن اس طریقہ سے پڑھیگا۔ تو اسلام کی رونق کو ختم کردیگا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ ناخوش آوازے وہ شخص جس کی آواز بہت بھدی ہو۔ ببانگ بلند بلند آواز سے۔ قرآن خواند قرآن پڑھ رہا تھا۔ برو بگذشت اس کے پاس سے گذرا۔ مُشاہرہ ماہواری تنخواہ۔ چندست کتنی ہے۔ زحمت تکلیف۔ لفظ زحمت اردو میں بھی مستعمل ہے۔ بہر خدا خدا کے واسطے۔ نمط طریقہ۔ رَوش۔ ببری ختم کردے گا۔ رونق مسلمانی اسلام کی رونق کو۔ مطلب یہ ہے کہ اگر اس طرح قرآن شریف کی تلاوت کروگے تو مسلمانوں کی عزت و آبرو کو خاک آلودہ کردو گے۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ ایسا شخص جسکی آواز اچھی نہ ہو۔ بھدی ہو تو اسکو بلند آواز سے تلاوت نہیں کرنی چاہئے بلکہ ہلکی آواز سے تلاوت کرنی چاہئے تاکہ اسکی آواز سن کر لوگ اس سے متنفر نہ ہو اور قرآن کے سننے سے اعراض نہ کیا جائے۔

تمام شد باب چہارم بتوفیق اللہ وعونہ

ظفر بن مبین عفا اللہ عنہما

خادم التدریس مدرسہ مرادیہ مظفر نگر یوپی

باب پنجم در عشق وجوانی

(پانچواں باب عشق اور جوانی کے بیان میں)

حکایت (۱):۔ حسن میمندی را گفتند سلطان محمود چندیں بندۂ صاحب جمال دارد کہ ہر یکے بدیع جہانے اند چگونہ افتادہ است کہ باہیچ کدام از ایشان میلے و محبتے ندارد چنانکہ باایاز باآنکہ زیادتِ حُسنے ندارد گفت ہرچہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید۔

ترجمہ:۔ حسن میمندی سے لوگوں نے دریافت کیا کہ سلطان محمود اس قدر خوبصورت غلام رکھتے ہیں کہ جن میں سے ہر ایک دنیا کا ایک عجیب تحفہ ہے پھر یہ کیا بات ہے کہ بادشاہ ان میں سے کسی کے ساتھ رغبت اور محبت نہیں رکھتا جتنا کہ ایاز کے ساتھ حالانکہ وہ زیادہ خوبصورت نہیں ہے، حسن میمندی نے کہا کہ جو چیز دل میں اتر جاتی ہے آنکھ میں اچھی معلوم ہوتی ہے۔

قطعہ:۔
کسے بد بدۂ انکار گر نگاہ کند نشانِ صورتِ یوسف دہد بناخوبی
وگر بچشم ارادت نگہ کند در دیو فرشتہ اش بنماید بچشم محبوبی

ترجمہ:۔(۱) اگر کوئی مخالف کی نگاہ سے دیکھے گا۔ تو یوسف علیہ السلام کی صورت بھی خراب بتائے گا۔
(۲) اور اگر عقیدت کی نظر سے شیطان کو دیکھے گا۔ تو نگاہِ محبوبی میں وہ اس کو فرشتہ دکھائی دے گا۔

مثنوی:۔ ہر کہ سلطاں مرید او باشد گر ہمہ بد کند نکو باشد
وانکہ را پادشہ بیندازد کسش از خیل خانہ ننوازد

ترجمہ:۔(۱) وہ شخص جس کا بادشاہ ارادت مند ہو۔ اگر وہ تمام بُرے کام کرے تو اچھے شمار کئے جائیں گے۔
(۲) اور جس شخص کو بادشاہ نگاہ سے گرادے۔ تو کوئی اس پر خاندان والوں میں سے بھی نوازش نہ کرے گا۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ باب ع جمع ابواب، ویبان۔ معنیٰ دروازہ۔ لیکن یہاں مجازاً حصہ کتاب مُراد ہے۔ پنجم یہ عدد رتبی ہے۔ اسکے معنیٰ ہیں پانچواں۔ (عدد رتبی اس عدد کو کہتے ہیں جو مرتبہ کو بیان کرنے کیلئے آتا ہے۔) باب پنجم مرکب توصیفی ہے۔ پانچواں باب۔ عشق ع بہت محبت کرنا۔ محمود بادشاہ کا نام ہے۔ چنیں اتنے۔ صاحب جمال خوبصورت۔ حسن والے۔ دارد داشتن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ رکھتا ہے۔ بدیع ع انوکھا۔ نادر۔ عجیب۔ ایاز سلطان محمود کے غلام کا نام ہے۔ میلے میلان۔ رغبت۔ حُسنے اس میں ی تنکیر کے لئے ہے۔ کوئی حسن۔ نکو اچھی۔ انکار باب افعال کا مصدر ہے۔ معنیٰ ہیں، اعتقاد نہ ہونا۔ ارادت عقیدت۔ دیو شیطان۔ یہاں بدصورت کو دیو سے تشبیہ دی گئی ہے۔ نشان دہد بیان کردے۔ ناخوبی خوبی نہ ہو یعنی بُرائی۔ اس حکایت سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ (۱) عشق کے لئے حسن و جمال کا ہونا ضروری نہیں۔ (۲) جس کو بادشاہ پسند کرے اس کے سارے عیب ہنر بن جاتے ہیں۔ (۳) اگر کوئی شخص کسی کو بُری نظر سے دیکھے اور اس سے بغض وحسد رکھے تو اس کی ساری خوبیاں اس کو بُری ہی نظر آتی ہیں۔

حکایت (۲):۔ گویند خواجہ را بندہ نادر الحسن بود بادے بسبیل مودّت و دیانت نظرے داشت باکیے از دوستاں گفت دریغ این بندۂ من با حسن و شمائلے کہ دارد اگر زباں دراز و بے ادب نبودے چہ خوش بودے گفت اے برادر چوں اقرارِ دوستی کردی توقعِ خدمت مدار کہ چوں عاشقی و معشوقی درمیاں آمد مالکی و مملوکی برخاست۔

ترجمہ:۔ لوگ کہتے ہیں کہ ایک سردار کے پاس ایک عجیب حسین غلام تھا۔ اس پر دوستی اور پرہیزگاری کے طریقے سے نظر رکھتا تھا۔ اس نے اپنے دوستوں میں سے ایک دوست سے کہا۔ افسوس ہے کہ یہ میرا غلام اسقدر حسن اور خصلتیں جو یہ رکھتا ہے اگر زبان دراز اور بے ادب نہ ہوتا تو کیا اچھی بات ہوتی۔ وہ کہنے لگا کہ بھائی صاحب جب آپ نے دوستی کا اقرار کرلیا تو خدمت کی امید نہ رکھئے۔ کیونکہ جب عاشقی و معشوقی درمیان میں آگئی تو مالکی اور غلامی کی بات اٹھ گئی۔

قطعہ:۔ خواجہ با بندۂ پری رخسار چوں در آید ببازی و خندہ
چہ عجب کو چو خواجہ حکم کند ویں کشد بارِ ناز چوں بندہ

ترجمہ:۔ مالک خوبصورت غلام کے ساتھ۔ جب کھیل کود اور ہنسی مذاق کرنے لگا۔
(۲) تو کیا تعجب ہے کہ وہ غلام مالک کی طرح حکم کرنے لگے۔ اور یہ ناز کا بوجھ غلام کی طرح اٹھائے۔

بیت:۔ غلام آبکش باید و خشت زن بود بندۂ نازنیں مشت زن

ترجمہ:۔ غلام پانی کھینچنے والا اور اینٹیں بنانے والا ہونا چاہئے۔ کیونکہ نازنین غلام گھونسے مارنے والا ہوتا ہے۔
حل الفاظ و مطلب:۔ نادرا لحسن نادر حسن والا۔ اس جیسا حُسن کم یاب ہو۔ سبیل راستہ۔ جمع سُبُل۔ مودت محبت۔ دیانت ایمانداری۔ مراد پرہیزگاری ہے۔ شمائل عادتیں۔ خصلتیں۔ بودے ماضی تمنائی ہے۔ ہوتے۔ اقرار دوستی مرکب اضافی ہے، دوستی کا اقرار۔ توقع کاف کی تشدید اور ضمہ کے ساتھ۔ امید۔ آب کش پانی کھینچنے والا۔ بارِ ناز مرکب اضافی ہے، ناز کا بوجھ۔ خشت زن اینٹ بنانے والا۔ نازنین معشوق۔ غلام آب کش و خشت زن سے مراد محنتی غلام ہے۔
خلاصہ:۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ عشق و محبت ہو جانے کے بعد غلاموں اور شاگردوں سے بھی خدمت کی امید نہ رکھنی چاہئے۔ اس لئے کہ جب محبت پیدا ہو جائے گی تو خدمت گذاروں کے قلب و جگر سے ہیبت و دبدبہ ختم ہو جائے گا۔ اور بے تکلفی و گستاخی درمیان میں پیدا ہو جائے گی۔ لہٰذا اگر آقا اور استاد اپنے غلاموں اور شاگردوں کو کنٹرول میں رکھنا چاہے تو ضروری ہے کہ غلاموں اور شاگردوں کے ساتھ بے تکلفانہ گفتگو نہ کرے۔

حکایت (۳):۔ پارسائے را دیدم بہ محبتِ شخصے گرفتار نہ طاقت صبر نہ یارائے گفتار چندانکہ ملامت دیدے و غرامت کشیدے ترکِ تصابی نکردے گفتے۔

ترجمہ:۔ میں نے ایک پرہیزگار کو دیکھا کہ ایک شخص کی محبت میں گرفتار تھا نہ صبر کی طاقت تھی نہ بات کرنے کی۔ وہ جس قدر ملامت سنتا اور سختیوں کو برداشت کرتا۔ لیکن عشق بازی ترک نہ کرتا اور کہتا۔

قطعہ:۔ کوتہ نکنم ز دامنت دست ور خود بزنی بہ تیغ تیزم
بعد از تو ملاذ و ملجائے نیست ہم در تو گریزم ار گریزم

ترجمہ:۔ (۱) میں تیرے دامن سے ہاتھ کوتاہ نہ کروں گا۔ اگرچہ تو مجھے تیز تلوار سے مار ڈالے۔
(۲) تجھے چھوڑ کر میرے لئے کوئی پناہ کی جگہ نہیں ہے۔ میں اگر بھاگوں گا تو تیری ہی طرف بھاگوں گا۔

بارے ملامتش کردم و گفتم عقل نفیست را چہ شد کہ نفس خسیست غالب آمد زمانے بفکرت فرو رفت و گفت۔

ترجمہ:۔ ایک مرتبہ میں نے اس کی ملامت کی اور میں نے کہا تیری پاکیزہ عقل کو کیا ہو گیا۔ کہ تیرا کمینہ نفس غالب آ گیا۔ تھوڑی دیر سوچتا رہا اور بولا۔

قطعہ:۔ ہر کجا سلطانِ عشق آمد نماند | قوتِ بازوئے تقویٰ را محل
پاک دامن چوں زید بیچارۂ | اوفتادہ تا گریباں در وحل

ترجمہ:۔ (۱) جس جگہ عشق کا بادشاہ آ گیا۔ تو قوت بازو اور پرہیزگاری کی جگہ نہیں رہتی۔
(۲) پاکدامن کیونکر رہ سکتا ہے۔ جو بیچارہ گریبان تک دلدل میں پھنسا ہوا ہو۔

حل الفاظ و مطلب:۔ رائے گفتار گفتگو کرنے کی قدرت۔ غرامت مصیبت، تکلیف۔ تصابی عشق بازی تلفم نہ کروں گا۔ بزنی تو مارے۔ عقل نفیس مرکب توصیفی ہے، عمدہ عقل۔ بہترین عقل۔ نفس خسیس یہ بھی مرکب توصیفی ہے۔ برا نفس۔ ذلیل نفس۔ زید جینا، زندگی پانا۔ وحل دلدل۔ کیچڑ۔

خلاصہ حکایت:۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ جو آدمی کسی کی محبت میں مبتلا ہو جائے تو پھر اس کو کسی کی نصیحت اثر نہیں کرتی۔ ایسے آدمی کو نصیحت کرنا ہی بے کار ہے۔

حکایت (۴):۔ یکے را دل از دست رفتہ بود و ترکِ جاں گفتہ مطمح نظرش جائے خطرناک و مظنۂ ہلاک نہ لقمۂ متصور شدے کہ بکام آید یا مرغے کہ بدام افتد۔

ترجمہ:۔ ایک شخص کا دل ہاتھ سے چلا گیا تھا اور جان جان جانے کے متعلق کہہ چکا تھا، اور جس جگہ پر اسکی نظر پہونچی تھی۔ وہ بڑی خطرناک اور مہلک جگہ تھی نہ ایسا لقمہ تھا کہ حلق تک پہونچ جائے گا۔ نہ ایسا پرندہ جو جال میں پھنس جائے

بیت:۔ چو در چشم شاہد نیاید زرت | زر و خاک یکساں نماید برت

ترجمہ:۔ جب معشوق کی نگاہ میں تیرا روپیہ نہ آئے۔ تو روپیہ اور خاک تیرے نزدیک یکساں ہوں گے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ رفتہ بود ماضی بعید کا صیغہ ہے۔ چلا گیا تھا۔ ترکِ جان گفتہ اس نے جان دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔ مطمح نظر مقصد۔ جائے خطرناک یعنی وہ جگہ ایسی خطرناک تھی کہ وہاں اس کی جان جانے کا خوف تھا۔ نہ لقمہ یعنی معشوق منہ کا لقمہ نہیں تھا۔ کہ حلق کے نیچے اتر جاتا۔ دام جال۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ عشق مجازی میں جب عاشق کامل ہوتا ہے۔ تو محبوب کی یاد میں فنا ہو جاتا ہے۔ اور مقصود اور مطلوب کے حصول کی فکر میں رہتا ہے۔ اسی طرح عاشقان الہی کو سمجھنا چاہئے کہ وہ بھی محبوب و معشوق کی یاد میں مست ہو جاتے ہیں۔ اور دنیا و مافیہا سے غافل ہو جاتے ہیں۔ چو در چشم شاہد جب معشوق کی نظر میں۔ زرت تیرا سونا۔ تیرا روپیہ۔ برت تیرے نزدیک۔ مطلب یہ ہے کہ اگر معشوق کی نظر میں تیرے روپے پیسے کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے تو پھر سونا اور مٹی تیرے لئے دونوں برابر ہیں۔ سونے کو مٹی پر کوئی فضیلت نہیں ہے اس لئے کہ سونا حصول مطلوب کا ذریعہ ہے خود مطلوب و مقصود نہیں ہے۔

بارے نصیحتش گفتند ازیں خیالِ محال تجنّب کن خلقے ہم بدیں ہوس کہ تو داری اسیر اند و پائے دل در زنجیر بنالید و گفت۔

ترجمہ:۔ ایک مرتبہ یاروں نے اس کو نصیحت کی کہ اس ناممکن خیال سے پرہیز کر ایک مخلوق اس حرص کی وجہ سے جو تو رکھتا ہے قیدی ہے اور ان کے دل کا پاؤں زنجیر میں جکڑا ہوا ہے وہ عاشق رو دیا اور کہا۔

قطعہ:۔ دوستاں گو نصیحتم مکنید کہ مرا دیدہ بر ارادتِ اوست
جنگ جویاں بزورِ پنجہ و کتف دشمناں را کشند و خوباں دوست

ترجمہ:۔(۱) دوستوں سے کہدو کہ مجھے نصیحت نہ کریں۔ اس لئے کہ میری نظر صرف اس کی خواہش پر ہے۔
(۲) لڑنے والے لوگ پنجہ اور بازو کے زور سے۔ دشمنوں کو مارتے ہیں اور خوبصورت لوگ دوستوں کو۔

شرطِ مودت بناشد باندیشۂ جان دل از مہر جاناں بر گرفتن۔

ترجمہ:۔ محبت کی شرط یہ نہیں ہے کہ جان کے اندیشے کی وجہ سے معشوق کی محبت سے دل اٹھالیں۔

حلِّ الفاظ و مطلب:۔ محال میم کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ ناممکن۔ تجنب پرہیز کرنا۔ ہوس ہاء کے فتحہ اور واؤ کے کسرہ کے ساتھ لالچ۔ اسیر اند مقید ہیں۔ بنالید واحد غائب کا صیغہ ہے۔ رویا۔ مرا دیدہ میری آنکھ۔ کتف ہاتھ کا بازو، مونڈھا۔ وخوباں دوست اس جملہ کا عطف دشمناں را پر ہے۔ پوری عبارت اس طرح ہے خوباں دوست را کشند مودّت دوستی، محبت۔ اندیشہ جان مرکب اضافی ہے۔ جان کا اندیشہ۔ مہر محبت۔

مطلب یہ ہے کہ عاشق معشوق کی وجہ سے ہزاروں مصیبتیں اور تکلیفیں برداشت کرتا ہے اور اگر جان کے خطرہ کی وجہ سے عاشق معشوق سے کنارہ کش ہو جائے تو یہ محبت نہیں ہے بلکہ شرط محبت یہ ہے کہ چاہے جان چلی جائے لیکن معشوق کے وصل کی فکر میں رہے۔

ابیات:۔ تو کہ در بندِ خویشتن باشی عشق بازی دروغ زن باشی
گر نشاید بدوست رہ بردن شرطِ عشق ست در طلب مردن

ترجمہ:۔(۱) اگر تو اپنی فکر میں رہے گا۔ تو تیرا عشق بازی کا دعویٰ جھوٹ ہوگا۔
(۲) اگر دوست کے راستہ تک پہونچنا ممکن نہ ہو۔ تو عشق کی شرط ہے دوست کی تلاش میں مر جانا۔

فرد ۔ گر دست رسد کہ آستینش گیرم ورنہ بروم بر آستانش میرم

ترجمہ:۔ اگر ہاتھ پہونچے تو میں اس کی آستین پکڑوں۔ ورنہ جاؤں اور اس کے دروازہ پر مر جاؤں۔

متعلقانش را کہ نظر در کارِ او بود و شفقت بروزگارِ او پندش دادند و بندش نہادند۔

ترجمہ:۔ اس کے رشتہ دار جو اس کے کاموں کو دیکھ رہے تھے اور اس کے حال پر مہربانی کرتے تھے۔ انہوں نے

اس کو نصیحت کی اور اس کو قید کر دیا۔

شعر۔ دردا کہ طبیب صبر میفرماید ویں نفس حریص را شکر میباید

ترجمہ۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ حکیم تو پرہیز بتاتا ہے۔ اور اس حریص نفس کو شکر کی خواہش ہے۔

بیت۔ آں شنیدی کہ شاہدے بہ نہفت بادل از دست دادہ میگفت

تا ترا قدرِ خویشتن باشد پیش چشمت چہ قدر من باشد

ترجمہ:۔ (۱) تو نے وہ بات سنی ہے کہ ایک معشوق تنہائی میں ایک عاشق سے کہہ رہا تھا۔

(۲) جب تک تجھے اپنی قدر ہوگی۔ تو تیری نظر کے سامنے میری کیا قدر ہوگی۔

حل الفاظ و مطلب :۔ عشق باز عشق کرنے والے۔ بدوست رہ بردن دوست کے قریب تک پہونچنا۔ شرط عشق مرکب اضافی ہے۔ عشق کی شرط۔ یعنی دوستی اس کا نام نہیں ہے کہ صرف اپنی فکر ہو بلکہ دوستی یہ ہے کہ اگر معشوق تک پہونچنا ممکن نہ ہو تو اس کی طلب و جستجو میں اپنے آپ کو کھو دے۔ گر دست رسد اگر ہاتھ پہونچے۔ گیرم میں پکڑ لیتا۔ بروم میں جاتا۔ متعلقانش اس کے متعلقین۔ شفقت مہربانی۔ پندش دادند اس کو نصیحت کی۔ طبیب ڈاکٹر، حکیم، معالج۔ جمع اطباء۔ صبر روکنا۔ نفس حریص مرکب توصیفی ہے۔ لالچی نفس۔ شنیدی تو نے سنا ہے۔ شاہد جمع گواہ۔ یہاں معشوق کے معنی میں ہے۔ دردا ہائے درد ہائے افسوس، اخیر میں الف کثرت کے لئے ہے۔ نہفت پوشیدہ رکھا۔ چھپایا۔ تا ترا تاکہ تجھ کو۔ قدر من میری عزت۔ مطلب یہ ہے کہ ایک معشوق اپنے عاشق سے کہہ رہا ہے کہ تجھے میں اپنا عاشق اسی وقت خیال کروں گا جبکہ تو میری یاد میں اپنے آپ کو کھو دے۔ اس لئے کہ جب تک تجھے اپنی ہی فکر ہوگی تو میری عزت تیری نظر میں کیا ہو سکتی ہے۔

آوردہ اند کہ مر آں پادشاہزادہ را کہ مطمح نظر او بود خبر کردند کہ جوانے برسر ایں میدان مداومت می نماید خوش طبع شیریں زبان سخنہائے لطیف میگوید و نکتہائے بدیع ازو میشنوند چنیں معلوم می شود کہ شورے در سر دارد و سوزے در جگر و شیدا صفت می نماید پسر دانست کہ دل آویختۂ اوست و ایں گرد بلا انگیختۂ او مرکب بجانب او راند چوں دید کہ شاہزادہ بنزدیکِ او عزم آمدن دارد بگریست و گفت۔

ترجمہ:۔ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ خاص اسی شہزادے کو جس پر اس کی نظر تھی خبر کی کہ ایک جوان اس میدان میں ہمیشہ رہتا ہے۔ وہ خوش طبع اور شیریں زبان ہے پاکیزہ اور لطیف باتیں کہتا ہے۔ اور لوگ اس سے اچھے اچھے نکتے سنتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ سر میں عشق اور جگر میں سوزش بھی رکھتا ہے۔ اور عاشق جیسا معلوم ہوتا ہے۔ شہزادہ سمجھ گیا کہ وہ میرا عاشق ہے اور یہ مصیبت کی گرد اسی کی اٹھائی ہوئی ہے۔ گھوڑا اس عاشق کی طرف

دوڑایا جب دیکھا کہ شاہزادہ اس کے پاس آنے کا ارادہ رکھتا ہے تو رو رو کر یہ شعر پڑھنے لگا۔

بیت :۔ آنکس کہ مرا بکشت و باز آمد پیش مانا کہ دلش بسوخت بر کشتۂ خویش

ترجمہ :۔ جس شخص نے کہ مجھے مارا اور پھر میرے سامنے آیا۔ شاید کہ اس نے دل کو اپنے مقتول پر رحم آیا۔

چندانکہ ملاطفت کرد و پرسید کہ چونی و از کجائی و چہ نام داری و چہ صنعت دانی جوان در قعر بحر مودت چناں غریق ماندہ کہ مجال نفس نداشت۔

ترجمہ :۔ شاہزادہ نے بہت نرمی کی۔ اور پوچھا کہ تو کیسا ہے کہاں سے آیا ہے۔ اور تیرا نام کیا ہے۔ اور تو کیا کام جانتا ہے۔ جوان محبت کے دریا کی گہرائی میں اتنا ڈوبا ہوا تھا کہ سانس لینے کی بھی طاقت نہ رکھتا تھا۔

حل الفاظ و مطلب :۔ مراں خاص کر۔ رخ نظر منظور شدہ۔ مداومت ہمیشہ رہنا۔ ہیشگی۔ خبر کردند خبر کی۔ خوش طبع خوش مزاج۔ شیریں زباں اچھی اچھی باتیں کرنے والا۔ لطیف پاکیزہ۔ بدیع عجیب۔ انوکھا۔ چنیں معلوم می شود ایسا معلوم ہوتا ہے۔ شور جنون عشق۔ سوز تکلیف، درد، جگر، دل۔ مرکب سواری۔ عزم پختہ ارادہ۔ مانا اصل میں مہمانا تھا در حقیقت۔ آنکس جو شخص۔ مرا مجھ کو۔ ملاطفت مہربانی۔ پرسید اس نے پوچھا۔ چونی حرف استفہام ہے تو کیسا ہے۔ وچہ نام داری اور تیرا نام کیا ہے۔ صنعت پیشہ، ہنر، قعر گہرائی۔ مودت محبت، دوستی۔ غریق ماندہ عشق میں ڈوبا ہوا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ وہ محبوب کی یاد میں اس طرح مستغرق تھا کہ بولنے اور کلام کرنے کی بھی اسے طاقت نہیں تھی۔

بیت :۔ اگر خود ہفت سبع از بر بخوانی چو آشفتی الف، با، تا، ندانی

ترجمہ :۔ اگر تو قرآن کی ساتوں منزلیں حفظ پڑھ لے۔ جب تو عاشق ہو گیا تو الف باء تا بھی یاد نہیں رہے گی۔

گفتا سخنے با من چرا نگوئی کہ ہم از حلقۂ درویشانم بلکہ حلقہ بگوش ایشانم آنگہ بقوتِ استیناسِ محبوب از میانِ تلاطم امواج محبت سر بر آورد و گفت۔

ترجمہ :۔ شاہزادہ نے کہا تو مجھ سے باتیں کیوں نہیں کرتا ہے۔ کہ میں خود فقیر کی جماعت کا آدمی ہوں بلکہ ان کا غلام ہوں۔ اس وقت محبوب کے مانوس کرنے کی قوت سے محبت کی موجوں کے تلاطم سے سر اٹھایا اور کہنے لگا۔

شعر :۔ عجب ست با وجودت کہ وجودِ من بماند تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند

ترجمہ :۔ تعجب ہے کہ تیرے ہوتے ہوئے میرا وجود باقی ہے۔ تو کلام کرنے لگے اور مجھ کو بھی گفتگو کی طاقت رہے۔

ایں بگفت و نعرہ بزد و جان بحق تسلیم کرد۔

ترجمہ :۔ یہ کہا اور نعرہ مارا اور جان حق تعالیٰ کو سونپ دی۔

بیت:۔ عجب از کشتہ نباشد بدرِ خیمۂ دوست عجب از زندہ کہ چوں جاں بدر آورد سلیم

ترجمہ:۔ جس نے دوست کے دروازے پر جان دیدی اس پر تعجب نہیں۔ تعجب تو اس پر ہے جو دوست کے دروازے سے زندہ لوٹ آئے کہ کس طرح زندہ جان سلامت لے کر واپس آگیا۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ ہفت سبع یعنی قرآن کریم کی سات منزلیں جس کا مجموعہ فمی بشوق ہے اور یہ تمام قرآن کریم کی منزلیں ہیں جس کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے دن سورہ فاتحہ سے سورۂ مائدہ تک۔ دوسرے روز سورہ مائدہ سے سورہ یونس تک۔ تیسرے روز سورہ یونس سے سورۂ بنی اسرائیل تک۔ چوتھے روز سورۂ بنی اسرائیل سے سورۂ شعراء تک۔ پانچویں روز سورۂ شعراء سے سورۂ صافات تک۔ چھٹے روز سورۂ صافات سے سورۂ قٓ تک۔ ساتویں روز سورۂ قٓ سے آخر تک۔ اسی طریقہ سے تلاوت کلام اللہ کی جاتی تھی۔ اور سات دن میں ختم کرتے تھے۔ اور طریقوں سے بھی تلاوت قرآن اور ختم قرآن سات روز میں کیا جاتا تھا۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ ہفت۔ سبع کی طرف مضاف ہے اور ہفت سے ہفت قرأت مراد ہے۔ جو سات قاریوں کی طرف منسوب ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ قرآن کی ساتوں منزلیں تو از بر یاد کرلے لیکن اگر تو عشق کی میدان میں آجائے تو الف با بھی بھول جائیگا۔ یعنی کچھ یاد نہیں رہیگی۔ گفتا اس نے کہا۔ چرا نگوی تو بات کیوں نہیں کرتا۔ حلقۂ بگوش غلام۔ استیناس مانوس کرنا۔ تلاطم موجیں مارنا۔ یہاں محبت کو دریا سے تشبیہ دی ہے اور اس کی موجوں کے تھپیڑوں کو تلاطم امواج کہا ہے۔ عجب است تعجب ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ تیرے وجود کے ہوتے ہوئے میرا علاحدہ سے وجود باقی ہے۔ تو بات کرنا شروع کرے اور اس کے باوجود میرے اندر بولنے کی طاقت باقی رہے۔ اس نے یہ بات کہی اور ایک چیخ ماری اور دار فانی کو چھوڑ کر دار بقا کی طرف رحلت فرمائی۔

حکایت (۵):۔ یکے را از متعلمان کمالِ بہجتے بود و طیب لہجتے معلم از انجا کہ حسِ بشریت ست با حسنِ بشرہ او معاملتے داشت زجر و توبیخے کہ بر کودکانِ دیگر کردے در حقِ وے رواند اشتے وقتے کہ بخلو تش دریافتے گفتے۔

ترجمہ:۔ (ایک استاد کے) شاگردوں میں سے ایک شاگرد بہت خوبصورت اور خوش آواز تھا۔ استاد بوجہ تقاضائے بشریت اس کی خوبصورتی سے ایک قسم کی دل چسپی رکھتا تھا اور وہ سختی ڈانٹ ڈپٹ کہ دوسرے لڑکوں پر کرتا تھا اس کے حق میں جائز نہیں رکھتا تھا۔ اگر اس کو تنہائی میں پاتا تو کہہ دیتا تھا۔

قطعہ:۔ نہ آنچناں بتو مشغولم اے بہشتے روی کہ یادِ خویشتنم در ضمیر می آید
زدیدنت نتوانم کہ دیدہ بربندم گراز مقابلہ بینم کہ تیر می آید

ترجمہ:۔ (۱) اے بہشتی صورت میں تیرے ساتھ ایسا مشغول نہیں ہوں۔ کہ اپنی یاد کبھی میرے دل میں آتی ہو۔ (۲) مجھ سے یہ ممکن نہیں کہ تیرے دیکھتے دیکھتے آنکھ بند کرلوں۔ اگرچہ میں یہ دیکھ لوں کہ سامنے سے تیر آرہا ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ متعلمان متعلم کی جمع ہے۔ طالب علم۔ شاگرد۔ علم حاصل کرنے والے۔ بہجت خوبصورتی۔ معلم پڑھانے والا۔ استاد۔ حِس احساس کرنا۔ احسن عمدہ۔ بشرہ کھال۔ مراد یہاں چہرہ ہے۔ زجر ڈانٹنا۔ توبیخ سرزنش کرنا۔ بتو تجھ سے۔ تیرے ساتھ۔ بہشتے روی بہشتی چہرہ۔ ضمیر دل۔ مقابلہ سامنے۔
اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جب عشق مجازی میں معشوق کا ہر عیب ہنر معلوم ہوتا ہے تو عشق حقیقی رکھنے والوں کو بھی حق سبحانہ وتعالیٰ کا ہر فعل پسندیدہ نظر آئے گا۔ اور وہ اس پر راضی رہیں گے۔

بارے پسرش گفت چندانکہ در آدابِ درسِ من نظر میفرمائی در آدابِ نفسم ہمچنیں تأمل می فرمائی تا اگر در اخلاق من ناپسندے بینی کہ مرا آں پسندیدہ ہمی نماید برانم اطلاع فرمائی تا بہ تبدیلِ آں سعی کنم گفت اے پسر ایں سخن از دیگرے پرس کہ آں نظر کہ مرا باتست جز ہنر نمی بینم۔

ترجمہ :۔ ایک مرتبہ اس لڑکے نے استاد سے کہا کہ جس قدر کہ آپ میرے پڑھانے کے آداب میں نظر رکھتے ہیں میرے اخلاق کے درست کرنے میں بھی اسی طرح توجہ فرمایئے۔ اگر میری عادتوں میں آپ ناپسندیدہ بات دیکھیں کہ خاص طور پر وہ عادت مجھے اچھی معلوم ہوتی ہو۔ آپ مجھ کو اس پر اطلاع فرمادیجئے تاکہ اس کے بدلنے کی میں کوشش کروں۔ استاد نے فرمایا کہ اے بیٹا یہ بات کسی اور آدمی سے دریافت کرلو اس لئے کہ میری جو نظر محبت تیرے ساتھ ہے اس کی وجہ سے میں ہنر کے سوا کچھ نہیں دیکھتا ہوں۔

قطعہ :۔ چشمِ بداندیش کہ برکندہ باد   عیب نماید ہنرش در نظر
ور ہنرے داری و ہفتاد عیب   دوست نہ بیند بجز آں یک ہنر

ترجمہ :۔ (۱) خدا کرے کہ دشمن کی آنکھیں نکال لی جائیں۔ اس لئے کہ اس کی نظر میں ہنر بھی عیب معلوم ہوتے ہیں۔
(۲) اگر تیرے اندر ایک ہنر ہے اور ستر عیب ہیں۔ تو دوست ایک ہنر کے سوا کچھ نہیں دیکھے گا۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ آداب درس مرکب اضافی ہے۔ آداب مضاف اور درس مضاف الیہ ہے۔ پڑھانے کے طریقے۔ تأمل میم کی تشدید اور ضمہ کے ساتھ۔ غور کرنا۔ اخلاق عادات، اطلاع، خبر دینا۔ بداندیش دشمن، مخالف۔ برکندہ باد اللہ کرے کہ وہ ٹوٹ پھوٹ کر خراب ہو جائے۔ یہ جملہ درمیان میں معترضہ ہے جس میں دشمن کی آنکھ کے لئے بددعاء مقصود ہے۔ ہنرے میں ی تنکیر کے لئے ہے۔ کوئی ہنر۔ مطلب یہ ہے کہ عاشق کے سامنے معشوق کی برائی بھی ہنر ہی معلوم ہوتی ہے۔

حکایت (۶) :۔ شبے یاد دارم کہ یارِ عزیزم از در در آمد چناں بے خود از جای

بر جستم کہ چراغم بہ آستیں کشتہ شد۔

ترجمہ:۔ مجھے ایک رات کی بات یاد ہے کہ میرا پیارا دوست دروازے سے آیا میں ایسا دیوانہ ہو کر اپنی جگہ سے اٹھا کہ چراغ میری آستین سے بجھ گیا۔

شعر:۔
سَرىٰ طَيفُ مَن يَجلُو بِطَلعَتِهِ الدُّجىٰ
فَقُلتُ لَـهٗ اهـلاً وَسـهلاً وَمَـرحَبـا

ترجمہ:۔ رات کو اس شخص کا خیال آیا جو اپنی پیاری صورت سے تاریکی کو روشن کر دیتا ہے تو میں نے اس سے اہلاً وسہلاً مرحبا کہا۔

بشست و عتاب آغاز کرد کہ در حال کہ مرا بدیدی چراغ بکشتی بچہ معنیٰ گفتم بدو معنیٰ یکے آنکہ گمان بردم کہ آفتاب بر آمد و دیگر آنکہ ایں بیتم بخاطر گذشت۔

ترجمہ:۔ وہ بیٹھ گیا اور غصہ شروع کیا کہ جیسے ہی تو نے مجھے دیکھا چراغ بجھا دیا ایسا کیوں کیا؟ میں نے کہا دو وجہ سے ایک تو یہ ہے کہ میں نے خیال کیا کہ دن نکل آیا۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ شعر میرے خیال میں آیا۔

قطعہ:۔
چوں گرانے بہ پیش شمع آید — خیزش اندر میانِ جمع بکش
ور شکر خندہ ایست شیریں لب — آستینش بگیر و شمع بکش

ترجمہ:۔ (۱) جب کوئی بد صورت شمع کے سامنے آئے۔ تو اٹھ اور اس کو محفل میں مار ڈال۔

(۲) اور اگر کوئی ہنس مکھ اور شیریں لب آ جائے۔ تو اس کی آستین پکڑ اور شمع بجھا دے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ در آمد داخل ہوا۔ آیا۔ کشتہ شد مر گیا۔ یہاں بجھ جانے کے معنیٰ میں ہے۔ یعنی چراغ بجھ گیا۔ سریٰ رات کو آیا۔ طیف خیال۔ یجلو روشن کر دیتا ہے۔ طلعت صورت۔ دُجیٰ تاریکی۔ اہلاً وسہلاً مرحبا سب مبارکبادی کے کلمات ہیں۔ عتاب آغاز ناراضگی شروع کر دی۔ بچہ معنیٰ کس وجہ سے۔ آفتاب بر آمد سورج طلوع ہو گیا۔ گران بوجھ۔ یعنی جس آدمی کو دیکھ کر طبیعت میں گرانی ہو۔ شمع بکش چراغ بجھا دے تاکہ اندھیرے میں لپٹنے چمٹنے کا موقع خوب مل جائے۔ اور بوس و کنار رکھا جائے۔

اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ کسی عاشق کو معشوق کی ملاقات کے موقعہ پر قابو سے باہر نہ ہونا چاہیے۔ لیکن اگر بے صبری میں کوئی غلط حرکت ہو جائے تو اس کی بہتر تاویل کر لینی چاہیے۔ ورنہ ایک دوسرے سے نفرت اور دوری پیدا ہو جاتی ہے۔

حکایت (۷):۔ یکے دوستے را کہ زمانہا ندیدہ بود گفت کجائی کہ مشتاق بودم گفت مشتاقی بہ کہ ملولی۔

ترجمہ:۔ ایک شخص نے ایک ایسے دوست سے جسے عرصہ دراز سے نہیں دیکھا تھا۔ کہا کہ تو کہاں ہے؟ میں (عرصہ سے) مشتاق تھا اس نے کہا مشتاق رہنا (سیر ہو کر) اکتانے سے اچھا ہے۔

مثنوی:۔ دیر آمدی اے نگارِ سرمست زودت ندہیم دامن از دست
معشوقہ کہ دیر دیر بیند آخر بہ ازانکہ سیر بیند

ترجمہ:۔ (۱) اے سرمست معشوق تو دیر میں آیا ہے۔ میں تیرا دامن جلد ہاتھ سے نہ چھوڑوں گا۔
(۲) بس معشوق کو کبھی کبھی دیکھنے کو (موقع) مل جاتا ہو۔ (آخر) اس سے بہتر ہے کہ جی بھر کر دیکھیں۔

لطیفہ:۔ شاہدے کہ با رفیقاں آید بجفا کردن آمدہ است بحکم آنکہ از غیرت و مضادّت خالی نباشد۔

ترجمہ:۔ معشوق اگر اپنے دوستوں کے ساتھ آئے تو ظلم کرنے کے لئے آیا ہے اس واسطے کہ (اس کا یہ آنا) غیرت اور مخالفت سے (عاشق کے لئے) خالی نہ ہوگا۔

بیت:۔ إذا جِئتَنی فِی رُفقَةٍ لِتَزُورَنِی وَإن جِئتَ فِی صُلحٍ فَأنتَ مُحَارِبٌ

ترجمہ:۔ جب کہ تو دوستوں کے ساتھ مجھ سے ملنے آیا ہے۔ اگرچہ تو صلح کے لئے آیا ہے (مگر) تو دشمن ہے۔

قطعہ:۔ بیک نفس کہ در آمیخت یار با اغیار بسے نماند کہ غیرت وجودِ من بکشد
بخندہ گفت کہ من شمع جمعم اے سعدی مرا ازاں چہ کہ پروانہ خویشتن بکشد

ترجمہ:۔ (۱) اگر ایک لحظہ کے لئے بھی محبوب غیروں کے ساتھ ملا۔ زیادہ دن نہیں گذریں گے کہ غیرت میرے وجود کو ختم کردے گی۔
(۲) اس نے ہنس کر کہا کہ میں اے سعدی محفل کی شمع ہوں۔ مجھے اس کی کیا پرواہ کہ پروانہ اپنے آپکو ہلاک کردے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ زمانہا ایک عرصہ دراز، لمبا زمانہ۔ ندیدہ بود بحث نفی فعل ماضی بعید ہے۔ نہیں دیکھا تھا۔ کجائی تو کہاں ہے۔ مشتاق خواہشمند۔ آرزومند۔ ملول اکتا جانا۔ مطلب یہ ہے کہ ایک دوست نے اپنے ایک ایسے دوست سے جس سے عرصہ دراز سے ملاقات نہیں ہوئی تھی کہا۔ کہ ارے یار تو اتنے دنوں سے کہاں تھا حالانکہ میں تیرے دیدار کے لئے بے قرار تھا۔ اس نے جواب دیا کہ ملاقات کی آرزو کرنا اکتا جانے یعنی رنج میں مبتلا ہونے سے بہتر ہے۔ اسی طرح ملاقات کے شوق میں رہنا تنگ دل ہونے سے بہتر ہے۔ معشوقہ جس سے عشق کیا جائے۔ دیر آمدی دیر سے آیا ہے۔ نگار محبوب۔ سرمست متوالا۔ زود جلدی۔ سیر چھکنا۔ مطلب یہ ہے کہ جس معشوق کو کبھی کبھی دیکھنے کو مل جاتا ہو تو یہ بہتر ہے اس سے کہ اس کو دل بھر کر دیکھ لیا جائے اور پھر جدائی ہو جائے۔ شاہدے معشوق۔ رفیقاں رفیق کی جمع بمعنی دوست۔ یہاں مراد رقیب ہے۔ جفا ظلم و ستم کرنا۔

مضادت دال کی تشدید کے ساتھ۔ مخالفت کرنا۔ بحکم اس وجہ سے۔ غیرت رشک۔ خالی نباشد خالی نہیں ہوگا۔ اذا جنتنی اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی معشوق چند احباب و دوستوں کے ساتھ اپنے کسی عاشق کو دیکھنے کیلئے آئے۔ تو چاہے صلح و مصالحت ہی کیوں نہ ہو۔ در حقیقت یہ جنگ و لڑائی کرنے کیلئے آیا ہے۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ عاشق کو چاہئے کہ محبوب و معشوق کا زیادہ پیچھا نہ کرے اور نہ زیادہ روک ٹوک کرے اس لئے کہ معشوق شمع محفل کے مشابہ ہے۔ شمع کو اس کی پروا نہیں ہوتی کہ کوئی پروانہ جل جائیگا۔ جلنے کو نہیں دیکھتی بلکہ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کے ارد گرد پروانوں کی بھیڑ ہو۔

حکایت (۸) :۔ یاد دارم کہ در ایام پیشیں من و دوستے چوں دو مغز بادام در پوستے صحبت داشتیم ناگاہ اتفاق غیبت افتاد پس از مدتے کہ باز آمد عتاب آغاز کرد کہ دریں مدت قاصدے نفرستادی گفتم دریغ آمدم کہ دیدۂ قاصد بجمالِ تو روشن گردد و من محروم۔

ترجمہ :۔ مجھے یاد ہے کہ اگلے زمانے میں میں اور ایک دوست ایسے ملے ہوئے رہتے تھے جیسے کہ بادام کی دو گریاں ایک چھلکے میں۔ یکایک جدائی کا اتفاق ہو گیا۔ ایک مدت کے بعد جب لوٹ کر آیا تو اس نے ناراض ہونا شروع کر دیا۔ کہ اس زمانہ میں آپ نے کوئی قاصد بھی نہ بھیجا۔ میں نے کہا مجھے رشک آیا کہ قاصد کی نظر تیرے جمال سے روشن ہو۔ اور میں محروم رہوں۔

قطعہ :۔

یار دیرینہ مرا گو بزباں توبہ مدہ	کہ مرا توبہ بشمشیر نخواہد بودن
رشکم آید کہ کسے سیر نگہ در تو کند	باز گویم کہ کسے سیر نخواہد بودن

ترجمہ :۔ (۱) میرے پرانے دوست سے کہدو کہ زبان کی زور سے مجھے توبہ پر آمادہ نہ کرے۔ اس لئے کہ میں تلوار کے خوف سے بھی محبت سے توبہ نہ کروں گا۔

(۲) مجھے رشک آتا ہے کہ کوئی تجھے جی بھر کر دیکھے۔ پھر میں کہتا ہوں کہ (سعدی تیرا کہنا غلط ہے) یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی کا اس کو دیکھنے سے جی بھر جائے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ یاد دارم یہ جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔ اس کے معنی ہیں مجھے یاد ہے۔ ایام پیشیں مرکب توصیفی ہے۔ پہلے زمانے۔ مغز گری۔ دو مغز دو گریاں۔ پوستے ایک کھال۔ چھلکا۔ ناگاہ اچانک، یکایک۔ قاصد ع اسم فاعل کا صیغہ ہے پیغام پہنچانے والا۔ بزبان توبہ مدہ زبان سے برا بھلا کہہ کر عشق سے توبہ نہ کرا۔ نفرستادی تو نے نہیں بھیجا۔ دریغ رشک۔ یار دیرینہ مرکب توصیفی ہے۔ پرانا دوست۔ باز گویم اس کے بعد دل ہی دل میں سوچتا ہوں۔ سیر نخواہد بودن تجھے دیکھنے سے کسی کو سیرابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ عشق کے لئے رشک ضروری چیز ہے اور عاشق کبھی محبوب و معشوق کے دیدار سے سیر نہیں ہوتا۔

حکایت (۹):۔ دانشمندے رادیدم کہ بہ کسے مبتلا شدہ وراز ش از پردہ برملا افتادہ جورِ فراواں بردے و تحمل بیکراں کردے بارے بہ لطافتش گفتم دانم کہ ترا در محبتِ این منظور علتے وبنائے محبت بر زلتے نیست پس باوجود چنیں معنیٰ لائق قدر علما نباشد خود را متہم گردانیدن وجورِ بے ادباں بردن گفت اے یار دستِ عتابم از دامن بدار کہ بارہا دریں مصلحت کہ تو بینی اندیشہ کردم صبرم بر جفائے او سہل تر ہمی نماید از نادیدنِ او علیماں گویند دل بر مجاہدت نہادن آساں ترست کہ چشم از مشاہدت فرو گرفتن۔

ترجمہ:۔ میں نے ایک عقلمند کو دیکھا کہ وہ کسی پر عاشق ہو گیا تھا اور اس کا بھید کھل گیا تھا۔ بہت زیادہ ظلم اٹھاتا تھا اور بے انتہا برداشت کرتا تھا ایک مرتبہ میں نے اس سے نرمی کے ساتھ کہا میں جانتا ہوں کہ تیری اس محبوب کی محبت میں کوئی نفسانی غرض نہیں ہے۔ اور محبت کی بنیاد کسی گناہ پر قائم نہیں۔ اس کے باوجود عالموں کے مرتبہ کے یہ لائق نہیں کہ اپنے کو متہم کریں اور بے ادبوں کے ظلم اٹھائیں۔ کہنے لگا اے یار میرے دامن سے غصہ کا ہاتھ کو تاہ کر کہ کتنی ہی بار اس مصلحت میں جو تو نے سوچی ہے میں نے بھی غور کیا ہے۔ مجھے اس کی سختیوں پر صبر کرنا زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے اس کے نہ دیکھنے سے۔ اور عقلمند حضرات فرماتے ہیں کہ سختی اٹھانے پر دل کو آمادہ کرنا زیادہ آسان ہے۔ محبوب کے دیکھنے سے آنکھیں بند کر لینے سے۔

مثنوی

ہر کہ دل پیشِ دلبرے دارد	ریش در دستِ دیگرے دارد
آہوئے پالہنگ در گردن	نتواند بخویشتن رفتن
آنکہ بے او بسر نشاید بُرد	گر جفائے کند بباید بُرد
روزے از دوست گفتمش زنہار	چندازاں روز گفتم استغفار
نکند دوست زینہار از دوست	دل نہادم بدانچہ خاطر اوست
گر بہ لطفم بنزدِ خود خواند	ور بقہرم براند او داند

ترجمہ:۔ (۱) ہر وہ شخص جو کسی دلبر سے دل لگائے رکھتا ہے۔ وہ اپنی ڈاڑھی دوسروں کے ہاتھ میں رکھتا ہے۔
(۲) وہ ہرن جس کی گردن میں باگ ڈور پڑی ہے۔ وہ اپنے اختیار اور ارادے سے نہیں چل سکتا۔
(۳) وہ شخص جس کے بغیر گزر نہیں ہو سکتی۔ اگر وہ کوئی ظلم کرے تو اس کو برداشت کرنا چاہیے۔
(۴) ایک روز میں نے دوست سے کہا تجھ سے اللہ کی پناہ اس روز سے بہت سی مرتبہ توبہ کر چکا ہوں۔
(۵) دوست دوست سے پناہ نہیں مانگتا۔ میں نے دل اسی پر رکھ دیا جو اس کی مرضی ہے۔

(۶) چاہے معشوق مہربانی سے اپنے پاس مجھے بلالے۔ چاہے غصہ کر کے مجھے نکالدے وہ جانے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ بہ کسے کسی پر۔ رازش اس کاراز۔ راز بھید کی بات کو کہتے ہیں۔ جور فراواں بہت زیادہ ظلم۔ تحمل بیکراں مرکب توصیفی ہے۔ بے انتہاء برداشت۔ لطافت مہربانی، نرمی۔ ترا تجھ کو۔ منظور مقبول نظر۔ علت معنی بیماری۔ مرض۔ یہاں نفس کی خواہش مراد ہے۔ بنائے محبت محبت کی بنیاد۔ زلت زاء کے فتحہ کے ساتھ۔ بمعنی لغزش، معمولی غلطی۔ دست عتابم از دامن بدار میرے عتاب کا ہاتھ مجھ سے دور رکھ۔ صبرم ارخ یعنی میرا صبر کرنا اور اس کے مظالم کو برداشت کرنا اس کو نہ دیکھنے سے آسان ہے۔ ریش در دست دیگری یعنی جس کی ڈاڑھی دوسروں کے ہاتھ میں ہو اس کے بے آبرو ہونے کا ہر طرح احتمال ہے۔ پالہنگ یا گذر۔ آنکہ بے او بسر یعنی جس کے بغیر گزر بسر نہ ہوسکے۔ گر جفائے کند اگر ظلم کرے۔ روزے از دوست ارخ مطلب یہ ہے کہ ایک دن میں نے اپنے دوست سے یہ کہدیا کہ تجھ سے خدا پناہ میں رکھے اس کہنے کے بعد کئی روز تک اپنی اس غلطی پر توبہ کرتا رہا۔ نکند دوست مطلب یہ ہے کہ پناہ مانگنے کی بات کبھی بھی دوست دوست سے نہیں کہتا۔ گر بہ لطف اگر مہربانی سے۔ یہ جملہ شرط ہے اور اس کی جزاء او داند ہے۔ اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ تم اگر کسی سمجھدار آدمی کو بھی کسی کے عشق میں مبتلا پاؤ۔ تو اسے بھی برا بھلا مت کہو۔ کیونکہ وہ اپنے اختیار میں نہیں ہے۔

حکایت (۱۰):۔ در عنفوانِ جوانی چنانکہ افتد و دانی باشاہدے سرے و سرّے داشتم بحکمِ آنکہ حلقے داشت طیبُ الاداء و خلقے کالبدر فی الدُّجیٰ۔

ترجمہ:۔ اور شروع جوانی میں جیسا کہ ہوتا ہے اور تو بھی جانتا ہے میں ایک محبوب سے عشق اور رازداری رکھتا تھا اس وجہ سے کہ وہ خوش آواز گلا رکھتا تھا اور جسمانی ساخت ایسی تھی جیسا کہ چودھویں رات کا چاند تاریکی میں۔

بیت:۔ آنکہ نباتِ عارضش آبحیات میخورد — در شکرش نگہ کند ہر کہ نبات میخورد

ترجمہ:۔ وہ شخص کہ جس کے رخسار کا سبزہ آبِ حیات سے سیراب کیا جاتا ہے۔ جو شخص مصری کھاتا ہے اور اس کے شیریں ہونٹوں کی طرف نظر کرتا رہتا ہے۔

اتفاقاً خلافِ طبع از وے حرکتے بدیدم کہ ناپسندیدم دامن از و بر کشیدم و مہرہ برچیدم و گفتم۔

ترجمہ:۔ اتفاقاً میں نے ایک حرکت اپنی طبیعت کے خلاف اس سے دیکھی جو کہ مجھ کو بہت ناپسند آئی۔ اسی لئے دامن اس سے کھینچ لیا اور قطع تعلق کر دیا اور کہا۔

بیت:۔ برو ہرچہ می بایدت پیش گیر — سر ما نداری سر خویش گیر

ترجمہ:۔ جا جو تیرا جی چاہے وہ کام کر۔ جب تجھے ہمارا خیال نہیں تو اپنا خیال کر۔

شنیدم کہ ہمی رفت و میگفت۔

ترجمہ:۔ میں نے سنا کہ وہ جارہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا۔

بیت:۔ شب پرہ گر وصلِ آفتاب نخواہد ۔ رونقِ بازارِ آفتاب نکاہد

ترجمہ:۔ چمگاڈر اگر آفتاب کا وصل نہ چاہے۔ تو آفتاب کے بازار کی رونق نہیں گھٹ سکتی۔

حل الفاظ و مطلب:۔ انتد ودانی یہ جملہ معترضہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تقریباً سبھی کو اس قسم کے واقعات سے واسطہ پڑتا ہے اور تم بھی جوانی کے جوش سے غالباً واقف ہی ہوگے۔ سر۔ سین کے فتحہ کے ساتھ۔ عشق، خیال، تصور۔ سِر۔ سین کے کسرہ کے ساتھ۔ بھید، راز کی بات۔ حلق حاء اور لام کے فتحہ کے ساتھ۔ معنیٰ ہیں گلا۔ طیب الاداء خوش آواز۔ خلق خاء کے فتحہ اور لام کے سکون کے ساتھ۔ جسمانی بناوٹ۔ بدر چودھویں تاریخ کا چاند۔ دُجیٰ رات کی تاریکی۔ نبات سبزہ۔ عارض رخسار۔ نبات عارض سے مراد رخسار کے ہلکے ہلکے بال ہیں جس کو سبزہ خط بھی کہا جاتا ہے۔ نبات میخورد شکر کھاتا ہے۔ اس بیت کا مطلب یہ ہے کہ جو معشوق اس قسم کا ہو کہ جس کے رخسار کے بال آبِ حیات سے سیراب ہوں یعنی وہ ہر وقت پر رونق رہتا ہو۔ تو وہ کوئی میٹھی چیز بھی کھائے تو وہ بھی اسی معشوق کے ہونٹوں کی مصری یعنی شکر کا خواہشمند رہے گا۔ اتفاقاً اتفاقی طور پر۔ خلافِ طبع طبیعت کے خلاف۔ دامن ازو بر کشیدم میں نے اپنا دامن اس سے الگ کر لیا۔ اور بالکلیہ علیحدگی اختیار کرلی۔ و مہرہ بر چیدم اور شمانے اس سے عشق کرنا چھوڑ دیا۔ برو تو جا۔ ی باید جو تو چاہے۔ پیش گیر اختیار کر۔ سر خیال۔ ہمی رفت جا رہا تھا۔ شبِ پرہ چمگادڑ۔ در من اثر میرے اندر اثر کر گئی۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ مجازی عشق حقیقی عشق کے لئے ایک پل کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے وضع داری کے خیال سے اس میں مصروف رہنا فعل عبث اور بیکار ہے۔

شعر:۔ فَقَدتُ زَمَانَ الوَصلِ وَالمَرءُ جاھِلٌ ۔ بِقَدرِ لَذِيذِ العَيشِ قَبلَ المَصَائِبِ

ترجمہ:۔ میں نے وصل کے زمانہ کو کھو دیا۔ اور انسان مصیبتوں سے پہلے زندگی کی لذتوں کی قدر نہیں جانتا ہے۔

شعر:۔ بازآی و مرا بکش کہ پیشت مردن ۔ خوشتر کہ پس از تو زندگانی کردن

ترجمہ:۔ واپس آجا اور مجھے مار ڈال کہ تیرے سامنے مر جانا۔ تیرے بعد زندگی گذارنے سے بہت اچھا ہے۔

اما بشکر و منت باری پس از مدتے باز آمد آں حلقِ داؤدی متغیر شدہ و جمالِ یوسفی بزیاں آمدہ و بر سیبِ زنخدانش ہمچو بہ گردے نشستہ و رونقِ بازارِ حسنش شکستہ متوقع کہ در کنارش گیرم کنارہ گرفتم و گفتم۔

ترجمہ:۔ بہر حال خدا کے احسان و کرم سے ایک مدت کے بعد وہ واپس آیا۔ مگر اس کا لحنِ داؤدی بدل گیا تھا۔ اور یوسفؑ کی سی خوبصورتی میں کمی آگئی تھی۔ اور اس کے زنخداں کے سیب پر بھی (دانہ) کی طرح گرد بیٹھی ہوئی

تھی۔ اور اس کے حسن کے بازار کی رونق میں بھی بے انتہاء کمی واقع ہو گئی تھی۔ امید وار تھا کہ پہلے کی طرح اس سے بغل گیر ہوں میں نے کنارہ کشی کی اور کہا۔

قطعہ:۔ آن روز کہ خطہ شاہدت بود صاحبِ نظر از نظر براندی
امروز بیامدی بہ صلحش کش فتحہ وضمہ برنشاندی

ترجمہ:۔ (۱) جس روز کہ تیرا خط معشوقانہ تھا۔ تو دیکھنے والے کو تو نے نظر کے سامنے سے بھگا دیا۔
(۲) آج تو اس سے صلح کرنے کے لئے آیا ہے۔ جب تو نے زبر اور پیش اس پر لگا لئے۔

نظم:۔ تازہ بہارِ تو کنوں زرد شد دیگ منہ کاتش ما سرد شد
چند خرامی و تکبر کنی دولتِ پارینہ تصور کنی
پیش کسے رو کہ خریدارِ تست نازبراں کن کہ طلب گارِ تست

ترجمہ:۔ (۱) تیری تازہ بہار آب خزاں سے بدل چکی ہے۔ اب ہانڈی نہ رکھ اسلئے کہ ہماری آگ ٹھنڈی ہو گئی۔
(۲) کب تک تو مٹک کر چلے گا اور غرور کرے گا۔ اور پرانی دولت کا خیال کرتا رہے گا۔
(۳) اب اس کے پاس جا جو تیرا خریدار ہے۔ اور اس پر ناز کر جو تیرا چاہنے والا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ فقدت زمان الوصل میں نے ملنے جلنے کے زمانے کو کھو دیا۔ والمرء جاہل الخ انسان مصیبتوں سے پہلے لذتوں کی قدر دانی سے ناواقف ہوتا ہے۔ المرء انسان۔ جاہل ناواقف۔ قدر قدر و قیمت۔ باز آئی تو واپس آ۔ دمرا بکش اور مجھ کو مار ڈال۔ پیشت تیرے سامنے۔ مردن مر جانا۔ خوشتر اچھا ہے۔ پس از تو تجھ سے جدا ہو کر۔ منت احسان۔ باری پیدا کرنے والا۔ خداوند قدوس کے اسماء حسنیٰ میں سے لفظ باری بھی ہے۔ پس از مدتے ایک عرصہ دراز کے بعد۔ باز آمد واپس آیا۔ حلق داؤدی داؤد علیہ السلام کی طرح خوش کن آواز۔ متغیر بدلا ہوا۔ جمال یوسفی حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام جیسا حسن و جمال۔ سیب زنخداں سیب کی جیسی ٹھوڑی۔ یہاں ٹھوڑی کو سیب سے تشبیہ دی گئی ہے۔ شکستہ ٹوٹا ہوا۔ بازار حسنش اور اس کے حسن و جمال کا بازار۔ کنار بغل۔ خط شاہدت تیرے معشوق کی مانند خط۔ صاحب نظر قدر کرنے والا۔ از نظر براندی نظر سے بھگا دیا۔ خط شاہدت تیرے معشوق کا خط۔ یہاں خط سے مراد وہ سبزہ ہے جو رخسار وغیرہ پر جما ہوا ہوتا ہے۔ امروز آج۔ فتحہ وضمہ اس سے مراد وہ اعراب ہے جو حروف پر لگاتے ہیں۔ یہاں رخسار کے بالوں کو زبر و پیش وغیرہ سے تشبیہ دی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب تو حقیقتاً خوبصورت تھا۔ تو اس وقت تو نے قدر نہ کی۔ اور عاشق کو اپنے سامنے سے ہٹا دیا۔ اور اب جبکہ تیری ڈاڑھی نکل آئی ہے تو تو صلح کے لئے آیا ہے۔ فتحہ اور ضمہ سے لمبے لمبے اور مڑے ہوئے بال مراد ہیں۔ تازہ بہار موسم بہار کا تازہ سبزہ۔ زرد شد موسم خزاں کے پانی سے بدل گیا ہے۔ دیگ ف ہانڈی۔ منہ نہادن سے فعل نہی ہے۔ مت رکھ۔ آتش ما ہماری آگ۔ یعنی ہماری محبت کی آگ ٹھنڈی

ہوتی ہے۔ خرامی مٹک کر چلنا۔ ناز کرنا۔ تکبر غرور کرنا۔ دولت پارینہ مرکب توصیفی ہے۔ پرانی دولت۔ رو تو خریدار تست تیرا خریدار ہے۔ طلبگار تست جو تیرا عاشق ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جب تیرے رخسار کے اندر تغیر آگیا تو اب مجھے شوق بھی نہیں رہا۔ لہٰذا تو میرے سامنے ناز مت کر اور اپنے سابقہ حسن و جمال کا تصور مت کر۔ بلکہ جو تیرا عاشق ہے اسی کے سامنے یہ ناز ظاہر کر۔

قطعہ:۔ سبزہ درباغ گفتہ اند خوش ست — داند آں کس کہ ایں سخن گوید
یعنی از روئے نیکواں خطِ سبز — دلِ عشاق بیشتر جوید
بوستانِ تو گندنا زارے است — بسکہ بر میکنی و می روید

ترجمہ:۔ (۱) لوگ کہتے ہیں کہ باغ میں سبزہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ اسکو وہی شخص بہتر جانتا ہے جو یہ بات کہتا ہے۔
(۲) یعنی معشوقوں کے چہرے پر خط سبز۔ عاشقوں کے دل کو زیادہ چھین لیتا ہے۔
(۳) تیرا باغ رخسار اب گندنا کا ایک کھیت ہے۔ تو اس کو نوچتا جاتا ہے اور نکلتا آتا ہے۔

قطعہ:۔ گر صبر کنی ور نکنی موئے بنا گوش — ایں دولتِ ایام نکوئی بسر آید
گر دست بجاں داشتمے ہمچو تو بر ریش — نگذاشتمے تا بہ قیامت کہ بر آید

ترجمہ:۔ (۱) چاہے تو صبر کرے یا نہ کرے ڈاڑھی کے نکلنے پر، بہر حال یہ معشوقی کے زمانے کی دولت ختم ہو جائیگی۔
(۲) اگر میں جیسے کہ تو ڈاڑھی پر ہاتھ رکھے ہے ایسے ہی جان پر ہاتھ رکھتا۔ تو قیامت تک نہ چھوڑتا کہ جسم سے نکلے۔

قطعہ:۔ سوال کردم و گفتم جمالِ روئے ترا — چہ شد کہ مورچہ بر گردِ ماہ جوشیدست
جواب داد ندانم چہ بود رویم را — مگر بماتمِ حسنم سیاہ پوشیدہ ست

ترجمہ:۔ (۱) میں نے سوال کیا اور کہا تیرے چہرے کی خوبصورتی کو۔ کیا ہوا کہ چونٹیاں چاند کے گرد اُبل پڑی ہیں۔
(۲) جواب دیا کہ میں نہیں جانتا کہ میرے چہرے کو کیا ہو گیا۔ شاید میرے حسن کے ماتم میں سیاہ لباس پہنا ہے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ سبزہ مراد رخسار کے بال ہیں۔ باغ سے مراد رخسار ہے۔ داند دانستن سے واحد غائب فعل مضارع۔ وہ جانتا ہے۔ روئے نیکواں محبوب کا چہرہ۔ خط سبز رخسار کے بال۔ یعنی ڈاڑھی۔ دل عشاق عاشقوں کا دل۔ بوستان تو تیرا چہرہ۔ گندنا ایک گھاس کا نام ہے جس سے لہسن کی سی مہک آتی ہے اس کے پتوں کو جس قدر تراشتے ہیں وہ اسی قدر بڑھتے ہیں۔ بسکہ جتنا کہ۔ بر می کنی تراشتا ہے۔ موئے بنا گوش رخسار کے بال۔ دولت سلطنت۔ گر دست اگر ہاتھ جان پر رکھتا۔ تا بہ قیامت قیامت تک۔ مطلب یہ ہے کہ ڈاڑھی کے بالوں کو چونٹے کے لئے جس طرح تو ہر وقت اپنے ہاتھ کو ڈاڑھی پر رکھتا ہے اگر اسی طرح میں اپنے ہاتھ کو اپنی جان پر رکھتا تو قیامت تک بھی اسے باہر نکلنے نہ دیتا۔ دوسرا مطلب ہے کہ اے محبوب جیسا کہ تجھ کو عاشقوں کی

بیان پر قدرت ہے اگر مجھ کو تیری داڑھی پر ایسی قدرت ہوتی تو اس کو قیامت تک نکلنے نہ دیتا۔ جمالی روئے
تیرے چہرے کی خوبصورتی دور پر پھولی نہ ہوتی۔ مراد داڑھی کے چھوٹے چھوٹے بال ہیں۔ ... ماہ چاند
کرد۔ جو شاید مدت اہل پڑی ہے۔ جواب داد اس نے جواب دیا۔ ندانم مجھے معلوم نہیں کہ کیا ہو گیا۔ شاید میرے
حسن کے جاتے رہنے کے غم میں چہرہ سیاہ پوش ہے۔

خلاصہ:۔ یہ نکلا کہ حسینوں کو حسن پر تکبر و غرور نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ حسن و خوبصورتی زائل ہونے والی ہے۔ اور عشاق کو بھی اس میں مبتلا ہو کر خدا کو نہ بھول جانا چاہئے۔

حکایت(۱۱) :۔ یکے را پرسیدم از مستعربان مَا تقولُ فِی المُردان گفت لا خَیر فِیهم مَا دَامَ اَحَدُهم لطِیفاً یَتَخاشَنُ فَاِذا خَشُنَ یَتَلا طَفُ یعنی چنداں کہ لطیف و نازک اندام ست درشتی کند و سختی و چوں سخت و درشت شد چنانکہ بکارے نیاید تلطف کند و دوستی نماید۔

ترجمہ:۔ میں نے ایک مستعرب سے پوچھا کہ آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں امردوں کے متعلق۔ اس نے کہا ان میں کوئی خیر اور بھلائی نہیں ہے جب تک نرم و نازک رہتے ہیں لوگوں پر سختی کرتے ہیں اور جب سخت ہو جاتے ہیں تو نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں۔ یعنی جب تک لطیف اور نازک بدن ہے۔ سختی کرتا ہے اور بدخوئی سے پیش آتا ہے اور جب خود وہ سخت اور کھردرا ہو جاتا ہے ایسا کہ کسی کام میں نہ آسکے تو نرمی برتا ہے اور دوستی کا اظہار کرتا ہے۔

قطعہ:۔
امرد آنگہ کہ خوب و شیریں ست — تلخ گفتار و تند خوئے بود
چوں بریش آمد و بلاغت شد — مردم آمیز مہر جوئے بود

ترجمہ:۔ (۱) امرد جس وقت کہ اچھا اور خوبصورت رہتا ہے۔ تو اسکی بول چال تلخ ہوتی ہے اور تیز مزاج رہتا ہے۔
(۲) جب ڈاڑھی نکل آتی ہے اور بالغ ہو جاتا ہے۔ تو وہ آدمیوں سے میل جول رکھنے والا اور محبت کا طلبگار ہوتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ مستعرب عرب کا وہ باشندہ جس کا اصلی وطن عرب نہ ہو بلکہ عرب کو وطن بنالیا ہو۔ مُردان امرد کی جمع ہے وہ لڑکا جس کے ڈاڑھی مونچھ نہ نکلی ہو۔ لا خیر فیهم ان میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے جب تک نرم و نازک رہتے ہیں سختی سے کام لیتے ہیں۔ اور جب سخت ہو جاتے ہیں تو نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں۔ تلطف مہربانی و نرمی۔ خوب حسین و خوبصورت۔ تند خوئے بد مزاج۔ بلاغت شد بالغ ہو گیا۔ اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ ناقص معشوق سے عشق تکلیف دہ ہوا کرتا ہے۔

حکایت(۱۲) :۔ یکے را از علما پرسیدند کہ کسے با ماہ روئے در خلوت نشستہ و در بستہ و رقیباں خفتہ نفس طالب و شہوت غالب چنانکہ عرب گوید التَّمرُ یَانِعٌ

وَالنَّاطُورُ غَیرُ مَانِعٍ ہیچ باشد کہ بقوتِ پرہیزگاری بسلامت بماند گفت اگر از مہر دیاں بسلامت ماند از بدگویاں بے ملامت نماند۔

ترجمہ:۔ لوگوں نے ایک عالم سے پوچھا اگر کوئی شخص کسی حسین کے ساتھ تنہائی میں بیٹھا ہوا ہو اور دروازے بند ہوں اور نگہبان سوئے ہوئے ہوں۔ نفس خواہشمند اور شہوت کا غلبہ ہو جیسا کہ عرب کہتا ہے کہ چھوارا پکا ہوا ہے اور باغبان روکنے والا نہیں۔ کیا ممکن ہے کہ آدمی پرہیزگاری کی طاقت سے سلامت رہ جائے۔ اس عالم نے جواب دیا اگر حسینوں سے بھی بچا رہے گا تو برا کہنے والوں کی لعنت وملامت سے نہیں بچ سکتا۔

شعر:۔ وَاِن سَلِمَ الاِنسَانُ مِن سُوءِ نفسہٖ فَمِن سُوءِ ظَنِّ المُدَّعِی لَیسَ یَسلَمِ

ترجمہ:۔ اور اگر انسان اپنے نفس کی شرارت سے محفوظ بھی رہے۔ تو دشمن کی بدگمانی سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

شعر:۔ شاید پسِ کارِ خویشتن بنشستن لیکن نتواں زبانِ مردم بستن

ترجمہ:۔ اپنی عادت کو چھوڑ کر بیٹھنا ممکن ہے۔ لیکن لوگوں کی زبان بند نہیں کی جا سکتی۔

حل الفاظ و مطلب:۔ خلوت تنہائی۔ نشستہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ بیٹھا ہوا۔ بستہ بند کئے ہوئے ہوں۔ نفس طالب طلبگار نفس۔ شہوت غالب غالب آنے والی شہوت۔ عرب گوید عرب کہتا ہے۔ رقیباں رقیب کی جمع ہے۔ نگراں۔ نگہبان۔ التمر چھوارا۔ یانع پکا ہوا ہے۔ الناطور باغبان۔ ہیچ باشد ناممکن۔ مہر دیاں مہرو۔ کی جمع ہے۔ حسیناں اور خوبصورت۔ بدگویاں برائی کرنے والے۔ وَاِن سَلِمَ الخ اگر کوئی شخص اپنے نفس کی برائی سے بچ بھی جائے تو مخالف کی بدگمانی سے نہیں بچ سکتا۔ شاید ممکن ہے۔ نتواں بستن بند نہیں کر سکتے۔ زبانِ مردم لوگوں کی زبان۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ امردوں (بے ریشوں) اور حسینوں کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ نفس کی شرارتوں سے محفوظ رہنا اولاً مشکل ہے اور اگر بفضلہٖ تعالیٰ نفس کی برائیوں سے بچ بھی جائے تو لوگوں کی زبانیں بند نہیں کی جا سکتیں۔

حکایت (۱۳):۔ طوطے را با زاغے در قفس کردند از قبحِ مشاہدتِ او در مجاہدت می بود و میگفت ایں چہ طلعت مکروہ است وہیأتِ ممقوت ومنظر ملعون وشمائلِ ناموزوں یا غُرابَ البَینِ لَیتَ بَینِی وَبَینَکَ بُعدَ المَشرِقَین۔

ترجمہ:۔ لوگوں نے ایک طوطی کو ایک کوے کے ساتھ پنجرے میں داخل کر دیا۔ طوطی اس کی بری صورت دیکھنے کی وجہ سے مشقت میں رہتی تھی اور کہتی تھی یہ کیا بری صورت ہے۔ اور کیا نامقبول اور خراب منظر اور بیہودہ عادات ہیں۔ اے منحوس کوے کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق اور مغرب جیسی دوری ہوتی۔

قطعہ:۔ علی الصباح بروئے توہر کہ برخیزد صباحِ روز سلامت برومسا باشد
بداخترے چوتودر صحبتِ تو بایستے ولے چنانکہ توئی درجہاں کجا باشد

ترجمہ:۔(۱) صبح کے وقت جو آدمی تیرا منہ دیکھتا اٹھے۔ تو عیش کے دن کی صبح اس کے لئے شام ہو جائے۔
(۲) تیرا جیسا بدقسمت تیری صحبت کے لئے ہونا چاہئے تھا۔ لیکن جیسا تو ہے ویسا دنیا میں کہاں ہوگا۔

عجب تر آنکہ غراب از مجاورتِ طوطی ہم بجاں آمدہ بود وملول شدہ لاحول کناں از گردشِ گیتی ہمی نالید ودستہائے تغابن وریکدیگرمی مالید کہ ایں چہ بختِ نگون ست وطالع دون وایّام بوقلمون لائقِ قدرِ من آنستے کہ بازاغے بردیوارِ باغے خراماں ہمی رفتے۔

ترجمہ:۔ اس سے بھی زیادہ عجیب وغریب بات یہ ہے کہ طوطی کی ہم سائیگی سے کوا بھی عاجز تھا۔ اور رنجیدہ رہتا تھا۔ لاحول پڑھتا تھا۔ اور زمانے کی گردش سے روتا تھا۔ اور افسوس کا ہاتھ ملتا تھا کہ یہ کیسا الٹا نصیبہ اور کیسی بدبختی اور زمانے کی رنگارنگی ہے۔ میرے مرتبہ کے لائق تو یہ ہو تاکہ کسی کوے کیساتھ کسی باغ کی دیوار پر ٹہلتا ہوا پھرتا۔

حلِّ الفاظ ومطلب:۔ قفس پنجرا۔ قبح مشاہدت بدروئی جو دیکھنے میں برا لگے۔ مجاہدت ع مشقت اٹھانا۔ طلعت چہرہ۔ مکروہ ناپسندیدہ بری صورت۔ ہیأت ممقوت ایسی صورت جس پر غصہ کیا جائے۔ منظر ملعون لعنت کے قابل منظر۔ شمائل ناموزوں غیر مناسب عادتیں۔ یا غراب البین اے جدائی ڈالنے والے کوے کاش کہ میرے اور تیرے درمیان مغرب اور مشرق کا فاصلہ ہوتا۔ بعد المشرقین مرکب اضافی ہو کر لیت کا اسم ہے۔ بینی اور بینک لیت کی خبر مقدم ہے۔ علی الصباح صبح سویرے۔ بروئے تو تیرے چہرہ پر۔ ہر کہ برخیزد جس کی نظر پڑجائے۔ صباح روز سلامت سلامتی کے دن کی صبح۔ برو اس پر۔ مسا شام۔ باشد ہو جائیگی۔ بداختر بدنصیب۔ بدقسمت۔ چو تو تیرا جیسا۔ چنانکہ توئی جیسا کہ تو ہے۔ عجب تر بہت زیادہ عجیب۔ غراب کوا۔ جمع غرابیب۔ مجاورت پڑوسی۔ ہم نشینی۔ صحبت۔ ملول رنجیدہ۔ از گردش گیتی زمانے کی گردش سے۔ ہمی نالید رورہا تھا۔ تغابن افسوس۔ می مالید مل رہا تھا۔ طالع نصیبہ۔ دون کمینہ۔ بوقلمون رنگ برنگ۔ نگوں الٹا۔

مطلب:۔ اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر جنس لوگوں کی صحبت خواہ ان میں اچھی صورت والا بھی ہو سخت تکلیف دینے والی ہے۔ اس لئے ایسی صحبت سے پرہیز کرنا چاہئے، تاکہ طرفین کو کوفت کا باعث نہ ہو۔

شعر:۔ پارسا را بس ایں قدر زنداں کہ بود ہم طویلۂ رنداں

ترجمہ:۔ ایک پرہیزگار کے لئے اسی قدر قید خانہ کافی ہے۔ کہ وہ رندوں کا ہم نشیں ہو۔

تاچہ گناہ کردہ ام کہ روزگارم بعقوبتِ آں در سلکِ صحبتِ چنیں ابلہے خودرائے ناجنس ہرزہ درائے بچنیں بند مبتلا گردانیدہ است۔

ترجمہ:۔ نہ جانے میں نے کیا گناہ کیا ہے کہ زمانے نے اس عذاب کے بدلے میں ایسے بے وقوف مغرور غیر جنس اور بیہودہ بکنے والے کی صحبت اور ایسی قید میں مبتلا کیا ہے۔

قطعہ:۔ کس نیاید بپائے دیوارے — کہ براں صورتت نگار کنند
گر ترا در بہشت باشد جای — دیگراں دوزخ اختیار کنند

ترجمہ:۔(۱) اس دیوار کے نیچے کوئی نہ آکر پھرے گا۔ جس پر کہ تیری صورت کا نقش کردیں۔
(۲) اگر تیرے لئے بہشت میں جگہ ہو تو دوسرے لوگ دوزخ پسند کریں گے۔

ایں ضَربُ المَثَل بداں آوردہ ام تابدانی کہ چندانکہ دانارا از نادان نفرت ست نادان را از دانا وحشت۔

ترجمہ:۔ یہ کہاوت میں نے اس وجہ سے بیان کی ہے تاکہ تجھے معلوم ہو جائے کہ جس قدر عقلمند کو نادان سے نفرت ہوتی ہے۔ اسی قدر نادان کو عقلمند سے وحشت ہوتی ہے۔

قطعہ:۔ زاہدے در میانِ رنداں بود — زاں میاں گفت شاہدِ بلخی
گر ملولی زما ترش منشیں — کہ توہم در میانِ ما تلخی

ترجمہ:۔(۱) ایک زاہد رندوں کی کے درمیان تھا۔ اس مجمع سے ایک بلخی معشوق نے کہا۔
(۲) اگر تو رنجیدہ ہے تو ہم سے تو منھ بنا کر نہ بیٹھ۔ کیونکہ تو بھی ہمارے درمیان تلخ معلوم ہوتا ہے۔

رباعی :۔ جمعے چو گل ولالہ بہم پیوستہ — تو ہیزمِ خشک درمیانِ شاں رُستہ
چوں بادِ مخالف وچو سرما ناخوش — چوں برف نشستہ وچو یخ بستہ

ترجمہ:۔(۱) ایک جماعت گل ولالہ کی طرح آپس میں ملی ہوتی ہے۔ تو سوکھی لکڑی کی طرح ان کے درمیان اگا ہوا (معلوم ہوتا ہے)۔
(۲) مخالف ہوا اور جاڑے کی طرح بُرا معلوم ہوتا ہے۔ برف کی طرح بیٹھا ہوا اور پالے کی طرح جما ہوا (معلوم ہوتا ہے)۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ ہم طویلہ ہم صحبت۔ مطلب یہ ہے کہ نیک اور شریف آدمی کے لئے بس اتنی قید کافی ہے کہ شریر لوگوں کے ساتھ اس کا گٹھ جوڑ دیا جائے۔ چہ گناہ کردہ ام میں نے کیا گناہ کیا ہے۔ سلک سین کے کسرہ کے ساتھ۔ معنی ہیں لڑی۔ ہر زہ دار بکواس کرنے والا۔ خودرائے اپنی رائے پر چلنے والا۔ بپائے دیوارے کسی دیوار کے نیچے۔ صورتت تیری صورت۔ نگار کند نقش بنادیں گے۔ جائے جگہ۔ بند قید۔ مبتلا گرفتار۔ پسند کریں گے۔ ضرب المثل کہاوت۔ بداں اس لئے۔ آوردہ ام میں نے پیش کی ہے۔ بیان کی ہے۔

تابدانی تاکہ تو جان لے۔ وحشت رمیدگی۔ بھاگنا۔ شاہد معشوق۔ بلخ مُلک توران میں ایک شہر ہے۔ معشوق بلخی میں بلخ کی قید اتفاقیہ ہے احترازیہ نہیں۔ گر ملولی اگر تو رنجیدہ ہے۔ زما تو ہم میں۔ ترش منشیں منہ بگاڑ کر مت بیٹھ۔ جمعے یعنی ایسی جماعت جوانی رندی اور خوش طبعی میں مصروف ہیں کسی کا زاہدانہ خشک صورت بنا کر بیٹھنا ان کو اچھا معلوم نہیں ہوتا ہے۔ ہیزم لکڑی۔ باد مخالف مرکب توصیفی ہے۔ مخالف ہوا۔ چو یخ بستہ برف کی مانند جم کر بیٹھ گیا ہے جانے کا نام نہیں لیتا۔

حکایت (۱۴):۔ رفیقے داشتم کہ سالہا باہم سفر کردہ بودیم و نان و نمک خوردہ و بیکراں حقوقِ صحبت ثابت شدہ آخر بسببِ نفعِ اندک آزارِ خاطر من روا داشت و دوستی سپری شد و با ایں ہمہ از دو طرف دلبستگی بود بحکم آنکہ شنیدم کہ روزے دو بیت از سخنانِ من در مجمعے مے گفتند۔

ترجمہ:۔ میں ایک دوست رکھتا تھا کہ ہم دونوں نے مل کر سالہا سال سفر کیا تھا۔ اور ایک دوسرے کا نان و نمک کھایا تھا۔ اور ایک دوسرے پر بہت سے حقوق صحبت ثابت ہوئے تھے۔ آخر اس دوست نے اپنے تھوڑے سے نفع کی خاطر میرا دل دکھانا جائز رکھا۔ اور دوستی ختم ہو گئی۔ اور ان باتوں کے باوجود دونوں طرف سے کچھ نہ کچھ لگاؤ باقی تھا۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ ایک دن اس دوست نے ایک مجمع میں میرے شعروں میں سے دو شعر پڑھے تھے۔

قطعہ:۔ نگارِ من چو در آید بخندۂ نمکین نمک زیادہ کند بر جراحتِ ریشاں
چہ بودے از سر زلفش بدستم افتادے چو آستینِ کریماں بدستِ درویشاں

ترجمہ:۔ (۱) میرا معشوق جب نمکین ہنسی ہنستا ہوا آتا ہے۔ تو وہ زخمیوں کے زخم پر نمک زیادہ کرتا ہے۔
(۲) کیا ہی اچھا ہوتا کہ اس کی زلفوں کا سرا میرے ہاتھ آجاتا۔ جیسے کی سخیوں کی آستین فقیروں کے ہاتھ میں آجاتی ہے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ باہم ملکر۔ بیکراں غیر محدود۔ حقوقِ صحبت مرکب اضافی ہے۔ صحبت و ہم نشینی کے حقوق۔ بسبب نفع اندک تھوڑے سے نفع کی وجہ سے۔ روا داشت جائز رکھا ہے۔ دوستی سپری شد دوستی ختم ہو گئی۔ بحکم آنکہ اس وجہ سے۔ نگار دوست۔ محبوب و معشوق۔ سخنانِ من ہمارے کلام۔ در مجمعے ایک مجمع میں۔ بخندۂ نمکیں نمکینی ہنسی۔ یعنی محبت کی ہنسی۔ جراحت زخم کرنا۔ چہ بودے کیا ہی اچھا ہوتا۔ بودے ماضی تمنائی ہے۔ زلفش اس کی زلفیں۔ بدستم افتادے میرے ہاتھ میں آجاتیں۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دوستوں کے اخلاص کی قدر کرنا بھی ایک قسم کا عشق ہے۔

طائفۂ دوستاں بر لطفِ ایں سخن نہ کہ بر حسنِ سیرتِ خویش گواہی دادہ بودند و آفریں کردہ و آں دوست ہم دراں جملہ مبالغت نمودہ و بر فوتِ صحبتِ دیریں

تأسف خوردہ و بخطائے خویش اعتراف کردہ معلوم شد کہ از طرف او ہم رغبتے ہست ایں بیتہا فرستادم و صلح کردم۔

ترجمہ:۔ دوستوں کی ایک جماعت نے اس کلام کے لطف پر نہیں بلکہ اپنی اچھی عادت پر گواہی دی تھی۔ اور تعریف کی اور اس دوست نے بھی اس تعریفی جملہ میں مبالغہ کیا اور پرانی دوستی کے ختم ہو جانے پر اظہار افسوس کیا۔ اور اپنی غلطی کا اقرار کر لیا۔ جس سے معلوم ہوا کہ اس کی طرف سے بھی رغبت ہے تو یہ شعر لکھ کر میں نے اس کی خدمت میں بھیجا اور صلح کر لی۔

قطعہ:۔

نہ مارا در جہاں عہد وفا بود	جفا کردی و بد عہدی نمودی
بیکبار از جہاں دل در تو بستم	ندانستم کہ برگردی بزودی
ہنوز گر سرِ صلحست باز آی	کزاں محبوب تر باشی کہ بودی

ترجمہ:۔ (۱) کیا ہمارا اور تیرا دنیا میں وفا کا عہد نہیں تھا۔ تو نے ظلم کیا اور بد عہدی کی۔
(۲) میں نے دفعتاً دنیا کو چھوڑ کر تجھ سے دل لگایا تھا۔ میں یہ جانتا نہیں تھا کہ تو اتنی جلدی اپنے عہد سے پھر جائیگا۔
(۳) اب بھی اگر تجھ کو صلح کی خواہش ہے تو واپس آ۔ کیونکہ اس سے بھی زیادہ پیارا رہے گا جتنا کہ پہلے تھا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ سر صلح صلح کا خیال۔ زود جلد۔ محبوب تر زیادہ پیارا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ دوستوں کے اخلاص و محبت کی قدر کرنی چاہئے۔ یہ اصول دوستی کی بنیاد کے لئے نہایت ضروری ہے۔

حکایت (۱۵):۔ یکے راز نے صاحبِ جمال در گذشت و مادرِ زن فرتوت بعلتِ کابین در خانہ متمکن بماند مرد از مجاورتِ او چارہ ندیدے تا گروہے آشنایان پرسیدن آمدندش یکے گفت چگونہ در مفارقت آں یارِ عزیز گفت نادیدنِ زن چناں دشوار نیست کہ دیدنِ مادرِ زن۔

ترجمہ:۔ ایک شخص کی خوبصورت بیوی مر گئی اور عورت کی بوڑھی ساس مہر کی وجہ سے گھر میں ٹھہری رہی۔ مرد بے چارہ اس کی ہم نشینی سے بچنے کا کوئی چارہ نہ تھا۔ یہاں تک کہ دوستوں کی ایک جماعت اظہار غم کے لئے ماتم پرسی کے لئے آئی۔ ایک دوست نے کہا کہ اس پیاری بیوی کی جدائی میں کیا حال ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ بیوی کا نہ دیکھنا اتنی تکلیف دینے والی نہیں ہے جتنا کہ ساس کا ہر وقت دیکھنا۔

مثنوی:۔

گل بتاراج رفت و خار بماند	گنج بر داشتند و مار بماند
دیدہ بر تارکِ سناں دیدن	خوشتر از روئے دشمناں دیدن

واجب ست از ہزار دوست برید تا یکے دشمنت نباید دید

ترجمہ:۔(۱) پھول خزاں کی لوٹ مار میں گیا اور کانٹا رہ گیا۔ خزانہ کو انہوں نے اٹھالیا اور سانپ باقی رہ گیا۔
(۲) اپنی آنکھ کو نیزہ کے نوک پر دیکھنا۔ دشمنوں کی صورتوں کے دیکھنے سے زیادہ اچھا ہے۔
(۳) ہزار دوستوں سے قطع تعلق کر لینا بہتر ہے۔ تاکہ ایک دشمن کی صورت تجھے دیکھنی نہ پڑے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ صاحبجمال خوبصورت۔ در گذاشت مرگئی۔ چلی گئی۔ مادر زنِ فرتوت اور عورت کی بڑھیاماں۔ مادر زن مرکب اضافی ہو کر موصوف۔ فرتوت بمعنی، بڑھیا مادر کی صفت بن رہی ہے۔ بعلت کابین مہر کی وجہ سے۔ متمکن بماند رہنے سہنے لگی۔ مجاورت قریب بیٹھنا۔ ہم نشینی۔ پرسیدن پر سادینا۔ تاراج لوٹ مار۔ مار سانپ۔ یہاں خزانہ کا سانپ مراد ہے۔ تارک نوک۔ سنان برچھی، نیزہ، بھالے۔ از ہزار دوست برید ہزار دوستوں سے قطع تعلق۔ دشمنت تیرا دشمن۔ اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ محبوب سے جدائی تکلیف دینے والی ضرور ہوتی ہے لیکن رقیبوں کا دیدار اس سے کہیں زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اس لئے دوست کی جدائی برداشت کرنی چاہئے تاکہ اس کی وجہ سے دشمن کا چہرہ نظر نہ پڑے۔ الحاصل دوست کی دوستی اگر دشمن کے تکلیف دینے کا ذریعہ بن جائے تو اس سے دور رہنا بہتر ہے۔

حکایت (۱۶):۔ یاد دارم کہ در ایام جوانی گذرے داشتم در کوئے و نظر بماہروئے در تموزے کہ حرورش دہاں بخوشانیدے و سمومش مغز در استخواں بجوشانیدے از ضعفِ بشریت تابِ آفتابِ ہجر نیاوردم والتجا بسایۂ دیوارے کردم مترقب کہ کسے حرِ تموز از من ببرد آبے فرو نشاند کہ ناگاہ از ظلمتِ دہلیز خانہ روشنائی بتافت یعنی جمالے کہ زبانِ فصاحت از بیانِ صباحتِ او عاجز آید چنانکہ در شبِ تارے صبح بر آید یا آب حیات از ظلمات بدر آید قدحے بر فاب در دست گرفتہ و شکر دراں ریختہ و بعرق گلش آمیختہ ندانم کہ بگلابش مطیب کردہ بود یا قطرۂ چند از گلِ رویش دراں چکیدہ فی الجملہ شربت از دستِ نگار نیش بر گرفتم و بخوردم و عمر از سر گرفتم۔

ترجمہ:۔ مجھے اب تک یاد ہے کہ جوانی کے زمانے میں ایک گلی سے گذر رہا تھا۔ اور ایک حسین پر نظر پڑی ایسی سخت گرمی میں کہ اس کی گرمی منہ کو خشک کر دیتی اور اس کی لو گودے کو ہڈیوں کے اندر سکھا دیتی تھی۔ انسانی ضعف اور کمزوری کی وجہ سے دوپہر کی دھوپ کو میں برداشت نہ کر سکا۔ اور ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھ گیا۔ امید دار تھا کہ کوئی میری گرمی کے موسم کی حرارت پانی کی ٹھنڈک سے بجھادے کہ اچانک دہلیز کے اندھیرے سے روشنی چمکی۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا حسین کہ فصاحت کی زبان بھی اس کی تعریف سے عاجز ہو جائے۔ جیسے کہ

اندھیری رات میں صبح روشن ہو جائے۔یا ظلمات سے آب حیات باہر نکل آتا ہے۔ایک پیالہ برف کے پانی کا ہاتھ لئے ہوئے اور اس میں شکر چھوڑے ہوئے اور عرق گلاب سے معطر کئے ہوئے میں نہیں جانتا کہ اسے گلاب سے خوشبودار کیا گیا تھا۔یا اس کے رخسار کے پھول سے چند قطرے اس کے اندر ٹپک گئے تھے۔خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس کے مہندی لگے ہاتھ سے میں نے وہ شربت لے لی اور پی لیا۔اور نئی زندگی حاصل کی۔

شعر:۔ ظمأٌ بِقَلبِی لَا یَکَادُ یُسِیغُہ رَشفُ الزُّلَالِ وَلَو شَربتُ بُحُوراً

ترجمہ:۔ میرے دل میں ایسی پیاس ہے کہ امید نہیں کہ اس کو سیراب کرے۔ تھوڑا سا شیریں پانی چاہے میں سمندر کے سمندر پی جاؤں۔

قطعہ:۔ خرم آن فرخندہ طالع را کہ چشم بر چنیں وری او فتد ہر باماد
مستِ مَی بیدار گردد نیم شب مستِ ساقے روزِ محشر بامداد

ترجمہ:۔ مبارک ہو اس خوش نصیب کو جس کی نظر ہر صبح کو ایسے چہرے پر پڑے۔

(۲) شراب پی کر سونے والا آدھی رات کو بیدار ہو جاتا ہے۔اور ساقی کا مست قیامت کے دن کی صبح کو (ہوش میں آئے گا)

حل الفاظ و مطلب:۔ کوئے علاقہ۔گلی۔کوچہ۔ماہرو چاند جیسا چہرہ۔یہاں اس سے مراد معشوق ہے۔تموز ساون کا مہینہ۔اس مہینہ میں ملک ایران میں گرمی شدید پڑتی ہے۔حرورش اس کی گرمی۔حرور وہ لو جو رات کو چلتی ہے۔ سموم دن میں چلنے والی لو۔ ہجر دوپہر کا وقت۔ ضعفِ بشریت انسانی کمزوری۔التجا پناہ۔مترقب انتظار کرنے والا۔امیدوار۔برد ٹھنڈی۔دہلیز گھر کا دروازہ۔ صباحت حسن وجمال۔ تار تاریکی۔ ظلمات اندھیریاں۔کہا جاتا ہے کہ آب حیات تک پہنچنے کے لئے بہت زیادہ تاریکیوں کو عبور کرنا پڑتا ہے۔قدح پیالہ۔ برف آب وہ پانی جس میں برف ملی ہوئی ہو۔عرق گل گلاب کا عرق۔مطیب وہ چیز جو خوشبودار ہو۔دست نگاریں مزین کیا ہوا ہاتھ۔مہندی لگا ہوا ہاتھ۔عمر از سر گرفتم پھر سے زندہ ہو گیا۔ظمأ پیاس۔ قلبی میرا دل۔یسیغہ اس کو سیراب کرتا ہے۔رشف چھینٹے۔زُلال شیریں پانی۔بحور سمندر۔بحر کی جمع ہے۔خرم خوش ہونا۔فرخندہ طالع اچھا نصیب والا۔مبارک قسمت۔بامداد صبح کا وقت۔ مست مَی شراب پی کر مدہوش ہو جانا۔ نیم شب آدھی رات۔ مستِ ساقی ساقی کا مست۔یعنی معشوق کا مست قیامت کے دن کی صبح کو ہوش میں آئے گا۔

مطلب:۔اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ محبت کی پیاس ایسی ہے کہ سمندر کے سمندر پی جانے سے بھی اس کو تسکین نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی محبت عطا فرمائے اور عشق مجازی سے راہ راست دکھلائے آمین۔

حکایت (۱۷):۔ سالے محمد خوارزم شاہ رحمۃ اللہ علیہ با ختا برائے مصلحتے صلح اختیار کرد بجامعِ کاشغر در آمدم پسرے را دیدم بخوبی در غایتِ اعتدال و نہایتِ

جمال چنانکہ در امثال گویند۔

ترجمہ:۔ ایک سال شاہ محمد خوارزم نے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نازل کرے۔ شاہ خطا سے کسی مصلحت کی وجہ سے صلح کرلی تھی۔ میں کاشغر کی جامع مسجد میں آیا ایک لڑکے کو میں نے نہایت حسین اور متناسب الاعضاء دیکھا جیسا کہ ضرب الامثال میں کہتے ہیں۔

نظم: معلمت ہمہ شوخی و دلبری آموخت جفا و ناز عتاب و ستمگری آموخت
من آدمی بچنیں شکل وخوی وقد وروش ندیدہ ام مگر ایں شیوہ از پری آموخت

ترجمہ:۔(۱) تیرے استاد نے ساری شوخی اور دلبری تجھ ہی کو سکھادی۔ جفا اور ناز غصہ اور ظلم سکھادیا۔
(۲) میں نے ایسی شکل وصورت اور خصلت وطریقہ کا آدمی نہیں دیکھا (میں سمجھتا ہوں کہ شاید) تو نے یہ ناز وانداز پری سے سیکھے ہیں۔

مقدمہ نحو زمخشری در دست وہمی خواند ضَرَبَ زَيْدٌ عَمراً وَكَانَ الْمُتَعَدِّى عمرو گفتم اے پسر خوارزم وخطا صلح کردند و زید وعمرو را خصومت ہنوز باقیست بخندید و مولدم پرسید گفتم خاکِ پاک شیراز گفت از سخنانِ سعدی چہ داری گفتم۔

ترجمہ:۔ زمخشری کا مقدمہ نحو ہاتھ میں تھا اور پڑھ رہا تھا زید نے عمر کو مارا۔ اور متعدی عمر ہوا۔ میں نے کہا کہ اے لڑکے خوارزم اور خطا نے صلح کرلی اور زید وعمر کا جھگڑا ابھی تک چل رہا ہے وہ لڑکا ہنسا اور میرا وطن پوچھا میں نے کہا سرزمین شیراز، اس نے کہا سعدی کے کلام تجھے یاد ہیں میں نے کہا!

حلِ الفاظ و مطلب:۔ سالے ایک سال۔ محمد خوارزم کے بادشاہ کا نام ہے۔ اس نسخہ میں محمد خوارزم شاہ ہے۔ مگر صحیح یہ ہے کہ سلطان محمد ہے۔ یہ وہ سلطان محمد ہیں کہ چنگیز خاں سے ان کی جنگ ہوئی۔ اور فتنہ چنگیزی ان ہی کے عہد سے شروع ہوا۔ خوارزم ایک شہر کا نام ہے جو سرحد شمالی ایران پر واقع ہے۔ خطا ترکستان کے ایک شہر کا نام ہے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم) کاشغر ایک شہر کا نام ہے جو توران میں ہے۔ اور غالباً یہ اس وقت اہل خطا اور ترکوں کے قبضہ میں تھا۔ (بحوالہ بالا) برائے مصلحتے کسی مصلحت کی وجہ سے۔ امثال مَثَل کی جمع ہے۔ کہاوت۔ ایں شیوہ یہ طریقہ۔ زمخشری ان کا نام جار اللہ ہے۔ اور زمخشر ایک قصبہ کا نام ہے جو خوارزم کے علاقہ میں واقع ہے۔ جار اللہ اس قصبہ میں پیدا ہوئے تھے اس لئے اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے ان کو زمخشری کہا جاتا ہے۔ ضَرَبَ زَيْدٌ عَمراً اس مثال میں فاعل اور مفعول کو سمجھایا گیا ہے۔ اس لفظ کا استعمال نحو کی کتابوں میں کثرت سے ملے گا۔ المتعدی اس کے لغوی معنی ہیں۔ حد سے گذرنے والا۔ ہنوز ابتک۔

شعر:۔

بُلِيتُ بِنَحوِيٍ يَصُولُ مُغَاضِباً عَلَىَّ كَزَيدٍ فِي مُقَابَلَةِ العَمرو
عَلَىٰ جَرِّ ذَيلٍ لَيسَ يَرفَعُ رَاسَه وَهَل يَستَقِيمُ الرَّفعُ مِن عَامِلِ الجَرِّ

ترجمہ:۔(۱) میں مبتلا کیا گیا ہوں ایک نحوی پر کہ وہ حالت غصہ میں حملہ کرتا ہے۔ میرے اوپر جیسا کہ زید عمرو کے مقابلہ میں۔
(۲) وہ دامن کھینچنے پر اپنا سر نہیں اٹھاتا۔ کیا عامل جر کے آنے سے رفع درست ہو سکتا ہے۔

لختے باندیشہ فرو رفت و گفت غالب اشعارِ او دریں زمیں بزبانِ پارسی ست اگر بگوئی بفہم نزدیک تر باشد گفتم۔

ترجمہ:۔ تھوڑی دیر سوچتا رہا۔ اور بولا کہ سعدی کے اکثر شعر فارسی زبان کے یہاں مشہور ہیں اگر وہ سنائیں تو سمجھنے میں زیادہ آسانی ہو میں نے یہ شعر پڑھے۔

مثنوی:۔ طبع ترا تا ہوس نحو کرد صورتِ عقل از دل ما محو کرد
اے دلِ عشاق بدامِ تو صید ما بتو مشغول و تو با عمرو زید

ترجمہ:۔(۱) جب سے طبیعت نے تجھے نحو پڑھنے کی خواہش پیدا کر دیا، عقل کی صورت کو ہمارے دل سے زائل کر دیا
(۲) اے وہ شخص کہ عاشقوں کا دل تیرے جال میں شکار ہو گیا۔ ہم تو تجھ میں مشغول ہیں اور تو عمر اور زید میں۔

بامداداں کہ عزمِ سفر مصمم شد مگر کسے از کاروانیاں گفتہ بودش کہ فلاں سعدی ست دواں آمد و تلطف کرد و تاسف خورد کہ چندیں مدت چرا نگفتی کہ منم تا شکرِ قدوم بزرگاں را بخدمت میاں بستمے گفتم۔

ترجمہ:۔ صبح کے وقت جب سفر کا ارادہ پختہ ہو گیا تو شاید قافلے والوں میں سے کسی نے اسکو بتا دیا تھا کہ فلاں شخص سعدی ہے وہ دوڑتا ہوا آیا اور نرمی سے باتیں کیں اور افسوس کیا کہ اتنی دیر تک آپ نے بتایا کیوں نہیں کہ (سعدی) میں ہوں تا کہ بزرگوں کے تشریف لانے کے شکریہ میں خدمت کرنے کیلئے کمر باندھتا، میں نے کہا۔

مصرع:۔ باوجودت ز من آواز نیاید کہ منم

ترجمہ:۔ تیرے ہوتے ہوئے مجھ سے کہا نہ گیا کہ میرا بھی وجود ہے۔

گفتا چہ شود اگر دریں خطہ روزِ چند بر آسانی تا بخدمت مستفید گردیم گفتم نتوانم

بحکم ایں حکایتِ منظوم۔

ترجمہ:۔ محبوب نے کہا کہ کیا حرج ہے کہ اگر آپ اس خطہ میں چند روز آرام فرمائیں۔ تاکہ مجھے خدمت کا موقع ملے اور آپ کی خدمت سے استفادہ کر دں۔ میں نے کہا کہ اس حکایت منظوم کی وجہ سے مجھ سے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

حل الفاظ و مطلب :۔ بلیتۂ میں مبتلا کیا گیا ہوں۔ عاشق بنادیا گیا ہوں۔ بنحوی ایک عالم نحو کا۔ یصول حملہ آور ہوتا ہے، حملہ کرتا ہے۔ مغاضبا ترکیب میں حال واقع ہے۔ حالت غضب میں۔ علیَّ ضمیر مجرور متصل ہے، مجھ پر۔ کزید میں کاف تشبیہ ہے۔ جر کھینچنا۔ ذیل دامن۔ یرفع اٹھاتا ہے۔ رأسی اپنا سر۔ یستقیم درست ہوتا ہے۔ ٹھیک ہوتا ہے۔ عامل عمل دینے والا۔ لختے تھوڑی دیر۔ غالب اشعار او اس کے اکثر اشعار۔ دریں زمین اس سرزمین میں۔ فہم نحو سمجھنا۔ طبع ترا الخ یعنی جب تک تیری طبیعت نے تیرے واسطے ہوس نہیں کردیا۔ صورت عقل عقل کی صورت۔ مراد جوہر عقل ہے۔ ازدل ما ہمارے دل سے۔ محو کرد مٹادیا۔ دل عشاق عاشقوں کا دل۔ بدام تو تیرے جال میں۔ مابتو مشغول ہم تجھ میں مشغول ہیں۔ یعنی ہم کو تمہارا خیال رہے گا۔ وتو باعمر وزید اور تو ضرب زید عمروا میں مشغول ہے یعنی اس قسم کی نحوی مثالوں کے حفظ کرنے میں مشغول رہے گا۔ اور تجھ کو میرا کوئی خیال نہیں ہے۔ عزم پختہ ارادہ۔ مصمم پختہ۔ پکا۔ کاروانیاں وہ حضرات جو قافلے میں شریک ہیں۔ دواں دوڑے ہوئے۔ تلطف مہربانی کرنا۔ تاسف افسوس کرنا۔ منم میں ہوں۔ مُراد شیخ سعدی ہیں۔ قدوم تشریف لانا۔ میاں کمر۔ باوجودت مطلب یہ ہے کہ جب سے تو قریب ہوگیا ہے مجھے اپنی کوئی خبر نہیں رہی۔ اسی وجہ سے اپنے متعلق میں نے کچھ بیان بھی نہیں کیا۔ گفتا اس نے کہا۔ دریں خطہ اس سرزمین میں۔ خطہ زمین کے ایک حصہ کو کہتے ہیں۔ روز چند چند دن۔ بحکم اس وجہ سے۔

بزرگے دیدم اندر کوہسارے	قناعت کردہ از دنیا بغارے
چرا گفتم بہ شہر اندر نیائی	کہ بارے بندی از دل برکشائی
بگفت آنجا پریرویان نغزند	چو گل بسیار شد پیلاں بلغزند

ترجمہ:۔(۱) میں نے ایک بزرگ کو ایک پہاڑ کے اندر دیکھا۔ کہ دنیا کی تمام چیزوں میں سے صرف ایک غار میں قناعت کی تھی۔

(۲) میں نے کہا تو شہر میں کیوں نہیں آتا۔ کہ دل کے رنج والم کو ذرا دور کردیں۔

(۳) اس نے کہا وہاں اچھے اچھے حسین رہتے ہیں۔ اور جب کیچڑ زیادہ ہو جاتی ہے تو ہاتھی بھی پھسل جاتے ہیں۔

ایں بگفتیم و بوسہ بر روئے یکدیگر دادیم و وداع کردیم۔

ترجمہ:۔ یہ باتیں ہوئیں اور ہم نے ایک دوسرے کا منہ چوما اور ایک دوسرے کو رخصت کردیا۔

مثنوی:۔ بوسہ دادن بروئے یار چہ سود　　ہم دراں لحظہ کردنش پدرود
سیب گفتی وداع یاراں کرد　　روئے زیں نیمہ سرخ وزاں روزرد

ترجمہ:۔(۱)یار کے چہرے پر بوسہ دینے کا کیا فائدہ ہے۔جب اسی وقت اس کو رخصت بھی کرنا ہے۔
(۲)تو کہے گا کہ سیب نے دوستوں کو رخصت کر دیا ہے۔اسی وجہ سے اسطرف آدھا چہرہ سرخ اور اُس طرف چہرہ زرد ہے۔

شعر:۔ إِن لَّم أَمُتْ يَوْمَ الْوَدَاعِ تَأَسُّفاً　لَا تَحْسَبُونِي فِي الْمَوَدَّةِ مُنْصِفاً

ترجمہ:۔اگر میں دوست کی رخصت کے دن غم سے نہ مر جاؤں۔تو آپ مجھے محبت میں منصف خیال نہ کیجئے گا۔
حل الفاظ و مطلب:۔ کوہسار پہاڑ۔غار پہاڑ کی گہرائی والا حصہ۔کھو۔ گفتم میں نے اس سے کہا۔چرا شہر اندر نیائی تو شہر میں کیوں نہیں آتا ہے۔بندی از دل الخ افسردہ ہونا۔پری رویاں وہ حضرات جن کے چہرے پریوں کی طرح خوبصورت ہیں۔ بلغزند پھسل جاتے ہیں۔مطلب یہ ہے کہ جب کیچڑ زائد ہو جاتی ہے تو ہاتھی بھی اس جگہ پھسل جاتا ہے۔اس طرح اس حسین چہرہ والوں سے کسی پرہیزگار آدمی کا بچنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ وداع رخصت کرنا۔پدرود رخصت کرنا۔یہ لفظ اصل میں پ دردو تھا۔جس کے معنی ہیں دعا کرنا۔جب کسی کو رخصت کرتے ہیں تو دعا دے کر رخصت کرتے ہیں۔اس لئے اس معنی میں استعمال کیا جانے لگا۔اور تخفیف کیلئے دال کو ساکن کر دیا گیا۔سیب گفتی الخ تم کہو گے سیب نے دوست کو رخصت کیا ہے اسی وجہ سے غم افسوس میں آدھا سرخ اور آدھا زرد ہو گا۔ ان لم امت الخ اگر فراق کا غم کھا کر میں مر نہ جاؤں تو محبت میں تو مجھے انصاف کرنیوالا نہ جاننا۔خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس حکایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی محبت کا منتہا جدائی ہے۔ اور تمام تعلقات حدوث پذیر ہیں۔البتہ وہ محبت جس میں کوئی گندگی نہ ہو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حکایت (۱۸) :۔ خرقہ پوشے در کاروانِ حجاز ہمراہ ما بود یکے از امرائے عرب مر اورا صد دینار بخشید تا قربانی کند دزدانِ خفاجہ ناگاہ بر کارواں زدند و پاک بردند بازرگاں گریہ وزاری کردن گرفتند و فریادِ بیفائدہ خواندن۔

ترجمہ:۔ایک گدڑی پہننے والا فقیر حجاز جانے والے قافلے میں ہمارے ہمراہ تھا۔عرب کے امیروں میں سے ایک شخص نے خاصکر اسی کو سو اشرفیاں دیں۔تاکہ (حج کے بعد) قربانی کرے۔خفاجہ کے ڈاکوؤں نے اچانک اس قافلہ پر حملہ کیا۔اور تمام مال لوٹ لیا۔سوداگروں نے رونا پیٹنا شروع کر دیا اور بے فائدہ فریاد کرنی شروع کی۔

شعر:۔ گر تضرع کنی و گر فریاد　　دزد زر باز پس نخواہد داد

ترجمہ:۔چاہے تو گڑگڑالے اور چاہے چلائے۔چور لوٹ کا مال واپس نہیں کرے گا۔

مگر آن درویش صالح کہ بر قرار خویش ماندہ بود وتغیرے درو نیامدہ گفتم مگر آں معلوم ترا دزد نبرد گفت بے ببردند لیکن مرا با آں الفتے چناں نبود کہ بوقت مفارقت خستہ دلی باشد۔

ترجمہ:۔ لیکن وہ فقیر نیک بخت بدستور اپنے سکون پر باقی رہا۔ اور کوئی تغیر اس کے اندر پیدا نہیں ہوا تھا۔ میں نے کہا کہ شاید تیرے اس روپیہ کو ڈاکو نہیں لے گئے؟ اس نے جواب میں کہا ہاں لے گئے۔ لیکن مجھ کو اس مال کے ساتھ ایسی الفت و محبت نہ تھی۔ کہ جدائی کے وقت دل رنجیدہ ہو۔

بیت:۔ نباید بستن اندر چیز وکس دل کہ دل برداشتن کاریست مشکل

ترجمہ:۔ آدمی کو اور کسی چیز سے دل نہ لگانا چاہئے۔ کیونکہ دل کا جدا کرنا بڑا مشکل کام ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ خرقہ گدڑی۔ معمولی کپڑا۔ پوش پوشیدن سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ پہننے والا۔ ہمراہ ساتھ۔ امراء عرب عرب کے سردار۔ دزدان خفاچہ اس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ ایک قوم کا نام ہے جو مکہ کی راہ میں آباد تھی۔ ان میں کے اکثر لوگ جرائم پیشہ تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ بنی عامر کے لوگ ہیں۔ اور بعض اہل لغت نے لکھا ہے کہ ایک قسم کے ڈاکوؤں کا گروہ ہے جو عرب کا رہنے والا تھا۔ ناگاہ اچانک۔ پاک بردند سب کا سب لوٹ کر لے گئے۔ معلوم روپیہ۔ پیسہ۔ خستہ دلی دل کا شکستہ ہونا۔ کہ دل برداشتن کسی سے دل لگالینے کے بعد اس سے دل کو جدا کرنا بہت ہی مشکل کام ہے۔

گفتم موافق حال من ست ایں چہ گفتی کہ مرا در عہد جوانی باجوانے اتفاق مخالطت بود و صدق مودّت تا بجائے کہ قبلہ چشم جمال او بودے وسود سرمایہ عمرم وصال او

ترجمہ:۔ میں نے کہا جو آپ نے فرمایا۔ میرے حال کے موافق ہے اس لئے کہ مجھ کو جوانی میں ایک نوجوان سے ملنے جلنے کا اتفاق ہو گیا تھا۔ دوستی کا اخلاص اس درجہ تک تھا کہ اس کا جمال میری نگاہ کا قبلہ رہتا تھا۔ اور اسکا وصال میری عمر کے سرمایہ کا نفع تھا۔

قطعہ:۔ مگر ملائکہ بر آسماں وگرنہ بشر بحسن صورت او در زمی نخواہد بود
بدوستے کہ حرام ست بعد از وصحبت کہ ہیچ نطفہ چنو آدمی نخواہد بود

ترجمہ:۔ (۱) شاید آسمان پر فرشتہ بھی نہ ہو ورنہ کم از کم آدمی۔ اس کے حسن و صورت کا زمین پر نہ ہوگا۔
(۲) قسم ہے اس دوست کی جس کے بعد دوستی حرام ہے۔ کہ کوئی نطفہ ایسے حسین آدمی کی شکل اختیار نہیں کریگا۔

تا گہے پائے وجودش بگل عدم فرورفت ودود فراق از دودمانش بر آمد روزہا بر سر

فاتش مجاورت کردم واز جملہ کہ بر فراق او گفتم یکے ایں بود

ترجمہ:۔ اچانک اس کے وجود کا پاؤں عدم کی کیچڑ میں دھنس گیا۔ اور جدائی کا دھواں اس کے خاندان سے اٹھا۔
میں ان اسکی خاک پر مجاورت کیا، اور ان تمام اشعار میں سے جو اسکے فراق میں میں نے کہے ایک یہ قطعہ بھی تھا۔

قطعہ:۔ کاج کاں روز کہ در پائے تو شد خارِ اجل — دستِ گیتی بزدے تیغِ ہلاکم بر سر
تادریں روز جہاں بے تو ندیدے چشم — ایں منم بر سرِ خاکِ تو کہ خاکم بر سر

ترجمہ:۔ (۱) کاش جس روز تیرے پاؤں میں موت کا کانٹا چبھا تھا۔ زمانے کا ہاتھ میرے سر پر ہلاکت کی تلوار مارتا۔
(۲) کہ ان دنوں میری آنکھ زمانے کو تیرے بغیر نہ دیکھتی۔ یہ میں تیری قبر پر بیٹھا ہوں کہ میرے سر پر خاک پڑے

قطعہ:۔ آنکہ قرارش نگرفتے وخواب — تا گل ونسریں نفشاندے نخست
گردش گیتی گل وریش بریخت — خار بنا بر سر خاکش بُرست

ترجمہ:۔ (۱) وہ شخص جس کو نہ چین پڑتا تھا اور نہ نیند آتی تھی۔ جب تک گلاب اور سیوتی پہلے نہ بچھائے جاتے۔
(۲) زمانے کی گردش نے اس کے چہرے کے پھول کو بکھیر دیا۔ اور کانٹوں کی جھاڑیاں اس کی قبر پر اگ آئیں۔

حل الفاظ و مطلب:۔ در عہد جوانی جوانی کے زمانے میں۔ مخالطت میل جول۔ تعلق۔ صدق مودت دوستی کی سچائی۔ قبلۂ چشم جمال او بود میری آنکھیں اس کے حسن کی طرف رہتی تھیں۔ گویا اس کا حسن قبلۂ چشم تھا۔ سود سرمایہ سرمایہ کا نفع۔ وصال ملنا۔ مطلب یہ ہے کہ اس کی ملاقات میری زندگی کا سرمایہ تھا۔ مگر حرف شرط ہے۔ بشر انسان۔ حسن صورت اچھی صورت۔ زمی اصل میں زمین تھا۔ وزن شعری کی وجہ سے نون گر گیا۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس جیسا حسین وجمیل پایا جانا ممکن ہو تو فرشتے ہی ہو سکتے ہیں۔ ورنہ زمین میں تو اس جیسا خوبصورت ہونا مشکل ہے۔ بدوستی الخ اس دوست کی قسم کہ جس سے جدائی کے لئے کسی دوسرے سے دوستی کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ اس لئے کہ کوئی نطفہ اس حسین وجمیل کی صورت میں نہ آسکے گا۔ ناگہے اچانک۔ وجود موجود رہنا۔ زندہ رہنا۔ گل عدم موت کی مٹی۔ دود فراق جدائی کا دھواں۔ دودماں گھر۔ خاندان کے لوگ۔ بر سر خاکش اس کی قبر کے پاس۔ مطلب یہ ہے کہ میرے محبوب کی اچانک موت واقع ہو گئی اور اس کے خاندان سے جدائی کا دھواں اٹھا۔ میں روزانہ اس کی قبر پر جاتا اور مجاورت کرتا اور اس کی قبر پر میں نے بہت سے اشعار پڑھے ہیں ان اشعار میں سے جو میں نے اس کے فراق میں کہے ہیں ایک قطعہ یہ ہے کاش جس دن تیری موت واقع ہوئی۔ زمانے کا ہاتھ میرے سر پر ہلاکت کی تلوار مارتا۔ یعنی میری ہلاکت بھی ہو جاتی اور ہم دونوں ایک ساتھ رہتے تاکہ آج کے دن میری آنکھ تیرے بغیر دنیا کو نہ دیکھتی۔ الخ درپائے تو شد خار اجل تیرے پیر میں موت کا کانٹا چبھ گیا۔ یعنی تو مر گیا۔ دستِ گیتی زمانہ کا ہاتھ۔ بزدے زدن سے زدے ماضی تمنائی ہے۔ اور ب زائد ہے۔ مارتا۔ تیغ تلوار۔ قرارش اس کا سکون۔ خواب سونا۔ آرام کرنا۔ گل پھول۔ نسرین

سوتی۔ مطلب یہ ہے کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ میرے محبوب کو پھولوں کے بستر کے بغیر نیند نہیں آتی تھی اور چین وسکون حاصل نہیں ہوتا تھا اس کا پھول جیسا چہرہ برباد ہوگیا ہے اور اس کی قبر پر کانٹوں کے درخت اُگ آئے ہیں۔ برست ب زائد ہے۔ رُست واحد غائب کا صیغہ ہے۔ اُگ آیا ہے۔

بعد از مفارقتِ او عزم کردم ونیتِ جزم کہ بقیتِ زندگانی فرشِ ہوس در نوردم وگردِ مجالست نگردم۔

ترجمہ:۔ اسکی جدائی کے بعد میں نے ارادہ کرلیا اور پکی نیت کی کہ باقی زندگانی میں شوق کا فرش لپیٹ دوں گا اور کسی کے پاس بیٹھنے کے قریب نہ پھٹکوں گا۔

قطعہ:۔

دوش چوں طاؤس مے نازیدم اندر باغِ وصل دیگر امروز از فراقِ یار می پیچم چو مار

سودِ دریا نیک بودے گر نبودے بیمِ موج صحبتِ گل خوش بُدے گر نیستے تشویشِ خار

ترجمہ:۔ (۱) کل رات میں وصل کے باغ میں مور کی طرح ناز کرتا پھرتا تھا۔ اور آج دوست کی جدائی سے سانپ کی طرح پیچ وتاب کھا رہا ہوں۔

(۲) دریا کا فائدہ اچھا ہوتا اگر موج کا خطرہ نہ ہوتا۔ پھول کی صحبت اچھی لگتی اگر کانٹے کی تشویش نہ ہوتی۔

حلِّ الفاظ ومطلب:۔ مفارقت ع جدائی۔ عزم ارادہ۔ جزم پکا ارادہ۔ دوش گذرا ہوا زمانہ۔ گذشتہ رات فرش ہوس نوردم میں عشق بازی نہیں کروں گا۔ طاؤس مور۔ از فراق یار دوست کی جدائی کی وجہ سے۔ پیچم بل کھا رہا ہوں۔ پیچ وتاب کر رہا ہوں۔ چو مار سانپ کی طرح۔ سودِ دریا دریا کا فائدہ۔ مثال کے طور پر سیر کرنا۔ موتی حاصل کرنا وغیرہ۔ تشویشِ خار کانٹے کی فکر۔ بُدے اصل میں بودے تھا ماضی تمنائی ہے۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دنیا کی ہر چیز فانی اور زائل ہونے والی ہے۔ کسی چیز سے دل نہ لگانا چاہئے۔ تاکہ اس کے جاتے رہنے پر تکلیف محسوس نہ ہو۔

حکایت (۱۹):۔ یکے را از ملوکِ عرب حدیث لیلیٰ ومجنوں وشورشِ حالِ وے بگفتند کہ با کمال وفضل وبلاغت سر در بیاباں نہادہ است زمامِ اختیار از دست دادہ بفرمودش تا حاضر آوردند وملامت کردن گرفت کہ درِ شرفِ نفسِ انساں چہ خلل دیدی کہ خوئے بہائم گرفتی وترکِ صحبتِ مردم گفتی مجنوں بنالید وگفت۔

ترجمہ:۔ لوگوں نے عرب کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ سے لیلیٰ مجنوں کا قصہ اور اس کی پریشان حالی بیان کی کہ باوجود کامل فضیلت اور بلاغت کے بیاباں میں سر رکھا ہوا ہے۔ اور اختیار کی باگ مجنوں نے ہاتھ سے دیدی

ہے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اسکو حاضر کرو، حکم کے مطابق حاضر کیا گیا، بادشاہ نے اس کو ملامت کرنی شروع کی کہ انسان کی ذات کی بزرگی میں تو نے کیا خرابی دیکھی ہے کہ چوپایوں کی عادت اختیار کی۔ اور تو نے آدمیوں کی صحبت چھوڑی۔ مجنوں رونے لگا اور کہا۔

شعر:۔ وَرُبَّ صَدِيقٍ لَامَنِي فِي وِدَادِهَا   أَلَمْ يَرَهَا يَوماً فَيُوضِحَ لِي عُذْرِي

ترجمہ:۔ اور بہت سے دوستوں نے اس لیلیٰ کی محبت میں مجھے ملامت کی۔ کیا انہوں نے اس کو کسی دن نہیں دیکھا کہ میرا عذر محبت ان پر واضح ہو جاتا۔

قطعہ:۔ کاج کانانکہ عیب من گفتند   رویت اے دلستاں بدیدندے
تابجائے ترنج در نظرت   بیخبر دستہا بریدندے

ترجمہ:۔ (۱) کاش کہ وہ لوگ جنھوں نے مجھے برا کہا۔ اے معشوق تیری صورت دیکھ لیتے۔
(۲) تاکہ بجائے لیموں کے تیرے سامنے۔ بے خبری کی حالت میں ہاتھ کاٹ لیتے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ حدیث لیلیٰ و مجنوں لیلیٰ اور مجنوں کا قصہ۔ مجنوں کا نام قیس تھا۔ اور وہ بنی عامر کے قبیلے سے تھا۔ وہ فاضل اور ادیب تھا جسکی تصنیفات میں ایک دیوان موجود ہے۔ شورش پریشانی۔ فضل فضیلت۔ بزرگی۔ بلاغت موقع اور محل کے مطابق کلام کرنا۔ بیاباں جنگل۔ زمام باگ۔ لگام۔ حاضر آوردند لوگوں نے حاضر کیا۔ ملامت کردن گرفت ملامت کرنی شروع کردی۔ شرف شرافت، بزرگی۔ نفس ذات۔ خلل خرابی۔ خوئے فضیلت۔ عادت۔ بنالید ب زائد ہے رویا۔ رُبَّ صدیق بہت سے دوست۔ لامنی مجھے ملامت کی۔ وداد محبت۔ فَيُوضِحَ ظاہر کر دیتا۔ عذری میرا عذر۔ مطلب یہ ہے کہ بہت سے دوستوں نے لیلیٰ کی محبت میں میری برائی بیان کی۔ اگر میرے وہ سارے دوست لیلیٰ کو دیکھتے تو مجھ کو اس کی محبت میں معذور خیال کرتے۔ کاج کاش۔ کانانکہ کاف موصولہ ہے۔ اور آناں آں کی جمع ہے۔ جو اسم اشارہ ہے۔ رویت میں ت واحد حاضر کی ضمیر ہے۔ تیرا چہرہ۔ ترنج لیموں کی بڑی قسم۔ دستہا بریدندے تو اپنے ہاتھوں کو کاٹ ڈالتے۔ اس میں حضرت یوسفؑ اور زلیخا کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب مصر کی عورتوں نے زلیخا کو یہ کہہ کر طعنہ دینے لگیں کہ تو اپنے غلام کے عشق میں مبتلا ہے تو زلیخا نے ان عورتوں کی دعوت کی اور ایک ایک چھری اور ایک ایک لیموں سب کے ہاتھ میں دیکر حضرت یوسفؑ کو سب کے سامنے بلایا سب پر ایک کیفیت محویت طاری ہو گیا۔ اور بجائے لیموں تراشنے کے سب نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تو زلیخا نے کہا۔ فذالکنّ الذی الخ یہی وہ یوسفؑ ہیں جن کے بارے میں تم مجھ کو برا بھلا کہتی تھیں۔ اور مجھے طعنہ دیا کرتی تھیں الخ۔ پورا واقعہ سیرت کی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔ (حاشیہ مترجم گلستاں)

تا حقیقتِ معنیٰ بر صورتِ دعویٰ گواہی دادے کہ فَذَالِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ ملک را در دل آمد کہ جمال لیلیٰ مطالعت کند تا چہ صورت است کہ موجب چندیں

فتنہ است پس بفرمودش طلب کردن در احیائے عرب بگردیدند وبدست آوردند وپیش مَلِک در صحن سراچہ بداشتند مَلِک در ہیئتِ او تامل کرد در نظرش حقیر آمد بحکم آنکہ کمترین خِدَم حرم بجمال ازو پیشتر بود وبزینت بیشتر مجنوں بفراست دریافت وگفت از دریچہ ٔچشم مجنوں بایستے در جمالِ لیلیٰ نظر کردن تا سرِّ مشاہدتِ او بر تو تجلّی کند۔

ترجمہ:۔ تاکہ بات کی حقیقت دعوئی کے ظاہر پر گواہی دیتی کہ پس وہی شخص ہے کہ تم نے اس کے بارے میں مجھے ملامت کی۔ بادشاہ کے دل میں آیا کہ لیلیٰ کی خوبصورتی دیکھ لے کہ کیسی صورت ہے کہ اتنے فتنے کا سبب ہے پس اس کے بُلانے کا حکم دیا۔ (خدام شاہی) عرب کے قبیلوں میں پھرے اور لیلیٰ کو پالیا۔ اور بادشاہ کے سامنے ایک چھوٹے خیمہ کے صحن میں اس کو ٹھہرایا بادشاہ نے اس کی صورت پر غور کیا اور اس کی نظر میں بُری معلوم ہوئی اس وجہ سے کہ شاہی محل کی ادنیٰ لونڈیاں حسن وجمال میں اس سے کہیں زیادہ تھیں اور آرائش میں اس سے بڑھی ہوئی تھیں۔ اس بات کو مجنوں نے بھی فراست سے سمجھ لیا۔ اور کہا کہ مجنوں کی آنکھ کے دریچے سے لیلیٰ کے جمال پر نظر کرنی چاہئے تاکہ اس کے دیکھنے کا بھید تیرے اوپر ظاہر ہو۔

شعر: مَا مرَّ مِن ذِکرِ الحِمیٰ بِمَسمَعِی لَو سَمِعَت وُرقُ الحِمیٰ صَاحَت مَعِی
یَا مَعشَرَ الخُلّانِ قُولُو اِلمُعا فِی لَستَ تَدرِی مَا بِقَلبِ المُوجَعِ

ترجمہ:۔ (۱) جو کچھ کہ سبزہ زار کا ذکر کرنے سے میرے کانوں میں گذرا ہے۔ اگر سبزہ زار کے کبوتر سنتے تو میرے ساتھ چیخنے لگتے۔

(۲) اے دوستوں کی جماعت تم بے عشق آدمی سے کہدو۔ کہ تو نہیں جانتا جو کچھ دردمند کے دل میں ہے۔

حلّ الفاظ ومطلب :۔ مطالعہ کند مطالعہ کریں۔ دیکھیں۔ چہ صورت است کہ کیسی صورت ہے۔ سراچہ چھوٹا گھر۔ چھوٹا خیمہ۔ ہیئت صورت۔ ساخت۔ حقیر بُرا۔ بحکم اس وجہ سے۔ کمترین ادنیٰ۔ خدم حرم شاہی لونڈیاں۔ بجمال خوبصورتی میں۔ ازو اس سے یعنی لیلیٰ سے۔ فراست ذہانت سمجھداری۔ سرّ مشاہدہ دیکھنے کا راز۔ دریچہ روزن۔ سوراخ۔ تجلّی ظاہر ہونا۔ مرّ گذرا ہے۔ الحمیٰ فرودگاہ۔ بمسمعی میرے کانوں میں۔ وُرقِ الحِمیٰ فرودگاہ کے کبوتر۔ صاحت چیخی۔ الخلان خلیل کی جمع ہے۔ دوست واحباب۔ المعافی وہ شخص جو عشق سے خالی ہو۔ لَستَ تدری تو نہیں جانتا۔ الموجع دردمند۔ شعر کا مطلب یہ ہے کہ محبوبہ ومعشوقہ کی فرودگاہ کا تذکرہ جو میں نے سنا ہے۔ اس پر میں رو رہا ہوں۔ اگر اس کو کبوتریاں سن لیتیں تو میرے ساتھ وہ بھی چیخنے لگتیں۔ اے دوستوں کی جماعت تم ایسے شخص سے کہدو جس کے دل میں عشق نہیں ہے تم اس درد سے واقف نہیں ہو جو ایک دردمند کے دل میں ہوتا ہے۔

نظم:۔ تندرستاں را نباشد درد ریش جز بہ ہمدردے نگویم درد خویش
گفتن از زنبور بیحاصل بود باکیے در عمر خود ناخوردہ نیش
تا ترا حالے نباشد ہمچو ما حال ما باشد ترا افسانہ پیش

ترجمہ:۔(۱) تندرستوں کو زخمی سے ہمدردی نہیں ہوتی۔ میں اپنا درد اپنے ہمدرد کے سوا کسی سے بیان نہیں کرتا۔
(۲) بھڑ کا ذکر اس شخص کے سامنے بے فائدہ ہے۔ جس نے اپنی پوری عمر میں ڈنک نہ کھایا ہو۔
(۳) جب تک تیرا حال ہم جیسا حال نہ ہوگا۔ ہمارا حال تیرے سامنے فرضی قصہ ہوگی۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ ریش زخم۔ درد خویش اپنا درد۔ گفتن کہنا۔ زنبور بھڑ۔ جمع زنابیر۔ در عمر خود اپنی پوری زندگی میں۔ نیش تکلیف۔ مطلب یہ ہے کہ بھڑ کا کاٹنے کی تکلیف اس شخص سے بیان کرنا جس کو ایک مرتبہ بھی بھڑ نے نہ کاٹا ہو بے فائدہ اور بیکار ہے۔ ہمچو ما ہماری طرح۔ افسانہ من گھڑت کہانی۔ اس حکایت و اشعار سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔(۱) عاشق کی محبت کے لئے ظاہری خدوخال کا حسین و جمیل ہونا ضروری نہیں۔(۲) عشق میں مبتلا کو ملامت نہ کرنی چاہئے بلکہ اس کو معذور سمجھنا چاہئے۔(۳) دوسرے کی تکلیف کا اندازہ صحیح معنی میں اس شخص کو ہوسکتا ہے جو خود کبھی تکلیف میں مبتلا ہوا ہو۔ (بہارستاں شرح گلستاں)

حکایت (۲۰):۔ قاضی ہمدان را حکایت کنند کہ با نعلبند پسرے سرخوش بود و نعلِ دلش در آتش روزگارے در طلبش متلہف بود و پویاں و مترصد و جویاں و بر حسبِ واقعہ گویاں۔

ترجمہ:۔ ہمدان کے قاضی کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک نعلبند کے لڑکے پر عاشق تھا اور اس بارہ میں بے قرار تھا۔ ایک زمانے تک اس کی جستجو میں رنجیدہ تھا۔ اور دوڑ دھوپ کر رہا تھا۔ منتظر اور متلاشی تھا اور واقعہ کے مطابق یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

نظم:۔ در چشم من آمد آں سہی سرو بلند بربود دلم ز دست و در پای فگند
ایں دیدۂ شوخ می برد دل بکمند خواہی کہ بکس دل ندہی دیدہ ببند

ترجمہ:۔(۱) وہ سیدھا سرو بلند میری آنکھوں میں سما گیا۔ میرا دل ہاتھ سے چھین لیا اور قدموں میں ڈال دیا۔
(۲) یہ شوخ نظر دل کو کمند میں پھنساتی ہے۔ اگر تو چاہے کہ کسی کو دل نہ دے تو آنکھ بند کر۔

شنیدم کہ در گذرے پیش قاضی باز آمد برخے ازاں مقالہ بہ سمعش رسیدہ و زائد الوصف رنجیدہ دشنام بے تحاشا دادن گرفت و سقط گفتن و سنگ برداشت و ہیچ

ازبیحرمتی نگذاشت قاضی ہمدان را گفت از علمائے معتبر کہ ہمعنان او بود۔

ترجمہ:۔ میں نے سنا ہے کہ ایک راستہ میں قاضی کے سامنے پھر آ گیا تھوڑی سی وہ گفتگو اس سے کان میں پہنچ چکی تھی۔ اور وہ لڑکا بہت زیادہ رنجیدہ تھا بے تحاشا گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اور برا بھلا کہنے لگا۔ اور پھر اتنی بے عزت کرنے کی کوئی بات نہ چھوڑی۔ قاضی نے ایک معتبر عالم سے جو اس کا ساتھی تھا کہا۔

آں شاہدی و خشم گرفتن بینش وآں عقدہ بر ابروئے ترش شیرینش

ترجمہ:۔ وہ معشوق پن اور وہ اس کا غصہ کرنا دیکھو۔ اور وہ سلوٹ اس کی ترش اور شیریں بھووں پر۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ قاضی ہمدان ہمدان کا قاضی۔ ہمدان عراق عجم کے ایک شہر کا نام ہے۔ نعل بند پسرے نعل بنانے والے کا لڑکا۔ سرخوش عشق و محبت۔ نعل در آتش اس کے دل کی نعل۔ یعنی دل آگ میں اس طرح جل رہا تھا جس طرح نعل آگ میں جلتی ہے۔ نعل جس پر کسی کا نام لکھ کر ڈال دیا جاتا ہے تاکہ جس کا نام لکھا ہے اس کا دل جلے اور وہ پریشان ہو۔ متلہف افسوس کرنے والا۔ غمگین۔ مترصد انتظار کرنے والا۔ جویاں تلاش کرنے والے۔ پویاں دوڑنے والے۔ حسب موقع۔ موافق۔ گویاں کہنے والے۔ چشم من میری آنکھ۔ سہی سین اور ہاء کے کسرہ کے ساتھ۔ سیدھا ہونا۔ سرو وہ درخت ہے جو بالکل سیدھا اور لمبا ہوتا ہے۔ اس سے معشوق کے قد کو تشبیہ دی جاتی ہے۔ پائی افگند پامال کر دیا۔ شوخ گستاخ یہ لفظ دیدہ کی صفت واقع ہے۔ گذرے ایک راستہ۔ ازاں اس سے زائد۔ یعنی قاضی کے عشق سے زائد۔ مقالہ گفتگو۔ زائد الوصف وہ وصف جو بیان سے باہر ہو۔ بے تحاشا اس کے مجازی معنی ہیں۔ بے دھڑک، بلا اندیشہ۔ معتبر جن کی بات قابل اعتبار ہو۔ ہمعنان ساتھی۔ ہمعصر۔ ہمراہ۔ عقدہ پیشانی کا گرہ۔ ابروئے ترش غضبناک بھوئیں۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ عہدیدار کو عشق بازی وغیرہ سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ خصوصاً نو عمر لڑکوں اور کمینہ زادوں سے اور دوستوں کے لئے مناسب ہے کہ وہ ان کو سمجھائیں۔ نیز اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بادشاہ کو علماء اور فضلاء کی لغزش پر درگذر کرنا چاہئے اور بغیر دیکھے کسی کے عیب پر یقین نہیں کر لینا چاہئے۔

ضَربُ الحبیب زبیبٌ

ترجمہ:۔ دوست کی مار کشمش ہے۔

بیت:۔ از دستِ تو مشت بر دہاں خوردن خوشتر کہ بدستِ خویش نان خوردن

ترجمہ:۔ تیرے ہاتھ سے منہ پر گھونسا کھانا۔ بہتر ہے اپنے ہاتھ سے روٹی کھانے سے۔

ہمانا از و قاحتِ او بوئے سماحت می آید

ترجمہ:۔ یقینی ہے کہ اس کی بے شرمی سے جوانی کی بو آتی ہے۔

فرد ؎ انگور نو آوردہ ترش طعم بود روزِ دو سہ صبر کن کہ شیریں گردد

ترجمہ:۔ نیا آیا ہوا انگور کھٹا ہوتا ہے۔ دو تین دن صبر کر کہ میٹھا ہو جائے۔

ایں بگفت و بمسندِ قضا باز آمد تنے چند از بزرگانِ عدول کہ در مجلسِ حکم وے بودندے زمینِ خدمت بوسیدند کہ باجازت سخنے در خدمت بگوئیم اگرچہ ترکِ ادب ست و بزرگاں گفتہ اند

ترجمہ:۔ یہ کہا اور قضا کی مسند پر واپس آیا۔ عادل بزرگوں میں سے چند لوگوں نے جو قاضی کی کچہری میں نوکر تھے ادب کے ساتھ زمین کو چوما اور کہا کہ اگر اجازت دیجئے تو خدمت میں عرض کروں۔ اگرچہ یہ گستاخی ہوگی اور بڑے لوگوں نے کہا ہے

بیت ؎ نہ در ہر سخن بحث کردن رواست خطا بر بزرگاں گرفتن خطاست

ترجمہ:۔ ہر بات میں بحث کرنا جائز نہیں ہے۔ بزرگوں کی غلطی پکڑنی بھی غلطی ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ ضرب ع مار۔ پٹائی۔ الحبیب دوست۔ زبیب کشمش۔ یعنی دوست کی مار بھی شیریں لگتی ہے۔ ھمانا حقیقت میں۔ اس لفظ میں ہاء مفتوح ہے۔ وقاحت بے شرمی۔ سماحت سخاوت کرنا۔ انگور نو نیا انگور۔ ترش کھٹا۔ طعم ذائقہ۔ صبر کن صبر کر۔ شیریں گردد میٹھا ہو جائے۔ مسندِ قضا قاضی ہونے کی کرسی۔ عدول عادل ہونا۔ نیک ہونا۔ مجلس حکم فیصلہ کی مجلس۔ زمینِ خدمت بوسیدند خدمت کی زمین کو لوگوں نے بوسہ دیا۔ یعنی اس کی تعظیم کی۔ باجازت سخنی ایک بات کی اجازت۔ ترک ادب ست بے ادبی۔ و گستاخی۔ بحث کردن بات چیت کرنا۔ رواست جائز ہے۔ گرفتن پکڑنا۔ مطلب یہ ہے کہ ہر ایک بات میں بحث نہیں کرنی چاہئے۔ اور بزرگوں کی غلطی کے درپے نہیں ہونا چاہئے اس لئے کہ ایسا کرنا خود غلطی ہے۔

لیکن بحکم سوابق انعامِ خداوندی کہ ملازمِ روزگارِ بندگان ست مصلحتے کہ بینند و اعلام نکنند نوعے از خیانت باشد طریقِ صواب آنست کہ باایں پسر گردِ طمع نگردی و فرشِ ولع در نوردی کہ منصبِ قضا پایگاہے منیع ست تا بگناہے شنیع ملوث نگردی و حریف اینست کہ دیدی و سخن ایں کہ شنیدی۔

ترجمہ:۔ لیکن آپ کے پہلے انعامات جو غلاموں کے حال پر ہمیشہ رہے ہیں ان کی وجہ سے کوئی خیر کی بات کہ ہم دیکھیں۔ اور اس کو بیان نہ کریں۔ تو ایک قسم کی خیانت ہوگی۔ بہتر صورت یہ ہے کہ اس لڑکے کی طرف رغبت نہ کریں۔ اور حرص کا فرش لپیٹ دیں۔ اس لئے کہ قاضی کا عہدہ ایک بلند مرتبہ ہے تاکہ آپ کسی بڑے گناہ سے آلودہ نہ ہوں۔ اور دوست کی حالت یہ ہے جو آپ نے دیکھی اور باتیں ایسی ہیں جو آپ نے سنیں۔

مثنوی:۔ یکے کردہ بے آبروئے بسے — چہ غم دارد از آبروئے کسے
بسا نام نیکوئے پنجاہ سال — کہ یک نام زشتش کند پائمال

ترجمہ:۔(۱) ایک ایسا آدمی جس نے بہت سے لوگوں کی آبروریزی کی ہو۔ وہ کسی کی آبروریزی کا کیا اندیشہ کرے گا۔
(۲) بہت سے اچھے نام پچاس برس کے پیدا کئے ہوئے۔ کو ایک بُرا نام پامال کر دیتا ہے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ سوابق انعام سابقہ انعام۔ پہلے انعامات۔ بندگان بندہ کی جمع ہے بمعنی غلام مصلحت موقع کے مناسب بات کرنا۔ اعلام بتانا۔ آگاہ کرنا۔ نوعے ایک قسم۔ طریق صواب درست راستہ۔ طمع حرص۔ لالچ۔ وَلَع فریفتہ ہونا۔ عاشق ہونا۔ منصب جاہ۔ عہدہ۔ پائگاہ پیر رکھنے کی جگہ۔ مراد عہدۂ قضا ہے۔ منیع بلند۔ شنیع برا۔ ملوث آلودہ ہونا۔ حریف ساتھی۔ یکے کردہ بے آبروئے یعنی جس کی خود آبروریزی کی گئی۔ نام زِشت بُرا نام۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا آدمی جو خود بے آبرو ہو تو اس کو کسی کی آبروریزی کا کیا اندیشہ ہو سکتا ہے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص جس نے بہت سے لوگوں کی آبروریزی کی ہو ایسے آدمی کو کسی کی آبروریزی کا کیا غم ہو سکتا ہے۔ کبھی کبھی پچاس سال کی نیکیوں کو ایک مرتبہ کی بدنامی ڈالتی ہے۔

قاضی را نصیحتِ یاران یکدل پسند آمد و بر حسن رای قوم آفریں خواند و گفت نظر عزیزاں در مصلحتِ حالِ من عین صوابست و مسئلہ بیجواب ولیکن۔

ترجمہ:۔ قاضی کو مخلص دوستوں کی نصیحت پسند آئی اور لوگوں کی بہترین رائے کی تعریف کی۔ اور کہا کہ عزیزوں کی نظر میرے حال کی مصلحت میں بالکل درست ہے اور بات لاجواب ہے مگر۔

شعر:۔ وَلَو اَنَّ حُبًّا بِالْمَلَامِ یَزُولُ — لَسَمِعْتُ اِفْکًا یَفْتَرِیہِ عُذُولُ

ترجمہ:۔ اور اگر محبت ملامت سے زائل ہو جاتی۔ تو میں اس بہتان کو ضرور سنتا جو کہ نیک لوگوں نے باندھا ہے۔

شعر:۔ نصیحت کن مرا چندانکہ خواہی — کہ نتواں شستن از زنگی سیاہی

ترجمہ:۔ تو مجھے جتنی چاہے نصیحت کر لے۔ کیونکہ زنگی (حبشی) سے سیاہی دور نہیں کر سکتے۔

فرد:۔ از یادِ تو غافل نتواں کرد بہیچم — سر کوفتہ مارم نتوانم کہ بہ پیچم

ترجمہ:۔ تیری یاد سے مجھے کسی طرح غافل نہیں کر سکتے۔ میں سر کچلا ہوا سانپ ہوں کہ پیچ و تاب نہیں کر سکتا۔

ایں بگفت و کسے چند بہ تفحّصِ حالِ او برانگیخت و نعمتِ بیکراں بریخت و گفتہ اند ہر کرا زر در ترازو ست زور در بازو ست۔

ترجمہ:۔ یہ کہا اور چند آدمیوں کو اس کی جستجوئے حال کے لئے مقرر کیا اور بہت دولت خرچ کی اور اسی لئے عقلمندوں نے کہا ہے کہ جس کی ترازو میں روپیہ ہے اس کے بازو میں زور ہے۔

شعر:۔ ہر کہ زر دید سر فرود آورد ور ترازوئے آہنیں دوش ست

ترجمہ:۔ جس نے روپیہ دیکھا سر جھکا لیا۔ پھر چاہے وہ لوہے کی ڈنڈی والی ترازو ہی کیوں نہ ہو۔

حل الفاظ و مطلب:۔ یکدل خالص۔ یہ یاراں کی صفت واقع ہے۔ بر حسن رائے اچھی اور بہترین رائے پر۔ بزیں خواند تعریف کی۔ مسئلہ بات۔ بزدل زائل ہو جاتی ہے یا ہو جائیگی۔ افکا گھڑا ہوا جھوٹ۔ تہمت۔ عدول نیک آدمی۔ چندانکہ جتنی۔ شستن دھونا۔ یاد تو تیری یاد۔ سر کوفتہ کچلا ہوا سر۔ مار سانپ۔ پیچم پھرنا۔ حرکت کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ محبوب کی یاد میرے دل میں اس طرح جاگزیں ہو گئی ہے کہ کسی بھی صورت میں میں محبوب سے غافل نہیں ہو سکتا۔ تفحص تلاش۔ جستجو۔ ریخت خرچ کی۔ عقلمندوں نے کہا ہے کہ جس کے ترازو میں روپیہ ہے مال وزر ہے۔ اس کے بازو میں زور ہے۔ یعنی جس کے پاس مال وزر ہے اس کو زور بازو کی ضرورت نہیں۔ سر فرود سر جھکا لیا۔ مطلب یہ ہے کہ ترازو کے جس پلڑہ میں وزن ہوتا ہے اسی جانب کو کانٹے کا رخ ہوتا ہے۔

فی الجملہ شبے خلوتے میسّر شد و ہم دراں شب شحنہ را خبر شد قاضی ہمہ شب شراب در سر و شاہد در براز تنعّم نہ خفتے و بہ ترنّم گفتے۔

ترجمہ:۔ حاصل کلام یہ ہے کہ قاضی کو ایک رات حکومت میسر ہوئی اور اسی رات کو کوتوال کو بھی خبر ہو گئی قاضی تمام رات شراب پئے اور معشوق کو بغل میں لئے عیش کی وجہ سے سویا نہ تھا اور گا گا کر کہہ رہا تھا۔

نظم

امشب مگر بوقت نمیخواند ایں خروس عشاق بس نکردہ ہنوز از کنار و بوس

یکدم کہ چشم فتنہ بخفت ست زینہار بیدار باش تا نرود عمر بر فسوس

تا نشنوی ز مسجد آدینہ بانگِ صبح یا از درِ سرائے اتابک غریوِ کوس

لب از لب چو چشم خروس ابلہی بود برداشتن بگفتن بیہودۂ خروس

ترجمہ:۔ (۱) آج کی رات کاش یہ مرغ وقت پر اذان نہ دیتا۔ اسلئے کہ عشاق ابھی بوس و کنار پر بس نہیں کیا ہے (۲) اے دل آج تو مزا ہی مزا ہے تھوڑی دیر کے لئے فتنہ سویا ہوا ہے خبردار۔ سونا نہیں جاگتا رہ تاکہ عمر افسوس کرتے ہوئے نہ گذرے۔

(۳) جب تک جامع مسجد سے صبح کی اذان۔ یا بادشاہ کے محل کے نقارہ کی آواز نہ سنائی دے۔

(۴) مرغ کی آنکھ کی طرح لب کو لب سے جدا کرنا بے وقوفی ہے۔ مرغ کے بیہودہ اور فضول چلانے کی وجہ سے۔

قاضی دریں حالت بود کہ یکے از خدمتگاراں در آمد و گفت چہ نشستہ خیز و تا پای داری گریز کہ حسو جان بر تو دقے گرفتہ اند بلکہ حقے گفتہ اند تا مگر آتشِ فتنہ کہ ہنوز

اندک ست بآب تدبیر فرو نشانیم مباداکہ فردا چوں بالا گیرد عالمے فرا گیرد قاضی بہ تبسم در و نظر کرد و گفت۔

ترجمہ:۔ قاضی اسی حالت میں تھا کہ خدمتگار نوکروں میں سے ایک آیا اور بولا آپ کیا بے فکر بیٹھے ہیں اٹھئے اور اگر بھاگنا ممکن ہو تو بھاگئے اس لئے کہ حاسدوں نے آپ کی چغلی کی ہے بلکہ سچ کہا ہے تاکہ شعلہ فتنہ کہ ابھی کم ہے تدبیر کے پانی سے ہم بجھادیں ایسا نہ ہو کہ کل جب بھڑک اٹھے۔ تو سارے جہاں کو لے ڈوبے قاضی ہنس کے اسے دیکھا اور بولا۔

قطعہ:۔ پنجہ در صید بردہ ضیغم را | چہ تفاوت اگر شغال آید
روی درروے دوست کن بگذار | تا عدو پشت دست می خاید

ترجمہ:۔ (۱) شکار کے خون میں پنجہ ڈالے ہوئے شیر کے واسطے۔ کیا نقصان ہے اگر گیدڑ آجائے۔
(۲) دوست کے مقابل آمنے سامنے بیٹھ اور دشمن کو۔ چھوڑ تاکہ اپنے ہاتھ کی پشت چباتا رہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ میسر شد میسر ہوئی۔ در آں شب اسی رات میں۔ شحنہ کوتوال۔ ہمہ شب پوری رات۔ وشاہد در بر اور معشوق کو بغل میں۔ تنعم عیش کرنا۔ مستی لینا۔ نہ خفتے نہیں سویا۔ ترنم گانا، گن گنانا۔
مطلب یہ ہے کہ قاضی کو ایک دن اپنے محبوب کے ساتھ تنہا رہنے کا موقع مل گیا پوری رات نہیں سویا اور شراب پی کر نشہ آور ہو کر اور محبوب کو بغل میں بٹھا کر گا رہا تھا۔ نظم گ پڑھنا۔ مراد یہاں اشعار ہے۔ ام شب یہ مخفف ہے امروز شب کا بمعنی آج کی رات۔ مگر حرف شک ہے۔ شاید۔ بوقت نمی خواند وہ اپنے متعینہ وقت پر اذان نہیں دے رہا۔ بوس بوسہ دینا۔ یکدم اسی وقت۔ چشم فتنہ بخفت است فتنہ کی آگ دبی ہوئی ہے۔ زنہار خبردار۔ یہ حرف تنبیہ ہے۔ بیدار باش جاگتا رہ۔ تا زود تاکہ نہ گذرے۔ برفسوس وزن شعری کی وجہ سے افسوس کا ہمزہ گر گیا ہے۔ برفسوس کا ترجمہ ہے افسوس کرتے ہوئے۔ تا نشنوی تاکہ تو نہ سنے۔ زمسجد آدینہ لکڑی مسجد سے جس میں جمعہ کی نماز ہوتی ہے۔ یعنی جامع مسجد سے۔ بانگ صبح صبح کی اذان۔ سرائے محل۔ اتابک بادشاہ غزنوی کوس نقارہ کا شور۔ اس سے مراد وہ نوبت ہے جو پنجوقتہ بادشاہوں کے دروازے پر بجائی جاتی تھی۔ (حاشیہ گلستان مترجم) لب از لب الخ مطلب یہ ہے کہ جس طرح مرغ کی آنکھ کا لب لب سے جدا ہو گیا ہے اسی طرح تجھ کو لب معشوق سے لب جدا نہ کرنا چاہئے اور مرغ کی فضول اور لایعنی بانگ کی طرف متوجہ نہ ہونا چاہئے۔ خیز امر حاضر کا صیغہ ہے اٹھئے۔ دق اعتراض کرنا۔ چغلی کرنا۔ تا مگر میں تا اس جگہ گریز کی علت واقع ہے۔ مگر حرف شک ہے بمعنی شاید۔ بالا گیرد اوپر جائے۔ ترقی کرے۔ فرا گیرد گھیر لے۔ تبسم مسکراہٹ۔ در وا سکی طرف، اس میں۔ ضیغم شیر۔ شغال لومڑی۔ آید آئے۔ ایک نسخہ میں بجائے آید کے لاید ہے۔ جو لائیدن سے مشتق ہے اس کے معنی ہیں بکواس کرنا۔ می خاید چباتا ہے۔ غصہ کی حالت یا رنج اور افسوس کی حالت میں ہاتھ چبانا ایک پرانا دستور ہے۔

مَلک راہمدراں شب آگہی دادند کہ در مُلک تو چنیں منکرے حادث شدہ است فرمائی مَلِک گفت مَن اورا از فضلائے عصر میدانم ویگانۂ روزگار می شمارم باشد کہ معانداں در حق وَے خوضے کردہ اند پس ایں سخن در سمع قبول من نیاید مگر آنکہ معاینت گردد کہ حکیماں گفتہ اند۔

ترجمہ:۔ بادشاہ کو اسی رات میں لوگوں نے خبر دی کہ آپ کے ملک میں ایک ایسا بُرا کام ہو رہا ہے۔ آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا میں اس کو زمانہ کے قابل لوگوں میں سے جانتا ہوں۔ اور دنیا کا بے مثل آدمی شمار کرتا ہوں۔ شاید کہ دشمنوں نے اس کے حق میں سازش کی ہے۔ لہٰذا یہ بات قبول کرنے میں مجھے تامل ہوتا ہے۔ مگر یہ کہ اس کا معائنہ ہو جائے۔ کیونکہ عقلمندوں کا قول ہے۔

شعر:۔ بن تندی سبکدست بردن بہ تیغ بدنداں گزد پشتِ دستِ دریغ

ترجمہ:۔ غصہ میں جلدی سے تلوار کے اوپر ہاتھ ڈالنا۔ افسوس کے ساتھ ہاتھ کی پشت دانتوں میں کاٹتا ہے۔

شنیدم کہ سحر گاہ با تنے چند خاصان ببالین قاضی آمد شمع را دید استادہ و شاہد نشستہ وے ریختہ و قدح شکستہ و قاضی در خوابِ مستی بیخبر از مُلکِ ہستی بلطف اندک اندک بیدارش کرد کہ خیز کہ آفتاب بر آمد قاضی دریافت کہ حال چیست گفت از کدام جانب بر آمد سلطان را عجب آمد گفت از جانب مشرق چنانکہ معہود ست گفت الحمد للہ کہ ہنوز در توبہ ہمچناں باز ست بحکم حدیث لَا یُغْلَقُ بَابُ التَّوْبَةِ عَلَى الْعِبَادِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا اَسْتَغْفِرُكَ اللّٰهُمَّ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

ترجمہ:۔ میں نے سنا کہ صبح کے وقت چند خاص آدمیوں کے ساتھ قاضی کے سرہانے آیا۔ شمع کو دیکھا جل رہی تھی۔ اور معشوق بیٹھا ہوا اور شراب بکھری ہوئی اور پیالہ ٹوٹا ہوا پڑا تھا۔ اور قاضی مستی کی نیند میں ہستی کے ملک سے بے خبر تھا۔ نرمی سے آہستہ آہستہ اس کو جگایا کہ اٹھ سورج نکل آیا۔ قاضی سمجھ گیا کہ کیا معاملہ ہے کہا کس طرف سے سورج نکلا۔ جواب دیا کہ مشرق کی طرف سے۔ کہا خدا کا شکر ہے کہ ابھی توبہ کا دروازہ ویسا ہی کھلا ہوا ہے۔ اس حدیث کے موافق (ترجمہ) توبہ کا دروازہ بند نہیں کیا جائیگا بندوں کے اوپر اس وقت تک کہ آفتاب مغرب سے نکلنے والا ہو۔ اے اللہ میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں۔ اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

حل الفاظ و مطلب:۔ آگہی دادند خبر دی۔ منکری برا کام۔ حادث شدہ پیدا ہو گیا ہے۔ ہونے لگا ہے۔ عصر زمانہ۔ جمع اعصار۔ یگانہ یاء کے فتحہ کے ساتھ۔ یکتا۔ روزگار زمانہ۔ دنیا۔ معانداں معاند کی جمع ہے۔ دشمن۔ خوضے سازش۔ دخل دینا۔ غور۔ سمع کان۔ معاینت آنکھ سے دیکھنا۔ شنیدم میں نے سنا۔ سحر گاہ صبح

کے وقت۔ بہ تندی غضبناک حالت میں۔ سبک ہلکا۔ تیغ تلوار۔ لرزد کانپتا ہے۔ بالین سرہانے۔ افتادہ گری تھی۔ یعنی جل رہی تھی۔ شاہد معشوق۔ مے شراب۔ ریختہ بکھری۔ قدح پیالہ۔ خواب مستی مستی کی نیند۔ ہستی وجود لطف مہربانی۔ بیدارش کرد اس کو بیدار کیا۔ کدام کہاں۔ کس۔ الحمد للہ تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہیں۔ ہمچناں اسی طرح۔ باز است کھلا ہوا ہے۔ لا یغلق بند نہیں کیا جائیگا۔ تطلع طلوع ہوتا ہے۔ شمس سورج۔ جمع شموس اللھم اے اللہ۔ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ توبہ قابل قبول اس وقت تک ہوگی جب تک کہ سورج مغرب کی طرف سے نہ نکلے۔ اگر سورج مغرب کی طرف سے نکل آئے اور کوئی اس وقت توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔

قطعہ:۔
اے دو چیزم بر گنہ انگیختند — بختِ نا فرجام و عقلِ ناتمام
گر گرفتارم کنی مستوجبم — ور بہ بخشی عفو بہتر از انتقام

ترجمہ:۔ (۱) ان دو چیزوں نے مجھ کو گناہ پر آمادہ کیا ہے۔ بدنصیبی اور ناتمام عقل نے۔
(۲) اگر تو مجھ کو گرفتار کرے تو میں اس کے لائق ہوں۔ اور اگر تو بخشدے تو معافی بدلہ لینے سے بہتر ہے۔

مَلِک گفت توبہ دریں حالت کہ بر جزائے گناہِ خویش اطلاع یافتی سودے نکند فَلَم یَکُ یَنفَعُهُم اِیمَانُهُم لَمَّا رَاَوا بأسَنا۔

ترجمہ:۔ بادشاہ نے کہا توبہ اس حالت میں کہ تجھے اپنے گناہ کی سزا معلوم ہو گئی ہے۔ کوئی فائدہ نہ کرے گی۔ پس یہ نہیں ہو سکتا کہ ان کا ایمان ہمارے خوف کے وقت ان کو فائدہ دے۔

قطعہ:۔
چہ سود از دزدی آنگہ توبہ کردن — کہ نتوانی کمند انداخت بر کاخ
بلند از میوہ گو کوتاہ کن دست — کہ کوتہ خود ندارد دست بر شاخ

ترجمہ:۔ (۱) چوری سے اس وقت توبہ کرنے کا کیا فائدہ ہے۔ جب تو کوٹھے پر کمند ڈال نہیں سکتا۔
(۲) لمبے قد والے آدمی سے کہدو کہ میوہ سے ہاتھ الگ رکھے۔ اسلئے کہ پستہ قد تو خود ہی شاخ پر ہاتھ نہیں رکھ سکتا۔

ترا باوجود چنیں منکرے کہ ظاہر شد سبیلِ خلاص صورت نہ بندد ایں بگفت وموکلانِ عقوبت در وے آویختند گفت مرا در خدمتِ سلطان یک سخن باقیست مَلِک بشنید و گفت آں چیست گفت۔

ترجمہ:۔ تیرے واسطے باوجود ایسے بُرے کام کے جو کہ صادر ہوا چھٹکارے کی صورت ممکن نہیں۔ یہ کہا اور سزا دینے والے لوگ اس کو لپٹ گئے۔ قاضی نے کہا مجھے بادشاہ سے ایک بات کرنی اور باقی ہے۔ بادشاہ نے سنا اور فرمایا کہ وہ کیا بات ہے۔

قطعہ: باآستین ملالے کہ بر من افشانی طمع مدار کہ از دامنت بدارم دست
اگر خلاص محال ست زیں گنہ کہ مراست بداں کرم کہ داری امیدواری ہست

ترجمہ:۔ (۱) بسبب اس آستین ملول کے جو تو میرے اوپر جھاڑتا ہے۔ یہ خیال مت کر کہ تیرے دامن کو میں ہاتھ سے چھوڑ دوں گا۔

(۲) اگرچہ مجھ کو اس گناہ سے چھٹکارا مشکل ہے۔ تو اس کرم سے جو تو رکھتا ہے معافی کی امید ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ اے دو چیز ایک نسخہ میں بجائے اے کہ ایں دو ہے ان ہی دو چیز نے۔ انگیختند آمادہ کیا ہے۔ بخت نافرجام بدنصیب۔ عقل ناتمام ناقص عقل۔ مستوجبم میں اس کے لائق ہوں۔ بہ بخشی تو بخشدے۔ انتقام بدلہ لینا۔ لم ینفعھم ان کو فائدہ نہیں دیا ان کا ایمان۔ لما جب۔ راؤا انہوں نے دیکھ لیا۔ باسنا ہماری سختی۔ ہمارا عذاب۔ چہ سُود کیا فائدہ۔ دزد چور۔ انداخت اس نے ڈالا۔ کاخ محل۔ بلند لمبے قد والا آدمی۔ شاخ ڈالی۔ سبیل راستہ۔ طریقہ۔ خلاص رہائی۔ چھٹکارا۔ مؤکلانِ عقوبت وہ حضرات جن کو سزا دینے کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ آویختند لپٹ گئے۔ باآستین ملالی الخ اگر تو نے ملال کی وجہ سے مجھ کو چھوڑ دیا۔ طمع مدار تو یہ خیال مت رکھ۔ دامنت تیرا دامن۔ محال مشکل۔ ناممکن۔ زیں اصل میں از ایں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قاضی نے بادشاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر آپ ہزار بار مجھ پر ناراضگی کا اظہار کریں پھر بھی میں آپ کا دامن نہ چھوڑوں گا۔ اگرچہ میرا بچنا یہاں مشکل ہے۔ لیکن آپ کی خصلت معاف کرنا بھی ہے۔ اور میں اس معافی کا امیدوار ہوں۔

مَلِک گفت ایں لطیفہ بدیع آوردی وایں نکتہ غریب گفتی ولیکن محالِ عقل ست وخلافِ نقل کہ ترا فضل وبلاغت امروز از چنگِ عقوبتِ من رہائی دہد مصلحت آں بینم کہ ترا از قلعہ بزیر اندازم تا دیگراں نصیحت پذیرند وعبرت گیرند گفت اے خداوند جہاں پروردہ نعمتِ ایں، خاندانم وایں جرم تنہا در جہاں نہ من کردہ ام دیگرے را بینداز تا من عبرت گیرم مَلِک راخندہ گرفت وبعفو از سر جرم او برخاست ومتعنتاں را کہ اشارت بکشتن او ہمی کردند گفت۔

ترجمہ:۔ بادشاہ نے کہا یہ نادر لطیفہ تو نے بیان کیا اور یہ تو نے نادر بات کہی۔ لیکن عقل کے خلاف ہے اور حدیث کے بھی خلاف ہے کہ تجھ کو تیری بزرگی اور قابلیت آج میرے غصہ کے ہاتھ سے رہائی دے میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تجھے میں قلعہ سے نیچے گرادوں تاکہ دوسرے لوگوں کو نصیحت ہو جائے اور لوگ عبرت حاصل کریں۔ قاضی نے کہا اے جہاں کے آقا میں اس خاندان کی دولت کا پلا ہوا ہوں اور یہ جرم اکیلے میں نے ہی دنیا میں نہیں کیا ہے۔ کسی اور کو گراتا کہ میں عبرت حاصل کروں۔ بادشاہ کو ہنسی آگئی۔ اور معاف کر کے اس کے جرم سے درگذر کی۔ اور نکتہ چینیوں سے جو اس کے مار ڈالنے کا اشارہ کر رہے تھے کہہ دیا۔

شعر ۔ ہمہ حمّالِ عیبِ خویشتنید — طعنہ بر عیبِ دیگراں مزنید

ترجمہ :۔ سب اپنے عیب کے اٹھانے والے ہیں۔ دوسروں کے عیب پر طعنہ مت دو۔

حلِ الفاظ و مطلب :۔ بدیع انوکھا۔ نکتہ کام کی بات۔ عمدہ اور باریک بات۔ خلافِ نقل حدیث کے خلاف ہے۔ کہ ترا فضل کہ تجھے چھوڑ دوں۔ بلاغت مقتضیٔ حال کے مطابق کلام کرنا۔ امروز آج۔ چنگ عقوبت عذاب کا چنگل۔ اندازم میں تجھے گرادوں۔ تا یہ گرانے کی علت ہے۔ عبرت کہتے ہیں دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرنے کو۔ جرم سزا۔ قصور۔ یعنی جب قاضی نے یہ کہا کہ اے بادشاہ سلامت جب آپ کو عبرت ہی کے لئے یہ سزا دینی ہے۔ اور جس طرح میں نے یہ گناہ کیا ہے میرے علاوہ بہت سے لوگوں نے بھی تو اس میں سبقت کی ہے تو ان لوگوں کو یہ سزا دیدی جاتی تاکہ میں اس سے عبرت حاصل کرتا بادشاہ کو اس کی اس بات پر ہنسی آگئی اور معاف کردیا۔ قاضی نے ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جو اس کے قتل کی کوشش کررہے تھے۔ کہ اے لوگو ہر ایک کے اندر کچھ نہ کچھ عیب ہے تو پھر دوسروں کو طعنہ دینے کی کیا ضرورت ہے۔ حمّال حامل کی جمع ہے۔ اٹھانے والے۔ طعنہ مزنید طعنہ مت مار۔ یعنی دوسروں کو طعنہ مت دو۔

اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ صاحب منصب کو عشق بازی سے پرہیز کرنا چاہئے اور اگر مبتلا ہو جائے تو پاک دامنی کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا چاہئے۔

حکایت (۲۱) منظوم :۔

جوانے پاک باز و پاک رو بود — کہ با پاکیزہ روئے در گرو بود

چنیں خواندم کہ در دریائے اعظم — بگردابے در افتادند باہم

چو ملاح آمدش تا دست گیرد — مبادا کاندراں حالت بمیرد

ہمی گفت از میانِ موجِ تشویر — مرا بگذار و دستِ یارِ من گیر

دریں گفتن جہانے بروے آشفت — شنیدندش کہ جاں میداد و میگفت

حدیثِ عشق زاں بطّال منیوش — کہ در سختی کند یاری فراموش

چنیں کردند یاراں زندگانی — زکار افتادہ بشنو تا بدانی

کہ سعدی راہ و رسمِ عشق بازی — چناں داند کہ در بغداد تازی

دل آرامے کہ داری دل درو بند — دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

اگر مجنون و لیلیٰ زندہ گشتے — حدیثِ عشق ازیں دفتر نوشتے

ترجمہ :۔ (۱) ایک جوان پاکباز اور خوبصورت تھا۔ جو کہ ایک خوبصورت پر عاشق تھا۔

(۲) میں نے ایسا پڑھا ہے کہ دریائے اعظم میں۔ دونوں ایک بھنور میں پھنس گئے۔
(۳) جب ملاح اس کے پاس آیا تاکہ اس کا ہاتھ پکڑ لے۔ کہ مبادا اسی حال میں وہ مر جائے۔
(۴) یہی کہتا تھا اشاروں کی موجوں کے درمیان سے۔ کہ مجھ کو چھوڑ اور میرے دوست کا ہاتھ پکڑ۔
(۵) اس کہنے سے بہت سے لوگ اس سے ناراض ہوئے۔ مگر لوگوں نے سنا کہ وہ مرتے مرتے کہہ رہا تھا۔
(۶) کہ عشق کی بات اس جھوٹے سے نہ سن۔ جو سختی کے زمانے میں دوست کو فراموش کر دے۔
(۷) دوستوں نے اسی طرح زندگی گذاری ہے۔ تجربہ کار سے تو سن لے تاکہ تو خوب سمجھ جائے۔
(۸) کیونکہ سعدی عشق بازی کے طریقے۔ ایسے ہی جانتا ہے جیسا کہ بغداد میں زبان عربی۔
(۹) جو معشوق تو رکھتا ہے اس سے دل لگا۔ باقی تمام عالم سے آنکھیں بند کر لے۔
(۱۰) اگر مجنوں اور لیلیٰ زندہ ہوتے۔ تو عشق کی باتیں اس دفتر سے لکھتے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ حکایت منظوم یہ ۲۱ویں حکایت کو اشعار میں بیان کیا گیا ہے۔ پاکباز نیک و صالح آدمی۔ پاک رو خوبصورت۔ حسین و جمیل۔ پاکیزہ روئے حسین صورت۔ گرو رہن رکھنا۔ یعنی باہم ایک دوسرے کا ملا ہوا ہونا۔ خواندم میں نے پڑھا۔ موج تشویر اشاروں سے کہہ رہا تھا یہ اس لئے کہ ڈوبنے والا آدمی منہ سے بات نہیں کر سکتا۔ گرداب گاف کے کسرہ کے ساتھ۔ بمعنی بھنور۔ مبادا ایسا نہ ہو کہ وہ اسی حالت میں مر جائے۔ ہمی گفت یہی کہہ رہا تھا۔ جان میداد جان دے رہا تھا۔ دمی گفت اور کہہ رہا تھا۔ یعنی ڈوبتے وقت کہہ رہا تھا کہ عشق کی بات اس سے مت سن جو سختی کے زمانے میں معشوق کو بھول جاتا ہے۔ اس لئے کہ ایسا آدمی عشق کی بات میں جھوٹا ہے۔ آشفتت غمگین ہو۔ بطال بولنے والا۔ مَنیُوش یہ صیغہ نہی حاضر ہے۔ نیوشیدن بمعنی سننا ہے۔ مت سن۔ سختی مصیبت۔ یاری دوست۔ تابدانی تاکہ آپ خوب سمجھ لیں۔ تازی عربی النسل گھوڑے کو کہتے ہیں۔ یہاں عربی زبان مراد ہے۔ دل آرام معشوق۔ مراد حق جل مجدہ ہے مطلب یہ ہے کہ دنیا سے الگ تھلگ رہو اور معشوق حقیقی سے دل لگاؤ۔ ازیں دفتر اس دفتر سے۔ اس دفتر سے مراد گلستاں کا باب پنجم ہے۔ یعنی میں نے اس باب میں عشق کی وہ موتیاں بکھیری ہیں کہ اگر لیلیٰ و مجنوں زندہ رہتے تو عشق کی باتیں اس دفتر سے اخذ کرتے۔

خلاصہ:۔ اس حکایت منظومہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دوست اور عاشق حقیقت میں وہ ہے جو اپنے معشوق کو اپنی جان سے بھی زیادہ پیارا سمجھتا ہے اگر کسی کے اندر عشق کا یہ مرتبہ نہیں تو اس کے عشق میں کمی ہے۔ ایسا شخص عاشق نہیں بلکہ دغاباز ہے۔

تمام شد باب پنجم۔ بروز چہار شنبہ۔ بعون اللہ ونصرتہ

ظفر بن مبین عفا اللہ عنہما
خادم التدریس مدرسہ مرادیہ
مظفر نگر یوپی

باب ششم در ضعفِ پیری

(چھٹا باب بڑھاپے کی کمزوری کے بیان میں)

حکایت (۱) باطائفۂ دانشمنداں در جامع دمشق بحثے ہمی کردم کہ جوانے در آمد و گفت دریں میاں کسے ہست کہ زبان پارسی داند اشارت بمن کردند گفتمش خیر ست گفت پیرے صد و پنجاہ سالہ در حالتِ نزع ست و زبان عجم چیزے ہمی گوید و مفہوم مانمیگردد اگر بکرم رنجہ شوی مزد یابی باشد کہ وصیتے ہمی کند چناں بہ بالینش فراز آمدم ایں بیت می گفت

ترجمہ:۔ عقلمندوں کی ایک جماعت کے ساتھ دمشق کی جامع مسجد میں میں ایک بحث کر رہا تھا۔ کہ اچانک ایک جوان آیا اس نے کہا کہ اس جماعت میں کوئی ایسا شخص ہے جو فارسی زبان جانتا ہو۔ میری طرف اشارہ کیا۔ میں نے اس سے پوچھا خیریت ہے۔ جوان نے کہا ایک ڈیڑھ سو سال کا بڈھا جاں کنی کے عالم میں ہے اور فارسی زبان میں کچھ کہہ رہا ہے۔ اور ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر مہربانی فرما کر آپ زحمت کریں تو معاوضہ پایئے گا۔ شاید کہ وہ وصیت کر رہا ہو۔ جب میں اس کے سرہانے آیا تو وہ یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

قطعہ:۔
دمے چند گفتم بر آرم بکام — دریغا کہ بگرفت راہِ نفس
دریغا کہ بر خوانِ الوانِ عمر — دمے چند خوردیم و گفتند بس

ترجمہ:۔ (۱) میں نے سوچا تھا کہ آرام سے چند سانسیں (اور) لوں گا۔ افسوس کہ سانس کے آنے جانے کا راستہ بند ہو گیا۔

(۲) افسوس کہ عمر کے طرح طرح کے کھانوں سے بھرے ہوئے دستر خوان پر۔ ہم نے چند لقمے کھائے اور کہہ دیا کہ ختم کرو۔

معانئے ایں سخن بزبانِ عربی باشامیاں ہمی گفتم و تعجب ہمیکردند از عمر دراز تاسفِ او ہمچناں بر حیاتِ دنیا گفتم چگونۂ دریں حالت گفت چہ گویم۔

ترجمہ:۔ میں اس شعر کے معنی شامیوں سے عربی زبان میں بیان کر رہا تھا۔ اور وہ لوگ تعجب کر رہے تھے اس کی اتنی لمبی عمر اور اس کی بزرگی کے گم ہونے کے افسوس پر۔ میں نے کہا اس حالت میں تیرا کیا حال ہے اس نے کہا میں کیا کہوں۔

قطعہ:۔
ندیدۂ کہ چہ سختی رسد بجانِ کسے — کہ از دہانش بدر میکنند دندانے
قیاس کن کہ چہ حالت بود دراں ساعت — کہ از وجودِ عزیزش بدر رود جانے

ترجمہ:۔(۱) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اس شخص کی جان کو کتنی تکلیف پہونچتی ہے۔ جس کے منہ سے ایک دانت باہر نکالتے ہیں۔

(۲) ب قیاس کر کہ اس گھڑی کیا حال ہوگا۔ کہ اس کے پیارے جسم سے جان نکل رہی ہو۔

حل الفاظ و مطلب:۔ ششم عدد ترتیبی کے لئے ہے۔ بمعنی چھٹا۔ ضعف کمزوری۔ پیری بڑھاپا۔ جامع اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جمع کرنے والا۔ یہاں جامع مسجد مراد ہے۔ جامع دمشق مرکب اضافی ہے۔ دمشق کی جامع مسجد۔ بحث ع کھود و کرید۔ بحثے مطلب یہ ہے کہ ہم دونوں کے درمیان ایک مسئلہ میں بحث و مباحثہ ہو رہا تھا کہ اچانک ایک جوان آیا اور کہنے لگا کہ ایک سو پچاس سال کا ایک بوڑھا حالت نزاع میں ہے اور وہ کچھ کہہ رہا ہے۔ لیکن ہم اس کے سمجھنے سے قاصر ہیں لہٰذا آپ میں سے جو فارسی زبان جانتے ہوں برائے کرم ہمارے ساتھ تشریف لے جائیں اور ہمیں ان کے احوال سے باخبر کیجئے۔ شاید کہ وہ کوئی وصیت کر رہا ہو۔ پیر صد و پنجاہ سالہ ڈیڑھ سو سال کا بوڑھا۔ زبان عجمی مراد فارسی زبان ہے۔ مفہوم مانمی گردد ہماری سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ مزد مزدوری۔ مراد ثواب ہے۔ یابی یافتن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے۔ تو پائیگا۔ بالیں سرہانے۔ خوان الوان مختلف رنگوں کا دستر خوان۔ دنداں دانت۔ از دہان بدر کردن منہ سے باہر کرنا یعنی نکالنا۔ وجود عزیز مرکب توصیفی ہے۔ پیارا وجود۔ تاسف باب تفعل کا مصدر ہے۔ بمعنی افسوس۔

گفتم تصورِ مرگ از خیال بدر کن و وہم را بر مزاج مستولی مگرداں کہ فیلسوفان گفتہ اند مزاج اگرچہ مستقیم بود اعتمادِ بقار انشاید و مرض اگرچہ ہائل بود دلالتِ کلّی بر ہلاک نکند اگر فرمائی طبیبے را بخوانیم تا معالجت کند دیدہ بر کرد و بخندید و گفت۔

ترجمہ:۔ میں نے کہا مرنے کا خیال اپنے دماغ سے نکال ڈال اور مزاج پر وہم کو غالب نہ ہونے دے کیونکہ یونان کے حکیموں نے کہا ہے کہ مزاج چاہے درست ہو مگر یہ ضروری نہیں کہ اس کی وجہ سے کوئی زندہ بھی رہے۔ اور مرض اگرچہ خطرناک ہے مگر وہ موت پر پوری طرح دلالت نہیں کرتا ہے۔ اگر تو کہے تو ہم کسی حکیم کو بلائیں کہ علاج کرے اس نے نظر اٹھائی ہنسا اور کہا۔

مثنوی

دست برہم زند طبیبِ ظریف ۔۔۔ چوں خرف بیند او فتادہ حریف

خواجہ دربندِ نقش ایوان ست ۔۔۔ خانہ از پای بست ویران ست

پیر مردے بنزع می نالید ۔۔۔ پیر زن صندلش ہمی مالید

چوں مخبط شد اعتدالِ مزاج ۔۔۔ نہ عزیمت اثر کند نہ علاج

ترجمہ:۔(۱) ہوشیار طبیب ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے۔ جب اپنے بوڑھے دوست کو بیمار پڑا ہوا دیکھتا ہے۔

(۲) مالک، مکان پر نقش و نگار بنوانے کی فکر میں ہے۔ اور گھر کی بنیاد ہی کمزور ہو رہی ہے۔

(۳) ایک بوڑھا جاں کنی کی حالت میں رو رہا تھا۔ اور ایک بڑھیا اس کے صندل مل رہی تھی۔

(۴) جب مزاج کا اعتدال جاتا رہا۔ نہ منتر اثر کرتا ہے اور نہ علاج۔

حل الفاظ و مطلب :۔ تصور باب تفعّل کا مصدر ہے بمعنی خیال۔ مرگ ف موت۔ خیال مراد دماغ ہے۔ مستولی غالب۔ فیلسوفان یونان مرکب اضافی ہے۔ یونان کے حکماء۔ ہائل خطرناک۔ ہولناک۔ معالجت علاج۔ دیدہ بر کرد اس نے آنکھ کھولی۔ مستقیم درست۔ سیدھا۔ ظریف خوش طبع۔ دانا۔ خرف بہت بوڑھا۔ بدحواس۔ حریف ہم پیشہ، ساتھی، شریک کار۔ مخالف۔ پائے بست پشت۔ عزیمت مراد منتر۔ تعویذ گنڈا ہے۔ مخبط بے ترتیب۔ فاسد۔ خراب۔ اعتدالِ مزاج مرکب اضافی ہے۔ مزاج کا بین بین رہنا۔

خلاصہ :۔ اس حکایت و اشعار کا حاصل یہ ہے کہ عمر کتنی ہی لمبی ہو جائے دنیادار کا دل مرنے کو نہیں چاہتا۔ اور جب ضعف غالب ہو جائے اور ہوش و حواس جاتے رہیں۔ اس وقت علاج کی طرف زیادہ دھیان نہ دینا چاہئے۔ اور توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف رکھنی چاہئے۔

حکایت (۲) : پیرے را حکایت کنند کہ دخترے خواستہ بود و حجرہ بگل آراستہ و بخلوت با او نشستہ و دیدہ و دل در و بستہ شبہائے دراز نہ خفتے و بذلہ ہا و لطیفہ ہا گفتے باشد کہ وحشت و نفرت نگیرد و موانست پذیرد و از اں جملہ شبے میگفت بختِ بلندت یار بود و چشم دولت بیدار کہ بہ صحبتِ پیرے فتادی پختہ پروردہ جہاں دیدہ آرمیدہ و سرد و گرم کشیدہ نیک و بد آزمودہ کہ حقوقِ صحبت بداند و شرطِ مودّت بجا آورد مشفق مہربان خوش طبع شیریں زبان۔

ترجمہ :۔ ایک بوڑھے کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ایک نوجوان لڑکی سے شادی کی تھی۔ اور مکان کو پھول سے آراستہ کیا تھا۔ اور خلوت میں اس کے پاس بیٹھا ہوا آنکھیں اور دل اس میں لگائے ہوئے تھا۔ لمبی لمبی راتوں میں سوتا نہ تھا۔ اور مزے کی باتیں اور چٹکلے کہتا تھا۔ تاکہ اس کی گھبراہٹ اور نفرت دور ہو جائے اور وہ لڑکی مانوس ہو جائے۔ ان ہی راتوں میں سے ایک رات وہ کہہ رہا تھا۔ تیرا بلند نصیبہ مددگار تھا۔ اور دولت کی آنکھ کھلی ہوئی تھی کہ ایک ایسے بوڑھے کی صحبت میں آئی جو عقلمند، تجربہ کار۔ زمانہ کے گرم و سرد کو آزمائے ہوئے ہے۔ اور اچھے بُرے کو آزمائے ہوئے ہے۔ کہ صحبت کے حقوق کو جانتا ہے، اور محبت کی شرط بجالاتا ہے۔ شفقت کرنے والا مہربان ہے۔ اچھی طبیعت والا اور خوش بیان ہے۔

مثنوی :۔

تا توانم دلت بدست آرم	ور بیازاریم نیازارم
ور چو طوطی بود شکر خورشت	جان شیریں فدائے پرورشت

ترجمہ:۔(۱) جب تک مجھ سے ہو سکے گا تیری دل جوئی کروں گا۔ اور جو تو مجھے ستائے گی تو میں نہ ستاؤں گا۔
(۲) اگر طوطی کی طرح شکر کھانے والی ہوگی۔ تو میں اپنی جان شیریں تیری پرورش پر فدا کر دوں گا۔

نہ گرفتار آمدی بدست جوانے معجب خیرہ رائے سر تیزے سبکپائے کہ ہر دم ہوسے پزد و ہر لحظہ رائے زند و ہر شب جائے خسپد و ہر روز یارے گیرد۔

ترجمہ:۔ تو کسی مغرور، خودرائے، بے عقل، لڑاکا، تند مزاج، تیز دوڑنے والے جوان کے پلے میں نہ پڑے کہ ہر وقت ایک نئی آرزو کرتا ہے۔ اور ہر لحظہ ایک رائے دیتا ہے۔ اور ہر رات ایک نئی جگہ سوتا ہے۔ اور ہر روز ایک نیا معشوق رکھتا ہے۔

قطعہ:۔ جواناں خرم اند و خوب رخسار ولیکن در وفا با کس نپایند
وفاداری مدار از بلبلاں چشم کہ ہر دم بر گلے دیگر سرایند

ترجمہ:۔(۱) جوان اچھے ہیں اور اچھے رخسار والے ہیں۔ مگر وفا میں کسی کے ساتھ نہیں ٹھہرتے۔
(۲) ان بلبل چشموں سے وفاداری کی امید مت رکھ۔ کہ ہر وقت وہ ایک دوسرے پھول پر نغمہ سرائی کرتے ہیں۔

حل الفاظ و مطلب:۔ پیرے میں ی وحدت کے لئے ہے یعنی ایک بوڑھا۔ دخترے خواستہ بود ایک لڑکی سے نکاح کر لیا تھا۔ حجرہ ج کمرہ جمع حجرات۔ گل مراد کاغذ کے پھول ہیں۔ آراستہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ سجایا ہوا۔ بذلہ چٹکلہ و لطیفہ، دل چسپ بات۔ وحشت گھبراہٹ۔ بھڑکنا۔ موانست آپسی انسیت و محبت۔ بخت بلندت یار بود تیرا بلند نصیب تیرا دوست تھا۔ پختہ عقلمند جہاں دیدہ دنیا دیکھا ہوا۔ تجربہ کار۔ حقوق صحبت بداند دوستی کے حقوق جانتا ہے۔ مودت دوستی۔ مشفق مہربان۔ خوش طبع اچھی طبیعت۔ شیریں زبان میٹھی باتیں کرنے والا۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ بڑھاپے کے زمانہ میں نوعمر کنواری لڑکی سے شادی نہ کرنی چاہئے ورنہ بڑی رسوائی ہوتی ہے۔ معجب تکبر کرنے والا، خود پسند۔ خیرہ رائے بے عقل۔ سرتیز جلدی کرنے والا۔ نپایند وہ پائداری نہیں دکھلاتے۔ بلبلان چشم وہ معشوق جن کی آنکھیں بلبل جیسی ہوں۔

اما طائفۂ پیراں کہ بعقل و ادب زندگانی کنند نہ بمقتضائے جہل و جوانی۔

ترجمہ:۔ بہر کیف بوڑھوں کی جماعت عقل اور ادب سے زندگی بسر کرتی ہے نہ کہ جہالت اور جوانی کے تقاضوں کے مطابق۔

فرد ۔ ز خود بہتری جوی و فرصت شمار کہ با چوں خودی گم کنی روزگار

ترجمہ:۔ تو اپنی بہتری تلاش کر اور فرصت کو غنیمت شمار کر۔ کہ تجھ جیسے کسی جوان کی زندگی برباد کر دیگا تو۔

گفت چنداں بریں نمط بگفتم کہ گماں بردم کہ دلش در قید من آمد و صید من

شدناگہ نفسے سرد از دل پر درد بر آورد و گفت چندیں سخن کہ بگفتی در ترازوے عقل من وزن آں یک سخن ندارد کہ وقتے از قبیلہ خویش شنیدہ ام کہ گفت زن جوان را اگر تیرے در پہلو نشیند بہ از انکہ پیرے۔

ترجمہ:۔ اس بوڑھے نے کہا کہ اتنی باتیں اس طریقہ کی میں نے کہیں کہ مجھے خیال ہوا کہ اس کا دل میری قید میں گرفتار ہو گیا اور میری شکار ہو گئی، یکایک ایک ٹھنڈی سانس دردمند دل سے کھینچی اور بولی جتنی باتیں تو نے بیان کیں میری عقل کی ترازو میں ان میں سے ایک بھی کوئی وزن نہیں رکھتی۔ اس لئے کہ ایک وقت میں اپنی ایک دائی سے یہ بات سن چکی ہوں کہ جوان عورت کے پہلو میں اگر تیر چبھارہے تو اس سے بہتر ہے کہ کوئی بوڑھا پہلو میں بیٹھے۔

شعر:۔ لَمَّا رَأَتْ بَیْنَ یَدَیْ بَعْلِہَا شَیْئاً کَارِخِی شَفَۃِ الصَّائِمِ
تَقُوْلُ ھٰذَا مَعَہٗ مَیِّتٌ وَ إِنَّمَا الرُّقْیَۃُ لِلنَّائِمِ

ترجمہ:۔ (۱) جب عورت نے شوہر کے سامنے ایک چیز لٹکی ہوئی دیکھی۔ جو روزے دار کے ہونٹ کی طرح ڈھیلی ہے۔
(۲) تو کہنے لگی اس کے پاس تو مردہ ہے۔ اور منتر تو صرف سونے والے کو جگا سکتا ہے۔

رباعی:۔ زن کز برِ مرد بے رضا برخیزد پس فتنہ و جنگ از اں سرا برخیزد
پیرے کہ ز جائے خویش نتواند خاست الا بعصا کیش عصا برخیزد

ترجمہ:۔ (۱) عورت اگر مرد کی بغل سے بغیر خوش ہوئے اٹھے۔ تو اس گھر میں فتنہ و فساد برپا ہو جاتا ہے۔
(۲) وہ بوڑھا جس کو اپنی جگہ سے اٹھنا ممکن نہیں مگر صرف لاٹھی سے تو اس کا عضو کب اٹھ سکتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ مقتضی تقاضہ۔ مطابق۔ فرصت وقت۔ نمط طریقہ، روش، نمونہ۔ قابلہ دائی۔ قبیلہ خاندان۔ دِلش اس کا دل۔ صید من شد میرا شکار ہو گیا۔ نفسے سرد ایک ٹھنڈی سانس۔ لَمَّا رَأَتْ الخ جب اس نے دیکھا۔ بَعْل شوہر۔ ارخی لٹکا ہوا۔ شَفَۃ ہونٹ۔ الصائم روزہ دار۔ میت مردہ۔ الرُّقْیَۃ منتر۔ جب اس عورت نے اپنے شوہر کے سامنے والے حصہ میں کوئی ایسی چیز دیکھی جس طرح روزہ دار کا ہونٹ سوکھا ہوا ہوتا ہے۔ تو کہنے لگی۔ اس کے پاس مُردہ ہے اور جادو صرف سونے والے ہی کو بیدار کر سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میرا محبوبانہ ناز و انداز اس بوڑھے شوہر کے عضو تناسل کو کب کھڑا کر سکتا ہے۔ بر بغل۔ بے رضا بغیر خوش ہوئے۔ ازاں سرا اس گھر سے۔ پیرے کہ ز جائے الخ ایسا بوڑھا جو لاٹھی کا سہارا لئے بغیر زمین سے نہ اٹھ سکتا ہو۔ کیش کس طرح۔ کب۔ عصا لاٹھی۔ یہاں مخصوص عضو مراد ہے۔

فی الجملہ امکان موافقت نبود بمفارقت انجامید چوں مدت عدت بر آمد عقد نکاحش بستند با جوانے تند ترش روئی تہی دست بدخوی جور و جفا دید و رنج

وعنا دیدے و شکرِ نعمتِ حق ہمچناں گفتے الحمد للہ کہ ازاں عذاب الیم برہیدم وبدیں نعیمِ مقیم برسیدم۔

ترجمہ:۔ حاصل کلام یہ ہے کہ موافقت کا امکان نہ تھا، طلاق پر نوبت پہنچی۔ جب عدت کا زمانہ پورا ہو گیا۔ اس کا نکاح ایک غصہ ور، بدخو، ترش رو، مفلس جوان کے ساتھ کر دیا۔ وہ عورت ظلم و ستم اور ایذاء و رنج اور سختی اٹھاتی تھی۔ پھر بھی خدا کی نعمتوں کا شکر اس طرح ادا کرتی کہ خدا کا شکر ہے کہ اس سخت عذاب سے رہائی ہوئی اور ان مستقل نعمتوں پر فائز ہوئی۔

قطعہ:۔
روئے زیبا و جامہ ودیبا — صندل و عود و رنگ و بوی و ہوس
ایں ہمہ زینتِ زناں باشد — مرد را کیر و خایہ زینت وبس

ترجمہ:۔ (۱) خوبصورت چہرہ اور دیبا کے کپڑے۔ صندل اور عود، رنگ و بو اور ہوس۔
(۲) یہ ساری عورتوں کی زینتیں ہوتی ہیں۔ مرد کے لئے اس کی مردانگی کی قوت کافی ہے۔

فرد ۔
باایں ہمہ جور و تند خوئی — نازت بکشم کہ خوبروئی

ترجمہ:۔ باوجود ان ظلم کے اور ترش روئی کے۔ میں تیرا ناز اٹھاؤں گی اس لئے کہ تو خوبصورت ہے۔

قطعہ:۔
باتو مرا سوختن اندر عذاب — بہ کہ شد باد گرے در بہشت
بوئے پیاز از دہنِ خوبروی — بہ حقیقت کہ گل از دست زشت

ترجمہ:۔ (۱) تیرے ساتھ مجھے دوزخ میں جلنا۔ اس سے بہتر ہے کہ دوسرے کے ساتھ بہشت میں جاؤں۔
(۲) خوبصورت کے منہ سے پیاز کی بو۔ در حقیقت اس سے بہتر ہے کہ بدصورت کے ہاتھ سے پھول ملے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ امکان موافقت مرکب اضافی ہے۔ موافقت کا امکان۔ مفارقت جدائی۔ مدت عدت مرکب اضافی ہے۔ عدت کی مدت۔ عدت وہ ایام جن میں عورت کو زینت اور دوسری شادی کی اجازت نہیں۔ مطلقہ حرہ کے تین ماہ اور بیوہ کے چار ماہ دس دن۔ مطلقہ باندی کے دو ماہ اور بیوہ کے دو ماہ پانچ دن۔ عنا تکلیف۔ عذاب الیم دردناک عذاب۔ نعیم مقیم پائیدار نعمت۔ عود عین کے ضمہ کیساتھ۔ ایک خوشبودار لکڑی۔ ہوس زیور۔ کیر و خایہ مرد کا عضو تناسل۔ نازت تیرا ناز۔ خوبروئی خوبصورت چہرہ والا۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ نکلا کہ بڑھاپے کے زمانے میں نوعمر کنواری لڑکی سے شادی نہ کرنی چاہئے ورنہ بڑی رسوائی ہوتی ہے۔ اور دونوں کے درمیان بات نہ بننے کی وجہ سے طلاق کی نوبت آجاتی ہے۔

حکایت (۳):۔ مہمان پیرے بودم در دیارِ بکر کہ مالِ فراواں داشت و فرزندے خوبروی شبے حکایت کرد کہ مرا در عمرِ خویش بجز ایں فرزند نبودہ است درختے دریں وادی

زیارتگاہ است کہ مرداں بحاجت خواستن آنجا روند و شبہائے دراز در پائے آں درخت بخدا نالیدہ ام تا مرا ایں فرزند بخشیدہ است شنیدم کہ پسر با رفیقاں آہستہ میگفت چہ بودے اگر من آں درخت رابدانستے کہ کجاست تادعا کردے کہ پدرم بمردے۔

ترجمہ:۔ میں دیار بکر میں ایک بوڑھے کا مہمان تھا، وہ بہت سے مال کا مالک تھا۔ اور ایک خوبصورت لڑکے کا باپ تھا۔ ایک رات کو قصہ بیان کرنے لگا کہ میرے عمر بھر میں سوائے اس لڑکے کے اولاد پیدا نہیں ہوئی۔ اس جنگل میں ایک درخت زیارت کی جگہ ہے کہ لوگ اپنی مرادیں مانگنے وہاں جاتے ہیں۔ بہت لمبی لمبی راتوں میں میں اس درخت کے نیچے گڑگڑایا ہوں اور خدا سے دعا مانگی ہے۔ جب مجھے خدا نے یہ لڑکا دیا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ لڑکا چپکے چپکے اپنے دوستوں سے کہہ رہا تھا، بڑا مزہ ہوتا اگر مجھے اس درخت کی خبر ہوتی کہ وہ کہاں ہے۔ تو میں دعا مانگتا کہ میرا باپ مر جائے۔

حکمت:۔ خواجہ شادی کناں کہ فرزندم عاقل ست و پسر طعنہ زناں کہ پدرم فرتوت ست۔

ترجمہ:۔ باپ خوشی کر رہا ہے کہ میرا بیٹا عقلمند ہے۔ اور بیٹا طعنے دے رہا ہے کہ میرا باپ کھوسٹ بوڑھا ہو گیا ہے۔

قطعہ:۔ سالہا بر تو بگزرد کہ گذار | نکنی سوئے تربتِ پدرت
تو بجائے پدر چہ کردی خیر | تاہماں چشم داری از پسرت

ترجمہ:۔ (۱) برسوں گذر جاتے ہیں کہ تو۔ اپنے باپ کی قبر کی جانب گذر نہیں کرتا ہے۔

(۲) تو نے اپنے باپ کے ساتھ کیا نیکی کی ہے۔ کہ اسی نیکی کی اپنے بیٹے سے امید رکھتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ مہمان پیرے مرکب اضافی ہے۔ ایک بوڑھے کا مہمان۔ دیار بکر ایک شہر کا نام ہے۔ جو روم اور عراق عرب کے درمیان واقع ہے۔ دیار دار کی جمع ہے۔ دیس۔ ملک۔ بکر ایک قبیلہ کا نام ہے۔ شبے حکایت کرد شیخ سعدیؒ چند راتیں اس کے یہاں مقیم رہے ہیں۔ فرزند نبودہ است اس کی اولاد پیدا نہیں ہوئی۔ شبہائے دراز لمبی لمبی راتیں۔ پائے آں درخت اس درخت کے نیچے۔ بخدا خدا کی درگاہ میں۔ نالیدہ ام گڑگڑایا ہوں۔ طعنہ زناں عیب بیان کرنیوالا۔ فرتوت عمر رسیدہ بوڑھا آدمی۔

اس حکایت سے یہ معلوم ہوا کہ بڑھاپے کی اولاد پریشان کرنے والی ہوتی ہے۔ اور ماں باپ کو ذلیل سمجھتی ہے۔ اور قطعہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کی اولاد اس کے ساتھ نیکی کا برتاؤ کرے تو اس کو اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنی چاہئے۔

حکایت (۴):۔ روزے بغرورِ جوانی سخت راندہ بودم و شبانگہ بپائی گریوۂ سست ماندہ پیر مردے ضعیف از پسِ کارواں ہمی آمد گفت چہ خسپی کہ نہ جائے

گفتم چوں روم کہ نہ پائے رفتن ست گفت ایں نشنیدی کہ صاحبدلاں گفتہ اند رفتن و نشستن بہ کہ دویدن و گسستن۔

ترجمہ:۔ ایک روز جوانی کے غرور میں میں تیز دوڑا تھا۔ اور رات کے وقت ایک ٹیلہ کے نیچے سست پڑا ہوا تھا ایک کمزور بوڑھا بھی قافلہ کے پیچھے پیچھے آرہا تھا۔ اس نے کہا کیا پڑا سو رہا ہے اس لئے کہ یہ سونے کی جگہ نہیں ہے میں نے کہا کہ چلوں کیسے کہ چلنے کی طاقت نہیں ہے۔ اس نے کہا کیا تو نے یہ نہیں سنا ہے کہ عقلمندوں نے کہا ہے چلنا اور چل کر بیٹھنا بہتر ہے کہ دوڑنے اور سفر سے عاجز رہنے سے،

قطعہ:۔ اے کہ مشتاق منزلے مشتاب — پندِ من کاربند و صبر آموز
اسپ تازی دو تگ رود بشتاب — اشتر آہستہ میرود شب و روز

ترجمہ:۔ (۱) اے وہ شخص کہ تو منزل کا آرزو مند ہے مت دوڑ۔ میری نصیحت پر عمل کر اور صبر سیکھ۔
(۲) عربی گھوڑا تیز تھوڑی دور چلتا ہے۔ اونٹ آہستہ آہستہ رات دن چلا کرتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ بغرور جوانی مرکب اضافی ہے۔ جوانی کے غرور میں۔ سخت راندہ بودم بہت تیز چلا تھا۔ پائے گریوہ ٹیلہ کے نیچے۔ چہ خسپی تو کیا سو رہا ہے۔ خسپیدن سے خسپی واحد حاضر مضارع ہے۔ گسستن عاجز رہنا۔ سفر سے رکنا۔ چوں روم کس طرح چلوں۔ رفتن و نشستن چلنا اور بیٹھنا۔ مشتاق خواہشمند۔ اسپ تازی عربی گھوڑا۔ تگ دوڑنا۔ میرود جاتا ہے۔ کاربند میری کی ہوئی نصیحت پر عمل در آمد کرو۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ نکلا کہ جوانی پر غرور و گھمنڈ نہ کرنا چاہئے۔ اور اگر کوئی بوڑھا نصیحت کرے تو اس پر عمل کرنا چاہئے۔

حکایت (۵):۔ جوانے چست لطیف خنداں شیریں زباں در حلقۂ عشرتِ ما بود کہ در دلش ہیچ نوع غم نیامدے ولب از خندہ فراہم روزگارے بر آمد کہ اتفاقِ ملاقات نیفتاد بعد ازاں دیدمش زن خواستہ و فرزند خاستہ و بیخ نشاطش بریدہ و گل رویش پژمریدہ پرسیدمش چگونۂ و چہ حالت ست گفت تا کودکان بیاوردم دگر کودکی نکردم۔

ترجمہ:۔ ایک جوان چست و چالاک، لطیفہ گو، ہنس مکھ، شیریں زبان، ہماری عیش و عشرت کے حلقہ میں شریک تھا کہ اس کے دل میں کسی طرح کا غم نہیں آتا تھا۔ اور ہونٹ ہنسی سے نہ رکتے تھے۔ ایک زمانہ ہو گیا کہ ملاقات کا اتفاق نہیں پڑا۔ اس کے بعد میں نے اس کو دیکھا کہ وہ شادی کر لی تھی۔ بال بچے پیدا ہو گئے۔ اور اس کی خوشی کی جڑ کٹ گئی تھی۔ اور اس کے چہرہ کا پھول پژمردہ ہو گیا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا تو کس طرح ہے اور تیرا کیا حال ہے۔ اس نے کہا جب سے میرے بچے ہو گئے ہیں اس وقت سے میں نے بچپن کی باتیں نہیں کیں۔

شعر: مَا ذَا الصِّبیٰ وَالشَّیبُ غَیَّرَ لِمَّتِی — وَکَفیٰ بِتَغیِیرِ الزَّمَانِ نَذِیراً

ترجمہ ۔ اب بچپن کہاں ہے ڈرانے والے بڑھاپے نے میری زلفوں کو بدل ڈالا۔ اور زمانے کا انقلاب ڈرانے کے لئے کافی ہے۔

فرد :۔ چوں پیر شدی ز کودکی دست بدار		بازی و ظرافت بجوانان بگذار

ترجمہ :۔ جب تو بوڑھا ہو گیا تو بچپنے سے دست بردار ہو جا۔ کھیل کود اور ہنسی ٹھٹھا جوانوں کے لئے چھوڑ دے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ خنداں ہنس مکھ۔ عشرت زندگی۔ نوع غم کسی قسم کا غم۔ کوئی رنج و ملال۔ خندہ فراہم ہنسی ہر وقت موجود رہتی تھی۔ یعنی چہرہ پر ہر دم مسکراہٹ جھلکتی تھی۔ زن خواستہ ایک عورت سے شادی ہو گئی۔ بیخ جڑ۔ نشاط خوشی۔ بریدہ بریدن سے ہے۔ کٹ گئی۔ تا جب تک، جب سے۔ کودکاں کودک کی جمع ہے۔ بچے۔ ماذا حرف استفہام ہے۔ کیا۔ صبیٰ بچپن۔ شیب بڑھاپا۔ لمہ زلف۔ نذیر ڈرانے والا۔ بازی کھیل کود۔ کفی کافی ہے۔ تغییر انقلاب۔ بدلنا۔ ظرافت دل لگی۔ بگذار تو چھوڑ دے۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بڑھاپے میں جوانی کے مذاق اور دل لگی وغیرہ کو چھوڑ دینا چاہئے، اور سنجیدگی و متانت اختیار کرنی چاہئے اور مذکورہ بالا عربی شعر سے یہ معلوم ہوا کہ آدمی کو ہمیشہ زمانے کی تغیرات سے نصیحت حاصل کرنا چاہئے۔

مثنوی :۔ طربِ نوجواں ز پیر مجوی		کہ دگر ناید آبش رفتہ بجوی

زرع را چوں رسید وقتِ درو		نخرامد چنانکہ سبزۂ نو

ترجمہ :۔ (۱) جوانی کی خوشیاں بوڑھے آدمی میں تلاش مت کر۔ کہ ندی کا گیا ہوا پانی دوبارہ ندی میں نہیں آتا۔

(۲) کھیتی کے کٹنے کا جب وقت آ پہنچا۔ تو وہ سرسبز نو رسیدہ سبزہ کی طرح نہیں لہلاتی۔

قطعہ :۔ دورِ جوانی بشد از دستِ من		آہ و دریغ آں زمن دل فروز

قوتِ سرپنجہ شیری برفت		راضیم اکنوں بہ پنیرے چو یوز

پیر زنے موی سیہ کردہ بود		گفتمش اے مامکِ دیرینہ روز

موی بہ تلبیس سیہ کردہ گیر		راست نخواہد شدن ایں پشت کوز

ترجمہ :۔ (۱) جوانی کا دور میرے ہاتھ سے چلا گیا۔ ہائے افسوس وہ دل روشن کرنے والا زمانہ۔

(۲) شیر کے پنجہ کی سی قوت جاتی رہی۔ اب میں چیتے کی طرح تھوڑے سے پنیر پر راضی ہوں۔

(۳) ایک بڑھیا نے خضاب لگا کر بال کالے کئے تھے۔ میں نے اس سے کہا کہ اے عمر رسیدہ بڑھیا اماں جان۔

(۴) مکاری کر کے تو نے بال کالے کر لئے۔ مگر یہ ٹیڑھی پیٹھ سیدھی نہیں ہوگی۔

حل الفاظ و مطلب :۔ طرب خوشی۔ مستی۔ مجوی جستن سے واحد حاضر فعل نہی ہے۔ تلاش مت کر۔ رفتہ رفتن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ گیا ہوا۔ زرع ج کھیتی۔ جمع زروع۔ وقتِ درو مرکب اضافی ہے۔

کھیتی کے کٹنے کا وقت۔ سبزۂ نو نیا سبزہ۔ دور جوانی جوانی کا دور۔ دل فروز دل کو روشن کرنے والا۔ راسم کنوں ہے۔ پنیرے چیوز کہاجاتا ہے کہ جب چیتا اپنے شکار میں کامیاب نہیں ہوتا تو اپنے مالک سے غصہ ہو جاتا ہے۔ اور مالک اس کی مرغوب خوراک پنیر کھلا کر اس کو دوبارہ خوش کر دیتا ہے۔ مامک ف ماں کی تصغیر ہے۔ والدہ۔ اماجان۔ پیار کا لفظ ہے۔ دیرینہ روز زیادہ عمر والی۔ عمر رسیدہ۔ تلبیس دھوکا دینا۔ گیر فرض کرو۔ اس کو مان لو۔ راست نخواہد ٹیڑھی کمر کبھی سیدھی نہ ہو سکے گی۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بڑھاپے کے زمانے میں جوانی کے مذاق اور دل لگی اور زیب و زینت وغیرہ چھوڑ دینی چاہئے۔

حکایت(٦) :۔ وقتے بجہل جوانی بانگ برمادر زدم دل آزردہ بکنجے بنشست وگریاں ہمی گفت مگر خوردی فراموش کردی کہ درشتی می کنی۔

ترجمہ:۔ ایک مرتبہ جوانی کی جہالت کی وجہ سے میں نے والدہ کو ڈانٹ دیا۔ افسردہ دل ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھ گئیں۔ رو رو کر کہہ رہی تھیں کہ شاید تو اپنا بچپن بھول گیا کہ اب سختی کر رہا ہے۔

قطعہ:۔ چہ خوش گفت زالے بفرزندِ خویش چو دیدش پلنگ افگن و پیلتن
گر از عہد خردیت یاد آمدے کہ بیچارہ بودی در آغوش من
نکردے دریں روز بر من جفا کہ تو شیر مردے و من پیرزن

ترجمہ:۔(۱) ایک بڑھیا نے اپنے لڑکے سے کیا ہی اچھی بات کہی ہے۔ جبکہ اس کو شیر افگن (یعنی قوی) اور پیلتن (یعنی عظیم الجثہ) دیکھا۔

(۲) اگر تجھ کو اپنے بچپن کا زمانہ یاد رہتا۔ کہ جب تو میری گود میں عاجز پڑا رہتا تھا۔

(۳) تو تو مجھ پر آج کے دن ظلم نہ کرتا۔ کہ تو اب بہادر ہے اور میں بڑھیا ہوں۔

حل الفاظ و مطلب :۔ بجہل جوانی جوانی کی جہالت و نادانی کی وجہ سے۔ بانگ چیخ و پکار۔ مادر ماں دل آزردہ رنجیدہ دل۔ کنج گوشہ۔ کنارہ۔ گریاں ہمی گفت رو رو کر کہہ رہی تھی۔ فراموش کردی تو نے بھلا دیا۔ درشتی سختی۔ زالے ایک بڑھیا۔ بفرزند خویش اپنے لڑکے سے۔ چو دیدش جب اس کو دیکھا۔ پلنگ افگن شیر کی طرح طاقتور۔ پیلتن ہاتھی کی طرح بڑے اور موٹے جسم والا۔ آغوش گود۔ شیر مرد بہادر۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ ہر جوان کو چاہئے کہ اپنے بچپن کے زمانہ کو نہ بھولے اور بڑے اور بوڑھوں کے ساتھ گستاخی و بدکلامی کر کے ان کو رنجیدہ نہیں کرنا چاہئے۔

حکایت(۷) :۔ توانگرے بخیل را پسرے رنجور بود نیک خواہاں گفتندش کہ ختم قرآنی کنی از بہر وے یا بذل قربانی لختے باندیشہ فرو رفت و گفت ختم مصحف اولیٰ

ترست کہ گلہ دور ست صاحبدلے بشنید گفت ختمش بعلتِ آں اختیار آمد کہ قرآن برسر زبان ست وزر در میان جاں۔

ترجمہ:۔ ایک بخیل دولتمند کا ایک لڑکا بیمار تھا۔ اس کے خیر خواہوں نے اس سے کہا کہ اس کی صحت کے لئے قرآن کریم کا ایک ختم کیا جائے۔ یا کوئی قربانی کی جائے۔ کچھ دیر سوچتا رہا اور بولا قرآن شریف ختم کرنا زیادہ مناسب ہے اس لئے کہ بکریوں کا گلہ دور جنگل میں چلا گیا ہے۔ ایک دل والے نے سنا اور کہا ختم قرآن شریف اس کو اس وجہ سے پسند آیا کہ قرآن تو زبان کی نوک پر ہے اور سونا جان میں گڑا ہوا ہے۔

مثنوی:۔ دریغا گردنِ طاعت نہادن گرش ہمراہ بودے دستِ دادن
بدینارے چو خر در گل بمانند ور الحمدے بخواہی صد بخوانند

ترجمہ:۔(۱) افسوس ہوتا اطاعت کیلئے گردن زمین پر رکھنا۔ اگر اس کے ساتھ بخشش کا ہاتھ بھی شامل ہوتا۔ (۲) ایک دینار کے لئے گدھے کی طرح کیچڑ میں پھنس جاتے ہیں۔ اور اگر الحمد شریف ایک مرتبہ پڑھنے کو کہیں تو سو مرتبہ پڑھ لیں گے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ ختم قرآنی یعنی ایک قرآن شریف پڑھ کر اس کو بخشا جائے۔ بذل قربانی کی جانور کی قربانی کرے۔ لختے ایک لخت، تھوڑی دیر۔ گلہ دور ست یعنی ریوڑ دور دراز مقام پر ہے۔ وہاں سے بکریاں وغیرہ قربانی کے لئے لے آنا دشوار ہیں۔ قربانی سے مُراد یہ ہے کہ خداتعالیٰ کے نام پر صدقہ کے طور پر کسی جانور کو ذبح کیا جائے۔ وزر در میان جان یعنی قربانی کرنے سے جیب سے تو روپیہ خرچ ہوتا ہے اس لئے اس نے کہا بہتر یہ ہے کہ قرآن شریف پڑھ کر اس کو بخشا جائے۔ دریغا گردن الخ یعنی اگر مالی عبادت کی گنجائش ہے تو بدنی عبادت پر اکتفاء کرنا بڑے افسوس کی بات ہے بدینارے الخ یعنی اگر کبھی ایک دینار خرچ کرنے کی نوبت آئے تو گدھے کی مانند کیچڑ میں گھس جائے۔ الحمد بخواہی سورۂ فاتحہ پڑھوانا چاہئے۔ اس حکایت سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ (۱) بخل و کنجوسی سے پرہیز کرنا چاہئے اسلئے کہ بڑھاپے میں اس صفت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ (۲) بخیل کو مال خرچ کرنا بہت دشوار ہوتا ہے ہاں اگر اس سے قرآن پڑھنے اور دیگر کار خیر کرنے کو کہا جائے تو بخوشی راضی ہو جاتا ہے۔ (۳) اگر مالی عبادت کی گنجائش ہو تو اس میں دریغ نہ ہونا چاہئے۔ بخل کے ساتھ بدنی عبادت بڑے افسوس کی بات ہے۔

حکایت (۸):۔ پیر مردے را گفتند چرا زن نہ کنی گفت با پیر زنانم الفت نیست پس آنراں کہ جواں باشد با من کہ پیرم دوستی چگونہ صورت بندد۔

ترجمہ:۔ لوگوں نے ایک بوڑھے سے کہا کہ شادی کیوں نہیں کرتا اس نے کہا بوڑھیوں سے مجھے محبت نہیں۔ اور جو جوان ہوگی اس کو مجھ سے کہ میں بوڑھا ہوں دوستی کی صورت کس طرح بندھے گی۔

شعر:۔
پیر ہفتاد سلہ جنی مکنہ کورِ مقری بخوابی چش روش
زور باید نہ زر کہ بانوار گزری دوست ترکہ دہ من گوش

ترجمہ:۔(۱) اے ستر برس کے بڈھے جوانی نہ کر۔ اندھا میاں جی خواب میں بھی اپنی آنکھ کو روشن نہیں دیکھتا۔
(۲) زور چاہئے نہ کہ زر اس لئے کہ عورت کو۔ دس من گوشت سے ایک گاجر زیادہ پسند ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ پیر مردے ایک بوڑھا مرد۔ چرا زن نہ کنی تو شادی کیوں نہیں کرتا۔ با پیر زنانم الفت نیست بوڑھی عورتوں سے مجھے الفت و محبت نہیں ہے۔ اس لئے کسی بوڑھی سے نکاح کرنے کا جی نہیں چاہتا۔ دوستی چگونہ بندد موافقت نہ ہوگی۔ سلہ سالہ۔ ہفتاد ستر۔ جنی مکند جوانی مت کر۔ کور اندھا۔ مقری میاں جی۔ معمولی درجہ کا استاد۔ بخواب خواب میں۔ چش چشم کا مخفف ہے۔ آنکھ۔ روش روشن۔ اے بوڑھے جوانی کی باتیں مت کر۔ مکتب کا نابینا۔ کبھی خواب میں بھی آنکھ کو روشن نہیں دیکھتا۔ زور مردانگی طاقت۔ گزری گاجر۔ اس سے مراد مرد کا عضو تناسل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ عورتیں اپنے شوہر کے موٹا ہونے کی تمنا نہیں کرتیں بلکہ ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ مرد کا عضو تناسل صحیح ہو اور اس کے اندر جوشِ جوانی ہو۔

حکایت منظوم (۹):۔

شنیدہ ام کہ دریں روزہا کہن پیرے خیال بست بہ پیرانہ سر کہ گیر دجفت
بخواست دخترے خوبروی گوہر نام چو درج گوہرش از چشم مرد ماں بنہفت
چنانکہ رسم عروسی بود تمنا کرد ولے بحملۂ اوّل عصائے شیخ بخفت
کماں کشید و نزد ہدف کہ نتواں دوخت مگر بسوزنِ فولاد جامہ ہنگفت
بدوستاں گلہ آغاز کرد و حجت ساخت کہ خان ومان من ایں شوخ دیدہ پاک برفت
میانِ شوہر و زن جنگ فتنہ خاست چناں کہ سر بشحنہ و قاضی کشید و سعدی گفت
پس از ملامت و شنعت گناہِ دختر نیست ترا کہ دست بلرزد گہر چہ دانی سفت

ترجمہ:۔(۱) میں نے سنا ہے کہ اس زمانے میں ایک پُرانے بوڑھے نے۔ بڑھاپے میں خیال کیا کہ شادی کرنی چاہئے۔
(۲) ایک خوبصورت نوجوان گوہر نامی لڑکی سے شادی کرلیا۔ اور موتیوں کے ڈبے کی طرح اسے لوگوں کی نظر سے چھپالیا۔
(۳) جیسا کہ دولہا دلہن کی رسم ہوتی ہے وہ خواہش کی۔ مگر پہلے ہی حملہ میں بڑے میاں کی لاٹھی سوگئی (یعنی اٹھ نہ سکی)
(۴) کمان کھینچی اور نشانہ پر تیر نہ لگا کیونکہ۔ سوائے فولاد کی سوئی کے سخت کپڑا سیا نہیں جاتا۔
(۵) اس نے دوستوں سے شکایت کی اور حجت کرنے لگا۔ کہ میرے گھربار کو اس بے حیا نے بدنام و تباہ کردیا۔
(۶) میاں بیوی میں جنگ اور فتنہ اس طرح برپا ہوا کہ قاضی اور کوتوال تک نوبت پہنچی اور سعدی نے کہا۔

(۷) خبر دار ملامت اور بُرائی چھوڑ دے لڑکی کی غلطی نہیں ہے۔ جب تیرا ہاتھ کانپتا ہے تو تو موتی کیسے پرو سکتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ منظوم پرویا ہوا۔ مراد اشعار ہے۔ کہن پیرے ایک پرانا بوڑھا۔ خیال بست خیال لے گیا۔ ارادہ کیا۔ گیرد بجفت شادی کرے۔ دخترے خوب رو ایک خوبصورت لڑکی۔ دُرج گوہر موتیوں کا ڈبہ۔ از چشم مرداں لوگوں کی نظروں سے۔ رسم عروسی دولہا دولہن کی رسم۔ تمنا کرد خواہش کی۔ عصائے شیخ الخ شیخ کی لاٹھی۔ مراد یہ ہے کہ بوڑھے کے عضو تناسل نے کام نہ دیا۔ کمان کشید کمان کھینچی۔ یعنی عضو تناسل کو اٹھایا۔ کھڑا کیا۔ نزد ہدف تیر نشانہ پر نہ بیٹھا۔ یعنی صحبت نہ کر سکا۔ نتواں دوخت نہیں سی سکتے۔ سوزن سوئی۔ جامہ ہنگفت موٹا کپڑا اثاث جیسا۔ شحنہ کوتوال۔ گلہ شکایت۔ خان دمان گھر کا سب سامان۔ پاک برفت۔ سب لے گئی۔ قاضی فیصلہ کرنے والا۔ سعدی گفت شیخ سعدی نے کہا۔ ملامت بُرائی بیان کرنا شنعت بُرائی۔ بلرزد کانپتا ہے۔ اس حکایت کا حاصل بھی وہی ہے کہ بڑھاپے کے زمانے میں نوجوان عورت سے شادی نہیں کرنی چاہئے ورنہ رسوائی اٹھانی پڑتی ہے۔

تمام شد باب ششم بتوفیق الملک العلام
ظفر بن مبین عفا اللہ عنہما
خادم التدریس مدرسہ مرادیہ مظفر نگر

باب ہفتم در تاثیر تربیت

(ساتواں باب تربیت کی تاثیر کے بیان میں)

حل الفاظ و مطلب :۔ باب موصوف۔ ہفتم صفت۔ موصوف صفت ملکر مبتدا۔ در حرف۔ تاثیر مضاف۔ تربیت مضاف الیہ۔ ملکر خبر۔ مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ تاثیر باب تفعیل کا مصدر ہے۔ اثر ڈالنا۔ تربیت باب تفعیل کا مصدر ہے۔ پرورش کرنا۔ کسی شئی کو آہستہ آہستہ درجہ کمال تک پہونچانا۔ اس باب میں شیخ سعدیؒ ان امور کو بیان کریں گے جو تربیت کی تاثیر کے سلسلے میں ہیں۔

حکایت (۱) :۔ یکے را از وزرا پسرے کودن بود پیش دانشمندے فرستاد کہ مرایں را تربیتے کن مگر عاقل شود روزگارے تعلیم کرد موثر نبود پیش پدرش کس فرستاد کہ ایں عاقل نمی شود و مرا دیوانہ کرد۔

ترجمہ :۔ وزیروں میں سے ایک وزیر کا لڑکا بے عقل تھا اس کو ایک عالم کی خدمت میں بھیجا۔ (اور کہلایا) کہ اس

تعلیم و تربیت کیجئے۔ شاید عقلمند ہو جائے۔ ایک مدت تک تعلیم دی۔ کوئی فائدہ نہ ہوا تو اسے اسکے باپ کے پاس بھیج دیا کہ یہ تو عقلمند نہیں ہوتا مگر مجھے پاگل کر دیا۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ وزراء ع وزیر کی جمع ہے۔ منتری۔ بار برداری کا شریک چونکہ سلطنت کے کام کا بوجھ اٹھانے میں وزیر بھی بادشاہ کا شریک ہوتا ہے اس واسطے اس عہدہ کا نام وزیر رکھا گیا۔ (کریم اللغات) کودن بے عقل۔ کند ذہن۔ فرستاد فرستادن سے واحد غائب ماضی مطلق۔ اس نے بھیجا۔ مرایں را خاص طور پر اس کو۔ تربیت علم و حکمت سکھانا۔ روزگارے کافی دنوں تک۔ تعلیم سکھانا۔ موثر اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ میم کے ضمہ اور واؤ کے فتحہ اور ثاء مشدد کے ساتھ۔ اثر کرنے والا۔ فائدہ۔ پیش پدرش اس کے باپ کے پاس۔ دیوانہ مجنون۔ پاگل۔ اس حکایت سے یہ بات سمجھ میں آئی کہ اگر طبیعت کے اندر نصیحت قبول کرنے کی صلاحیت نہ ہو تو نصیحت بے اثر ہوتی ہے۔ جیسا کہ اس وزیر کے بچہ کی ایک مدت تک تربیت ہوتی رہی لیکن چونکہ اس کے اندر صلاحیت نہیں تھی اس لئے تربیت سے ان کو کوئی فائدہ بھی نہ ہوا۔

قطعہ:۔

ہیچ صیقل نکو نداند کرد	آہنے را کہ بد گہر باشد
چوں بود اصل جوہرے قابل	تربیت را در واثر باشد
سگ بدریائے ہفتگانہ بشوی	چونکہ ترشد پلید تر باشد
خر عیسیٰ گرش بمکہ برند	چوں بیاید ہنوز خر باشد

ترجمہ:۔ (۱) کوئی شخص اچھی طرح صاف نہیں کر سکتا۔ اس لوہے کو جس کی ذات بُری ہوتی ہے۔

(۲) جب کہ اصل جوہر میں قبولیت کا مادہ ہو تو تعلیم کا اس پر اثر ہوگا۔

(۳) (اگر) کتے کو سات سمندروں میں تو دھوئے۔ جتنا کہ بھیگے گا اور ناپاک ہوگا۔

(۴) عیسیٰ کے گدھے کو اگر مکے لے جائیں۔ جب واپس آئیگا تب بھی گدھا ہی رہے گا۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ صیقل ع زنگ دور کرنا۔ صاف کرنا۔ آہنے لوہا۔ بد گہر۔ بدذات۔ اس سے مراد وہ لوہا ہے جو خراب قسم کا ہو یا زنگ خوردہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ وہ لوہا جو خراب قسم کا ہو کوئی شخص بھی اس کو اچھی طرح کسی صیقل (یعنی چمکدار کرنے کے آلہ) سے چمکدار نہیں بنا سکتا۔ اصل جوہرے مراد انسانی طبیعت ہے۔ جوہرے مراد متعین شخص ہے۔ قابل قبول کرنے والا۔ در واثر باشد اس میں اثر پڑے گا۔ مطلب یہ ہے کہ جب اصل طبیعت میں قبول کرنے کی صلاحیت ہو تو تربیت کرنے کا اس پر اثر پڑتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ بدریائے ہفتگانہ سات سمندر میں۔ بعض شارحین نے کہا ہے کہ کتے کو اگر سات مرتبہ بھی دھویا جائے پھر بھی پاک نہیں ہوگا۔ مگر یہ معنی کچھ زیادہ لطیف نہیں ہیں بلکہ سات سمندر میں ہی مراد لی جائے۔ اور سات سمندر یہ ہیں۔ (۱) دریائے اخضر۔ (۲) دریائے عمان۔ (۳) دریائے قلزم۔ (۴) دریائے بربر۔ (۵) دریائے اوقیانوس۔ (۶) دریائے قسطنطنیہ۔ (۷) دریائے اسود جس کو دریائے ازرق بھی کہتے ہیں۔ (حاشیہ مترجم گلستاں مصنفہ مولانا عبدالباری

آسی) بشوی شستن، شوئیدن سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ تو دھوئے۔ چونکہ جتنا کہ۔ ترشد بھیگے گا۔ پلید تر اور بھی زیادہ ناپاک ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ چونکہ کتا کی ذات ہی کے اندر ناپاکی ہے لہٰذا اگر اس کو سات سمندروں میں دھو کر پاک کرنا چاہو پھر بھی پاک نہیں ہوگا۔ بلکہ جتنا زیادہ تر ہوگا اتنا ہی زیادہ ناپاک ہوگا۔ خر عیسیٰ مرکب اضافی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کا گدھا۔ چونکہ حضرت عیسیٰؑ ہمیشہ سفر ہی پر رہتے تھے اس لئے بار برداری کے لئے اپنے ساتھ گدھا رکھتے تھے اور اسی میں ان کی آسمانی کتاب انجیل بھی رکھی رہتی تھی۔ اسی وجہ سے حضرت عیسیٰ کے گدھے کی مثال پیش کی گئی ہے۔ چوں بیاید جب واپس آئیگا۔ ہنوز خر باشد تب بھی گدھا ہی رہے گا۔ مطلب یہ ہے کہ گدھے کی طبیعت میں چونکہ نفوس ناطقہ نہیں ہوتا بلکہ اس کی اصلیت حیوان صاہل ہے لہٰذا اگر اس کو مکہ مکرمہ بھی لیجایا جائے تب بھی گدھا ہی کا گدھا رہے گا انسان نہیں بنے گا۔

فائدہ:۔ اگر طبیعت میں فطری طریقہ پر صلاحیت نہ ہو۔ تو ایسی حالت میں تعلیم و تربیت بیکار رہتی ہے۔ (بہارستاں)

حکایت (۲):۔ حکیمے پسراں را پند میداد کہ اے جانانِ پدر ہنر آموزید کہ مُلک و دولتِ دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در محلِ خطرست یا دزد بیکبار ببرد یا خواجہ بتفاریق بخورد اما ہنر چشمۂ زاینده است و دولتِ پائندہ اگر ہنر مند از دولت بیفتد غم نباشد کہ ہنر در نفس خود دولت ست ہر کجا کہ رود قدر بیند و صدر نشیند و بے ہنر لقمہ چیند و سختی بیند۔

ترجمہ:۔ ایک عقلمند اپنے لڑکوں کو نصیحت کر رہا تھا کہ اے باپ کے پیارو ہنر سیکھو۔ اس لئے کہ ملک اور دنیا کی دولت بھروسہ کرنے کے قابل نہیں ہے۔ اور سونا چاندی ہر وقت خطرہ میں ہیں۔ یا چور ایک ہی دفعہ میں لیجائے یا خود مالک تھوڑا تھوڑا کر کے کھا جائے۔ لیکن ہنر ایک اُبلنے والا چشمہ ہے اور ہمیشہ رہنے والی دولت ہے۔ اگر ہنر والا دولتمند نہ رہے تو کوئی پرواہ نہیں۔ اس لئے کہ ہنر اپنی جگہ پر خود دولت ہے۔ جہاں جائیگا قدر دیکھے گا اور بلند جگہ پر بیٹھے گا اور بے ہنر لقمہ چُنے گا اور سختی ہی دیکھے گا۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ پند می داد ماضی استمراری ہے۔ نصیحت کر رہا تھا۔ اے جانانِ پدر باپ کی جان بچو۔ یعنی اے پیارے بچو۔ یہ لفظ بطور محبت کے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہنر آموزید جمع حاضر فعل امر۔ ہنر سیکھو۔ اعتماد را نشاید یعنی ملک اور دنیا کی دولت ایسی نہیں کہ اس پر اعتماد کیا جاسکے اس لئے کہ یہ باقی رہنے والی نہیں ہے۔ مثلاً اگر سونا چاندی ہے تو وہ بھی خطرہ میں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ چور ایک دفعہ سب لے چلا جائے۔ یا صاحب مال تھوڑا تھوڑا اپنی ضرورت میں خرچ کرتے رہے یہاں تک کہ ایک دن ختم ہی ہو جائیں گے۔ لیکن ہنر ایک ایسی دولت ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی۔ مثال کے طور علم ہی کو لے لیجئے یہ بھی ایک ہنر ہے آپ جتنا خرچ کریں گے اتنا ہی بڑھے گا گھٹے گا نہیں جیسا کہ شاعر کہتا ہے۔

شعر ؎ علم وہ دولت ہے جو لٹتی نہیں
خرچ کرنے سے کبھی گھٹتی نہیں

محل: اسم ظرف کا صیغہ ہے جگہ۔ در محل خطر ست خطرہ کی جگہ میں ہے۔ ببرد لیجائے۔ تفاریق تفریق کی
جمع ہے۔ معنی ہیں۔ الگ الگ متفرق طور پر۔ لا بہرحال۔ لیکن۔ زائندہ زائیدن سے اسم فاعل کا صیغہ ہے ابلنے
پیدا ہونے والا۔ چشمہٴ زائندہ وہ پانی کا چشمہ جس میں پانی کے سوت ابل رہے ہوں۔ پائندہ پائیدن سے اسم
فاعل کا صیغہ ہے۔ دیر تک رہنے والا۔ از دولت بیفتد دولت سے گر جائے۔ غریب اور مفلس ہو جائے۔ در
نفس خود اپنے دل میں۔ اپنے آپ ہی۔ صدر نشیند صدر کی جگہ میں بیٹھے گا۔ بے ہنر لقمہ چیند اور بے ہنر
لقمہ چنے گا۔ چیند چیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ لقمہ چنے گا۔ بے ہنر بھیک مانگتا پھرے گا اور سختی کا
سامنا کریگا۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ والدین کی دولت پر اعتماد کر کے اپنے اندر کوئی کمال پیدا نہ کرنا بڑی
نادانی اور بے وقوفی کی بات ہے۔ حالی نے کیا خوب کہا ہے۔

کوئی دن میں وہ دور آئیگا
بے ہنر بھیک تک نہ پائیگا

شعر:۔ سخت ست پس از جاہ تحکم بردن — خو کردہ بناز جورِ مردم بردن

ترجمہ:۔ مرتبہ کے بعد کسی کی حکومت سہنا بہت دشوار ہے۔ ناز کی عادت ڈال کے آدمیوں کا ظلم سہنا بہت مشکل ہے۔

قطعہ:۔

وقتے افتاد فتنہٴ در شام — ہر کس از گوشہٴ فرا رفتند
روستازادگانِ دانشمند — بوزیریئے پادشا رفتند
پسرانِ وزیر ناقص عقل — بگدائی بروستا رفتند

ترجمہ:۔ (۱) ایک وقت ملک شام میں ایک فتنہ برپا ہو گیا۔ ہر ایک شخص اپنے اپنے گوشہ سے روانہ ہو گیا۔
(۲) دہقانوں کے عقلمند لڑکے۔ بادشاہ کی وزیری کے عہدے پر پہنچے۔
(۳) وزیر کے کم عقل لڑکے۔ بھیک مانگتے دہقانوں کے یہاں چلے گئے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ تحکم کسی کی حکومت سہنا۔ مطلب یہ ہے کہ جو ایک مرتبہ کسی عہدہ پر رہا ہو۔ پھر وہ
کسی کی سختی برداشت نہ کر سکے گا۔ خو عادت۔ کردہ کر لی گئی۔ جورِ مردم مرکب اضافی ہے کسی کا ظلم۔ بُردن
اٹھانا۔ لیجانا۔ برداشت کرنا۔ شام ایک ملک کا نام ہے۔ فرا یہ لفظ زائد ہے۔ رُوستازادگان دیہات میں رہنے والوں
کی اولاد۔ روستا گاؤں۔ پسرانِ وزیر وزیر کے لڑکے۔ یعنی دیہاتی کے عقلمند لڑکے بادشاہ کے وزیر بن گئے۔ اور
وزیر کے کم عقل لڑکے کسانوں کے گھر بھیک مانگنے گئے۔

فائدہ:۔ اس حکایت و قطعہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ باپ دادا کی دولت قابل اعتماد نہیں اگر ہو سکے تو کچھ علم
و ہنر حاصل کرو۔ اس لئے کہ علم و ہنر والے کی ہر زمانہ میں اور ہر جگہ قدر و قیمت ہوتی ہے۔

حکایت (۳) : یکے از فضلا تعلیم مَلِک زادہ ہمی کردے و ضرب بیحابا زدے و زجرِ
بیقیاس کردے بارے پسر از بیطاقتی شکایت پیش پدر برد و جامہ از تن دردمند برداشت

پدر را دل بہم بر آمد استاد را بخواند وگفت پسران رعیت را چنداں زجر روا نمیداری کہ فرزندِ مرا سبب چیست گفت سبب آنکہ سخن اندیشیدہ گفتن وحرکت پسندیدہ کردن ہمہ خلق را علی العموم باید وپادشاہاں را علی الخصوص بموجب آنکہ بردست وزبانِ ایشاں ہرچہ رود ہر آئینہ بافواہ بگویند وقول وفعلِ عوام را چنداں اعتبارے نباشد۔

ترجمہ:۔ فاضلوں میں سے ایک فاضل بادشاہ کے لڑکے کو علم سکھایا کرتا تھا۔ اور بے تحاشا مارتا تھا۔ اور بیحد ڈانٹ ڈپٹ کرتا تھا۔ ایک بار بے طاقت ہو کر لڑکا باپ کے پاس شکایت لے گیا۔ اور اپنے دردمند جسم سے کپڑے اٹھا کر باپ کو دکھائے۔ باپ کا دل بھر آیا۔ استاد کو بلایا اور کہا رعایا کے بچوں کو تو اتنا جھڑکنا آپ ضروری تو نہیں سمجھتے جتنا کہ میرے بچے کو۔ اس اسکی کیا وجہ ہے۔ استاد نے عرض کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ سوچ سمجھ کر کلام کرنا اور اچھے کام کرنا۔ عام طور پر تمام مخلوق کے لئے ضروری ہے۔ اور بادشاہوں کے لئے خاص طور پر اس وجہ سے کہ جو کام ان کے ہاتھ سے ہوگا اور جو کام ان کی زبان اور ہاتھ سے ہوگا اسکی شہرت ہر جگہ پہونچ جائے گی۔ اور عام لوگوں کے قول وفعل کا ایسا کچھ زیادہ اعتبار نہیں ہے۔

قطعہ:۔
اگر صد عیب دارد مردِ درویش — رفیقانش یکے از صد ندانند
وگر یک ناپسند آید ز سلطاں — ز اقلیمے باقلیمے رسانند

ترجمہ:۔ (۱) اگر ایک فقیر آدمی سو عیب رکھتا ہو۔ تو اس کے رفیق سو میں سے ایک بھی نہ جانیں گے۔
(۲) اور اگر ایک بُری حرکت بادشاہ سے سرزد ہو جائے تو ایک ملک سے دوسرے ملک میں خبر پہنچادیں گے۔

پس واجب آمد معلم پادشاہ زادہ را در تہذیبِ اخلاق خداوند زادگاں اَنْبَتَھُمُ اللّٰہُ نَبَاتاً حَسَناً اجتہاد ازاں بیش کردن کہ در حقِ ابنائے عوام۔

ترجمہ:۔ پس شاہزادوں کے استاد کا فرض ہو گیا کہ وہ اپنے مالکوں کے بچوں کے اخلاق سنوارنے میں۔ (خدا ان کو بہترین طور سے پروان چڑھائے) کوشش اس سے زیادہ کرے جتنی عوام کے بچوں کے حق میں (کرتا ہے)۔

قطعہ:۔
ہر در خردیش ادب نکنی — در بزرگی فلاح ازو برخاست
چوبِ تر را چنانکہ خواہی پیچ — نشود خشک جز بآتش راست

ترجمہ:۔ (۱) جس کو تو بچپن میں ادب نہ سکھائیگا۔ بڑے ہو کر نیکی اس سے اٹھ جائیگی۔
(۲) گیلی لکڑی کو تو جس طرح چاہے موڑ دے۔ سوکھی لکڑی سوائے آگ کے سیدھی نہ ہوگی۔

فرد —
ہر آں طفل کو جورِ آموزگار — نہ بیند جفا بیند از روزگار

ترجمہ:۔ وہ بچہ جو سکھانے والے کا ظلم نہ دیکھے گا وہ زمانے سے جفائیں دیکھے گا۔

ملک را حسن تدبیر فقیہ و تقریر جواب او موافق آمد و خلعت و نعمت بخشید و پایہ منصب بلند گردانید۔

ترجمہ:۔ بادشاہ کو عالم کی اچھی تدبیر اور اس کے جواب کی تقریر پسند آئی۔ خلعت اور نعمت بخشی۔ اور اس کا رتبہ اور عہدہ بڑھایا۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ ضرب بے محابا بے تحاشا مار۔ بے دھڑک مار۔ زجر ع سرزنش کرنا۔ ڈانٹ ڈپٹ کرنا۔ دھمکانا۔ بے قیاس جس کا کوئی حساب نہ ہو۔ بے حد۔ بیطاقتی ضعف و کمزوری۔ دل بہم برآمد دل بر آیا۔ ناراض ہو گیا۔ جامہ از تنِ دردمند تکلیف زدہ بدن سے کپڑا اٹھایا۔ مطلب یہ ہے کہ بدن سے کرتا اٹھا کر مارنے پیٹنے کے نشانات دکھلائے۔ رعیت ماتحتی میں رہنے والے۔ علی العموم عام طور پر۔ زیادہ تر۔ علی الخصوص خاص طور پر۔ بسا اوقات۔ بموجب اس وجہ سے۔ ہر آئینہ البتہ۔ بافواہ بگویند مشہور ہو جاتی ہے۔ اقلیمے میں ی وحدت کے لئے ہے ایک ولایت، ملک۔ یکے از صد سو میں سے ایک۔ واجب آمد ضروری ہو گیا۔ تہذیب اخلاق اخلاق کی درستی۔ خداوند زادگان آقا کے لڑکے۔ أَنْبَتَهُمُ اللّٰهُ الخ حق تعالیٰ ان کی اچھی تربیت کرے۔ اجتہاد سعی کرنا۔ کوشش کرنا۔ ابنائے عوام عوام کے لڑکے۔ در خردیش بچپن کے زمانے میں۔ فلاح ع کامیابی، بہبودی۔ برخاست اٹھ جائے گی۔ زائل ہو جائیگی۔ چوب تر مرکب توصیفی ہے۔ گیلی لکڑی۔ یابس ع سوکھی۔ چوب خشک خشک لکڑی۔ کو ف جو۔ کون۔ کس نے۔ جور آموزگار سکھانے والے کا ظلم۔ فقیہ سمجھدار عالم۔ موافق آمد پسند آئی۔ منصب مرتبہ۔ عہدہ۔ بلند گردانید بلند کر دیا۔ بڑھا دیا۔

خلاصہ: یہ ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت میں مناسب سختی کی ضرورت ہوتی ہے، محض شفقت سے کام نہیں چلتا۔ رعایت کسی کی نہ ہونی چاہئے۔ خاص کر بڑے اور رئیسوں کے بچوں پر خاص سخت نگرانی رکھنی چاہئے۔

حکایت (۴):۔ معلم کتابے را دیدم در دیارِ مغرب ترش روی و تلخ گفتار بدخوی و مردم آزار کند طبع و ناپرہیزگار کہ عیش مسلماناں بدیدن او تبہ گشتے و خواندن قرآنش دل مردم سیہ کردے و جمعے پسرانِ پاکیزہ و دخترانِ دوشیزہ بدستِ جفائے او گرفتار نہ زہرۂ خندہ نہ یارائے گفتار گہ عارضِ سیمین یکے را تپانچہ زدے وگاہ ساقِ بلورین یکے را شکنجہ کردے القصہ شنیدم کہ طرفے از خیانتِ نفسِ او معلوم کردند و بزدندش و براندند پس آنگہ مکتبِ وے بمصلحے دادند پارسائے سلیمے نیک مردے حلیمے کہ سخن جز بحکم ضرورت نگفتے و موجبِ آزارِ کس بر زبانش نرفتے کودکان را ہیبتِ اُستادِ نخستین از سر برفت و معلم

دومی را اخلاقِ ملکی دیدند دیو یک یک شدند باعتمادِ حلمِ او علم فراموش کردند و بچنیں اغلب اوقات ببازیچہ فراہم نشستندے ولوحِ درست ناکردہ برسرِ ہم شکستندے۔

ترجمہ:۔ میں نے ایک مکتب کے استاد کو ملک مغرب میں دیکھا۔ جو ترش رو۔ سخت گفتگو کرنے والا۔ بد خصلت لوگوں کو ستانے والا۔ سخت طبیعت۔ بد سیرت مسلمانوں کا عیش اس کے دیکھنے سے برباد ہو جاتا۔ اور اس کا قرآن پڑھنا لوگوں کے دلوں کو سیاہ کرتا تھا۔ اور پاکیزہ لڑکوں اور کنواری لڑکیوں کی ایک جماعت اس کے ظلم کے ہاتھ میں پھنسی ہوئی تھی۔ (اس کے سامنے) نہ ان کو ہنسنے کی طاقت تھی نہ بات کرنے کی جرأت تھی۔ کبھی کسی کے گورے گورے گال پر طمانچہ مارتا۔ اور کبھی کسی کی گوری پنڈلی کو شکنجہ میں کس دیتا۔ مختصر یہ ہے کہ میں نے سنا ہے کہ تھوڑی سی اس کے نفس کی خیانت کا حال لوگوں کو معلوم ہو گیا۔ لوگوں نے اس کو مارا اور (وہاں سے) نکال دیا۔ اس کے بعد اس مکتب کو ایک نیک آدمی کے سپرد کر دیا۔ وہ پرہیزگار سلیم الطبع۔ نیک۔ عقلمند آدمی تھا۔ بغیر ضرورت کے کوئی گفتگو نہ کرتا تھا۔ اور کسی کو دکھ دینے کی بات اس کی زبان پر نہ آتی تھی۔ اس کے آنے پر پہلے استاذ کا ڈر بچوں کے دل سے نکل گیا اور دوسرے استاذ کے عادات فرشتوں جیسے دیکھے۔ ایک ایک کر کے سب شیطان ہو گئے۔ اور اس کی بردباری کے بھروسہ پر علم کو بھول گئے۔ اور اسی طرح زیادہ تر کھیل کے لئے جمع ہو کر بیٹھتے اور تختی بغیر پورے لکھے ایک دوسرے کے سر پر توڑتے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ معلّم باب تفعیل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ تعلیم دینے والا۔ استاد۔ کتّاب تاء کی تشدید کے ساتھ۔ مکتب۔ ترش رو منہ بگاڑنے والا۔ چڑچڑا۔ تلخ گفتار سخت کلام کرنے والا۔ بدخوئی بری خصلت والا۔ مردم آزار لوگوں کو ستانے والا۔ کند طبع غبی لڑکا۔ تبہ گشتی برباد ہو جاتے۔ جمعے میں ی وحدت کے لئے ہے۔ ایک جماعت۔ پسران پاکیزہ خوبصورت بچے۔ سیہ کردے سیاہ کر دیا۔ اس کی آواز بھدی تھی۔ قرآن کی صحیح تلاوت کا بھی سلیقہ نہ تھا۔ دختران دوشیزہ نابالغ لڑکی۔ بدست جفائے او اس کے ظلم کے ہاتھ میں۔ زہرہ زاء اور را کے فتحہ کے ساتھ۔ ایک اندرونی عضو جس میں زرد اور نیلے رنگ کا پانی بھرا ہوا ہوتا ہے۔ یہاں مراد طاقت و قوت ہے۔ زہرۂ خندہ ہنسنے کی طاقت۔ تپانچہ تھپڑ۔ طمانچہ۔ ساقِ بلوریں شیشہ جیسی چمکدار پنڈلی۔ شکنجہ کردے شکنجہ میں اس کو کس دیتا۔ شکنجہ ف مجرموں کو سزا دینے کا ایک آلہ۔ عارض رخسار۔ گال۔ سیمیں گورا۔ خوبصورت۔ عارض سیمیں چاندی جیسا گال۔ نہایت خوبصورت۔ اور گورا چہرہ۔ القصہ مختصر۔ طرفے تھوڑی سی۔ ایک جانب۔ ایک سمت۔ خیانت نفس نفس کی خیانت۔ برے افعال۔ معلوم کردند لوگوں نے معلوم کیا۔ بزدندش اس استاد کو مارا۔ و بزاندند اور نکال دیا۔ بھگا دیا۔ مصلحے کی ی وحدت کے لئے ہے۔ ایک مصلح۔ نیک آدمی۔ موجب آزار کس کسی کو تکلیف دینے کا سبب۔ استاد نخستین پہلا استاد۔ نخستیں نون اور خاء کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ پہلا۔ شروع کا۔ ابتدائی۔ از سر برفت سرے سے ختم ہو گیا۔ دیو یک یک شدند سب شیطان بن گئے۔ اخلاق ملکی یہ جملہ از قبیل تشبیہات کے ہے۔ یعنی دوسرے

استاد کے اخلاق کو تشبیہ دی گئی ہے فرشتوں کے اخلاق کے ساتھ۔ حلم بردباری۔ اغلب اوقات زیادہ تر۔ اکثر اوقات۔ بازیچہ ف کھیل۔ تماشا۔ کھلونا۔ لوح درست نہ کردہ وہ تختی جس پر کچھ نہ لکھا گیا ہو۔
اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ بچوں کی تعلیم اور تربیت میں رحم و شفقت سے کام نہیں چلتا۔ بلکہ نگاہ سخت رکھی جائے۔ اور دھمکایا جائے۔ سبق یاد نہ کرنے پر پٹائی کی جائے۔

بیت:۔ استاد معلم چو بود بے آزار خرسک بازند کودکاں در بازار

ترجمہ:۔ پڑھانے والا استاد جب سخت نہ ہو۔ تو لڑکے بازار میں خرسک کھیلیں گے۔

بعد از دو ہفتہ براں مسجد گذر کردم معلم اوّلیں را دیدم کہ دل خوش کردہ بودند وبمقام خویش باز آوردہ برنجیدم ولاحول گفتم کہ دیگر بارہ ابلیس را معلم ملائکہ چرا کردند پیر مردے ظریف جہاں دیدہ بشنید بخندید و گفت۔

ترجمہ:۔ دو ہفتہ کے بعد میں اسی مسجد کی طرف سے گذرا تو پہلے استاد کو میں نے دیکھا کہ اس کا دل خوش کر دیا گیا تھا۔ اور اپنے مقام پر پھر لایا گیا۔ میں رنجیدہ ہوا اور میں نے لاحول پڑھی کہ دوسری دفعہ شیطان کو فرشتوں کا معلم کیوں بنادیا۔ ایک بڈھے خوش مزاج اور تجربہ کار نے یہ بات سنی ہنسا اور کہا۔

مثنوی:۔ پادشاہے پسر بمکتب داد لوحِ سیمینش در کنار نہاد
بر سرِ لوحِ او بنشتہ بزر جورِ اُستاد بہ زِ مہرِ پدر

ترجمہ:۔ (۱) ایک بادشاہ نے اپنے لڑکے کو مکتب میں بھیجا۔ اور ایک چاندی کی تختی اس کے بغل میں رکھ دی۔
(۲) اور اس تختی کے سرے پر سونے سے لکھا۔ کہ استاد کا ظلم باپ کی محبت سے بہتر ہے۔
حل الفاظ و مطلب:۔ خرسک ایک کھیل کا نام ہے کہ ایک لکیر کھینچتے ہیں اور ایک لڑکا خط کے درمیان کھڑا ہوتا ہے اور دوسرے لڑکے آکر اس کو مارتے ہیں وہ سب کی طرف اپنی ٹانگ اوچھالتا ہے۔ اور پھر جس کو اس کا پاؤں لگ جاتا ہے۔ وہ اس کی جگہ کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم مصنفہ مولانا عبد الباری) بازند بازیدن سے جمع غائب کھیلنے لگتے ہیں۔ دل خوش کردہ بودند لوگ معلم کو منا کر لے آئے تھے۔ دیگر بارہ دوسری مرتبہ۔ معلم ملائکہ فرشتوں کا معلم۔ ابلیس شیطان۔ ظریف ع خوش مزاج۔ خوش طبع۔ بمکتب داد چھوٹے مدرسے میں بٹھایا۔ لوح سیمیں چاندی کی خوبصورت تختی۔ کنار ف بغل۔ جور استاد مرکب اضافی ہے۔ استاد کا ظلم۔ بہ بہتر ہے۔ مہر میم کے کسرہ کے ساتھ۔ محبت، شفقت، پیار، دوستی، ہمدردی۔ بنشتہ بزر مراد یہ ہے کہ سونے کے پانی سے لکھا ہوا تھا۔
خلاصہ: یہ ہے کہ استاد کو تعلیم و تربیت کے معاملہ میں سخت ہونا چاہئے۔ نرم دل استاد سے بچے بد تمیز ہو جاتے ہیں اس لئے استاد کی سختی کو نعمت سمجھنا چاہئے اور برداشت کرنی چاہئے۔

حکایت (۵) :۔ پارسازادہ را نعمت بیکراں از ترکۂ عماں بدست افتاد، فسق و فجور آغاز کرد و مبذری پیشہ گرفت فی الجملہ نماند از سائر معاصی منکرے کہ نکرد و مسکرے کہ نخورد بارے بہ نصیحتش گفتم اے فرزند دخل آب روانست و خرج آسیائے گرداں یعنی خرج فراواں کردن مسلّم کسے را باشد کہ دخل معیّن دارد۔

ترجمہ :۔ ایک پارسا کے لڑکے کو بہت سی دولت چچاؤں کے ترکے میں سے ہاتھ لگی۔ بدکاری اور عیاشی شروع کی۔ اور فضول خرچی کا پیشہ اختیار کیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ گناہوں میں سے کوئی ایسا گناہ باقی نہ رہا ہو کہ اس نے نہ کیا ہو اور کوئی نشہ آور چیز ایسی نہ رہی جو اس نے نہ کھائی ہو، ایک مرتبہ میں نے اسکو نصیحت کی اے بیٹے آمدنی چلتے پانی کی طرح ہے اور خرچ گھومنے والی چکی کی طرح ہے۔ یعنی زیادہ خرچ کرنا اس شخص کیلئے ٹھیک ہے جو کوئی مقررہ آمدنی رکھتا ہو۔

حل الفاظ و مطلب :۔ پارسازادہ پارسا کا لڑکا۔ فسق و فجور بدکاری برائی۔ مبذری فضول خرچی کرنا۔ منکر میم کے ضمہ اور کاف کے فتحہ کے ساتھ۔ برا کام۔ مُسکِر میم کے ضمہ اور کاف کے کسرہ کے ساتھ۔ نشہ لانے والی چیز۔ دخل آمدنی۔ آسیا چکی، آٹا پیسنے کی چکی۔ مسلّم مناسب۔ اچھا۔ بہتر۔ دخل معین مقررہ اور متعین شدہ آمدنی۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ اگر بچپن میں کسی کی صحیح تعلیم و تربیت نہ کی گئی اور جوان ہو کر اس کے ہاتھ میں دولت آئی تو وہ برائیوں میں مبتلا ہو جایا کرتا ہے اور اس کو کسی قسم کی نصیحت اثر نہیں کرتی۔

قطعہ :۔ چوں دخلت نیست خرج آہستہ ترکن کہ میگویند ملاحاں سرودے
بکوہستاں اگر باراں نبارد بسالے دجلہ گردد خشک رودے

ترجمہ :۔ (۱) جب تیری آمدنی نہیں ہے تو خرچ بہت کم کر۔ کیونکہ ملاح گاتے ہوئے کہتے ہیں۔
(۲) کہ پہاڑوں پر اگر پانی نہ برسے۔ تو ایک سال میں دجلہ جیسی ندی خشک ہو جائے۔

عقل و ادب پیش گیر و لہو و لعب بگذار کہ چوں نعمت سپری شود سختی بری و پشیمانی خوری پسر از لذتِ نائی و نوش ایں سخن در گوش نیاورد و بر قول من اعتراض کرد گفت راحتِ عاجل را بتشویش محنتِ آجل منغّص کردن خلافِ رائے خردمنداں ست۔

ترجمہ :۔ عقل اور ادب اختیار کر کھیل کود چھوڑ۔ کیونکہ جب دولت ختم ہو جائے گی۔ تو تو سختی اٹھائے گا۔ اور شرمندہ ہو گا۔ شراب پینے کے مزے کی وجہ سے لڑکے کے کان میں یہ بات نہیں آئی۔ اور میری بات پر اعتراض کر دیا اور جواب دیا موجودہ آرام کو آنے والی مصیبت کی پریشانی سے گدلا کرنا عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ دخلت ف تیری آمدنی۔ خرج خرچ۔ ملاحاں ملاح کی جمع ہے۔ کشتی چلانے والے۔ سرود سین اور را کے ضمہ کے ساتھ۔ بمعنی نغمہ، گانا، گیت، راگ۔ دجلہ ایک مشہور دریا ہے جو

بغداد کے نیچے بہتی ہے رودے چھوٹی سی نہر۔ لہو ولعب کھیل کود۔ سپری ختم ہونا۔ سختی بری سختی اٹھائے۔ لذت نائی گانے کی لذت۔ نوش پینا۔ اعتراض کرد رد کردیا۔ راحت عاجل موجودہ آرام۔ تشویش ع فکر۔ فکر میں ڈالنا۔ محنت آجل وہ سختی جو آئندہ ہونے والی ہے۔ منغص مکدر کرنا۔ گدلا کرنا۔

خلاصہ:۔ چونکہ اس بچہ کی شروع میں تربیت نہیں ہوئی اور جوان ہونے کے بعد بہت مال پاکر فسق وفجور میں مبتلا ہو گیا تو پھر اس کو نصیحت کارگر نہیں ہوئی۔ بلکہ نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو رد کردیتا ہے چنانچہ اس بچہ نے کہا کیا موجودہ عیش کو آئندہ کے خلاف سے میں چھوڑدوں یہ تو کوئی عقلمندوں کی بات نہیں۔

مثنوی:۔ خداوندانِ کام و نیک بختی چرا سختی برند از بیم سختی
بروشادی کن اے یارِ دل افروز غمِ فردا نشاید خوردن امروز

ترجمہ:۔(۱) دولت منداور خوش نصیب لوگ۔ تنگدستی کے خیال سے کیوں سختی اٹھائیں۔
(۲) اے دل کو روشن کرنے والے دوست جااور خوشی منا۔ کل کا غم آج نہ کھانا چاہئے۔

فلیف مرا کہ در صدرِ مروّت نشستہ ام وعقدِ فتوت بستہ وذکرِ انعام در افواہِ عوام افتادہ۔

ترجمہ:۔ یہ مجھ سے کس طرح ہو سکتا ہے اس لئے کہ مروت کی گدی پر بیٹھا ہوں۔ اور جوانمردی کا میں نے عہد کرلیا ہے۔ اور میری بخشش کا ذکر عام لوگوں کی زبانوں میں پڑا ہوا ہے۔

مثنوی:۔ ہر کہ علم شد بسخاؤ کرم بند نشاید کہ نہد بردرم
نام نکوئی چو بروں شد بکوی در نتوانی کہ بہ بندی بروی

ترجمہ:۔(۱) جو آدمی سخاوت اور بخشش میں مشہور ہو گیا۔ تو اس کو خزانے کے اوپر مہر نہ لگانی چاہئے۔
(۲) نیک نام جب کہ گلیوں میں مشہور ہو گیا۔ تو اب تیرے لئے ممکن نہیں کہ کسی کے لئے تو دروازہ بند کرے۔

دیدم کہ نصیحت نمی پذیرد ودمِ گرمِ من در آہن سردِ وے اثر نمیکند ترکِ مناصحت کردم وروی از مصاحبت بگردانیدم قولِ حکمارا کار بستم کہ گفتہ اند بَلِّغْ ما عَلَيكَ فَإِن لَم يَقبَلُوا مَا عَلَيكَ۔

ترجمہ:۔ میں نے دیکھا کہ نصیحت قبول نہیں کرتا ہے۔ اور میری دل سوزی کی باتیں اس کے ٹھنڈے لوہے میں اثر نہیں کرتیں۔ تو میں نے نصیحت کرنا چھوڑدیا اور اس کی ہم نشینی سے پرہیز کرنا شروع کردیا۔ اور عقلمندوں کے قول پر میں نے عمل کیا۔ کیونکہ انہوں نے کہا ہے کہ جو بات تیرے ذمہ ہے وہ پہونچادے پھر اگر قبول نہ کریں تو تجھ پر کوئی مواخذہ نہیں ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ خداوندانِ کام مقصد میں کامیاب ہونے والے۔ سختی برند تکلیف اٹھائیں۔ یار

دل افروز دل کو روشن کرنے والا دوست۔ افروز افروختن افروزیدن سے صفت کا صیغہ ہے۔ روشن کرنے والا۔ برو رفتن سے واحد حاضر فعل امر ہے تو جا۔ شادی کن خوشی منا۔ تکلیف بُرا فضول خرچنا سے میں کس طرح رک سکتا ہوں۔ مُرُوّت انسانیت۔ فتوت فتات سے بنا ہے۔ جوانمردی۔ افواہ ع فوہ کی جمع ہے۔ منہ سے نکلی ہوئی بات۔ عَلَم عین اور لام کے فتحہ کیساتھ۔ مشہور کے معنی میں ہے۔ بکوی اس میں ی مجہول ہے بمعنی گلی۔ دم گرم دل سوز اور پُر اثر کلام۔ نصیحت اور کام کی بات، گرم سانس۔ در آہن سرد وے اس کے ٹھنڈے لوہے میں مُراد دل ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کا دل لوہے کی طرح مضبوط ہے کہ نصیحت سننے کے لئے نرم نہیں ہوتا۔ مناصحت باب مفاعلت کا مصدر ہے۔ نصیحت کرنا، خیر خواہی کرنا۔ مصاحبت ساتھ میں رہنا۔ کار بستم عمل کیا۔ بَلِّغ باب تفعیل سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ پہنچادے۔ یعنی تمہارا فریضہ پہونچانا ہے سو تم پہنچادو آگے ماننا نہ ماننا اس کا کام ہے تم اس سے بری الذمہ ہو جاؤ گے۔

قطعہ:۔
گرچہ دانی کہ نشنوند بگوی ہرچہ دانی تو از نصیحت و پند
زود باشد کہ خیرہ سر بینی بدو پائے افتادہ اندر بند
دست بر دست میزند کہ دریغ نشنیدم حدیثِ دانشمند

ترجمہ:۔ (۱) اگر تو جانتا ہے کہ وہ نہیں سنیں گے پھر کہے جا۔ جو کچھ تو وعظ و نصیحت جانتا ہے۔
(۲) وہ وقت بہت جلد آئے گا کہ تو خود اس مغرور کو دیکھے گا۔ کہ اسکے دونوں پاؤں میں بیڑی ہے اور وہ قید میں پڑا ہوا ہے۔
(۳) اور وہ ہاتھ مَل مَل کر افسوس کر رہا ہوگا۔ کہ میں نے عقلمند کی بات نہ سنی۔

حل الفاظ و مطلب:۔ نشنوند وہ نہیں سنیں گے۔ زود ف جلدی۔ خیرہ سر متکبر۔ مغرور۔ سرکش۔ حدیث بات۔ جمع احادیث۔ دانشمند عقلمند۔ یعنی اگر آج وہ نصیحت نہیں سنتا اور خیر کی بات کو نہیں سنتا تو تم اس کو اس کی حالت پر چھوڑ دو، اور جو تمہارے ذمہ وعظ و نصیحت کرنا ہے کردو اگر وہ نہیں مانے گا تو عنقریب ایک وقت ایسا آئے گا کہ تم اس کو جیل میں مقید دیکھو گے۔ اور اس کے پاؤں میں بیڑی ہوگی۔ اور وہ اس وقت کف افسوس ملے گا اور کہے گا کہ کاش کہ میں عقلمند کی نصیحت سن لیا ہوتا اور اس پر عمل کرلیا ہوتا تو آج مجھے یہاں مقید رہنے کی نوبت نہ آتی۔

تا پس از مدتے آنچہ اندیشۂ من بود از نکبتِ حالش بصورت بدیدم کہ پارہ پارہ برہم می دوخت و لقمہ لقمہ ہمی اندوخت دلم از ضعفِ حالش بہم بر آمد و مروّت ندیدم درچناں حالے ریشِ درویش را بملامت خراشیدن و نمک پاشیدن پس باخود گفتم۔

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ ایک مدت کے بعد جو کچھ میرا خیال تھا، اس کی بد نصیبی حال سے میں نے ظاہر میں دیکھ لیا کہ پیوند پر پیوند سیتا تھا۔ اور ایک ایک لقمہ جمع کرتا تھا۔ میرا دل اس کی تباہ حالی دیکھ کر بھر آیا اور میں نے مروّت نہیں دیکھی کہ ایسے حال میں فقیر کے زخم کو ملامت سے اور چھیلوں اور نمک چھڑکوں لہٰذا میں نے اپنے دل میں کہا۔

مثنوی :- حریفِ سفلہ در پایانِ مستی نیندیشند زروزِ تنگدستی
درخت اندر بہاراں برفشاند زمستاں لاجرم بے برگ ماند

ترجمہ:- (۱) کمینہ ساتھی مستی کے غلبہ میں۔ مفلسی کے زمانے سے اندیشہ نہیں کرتا۔
(۲) جو درخت موسم بہار میں پھل بکھیرتا ہے۔ وہی سردی کے موسم میں لاچار بغیر پتوں کے رہ جاتا ہے۔
حل الفاظ و مطلب :- تا یہاں تک کہ۔ پس از مدتی ایک مدت کے بعد۔ آنچہ اندیشۂ من جس بات کا مجھے ڈر تھا۔ نکبت نحوست۔ پارہ پارہ پیوند پر پیوند۔ می دوخت سیتا تھا۔ لقمہ لقمہ ہمی اندوخت ایک ایک لقمہ مانگ کر جمع کرتا تھا۔ بہم برآمد رنجیدہ ہو گیا۔ خراشیدن چھیلنا۔ نمک پاشیدن نمک ملنا۔ حریف سفلہ بے وقوف۔ کمینہ دوست۔ پایاں مستی وہ مستی جو انتہاء کو پہونچی ہوئی ہو۔ بر پھل۔ زمستاں جاڑا۔ لاجرم لامحالہ۔ ضروری۔ لاچار۔ بے برگ بغیر پتے کے۔
خلاصہ یہ نکلا کہ اگر بچپن میں تربیت ٹھیک نہ ہو تو جوان ہو کر انسان کو نصیحت مفید نہیں ہوتی۔ اور جو مال و دولت میں مغرور ہو کر نصیحت نہیں سنتا آئندہ چل کر وہ پریشانیاں اور مصیبتیں جھیلتا ہے۔

حکایت (۶) :- پادشاہے پسرے را بادیبے داد و گفت تربیتش چناں کن کہ یکے از فرزندان خود را سالے بروسعی کرد و بجائے نرسید و پسران ادیب در فضل و بلاغت منتہی شدند ملک دانشمند را مواخذت کرد و معاتبت فرمود کہ خلاف کردی و وفا بجا نیاوردی گفت بر رائے خداوند روئے زمین پوشیدہ نماند کہ تربیت یکساں ست ولیکن طبائع مختلف

ترجمہ:- ایک بادشاہ نے اپنے لڑکے کو ایک ادیب کے سپرد کیا اور فرمایا کہ اس کی تربیت ایسی کر جیسی اپنے بچوں کی۔ ادیب نے پورے ایک سال اس پر کوشش کی اور کسی مقام تک نہ پہونچا اور ادیب کے بیٹے بزرگی اور بلاغت میں کامل ہو گئے۔ بادشاہ نے استاد سے باز پرس کی اور غصہ کیا اور فرمایا کہ تو نے وعدہ خلافی کی اور عہد پورا نہیں کیا اس نے عرض کیا کہ اے ملک کے مالک آپ پر یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ تربیت یکساں ہوئی ہے لیکن طبیعت جدا جدا ہیں۔

قطعہ:- گرچہ سیم و زر ز سنگ آید ہمی در ہمہ سنگے نباشد زر و سیم
بر ہمہ عالم ہمی یابد سہیل جائے انباں میکند جائے ادیم

ترجمہ:- (۱) اگرچہ سونا چاندی پتھروں ہی سے نکلتا ہے۔ مگر سب پتھروں میں سونا چاندی نہیں ہوتا۔
(۲) سہیل (ستارہ) تمام دنیا کے اوپر روشنی ڈالتا ہے۔ کسی جگہ انبان پیدا کرتا ہے اور کسی جگہ ادیم۔
حل الفاظ و مطلب :- ادیب استاد۔ ادب سکھانے والا۔ بلاغت ع انشاء پردازی۔ مضمون نگاری۔ منتہی ع انتہاء کو پہونچنے والا۔ مواخذات باز پرس کرنا۔ معاتبت عتاب کرنا۔ خلاف کردی وعدہ خلافی کی۔ وفا بجا

یاوری۔ تو نے وفاداری نہیں کی۔ اہان دیا دات دیا دوا پنڑا۔ ادیم کمال۔ دموزی۔ بدبودار پنڑا۔ سہیل ایک روشن ستارے کا نام جو سرخی مائل ہوتا ہے۔ جانب جنوب طلوع ہوتا ہے وہ گرمیوں میں دن کو طلوع ہوتا ہے۔ اور سردی کے زمانے میں رات کو نکلتا ہے۔ گرمیوں میں نظر نہیں آتا جاڑوں میں دکھائی دیتا ہے۔ اور اس کے ظاہر ہونے کا زمانہ اس وقت ہے جبکہ آفتاب برج اسد میں سترہویں درجے پر پہنچتا ہے۔ سہیل تمام زمانے میں طلوع نہیں ہوتا مگر بہ لحاظ اکثر جگہ کے یہ کہا گیا ہے۔ یہ پہلے ملک یمن میں نکلتا ہے کیونکہ یہ ملک دوسری ولایتوں سے بلند ہے۔ یمن کے باشندے بلند مقاموں پر چالیس روز تک پنڑا وغیرہ پھیلاتے ہیں۔ سہیل کی تاثیر سے اس میں رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم)

خلاصہ:۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ شاگردوں کی صلاحیتیں چونکہ مختلف ہوتی ہیں اسی لئے استاد کی تربیت کا اثر سب پر یکساں نہیں ہوتا۔

حکایت (۷):۔ یکے را شنیدم از پیران مربی کہ مریدے را ہمی گفت چنانکہ تعلق خاطر آدمی زاد ست بروزی اِدہ بودے بمقام از ملائکہ در گذشتے۔

ترجمہ:۔ تربیت کرنے والے پیروں میں سے میں نے ایک پیر کا واقعہ سنا ہے کہ وہ ایک مرید سے کہہ رہا تھا جیسا کہ انسان کا دل روزی کی طرف لگا رہتا ہے اگر ویسا ہی تعلق روزی دینے والے سے ہوتا تو وہ مرتبہ میں فرشتوں سے بھی بڑھ جاتا۔

قطعہ:۔ فراموشت نکرد ایزد دراں حال / کہ بودی نطفۂ مدفون ومدہوش
روانت داد و طبع و عقل وادراک / جمال و نطق و رای و فکرت وہوش
دہ انگشتت مرتب کرد برکف / دو بازویت مرتب ساخت بردوش
کنوں پنداری اے ناچیز ہمت / کہ خواہد کردنت روزے فراموش

ترجمہ:۔ (۱) خدا تعالیٰ نے تجھ کو اس حال میں نہیں بھلایا۔ جبکہ تو نطفہ کی شکل میں پوشیدہ اور بے ہوش تھا۔
(۲) تجھ کو جان دی، عقل اور طبیعت اور بات کرنے کی قوت۔ خوبصورتی، گویائی، عقل اور فکر اور ہوش دیا۔
(۳) تیری دس انگلیاں ہاتھ پر بنائیں۔ اور تیرے دونوں مونڈھوں پر دو بازو لگا دیئے۔
(۴) اے کم ہمت اب تو یہ خیال کرتا ہے۔ کہ تجھ کو رزق پہنچانا بھول جائیگا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ مُربی تربیت کرنے والا۔ مریدے ایک مرید۔ تعلق خاطر دل کا تعلق۔ روزی دہ اسم فاعل سماعی ہے، روزی دینے والا۔ فراموشت تجھ کو۔ فراموش کرنا۔ ایزد اللہ۔ مدہوش بے ہوش۔ روانت تیری جان۔ ادراک بات کرنے کی قوت۔ رای عقل۔ دوش مونڈھا۔ پنداری خیال کرتا ہے تو۔ مطلب یہ ہے کہ خداوند قدوس کی ذات گرامی رازق مطلق ہے اور اپنے بندوں کے احوال سے باخبر ہے۔

انسان کو اس پر ایمان رکھنا چاہئے۔ اور روزی سے زیادہ روزی دینے والے کے ساتھ تعلق ہونا چاہئے۔ جب خداوند قدوس نے انسان کو ایسے حال میں نہیں بھلایا جبکہ وہ قابل ذکر بھی نہیں تھا۔ تو اب کیسے بھلادے گا اسی لئے انسان جو کچھ مانگے اللہ سے مانگے اور اسی پر پورا بھروسہ اور اعتماد رکھے۔

حکایت (۸) :۔ اعرابی را دیدم کہ پسر را ہمی گفت یَا بُنَیَّ اِنَّکَ مَسْئُوْلٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِمَا ذَا اکْتَسَبْتَ وَلَا یُقَالُ بِمَنْ اِنْتَسَبْتَ یعنی ترا خواہند پرسید کہ ہنرت چیست و نگویند پدرت کیست۔

ترجمہ :۔ میں نے ایک دیہاتی کو دیکھا کہ لڑکے سے کہہ رہا تھا کہ اے میرے بیٹے تجھ سے قیامت کے دن تیرے کئے ہوئے کاموں کی پرسش ہوگی یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ تو کس سے نسبت رکھتا ہے یعنی تجھ سے سوال کریں گے کہ تیرا ہنر کیا ہے۔ یہ نہ کہیں گے کہ تیرا باپ کون ہے؟

قطعہ :۔
جامہ کعبہ را کہ می بوسند — او نہ از کرم پیلہ نامی شد
با عزیزے نشست روزے چند — لاجرم ہمچو او گرامی شد

ترجمہ :۔ (۱) کعبہ کے غلاف کو جو چومتے ہیں۔ وہ ریشم کے کپڑے کی وجہ سے مشہور نہیں ہوا۔
(۲) بلکہ ایک عزیز کے ساتھ چند روز بیٹھا رہا۔ لامحالہ اس کی طرح بزرگ ہو گیا۔

حل الفاظ و مطلب :۔ یابُنَیَّ اے میرے بیٹے۔ مَسْئُولٌ ع اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ پوچھا جائے گا۔ بماذا اکتسبت تو نے کیا چیز حاصل کی۔ تو نے کیا عمل کیا۔ لایقال یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ تمہارا نسب کیا ہے۔ کرم پیلہ ریشم کا کپڑا۔ نامی مشہور۔ عزیز پیارا۔ اس جگہ خانہ کعبہ شریف مراد ہے۔ گرامی عزت والا۔ بزرگ۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ نسبی شرافت پر اعتماد کر کے نجات کی امید نہ رکھنی چاہئے۔ قیامت کے دن اعمال صالحہ کام آویں گے نہ کہ خاندانی شرافت۔

حکایت (۹) :۔ در تصانیفِ حکما آوردہ اند کہ کژدم را ولادتِ معہود نیست چنانکہ دیگر حیوانات را بلکہ احشائے مادر را بخورند و شکمش را بدرند و راہِ صحرا گیرند و آں پوستہا کہ در خانہ کژدم بینند اثر آنست بارے ایں نکتہ پیش بزرگے ہمی گفتم گفت دل من بر صدق ایں سخن گواہی میدہد و جز چنیں نشاید بود در حالت خردی با مادر و پدر چنیں معاملت کردہ اند لاجرم در بزرگی چنیں مقبول و محبوب اند۔

ترجمہ :۔ حکماء کی تصانیف میں بیان کیا گیا ہے کہ بچھو کی پیدائش مقررہ طور پر نہیں ہوتی ہے جیسا کہ دوسرے حیوانوں کی بلکہ ماں کی آنتیں کھا جاتے ہیں اور اس کے پیٹ کو پھاڑ ڈالتے ہیں اور جنگل کی راہ لیتے ہیں۔ اور وہ

کھالیں جو بچھوؤں کے سوراخوں میں دیکھتے ہیں وہ اس کی دلیل ہے۔ ایک مرتبہ میں یہ نکتہ ایک بزرگ کے سامنے کہہ رہا تھا۔ انہوں نے کہا میرا دل اس بات کی سچائی پر گواہی دیتا ہے۔ اور اس کے سوا کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا۔ بچپن کے زمانے میں ماں اور باپ کے ساتھ ایسا معاملہ کیا ہے اس وجہ سے بڑے ہونے پر ایسے مقبول اور محبوب ہیں (کہ جو دیکھتا ہے جوتا ہاتھ میں لے کر مارنے کو دوڑتا ہے)۔

قطعہ:۔ پسرے را پدر وصیت کرد | کاے جواں مرد یاد گیر ایں پند
هر کہ با اہلِ خود وفا نکند | نشود دوست روی دانشمند

ترجمہ:۔ (۱) باپ نے اپنے ایک بیٹے کو نصیحت کی۔ کہ اے جواں مرد اس نصیحت کو یاد رکھ۔
(۲) کہ جو شخص اپنے عزیزوں کے ساتھ وفا نہیں کرتا۔ وہ عقلمندوں میں محبوب و مقبول نہ ہوگا۔

مثل:۔ کژدم را گفتند چرا بزمستاں بدر نمی آئی گفت بتابستانم چہ حرمت ست کہ بزمستاں نیز بیروں آیم۔

ترجمہ:۔ بچھو سے لوگوں نے کہا تو جاڑوں میں باہر کیوں نہیں آتا (بچھو نے) کہا کہ گرمیوں میں میری کون سی عزت ہوتی ہے کہ جاڑوں میں بھی میں باہر آؤں۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ تصانیف ع تصنیف کی جمع ہے۔ لکھی ہوئی کتابیں۔ آوردہ اند ذکر کیا گیا ہے۔ کژدم ف بچھو۔ ولادت معہود پیدائش کا عام طریقہ۔ احشاء ع جمع ہے حشا کی، سینہ اور شکم کے اندرونی اعضاء احشاء شکم۔ جوف شکم میں رہنے والے اعضاء جیسے معدہ جگر۔ تلی۔ آنت وغیرہ۔ پوستہا پوست کی جمع ہے۔ کھالیں۔ در خانہ گھر میں مراد سوراخ ہے۔ در حالت خردی بچپن کے زمانے میں۔ چنیں مقبول و محبوب اس طرح مقبول و محبوب ہیں کہ جو پاتا ہے وہی جوتے لگاتا ہے۔ با اہلِ خود اپنوں کے ساتھ۔ دوست روئی محبوب چہرہ والا۔ مثل کہاوت۔ زمستاں جاڑے کا موسم۔ تابستاں گرمی کا موسم۔

اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ انسان کو اپنے بڑوں کا ادب کرنا چاہئے اور چھوٹوں کو ایذاء نہ پہونچانا چاہئے بلکہ عفو و درگذر سے کام لینا چاہئے۔ اپنے احباب اور متعلقین سے وفاداری اور محبت کا معاملہ کرنا چاہئے اس لئے کہ جو اپنوں کا نہ ہوگا اس سے غیر کیا بھلائی کی امید کر سکتے ہیں۔ چونکہ بچھو خود اپنی ماں کا دشمن ہے اس لئے انسان بھی اس کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ اور جب دیکھتے ہیں تو اس کو مارنے کے لئے دوڑتے ہیں۔

حکایت (۱۰):۔ زنِ درویشے حاملہ بود مدّتِ حمل بسر آورد و درویش را ہمہ عمر فرزند نیامدہ بود گفت اگر خداوند تعالیٰ مرا پسرے بخشد جزیں خرقہ کہ پوشیدہ ام ہرچہ در ملکِ من ست ایثار درویشاں کنم اتفاقاً پسر آورد سفرۂ درویشاں بموجبِ شرط نہاد

پس از چند سال از سفر شام باز آمدم بمحلتِ آں دوست بر گذشتم واز چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزندانِ شحنہ درست گفتم سبب چیست گفتند پسرش خمر خوردہ و عربدہ کردہ وخونِ کسے ریختہ واز میاں گریختہ پدررا بعلتِ وے سلسلہ در نائے ست وبند گراں برپائی گفتم ایں بلائے را وے بحاجت از خدای عزّ وجل خواستہ است۔

ترجمہ:۔ ایک فقیر کی عورت حاملہ تھی اور حمل کا زمانہ پورا ہو چکا تھا، اور فقیر کے یہاں تمام عمر میں کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا، اس فقیر نے کہا اگر اللہ تعالیٰ مجھے لڑکا عطا فرمائے تو اس گدڑی کے سوا جو کہ میں پہنے ہوئے ہوں اور جو کچھ میری ملکیت میں ہے سب فقیروں پر قربان کردوں گا، اتفاقاً لڑکا پیدا ہوا۔ شرط مقررہ کے مطابق فقیروں کی کے واسطے دستر خوان بچھایا۔ چند سال بعد جب میں شام کے سفر سے واپس آیا تو اس دوست کے محلّے سے گزرا تو اس کی حالت دریافت کی۔ لوگوں نے کہا وہ کوتوالی میں قید ہے میں نے کہا کہ اس کا کیا سبب ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ اس کے لڑکے نے شراب پی اور لڑائی کی اور کسی کو قتل کردیا اور شہر سے بھاگ گیا اسی وجہ سے باپ کے گلے میں زنجیر ہے اور پاؤں میں بیڑی ہے۔ میں نے کہا اس مصیبت کو اس نے خدائے بزرگ و برتر سے دعاء مانگ کر طلب کی ہے۔

قطعہ:۔

زنانِ باردار اے مردِ ہشیار	اگر وقتِ ولادت مار زایند
ازاں بہتر بنزدیکِ خردمند	کہ فرزندانِ ناہموار زایند

ترجمہ:۔ (۱) اے عقلمند، حاملہ عورتیں۔ اگر جننے کے وقت سانپ جنیں۔

(۲) تو عقلمند کے نزدیک اس سے بہتر ہے۔ کہ نالائق لڑکے جنیں۔

حل الفاظ و مطلب:۔ زنِ درویشے مرکب اضافی ہے۔ ایک فقیر کی بیوی۔ مدتِ حمل وہ مدت جس میں بچہ پیدا ہوتا ہے۔ خرقہ کفن کی چادر۔ ایثار اپنے نفس پر دوسروں کو ترجیح دینا۔ سفرہ نہاد دعوت دی۔ محلت محلہ۔ پڑوس۔ شحنہ شین کے کسرہ کے ساتھ۔ کوتوال۔ حاملہ وہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہو۔ سلسلہ زنجیر۔ جمع سلاسل نائ نے گلا۔ حاجت ضرورت۔ مُراد یہاں دعاء ہے۔ باردار حمل والی عورت۔ ناہموار نالائق۔ پسرش خمر خوردہ اس کے لڑکے نے شراب پی۔ عربدہ لڑائی۔ مار سانپ۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ بُری اولاد ماں باپ کے لئے پریشانی کا باعث ہوتی ہے۔ اس لئے حق تعالیٰ سے اولاد صالح طلب کرنی چاہئے۔ اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت پر خاص دھیان دینا چاہئے۔

حکایت (۱۱):۔ طفل بودم کہ بزرگے را پرسیدم از بلوغ گفت در کتب مسطور ست کہ سہ نشان دارد یکے پانزدہ سالگی و دوم احتلام وسوم بر آمدنِ موئے زہار اما در حقیقت یکنشان دارد وبس آنکہ در رضائے خدائے عزّ وجل بیش ازاں باشی کہ در

بندِ حظِ نفس خویش وہر کہ درویں صفتہا موجود نیست نزدِ محققان بالغ نشمارندش۔

ترجمہ:۔ میں بچہ تھا۔ میں نے ایک بزرگ سے بالغ ہونے کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ وہ تین علامتیں رکھتا ہے (۱) ایک پندرہ سال کا ہونا۔ (۲) دوسرے احتلام۔ (۳) ناف کے نیچے بال نکل آنا۔ لیکن حقیقت میں ایک نشانی ہے اور بس وہ یہ ہے کہ خدائے بزرگ و برتر کی رضامندی کی فکر میں تو اس سے زیادہ رہے جتنا اپنے نفس کی آسایش کی فکر میں رہتا ہے۔ اور وہ شخص جس کے اندر یہ صفتیں موجود نہیں ہیں اہل تحقیق کے نزدیک اس کو بالغ نہیں شمار کیا گیا ہے۔

قطعہ:۔ بصورت آدمی شد قطرۂ آب — کہ چل روزش قرار اندر رحم ماند
وگر چل سالہ را عقل وادب نیست — بہ تحقیقش نشاید آدمی خواند

ترجمہ:۔ (۱) منی کا ایک قطرہ صورت میں آدمی ہو گیا۔ جب چالیس دن رحم میں ٹھہرا رہا۔
(۲) اور اگر چالیس برس کے لڑکے کو عقل اور ادب نہیں ہے۔ تو حقیقت میں اس کو آدمی نہ کہنا چاہئے۔

قطعہ:۔ جوانمردی ولطف ست آدمیت — ہمیں نقشِ ہیولانی مپندار
ہنر باید کہ صورت میتواں کرد — بایوانہا در از شنگرف وزنگار
چو انسانرا نباشد فضل واحساں — چہ فرق از آدمی تا نقشِ دیوار
بدست آوردنِ دنیا ہنر نیست — یکے را اگر توانی دل بدست آر

ترجمہ:۔ (۱) آدمیت سخاوت اور مہربانی کا نام ہے۔ اسی ظاہری شکل وصورت کو آدمیت مت سمجھ۔
(۲) (آدمیت کے لئے) ہنر چاہئے اس لئے کہ صورتیں تو بنا سکتے ہیں۔ محلوں پر شنگرف اور زنگارے۔
(۳) جب انسان کے اندر فضل اور احسان نہیں ہو گا۔ تو آدمی اور نقشِ دیوار میں کیا فرق ہو گا۔
(۴) دنیا کا ہاتھ میں لانا (حاصل کرنا) ہنر نہیں ہے۔ اگر تجھ سے ہو سکے تو ایک مرتبہ کسی کے دل کو تو ہاتھ میں لا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ بلوغ ع بالغ ہونا۔ مُراد وہ زمانہ جب بچپن ختم ہو کر جوانی شروع ہوتی ہے۔ کتب ع کتاب کی جمع ہے۔ جمع شدہ۔ مسطور لکھا ہوا۔ پانزدہ سالگی پندرہ سال کا ہونا۔ احتلام ع حالتِ نوم میں خواب دیکھنا کہ میں جماع کر رہا ہوں۔ موئے زہار ناف کے نیچے کے بال۔ رضائے خوشنودی۔ محققاں ع محقق کی جمع ہے۔ وہ حضرات جو کسی بات کو دلائل سے ثابت کریں۔ قطرۂ آب پانی کا قطرہ۔ یعنی منی۔ چہل روز یعنی چالیس دن ماں کے رحم میں انسان قطرۂ منی کی صورت میں رہا۔ چہل سالہ چالیس سال۔ جوانمردی سخاوت نقشِ ہیولانی گوشت اور کھال سے مرکب شدہ بدن۔ مپندار پنداشتن سے واحد حاضر فعل نہی۔ مت سمجھ۔ ایوانہا ایوان کی جمع ہے۔ محل۔ دراز شنگرف میں در زائد ہے۔ ہنر باید یعنی انسان بننے کے لئے ہنرمندی کی ضرورت ہے نہ کہ صرف شکل وصورت۔ اس لئے جہاں تک صرف نقش ونگار اور صورت کا تعلق ہے وہ تو

شنگرف اور زنگار سے قلعہ کی دیواروں پر بنی رہتی ہیں۔ شنگرف ایک سرخ رنگ کی دھات۔ جو گندھک اور پارے کی آمیزش سے تیار کی جاتی ہے۔ زنگار نیلا تھوتھا جو تانبے آکسیجن اور گندھک سے مل کر بنتا ہے۔
بیت آور دن دنیا کمانا کمال نہیں ہے اصل کمال دلداری کمانے میں ہے۔
خلاصہ:۔ اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ حق جل سجدہ کی رضامندی کو اپنی خواہشات پر مقدم رکھے۔ اور انسانیت۔ علم وہنر حاصل کرنے اور مخلوق پر شفقت کرنے کا نام ہے۔ ظاہری گوشت پوست کا نام انسانیت نہیں ہے۔

حکایت (۱۲) :۔ سالے نزاعے میانِ پیادگانِ حجاج افتادہ بود و داعی ہم دراں سفر پیادہ بود انصاف، در سر وری ہم افتادیم و دادِ فسوق و جدال دادیم کجاوہ نشینے را دیدم کہ باعدیل خویش میگفت یاللعجب پیادۂ عاج عرصہ شطرنج را بسر می برد فرزین میشود یعنی بہ ازاں میشود کہ بود و پیادگان حاج بادیہ را بسر بردند و بتر شدند۔

ترجمہ:۔ ایک سال پیدل سفر کرنے والے حاجیوں میں ایک جھگڑا ہو گیا تھا دعا گو بھی اس سفر میں پیدل تھا۔ ہم ایک دوسرے سے لڑنے بھڑنے لگے۔ اور گالی گلوج اور لڑائی بھڑائی کی ہم نے حد کر دی۔ ایک اونٹ سوار کو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا۔ عجیب بات ہے کہ ہاتھی دانت کا پیادہ جب شطرنج کی بساط کو طے کر لیتا ہے تو وزیر ہو جاتا ہے یعنی اس سے بہتر ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ تھا اور حاجی پیادوں نے جنگل کا راستہ طے کیا اور بدتر ہو گئے۔

قطعہ:۔ از من بگوی حاجیٔ مردم گزائے را کو پوستین خلق بآزار می درد
حاجی تو نیستی شتر ست از برائے آنکہ بیچارہ خار میخورد و بار می برد

ترجمہ:۔ (۱) میری طرف سے لوگوں کو تکلیف دینے والے حاجی سے کہدو۔ کہ وہ تکلیف پہنچانے کے لئے لوگوں کے پردہ کو چاک کرتا ہے۔
(۲) تو حاجی نہیں ہے بلکہ اونٹ حاجی ہے اس لئے کہ۔ بیچارہ کانٹے کھاتا ہے اور بوجھ لیجاتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ نزاع ع جھگڑا۔ پیادہ گان حجاج پیدل حج کرنے والے حضرات۔ داعی اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ دعا گو۔ مراد مصنفؒ ہے یعنی شیخ سعدیؒ۔ در سروری ہم افتادیم آپس میں خوب لڑائی جھگڑا ہوا۔ ایک دوسرے کو مار اپیٹا۔ جدال ع لڑائی۔ فسوق ع بدکاری۔ عدیل عدل کرنے والا۔ اس جگہ وہ آدمی مراد ہے جو دوسری کی جانب کا وزن قائم رکھنے کے لئے اونٹ پر بیٹھتا ہے۔ کجاوہ نشینی را دیدم کجاوہ نشیں کو میں نے دیکھا۔ کجاوہ ایک قسم کی عماری یا حوضہ جو اونٹ کے کوہان پر دونوں طرف لٹکاتے ہیں اور اس میں لوگ سوار ہوتے ہیں۔ عرصۂ شطرنج شطرنج کی بساط۔ شطرنج کا ہر پیدل جب اپنے پورے خانوں کو طے کر لیتا ہے تو وہ وہی ہو جاتا ہے۔ جس پر وہ ہوتا ہے۔ اسی طرح فرزین کا پیدل وزیر بن جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ پیادے اور

فرزین میں زمین و آسمان کا فرق ہوا کرتا ہے۔ اسی لئے کہا کہ جب ہاتھی دانت کا پیادہ شطرنج کی بساط کو طے کر لیتا ہے تو وہ وزیر بن جاتا ہے۔ بادیہ جنگل۔ گزائی لوگوں کو پریشان کرنے والا۔ پوستین خلق درد مخلوق کی عیب جوئی و عیب گوئی کرتا ہے۔ خار ف کانٹا۔ بار بوجھ۔

خلاصہ: اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جنگلوں بیابانوں کو طے کر کے بیت اللہ جانا تھا۔ ایسے حج جانے کا نام حج نہیں ہے۔ اس آیت کے بموجب لَا فسوق وَلَا جِدالَ فِی الحج۔ اگر تکلیف اٹھانے کا نام حج ہے تو حاجی کا اونٹ پہلے حاجی ہے۔

حکایت (۱۳): ۔ ہندوے نفط اندازی می آموخت حکیمے گفت ترا کہ خانۂ نئین ست بازی نہ اینست۔

ترجمہ: ۔ ایک ہندو نفط اندازی سیکھ رہا تھا۔ ایک عقلمند نے کہا تیرا گھر جو کہ نرکل کا بنا ہوا ہے تجھ کو یہ کھیل نہ کھیلنا چاہئے۔ یہ تیرے لئے لائق و مناسب نہیں ہے۔

بیت: ۔ تاندانی کہ سخن عین صوابست مگو انچہ دانی کہ نہ نیکوش جوابست مگو

ترجمہ: ۔ جب تک تو یہ نہ جان لے کہ یہ بات بالکل صحیح ہے مت کہہ۔ جس بات کو تو جانتا ہے کہ اس کا جواب اچھا نہیں ہے مت کہہ۔

حل الفاظ و مطلب: ۔ ہندوے میں یٔ وحدت کیلئے ہے۔ یعنی ایک کافر۔ غلام، چور۔ نفط اندازی آتشبازی یا آتشیں اسلحہ کا کام۔ نیز نفط اندازی اس کو بھی کہتے ہیں کہ نفط ایک روغن ہوتا ہے کہ وہ اگر پانی پر گر جائے تو اس میں آگ لگ جاتی ہے۔ لڑتے وقت اُسے شیشوں میں بھر کر دشمن پر پھینکتے ہیں جیسے ہی وہ اس کے جسم پر پڑتا ہے اس کا بدن جل جاتا ہے۔ نئین نئے کا بنا ہوا گھر۔ ین اس میں کلمۂ نسبت ہے۔ مُراد گھاس پھونس کا گھر۔ چھپر وغیرہ۔ عین صواب بالکل ٹھیک ہے۔ آنچہ دانی الخ جس بات کا جواب مناسب نہ پاؤ۔ اس کو زبان سے مت نکالو۔

خلاصہ: ۔ موقع اور محل دیکھ کر بات کرنی چاہئے، اور اس طرح جو کام بھی شروع کرنا ہو تو اس کے موقع اور محل کو بھی دیکھ لینا چاہئے۔

حکایت (۱۴): ۔ مردکے را چشم درد خاست پیش بیطارے رفت تا دوا کند بیطار از انچہ در چشم چہارپایاں میکرد در دیدہ او کشید کور شد حکومت پیش داور بردند گفت بروہیچ تاوان نیست اگر ایں خر نبودے پیش بیطار نرفتے مقصود ازیں سخن آنست تابدانی کہ ہر کہ ناآزمودہ را کار بزرگ فرماید با آنکہ ندامت برد بنز دیک خرد منداں بخفتِ رای منسوب گردد۔

ترجمہ: ۔ ایک بے وقوف آدمی کی آنکھ میں درد ہوا وہ ایک جانوروں کے ڈاکٹر کے پاس گیا تاکہ دوا کرے۔ ڈاکٹر

نے جو کچھ چوپایوں کی آنکھ میں دوا ڈالتا تھا اس کی آنکھ میں ڈالدی اندھا ہو گیا۔ معاملہ حاکم کے پاس لے گئے حاکم نے کہا اس پر کوئی جرمانہ نہیں۔ اگر یہ گدھا (بیوقوف) نہ ہوتا تو جانوروں کے ڈاکٹر کے پاس نہ جاتا۔ اس قصہ کا مقصود یہ ہے تاکہ تو سمجھ لے کہ جو کوئی ناتجربہ کار کو بڑا کام سونپ دیتا ہے۔ تو وہ شرمندگی اٹھاتا ہے۔ اور عقلمندوں کے نزدیک کم عقلی سے منسوب ہوتا ہے۔

قطعہ:۔ ندہد ہوشمند روشن رای — بفرومایہ کارہائے خطیر
بوریاباف گرچہ بافندہ است — نبرندش بکارگاہ حریر

ترجمہ:۔ (۱) ہوشیار تیز عقل والا آدمی۔ کمینے کو بڑے بڑے کام سپرد نہیں کرتا۔
(۲) بوریا بننے والا اگرچہ بننے والا ہے۔ مگر اس کو ریشم کے کارخانہ میں نہیں لیجائیں گے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ مردک بے وقوف آدمی۔ مرد کے میں کی وحدت کے لئے ہے اب ترجمہ ہوگا۔ ایک بے وقوف آدمی۔ چشم درد خاست آنکھ میں درد ہو گیا۔ بیطار ع سلوتری۔ یعنی مویشیوں کا ڈاکٹر۔ کور شد اندھا ہو گیا۔ حکومت انصاف۔ داور حاکم۔ قاضی۔ تاوان جرمانہ۔ خر گدھا۔ ندامت ع شرمندگی۔ سست رائے کم عقلی۔ کار بزرگ بڑا کام۔ کارہائے خطیر بڑے کام۔ بافندہ بننے والا۔ بوریا باف بافتن سے اسم فاعل بافندہ کا مخفف ہے۔ بوریا بننے والا۔ کارگاہ کارخانہ۔ حریر ریشم۔

خلاصہ:۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ ہر کام کا ہر آدمی اہل نہیں ہوتا۔ کسی کام کو کسی کے سپرد کرنے سے پہلے اہلیت کا اندازہ کرنا چاہئے پھر سپرد کرنا چاہئے۔ اور کسی بڑے کام کو نااہل کے سپرد ہرگز نہ کرنا چاہئے۔

حکایت (۱۵):۔ یکے از بزرگان ایمہ را پسرے وفات یافت پر سیدند کہ بر صندوق گورش چہ نویسم گفت آیات کتاب مجید را عزت بیش ازان ست کہ روا باشد بر چنیں جایگاہ نوشتن کہ بروزگار سودہ گردد وخلائق برو گذرند وسگان بروشاشند اگر بضرورت چیزے نویسند ایں بیت کفایت میکند۔

ترجمہ:۔ بزرگ پیشواؤں میں سے ایک بزرگ کے لڑکے نے وفات پائی۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اس کی قبر کے تابوت پر ہم کیا لکھیں انہوں نے فرمایا کہ قرآن شریف کی آیتوں کی عزت اس سے زیادہ ہے کہ ایسی جگہ پر لکھنے کو جائز رکھا جائے کیونکہ ایک زمانے میں (کتبہ) گھس پس جائیگا۔ اور مخلوق اس پر سے گذرے گی اور کتے اس پر پیشاب کریں گے اگر ضرورت کی وجہ سے کچھ لکھیں تو یہ شعر کافی ہے۔

قطعہ:۔ وہ کہ ہرگہ کہ سبزہ در بستاں — بدمیدے چہ خوش بدے دل من
بگذرائے دوست تابوقت بہار — سبزہ بینی دمیدہ بر گل من

ترجمہ:۔(۱) آہا جب کہ سبزہ باغ میں۔ اگتا تھا تو میرا دل کس قدر خوش ہوتا تھا۔
(۲) اے دوست اب تو موسم بہار کے وقت آ تو میری قبر پر سبزہ اگا ہوا دیکھے گا۔
حلِّ الفاظ و مطلب:۔ ائمہ ع امام کی جمع ہے۔ پیشوا۔ رہنما۔ وفات یافت وفات پائی۔ صندوق تابوت۔ یہاں قبر کا تعویذ مراد ہے۔ بروزگار زمانہ کے گذرنے سے۔ سودہ گردد گھس جائیگا۔ خلائق برو گذرند مخلوق اس پر سے گذرے گی۔ بَرو شاشند اس پر پیشاب کریں گے۔ بضرورت اس میں ب سبب کے لئے ہے۔ یعنی ضرورت کی وجہ سے۔ دَہ کلمہ افسوس۔ اہا بدے بودن سے ماضی تمنائی ہے۔
حاصلِ حکایت:۔ اس حکایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی آیتوں کا قبروں پر لکھنا ہرگز جائز نہیں اور پسندیدہ نہیں اسلئے کہ زمانہ کے گذرنے سے قبروں کی بے حرمتی کے ساتھ کلام اللہ کے آیتوں کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

حکایت (۱۶):۔ پارسائے بریکے از خداوندانِ نعمت گذر کرد کہ بندہ را دست و پائے بستہ عقوبت ہمی کرد گفت اے پسر ہمچو تو مخلوقے را خدائے عزّ و جلّ اسیر حکمِ تو گردانیدہ است و ترا بروے فضیلت دادہ شکرِ نعمت باری تعالیٰ بجا آر و چندیں جفا بروے میسند نباید کہ فردائے قیامت بہ از تو باشد و شرمساری بری۔

ترجمہ:۔ ایک پرہیزگار ایک مالدار کے پاس سے ہو کر گذرا کہ وہ اپنے غلام کے ہاتھ پاؤں باندھ کر عذاب دے رہا تھا۔ اس نے کہا اے لڑکے تجھ جیسی مخلوق کو خدائے بزرگ و برتر نے تیرے حکم کا مطیع بنادیا ہے۔ اور تجھے اس کے اوپر فضیلت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کر اور اتنا ظلم اس پر پسند نہ کر یہ اچھی بات نہیں ہے کہ کل قیامت کے دن وہ تجھ سے بہتر ہو اور تو شرمندگی اٹھائے۔

مثنوی:۔
بر بندہ مگیر خشم بسیار — جورش مکن و دلش میازار
اورا تو بدہ درم خریدی — آخر بقدرت آفریدی
ایں حکم و غرور و خشم تاچند — ہست از تو بزرگتر خداوند
اے خواجۂ ارسلان و آغوش — فرمان دِہ خود مکن فراموش

ترجمہ:۔(۱) غلام پر زیادہ غصہ نہ کر۔ اس پر ظلم نہ کر اور اس کا دل رنجیدہ مت کر۔
(۲) اس کو تو نے دس درہم قیمت کے عوض خریدا تھا۔ مگر کوئی اپنی قدرت سے تو تو نے پیدا نہیں کیا۔
(۳) یہ حکم اور غرور اور غصہ کب تک۔ تجھ سے زیادہ بزرگ خدا ہے۔
(۴) اے ارسلان اور آغوش کے مالک۔ اپنے حاکم کو فراموش مت کر۔

در خبر ست از سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ گفت بزرگتریں حسرتے در روز قیامت آں

بود کہ بندۂ صالح را بہ بہشت برند و خداوندگار فاسق را بدوزخ۔

ترجمہ:۔ حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سب سے بڑی حسرت قیامت کے دن وہ ہوگی کہ نیک غلام کو بہشت میں لیجائیں گے اور بدکار، مالک کو دوزخ میں۔

قطعہ:۔
بر غلامے کہ طوعِ خدمتِ تست ۔۔۔ خشم بیحد مراں و طیرہ مگیر
کہ فضیحت بود بروزِ شمار ۔۔۔ بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر

ترجمہ:۔ (۱) اس غلام پر جو تیرا فرماں بردار اور خدمت گذار ہے۔ زیادہ غصہ نہ کر اور سختی نہ کر۔
(۲) کہ قیامت کے دن رسوائی ہوگی۔ جب غلام آزاد ہوگا اور مالک زنجیر میں ہوگا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ خداوندان نعمت آقا۔ سردار۔ مال والے۔ حکم تو تیرا حکم۔ ترا تجھ کو۔ اسیر حکم حکم کا قیدی۔ یعنی غلام۔ فردائے آئندہ کل۔ بری بردن سے امر حاضر ہے۔ خشم بسیار بہت زیادہ غصہ۔ بدہ درم دس درہم میں۔ یہاں مُراد معمولی رقم ہے۔ ارسلان ترکی زبان کا یہ لفظ ہے۔ اس کے لغوی معنیٰ ہیں پھاڑنے والا شیر۔ بسا اوقات غلام کو بھی ارسلان کہدیا جاتا ہے۔ یہاں غلام ہی کے معنیٰ میں ہے۔ فرمان دِہ حکم دینے والا۔ دِہ دہندہ۔ کا مخفف ہے۔ فراموش بھولنا۔ آغوش کے لغوی معنیٰ ہیں۔ ران، گود۔ لیکن یہاں غلام یا لونڈی مُراد ہے۔ خبر حدیث۔ خداوندگار فاسق بدکار آقا۔ طوع فرماں برداری۔ طیرہ غصہ۔ فضیحت رسوائی۔ خواجہ مالک، آقا۔ شمار اس سے مراد قیامت ہے۔

خلاصہ:۔ اس حکایت کا حاصل یہ ہے کہ غلاموں اور نوکروں کی معمولی خطاؤں پر درگذر کرنا چاہئے۔ اور سزا سخت نہ دینی چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تیرے اعمال کے سبب تجھ کو اپنے ماتحتوں کو سامنے رُسوائی اور شرمندگی اٹھانی پڑے۔

حکایت (۱۷):۔ سالے از بلخ بامیانم سفر بود و راہ از حرامیاں پر خطر جوانے بدرقہ ہمراہِ ماشد سرباز چرخ انداز سلحشور بیش زور کہ دہ مرد توانا کمان او را بزہ نکردندے و زور آوران روئے زمین پشتِ او را در مصارعت بر زمین نیاوردندے اما چنانکہ دانی متنعّم بود و سایہ پرودہ نہ جہاں دیدہ و سفر کردہ رعدِ کوس دلاوراں بگوشش نرسیدہ و برق شمشیر سواراں ندیدہ۔

ترجمہ:۔ ایک سال بلخ سے بامیان کی طرف میرا سفر ہوا اور راستہ ڈاکوؤں کی وجہ سے خطرناک تھا۔ ایک جوان رہبری کے لئے ہمارے ساتھ ہوا۔ جو بہادر نیزہ باز۔ سخت کمان ہتھیار چلانے والا زوردار دس طاقتور اس کی کمان کو چلہ پر نہیں چڑھا سکتے۔ اور دنیا کے بڑے بڑے پہلوان اکھاڑے میں اس کو پچھاڑ نہ سکتے تھے۔ اور اس کی پشت کشتی میں زمین پر نہ لگا سکتے تھے۔ لیکن جیسا کہ طریقہ ہے کہ وہ ناز پروردہ تھا۔ اور سایہ میں پرورش پائی تھی۔

نہ دنیا دیکھی تھی اور نہ سفر کیا تھا۔ بہادروں کے نقارہ جنگ کی آواز اس کے کانوں تک نہ پہونچی تھی۔ اور سواروں کی تلواروں کی چمک بھی اس نے نہیں دیکھی تھی۔

شعر ۔ نیفتادہ در دستِ دشمن اسیر بگردش نباریدہ باران تیر

ترجمہ:۔ دشمن کے ہاتھ میں کبھی قیدی بن کے نہیں پڑا تھا اور اسکے اطراف میں کبھی تیروں کی بارش نہیں ہوئی تھی۔

حل الفاظ و مطلب:۔ بامیان ایک شہر کا نام ہے جو بلخ اور غزنین کے درمیان واقع ہے۔ بعض نسخوں میں از بلخ باشامیانم ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ چند شامی جو بلخ میں ٹھہرے تھے۔ ان کے ساتھ سفر کا اتفاق ہوا۔ (حاشیہ گلستاں مترجم مصنفہ مولانا عبدالباری آسی) حرامیان حرامی کی جمع ہے۔ چور۔ ڈاکو۔ بدرقہ قافلے کا رہنما۔ وہ شخص جو راہ میں مسافر کی حفاظت کرے۔ سپر ڈھال۔ سرباز سر کی بازی لگانے والا۔ چرخ انداز کمان چلانے والا۔ شکشور مسلح سپاہی۔ بیش زور پہلوان۔ مصارعت کشتی کرنا۔ زہ کردن کمان کا چلہ چڑھانا۔ رعد کوس نقارہ کی گرج۔ برق بجلی۔ متنعم نازو نعمت کا پلا ہوا۔ نیفتادہ وہ جنگ آزمائے ہوئے نہیں تھا۔ بگردش اس کے اطراف میں۔ باران تیر تیر کی بارش۔

اس حکایت سے معلوم ہوا کہ مشکل اور بڑے کام ناز میں پلے ہوؤں کے حوالہ نہ کرنا چاہئے۔ ورنہ وہی صورت پیش آئے گی جو اس حکایت سے ظاہر ہوتی ہے۔

اتفاقاً من وایں جواں ہر دو در پے ہم دواں ہر دیوار قدیمش کہ پیش آمدے بقوتِ بازو بیفکندے و ہر درخت عظیم کہ دیدے بہ نیروئے سر پنجہ برکندے و تفاخر کناں گفتے۔

ترجمہ:۔ اتفاقاً میں اور یہ جوان دونوں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑے جو پرانی دیوار اس کے سامنے آتی قوت بازو سے گرادیتا۔ اور جو بڑا درخت دیکھتا۔ اپنے ہاتھ کی طاقت سے اکھاڑ ڈالتا اور فخر کرتا ہوا کہتا۔

بیت:۔ پیل کو تا کتف و بازوئے گرداں بیند شیر کو تا کف و سر پنجۂ مرداں بیند

ترجمہ:۔ ہاتھی کہاں ہے کہ وہ پہلوانوں کا شانہ اور بازو دیکھے۔ شیر کہاں ہے کہ مردوں کے ہاتھ اور پنجے دیکھے۔

ما دریں حالت کہ دو ہندو از پس سنگے سر برآوردند و آہنگ قتالِ ما کرد بدست یکے چوبے و در بغل یکے دیگر کلوخ کوبے جوان را گفتم چہ پائی کہ دشمن آمد۔

ترجمہ:۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ دو راہزنوں نے ایک پتھر کے پیچھے سے سر نکالا۔ اور ارادہ ہم سے لڑنے کا کیا۔ ایک کے ہاتھ میں لاٹھی تھی اور دوسرے کے بغل میں ڈھیلا (دمونگری) میں نے جوان سے کہا کہ کیا دیر ہے کیوں کہ دشمن آگیا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ من وایں میں اور یہ۔ قدیم پرانا۔ قوتِ بازو مرکب اضافی ہے۔ بازو کی قوت۔

...ظیم مرکب توصیفی ہے۔ بڑا اور ...ت۔ نیرو طاقت اور قوت۔ تفاخر باہم فخر کرنا۔ ...ل ...
...ی۔ کتف مونڈھا۔ ہندو چور۔ ڈاکو۔ کاوخ احاطہ۔ گرداں پہلوان۔ کوب ایک موگری۔ یعنی کوٹنے کا
...۔ پائی کھڑا ہوا کیا دیکھتا ہے۔ مطلب حکایت کی توضیح میں گذر چکا ہے۔

بیت:۔ بیار انچہ داری زمردی وزور ... کہ دشمن بپائے خود آمد بگور

ترجمہ:۔ جو کچھ مردانگی اور زور رکھتے ہو دکھاؤ۔ کیونکہ دشمن اپنے پاؤں سے قبر تک آگیا۔

تیر و کمان را دیدم از دست جوان افتادہ ولرزہ بر استخواں۔

ترجمہ:۔ میں نے تیر و کمان کو دیکھا کہ جوان کے ہاتھ سے گر گئی تھی۔ اور بدن تھر تھرا رہا تھا۔

فرد:۔ نہ ہر کہ موی شگافد بہ تیر جوشن خای ... بروز حملۂ جنگ آوراں بدارد پای

ترجمہ:۔ ایسا نہیں کہ جو شخص زرہ کو پار کرنے والے تیر سے بال کو چیر ڈالے۔ تو وہ تجربہ کار لڑنے والوں کے مقابلے پر بھی ٹھہرا رہے۔

چارہ جز آں ندیدم کہ رخت وسلاح وجامہ رہا کردیم وجان بسلامت بدر آوردیم۔

ترجمہ:۔ اس کے سوا میں نے کوئی چارہ کار نہیں دیکھا کہ سامان ہتھیار اور کپڑے ہم نے چھوڑے اور جان سلامتی کے ساتھ بچا لائے۔

قطعہ:۔ بکارہاے گراں مردِ کار دیدہ فرست ... کہ شیر شرزہ در آرد بزیرِ خم کمند
جواں اگرچہ قوی یال وپیلتن باشد ... بہ جنگِ دشمنش از ہول بگسلد پیوند
نبرد پیش مصاف آزمودہ معلوم ست ... چنانکہ مسئلہ شرع پیشِ دانشمند

ترجمہ:۔(۱) بڑے کاموں میں تجربہ کار آدمی کو بھیج۔ اس لئے کہ تجربہ کار طاقتور شیر کو کمند کے حلقہ میں پھانس لے گا۔
(۲) جوان اگرچہ طاقتور بازو والا اور توانا ہو۔ دشمن کی لڑائی میں خوف سے اس کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔
(۳) جنگ آزمودہ کے سامنے لڑائی جانی ہوئی چیز ہے۔ جس طرح کہ شرع کا مسئلہ عقلمند کے سامنے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ گور قبر۔ موی شگافد ایسا نشانہ لگا جو بال چیر دیوے۔ جوشن خای یعنی وہ تیر اتنا مضبوط ہو کہ زرہ توڑ کر باہر نکل جائے۔ جامہ کپڑے۔ شرزہ غصہ ور۔ غضبناک۔ کمند جال۔ پھانسہ۔ مرد کار دیدہ تجربہ کار آدمی۔ بزیر خم کمند کمند کے حلقہ میں۔ قوی با قوی بازو والا۔ یال گردن۔
خلاصہ یہی نکلا کہ نا تجربہ کار کو کام سونپنا نہیں چاہئے۔

حکایت (۱۸): توانگر زادہ را دیدم بر سر گور پدر نشستہ وبا درویش بچہ مناظرہ در پیوستہ

کہ صندوق تربت پدر ما سنگین ست و کتابہ رنگین و فرش رخام انداختہ و خشت پیروزہ درو ساختہ بگور پدرت چہ ماند خشتے دو فراہم نہادہ و مشتے دو خاک بروپاشیدہ درویش پسر ایں بشنید و گفت تا پدرت در زیر آں سنگہائے گراں برخود بجنبد پدر من بہشت رسیدہ بود۔

ترجمہ:۔ میں نے ایک امیر کے لڑکے کو دیکھا کہ باپ کی قبر پر بیٹھا ہوا (تھا) اور ایک فقیر کے لڑکے سے بحث کر رہا ہے۔ کہ میرے باپ کی قبر کا تعویذ پتھر کا ہے۔ اور اس پر رنگین کتبہ ہے اور سنگ مرمر کا فرش بچھا ہوا ہے۔ اور فیروزہ کے رنگ کی اینٹیں اس میں لگی ہوئی ہیں۔ وہ تیرے باپ کی قبر کی کیا برابر ہوگی۔ دو اینٹیں جمع کرکے رکھدی ہے اور اس پر دو مٹھی خاک چھڑک دی ہے۔ فقیر کے بچے نے یہ بات سنی اور کہا جب تک تیرا باپ ان بھاری پتھروں کے نیچے حرکت کرے گا۔ میرا باپ بہشت میں پہنچ جائے گا۔

فرد ۔ خر کہ بروے نہند کمتر بار بیشک آسودہ تر کند رفتار

ترجمہ:۔ جس گدھے پر کم بوجھ لادا جاتا ہے، بے شک وہ آرام و راحت سے چل سکتا ہے۔

قطعہ:۔ مردِ درویش کہ بارِ ستم فاقہ کشید بدرِ مرگ ہمانا کہ سبکبار آید
وآنکہ در دولت و در نعمتِ آسانی زیست مردنش زیں ہمہ شک نیست کہ دشوار آید
بہمہ حال اسیرے کہ زبندے بجہد خوشترش داں ز امیرے کہ گرفتار آید

ترجمہ:۔ (۱) جس غریب آدمی نے فاقہ کی محنت کا بوجھ اٹھایا۔ وہ یقیناً موت کے دروازے پر ہلکا پھلکا ہو کر آئیگا۔
(۲) جس آدمی نے دولت اور نعمت اور آسانی میں زندگی بسر کی۔ اس میں شک نہیں کہ اسکو مرنا ان تمام (فقرا) کے مقابلے دشوار ہوگا۔
(۳) ہر حالت میں وہ قیدی جو قید سے رہائی پا گیا۔ اس کو اس امیر سے اچھا جان جو گرفتار ہو جائے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ توانگر زادہ را امیر کا لڑکا۔ برسر گور پدر باپ کی قبر پر۔ رخام را کے ضمہ کے ساتھ۔ معنی ہیں سنگ مرمر۔ خشت اینٹ۔ مشتے دو خاک دو مٹھی مٹی۔ فیروزہ ایک مشہور پتھر ہے۔ چہ ماند کیا ہوا۔ در مرگ موت کا دروازہ۔ ہمانا یقیناً۔ سبکبار ہلکا۔ پھلکا۔ بہمہ حال ہر حال میں۔

خلاصہ:۔ اس حکایت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جو فقراء دنیاوی مصائب و آلام پر صبر کرتے ہیں وہ آخرت میں امیروں سے بہتر ہوں گے۔

حکایت (۱۹) :۔ بزرگے را پرسیدم از معنی ایں حدیث أعدیٰ عَدُوِّكَ نفسُكَ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْكَ گفت بحکم آنکہ ہر آن دشمنے کہ با دے احسان کنی دوست گردد مگر نفس را چندانکہ مدارا بیش کنی مخالفت زیادہ کند۔

ترجمہ:۔ ایک بزرگ سے میں نے اس حدیث کے معنیٰ (کہ) تیرے دشمنوں میں سب سے بڑا دشمن تیرا وہ نفس ہے جو تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے پوچھا فرمایا اس وجہ سے کہ جس دشمن کیساتھ تو احسان کرے وہ دوست ہو جائے گا سوائے نفس کے کہ اسکی جتنی زیادہ خاطر کرے گا۔ اتنی ہی وہ زیادہ مخالفت کرے گا۔

قطعہ:۔ فرشتہ خوی شود آدمی بکم خوردن وگر خورد چو بہائم بیوفتد چو جماد
مراد ہر کہ بر آری مطیع امر تو گشت خلاف نفس کہ فرمان دہد چو یافت مراد

ترجمہ:۔ (۱) آدمی کم کھانے سے فرشتہ خصلت ہو جاتا ہے۔ اور اگر چوپایوں کی طرح کھائیگا تو پتھروں کی طرح پڑا رہے گا۔
(۲) جس کی مراد تو پوری کرے گا وہ تیرے حکم کا تابعدار ہوگا۔ بہ خلاف نفس کے کہ جب وہ اپنی مراد پالیتا ہے تو اور زیادہ حکم کرتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ از معنیٰ ایں حدیث اس حدیث کے معنیٰ اعدیٰ اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ عدو سے مشتق ہے۔ سب سے بڑا دشمن۔ جنب پہلو۔ جمع جنوب۔ مدار خاطر۔ تواضع کرنا۔ بہائم جانور۔ چوپایہ۔ بہیمہ کی جمع ہے۔ جماد بے جان مراد پتھر ہے۔ یعنی اگر جانوروں کی طرح کوئی کھانے لگے تو وہ پتھروں کی طرح بیکار بن کر رہ جاتا ہے۔ مطیع امر تو تیرے حکم کا تابعدار۔ مراد ہر کہ الخ جس آدمی کی خواہش کو پورا کر دو۔ تو وہ تابعدار بن جاتا ہے۔ اور نفس کا حال یہ ہے کہ اگر اس کی خواہش پوری کر دی جائے تو حاکم بن جاتا ہے۔ اور زیادہ حکومت کرنے لگتا ہے۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ نفس انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے اسی لئے نفس کی اصلاح بہت ضروری ہے۔ اگر نفس کی اصلاح نہ کی جائے تو انسان گناہوں میں ملوث ہو جاتا ہے اور اپنی آخرت برباد کر ڈالتا ہے اسی لئے نفس کشی ضروری ہے۔

حکایت (۲۰) :۔ جدال سعدی بامدعی در بیان توانگری و درویشی

(شیخ سعدی کا مناظرہ فقیری کا دعویٰ کرنے والے سے مالداری اور فقیری کے بارے میں)

یکے بر صورتِ درویشاں نہ بر ضعفِ ایشاں در محفلے دیدم نشستہ و شنعتے در پیوستہ ودفتر شکایت باز کردہ وذمّ توانگراں آغاز نہادہ سخن بدینجا رسانیدہ کہ درویش را دستِ قدرت بستہ است و توانگراں را پائے ارادت شکستہ۔

ترجمہ:۔ ایک شخص جو فقیروں کی صورت میں تھا لیکن ان کی اصلی صفات پر نہ تھا میں نے ایک مجلس میں (اس کو) بیٹھا ہوا دیکھا۔ برائیاں بیان کرنے اور شکایت کا دفتر کھول کر مالداروں کی برائیاں بیان کرنے میں لگا ہوا تھا۔ اور اس نے بات یہاں تک پہونچائی تھی کہ ایک فقیر کی قدرت کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔ اور امیروں کی عقیدت مندی کا پاؤں ٹوٹا ہوا ہے۔

بیت :۔ کریماں را بدست اندر درم نیست　　خداوندانِ نعمت را کرم نیست

ترجمہ :۔ کرم کرنے والوں کے ہاتھ میں درہم نہیں ہے۔ اور دولت مندوں کے پاس بخشش نہیں ہے۔

مرا کہ پروردۂ نعمتِ بزرگانم ایں سخن سخت آمد گفتم اے یار توانگراں دخلِ مسکینانند و ذخیرہ گوشہ نشیناں و مقصدِ زائران و کہفِ مسافراں و متحمل بارِ گراں از بہر راحتِ دگراں دست بطعام انگہ برند کہ متعلقان و زیر دستاں بخورند فضلۂ مکارمِ ایشاں بہ ارامل و پیراں و اقارب و جیراں رسد۔

ترجمہ :۔ مجھ کو یہ بات گراں گذری اس لئے کہ میں دولتمندوں کی دولت کا پلا ہوا ہوں۔ میں نے کہا۔ اے یار۔ مالدار لوگ غریبوں کی آمدنی کا ذریعہ ہیں اور گوشہ نشینوں کے ذخیرہ کا ذریعہ ہیں۔ اور زیارت کرنے والوں کا مقصد اور مسافروں کی جائے پناہ ہیں۔ دوسروں کو آرام پہونچانے کے لئے بھاری بوجھ اٹھانے والے ہیں۔ وہ کھانے کی طرف اس وقت بڑھاتے ہیں جبکہ ملازمین و متعلقین اور عاجز کھا لیتے ہیں۔ اور ان کی بخششوں کا بچا ہوا بیواؤں، بوڑھوں، اور رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو پہونچتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ جدال ع بحث و مباحثہ۔ مناظرہ۔ جھگڑا۔ مدعی ع اسم فاعل۔ دعویٰ کرنے والا۔ شنعت برائی۔ عیب۔ مذمت ع برائی۔ دستِ قدرت مرکب اضافی ہے قدرت کا ہاتھ۔ پائے ارادت مرکب اضافی ہے۔ عقیدت کا پاؤں۔ کریماں کریم کی جمع ہے۔ سخی۔ خداوندان نعمت مال والے۔ دخل آمدنی۔ کہف ع غار۔ جائے پناہ۔ متحمل ع اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ اٹھانے والا۔ برداشت کرنے والا۔ بار گراں بھاری بوجھ۔ فضلہ بچا ہوا۔ مکارم اخلاق۔ ارامل ارملۃ کی جمع ہے۔ بیوائیں۔ اقارب اقرب کی جمع ہے۔ رشتہ دار۔ جیران جار کی جمع ہے، ع پڑوسی۔ زائران ع زیارت کرنے والے۔

اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ سب مالدار برے نہیں ہو جاتے اور نہ سب غریب اچھے ہی ہوتے ہیں۔

نظم :۔ توانگراں را وقف ست و نذر و مہمانی　　زکوٰۃ و فطرہ و اعتاق و ہدی و قربانی
تو کے بدولتِ ایشاں رسی کہ نتوانی　　جزیں دو رکعت و آنہم بصد پریشانی

ترجمہ :۔ (۱) مالداروں کے لئے وقف اور نذر اور مہمانی ہے۔ زکوٰۃ ہے فطرہ ہے، غلام آزاد کرنا، ہدی بھیجنا اور قربانی ہے۔

(۲) تو کب ان کے مرتبہ کو پہونچ سکتا ہے اس لئے کہ تجھ سے نا ممکن ہے۔ سوائے ان دو رکعتوں کے اور وہ بھی سینکڑوں پریشانیوں کے ساتھ۔

اگر قدرتِ جود ست و اگر قوتِ سجود توانگراں را بہتر میسر شود کہ مالِ مزکیٰ

دارندو جامۂ پاک وعرض مصئون ودلِ فارغ وقوتِ طاعت در لقمۂ لطیف است صحتِ عبادت در کسوتِ نظیف پیداست کہ از معدۂ خالی چہ قوت آید واز دست تہی چہ مروّت وازپائے بستہ چہ سیر واز دستِ گرسنہ چہ خیر۔

ترجمہ:۔ اگر بخشش کی قدرت ہے اور اگر سجدوں کی طاقت ہے۔ تو وہ بھی مالداروں کو بہتر طریقہ پر حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لئے کہ ان کے پاس پاک مال ہے، پاک کپڑے ہیں، ان کی عزت محفوظ اور دل مطمئن ہے۔ عبادت کی قوت پاکیزہ لقموں میں ہے۔ اور عبادت کی درستی پاکیزہ لباس میں یہ بات ظاہر ہے کہ خالی معدہ سے قوت کی کیا امید ہے۔ اور خالی ہاتھ سے کیا مروت ہو سکتی ہے۔ اور بندھے ہوئے پاؤں سے کیا سیر کر سکتے ہیں۔ اور بھوکے کے ہاتھ سے کیا خیرات ہو سکتی ہے۔

قطعہ:۔ شب پراگندہ خسپد آنکہ پدید نبود وجہ باماداد دانش
مور گرد آورد بتابستاں تا فراغت بود زمستانش

ترجمہ:۔ (۱) وہ شخص رات کو پریشان سوتا ہے۔ جس کے پاس صبح کے کھانے کا سامان مہیا نہیں۔
(۲) چیونٹی گرمی کے موسم میں (غذا) جمع کرتی ہے۔ تاکہ اسے جاڑے میں فراغت نصیب ہو۔

حل الفاظ و مطلب:۔ زکوٰۃ مال کا چالیسواں حصہ سال بھر میں ایک مرتبہ خیرات کرنا۔ وقف وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کے نام کردی جائے۔ نذر منت ماننا۔ فطرہ عید الفطر کا صدقہ دینا۔ اعتاق غلام آزاد کرنا۔ ہدی قربانی کا جانور جو حرم میں لے جا کر ذبح کیا جاتا ہے۔ قربانی۔ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر جانور کو ذبح کرنا۔ بصد پریشانی سینکڑوں پریشانیوں کے ساتھ۔ جود سخاوت۔ مال مزکیٰ وہ مال جس کی زکوٰۃ دیدی گئی ہو۔ عرض عین کے کسرہ کے ساتھ۔ عزت۔ آبرو۔ اگر عین کے فتحہ کے ساتھ ہو تو معنی ہوں گے۔ سامان۔ مصئون محفوظ۔ مضبوط۔ دل فارغ وہ شخص جس کے دل میں کوئی فکر نہ ہو۔ لطیف پاکیزہ۔ کسوت نظیف مرکب توصیفی ہے۔ پاک کپڑا۔ تہی خالی۔ گرسنہ بھوکا۔ پدید ظاہر کیا۔ وجہ خرچ۔ شب پراگندہ خسپد رات کو پریشان سوتا ہے۔ مور چیونٹی۔ گرد آورد جمع کرتی ہے۔ تابستاں گرمی۔ فراغت اطمینان۔ زمستاں جاڑا۔ سردی۔

فراغت بافاقہ نہ پیوندد وجمعیت در تنگدستی صورت نہ بندد یکے تحریمۂ عشا بستہ ودیگرے منتظر عشانشستہ ہرگز ایں بداں کے ماند۔

ترجمہ:۔ اطمینان فاقہ کے ساتھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور دل جمعی مفلسی میں ممکن نہیں۔ ایک تو عشاء کی نماز کی نیت باندھے ہوئے ہے۔ اور دوسرا رات کے کھانے کے انتظار میں بیٹھا ہے کبھی بھی یہ اسکے برابر نہیں ہو سکتا ہے۔

بیت:۔ خداوند روزی بحق مشتغل پراگندہ روزی پراگندہ دل

ترجمہ:۔ صاحب روزی خدا کی یاد میں مشغول ہے۔ پریشان روزی والے کا دل بھی پریشان ہوتا ہے۔

پس عبادتِ ایشاں بقبول نزدیک ترست کہ جمعند وحاضر نہ پریشان وپراگندہٗ خاطر اسباب معیشت ساختہ وبہ اورادِ عبادت پرداختہ عرب گوید اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الفَقرِ المُکِبِّ وَجِوارِ مَن لَا یُحِبُّ در خبرست اَلفَقرُ سَوَادُ الوَجہِ فِی الدَّارَینِ گفت ایں شنیدی وآں نشنیدی کہ فرمودہ اند اَلفَقرُ فَخرِی گفتم خاموش کہ اشارت سید عالم علیہ السلام بفقر طائفہ ایست کہ مردِ میدانِ رضا اند وہدفِ تیرِ قضا نہ ایناں کہ خرقہٗ ابرار پوشند ولقمہٗ ادرار فروشند۔

ترجمہ:۔ اسی لئے ان کی عبادت قبولیت سے زیادہ نزدیک ہے اس لئے کہ وہ مطمئن ہیں۔ اور حضور قلب انھیں حاصل ہے۔ نہ خود پریشان ہیں، اور نہ دل پریشان ہے زندگی بسر کرنے کے اسباب ان کو مہیا ہیں۔ اور عبادت کے وظیفوں میں مشغول ہیں۔ عرب کا قول ہے کہ میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ اوندھے منہ گرانے والی فقیری سے اور ایسے پڑوسی سے جو محبت نہ کرتا ہو۔ اور حدیث شریف میں ہے کہ فقیری دونوں جہاں کی روسیاہی ہے۔ اس نے کہا تو نے یہ تو سنا ہے اور وہ نہیں سنا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ فقیری میرا فخر ہے۔ میں نے کہا چپ رہ کہ سید عالم ﷺ کا اشارہ فقر سے اس گروہ کی طرف ہے جو رضائے الٰہی کے مرد میدان ہیں۔ اور تقدیر الٰہی کے تیر کا نشانہ ہیں نہ کہ یہ لوگ جو فقیروں کی گدڑی پہنتے ہیں۔ اور خیرات کے لقمے بیچتے ہیں۔

حل الفاظ ومطلب:۔ فراغت اطمینان۔ فاقہ بھوکا رہنا۔ محتاجگی۔ جمعیت دل کا مطمئن ہونا۔ تحریمہ۔ وہ تکبیر۔ جس سے نماز شروع ہوجاتی ہے اور دنیا کی چیز ممنوع ہوجاتی ہے۔ یعنی تحریمہ وہ تکبیر ہے جب ابتداءً دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتے ہیں۔ نماز عشاء عین کے کسرہ کے ساتھ۔ عشاء کی نماز۔ عشا عین کے فتحہ کے ساتھ۔ شام کا کھانا۔ خاطر دل۔ خداوند روزی مالداری۔ پراگندہ روزی اس آدمی کو کہا جاتا ہے جس کی آمدنی مقرر نہ ہو۔ جمعند اصل میں جمع اند تھا۔ اختصاراً ہمزہ کو حذف کردیا گیا۔ جمع ہیں۔ مطمئن ہیں۔ اسباب معیشت مرکب اضافی ہے۔ زندگی بسر کرنے کے اسباب وذرائع۔ اوراد معمولات۔ وظائف۔ اعوذ باللہ الخ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اس فقر وفاقہ سے جو انسان کو الٹے منہ گرادیتا ہے۔ اور اس آدمی کے پڑوس سے جو محبت نہیں کرتا۔ الفقر محتاجی۔ المکب اوندھا گرانے والا۔ ذلیل کرنے والا۔ لایحب محبت نہیں کرتا ہے۔ الدارین دو گھر۔ مراد دنیا وآخرت ہیں۔ الفقر فخری فقر میرے لئے فخر کا باعث ہے۔ تسلیم حق تعالیٰ کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم جھکانا طائفہ جماعت۔ ہدف ع نشانہ۔ ابرار۔ بر کی جمع ہے نیک لوگ۔ ادرار روزینہ۔ وظیفہ۔ پوری عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ فقر بھی اچھی چیز ہے اور مالداری بھی اچھی چیز ہے۔ لیکن سب مالدار بھی برے نہیں ہوتے اور نہ ہی سب غریب اچھے ہوتے ہیں۔ الحاصل نہ مالداری ہر اعتبار سے بری ہے اور نہ فقر ہر اعتبار سے اچھا ہے۔

رباعی :۔ اے طبل بلند در باطن ہیچ — بے توشہ تدبیر کنی وقت بسیچ
روئے طمع از خلق بہ پیچ ار مردی — تسبیح ہزار دانہ بر دست مپیچ

ترجمہ :۔ (۱) اے اونچی آواز کے نقارے تو اندر سے خالی ہے۔ بغیر توشہ کے تو سفر کے وقت کیا تدبیر کرے گا۔
(۲) لالچ کا چہرہ مخلوق کی طرف سے پھیر لے اگر تو مرد ہے۔ اور ہزار دانوں کی تسبیح ہاتھ پر مت لپیٹ۔

درویشِ بے معرفت نیارامد تا کارش بکفر نینجامد کہ کَادَ الفَقرُ اَن یَکُونَ کُفراً و نشاید جز بوجودِ نعمت برہنہ را پوشیدن یا در استخلاصِ گرفتارے کوشیدن ابنائے جنس مارا بمرتبہ ایشان کہ رساند و یدِ علیا بیدِ سفلیٰ چہ ماند نہ بینی کہ حق جل شانہٗ در محکم تنزیل از نعیم بہشت خبر میدہد اُولٰئِکَ لَہُم رِزقٌ مَعلُومٌ۔

ترجمہ :۔ بے معرفت درویش اس وقت تک آرام نہیں لیتا جب تک اس کا کام کفر سے نہ مل جائے کیونکہ حدیث میں آیا ہے قریب ہے کہ محتاجگی کفر بن جائے۔ بغیر مال و دولت کے ننگے کو کپڑے پہنانا یا کسی قیدی کے چھڑانے میں کوشش کرنا ممکن نہیں ہے۔ اور ہم جنس آدمیوں کو ان لوگوں کے مرتبہ پر کون پہنچائے اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے کیا مشابہت رکھتا ہے۔ کیا تو نہیں دیکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کی تعریف بزرگ و برتر ہے۔ قرآن شریف میں اہل بہشت کی نعمتوں کی خبر دیتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رزق مقرر ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ بسیچ رخصت۔ سفر۔ روئے طمع مرکب اضافی ہے۔ لالچ کا چہرہ۔ ار مردی ار اصل میں اگر تھا یہ حرف شرط ہے۔ اگر تو مرد ہے۔ تسبیح پاکی بیان کرنا۔ یہاں مراد ہاتھ میں رکھنے کی تسبیح ہے۔ کاد الفقر الخ قریب ہے کہ فقر کفر تک پہنچادے۔ نشاید امکان نہیں ہے۔ نعمت مال و دولت۔ برہنہ را پوشیدن ننگے کو کپڑے پہنانا۔ استخلاص رہائی۔ گرفتارے کوئی قیدی۔ ابناء ابن کی جمع ہے۔ اولاد۔ ید علیا اونچا رہنے والا ہاتھ۔ یعنی دینے والے ہاتھ کو ید علیا کہا جاتا ہے۔ ید سفلی نچلا ہاتھ۔ یہاں مراد لینے والے کا ہاتھ ہے۔ خیرات و صدقات دینے والے کے ہاتھ کو ید علیا سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور خیرات لینے والے کے ہاتھ کو ید سفلی کہا گیا ہے۔ محکم مضبوط۔ محکم تنزیل قرآن مجید۔ نعیم نعمت۔ اولئک لھم رزق معلوم یہ وہی لوگ ہیں جنکا رزق مقرر ہے۔
مطلب یہ ہے کہ عام آدمی کے واسطے فقر و محتاجگی اچھی چیز نہیں ہے۔ کیونکہ فقر بسا اوقات کفر تک پہونچادیتا ہے۔ یہ آیت بہشتیوں کی شان میں ہے اور مصنفؒ نے افضلیت کی وجہ یہ قرار دی ہے کہ ان کے لئے رزق مقرر ہے اور رزق کا مقرر ہونا ہی سبب اطمینان اور باعث افضلیت ہے۔

فرد :۔ تشنگاں را نماید اندر خواب — ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب

ترجمہ :۔ پیاسوں کو خواب میں۔ تمام دنیا پانی کا چشمہ معلوم ہوتی ہے۔

حالے کہ ازیں سخن بگفتم عنانِ طاقتِ درویش از دستِ تحمل برفت تیغ زباں بر کشید واسپِ فصاحت بمیدانِ وقاحت جہانید وگفت چنداں مبالغت در وصف ایشاں کردی وسخنہائے پریشاں گفتی کہ وہم تصور کند کہ تریاق اند یا کلیدِ خانۂ ارزاق مشتے متکبر مغرور معجب نفور مشتغل مال ونعمت ومفتتن جاہ وثروت کہ سخن نگویند الا بشفاعت ونظر نکنند الا بکراہت علمارا بگدائی منسوب کنند وفقرارا بہ بے سر وپائی طعنہ زنند بعلت مالے کہ دارند وعزتِ جاہی کہ پندارند برتر از ہمہ نشینند وآں در سر دارند کہ بکسے بر دارند بے خبر از قولِ حکیماں کہ گفتہ اند ہر کہ بطاعت از دیگراں کم ست وبہ نعمت بیش بصورت توانگرست وبمعنی درویش۔

ترجمہ:۔ جیسے ہی کہ میں نے یہ بات کہی فقیر کی طاقت کی باگ تحمل اور برداشت کے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔زبان کی تلوار کھینچ لی۔اور فصاحت کا گھوڑا بے شرمی کے میدان میں دوڑا لیا۔اور اس نے کہا تو نے ان لوگوں کی تعریف میں اتنی زیادتی اور فضول بکواس کی کہ وہم کو یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ لوگ تریاق ہیں یا رزق کے گھر کی کنجی۔ مالدار لوگ تھوڑے سے ہیں جو کہ متکبر اور مغرور، خود پسند، نفرت کرنے والے، مال ودولت میں مشغول مرتبہ اور دولت پر فریفتہ بغیر سفارش کے بات نہیں کرتے، کسی کی طرف نظر نہیں کرتے۔ مگر کراہت کے ساتھ۔عالموں کو محتاجی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔اور فقیروں کو بے سر وسامانی کا طعنہ دیتے ہیں۔ تھوڑا سا مال جو انہیں میسر ہے۔اور تھوڑا سا مرتبہ اور عزت جو حاصل ہے تو اس خیال میں رہتے ہیں کہ سب سے اوپر بیٹھیں۔یہ بات ان کے دماغ میں نہیں آتی کہ کسی کی طرف سر اٹھائیں۔ حکیموں کے مقولہ سے بے خبر ہیں۔انہوں نے کہا ہے کہ جو کوئی عبادت میں دوسروں سے کم اور دولت میں زیادہ ہے تو ظاہر میں وہ مالدار ہے اور حقیقت میں فقیر ہے۔

حل الفاظ ومطلب:۔ تشنگاں ف تشنہ کی جمع ہے۔پیاسا۔ عنان باگ ڈور۔ تیغ زبان یہاں مراد زبان ہے۔اور اس میں اضافت فرضی ہے۔ یعنی یونہی تیغ کو بڑھا کر مضاف بنا دیا گیا ہے۔ وقاحت بے شرمی۔ تریاق ایک دوا کا نام ہے۔ ارزاق ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ۔ رزق بکسر الراء کی جمع ہے۔وہ چیز جس پر زندگی گذاری جائے۔ مشتی معدودے چند لوگ۔ معجب میم کے ضمہ کے ساتھ خود کو پسند کرنے والا۔ اچھا سمجھنے والا۔ نفور نفرت۔ مفتتن وہ شخص جو کسی مصیبت میں مبتلا ہو۔ کلید کنجی، تالی۔ ثروت مالداری۔ منسوب نسبت کیا گیا۔ بے سر وپا بغیر ساز وسامان کے رہنا۔ طعنہ عیب لگانا۔ علت بیماری۔ احکام کو بجالانا۔ کبر غرور۔

بیت:۔ گر بے ہنر بمال کند کبر بر حکیم ‌‌‌‌ کون خرش شمار اگر گاوِ عنبرست

ترجمہ:۔ اگر بے ہنر مال کی وجہ سے عالم پر تکبر کرے۔ تو اس کو احمق وگدھا جان اگرچہ وہ عنبر کی گائے ہو۔

گفتم مذمت ایناں روامدار کہ خداوندِ کرم اند گفت غلط گفتی کہ بندۂ درم اند چہ فائدہ کہ ابر آزار اند و نمی بارند و چشمۂ آفتاب اند و بر کس نمی تابند و بر مرکب استطاعت سوار اند و نمیرانند قدمے بہر خدا نہبند و درمے بے مَن و اذیٰ ندہند مالے بمشقت فراہم آرند و بخست نگاہ دارند و بحسرت بگذارند چنانکہ بزرگاں گفتہ اند سیم بخیل از خاک وقتے بر آید کہ وے در خاک رود۔

ترجمہ:۔ میں نے کہاان (مالدار) لوگوں کی برائی مت کر اس لئے کہ وہ سخی ہوتے ہیں۔ اس نے کہا تو نے غلط کہا۔ بلکہ وہ لوگ روپیہ پیسہ کے غلام ہیں۔ کیا فائدہ ہے کہ بہار کی گھٹائیں ہیں اور برستے نہیں ہیں۔ اور آفتاب کا چشمہ ہیں۔ اور کسی پر روشنی نہیں ڈالتے۔ اور مقدور کے گھوڑے پر سوار ہیں اور چلاتے نہیں۔ خدا کے لئے ایک قدم نہیں رکھتے۔ اور تکلیف دیئے بغیر ایک درہم کسی کو نہیں دیتے۔ مال محنت اور مشقت برداشت کر کے جمع کرتے ہیں۔ اور بخیلی کر کے اس کو محفوظ رکھتے ہیں۔ اور حسرت کے ساتھ چھوڑ جاتے ہیں۔ جیسا کہ بزرگوں نے کہا ہے۔ بخیل کا روپیہ خاک سے اس وقت نکلتا ہے جب وہ خاک میں چلا جاتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ کبر کاف کے کسرہ کے ساتھ۔ تکبر کرنا۔ گوئن از خر مرکب اضافی ہے۔ گدھے کی خر مگاہ۔ گاؤ عنبر سمندری گائے جس کی سے کا عنبر بنتا ہے۔ مذمت برائی۔ کرم سخاوت۔ آذر شمسی سال کا نواں مہینہ۔ مَرْکَبْ سواری۔ استطاعت قدرت۔ قدم پاؤں۔ جمع اقدام۔ منّ احسان۔ اذیٰ تکلیف۔ مشقت سختی و تکلیف۔ فراہم آوردن جمع کرنا۔ خِسّت کنجوسی۔ بخیلی۔ حسرت افسوس۔

خلاصہ یہ نکلا کہ مالداری اس وقت بہتر ہے جبکہ اس کو اپنی اور غیروں کی ضروریات میں صرف کی جائے۔ ورنہ پھر قابل مذمت ہے۔ بزرگوں نے کہا ہے کہ بخیل کا مال اس وقت خاک سے نکلتا ہے جب اس کی جان نکلتی ہے۔ یعنی بخیل اپنی زندگی میں مال خرچ نہیں کرتا اور یوں ہی زمین میں مدفون رہنے دیتا ہے۔ جب وہ مر جاتا ہے تو اس وقت اس کو ورثاء نکال لیتے ہیں۔

شعر:۔ برنج و سعی کسے نعمتے بچنگ آرد ۔۔۔ دگر کس آید و بے رنج و سعی بردارد

ترجمہ:۔ ایک آدمی تکلیف اور کوشش سے مال حاصل کرتا ہے۔ اور دوسرا آدمی آتا ہے اور بغیر رنج و کوشش کے اٹھالیجاتا ہے۔

جواب گفتمش بر بخل خداوندانِ نعمت وقوف نیافتہ اِلّا بعلتِ گدائی وگرنہ ہر کہ طمع یکسو نہد کریم و بخیلش یکے نماید محک داند کہ زر چیست و گدا داند کہ ممسک کیست گفتا بتجربتِ آں میگویم کہ متعلقاں بر در دارند و غلیظان شدید را برگمارند تا بار عزیزان ندہند

ودستِ جفا بر سینۂ صالحاں واہل تمیز نہند و گویند کس اینجا نیست و بحقیقت راست گفتہ باشند

ترجمہ:۔ میں نے اس کو جواب دیا تو نے مالداروں کے بخل پر اطلاع نہیں پائی۔ مگر بھیک مانگنے کی وجہ سے ورنہ جو شخص حرص کو الگ رکھدیتا ہے اور اس کے لئے کریم اور بخیل دونوں ایک ہیں۔ کسوٹی جانتی ہے کہ سونا کون ہے اور فقیر جانتا ہے کہ بخیل و کنجوس کون ہے۔ اس نے کہا میں یہ بات اس تجربہ کی بنیاد پر کہہ رہا ہوں کہ دولت مند لوگ دروازے پر ملازمین رکھتے ہیں۔ سخت دل اور بے رحم لوگوں کو مقرر کرتے ہیں۔ تاکہ غریبوں کو اندر آنے کا موقع نہ دیں۔ اور ظلم کا ہاتھ نیکوں اور اہل تمیز کے سینہ پر رکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہاں کوئی آدمی نہیں ہے۔ اور حقیقت میں سچ کہتے ہیں۔

حلِّ الفاظ و تشریح:۔ سعی کوشش۔ بچنگ حاصل کرنا۔ بخل کنجوسی کرنا۔ بخل خداوندان نعمت مالداروں کی کنجوسی۔ وقوف اطلاع۔ گدائی بھیک مانگنا۔ طمع یکسو نہند لالچ نہیں کرتا۔ محک کسوٹی۔ ممسک روکنے والا۔ مراد بخیل ہے۔ متعلقاں دربان۔ غلیظاں غلیظ کی جمع ہے شدید سخت قسم کے بدمزاج وبد خصلت لوگ۔ شدید سخت۔ کس اینجا نیست اس جگہ کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ بحقیقت حقیقت میں۔

بیت: آں را کہ عقل وہمت و تدبیر ورای نیست خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرای نیست

ترجمہ:۔ جس شخص میں عقل وہمت، تدبیر اور رائے نہیں ہے۔ اس کے متعلق دربان نے سچ کہا ہے کہ کوئی گھر میں نہیں ہے۔

گفتم بعد ازاں کہ از دستِ متوقعاں بجاں آمدہ اند واز رقعہ گدایاں بفغاں و محال عقل ست کہ اگر ریگ بیاباں دُر شود چشم گدایاں پُر شود۔

ترجمہ:۔ میں نے کہا اس کے بعد کہ وہ مانگنے والوں کے ہاتھ سے جان سے عاجز آگئے ہیں۔ اور بھیک منگوں کی درخواستوں سے چلا اٹھے ہیں اور یہ بات عقل کے نزدیک محال ہے کہ اگر جنگل کی ریت موتی ہو جائے۔ تو فقیروں کی آنکھیں سیر ہو جائیں گی۔

شعر:۔ دیدۂ اہل طمع بہ نعمتِ دنیا پُر نشود ہمچناں کہ چاہ بہ شبنم

ترجمہ:۔ حرص کرنے والوں کی آنکھ دنیا کی نعمت سے۔ بھر نہیں سکتی جیسے کہ کنواں شبنم سے بھر نہیں سکتا۔

ہر کجا سختی دیدۂ تلخی کشیدہ را بینی خود را بہ شرہ در کارہائے مخوف اندازد واز عقوبت آخرت نہ ہراسد و حلال از حرام نشناسد۔

ترجمہ:۔ جس جگہ سختی اٹھائے ہوئے اور مصیبت جھیلے ہوئے کو دیکھو معلوم ہوگا کہ اس نے لالچ کی وجہ سے اپنے آپکو خطرناک کاموں میں ڈال دیا ہے اور ایسے لالچی آخرت کے عذاب سے نہیں ڈرتے اور حلال و حرام میں فرق نہیں کرتے۔

حلِ الفاظ و مطلب :۔ آں راکہ عقل الخ اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ ایسے ظالم و جابر لوگوں کے متعلق سمجھ کہ وہ واقعۃً آدمی نہیں ہے۔ بجا ہے۔ پردہ دار دربان۔ متوقعان امیدداران۔ بجان آمدن تنگ آنا۔ رقعہ دیوں فقیروں کی درخواستیں۔ فغاں فریاد کرنا۔ ریگ بیابان جنگل کی ریت۔ محال مشکل۔ ناممکن۔ چشم سیہ۔ طمع لالچ، حرص۔ چاہ کنواں۔ مخوف ڈرانے والا۔ شرہ حرص، لالچ۔ عقوبت آخرت مرکب اضافی ہے۔ آخرت کی سزا۔ نشناسد نہیں پہچانتے ہیں۔

قطعہ :۔
سگے را گر کلوخے بر سر آید — زشادی بر جہد کاں استخوانے ست
وگر نعشے دو کس بر دوش گیرند — لئیم الطبع پندارد کہ خوانے ست

ترجمہ :۔ (۱) اگر کتے کے سر پر ایک ڈھیلا لگے۔ تو وہ خوشی سے کود پڑے گا یہ سمجھ کر کہ وہ ہڈی ہے۔
(۲) اگر کوئی لاش دو آدمی کندھے پر اٹھالیں۔ تو بخیل یہی سمجھے گا کہ کھانے کا دستر خوان ہے۔

لما صاحب دنیا بعین عنایتِ حق ملحوظ ست و بحلال از حرام محفوظ من ہماں انگار کہ تقریر ایں سخن نگفتم و بیان و برہان نیاوردم انصاف از تو توقع دارم کہ ہرگز دیدی دستِ دغائی بر کتف بستہ یا بینوائے بزندان در نشستہ یا پردۂ معصومے دریدہ یا کفے از معصم بریدہ الا بعلتِ درویشی شیر مرداں را بحکم ضرورت در نقبہا گرفتہ اند وکعبہا سُفتہ و محتمل ست اینکہ یکے را از درویشاں نفسِ امارہ مرادے طلب کند چوں قوتِ احصانش نباشد بعصیاں مبتلا گردد کہ بطن و فرج توام اند یعنی دو فرزندِ یک شکم مادام کہ ایں یکے بر جائے است آں دیگر برپای شنیدہ ام کہ درویشے را با حدثے بر خبثے بدیدند آنکہ شرمساری بردبیم سنگساری بود گفت اے مسلماناں قوت ندارم کہ زن کنم وطاقت نہ کہ صبر چہ کنم لَا رَهبانِيَةَ فِي الاسلامِ واز جملۂ مواجبِ سکون و جمعیت دروں کہ توانگراں را میسر می شود یکے آنکہ ہر شب صنمے در بر گیرند و ہر روز جوانی از سر کہ صبح تاباں را دست از صباحتِ او بر دل و سرو خراماں را پای از خجالتِ او در گل۔

ترجمہ :۔ لیکن مالدار آدمی پر خداوند تعالیٰ کی نظر عنایت ہے۔ اور حلال میسر ہونے کی وجہ سے حرام سے بچا ہوا ہے۔ یہ خیال کر کہ اس بات کی تقریر میں نے نہیں کی ہے۔ اور بیان اور دلیل میں نہیں لایا۔ میں تجھ سے انصاف کی امید رکھتا ہوں۔ (تو ہی بتا) کیا تو نے کسی مالدار کا دھوکہ بازی سے ہاتھ مونڈھے پر بندھا ہوا دیکھا ہے یا کسی مفلس کو قید خانہ میں بیٹھا ہوا ہو۔ یا کسی بے گناہ کا پردہ چاک کیا ہوا ہو۔ یا کوئی ہاتھ کلائی سے کٹا ہوا ہو۔ یہ سب باتیں نہیں ہوتیں

مفلسی اور محتاجی کی وجہ سے۔ شیر مردوں کو مجبوری کی حالت میں نقب لگاتے ہوئے پکڑا ہے۔ اور ان کے ٹخنوں میں سوراخ کئے ہوئے دیکھا ہے۔ اس بات کا احتمال ہے کہ کسی فقیر کے نفس سرکش نے کچھ خواہش کی ہو۔ جب اس کے روکنے کی قوت نہ ہو تو وہ گناہ میں مبتلا ہو جائے۔ پیٹ اور شرمگاہ جو جڑواں بچے ہیں۔ یعنی دونوں بچے ایک پیٹ کے ہیں۔ اگر ایک زندہ رہے تو دوسرا بھی قائم رہتا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ ایک فقیر کو ایک لڑکے کے ساتھ بدفعلی کرتے ہوئے لوگوں نے دیکھ لیا۔ فقیر کو شرمندگی کے ساتھ سنگساری کی سزا کا خوف بھی تھا۔ اس نے کہا اے مسلمانو میرے اندر شادی کرنے کی استطاعت نہیں تھی اور نفس پر قابو نہ تھا پھر کیا کرتا۔ اسلام میں رہبانیت جائز نہیں۔ امیروں کے لئے دلی اطمینان اور سکون کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی ہے کہ جوان کو حاصل ہے کہ وہ ہر رات ایک نئے معشوق کو بغل میں رکھتے ہیں۔ اور ہر دن ایک ایسے نوجوان محبوب کو جس کے حسن سے روشن صبح بھی اپنے دل پر ہاتھ رکھنے پر مجبور ہوتی ہے۔ سرو سہی کا پاؤں شرمندگی کی وجہ سے کیچڑ میں پھنس جاتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ سگے میں یائے مجہول ہے جو وحدت کے معنیٰ میں ہے یعنی ایک کتا۔ کلوخ ڈھیلا۔ ز شادی بر جہد خوشی سے اچھل پڑیگا۔ نعش مردہ۔ دوش مونڈھا۔ ہا انگار محفوظ، حفاظت کیے گئے۔ دغائی دھوکہ باز الف مونڈھا چینوا فقیر۔ زنداں جیل خانہ۔ کف ہتھیلی مُراد ہاتھ ہے۔ شیر مرداں بہادر۔ نقب۔ سوراخ۔ کعبها سفتہ جس کا ٹخنہ بندھا ہوا ہو۔ اس زمانے کا دستور یہ تھا کہ ملزم کے ٹخنہ میں سوراخ کر دیا جاتا تھا۔ احصان پاکدامن ہونا عصیاں گنہ گار۔ گناہ کرنا۔ بطن پیٹ۔ فرج شرمگاہ۔ توام ایک ساتھ دو بچے جو پیدا ہوتے ہیں ان کو توام کہا جاتا ہے۔ اسی کو اردو میں جڑواں بچے کہا جاتا ہے۔ محتمل گمان کیا گیا۔ نفس امارہ خواہشات کی طرف بلانیوالا نفس۔ مادام جب تک۔ ایں یکے مطلب یہ ہے کہ پیٹ اپنا کام انجام دیتا ہے۔ آں دیگر مراد یہ ہے کہ شہوت قائم رہتی ہے۔ حدث نوجوان لڑکا۔ خبث بُرا کام۔ لا رهبانية فى الاسلام اسلام میں رہبانیت کی تعلیم نہیں دی گئی۔ رہبانیت یعنی نصرانیت۔ چونکہ نصرانی لوگ اس غرض سے کہ بے خوف ہو کر فراغت کے ساتھ عبادت کر سکیں اپنے آپ کو خصّی کرا لیتے تھے۔ اور اسی قسم کی اور حرکتیں کرتے تھے۔ اسلام نے ان سب باتوں کو ناجائز قرار دیا۔ تو اب اس جملہ کا مطلب یہ ہو گا۔ کہ میرے قوائے شہوانیہ بر قرار ہیں اور میں شادی کی استطاعت نہیں رکھتا۔ اور اسلام میں رُہبانیت ناجائز ہے پھر آخر اور کیا کرتا۔ مواجب موجب کی جمع ہے۔ بمعنی اسباب۔ صباحت خوبصورتی جس میں سرخی و سفیدی ہو۔ سرو خراماں مسرور۔ صنم معشوق۔ ہر روز جوانی از سر وہ روزانہ ایک نئی زندگی حاصل کرتا ہے۔ صبح تاباں روشن صبح۔ مطلب یہ ہے کہ وہ ایسا حسین و جمیل معشوق ہے جس کے حسن کو دیکھ کر صبح کا حسین وقت بھی اپنا دل تھامنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور نہایت شرمندہ بھی ہوتا ہے۔ خجالت شرمندگی۔ در گل گ کے کسرہ کے ساتھ۔ کیچڑ میں۔

بیت ؂ بخون عزیزاں فرو بردہ چنگ ۔۔۔ سر انگشتہا کردہ عناب رنگ

ترجمہ:۔ دوستوں کے خون میں ہاتھ ڈبوئے ہوئے۔ اور انگلیوں کے پورے عنابی رنگ میں رنگے ہوئے۔

محال است کہ باحسنِ طلعتِ او گردِ مناہی گردد یا رائے تباہی زند۔

ترجمہ:۔ مشکل بات ہے کہ ایسے خوب صورت معشوق کی موجودگی میں ناجائز باتوں کے قریب پھرے یا کوئی بری بات کہے۔

شعر:۔ دلے کہ حورِ بہشتی ربود و یغما کرد کے التفات کند بر بتانِ یغمائی

ترجمہ:۔ جس دل کو بہشتی حور چھین کر لے جائے۔وہ کب یغمائی معشوق کی طرف رخ کر سکتا ہے۔

شعر: مَن کَانَ بَینَ یَدَیہِ مَا اَشتَہیٰ رُطَبٌ یُغنِیہِ ذٰلِکَ مِن رَجمِ العَنَاقِیدِ

ترجمہ:۔ جو شخص ایسا ہو کہ اس کے سامنے حسب خواہش تر کھجوریں موجود ہوں۔یہ بات اس کو انگوروں کے اوپر پتھر پھینکنے سے بے نیاز کر دے گی۔

اغلب تہید ستان دامن عصمت بمعصیت آلایند و گرسنگاں نان ربایند۔

ترجمہ:۔ اکثر مفلس لوگ عصمت کا دامن گناہ میں آلودہ کرتے ہیں۔اور اکثر بھوکے ہی روٹی اُچک لیجاتے ہیں۔

بیت:۔ چوں سگِ درندہ گوشت یافت نپرسد کیں شترِ صالح ست یا خرِ دجال

ترجمہ:۔ جب پھاڑنے والے کتے نے گوشت پالیا تو وہ نہ پوچھے گا۔کہ یہ صالح کی اونٹنی ہے یا دجال کا گدھا۔

چہ مایہ مستوراں بعلتِ درویشی در عین فساد افتادہ اند و عرض گرامی را ببادِ زشت نامی بر باد دادہ۔

ترجمہ:۔ پردہ نشیں عورتوں کی ایک جماعت مفلسی کی وجہ سے عین فساد میں مبتلا ہوئی ہے۔اور اپنی قیمتی آبرو کو بدنامی کی ہوا سے انہوں نے اڑا دیا ہے۔

فرد ۔ با گرسنگی قوّتِ پرہیز نماند افلاس عناں از کفِ تقویٰ بستاند

ترجمہ:۔ بھوک کے ساتھ پرہیز کی قوت نہیں رہتی۔ مفلسی پرہیز گاری کے ہاتھ سے باگ چھڑا لیتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ سرانگشتہا وہ اپنی انگلیوں کے کنارہ پر مہندی لگائے ہوئے ہیں۔ محال ست یعنی اس جیسے معشوق کے پاس میں ہوتے ہوئے محال ہے کہ کوئی کسی گناہ میں ملوث ہونے سے بچ جائے۔ مناہی منہی کی جمع ہے۔ خلاف شرع کام۔ یغما لوٹ مار۔ بتانِ یغمائی وہ حسین و جمیل باندیاں جو مال غنیمت میں آئی ہوں۔ مولانا عبد الباری نے فرمایا ہے کہ۔ بتان یغمائی سے مراد یغما کے رہنے والے معشوق ہیں۔ یغما ایک شہر کا نام ہے جو ترکستان میں ہے پہلے مصرعے میں جو لفظ یغما آیا ہے اس کے معنی لوٹ کے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس کو لوٹ یعنی بوس و کنار کے لئے حور مل جائے وہ یغما کے معشوقوں کی طرف کیا متوجہ ہوگا۔ واضح ہو کہ یغما کے لوگوں کو حسین مانا گیا ہے۔ یعنی مالدار کو کیا ضرورت ہے کہ وہ ایسی نامعقول باتوں میں پڑے اور ایسے مجرمانہ امور کا ارتکاب

رے جن میں فقیر اور نادار پھنستے ہیں۔ عربی کا شعر بھی اس کا موید ہے۔ ما اشتہی جس چیز کی خواہش ہو۔ رُطب
تر کھجوریں۔ رجم پتھر مارنا۔ سنگسار کرنا۔ عناقید خوشہ کھجور۔ اغلب اکثر۔ تہیدستاں مفلس لوگ۔ عصمت
پاکدامنی۔ معصیت گناہ۔ سگ درندہ پھاڑنے والا کتا۔ شتر صالح مرکب اضافی ہے۔ حضرت صالح علیہ السلام
کی اونٹنی۔ صالحؑ ایک پیغمبر کا نام ہے جن کی دعاء سے ایک اونٹنی پتھر کے درمیان سے پیدا ہوئی تھی۔ خر دجال
دجال مردود کا گدھا۔ دجال ایک کافر کا نام ہے جو قرب قیامت میں پیدا ہوگا اور وہ گدھے پر سوار ہو کر سفر کرے گا۔
مطلب یہ ہے کہ جب ایک نادار اپنی شہوت رانی کا موقع پاتا ہے تو اس کو حلال و حرام کی پرواہ باقی نہیں رہتی۔ (حاشیہ
گلستاں مترجم مصنفہ مولانا عبدالباری آسی) مایہ مستوران پردہ نشیں عورتوں کی جماعت۔ زشت نامی برا نام
ہونا۔ بدنام ہونا۔ گرسنگی بھوک۔ افلاس مفلسی۔ محتاجی۔ عنان باگ۔ تقویٰ پرہیزگاری۔ مطلب یہ ہے کہ
غریبی انسان کو پرہیزگاری کے خلاف کاموں پر مجبور کر دیتی ہے۔ غریبی میں استقامت مشکل ہے۔

آنکہ گفتی در بروئے مسکیناں بہ بندند حاتم طائی کہ بیاباں نشیں بود اگر شہری بودے
از جوش گدایاں بیچارہ شدے و جامہ بر و پارہ کردندے چنانکہ در طیبات آمدہ است۔

ترجمہ:۔ اور وہ جو تو نے کہا کہ مسکینوں کے اوپر دروازہ بند کر دیتے ہیں۔ حاتم طائی جنگل کا رہنے والا تھا۔ اگر شہر کا
رہنے والا ہوتا تو فقیروں کی بھیڑ سے عاجز ہو جاتا۔ اور یہ مانگنے والے اس کے کپڑوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے
جیسا کہ کتاب طیبات میں آتا ہے۔

شعر:۔ درمن منگر تا دگراں چشم ندارند کز دست گدایاں نتواں کرد ثوابے

ترجمہ:۔ میری طرف امید سے نہ دیکھ تا کہ دوسرے بھی امید نہ لگالیں۔ کیونکہ فقیروں کے ہاتھوں سے کار ثواب کرنا
ممکن نہیں۔

حل الفاظ و مطلب:۔ انکہ گفتی جو تو نے کہا ہے۔ طیبات پاک صاف عمدہ باتیں۔ اصل میں طیبات شیخ
سعدیؒ کے ایک دیوان کا نام ہے اسی طرح ان کا دوسرا دیوان ہے جس کا نام خبیثات رکھا ہے۔ تو طیبات سے مراد
یہاں شیخ سعدیؒ کی کتاب طیبات ہے۔ در من منگر مجھ سے امید نہ رکھو۔ چشم ندارند آرزو و تمنا نہ کریں۔ نتواں
کرد ثوابے تو کوئی ثواب حاصل نہیں کر سکتے۔ مطلب یہ ہے کہ جب فقیر زیادہ تنگ کرتے ہیں تو مالدار بھی تنگ
دل ہونے کی وجہ سے اجر و ثواب سے محروم ہو جاتا ہے۔

گفتا نہ کہ من بر حال ایشاں رحمت می برم گفتم نہ کہ بر مال ایشاں حسرت می خوری
ما دریں گفتار و ہر دو بہم گرفتار ہر بیذقے کہ براندے بدفع آں کوشیدمے و ہر شاہے کہ
بخواندے بفرزین بپوشیدمے تا نقد کیسہ ہمت درباخت و تیر جعبہ حجت ہمہ بینداخت۔

ترجمہ:۔ اس نے کہا ایسی بات نہیں ہے بلکہ میں ان کے حال پر رحم کرتا ہوں۔ میں نے کہا نہیں بلکہ ان کے مال

مجھے حسرت آتی ہے۔ ہم دونوں اسی گفتگو میں پڑے تھے۔ اور دونوں ایک دوسرے سے الجھے ہوئے تھے۔ اور تقریر کی شطرنج کا جو پیادہ وہ آگے بڑھاتا میں اس کے ہٹانے کی کوشش کرتا۔ اور اگر شاہ نکالتا تو میں فرزین کی شہ سے اس کو چھپا دیتا۔ یہاں تک کہ اس نے ہمت کی تھیلی کا نقد ہار دیا۔ اور دلیل کے ترکش کے سب تیر ڈال چکا۔

قطعہ:۔ ہاں تا سپر نیفگنی از حملۂ فصیح کورا جزیں مبالغہ مستعار نیست
دیں ورز و معرفت کہ سخنداں سجع گوی بر در سلاح دارد وکس در حصار نیست

ترجمہ:۔ (۱) خبردار فصیح اور چرب زبان کے حملہ سے عاجز نہ ہونا۔ اس لئے کہ اس کے پاس ادھار مبالغہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔

(۲) دین اور معرفت اختیار کر اس لئے کہ سجع کہنے والا شاعر دروازے پر ہتھیار رکھتا ہے۔ اور قلع میں کوئی شخص نہیں ہے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ برحالِ ایشاں ان کے حال پر۔ رحمت می برم میں رحم کرتا ہوں۔ بیذق شطرنج کا ایک مہرہ ہے۔ پیدل چلنے والا۔ شاہ اس سے مراد شاہِ شطرنج ہے۔ فرزین وزیرِ شطرنج۔ کیسہ تھیلی۔ جعبہ ترکش۔ مستعار مانگا ہوا۔ حجت دلیل۔ سپر ڈھال۔ فصیح خوش بیان۔ تیز زبان۔ حصار قلعہ۔ مبالغہ زیادتی بیان کرنا۔ حد سے بڑھنا۔ بڑھ چڑھ کر بیان کرنا۔ سخت کوشش کرنا۔

مطلب یہ ہے کہ میرے دل کے مقابلہ میں ہمت ہار دی اور اس کے پاس کوئی دلیل باقی نہیں رہی۔
قطعہ کا حاصل یہ ہے کہ۔ شاعروں کے پاس الفاظ کے سوا عموماً معنویت نہیں ہوتی۔

تا عاقبۃُ الامر دلیلش نماند و ذلیلش کردم دستِ تعدی دراز کرد و بیہودہ گفتن آغاز و سنّتِ جاہلان ست کہ چوں بدلیل از خصم فرومانند سلسلۂ خصومت بجنبانند چوں آزر بت تراش کہ بحجت با پسر برنیامد بجنگ برخاست آیہ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ دشنامم داد سقطش گفتم گریبانم درید زنخدانش شکستم۔

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ آخر کار اس کے پاس دلیل نہیں رہی اور میں نے اس کو ذلیل کیا۔ اس نے ظلم کا ہاتھ دراز کیا۔ اور بیہودہ کہنا شروع کر دیا۔ اور جاہلوں کا یہی طریقہ ہے کہ جب دلیل سے مخالف کے سامنے عاجز ہو جاتے ہیں۔ تو دشمنی کی زنجیر ہلاتے ہیں آزر بت تراش کی طرح کہ دلیلوں سے لڑکے سے نہ جیت سکا۔ تو لڑنے کے لئے اٹھا۔ اور کہا کہ اگر تو بتوں کو برا کہنے سے باز نہ آئے گا تو میں تجھے سنگسار کروں گا۔ اس نے مجھے گالی دی میں نے اسے سخت سست کہا، اس نے میرا گریبان پھاڑا میں نے اس کی ٹھڈی پر مارا۔

قطعہ:۔ او در من و من در و فتادہ خلق از پے ما دواں و خنداں

انگشت تعجب جہانے از گفت و شنید ما بدنداں

ترجمہ:۔ (۱) وہ مجھ سے اور میں اس سے الجھ گیا۔ لوگ ہمارے پیچھے دوڑ رہے تھے۔ اور ہنس رہے تھے۔
(۲) اہل جہاں کی انگلیاں تعجب کی وجہ سے۔ ہماری گفتگو سن کر دانتوں میں تھیں۔

حل الفاظ و مطلب:۔ عاقبۃ الامر انجام کار۔ دلیلش نماند اس کی دلیل نہ رہی۔ دست تعدی ظلم و زیادتی کا ہاتھ۔ سنت طریقہ۔ عادت۔ سنت جاہلاں جاہلوں کی عادت۔ سلسلۂ خصومت لڑائی کا سلسلہ۔ آزر بت تراش آزر۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا اور بعض کے نزدیک ان کے چچا کا نام تھا۔ حضرت ابراہیمؑ نے جب آزر کو بت پرستی سے منع فرمایا اور بتوں کی مذمت کی تو آزر ان کے سامنے پرستش کی کوئی دلیل بیان نہ کر سکا۔ تو حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ اگر تو نہ مانے گا تو میں سنگسار کروں گا۔ اور ایک زمانہ کے لئے تم کو جدا کر دوں گا۔ اس طرح اس شخص کا قصہ ہے کہ وہ جب فقیری کے افضل ہونے کی دلیل نہ دے سکا تو گالیاں دینے لگا۔ (حاشیہ گلستاں مترجم لمولانا عبدالباری آسی) جنگ لڑائی۔ سقط برا بھلا کہنا۔ زنخداں ٹھڈی۔ تھوڑی۔ دواں دوڑتے ہوئے۔ خنداں ہنسنے والا۔ اود ر من ارخ میں نے اس کی اس نے میری آبروریزی کی۔ انگشت بدنداں انگلی کو دانت کے نیچے دبایا۔ افسوس کیا۔

القصہ مرافعت ایں سخن قاضی بردیم و بحکومت عدل راضی شدیم تا حاکم مسلماناں مصلحتے بجوید و میان توانگراں و درویشاں فرقے بگوید قاضی چوں حالت مابدید و منطق بشنید سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل سر بر آورد و گفت ایکہ توانگراں را ثنا گفتی و بر درویشاں جفا روا داشتی بدانکہ ہر جا کہ گلے ست خارست و با خمر خمارست و بر سر گنج مارست آنجا کہ دُر شاہوارست نہنگ مردم خوارست لذت عیش دنیا را لدغۂ اجل در پے ست و نعیم بہشت را دیوار مکارہ در پیش۔

ترجمہ:۔ آخر کار اس بحث کا مقدمہ ہم قاضی کے پاس لے گئے۔ اور اس کے منصفانہ فیصلہ پر راضی ہوگئے۔ تاکہ مسلمانوں کا حاکم ہم دونوں میں صلح کرادے اور امیروں اور غریبوں کا فرق بیان کردے۔ قاضی نے جب ہماری حالت دیکھی اور کلام سنا تو سوچتے ہوئے سر جھکالیا۔ اور بہت سوچنے کے بعد سر اٹھایا۔ اور کہا کہ اے وہ شخص کہ تو نے مالداروں کی تعریف کی اور فقیروں پر ظلم کو جائز سمجھا یہ سمجھ لے کہ جہاں پر کوئی پھول ہوتا ہے کانٹا بھی ہوتا ہے اور شراب کے ساتھ ساتھ نشہ اور خزانہ پر سانپ بھی ہوتا ہے۔ اور جہاں قیمتی موتی ہوتی ہے۔ وہاں آدمی کو کھانے والے مگرمچھ بھی ہوتے ہیں۔ دنیا کی عیش کی لذت کے پیچھے موت کا ڈسنا بھی ہے اور بہشت کی نعمتوں کے سامنے مکروہات (نفس کے خلاف مجاہدہ) کی دیوار بھی ہے۔

بیت:۔ جورِ دشمن چہ کند گر نکشد طالب دوست   گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بہم اند

ترجمہ:۔ دوست کا طلبگار اگر دشمن کا ظلم برداشت نہ کرے تو کیا کرے۔ خزانہ اور سانپ پھول اور کانٹا، غم اور خوشی ساتھ ساتھ ہیں۔

حل الفاظ و مطلب:۔ مُرافعت حاکم کے پاس فریاد لے جانا۔ مقدمہ دائر کرنا۔ عدل انصاف۔ مصلحت بہتری۔ صلح کرنا۔ منطق بات کرنا۔ جیب گریبان۔ جفا ظلم و ستم۔ خمار نشہ۔ تامّل غور و فکر کرنا۔ ثنا تعریف۔ رَوا جائز۔ خمر شراب۔ گنج خزانہ۔ مار سانپ۔ دُرِّ شاہوار بادشاہوں کے لائق موتی۔ نہنگ ناکو۔ مگرمچھ۔ لدغہ اجل موت کا ڈنک۔ نعیم بہشت جنت کی نعمتیں۔

نظر نہ کنی در بستان کہ بیدِ مشک ست و چوبِ خشک ہمچنیں در زمرۂ توانگراں شاکراند و کفور و در حلقۂ درویشاں صابرند و ضجور۔

ترجمہ:۔ کیا تو باغ میں دیکھتا نہیں کہ بید مشک ہے اور خشک لکڑی۔ اور اسی طرح مالداروں کے گروہ میں شکر کرنے والے ہیں اور ناشکرے بھی۔ اور فقیروں کی جماعت میں صبر کرنے والے ہیں۔ اور بے صبر بھی۔

شعر:۔ اگر ژالہ ہر قطرۂ دُر شدے   چو خر مہرہ بازار ازو پر شدے

ترجمہ:۔ اگر اولے کا ہر قطرہ موتی ہو جاتا۔ تو کوڑیوں کی طرح اس سے بازار بھر جاتا۔

مقرّبات حضرت جل و علا توانگر انند درویش سیرت و درویشانند توانگر ہمت و مہین توانگراں آنست کہ غم درویش خورد و بہین درویشاں آنکہ کم توانگراں گیرد وَمَن یَتَوَکَّل عَلَی اللهِ فَهُوَ حَسبُهُ پس روئے عتاب از من بجانبِ درویش کرد و گفت اے کہ گفتی توانگراں مشتغل اند بمناہی و مستِ ملاہی نعم طائفہ ہستند بریں صفت کہ بیان کردی قاصر ہمت کافر نعمت کہ ببرند و بنہند و نخورند و ندہند و اگر بمثل باراں نبارد و یا طوفاں جہاں را بر دارد باعتمادِ مکنت خویش از محنتِ درویش نپرسند و از خدائے تعالیٰ نترسند۔

ترجمہ:۔ خدائے بزرگ و برتر کی بارگاہ کے مقرب وہ مالدار ہیں جو فقیروں کی سیرت رکھتے ہیں، اور وہ فقیر ہیں جو امیروں کی سی ہمت رکھتے ہیں۔ اور سب سے بڑا مالدار وہ ہے جو فقیروں کا غم کھاتے ہیں۔ اور سب سے بہترین فقیر وہ ہے جو امیروں کی آستین نہیں پکڑتے۔ اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کرتا ہے پس اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ پھر غصہ کا چہرہ میری طرف سے فقیر کی طرف پھیرا اور کہا کہ اے وہ شخص کہ تو نے کہا تھا کہ مالدار لہو و لعب میں مشغول ہیں اور کھیل و کود میں مست۔ ہاں ایک جماعت اس صفت کی بھی ہے جیسا کہ تو نے بیان کیا۔ کم ہمت اور ناشکرے ہیں کہ جو مال حاصل کرتے ہیں لیجا کر رکھ دیتے ہیں نہ خود کھاتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کو دیتے ہیں

وہ ایسے ہیں کہ اگر بارش نہ برسے اور خشک سالی ہو جائے یا طوفان دنیا کو تباہ کر ڈالے تو اپنی مالداری کے بھروسہ پر فقیروں کی تکلیف کی بات نہ پوچھیں گے۔ اور خدا تعالیٰ سے بھی نہیں ڈرتے۔

شعر۔ گر از نیستی دیگرے شد ہلاک　　　مرا ہست بط را ز طوفاں چہ باک

ترجمہ:۔ اگر مفلسی کی وجہ سے دوسرا مر گیا۔ میری مثال بط کی سی ہے بط کو طوفان سے کیا ڈر۔

حل الفاظ و مطلب:۔ بید مشک　بید کی ایک قسم ہے اس کا عرق بید مشک بناتے ہیں۔ مفرح قلب اور خوشبودار ہوتی ہے۔ چوب خشک مرکب توصیفی ہے۔ خشک لکڑی۔ زمرہ　جماعت۔ گروہ۔ شاکر　شکر کرنے کے والا۔ کفور　ناشکری کرنے والا۔ ضجور　تنگ دل، بے صبر۔ ژالہ　اولا۔ شبنم خرمہرہ کوڑی، مقرب　مصاحب جل وعلا بزرگ و برتر سیرت　عادت۔ مبین　بڑا۔ بہیں　بہتر۔ کم　آستین۔ جمع اکمام۔ مناہی　منہی کی جمع ہے۔ جن چیزوں سے روکا گیا ہے۔ مست، ملاہی　کھیل و کود تفریح کا مست۔ طوفان　سیلاب۔ اور ہر وہ چیز جو بہت اور غالب ہو۔ مکنت　قدرت۔ مالداری، توانگری۔ مشتغل　مشغول۔ قاصر　کم ہمت۔ ہلاک　مر جانا۔ بط　بطخ۔

شعر: وَرَاكِبَاتٍ نِيَاقًا فِي هَوَادِجِهَا　　لَمْ يَلْتَفِتْنَ اِلٰى مَنْ غَاصَ فِي الْكُثُبِ

ترجمہ:۔ اور وہ عورتیں جو اونٹنیوں پر ہودجوں میں سوار ہیں۔ توجہ نہیں کرتیں اس شخص کی طرف جو ریت میں دھنس گیا ہے۔

فرد ۔ دوناں چو گلیم خویش بیروں بردند　　گویند چہ غم گر ہمہ عالم مردند

ترجمہ:۔ کمینے اگر اپنی کملی نکال کرلے گئے۔ اس وقت کہیں گے اگر تمام عالم مر جائے تو کیا غم ہے۔

قومے بدیں نمط ہستند کہ شنیدی و طائفہ خوانِ نعمت نہادہ و دستِ کرم کشادہ طالبِ نام اند و مغفرت و صاحبِ دنیا و آخرت چوں بندگانِ حضرتِ پادشاہِ عادل مؤید مُظفّر مالکِ ازمۂ انام حامئ ثغورِ اسلام وارثِ مُلکِ سلیمان اَعدلِ ملوکِ زماں مُظفّرُ الدُّنیا وَالدّین اتابک ابو بکر بن سعد زنگی اَدَامَ اللہُ اَیّامَہٗ وَنَصَرَ اَعلامَہٗ۔

ترجمہ:۔ ایک جماعت اسی قسم کی ہے جیسا کہ تو نے سنا۔ اور ایک گروہ نعمت کا دستر خوان بچھائے ہوئے ہے بخشش اور سخاوت کا ہاتھ کھولے ہوئے ہے۔ نیک نام اور خدا تعالیٰ سے مغفرت کی خواہاں ہیں۔ دنیا اور آخرت کے مالک ہیں۔ جیسے غلام ہمارے بادشاہ کی بارگاہ کے۔ ایسا بادشاہ جو صاحب علم اور انصاف ہے۔ خدا کی طرف سے تائید کیا گیا ہے۔ فتحمند اور دنیا کی باگوں کے مالک۔ اسلام کے سرحدوں کے حامی سلیمانؑ کے ملک کے وارث بادشاہوں میں سب سے زیادہ انصاف کرنے والے۔ دین و دنیا کے فتحمند اتابک ابو بکر بن سعد زنگی خدا ان کا زمانہ برقرار رکھے۔ اور ان کے جھنڈوں کو فتحمند کرے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ راکبات　اسم فاعل مونث۔ راکبۃ کی جمع ہے سوار ہونے والی عورتیں۔ نیاقا ناقہ

کی جمع ہے۔ اونٹنیاں۔ ہوادج ہودج کی جمع ہے۔ کجاوے عماری۔ لم یلتفتن وہ عورتیں توجہ نہیں کرتی ہیں۔ ہنس گیا۔ کُثُبْ کثیب کی جمع ہے۔ ریت۔ کلیم کتا۔ بدیں اصل میں باایں تھا ہمزہ دال سے بدل گیا۔ نمط طریقہ۔ عالم دنیا۔ عادل انصاف کرنے والا۔ مؤید جس کی تائید کی گئی ہو۔ مظفر فتح مند۔ کامیاب۔ ازمّۃ زمام کی جمع ہے۔ باگ۔ انام مخلوق۔ ثغور ثغر کی جمع ہے۔ سرحدیں۔ اعدل اسم تفضیل۔ زیادہ انصاف کرنے والا۔ اتابک استاد۔ ادام ہمیشہ رکھے۔ نصر مدد کرے۔ اعلام جھنڈے۔

قطعہ:۔ پدر بجائے پسر ہرگزایں کرم نکند — کہ دستِ جودِ تو باخاندانِ آدم کرد
خدائے خواست کہ بر عالمے بخشاید — ترا برحمتِ خود بادشاہِ عالم کرد

ترجمہ:۔(۱) باپ بھی اپنے بیٹے کے ساتھ ہرگز یہ بخشش نہ کرے گا۔ جو کچھ تیری سخاوت کے ہاتھ نے آدم کی اولاد کے ساتھ کیا۔

(۲) خدا نے چاہا تھا کہ دنیا کے اوپر بخشش کرے۔ اسی وجہ سے تجھے اپنی رحمت سے دنیا کا بادشاہ بنادیا۔

قاضی چوں سخن بدیں غایت برسانید واز حدِ قیاس ما اسپ مبالغت درگذرانید بمقتضائے حکم قضا رضا دادیم واز ماضیٰ درگذشتیم وبعد از مجازا طریق مدارا گرفتیم وسر بتدارک بر قدم بکدیگر نہادیم وبوسہ بر سر وروئے ہم دادیم وختم سخن بریں دو بیت کردیم۔

ترجمہ:۔ قاضی نے جب یہ بات اس حد تک پہونچادی اور ہمارے قیاس سے زیادہ مبالغہ کا گھوڑا دوڑایا۔ شرعی فیصلہ کے مطابق ہم راضی ہوگئے اور گذری ہوئی باتوں سے ہم نے درگذر کی۔ اور ایک دوسرے سے لڑکر صلح کا راستہ اختیار کیا۔ اور گذشتہ کی تلافی کے لئے ہم نے ایک دوسرے کے پیر پر سر رکھ دیا۔ اور ہر ایک نے ایک دوسرے کے سر اور چہرہ کو بوسہ دیا۔ اور یہ جھگڑا ہم نے ان دو شعروں پر ختم کردیا۔

قطعہ:۔ مکن زگردشِ گیتی شکایت اے درویش — کہ تیرہ بختی اگر ہمبریں نسق مردی
توانگرا چو دل ودست کامرانت ہست — بخور ببخش کہ دنیا و آخرت بردی

ترجمہ:۔(۱) زمانے کی گردش کی اے فقیر شکایت نہ کر۔ کہ تو بدنصیب ہے اگر اسی حال میں مرجائیگا۔

(۲) اے مالدار جب تیرا دل اور ہاتھ مقصد حاصل کرنے والا ہے۔ تو کھا اور بخشش کر۔ کہ دنیا و آخرت دونوں تو حاصل کرلے گا۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ دستِ جود سخاوت کا ہاتھ۔ بر عالمے بخشاید تمام عالم پر رحم فرمائے۔ ترا برحمت خود تجھے اپنی رحمت سے۔ بادشاہِ عالم دنیا کا بادشاہ۔ غایت انتہا۔ قیاس اندازہ۔ قاضی فیصلہ کرنے والا۔ مقتضیٰ بموافق۔ مطابق۔ حکم قضا عدالت کا فیصلہ۔ رضا خوشنودی۔ ماضیٰ گذرا ہوا۔ مضیٰ باب ضرب سے واحد غائب فعل ماضی ہے۔ گذرا۔ مجازا مجازات کا مخفف ہے۔ ایک دوسرے کو بدلہ دینا۔ طریق راستہ۔

مدار صنع، نرمی۔ تدارک ماضی کی تلافی کرنا۔ گیتی زمانہ۔ دنیا۔ نسق ترتیب دیا ہوا۔ تیرہ بخت جس کا نصیب ہی خراب ہو یعنی بد نصیب۔ کامران کامیاب ہونا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص محتاج ہو تو وہ گردش زمانہ کی شکایت نہ کرے اس لئے کہ اگر اسی حالت میں اس کی وفات ہو جائے تو اس سے بڑا بد بخت کوئی نہیں۔ اور اگر کوئی مالدار ہو تو اس کو چاہئے کہ خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے تاکہ اپنی دنیا و آخرت سدھار لے۔ اگر خود کھائیگا تو دوسروں کے اموال کی طرف نظر نہیں جائیگی۔ لہٰذا گناہ سے بچ جائیگا۔ اور دوسروں کو کھلائیگا تو آخرت میں اس کو اس کا نعم البدل ملیگا۔

تمام شد باب هفتم قبل صلوٰة الظهر

ظفر بن مبین عفا اللہ عنہما

خادم التدریس والافتاء جامعہ مرادیہ

مظفر نگر یوپی

باب ہشتم در آدابِ صحبت

(آٹھواں باب آدابِ صحبت کے بیان میں)

مطلب اور حل لغات:۔ اس آٹھویں باب میں شیخ سعدیؒ یہ بیان کریں گے کہ آپس میں رہنے سہنے کے لئے کیا باتیں ضروری ہیں اور آداب معاشرت کیا ہیں۔ باب ہشتم مرکب توصیفی ہے۔ باب موصوف ہشتم صفت، موصوف صفت مل کر مبتداء آداب، صحبت مرکب اضافی ہے۔ آداب مضاف، صحبت مضاف الیہ۔ یہ دونوں مل کر خبر ہے۔ آداب جمع ادب کی جمع ہے۔ باب کرم سے آتا ہے۔ اس کے معنی ہیں نگہداشت، حفظِ مراتب کی بزرگی یا عظمت کا پاس، تہذیب، تمیز، احترام وغیرہ۔ صحبت یہ عربی ہے ثلاثی مجرد کا مصدر ہے۔ اس کے معنی ہیں یاری۔ دوستی۔ مددگاری۔ ساتھ ہونا۔ ساتھ رہنا۔

حکمت:۔ مال از بہر آسایش عمر ست نہ عمر از بہر گرد کردن مال عاقلے را پرسیدند نیکبخت کیست و بدبخت چیست گفت نیکبخت آنکہ خورد و کشت و بدبخت آنکہ مرد و ہشت۔

ترجمہ:۔ مال آرام سے عمر بسر کرنے کے لئے ہے۔ نہ کہ عمر مال جمع کرنے کے لئے، ایک عقلمند سے لوگوں نے پوچھا نیک بخت کون ہے اور بد بخت کون ہے، اس نے کہا نیک بخت وہ ہے جس نے کھایا اور بویا اور بد بخت وہ ہے جو مر گیا اور چھوڑ گیا۔

مطلب:۔ شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ مال کی حیثیت صرف اتنی ہی ہے کہ اس کے ذریعہ آرام و راحت سے زندگی

گذاری جائے۔ اور یہ نہیں کہ عمر اور زندگی مال اکٹھا کرنے اور جمع کرنے میں صرف کی جائے۔ بلکہ عمر اس وجہ سے ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور اگر مال جمع کیا ہے تو اللہ کے راستے میں خیرات کیا جائے۔ ایسا نہ ہونا چاہئے کہ مال جمع کر کے رکھ دیا جائے اور اس کو راہِ خدا میں صرف نہ کیا جائے۔ ایک عقلمند سے لوگوں نے معلوم کیا کہ یہ تو بتایئے کہ نیک بخت کون ہے اور بد بخت کون ہے؟ تو اس نے کہا کہ نیک بخت وہ شخص ہے جس نے مال جمع کر کے کھایا اور آرام و راحت سے زندگی گذاری اور آخرت کے لئے اللہ کے راستے میں خیرات بھی کیا۔ اور بد بخت وہ شخص ہے جس نے مال جمع کر کے نہ خود کھایا اور نہ ہی دوسروں کو کھلایا یعنی دنیا میں اس مال سے فائدہ بھی نہیں اٹھایا اور آخرت کے واسطے خیرات بھی نہیں کیا بلکہ یوں ہی چھوڑ کے مر گیا۔

حل الفاظ:۔ مال عربی، جمع اموال۔ اس کے معنیٰ ہیں مائل ہونا۔ باب ضرب سے آتا ہے۔ مال کو مال اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی طرف دل مائل ہوتا ہے۔ بہر یہ فارسی لفظ ہے۔ معنیٰ ہیں واسطے، لئے، باعث، آسائش ف آرام۔ راحت۔ گرد حاصل مصدر ہے اس کے معنیٰ ہیں جمع۔ کردن کرنا۔ گرد کردن جمع کرنا۔ عاقلے میں یٰ وحدت کے لئے ہے یعنی اس کا ترجمہ اردو میں ایک سے کرتے ہیں۔ لہٰذا عاقلے کا ترجمہ ہوگا۔ ایک عقلمند۔ عاقل باب ضرب سے آتا ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں روکنا۔ عقل کو عقل اس لئے کہتے ہیں کہ وہ بھی اپنے صاحب کو برائی سے روکتی ہے۔ پرسیدند جمع غائب کا صیغہ ہے۔ معنیٰ ہیں۔ لوگوں نے پوچھا۔ نیک بخت مرکب توصیفی ہے۔ نیک موصوف بخت صفت۔ نیک کے معنیٰ ہیں۔ بھلا۔ اچھا۔ بھلا اور اچھا آدمی۔ بخت کے معنیٰ ہیں۔ بھاگ۔ قسمت۔ نصیب۔ خورد خوردن سے۔ ماضی مطلق واحد غائب کا صیغہ ہے۔ معنیٰ ہیں کھایا۔ کشت کاف کے کسرہ کے ساتھ کشتن سے ماضی مطلق واحد غائب کا صیغہ ہے۔ معنیٰ ہیں بویا، مُرد میم کے ضمہ کے ساتھ مردن سے واحد غائب کا صیغہ ہے۔ معنیٰ ہیں۔ مرا۔ ہشت یہ بھی وہی صیغہ ہے۔ بمعنیٰ چھوڑا۔

شعر:۔ مکن نماز بر آں ہیچکس کہ ہیچ نکرد — کہ عمر در سرِ تحصیلِ مال کرد و نخورد

ترجمہ:۔ اس ناکارہ شخص کے جنازہ کی نماز نہ پڑھو جس نے کچھ نہیں کیا۔ کہ عمر مال حاصل کرنے کی فکر میں کھودی اور کچھ نہ کھایا۔

مطلب:۔ یعنی جس شخص نے اپنی پوری زندگی مال جمع کرنے ہی کی فکر میں صرف کر دی، اور مال نہ خود کھایا اور نہ ہی دوسرے کو کھلایا، تو ایسے بخیل اور نالائق کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے۔ اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا تہدید و تشدید اور تغلیظ پر محمول ہے نہ کہ حکم شرعی یعنی یہ حکم اس وجہ سے دیا گیا ہے تاکہ لوگ اس سے سبق حاصل کریں اور اپنی زندگی بے کاریوں ہی ضائع نہ ہونے دیں بلکہ مال جمع کر کے خود بھی کھاپی کر اللہ کا شکر ادا کریں اور دوسرے کی اعانت اور امداد کر کے آخرت کے لئے توشہ تیار کریں۔

تحقیق الفاظ:۔ مکن کردن سے نہی حاضر کا صیغہ ہے معنیٰ ہیں مت کر۔ مت پڑھ۔ نماز نون کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ فارسی لفظ ہے، معنیٰ ہیں بندگی، پرستش، نیاز، عاجزی، انکسار، اہل اسلام کی عبادت۔ بر آں بر کے معنیٰ ہیں پر۔ اور آں اسم اشارہ ہے، ہیچکس مرکب توصیفی۔ ہیچ ف معدوم، کچھ نہیں، کم۔ قلیل۔ نکما

ناکارہ۔ کس شخص۔ آدمی۔ ناکس ناکارہ آدمی۔ ناقص آدمی۔ ناکارہ آدمی۔ نالائق۔ نکرد کردن سے بحث نفی ماضی مطلق سے غائب کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں نہیں کیا۔ در سر تحصیل مرکب اضافی ہے۔ سر کے معنی، خیال۔ فکر۔ تحصیل باب تفعیل سے ہے حاصل کرنا۔ اب پورے کا ترجمہ ہوگا۔ حاصل کرنے کی فکر میں۔ نخورد خوردن سے بحث نفی ماضی مطلق۔ نہیں کھایا۔

حکمت:۔ موسیٰ علیہ السلام قارون رانصیحت کرد کہ اَحسِن کَمَا اَحسَنَ اللّٰہُ اِلَیکَ نشنید عاقبتش شنیدی۔

ترجمہ:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو نصیحت کی کہ احسان کر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا اس نے نہ سنا اس کا انجام تو نے سنا۔

مطلب:۔ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام نے اپنے چچازاد بھائی قارون (جس کا نام تورات میں النور تھا) کو نصیحت کی کہ جب اللہ تعالیٰ نے تجھ پر مال و دولت دے کر احسان کیا ہے تو تو بھی خیر و خیرات کر کے مخلوق پر احسان کر اس کم بخت نے اللہ کے راستے میں خیرات کرنے سے انکار کر دیا اور یہ خیال کیا کہ اگر میں خرچ کروں گا تو یہ مال ختم ہو جائیگا اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگائی تھی جس کے نتیجہ میں قارون کو اس کے مال سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا۔ یہ واقعہ تفسیر کی کتابوں مین بعد میں آپ حضرات پڑھیں گے اس لئے یہاں واقعہ ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

فائدہ:۔ قارون کو اللہ تعالیٰ نے اتنا خزانہ دیا تھا کہ خزانوں کی کنجیاں ستر خچروں پر لادی جاتی تھیں۔ (ذخیرۂ معلومات حصہ دوم ص ۸۸ بحوالہ البدایہ ص ۳۰۹ ج ۱)

تشریح الفاظ:۔ موسیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ہے۔ یہ لفظ مرکب ہے مو اور سیٰ سے مو کے معنی ہیں پانی اور سیٰ قبطی زبان میں لکڑی کو کہتے ہیں۔ آپ کا یہ نام فرعون کی اہلیہ محترمہ حضرت آسیہ نے رکھا تھا، جس کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ جب فرعون مع حشم و خدم دریا کے کنارے گھوم رہا تھا۔ یہ سب لوگ پانی سے دل بہلا رہے تھے اچانک حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تابوت (چھوٹا سا صندوق) پانی کی سطح پر لکڑیوں کے درمیان بہتا ہوا نظر آیا انھوں نے اس صندوق کو نکال کر دیکھا تو اس میں چاند سے چہرے والا ایک بچہ لیٹا ہوا تھا۔ حضرت آسیہ کو کہا گیا کہ اس کا نام رکھدو تو حضرت آسیہ نے آپ کا نام اس مناسبت سے کہ آپ پانی اور لکڑیوں کے درمیان بہتے ہوئے آئے تھے۔ موسیٰ رکھا اس لئے کہ "مُو" بمعنی پانی۔ اور "سیٰ" قبطی زبان میں لکڑی کو کہتے ہیں۔ (ذخیرۂ معلومات) احسن باب افعال سے امر کا صیغہ ہے تم بھلائی کرو۔ عاقبتش یہ شنیدی کا مفعول مقدم ہے۔ عاقبت عربی لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں۔ انجام۔ آخر۔

قطعہ:۔ آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد
خواہی متمتع شوی از نعمتِ دنیا با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد

ترجمہ:۔ (۱) جس شخص نے دینار اور درہم کے عوض نیکی جمع نہ کی آخرکار دینار اور درہم کے خیال میں اس نے جان دے دی۔

(۲) اگر تو چاہے کہ دنیا کی نعمت سے فائدہ اٹھائے۔ تو مخلوق پر مہربانی کر جیسا کہ خدا نے تجھ پر مہربانی کی ہے۔

مطلب:۔ مطلب یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت دی اور اس کو اللہ کی راہ میں خیرات کر کے نیکی حاصل نہیں کی تو اس شخص کا انجام یہ ہوگا کہ وہ اس دنیا سے چلا بھی جائیگا اور مال و دولت سے اس کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا چنانچہ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں اگر کسی کو خواہش ہے کہ وہ دنیا کے مال و دولت سے آخرت میں نفع اٹھائے تو اس کو چاہئے کہ مخلوق پر رحم و کرم کرے اور ان کو خیر خیرات دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و دولت دے کر اس پر لطف و کرم اور مہربانی کی ہے۔

تشریح الفاظ:۔ بدینار میں باء عوض کے لئے ہے۔ دینار دال کے کسرہ کے ساتھ، عرب میں سونے کا ایک سکہ جو تقریباً تین روپے کے برابر ہوتا ہے۔ اس کو دیناز کہتے ہیں۔ درم دال کے کسرہ اور راء کے فتحہ کے ساتھ، درم چاندی کے سکہ کو کہتے ہیں جو دو آنے کے برابر ہوتا ہے، خیر عربی۔ جمع اخیار۔ معنی ہیں بھلائی۔ ثواب۔ نیکی، نیندوخت بندا ختن سے ماضی کا صیغہ ہے اور بحث نفی ہے۔ معنی ہیں جمع نہیں کیا۔ سر عاقبت الخ میں پہلے سر کے معنی جان کے ہیں اور دوسرے سر کے معنی ہیں فکر۔ خیال۔ خواہی خواستن سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں تو چاہے۔ متمتع باب تفعل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ معنی ہیں۔ فائدہ حاصل کرنے والا۔ نعمت دنیا مرکب اضافی ہے۔ نعمت عربی اس کی جمع نعم اور نعمات آتی ہے۔ مال دولت۔ ثروت۔ بخشش۔ عطیہ۔ لذیذ چیز۔ دنیا عربی۔ یہ لفظ یا تو دُنُوٌ سے مشتق ہے یا دَنَاءَۃٌ سے اگر پہلی صورت ہو تو دنیا کو دنیا اس لئے کہتے ہیں کہ وہ آخرت کے مقابلہ میں قریب ہے۔ اور اگر دوسری صورت ہو تو دنیا کو دنیا اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کمینی ہے اس کے پیچھے پڑنے والے کتے ہیں۔ دُنُوٌ کے معنی قریب ہونے کے ہیں۔ اور دناءۃٌ کے معنی کمینہ ہونے کے خلق مخلوق کے معنی میں ہے۔ کرم سخاوت۔ کن کردن سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔ با تو تجھ پر۔

عرب گوید جُد وَ لَا تمنُن لِاَنَّ الفَائِدَۃَ اِلَیکَ عَائِدَۃٌ یعنی بہ بخش و منّت منہ کہ نفع آں بتو بازی گردد۔

ترجمہ:۔ عرب کہتا ہے بخشش کر اور احسان مت جتا اس لئے کہ اس کا فائدہ تیری طرف پلٹ آئیگا۔ یعنی بخشش کر اور احسان مت جتا اس لئے کہ اس کا فائدہ تیری طرف لوٹنے والا ہے۔

قطعہ:۔

درختِ کرم ہر کجا بیخ کرد	گذشت از فلک شاخ و بالائے او
گر امید داری کزو بر خوری	بمنّت منہ ارّہ برپائے او

ترجمہ:۔ (۱) سخاوت کے درخت نے جس جگہ جڑ پکڑلی، تو اس کی ٹہنیاں اور بلندی آسمان سے بھی گذر گئیں۔

(۲) اگر تو امید رکھتا ہے کہ اس سخاوت کے درخت کا پھل کھائے۔ تو احسان جتا کر اس کی جڑ پر آرہ نہ چلا۔

مطلب:۔ شیخ سعدیؒ نے عرب کا ایک مقولہ ذکر کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ، انسان کو چاہئے کہ احسان کرنے کے بعد احسان نہ جتائے اس لئے کہ اس کا فائدہ اس کو ملے گا لہٰذا احسان جتا کر اس فائدہ کو ضائع اور برباد نہیں کرنا چاہئے، قطعہ کے اندر ذکر کردہ شعر کا مطلب یہ ہے کہ آدمی جب کرم و سخاوت کرتا ہے تو آخرت میں اس کے لئے سخاوت کرنے کے نتیجہ میں ذخیرہ اندوزی کیا جاتا ہے لہٰذا اگر کسی کو خواہش ہو کہ ہمارا ذخیرہ شدہ ہمیں آخرت میں ملے تو اس کو چاہئے کہ احسان کرنے کے بعد احسان نہ جتائے اس لئے کہ احسان جتانا نیکیوں کو اس طرح ضائع و برباد کر دیتا ہے جس طرح کہ درخت کے تنے پر آرہ چلانے سے درخت کی بلندی اور ٹہنیاں سب ختم ہو جاتی ہیں۔

حل الفاظ:۔ عرب باشندگان عرب کو کہتے ہیں۔ جُد باب نصر سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔ احسان کر۔ وَلا تمنن باب نصر سے نہی حاضر کا صیغہ ہے۔ احسان مت جتا۔ الفائدۃ پر فتحہ اس وجہ سے آیا ہے کہ وہ انّ حرف مشبہ بالفعل کا اسم ہے اور انّ حرف مشبہ بالفعل کا اسم منصوب ہوتا ہے۔ فائدۃ عربی لفظ ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں نفع، سود، نتیجہ، حاصل، وصف، خوبی، پیداوار، آمدنی، فرض، مطلب، واسطہ، کارآمد، مفید، افاقہ، آرام، بہتری، بھلائی، فائدہ اس علم یا مال کو کہتے ہیں جس کو حاصل کیا جائے۔ (جواہر الفرائد) عائدۃ اسم فاعل کا صیغہ ہے باب نصر سے آتا ہے۔ معنیٰ ہیں لوٹنے والا۔ بخش امر کا صیغہ ہے۔ معنیٰ ہیں بخشش کرنا۔ منہ نہی کا صیغہ ہے۔ نہادن سے۔ مت رکھ۔ بتو تیری طرف۔ ی گردد۔ فعل حال ہے۔ ہر کجا جس جگہ۔ بیخ جڑ۔ گذشت واحد غائب بحث ماضی مطلق ہے، گذر گئیں۔ فلک آسمان۔ جمع افلاک۔ شاخ ٹہنی۔ بالائے بلندی۔ یہ دونوں لفظ معطوف معطوف علیہ مل کر گذشت کا فاعل بن رہے ہیں۔ کزو بر اس کا پھل۔ بر ف پھل۔ کزو بر اصل میں کہ ازو بر ہے ازو کے معنیٰ ہیں اس کا۔ اور بر کے معنیٰ ہیں پھل۔ خوری خوردن سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔ تو کھائے۔ بر ف یہ حرف ہے اس کے معنیٰ ہیں، پر۔

قطعہ: شکر خدای کن کہ موفق شدی بخیر ✻ زانعام و فضل او نہ معطل گذاشتت
منت منہ کہ خدمتِ سلطاں ہمیکنی ✻ منت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

ترجمہ:۔ (۱) خدا کا شکر ادا کر کہ تجھ کو نیکی کی توفیق دی گئی۔ اپنے انعام اور مہربانی سے اس نے تجھے بیکار نہیں چھوڑا، (۲) یہ احسان نہ رکھ کہ تو بادشاہ کی خدمت کرتا ہے۔ (بلکہ) بادشاہ کا احسان مان کہ اس نے تجھے اپنی خدمت کے لئے رکھ لیا ہے۔

مطلب:۔ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے تجھے اس لائق بنایا کہ تو دوسروں کے ساتھ نیکی کا معاملہ کرے تو نیکی کا معاملہ کر کے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

تشریح الفاظ:۔ شکر باب نصر سے آتا ہے۔ شکر اس فعل کو کہتے ہیں جس سے انعام کرنے والے کی عظمت کا پتہ چلتا ہو۔ کہ یہ حرف بیانیہ ہے۔ مُوَفَّق باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ توفیق دی گئی ہے۔ انعام

باب افعال سے، اکرام کرنا۔ نعمتیں عطاء کرنا۔ تفضل باب کرم سے، مہربانی کرنا۔ نہ حرف نفی ہے، معطل باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ بیکار کردیا گیا۔ گذاشتت اخیر میں ت واحد حاضر کی ضمیر مفعول ہے۔ گذاشت واحد غائب کا صیغہ ہے۔ اس نے چھوڑا۔ منت شناس ازو اس کا احسان مان۔ شناس شناختن سے امر کا صیغہ ہے۔ بخدمت باء کے فتحہ کے ساتھ۔ ب کے معنی واسطے، میں، لئے۔ ہی کنی کنی امر کا صیغہ ہے۔ تو ہی کرتا ہے۔ بداشتت اس میں باء زائدہ ہے۔ داشت داشتن سے واحد غائب کا صیغہ ہے۔ اس نے رکھ لیا۔ اخیر میں ت واحد حاضر کی ضمیر ہے۔ جو داشت کا مفعول بن رہی ہے۔

حکمت:۔ دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بیفائدہ کردند یکے آنکہ اندوخت ونخورد و دیگر آنکہ آموخت ونکرد۔

ترجمہ:۔ دو شخصوں نے بیکار تکلیف اٹھائی اور بے فائدہ کوشش کی ایک وہ جس نے جمع کیا اور نہیں کھایا۔ اور دوسرا وہ جس نے علم سیکھا اور اس پر عمل نہیں کیا۔

مطلب:۔ یعنی اگر کسی نے مال ودولت کمانے میں تکلیف اٹھائی اور کما کر نہ خود کھایا، اور نہ ہی دوسروں کو کھلایا تو اس نے بیکار تکلیف اٹھائی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص علم سیکھے اور اس کے تقاضوں پر عمل نہ کرے مثلاً کسی چیز کے بارے میں اس کو معلوم ہے کہ وہ حرام ہے لیکن پھر بھی اس سے پرہیز نہیں کرتا تو اس نے بے فائدہ محنت اور کوشش کی۔

حل الفاظ:۔ رنج ف تکلیف۔ مشقت۔ بیہودہ ف بیکار۔ بردند بردن سے جمع غائب کا صیغہ ہے۔ لے گئے۔ سعی بے فائدہ مرکب توصیفی ہے۔ بے فائدہ کوشش۔ کردند جمع غائب کا صیغہ ہے۔ ان دونوں نے کیا۔ ان سب مردوں نے کیا۔ یکے ایک شخص۔ یہ ترکیب میں مبتدا ہے۔ اندوخت واحد غائب کا صیغہ ہے۔ جس نے جمع کیا۔ ترکیب میں یہ صلہ ہے۔ موصول صلہ مل کر یکے مبتدا کی خبر ہے۔ اسی طرح دوسرے جملہ کی ترکیب ہوگی۔ آموخت۔ آموختن سے واحد غائب۔ اس نے سیکھا۔ نکرد واحد غائب بحث نفی ہے۔ اس نے نہیں کیا۔

مثنوی:۔

علم چندانکہ بیشتر خوانی	چوں عمل در تو نیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند	چارپائے برو کتابے چند
آں تہی مغز راچہ علم وخبر	کہ بروہیزم ست یادفتر

ترجمہ:۔ (۱) علم کتنا ہی زیادہ تو پڑھ لے۔ جب تیرے اندر عمل نہیں تو تو جاہل ہے۔

(۲) ایسا آدمی نہ محقق ہے نہ عقلمند۔ بلکہ ایک چارپایہ (حیوان) ہے جس پر چند کتابیں لدی ہوئی ہیں۔

(۳) اس خالی مغز والے کو کیا علم اور کیا خبر۔ کہ اس پر لکڑیاں لدی ہوئی ہیں یا دفتر ہے۔

مطلب:۔ یعنی اگر علم پر عمل نہ ہو تو بے کار ہے جیسا کہ عربی کا مقولہ مشہور ہے۔ العِلمُ بِلَا عملٍ کَنَهرٍ بِلا ماءٍ یعنی علم بغیر عمل کے ایسا ہی (بے فائدہ) ہے جیسا کہ نہر بغیر پانی کے۔ بے عمل عالم کی مثال ایسی ہے جیسا کہ

حیوان کہ اگر اس کے اوپر لکڑیاں لاد دی جائیں تو کیا سمجھے گا کہ اس پر کتاب ہے یا لکڑیاں۔ اسی طرح بے عمل عالم کو بھی تحقیق کا جذبہ نہیں رہتا ہے۔ اور حلال و حرام کے درمیان فرق نہیں کر سکتا ہے۔

تشریح الفاظ:۔ علم باب سمع۔ جمع علوم۔ جاننا۔ چندانکہ کتنا ہی۔ جتنا ہی۔ خوانی خواندن سے واحد حاضر کا صیغہ ہے تو پڑھ لے۔ عمل باب سمع۔ جمع اعمال۔ کام۔ در تو تجھ میں۔ تیرے اندر۔ نادانی نا حرف نفی ہے۔ نہیں۔ دانی واحد حاضر کا صیغہ ہے۔ تو جانتا ہے۔ پورے کا ترجمہ ہوگا، تو نہیں جانتا ہے۔ چارپائے عدد معدود وسی طرح ممیز تمیز سے بھی اس کی ترکیب کر سکتے ہیں۔ چوپایہ۔ جیسے بیل۔ بھینس۔ گدھا۔ گھوڑا۔ بر ف اس پر۔ کتابے اس میں ی تنکیر کے لئے ہے۔ آں اسم اشارہ۔ تہی مغز مشارٌ الیہ۔ تہی ف خالی۔ مغز ف گودا۔ دماغ۔ چہ کیا۔ ہیزم ف لکڑی۔ دفتر ف کاغذ۔ حساب کتاب کے کاغذ۔ کچہری کے کاغذات۔

حکمت:۔ علم از بہر دین پروردن ست نہ از بہر دنیا خوردن۔

ترجمہ:۔ علم، دین کی خدمت کے لئے ہے نہ کہ دنیا کمانے کے لئے۔

مطلب:۔ یعنی علم حاصل کرنے کا مقصد خداوند قدوس اور اس کے حبیب کو راضی کرنا ہونا چاہئے۔ دنیا کمانے اور روپے پیسے حاصل کرنے کی غرض سے علم حاصل کرنا نہیں چاہئے۔ الغرض۔ حصول علم کا مقصد صرف دین کی حفاظت ہو دنیا کمانا مقصود نہ ہو۔

تشریح الفاظ:۔ بہر دین پروردن کی اصل عبارت اس طرح ہے۔ بہر پروردن دین۔ دین کی خدمت کے واسطے۔ دین دال کے کسرہ کے ساتھ۔ مذہب، ملت، جمع ادیان۔

شعر:۔ ہر کہ پرہیز و علم و زہد فروخت خرمنے گرد کرد و پاک بسوخت

ترجمہ:۔ جس شخص نے علم، پرہیز اور تقویٰ کو بیچا۔ تو اس نے گویا کھلیان جمع کیا اور بالکل جلادیا۔

مطلب:۔ یعنی جس شخص نے علم اور زہد و پرہیزگاری کو دنیا کے حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا تو اس کی مثال بعینہ ایسی ہے جیسے کسی نے کھلیان کے اندر گیہوں و چنے وغیرہ جمع کیا اور پھر اس میں آگ لگادی اور اس کو جلا کر بالکل راکھ کر دیا تو جس طرح اس کاشتکار کو فائدہ نہیں ہوتا ہے اسی طرح بے عمل عالم کو آخرت میں اس علم کے ذریعہ کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

حل الفاظ:۔ پرہیز ف بچنا۔ گناہوں سے احتراز کرنا۔ زہد ع پرہیز کرنا۔ تقویٰ اختیار کرنا۔ فروخت فروختن سے واحد غائب کا صیغہ ہے۔ اس نے بیچا۔ خرمنے کھلیان۔ ی، تنکیر کے لئے ہے۔ پاک ف صاف۔ غیر آلود۔ بے گناہ۔ معصوم۔ یہاں اس کا ترجمہ بالکل سے کیا گیا ہے۔

پند:۔ عالم ناپرہیزگار کور مشعلہ دار ست یُھدیٰ بِہٖ وَھُوَ لَا یَھتَدِی۔

ترجمہ:۔ وہ عالم جو پرہیزگار نہیں۔ اندھا مشعلچی ہے، اس سے ہدایت حاصل کی جا سکتی ہے۔ مگر وہ خود راستہ نہیں پا سکتا

مطلب:۔ یعنی فاسق و فاجر عالم کی مثال ایسی ہی ہے جیسا کہ اندھا مشعلچی کہ اندھا ہونے کی وجہ سے اس کی روشنی سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا مگر دوسرے لوگ اس کی روشنی سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اسی طرح بے عمل عالم کہ وہ اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھاتا مگر دوسرے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حل الفاظ:۔ گار گرفتن سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ مُشعلہ ع میم کے ضمہ اور ش اور ع کے فتحہ کے ساتھ۔ معنی ہیں۔ چراغداں۔ شمع داں۔ دار داشتن سے یہاں اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ رکھنے والا۔ مُشعلہ دار مشعلچی چراغ رکھنے والا۔ یُھدیٰ باب ضرب سے مضارع مجہول کا صیغہ ہے۔ ہدایت حاصل کی جاتی ہے۔ ھو ضمیر مرفوع متصل ہے۔ لایھتدی باب افتعال سے واحد مذکر غائب بحث نفی مضارع معروف ہے۔ وہ راہیاب نہیں ہوتا۔

بیت:۔ بے فائدہ ہر کہ عمر در باخت　　　　چیزے نخرید و زر بینداخت

ترجمہ:۔ جس نے بے فائدہ عمر ضائع کر دی۔ گویا اس نے روپیہ پھینک دیا اور کچھ نہیں خریدا۔

مطلب:۔ یعنی جس نے اپنی زندگی میں نیکیاں کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کیا بلکہ یوں ہی عمر گنوا دی تو اس کی مثال اس شخص جیسی ہے کہ جس نے روپیہ جمع کر کے پھینک دیا اس اور کچھ نہیں خریدا۔

حل الفاظ:۔ بے فائدہ یہ مرکب لفظ ہے بے حرف نفی اور فائدہ سے۔ باخت باختن سے واحد غائب کا صیغہ ہے۔ ضائع کر دیا، ہار دیا۔ نخرید نہیں خریدا۔ بینداخت اس میں باء زائدہ ہے۔ ینداخت انداختن سے واحد غائب ہے معنی ہیں۔ ڈالا، پھینکا۔

پند:۔ مُلک از خردمنداں جمال گیرد و دین از پرہیزگاراں کمال یابد بادشاہاں بہ نصیحتِ خردمنداں ازاں محتاج تر اند کہ خردمنداں بقربتِ پادشاہاں۔

ترجمہ:۔ ملک عقلمندوں سے زینت و رونق پاتا ہے۔ اور دین پرہیزگاروں سے کمال پاتا ہے بادشاہ عقلمندوں کی نصیحت کے اس سے زیادہ محتاج ہیں جتنا کہ عقلمند بادشاہوں کی قربت اور نزدیکی کے۔

مطلب:۔ ملک میں رونق اور اس کی ترقی کا سبب عقلمند لوگ ہوتے ہیں اور دیندار و پرہیزگار حضرات ہی سے دین پھیلتا ہے اور اسلام کی ترقی ہوتی ہے۔ عقلمند حضرات کو اپنی زندگی گذارنے کے لئے بادشاہوں کے قرب کی ضرورت نہیں، لیکن بادشاہوں کو عقلمندوں کے نصیحت کی ضرورت ہے۔ تاکہ ملک کا نظام صحیح رہے اور ہر ایک کے حقوق کا خیال رہے کسی کو نظر انداز نہ کیا جائے۔ خلاصہ یہ نکلا کہ عقل کے سامنے مال کی کوئی حیثیت نہیں۔

تشریح الفاظ:۔ جَمال عربی۔ رونق۔ زینت۔ خوبصورتی۔ گیرد گرفتن سے مضارع واحد غائب کا صیغہ ہے حاصل کرتا ہے، پاتا ہے۔ پکڑتا ہے۔ کمال ع مکمل ہونا۔ پورا ہونا۔ یابد یافتن سے مضارع واحد غائب ہے۔ پاتا ہے۔ نصیحت خیر خواہی۔ جمع نصائح۔ ازاں اس سے۔ محتاج باب افتعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ضرورت مند۔ اصل میں مُحتَیِج تھا۔ یاء متحرک ماقبل مفتوح ہونے کی وجہ سے یاء کو الف سے بدل دیا۔ تر زیادہ۔ قربت عربی۔ نزدیکی۔ پاس۔ بقربت پادشاہاں مرکب اضافی ہے۔ بادشاہوں کی نزدیکی کے۔

قطعہ:۔ پندے اگر بشنوی اے پادشاہ در ہمہ دفتر بہ ازیں پند نیست
جز بخردمند مفرما عمل گرچہ عمل کارِ خردمند نیست

ترجمہ:۔ (۱) اے بادشاہ اگر تو ایک نصیحت سن لے۔ تو ساری کتابوں میں اس سے بڑھ کر کوئی نصیحت نہیں ہے۔
(۲) کہ عقلمندوں کے سوا کسی کو نوکر نہ رکھ۔ اگرچہ نوکری عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔

مطلب:۔ شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ اگر بادشاہ نصیحت سننا چاہے تو اس کے لئے سب سے اچھی اور بہتر نصیحت یہ ہے کہ نوکری اور ملازمت عقلمندوں کے سوا کسی کو نہ دے، اگرچہ نوکری عقلمندوں کا کام نہیں، لیکن عہدہ اور ذمہ داری کو صحیح طریقے پر عقلمند ہی نبھا سکتا ہے نہ کہ جاہل۔

حل الفاظ:۔ پندے میں ی وحدت کے لئے ہے یعنی اس کا ترجمہ ہوگا، ایک۔ بشنوی ب زائدہ ہے۔ شنوی امر حاضر کا صیغہ ہے۔ تو سن لے۔ جز سوا، علاوہ۔ مفرما فرمودن سے نہی کا صیغہ ہے۔ مت فرما۔ مت حکم دے۔ مفرما عمل، کام کا حکم نہ دے۔ کارِ خردمند مرکب اضافی ہے۔ عقلمند کا کام۔

حکمت:۔ سہ چیز پایدار نماند مال بے تجارت و علم بے بحث و مُلک بے سیاست۔

ترجمہ:۔ تین چیزیں برقرار نہیں رہتی ہیں مال بغیر تجارت کے اور علم بغیر بحث کے اور ملک بغیر سیاست کے۔

مطلب:۔ تین چیزیں بغیر تین چیز کے قائم و مضبوط باقی نہیں رہتیں۔ (۱) مال بغیر تجارت کے۔ مال کے اندر زیادتی اسی وقت ہوگی جبکہ تجارت کریں۔ کیونکہ اگر بیٹھے بیٹھے کھاتے رہیں گے تو کچھ دنوں میں جمع شدہ مال ختم ہو جائیگا۔ (۲) علم کی مضبوطی بحث و مباحثہ سے ہوتی ہے اسی وجہ سے کہا گیا ہے۔ السُّؤالُ نصفُ العلم سوال کرنا (پوچھنا) آدھا علم ہے اگرچہ یہ عربی عبارت مذکورہ شعر پر منطبق نہیں ہوتی لیکن پوچھنے کے ذریعہ بھی انسان غلط اور صحیح کے درمیان فرق کر سکتا ہے اور اگر کوئی بات ذہن سے نکل گئی ہے تو پوچھنے سے یاد ہو جاتی ہے۔ اور دماغ میں راسخ ہو جاتی ہے۔ (۳) ملک کا چلانے والا اور حاکم و بادشاہ اگر سیاست والا نہ ہو تو اس ملک کی ترقی نہیں ہو سکتی بلکہ روز بروز تنزل پذیر ہوتا جائیگا۔

تشریح الفاظ:۔ سہ چیز ممیز تمیز ہے۔ سہ ممیز، چیز تمیز ہے۔ نماند ماندن سے مضارع کا صیغہ ہے۔ شروع میں نون حرف نفی ہے۔ نہیں رہتا ہے۔ بے حرف نفی ہے۔ بحث ع کھود کرید کرنا۔ سیاست ع ملکی انتظام۔ رعب داب۔ دھمکی۔ گوشمالی۔ سزا۔

قطعہ:۔ وقتے بلطف گوی و مدارا و مردمی باشد کہ در کمندِ قبول آوری دلے
وقتے بقہر گوی کہ صد کوزۂ نبات گہ گہ چناں بکار نیاید کہ حنظلے

ترجمہ:۔ (۱) ایک وقت (کبھی کبھی) مہربانی اور نرمی اور مروت سے بات کر۔ ممکن ہے کہ قبولیت کی جال میں کسی دل کو لے آئے تو۔

(۲) ایک وقت (کبھی کبھی) غصہ سے بات کر کیونکہ مصری کے سو کوزے۔ کبھی کبھی اتنا کام نہیں دیتے جتنا کہ ایک اندرائن کا پھل کام دیتا ہے۔

مطلب:۔ کسی کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے ساتھ نرمی اور ہمدردی کا برتاؤ کیا جائے۔ اور اگر مخالف شرع کوئی کام دیکھو تو سختی سے پیش آنا چاہئے تاکہ آئندہ کے لئے تنبیہ ہو۔ اور تمہارا رعب ودبدبہ اس پر رہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ وقتے میں اگر ی وحدت کے لئے ہو تو ترجمہ ہوگا ایک وقت، اور اگر یاء تنکیر کے لئے ہو تو ترجمہ ہوگا، کسی وقت۔ بلطف مہربانی سے۔ مدار عربی۔ گھومنے کی جگہ۔ مجازاً صلح اور آشتی کرنے کے معنی میں ہے۔ مردمے نرمی۔ ہمدردی۔ باشد ف ممکن ہو۔ کمند قبول مرکب اضافی ہے۔ قبولیت کی کمند۔ قبولیت کی جال۔ قبول قاف کے فتحہ کے ساتھ ثلاثی مجرد کا مصدر ہے۔ قبول کرنا۔ کمند ف جال آوری آوردن سے واحد امر حاضر ہے۔ لائے تو۔ دلے ی تنکیر کے لئے ہے۔ کوئی دل۔ کسی دل۔ قہر غصہ سے۔ قہر عربی۔ ثلاثی مجرد کا مصدر ہے۔ صد ف سو۔ کوزہ نبات۔ مرکب اضافی ہے۔ کوزہ ف ڈونگا۔ لفظی مٹی کا برتن۔ مٹی کا آبخورہ۔ مصری کے گول گول ڈلے یہاں آخری معنی مراد ہے۔ نبات ع گھانس۔ واحد نبت۔ گہ گہ کبھی کبھی۔ چناں ف اتنا۔ نیاید نہیں آتے۔ آمدن سے۔ آید مضارع کا صیغہ ہے۔ کظلے ی وحدت کے لئے۔ ایک اندرائن، اندرائن ایک پھل ہے جس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔

حکمت:۔ رحم آوردن بر بداں ستم ست بر نیکاں وعفو کردن از ظالماں جور ست بر درویشاں۔

ترجمہ:۔ برے لوگوں پر رحم کرنا نیکوں پر ظلم کرنا ہے۔ اور ظالموں کو معاف کرنا فقیروں اور غریبوں پر ظلم کرنا ہے۔ (مطلب واضح ہے۔)

حل الفاظ:۔ رحم ع رحم کرنا۔ مہربانی کرنا۔ نیکاں نیک کی جمع ہے۔ اچھے لوگ۔ عفو ع معاف کرنا۔ ظالمان ع ظالم کی جمع ہے باب ضرب سے آتا ہے ظلم کرنے والے۔ ناانصاف۔

بیت:۔ خبیث را چو تعہد کنی و بنوازی بدولت تو گنہ میکند بانبازی

ترجمہ:۔ اگر تو خبیث کو نوازے گا اور اس کی پرورش کرے گا تو وہ تیری سلطنت میں شرکت کا گناہ کرے گا۔

مطلب:۔ یعنی اگر تو کسی سرکش اور فسادی آدمی کو ملازم رکھے اور وہ تیری وجہ سے گناہ کرتا ہے تو تو بھی اس گناہ میں شریک سمجھا جائیگا۔

حل الفاظ:۔ خبیث ع پلید، ناپاک، ناخوش۔ تعہد ع باب تفعل سے ہے پرورش کرنا۔ ذمہ دار بننا۔ نوازی تو نوازے۔ بدولت تو تیری دولت میں۔ میکند کرے گا۔ انبازی ف شریک ہونا۔

پند:۔ بر دوستئ پادشاہاں اعتماد نتواں کرد و بر آوازِ خوش کودکان کہ آں بخیالے مبدل شود و ایں بخوابے متغیر گردد۔

ترجمہ:۔ بادشاہوں کی دوستی اور لڑکوں کی اچھی آواز پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ وہ دوستی ایک خیال میں بدل جاتی ہے۔ اور یہ اچھی آواز ایک خواب سے متغیر ہو جاتی ہے۔

مطلب:۔ مطلب ظاہر ہے۔ البتہ اتنا سمجھ لیں کہ ایک خواب سے مُراد احتلام ہے یعنی بالغ ہونے کی وجہ سے بچے کی اچھی آواز جاتی رہتی ہے۔

حلِ الفاظ:۔ اعتماد باب افتعال کا مصدر ہے۔ بھروسہ کرنا۔ آواز خوش اچھی آواز۔ خیالے کی ی وحدت کے لئے ہے۔ ایک خیال۔ مُبدل باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ تبدیل شدہ۔ خوابے ایک خواب۔ متغیر باب تفعل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ بدلی ہوئی۔

شعر:۔ معشوق ہزار دوست را دل ندہی ور میدہی آں دل بجدائی بنہی

ترجمہ:۔ وہ معشوق جس کے ہزار دوست ہوں اس کو تو دل نہ دے۔ اور اگر دیتا ہے تو اس دل کو جدائی کی تکلیف دینے کے لئے تیار ہو جا۔

حلِ الفاظ:۔ معشوق ہزار وہ معشوق جس کے بہت سے چاہنے والے ہوں، اس جگہ بادشاہ مُراد ہے۔ ہزار دوست ممیز تمیز ہے۔ دِل ف ایک اندرونی عضو جس کا کام رگوں میں خون پہنچانا ہے۔ اس کی حرکت بند ہو جائے تو انسان فوراً مر جاتا ہے۔ ندہی نہی حاضر ہے۔ مت دے۔ جدائی الگ۔ بنہی ب زائد ہے نہی نہادن سے رکھنا۔ تیار ہو جانا، تو تیار ہو جا۔

پند:۔ ہر آں سرے کہ داری بادوست در میان منہ واگرچہ دوست مخلص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گردد و ہر گزندے کہ توانی بدشمن مرساں کہ باشد کہ وقتے دوست گردد۔

ترجمہ:۔ جو راز کی بات تیرے دل میں ہے اس کو دوست سے بھی بیان مت کر۔ چاہے دوست مخلص ہی کیوں نہ ہو۔ تجھے کیا پتہ کہ کسی وقت وہ تیرا دشمن بن جائے۔ اور دشمن کو جو تو نقصان پہونچا سکتا ہے نہ پہونچا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ وہ کسی وقت تیرا دوست بن جائے۔ (مطلب واضح ہے۔)

حلِ الفاظ:۔ ہر یہ قضیہ موجبہ کلیہ ہے کا سور ہے۔ داری مضارع کے واحد حاضر کا صیغہ ہے۔ تو رکھتا ہے۔ مخلص باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، خالص۔ دانی دانستن سے دانی واحد حاضر کا صیغہ ہے۔ گزندے کوئی تکلیف۔ مرساں رسانیدن سے نہی حاضر کا صیغہ ہے۔ مت پہونچا۔ اور یہ فعل متعدی ہے۔

پند۔ رازے کہ نہاں خواہی باکس درمیاں منہ گرچہ دوست باشد۔ کہ مر آں دوست را نیز دوستاں باشند و ہمچنیں مسلسل۔

ترجمہ:۔ جس راز کو تو چھپانا چاہتا ہے کسی سے بیان مت کر اگرچہ وہ دوست ہی ہو۔ کیونکہ اس دوست کے بھی دوست ہوں گے۔ اور ایسے ہی سلسلہ نکلتا چلا جائیگا۔

حل الفاظ:۔ رازے بھید کی کوئی بات۔ نہاں چھپا۔ خواہی خواستن سے مضارع حاضر کا صیغہ ہے۔ تو چاہے۔ باکس درمیاں منہ تو کسی سے بیان مت کر۔ مسلسل باب تفعلل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ لگاتار، سلسلہ۔ باشند جمع غائب بمعنی ہوں گے۔ مر آں دوست را اس دوست کے۔

قطعہ:۔

خامشی بہ کہ ضمیر دل خویش	باکسے گفتن و گفتن کہ مگوی
اے سلیم آب زسر چشمہ ببند	کہ چو پرشد نتواں بستن جوی

ترجمہ:۔ (۱) چپ رہنا بہتر ہے اس سے کہ اپنے دل کی بات کسی سے بیان کریں، اور کہیں کہ کسی سے نہ کہنا۔ اے عقلمند چشمہ کو شروع ہی میں بند کردے۔ اس لئے کہ جب بھر جائیگا تو پھر تو اس کو بند نہیں کر سکتا۔

حل الفاظ:۔ خامشی ف اصل میں خاموشی تھا وزن شعری کی وجہ سے واؤ کو حذف کردیا گیا ہے۔ چپ رہنا۔ ضمیر پوشیدہ۔ دل۔ خویش ف اپنا۔ ضمیر دل خویش دل مضاف الیہ مضاف ہے۔ اپنے دل کی پوشیدہ بات۔ گفتن مصدر ہے۔ کہنا۔ مگوی گفتن سے نہی حاضر کا صیغہ ہے۔ مت کہہ۔ سلیم عربی۔ باب سمع سے محفوظ رہنا سلیم کے معنی ہیں درست مزاج اسی طرح اس کے معنی بیوقوف بھی آتے ہیں۔ یہاں دونوں معنی مراد لئے جاسکتے ہیں۔ از سر شروع ہی سے۔ ب زائدہ ہے۔ کہ یہاں کاف تعلیلیہ ہے۔ چوں حرف شرط ہے۔ جوی ف نہر۔ ندی۔

فرد ۔

سخنے در نہاں نباید گفت	کاں سخن بر ملا نشاید گفت

ترجمہ:۔ وہ بات چھپ کر بھی نہ کہنی چاہئے۔ کہ جو بات سامنے نہیں کہہ سکتے۔

مطلب:۔ دونوں پند اور قطعہ وغیرہ کا مطلب یہ ہے کہ راز اور دل کی بات اپنے جگری دوست سے بھی بیان نہیں کرنی چاہئے اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ اس کے کوئی دوست ہو وہ اس کو بتادے اسی طرح دور تک سلسلہ چلا جائیگا۔ اور اس راز کی بات پر لوگ مطلع ہو جائیں گے۔ قطعہ کے ذکر کردہ اشعار کا مطلب یہ ہے کہ بعض آدمیوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے راز کی بات دوسرے سے بیان کر دیتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ میں تجھے صرف بتارہا ہوں لہٰذا تم کسی سے بیان نہ کرنا۔ تو شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ اس طرح کہنے سے چپ رہنا لاکھ گنا بہتر ہے۔ اے سلیم اس شعر کا حاصل یہ ہے کہ راز کی بات بیان کرنے سے پہلے وہ دوسروں سے اس کو چھپا سکتا ہے لیکن جب منہ سے نکال دے گا تو کہے بعد دیگرے لوگ اس سے واقف ہو جائیں گے اور وہ بات پھیل جائیگی پھر اگر وہ اس کو چھپانا چاہے تو چھپا نہیں سکتا۔ جیسا کہ چشمہ کو اگر کوئی ابتداء ہی میں بند کرنا چاہے تو آسانی بند کر سکتا ہے۔

لیکن جب پانی نکلتے نکلتے ندی بن جائے تو پھر اس کو بند کرنا بہت مشکل ہے۔

حکمت:۔ دشمن ضعیف کہ در طاعت آید ودوستی نماید مقصود وے جزیں نیست کہ دشمن قوی گردد وگفتہ اند بردوستی دوستاں اعتماد نیست تا بہ تملق دشمناں چہ رسد وہر کہ دشمن کوچک را حقیر شمارد بداں ماند کہ آتش اندک را مہمل میگذارد۔

ترجمہ:۔ کمزور دشمن جو فرمانبردار ہو جائے اور دوستی ظاہر کرے، اسکا مقصد اسکے علاوہ کچھ نہیں کہ وہ طاقتور دشمن بن جائے، عقلمندوں نے کہا ہے کہ دوستوں کی دوستی پر بھروسہ نہیں ہے۔ تو دشمنوں کی خوشامد کی کیا حقیقت ہے، جو شخص کہ چھوٹے دشمن کو حقیر سمجھتا ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ تھوڑی سی آگ کو بیکار جان کر چھوڑ دیتا ہے۔

مطلب:۔ دشمن کو دشمن ہی خیال کرنا چاہئے وہ کتنا ہی کمزور ہو۔ اگر کمزور دشمن تابعداری اختیار کرلے تو اس سے اس کا مقصد صرف یہی ہے کہ وہ موقعہ کا منتظر رہتا ہے کہ کب موقعہ ملے کہ اسے ہلاک وبرباد کردوں۔ لہٰذا دشمن کو حقیر جان کر یونہی چھوڑ دینا بیوقوفی کی بات ہے جیسا کہ کوئی تھوڑی سی آگ کو یہ سمجھ کر چھوڑ دے کہ اس سے کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ حالانکہ اسے معلوم نہیں کہ اگر اسکو اپنے حال پر چھوڑ دی جائے تو بڑھتے بڑھتے سب کو خاکستر کردیگی۔

حل الفاظ:۔ دشمن ضعیف مرکب توصیفی ہے۔ کمزور دشمن۔ ضعیف باب کرم سے۔ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ طاعت ع فرمانبرداری۔ تابعداری۔ نماید نمودن سے۔ ظاہر کرتا ہے۔ مقصود وی مرکب اضافی ہے اسکا مقصد۔ مقصود باب ضرب سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ جس کا ارادہ کیا گیا۔ جزیں اصل میں۔ جزایں ہے۔ اس کے سوا۔ قوی باب ضرب سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ طاقتور۔ گفتہ اند عقلمندوں نے کہا ہے۔ دوستیٔ دوستاں مرکب اضافی ہے۔ دوستوں کی دوستی۔ تملق باب تفعل سے ہے۔ چاپلوسی۔ خوشامدی۔ کوچک ف چھوٹا۔ مہمل باب افعال سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ بیکار۔ میگذارد۔ چھوڑ دیتا ہے۔

قطعہ:۔ امروز بکش چو میتواں کشت | کآتش چو بلند شد جہاں سوخت
مگذار کہ زہ کند کماں را | دشمن کہ بہ تیر میتواں دوخت

ترجمہ:۔ (۱) آج ہی بجھادے جب تو بجھا سکتا ہے۔ کیونکہ آگ جب بھڑک اٹھے گی تو دنیا کو جلادے گی۔ دشمن کو اتنی مہلت نہ دے کہ وہ کمان کو کھینچ سکے۔ جبکہ تو اسکو تیر سے پہلے ہی باندھ کر ختم کر سکتا ہے۔ (مطلب واضح ہے)

حل الفاظ:۔ امروز ف آج۔ بکش ب زائد ہے کشتن سے کش امر کا صیغہ ہے۔ قتل کردے۔ یہاں مجازاً ختم کرنے اور بجھانے کے معنی میں ہے۔ سوخت سوختن سے واحد غائب ہے جلادے گی۔ مگذار گذاشتن سے نہی حاضر ہے۔ مت چھوڑ۔ زہ کند کمان را کمان پر چلہ چڑھائے۔ یہ ایک محاورہ ہے اس وقت بولا جاتا ہے جبکہ تانت کو تان کر کمان کو اوپر لگایا جائے۔ بہ تیر تیر سے۔ می تواں دوخت باندھ سکتا ہے۔

حکمت:۔ سخن درمیان دو دشمن چناں گوئی کہ اگر دوست گردند شرم زدہ مباشی۔

ترجمہ:۔ دو دشمنوں کے درمیان ایسی بات کر۔ اگر وہ آپس میں دوست بن جائیں۔ تو تجھے شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔
مطلب اور حل الفاظ:۔ میان دو دشمن دو دشمن کے درمیان۔ یکساں اس طرح۔ گروند جمع غائب۔ ہو جائیں۔ شرم زدہ شرمندہ۔ زدہ اسم مفعول ہے۔ مباش مت ہو۔
مطلب یہ ہے کہ دو ایسے شخص کے درمیان جو کہ دشمن ہوں کوئی ایسی بات نہ کر جو ان کے خلاف ہو۔ اس لئے کہ اگر وہ دونوں دوست بن جائیں تو وہ دونوں مل کر تم کو شرمندہ اور رسوا کریں گے۔

ابیات:۔ میان دو کس جنگ چوں آتش ست سخن چین بدبخت ہیزم کش ست
کنند ایں و آں خوش دگر بارہ دل وے اندر میاں کور بخت و خجل
میان دو کس آتش افروختن نہ عقل ست خود در میان سوختن

ترجمہ:۔ (۱) دو آدمیوں کے درمیان لڑائی آگ کی طرح ہے۔ اور چغل خور بدبخت اس میں لکڑیاں ڈالنے والا ہے۔
(۲) جب دوبارہ یہ دونوں آپس میں ایک دوسرے سے خوشدل ہو جائیں گے۔ تو ان دونوں کے درمیان بدبخت شرمندہ ہو کر رہ جائیگا۔
(۳) دو آدمیوں کے درمیان آگ لگانا۔ اور خود اس آگ میں جل جانا عقلمندی نہیں ہے۔

ایضاً:۔ در سخن با دوستاں آہستہ باش تا ندارد دشمن خونخوار گوش
پیش دیوار انچہ گوئی ہوش دار تا نباشد در پس دیوار گوش

ترجمہ:۔ (۱) دوستوں سے آہستہ بات کرنی چاہئے۔ تاکہ خونخوار دشمن کان نہ لگا سکے۔
(۲) دیوار کے سامنے تو جو کچھ کہے ہوش رکھ کے کہہ۔ کہ دیوار کے پیچھے کان لگا ہوا نہ ہو۔
مطلب:۔ دو آدمیوں کے درمیان اگر کھٹ پٹ ہو جائے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کہ آگ لگ گئی ہو اور تیسرا شخص چغل خور یعنی اس کی بات اُس کے پاس اور اُس کی بات اس کے پاس پہونچانے والے کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی اس آگ میں لکڑیاں ڈال رہا ہو تاکہ آگ اور زیادہ شعلہ زن ہو۔ لیکن جب یہ دونوں شخص آپس میں مل جائیں گے اور ایک دوسرے سے دل گیر ہو جائیں گے۔ تو یہ کم بخت چغل خور رسوا اور شرمندہ ہوگا۔ تیسرے مصرع میں کہا گیا ہے کہ چغلخور دو آدمیوں کے درمیان لڑائی کی آگ سلگاتا ہے۔ اور جب دونوں آدمی مل جاتے ہیں تو یہ خود اس آگ میں جل جاتا ہے۔ یعنی انکے درمیان رسوا ہوتا ہے۔ لہٰذا اسکی یہ حرکت کم عقلی پر مبنی ہے۔
حل الفاظ:۔ چوں آتش آگ کی طرح ہے۔ سخن چین اسم فاعل ترکیبی ہے۔ چین شکن۔ بل۔ سلوٹ۔ سخن چین چغل خور۔ اِدھر اُدھر کرنے والا۔ عیب جو۔ برائیاں ڈھونڈنے والا۔ ہیزم ف ہاء کے کسرہ اور زاء کے فتحہ کے ساتھ۔ جلانے کی لکڑی۔ سوکھی لکڑی۔ ایندھن۔ کش اسم فاعل سماعی ہے۔ ڈالنے والا۔ کھینچنے والا۔ ایں و آں یہ اور وہ۔ یہ دونوں اسم اشارہ ہیں اس کا مشارالیہ دو کس ہے۔ دگر بارہ دوسری بار۔ اس

مصرع کی اصل عبارت اس طرح ہے۔ ایں و آں دگر بارہ خوش دل کنند دے دو شخص۔ یہ بھی اسم اشارہ ہے اس کا مشار الیہ سخن چیں ہے۔ کور ف اندھا۔ نابینا۔ جمع کوراں۔ کور بخت۔ بدبخت۔ بدنصیب۔ خجل و شرمندہ۔ نہ عقل ست یہ کوئی عقلمندی اور دانشمندی کی بات نہیں ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان آگ لگا کر خود اس میں جل جائیں۔ ایضاً مفعول مطلق کی بناء پر منصوب ہے۔ اصل عبارت اس طرح ہے۔ امض ایضاً۔ باش امر کا صیغہ ہے، تو ہو۔ آہستہ ف چپکے سے۔ ندارد مضارع کے واحد غائب کا صیغہ ہے۔ اور نون۔ حرف نفی ہے۔ نہیں رکھتا ہے۔ دشمن خونخوار مرکب توصیفی ہے۔ خوں ریز دشمن۔ پیش دیوار مرکب اضافی ہے۔ دیوار کے سامنے۔ پس دیوار دیوار کے پیچھے۔ ایضاً کے تحت ذکر کردہ اشعار کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی تمہارا دشمن ہو تو دوستوں سے جب بات کرو تو آہستہ سے کر۔ اسلئے کہ ایسے حالات میں دشمن پیچھے پیچھے رہتا ہے کہ کہیں میرے خلاف سازش تو نہیں ہو رہی ہے۔ اگر کوئی بات بھی کرنی ہے تو آگے پیچھے دیکھ کر کرو تاکہ دشمن سن نہ پائے۔

حکمت:۔ ہر کہ بادشمناں صلح میکند سر آزار دوستاں دارد۔

ترجمہ:۔ جو شخص دشمنوں کے ساتھ صلح کرتا ہے وہ دوستوں کے ستانے کا خیال رکھتا ہے۔

مطلب:۔ جو شخص دشمن سے تعلق رکھتا ہے تو وہ دوست واحباب کو تکلیف دینے کا ارادہ کرتا ہے کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ دشمن دشمن ہی ہوتا ہے لہٰذا اگرچہ اس سے صلح و آشتی سے پیش آرہا ہے لیکن دشمن موقع پا کر اس کو تکلیف دے گا جسکی وجہ سے دوستوں کو رنج و غم ہوگا۔ یا مطلب یہ ہے کہ دشمن سے ملنے جلنے کی وجہ سے دوستوں کو تکلیف ہوگی۔

حل الفاظ:۔ بادشمناں ف دشمنوں کے ساتھ۔ صلح ع باب کرم سے۔ آشتی۔ فساد کی ضد ہے۔ میکند کرتا ہے۔ سر ف خیال۔ آزار دوستاں مرکب اضافی ہے۔ دوستوں کو تکلیف پہونچانا۔

شعر:۔ بشوی اے خردمند زاں دوست دست ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ کہ بادشمنانت بود ہم نشست

ترجمہ:۔ اے عقلمند اس دوست سے ہاتھ دھولے۔ جو تیرے دشمنوں کے پاس جا کر بیٹھے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ یعنی تم اس دوست کی دوستی سے ناامید ہو جاؤ جو تیرے دشمنوں سے ربط رکھنے والا ہو اور اس کے پاس آتا جاتا ہے۔ شوی شستن سے امر حاضر ہے۔ تو دھولے۔ زآں دوست اس دوست سے۔ دشمنانت اخیر میں ت واحد حاضر کی ضمیر ہے۔ نشست واحد غائب ہے۔ وہ ایک مرد بیٹھا۔

پند:۔ چوں در امضائے کارے متردد باشی آں اختیار کن کہ بے آزار تو بر آید۔

ترجمہ:۔ جب تو کسی کام کے جاری کرنے کیلئے فکر مند ہو تو کام کا وہ پہلو اختیار کر کہ جس میں تکلیف کے بغیر کام نکل آئے

حل الفاظ و مطلب:۔ امضای باب افعال سے مصدر ہے۔ جاری کرنا۔ کاری میں ی تنکیر کے لئے ہے۔ کوئی کام۔ کسی کام۔ متردد باب تفعل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ہیرا پھیری کرنے والا۔ پریشان۔ فکر مند۔ باشی شدن واحد حاضر ہے اختیار باب افتعال سے مصدر ہے۔ پسند کرنا۔

مطلب:۔ واضح ہے

شعر:۔ بامردم سہل گوی دشوار مگوی — باآنکہ در صلح زند جنگ مجوی

ترجمہ:۔ نرمی سے گفتگو کرنے والے کے ساتھ سختی کے ساتھ گفتگو مت کر۔ اس سے لڑائی مت ڈھونڈھ جو صلح کا دروازہ کھٹکھٹائے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ مردم لوگ۔ انسان۔ سہل ع نرم۔ نازک۔ گوی گفتن سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔ تو کہہ۔ گفتگو کر۔ دشوار سخت کلام۔ مگوی نہی حاضر ہے۔ مت کہہ۔ باآنکہ اس شخص کے ساتھ جو۔ در ف دروازہ۔ در صلح مرکب اضافی ہے صلح کا دروازہ زند زدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ کھٹکھٹاتا ہے۔ بجاتا ہے۔ مارتا ہے۔ جنگ ف لڑائی۔ مجوی جستن سے نہی حاضر ہے۔ مت ڈھونڈھ۔ مطلب یہ ہے کہ جو نرم پسند ہو اس سے ویسے ہی کلام کرنا چاہئے۔

حکمت: تاکار بزر برمی آید جاں در خطر افگند نشاید عرب گوید آخِرُ الحِیَلِ السَّیفُ

ترجمہ:۔ جب تک کام روپیہ پیسہ سے نکل سکتا ہے۔ تو جان کو خطرہ میں ڈالنا نہیں چاہئے عرب کہتا ہے کہ تلوار سب سے آخری تدبیر ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ برمی آید کام نکل سکتا ہے۔ افگندن مصدر ہے۔ ڈالنا۔ نشاید نہیں چاہئے۔ الحِیَل ع حیلہ کی جمع ہے۔ خفیہ تدبیر۔ السَّیف ع جمع سیوف۔ اسیاف۔ مسیفۃ۔ تلوار۔ یعنی جب روپیہ دے دلا کر جھگڑا ختم ہو جائے تو روپیہ خرچ کرنے میں دریغ نہ کرے۔ اور اپنی جان خطرہ میں نہ ڈالے۔

شعر:۔ چو دست از ہمہ حیلتے درگسست — حلال ست بردن بشمشیر دست

ترجمہ:۔ جب ہاتھ تمام تدبیروں سے ٹوٹ جائے۔ تو تلوار پر ہاتھ لیجانا جائز ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ چو جب۔ حرف شرط۔ دست ف ہاتھ جمع دستہا۔ ہمہ ف تمام۔ حیلتی تدبیر۔ گسست عاجز ہو جانا۔ بردن لے جانا۔ حلال ع جائز ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب تمام تدبیر بیکار ہو جائیں۔ تو پھر دشمن کا معاملہ صفایا کرنے کے لئے تلوار اٹھانا جائز ہے۔

حکمت:۔ بر عجز دشمن رحمت مکن کہ اگر قادر شود بر تو نہ بخشاید۔

ترجمہ:۔ دشمن کے عجز پر رحم نہ کر اس لئے کہ اگر وہ قوی ہو جائیگا تو تجھ پر رحم نہیں کرے گا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ عجز ع عین کے کسرہ کے ساتھ۔ مصدر ہے۔ عاجز ہونا۔ بر عجز دشمن دشمن کے عجز پر۔ رحمت ع مہربانی۔ مکن نہی حاضر۔ مت کر۔ کہ کاف تعلیلیہ ہے۔ اس لئے کہ۔ قادر باب ضرب سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ قابو پانے والا۔ بااختیار۔ بر تو تجھ پر۔ نہ بخشاید واحد غائب فعل مضارع ہے اور شروع میں نون حرف نفی ہے۔ رحم نہیں کریگا۔ مطلب یہ ہے دشمن کو عاجز و کمتر سمجھ کر چھوڑنا اور رحم کرنا نہیں چاہئے۔

اس لئے کہ یہی دشمن جب طاقتور ہو جائیگا۔ تو تم سے لڑنے کے لئے تیار ہو جائیگا۔ اور تم پر رحم نہیں کریگا۔

بیت :۔　دشمن چو بینی ناتواں لاف از بروتِ خود مزن
مغزیست در ہر استخواں مردیست در ہر پیرہن

ترجمہ :۔ دشمن کو اگر تو کمزور دیکھے تو اپنی مونچھوں پر تاؤنہ دے۔ کیونکہ ہر ہڈی میں گودا ہوتا ہے اور ہر لباس میں مرد ہوتا ہے۔

حلّ الفاظ :۔ بینی دیدن سے امر حاضر ہے۔ تو دیکھے۔ ناتواں ف کمزور۔ لاف ف شیخی۔ ڈینگیں۔ مزن زدن سے نہی حاضر ہے۔ مت مار۔ بُروت ف مونچھ۔ عادت یہ ہے کہ جب آدمی شیخی بگھارتا ہے تو اپنی مونچھ کو تاؤ دیتا ہے۔ مغزے میں ی وحدت کے لئے بھی ہو سکتی ہے اور تنکیر کے لئے بھی، پہلی صورت میں ترجمہ ہوگا، ایک گودا۔ دوسری صورت میں ترجمہ ہوگا، کوئی گودا۔ مردی ی وحدت کے لئے ہے۔ ایک مرد۔ پیراہن لباس۔ مطلب یہ ہے کہ دشمن کو عاجز پاکر تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ ہر شخص کے اندر جوہر ہوتا ہے لہٰذا جس دشمن کو تکبر کر کے چھوڑ رہے ہو وہی کل تمہارا کام صفایا کردے گا۔

حکمت :۔ ہر کہ بدے را بکشد خلق از بلائے وے برہاند وے را از عذابِ خدائے۔

ترجمہ :۔ جو کوئی کسی برے آدمی کو مار ڈالتا ہے تو مخلوق کو اس کی مصیبت سے اور اس کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے رہائی دیتا ہے۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ بدی میں ی تنکیر کے لئے ہے۔ کوئی بُرا آدمی۔ فسادی۔ ظالم۔ کشد کشتن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ مار ڈالتا ہے۔ بلائے وے مرکب اضافی ہے۔ اس کی مصیبت۔ برہاند ف ب زائد ہے۔ رہاند رستن۔ رہیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ چھڑاتا ہے۔ رہائی دیتا ہے۔ اور یہ فعل متعدی ہے۔ روے را اسکو۔ عذابِ خدائی مرکب اضافی ہے خدا تعالیٰ کا عذاب۔

مطلب :۔ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص فسادی اور ظالم کو مار ڈالتا ہے تو اس نے ایک فائدہ تو یہ پہونچایا کہ لوگوں کو ظالم کی شرارتوں سے مامون کردیا۔ اور دوسرا فائدہ یہ کیا کہ خود اس ظالم کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے چھڑا دیا۔ یعنی اگر وہ زیادہ دن زندہ رہتا تو کثرت نافرمانی کی وجہ سے اس کو زیادہ عذاب دیا جاتا۔ تو گویا اس نے مار کر اس کو زیادتی عذاب سے نجات دلائی۔

قطعہ :۔
پسندیدست بخشایش و لیکن　　منہ بر ریشِ خلق آزار مرہم
ندانست آنکہ رحمت کرد بر مار　　کہ آں ظلم ست بر فرزندِ آدم

ترجمہ :۔ (۱) معاف کرنا اچھی بات ہے مگر۔ مخلوق کے ستانے والے کے زخم پر مرہم مت رکھ۔
(۲) جس آدمی نے سانپ پر رحم کیا تو اس نے یہ نہیں جانا کہ اس کا یہ کام اولادِ آدم پر ظلم کرنا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ پسندیدہ ف صفت ہے۔ اچھی۔ بحلی۔ بخشائش معاف کرنا، رحم کرنا۔ منہ نہادن سے نہی حاضر ہے۔ مت رکھ۔ ریش ف زخم۔ خلق آزار مخلوق کا ستانے والا۔ مرہم وہ دوا جس سے زخم اچھا ہو جائے۔ مار ف سانپ۔ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ در گذر کرنا اچھی اور بہتر بات ہے لیکن ظالموں کو معاف کرنا نہیں چاہئے۔ اس لئے کہ اس کو معاف کرنے اور چھوڑ دینے سے اور زیادہ خونریزی کرے گا اور فساد پھیلائے گا جیسا کہ کوئی شخص سانپ پر رحم کھا کر چھوڑ دے تو گویا کہ وہ ایسی حرکت کر کے انسانوں پر ظلم کیا۔

حکمت :۔ نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست و لیکن شنیدن رواست کہ بخلافِ آں کار کنی کہ عینِ صواب ست۔

ترجمہ :۔ دشمن سے نصیحت سن کر اس کا قبول کر لینا سراسر خطا ہے۔ مگر سن لینا جائز ہے۔ تاکہ تو اس کے خلاف عمل کر سکے کہ یہ بالکل درست ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ پذیرفتن قبول کرنا۔ عین ع آنکھ۔ یہاں بالکل کے معنی میں ہے۔ صواب ع درست۔ ٹھیک۔ مطلب یہ ہے کہ دشمن کی نصیحت اس غرض سے نہ سنو کہ اس پر عمل کرنے لگو کیونکہ دشمن کی نصیحت پر عمل کرنا اور اس کو اختیار کرنا سراسر غلطی ہے۔ بلکہ اس غرض سے سنو تاکہ تم دشمن کے خلاف عمل کر سکو۔ کہ اس کے خلاف ہی عمل کرنا عین بہتری ہے۔

مثنوی :۔ حذر کن زانچہ دشمن گوید آں کن کہ برزانوزنی دستِ تغابن
گرت رہے نماید راست چوں تیر ازاں برگرد و راہِ دست چپ گیر

ترجمہ :۔ (۱) دشمن جس کام کے کرنے کو کہے اس سے پرہیز کر۔ کیونکہ پھر تو گھٹنوں پر افسوس کا ہاتھ مارے گا۔
(۲) اگر تجھ کو تیر کی طرح سیدھا راستہ دکھائے۔ تو اس راستہ سے پھر جا اور الٹے ہاتھ کی طرف کا راستہ چل۔

حل الفاظ و مطلب :۔ زانچہ دشمن دشمن کی اس بات سے۔ برزانوزنی زانو پر ہاتھ مارنا۔ اس لئے کہ افسوس اور حسرت کے موقعہ پر آدمی زانو پر ہاتھ مارتا ہے۔ دستِ تغابن مرکب اضافی ہے۔ نقصان کا ہاتھ۔ تغابن باب تفاعل سے ہے۔ دھوکہ کھانا۔ گرت اس میں ت ضمیر ہے۔ اگر تجھ کو۔ راست سیدھا۔ دایاں۔ ازاں برگرد اس سے پھر جا۔ وراہ دست چپ اور بایاں راستہ اختیار کر۔ مطلب یہ ہے کہ اگر دشمن تم سے کہے کہ ایسا کر تو ہرگز اس کا کہنا نہیں ماننا چاہئے اس لئے کہ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعد میں افسوس کا ہاتھ ملنا پڑے گا۔ لہٰذا دشمن اگر کہے دائیں طرف چل تو فوراً بایاں راستہ اختیار کر لے اور دشمن کی موافقت مت کر۔

پند :۔ خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد و لطفِ بیوقت ہیبت ببرد نہ چنداں درشتی کن کہ از تو سیر گردند و نہ چنداں نرمی کہ بر تو دلیر۔

ترجمہ :۔ حد سے زیادہ غصہ کرنا وحشت لاتا ہے۔ اور بے موقعہ نرمی کرنا ہیبت کو مٹاتی ہے۔ نہ اتنی سختی کر کہ تجھ

سے خفا ہو جائیں۔ اور نہ اتنی نرمی کر کہ تجھ پر دلیر ہو جائیں۔
حل الفاظ و مطلب :۔ خشم بیش مرکب توصیلی ہے۔ زیادہ غصہ۔ وحشت ع نفرت۔ بیوقت بے موقع۔ ہیبت ڈر۔ خوف۔ دبدبہ۔ ببرد ب زائد ہے۔ برد بردن سے واحد غائب فعل مضارع ہے لیجاتا ہے۔ مٹاتا ہے۔ ختم کر دیتا ہے۔ چنداں اتنا۔ درشتی ف سختی۔ از تو تجھ سے۔ سیر چھک جانا۔ دلیر بہادر۔ جری۔ مطلب یہ ہے کہ زیادہ غصہ اور بے وقت نرمی دونوں ٹھیک نہیں۔ اس لئے کہ زیادہ غصہ کی وجہ سے لوگ نفرت کرنے لگتے ہیں۔ اور بے موقع نرمی کرنے سے رعب ودبدبہ ختم ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ان دونوں کے درمیان ہونا چاہئے۔ تاکہ لوگ نفرت بھی نہ کریں اور رعب ودبدبہ بھی ختم نہ ہو۔

ابیات :۔
درشتی و نرمی بہم در بہ است		چو فاصد کہ جراح و مرہم نہ است
درشتی نگیرد خرد مند پیش		نہ سستی کہ نازل کند قدرِ خویش
نہ مر خویشتن را فزونی نہد		نہ یکبار تن در مذلت دہد

ترجمہ : (۱) سختی اور نرمی دونوں باہم بہتر ہیں۔ فصد کرنیوالے کیطرح کہ وہ زخم بھی کرتا ہے اور مرہم بھی رکھتا ہے۔
(۲) عقلمند زیادہ سختی اختیار نہیں کرتا ہے۔ اور نہ سستی کرتا ہے کہ اپنا مرتبہ گھٹا دے۔
(۳) نہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ نہ ایک دم اپنے آپ کو ذلیل کرتا ہے۔
حل الفاظ و مطلب :۔ بہم ملی جلی۔ بہ بہتر ہے۔ فاصد اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ وہ آدمی جو فصد کھولتا ہے۔ آپریشن کرنے والا۔ جراح مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت زیادہ زخم کرنے والا۔ چیر پھاڑ کرنے والا۔ نہ است لفظانہ نہادن سے اصل میں نہاد ہے۔ وزن شعری کی وجہ سے نہ ہو گیا ہے، بمعنی رکھتا ہے۔ نازل اترنے والا، گھٹانے والا۔ قدرِ خویش مرکب اضافی ہے۔ اپنا مرتبہ۔ مر خاص طور پر۔ خویشتن را اپنے آپ کو۔ مذلت ع مصدر میمی ہے ذلیل ہونا۔ مطلب یہ ہے کہ سختی اور نرمی دونوں ہوں تو بہتر ہے جیسا کہ آپریشن کرنے والا چیر پھاڑ بھی کرتا ہے اور مرہم بھی رکھتا ہے۔ عقلمندوں کی خاصیت یہ ہے کہ وہ نہ زیادہ سختی کرتے ہیں اور نہ ہی سستی کرتے ہیں کہ مخلوق کی نظر سے گر جائیں۔ اور اپنے آپ کو بڑا بھی نہیں سمجھتے۔

نظم :۔
جوانے باپدر گفت اے خردمند		مرا تعلیم کن پیرانہ یک پند
بگفتا نیکمردی کن نہ چنداں		کہ گردد چیرہ گرگِ تیز دنداں

ترجمہ :۔ (۱) ایک جوان نے اپنے باپ سے کہا اے عقلمند! مجھے بوڑھوں کی سی ایک نصیحت کر۔
(۲) فرمایا کہ نیکی کر مگر نہ اتنی۔ کہ تیز دانتوں والا بھیڑیا غالب آجائے۔
حل الفاظ و مطلب :۔ جوانے ف اس میں ی وحدت کے لئے ہے یعنی ایک جوان۔ مرا میم کے ضمہ کے ساتھ۔ مجھ کو۔ پیرانہ یک پند بڈھوں کی جیسی ایک نصیحت۔ بگفتا اس میں ب زائد ہے۔ الف بھی زائد ہے۔ نیک مردی کن بھلائی کر۔ چیرہ ف غالب۔ گرگِ تیز دنداں مرکب توصیلی ہے۔ تیز دانتوں والا

بھیڑیا۔ اس نظم کا حاصل یہ ہے کہ نااہل کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا برتاؤ نہیں کرنا چاہئے۔

حکمت:۔ دو کس دشمن مُلک و دین اند بادشاہِ بے حلم و زاہدِ بے علم۔

ترجمہ:۔ دو آدمی ملک اور دین کے دشمن ہیں۔ وہ بادشاہ جس میں بردباری نہیں۔ اور وہ عبادت گذار جس میں علم نہیں۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ مطلب واضح ہے۔ مُلک ع سلطنت۔ جمع ممالک۔ دین مذہب جمع ادیان۔ بے حلم بغیر بردبار کے۔ حلم ع مصدر ہے۔ زاہد پرہیزگار۔ عربی لفظ ہے۔ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ علم ع جمع علوم۔ جاننا۔

شعر:۔ بر سرِ مُلک مباد آں مَلِک فرمانده
که خدا را نبود بندهٔ فرماں بردار

ترجمہ:۔ خدا کرے وہ بادشاہ ملک کا مالک نہ رہے۔ جو خدا کا فرمانبردار بندہ نہ ہو۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ بر سرِ مُلک ملک پر۔ مباد نہ ہو۔ نہ رہے۔ نہی حاضر ہے۔ آں مَلِک وہ بادشاہ۔ فرمانده حکمراں۔ حاکم۔ بندهٔ فرمان الخ مرکب توصیفی ہے۔ فرماں حکم۔ بردار ماننے والا۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا بادشاہ جو خدا کے احکام کی نافرمانی کرتا ہے ملک کا حاکم نہ رہے کیونکہ ایسے شخصوں سے ملک میں فساد و فتنہ ہی برپا ہوگا۔ لہٰذا ان کا حاکم نہ بننا ہی بہتر ہے۔

پند:۔ بادشاہ را باید که تا حدّے خشم بر دشمناں نراند که دوستاں را اعتماد نماند آتشِ خشم اول در خداوندِ خشم افتد پس انگه زبانه بخصم رسد یا نرسد۔

ترجمہ:۔ بادشاہ کو چاہئے کہ اس حد تک دشمنوں پر غصہ نہ کرے کہ دوستوں کا اعتماد اٹھ جائے۔ غصہ کی آگ پہلے غصہ کرنے والوں میں لگ جاتی ہے۔ پھر اس کا شعلہ دشمن تک پہونچے یا نہ پہونچے۔

حلّ الفاظ:۔ باید بایستن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ تا حدّے اس حد تک۔ خشم ف غصہ۔ افتد پڑتی ہے۔ گرتی ہے۔ افتادن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ زبانہ شعلہ۔

مطلب یہ ہے کہ پہلے تکلیف غصہ کرنے والوں ہی کو پہونچتی ہے۔ پھر بعض مرتبہ یہ تکلیف دشمن کو پہونچتی ہے اور بعض مرتبہ نہیں پہونچتی۔ اس لئے انسان کو چاہئے کہ حد سے زیادہ غصہ نہ کرے۔

مثنوی:۔ نشاید بنی آدم خاک زاد
که در سر کند کبر و تندی و باد
ترا با چنیں تندی و سرکشی
نه پندارم از خاکی از آتشی

ترجمہ:۔ (۱) مٹی سے پیدا شدہ آدم کی اولاد کو نہ چاہئے۔ کہ دماغ میں تکبر اور غرور اور تیزی لائے۔
(۲) تجھ کو اتنی تیزی اور سرکشی کے ساتھ۔ میں نہیں سمجھتا کہ تو خاک سے بنا ہے یا آگ سے۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ بنی آدم مرکب اضافی ہے۔ آدم کی اولاد۔ خاک زاد مٹی سے بنا ہوا۔ در سر

دماغ میں۔ کبر۔ تکبر۔ تندی تیزی۔ ترا تجھ کو۔ ضمیر منصوب متصل ہے۔ سرکشی نافرمانی کرنا۔ نہ پندارم پنداشتن سے واحد متکلم فعل مضارع ہے خیال نہیں کرتا ہوں۔ از آتش آگ سے پیدا شدہ۔ مطلب یہ ہے کہ انسان چونکہ مٹی سے بنا ہے اور مٹی کی خاصیت عجز وانکساری ہے لہٰذا انسان کو بھی چاہئے کہ اپنے آپ کو عاجز وکمتر سمجھے تکبر وغرور نہ کرے۔ اور شیطان آگ سے بنا ہے اور آگ کی خاصیت ترفع ہے اسی وجہ سے شیطان تکبر وغرور کرتا ہے۔ الحاصل اگر کوئی انسان غرور اور تکبر وسرکشی کرتا ہے تو یہ کہا جائیگا کہ تو انسان نہیں بلکہ شیطان ہے۔ کیونکہ یہ صفات شیطان ہی کی ہیں۔

قطعہ:۔ درخاکِ بیلقاں برسیدم بعابدے گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن
گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ یا ہرچہ خواندہٖ ہمہ در زیر خاک کن

ترجمہ:۔ (۱) میں بیلقاں کی سرزمین میں ایک عابد کے پاس پہونچا۔ میں نے عرض کیا میری تربیت کر کے مجھے جہالت سے پاک کر دیجئے۔

(۲) انھوں نے کہا کہ اے عالم جا اور مٹی کی طرح بردباری اختیار کر۔ یا تو نے جو کچھ پڑھا ہے وہ سب خاک میں دفن کر دے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ بیلقان ملک ایران کا ایک شہر ہے۔ رسیدم رسیدن سے واحد متکلم فعل ماضی مطلق ہے۔ میں پہونچا۔ بعابدے کی وحدت کے لئے ہے۔ یعنی ایک عابد کے پاس۔ برو ب زائد ہے۔ رفتن سے رو واحد حاضر فعل امر ہے۔ تو جا۔ تحمل باب تفعل کا مصدر ہے۔ بردبار۔ مطلب یہ ہے کہ جب اپنے پڑھے لکھے ہوئے پر عمل نہیں تو وہ علم ہی بیکار ہے لہٰذا ایسا علم اس لائق ہے کہ اس کو زمین کے نیچے دفن کر دیا جائے۔

حکمت:۔ بدخوئے بدستِ دشمنے گرفتارست کہ ہر جا کہ رود از چنگِ عقوبت او خلاص نیابد۔

ترجمہ:۔ بدخصلت آدمی ایک دشمن کے ہاتھ میں گرفتار ہے۔ جہاں کہیں بھی جائے گا تو اس کے عذاب کے ہاتھ سے نجات نہیں پائیگا۔

بیت:۔ اگر زدست بلا بر فلک رود بدخوی زدستِ خوئے بدِ خویش در بلا باشد

ترجمہ:۔ اگر بری خصلت والا بلا کے ہاتھ سے بچ کر آسمان پر بھی چلا جائے تو وہاں بھی اپنی عادتوں کی وجہ سے بلا میں رہے گا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ گرفتار قید۔ رود رفتن سے واحد غائب۔ فعل مضارع ہے۔ جائے گا۔ چنگ ف پنجہ۔ خلاص ع چھٹکارہ۔ نجات۔ نیابد یافتن سے واحد غائب فعل مضارع منفی ہے۔ نہیں پائیگا۔

مطلب یہ ہے کہ کوئی بدمزاج انسان اگر اپنی بدمزاجی سے بچنے کے لئے آسمان پر بھی چلا جائے تو اسکو وہاں بھی

نجات نہیں ملے گی۔

حکمت:۔ چوں بینی کہ در سپاہِ دشمن تفرقہ افتاد تو جمع باش واگر جمع شوند از پریشانی اندیشہ کن۔

ترجمہ:۔ جب تو دیکھے کہ دشمن کی فوج میں پھوٹ پڑ گئی ہے۔ تو اکٹھا رہ اور اگر وہ لوگ جمع ہو جائیں تو اپنی پریشانی کی فکر کر۔

قطعہ:۔ برو بادوستاں آسودہ بنشیں ــــ چو بینی در میانِ دشمناں جنگ
وگر بینی کہ باہم یک زبانند ــــ کماں را زہ کن و بر بارہ بر سنگ

ترجمہ:۔(۱) جا دوستوں کے ساتھ آرام سے بیٹھ۔ جب تو دشمنوں میں لڑائی دیکھے۔

(۲) اور اگر تو دیکھے سب متفق اور ایک زبان ہیں۔ تو کمان کو چلّہ پر چڑھالے اور قلعہ پر پتھر تیار رکھ۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ تفرقہ باب تفعیل سے جدائی، پھوٹ۔ جمع باش اطمینان سے بیٹھ جا۔ برو ب زائد ہے۔ رفتن سے رو۔ فعل امر ہے۔ تو جا۔ آسودہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ آرام و راحت۔ بنشیں ب زائد ہے۔ یک زبانند متفق ہو جائیں۔ بر بارہ قلعہ پر، بر سنگ میں لفظ بر بردن سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔ تو اٹھا لے جا۔ مطلب یہ ہے کہ جب دشمن کے درمیان آپس میں پھوٹ پڑ جائے تو دوسرے کو خطرے کا اندیشہ نہیں رہتا ہے۔ لیکن جب سب ایک زبان (متحد) ہو جائیں۔ تو خطرے کی فکر کرنی چاہئے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ تم پر حملہ کر دے لہٰذا اس کے دفاع کے لئے آلاتِ حرب جمع کر لو۔

حکمت:۔ دشمن چو از ہمہ حیلتے فرو ماند سلسلۂ دوستی بجنباند آنگہ بدوستی کارہائے کند کہ ہیچ دشمن نتواند کرد سرِ مار بدستِ دشمن کوب کہ از اِحدی الحُسنَیین خالی نہ شد اگر ایں غالب آمد مار کشتی واگر آں از دشمن رستی۔

ترجمہ:۔ دشمن جب سب حیلوں سے عاجز ہو جاتا ہے تو دوستی کی زنجیر ہلاتا ہے۔ اور اس دوستی کے وقت میں ایسے ایسے کام کر لیتا ہے جو کوئی دشمن نہیں کر سکتا۔ سانپ کا سر دشمن کے ہاتھ کچلوا دے کیونکہ یہ دو خوبیوں میں سے ایک سے خالی نہ ہوگا۔ اگر یہ غالب آگیا تو تو نے سانپ کو مار ڈالا۔ اور اگر وہ غالب آگیا تو تو نے دشمن سے نجات پائی۔

فرد ؎ بروزِ معرکہ ایمن مشو ز خصمِ ضعیف ــــ کہ مغزِ شیر بر آرد چو دل ز جاں بر داشت

ترجمہ:۔ لڑائی کے دن کمزور دشمن سے بے خوف مت ہو۔ کیونکہ جب جان سے ہاتھ دھولے گا تو شیر کا مغز نکال لے گا۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ حیلت تدبیر۔ مکر۔ جمع حِیَل۔ فرو ماند فرو ماندن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔

... واحد غائب فعل مضارع ہلاتا ہے۔ اگر ... اس وقت دوستی کی وجہ سے
عاجز ہو جاتا ہے۔ ... واحد ... دشمن اولی۔ دشمن ... کو ... سے واحد غائب فعل
کار ... بہت سے کام آتا ہے۔ مار کی جمع ہے۔ ... کا ... سے واحد غائب فعل
مضارع منفی ہے۔ نہیں کاٹتا ہے۔ سر مار سانپ کا سر۔ کوب کوبیدن سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ کچل دے۔
واحدی اگر ... مساوین حالت بری میں ہے مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے حسن کا تثنیہ ہے دو خوبیاں۔ مطلب یہ
ہے کہ سانپ کا سر دشمن کے ہاتھ میں کچلوانے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اگر دشمن غالب آ جائے تو ایک دشمن
یعنی سانپ کو تو نے مار دیا۔ اور اگر سانپ اس کو ڈس لے اور دشمن ختم ہو جائے تو تو دشمن کی شرارتوں سے بچ گیا۔
روز معرکہ لڑائی کے دن۔ مغز شیر مرکب اضافی ہے۔ شیر کا مغز۔ بر آرد نکال لیگا۔ دل ز جاں برداشت
وہ شخص ہو جنگ سے دل برداشتہ اور مایوس ہو جائے۔ برداشت برداشتن سے واحد غائب فعل ماضی مطلق ہے
اس نے اٹھالیا۔ یعنی جب دشمن جان سے ہاتھ دھو لیتا ہے تو پھر کچھ نہیں دیکھتا کہ کون ہے سب کو قتل کرنے کے
در پے ہو جاتا ہے لہذا کمزور دشمن سے بھی بے خوف نہ ہونا چاہئے۔

حکمت:۔ خبرے کہ دانی دل بیازارد تو خاموش باش تا دیگرے بیارد۔

ترجمہ:۔ جس خبر کے بارے میں تو جانتا ہے کہ وہ کسی کے دل کو تکلیف پہونچائیگی۔ تو خاموش رہ تاکہ دوسرا
آدمی وہ خبر پہونچائے۔
حل الفاظ و مطلب:۔ خبرے ی تنکیر کے لئے ہے۔ خبر ع کسی کی بات۔ کوئی بات۔ کوئی معاملہ۔
بیازارد آزاریدن سے واحد غائب۔ فعل مضارع ہے تکلیف پہونچائیگی۔ بیارد آوردن سے واحد غائب فعل
مضارع ہے۔ لاتا ہے یا لائے گا۔
مطلب یہ ہے کہ جس خبر میں لوگوں کا دل دُکھتا ہو ایسی بات بیان نہیں کرنی چاہئے۔

فرد ۔ بلبلا مژدۂ بہار بیار خبر بد بہ بوم شوم گذار

ترجمہ:۔ اے بلبل بہار کی خوشخبری سنا۔ بری خبر منحوس اُلو کے لئے چھوڑ دے۔
حل الفاظ و مطلب:۔ بلبلا کے اخیر میں الف ندا کے لئے ہے۔ اے بلبل۔ مژدہ ف خوشخبری۔ بیار امر
کا صیغہ ہے۔ تو لا۔ خبر بد مرکب توصیفی ہے۔ بُری خبر۔ بوم ف اُلو۔ شوم منحوس۔ بوم شوم مرکب
توصیفی ہے۔ بُری خبر۔ گذار گذاشتن سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ تو چھوڑ دے۔ مطلب یہ ہے کہ ایسی خبر بیان
کر جو دل کے لئے باعث راحت ہو۔ بُری خبر بیان نہیں کرنی چاہئے اس لئے کہ اس سے دل رنجیدہ ہوتا ہے۔

نکتہ:۔ پادشاہ را بر خیانت کسے واقف مگرداں مگر آنگہ کہ بر قبول کلی واثق باشی وگرنہ بہلاک خود سعی می کنی۔

ترجمہ:۔ بادشاہ کو کسی شخص کی خیانت کی اطلاع نہ دے مگر جس وقت کہ تجھے اس بات کے قبول ہونے پر مکمل

بھروسہ ہو ورنہ تو تو اپنے ہلاک کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ برخیانت کسی کی خیانت پر۔ واقف اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ باخبر ہونا۔ مطلع ہونا۔ مگرداں نہی حاضر کا صیغہ ہے۔ نہ دے۔ آنگہ جس وقت۔ کلی واثق پورا بھروسہ۔ واثق ضرب سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ ہلاک ع برباد کرنا۔ تباہ کرنا۔

مطلب یہ ہے کہ کسی کی خیانت پر بادشاہ کو اسی وقت خبردار کر جب کہ تجھے پوری امید و بھروسہ ہو کہ بادشاہ میری خبر سن کر کاروائی کرے گا۔ ورنہ تو پھر اسی خائن کے ہاتھ مارا جائیگا۔

مثنوی :۔ بسیچ سخن گفتن انگاہ کن که بینی که درکار گیرد سخن
کمال ست در نفس انساں سخن تو خود را بہ گفتار ناقص مکن

ترجمہ :۔ (۱) بات کرنے کا ارادہ اس وقت کر۔ جب تو یہ دیکھ لے کہ بات اثر کرے گی۔

(۲) انسان کی ذات میں گویائی ایک کمال ہے۔ تو بات کہہ کر اپنے آپ کو ناقص ثابت مت کر۔

حل الفاظ و مطلب :۔ بسیچ ف ارادہ۔ سخن گفتن بات کہنا۔ آنگاہ اس وقت۔ ناقص ع ادھورا۔ نامکمل۔ مطلب یہ ہے کہ موقع محل دیکھکر بات کرنی چاہئے چونکہ قوت تکلم انسان کے اندر ایک کمال ہے۔ لہذا اس کو بر محل استعمال کرنا چاہئے۔ جب دیکھے کہ میری بات لوگوں میں اثر کرے گی تو کہے ورنہ خاموش رہے۔

پند :۔ ہر کہ نصیحت خود رائے میکند او خود بہ نصیحت گری محتاج است۔

ترجمہ :۔ جو شخص خود رائے کو نصیحت کرتا ہے۔ وہ خود کسی نصیحت کرنے والے کا محتاج ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ خود رائے اپنی رائے پر عمل کرنے والا۔ نصیحت گری نصیحت کرنے والا۔ محتاج ضرورت مند۔ مطلب یہ ہے کہ چونکہ وہ نصیحت ایسے شخص کو کر رہا ہے جو اسکی نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھائے گا اس لئے ایسا ناصح خود کسی دوسرے نصیحت کرنے والے کا محتاج ہے۔

پند :۔ فریب دشمن مخور و غرور مداح مخر کہ ایں دام زرق نہادہ است و آں دامن طمع کشادہ۔

ترجمہ :۔ دشمن کا فریب مت کھا۔ اور تعریف کرنے والے کا غرور دھوکہ مت خرید۔ اس لئے کہ اس نے مکاری کا جال بچھار کھا ہے۔ اور اس نے لالچ کا دامن پھیلا رکھا ہے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ غرور دھوکہ۔ مداح ع مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت زیادہ تعریف کرنے والا۔ مخر خریدنا سے نہی حاضر ہے۔ مت خرید۔ دام ف جال۔ پھندا۔ زرق فریب۔ مکر۔ دام زرق مرکب اضافی ہے۔ مکر کا جال۔ نہادہ رکھا ہوا ہے۔ دامن طمع مرکب اضافی ہے۔ لالچ کا دامن۔ دامن ف آنچل۔ طمع عربی۔ لالچ۔ باب فتح سے آتا ہے۔ کشادہ ف اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ پھیلایا ہوا۔

پند :۔ احمق را ستایش خوش آید چوں لاشہ کہ در کعبش دمے فربہ نماید۔

ترجمہ:۔ بے وقوف آدمی کو تعریف اچھی معلوم ہوتی ہے۔ جیسے مرے ہوئے جانور کی لاش کہ اس کے ٹانگوں میں پھونک بھرنے سے موٹی معلوم ہوتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ ستائش ف تعریف۔ لاشہ مذبوح جانور۔ دمے دمیدن سے۔ پھونک بھرنا۔ کعبش اس کا ٹخنا۔ فربہ ف موٹا۔ اپنی تعریف وہی پسند کرتا ہے جو کم عقل ہو عقلمند کبھی بھی اپنی تعریف پسند نہیں کرتا۔ جیسے مذبوح جانور کے ٹانگوں میں جب پھونک بھری جاتی ہے تو وہ موٹا معلوم ہوتا ہے۔ قصابوں کی عادت ہے کہ دوکان میں جب گوشت کو سجاتے ہیں تو کٹی ہوئی ران میں ہڈی کی طرف سے پھونک بھر دیتے ہیں جس سے وہ ران پھول کر موٹی معلوم ہوتی ہے ایسے ہی بے وقوف اپنی تعریف سے خوش ہو کر اچھلنے لگتا ہے۔

قطعہ:۔

الا تا نشنوی مدح سخنگوی — کہ اندک مایہ نفعے از تو دارد

اگر روزے مرادش بر نیاری — دو صد چنداں عیوبت بر شمارد

ترجمہ:۔ (۱) خبردار ہرگز اس تعریف کرنیوالے کی تعریف مت سن۔ جو تجھ سے تھوڑے سے نفع کی امید رکھتا ہے۔ (۲) اگر کسی دن تو اس کا مقصد پورا نہ کرے گا۔ تو وہ تیرے دو سو عیب شمار کرنے لگے گا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ اَلا حرف تنبیہ ہے جو متنبہ کرنے کے لئے لایا جاتا ہے۔ نشنوی مت سن۔ مدح ع تعریف۔ مایہ ف پونجی۔ اصل مادہ۔ مقدار۔ امید۔ از تو تجھ سے۔ روزے ی تنکیر اور وحدت دونوں کے لئے ہو سکتی ہے۔ مرادش اس کی مراد۔ دو صد دو سو۔ عیوبت تیرے عیوب۔ ت ضمیر مرفوع متصل ہے۔ شمارد شمار کرے گا۔ مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جو تعریف کر کے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے نرغے میں مت آؤ۔ اس لئے کہ جب تم اس کا مقصد پورا نہیں کروگے تو وہ تیری برائیاں بیان کرنے لگے گا۔

حکمت:۔ متکلم را تا کسے عیب نگیرد سخنش صلاح نہ پذیرد۔

ترجمہ:۔ بات کہنے والے کا کوئی عیب جب تک پکڑا نہ جائے تو اس کی بات درستگی کو قبول نہیں کرتی۔

حل الفاظ و مطلب:۔ متکلم بات تفعل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے بات کرنے والا۔ کسی کوئی۔ صلاح ع درستگی۔ نپذیرد پذیر فتن سے واحد غائب فعل مضارع منفی ہے۔ قبول نہیں کرتی۔

مطلب:۔ مقرر اور تقریر کرنے والے پر جب تک اعتراض نہیں کیا جاتا تو اس کی بات خوشنما معلوم ہوتی ہے لیکن درستگی اور اصلاح قبول نہیں کرتی۔ یہ تو اسی وقت ہوگا جب کہ اس کے عیوب پر گرفت کی جائے اس کی غلطی پر اس کو تنبیہ کی جائے تب ہی بات قابل صلاح ہوتی ہے۔

شعر:۔

مشو غرہ بر حسن گفتار خویش — بہ تحسین نادان و پندار خویش

ترجمہ:۔ اپنی اچھی گفتگو پر مغرور نہ ہو۔ نادان کی تعریف اور اپنے غرور کی وجہ سے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ غرہ ف مغرور۔ حسن ع خوبی، اچھائی۔ یہ ترکیب میں مضاف ہے۔ تحسین ع

باب تفعیل سے ہے۔ اچھائی بیان کرنا۔ خوبیاں بیان کرنا۔ نادان نا حرف نفی اور دان سے مرکب ہے۔ دان اسم فاعل ہے۔ جاننے والا۔ پندار ف بڑائی۔ مطلب یہ ہے کہ ناسمجھ انسان کی تعریف اور اپنے اس خیال پر کہ میرا کلام بہت سی خوبیوں کا حامل ہے غرور و تکبر مت کر۔

حکمت:۔ ہمہ کس را عقلِ خود بکمال نماید و فرزندِ خود بجمال۔

ترجمہ:۔ سب آدمیوں کو اپنی عقل کامل اور اپنی اولاد خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ ہمہ ف سب، تمام۔ عقل ع جمع عقول۔ سمجھ۔ فرزند ف لڑکا۔ بیٹا۔ جمال ع خوبصورت۔ حسین۔ مطلب واضح ہے۔

﴿نظم﴾

یکے جہود و مسلماں مناظرہ کردند — چنانکہ خندہ گرفت از نزاعِ ایشانم
بطنز گفت مسلماں گر ایں قبالۂ من — درست نیست خدایا جہود میرانم
جہود گفت بتوریت میخورم سوگند — وگر خلاف بود ہمچو تو مسلمانم
گر از بسیطِ زمیں عقل منعدم گردد — بخود گماں نبرد ہیچکس کہ نادانم

ترجمہ:۔ (۱) ایک یہودی اور مسلمان نے آپس میں بحث و مباحثہ کیا۔ اس طرح پر کہ مجھے ان کے جھگڑے سے ہنسی آگئی۔

(۲) مسلمان نے طنزیہ کہا کہ اگر یہ میری دستاویز۔ صحیح نہیں ہے تو اے خدا میں یہودی ہو کر مروں۔

(۳) یہودی نے کہا کہ میں توریت کی قسم کھاتا ہوں۔ اور اگر معاملہ اسکے خلاف ہو تو میں تیری طرح مسلمان ہو جاؤں

(۴) اگر دنیا کے فرش سے عقل بالکل معدوم ہو جائے۔ تب بھی کوئی آدمی اپنے آپ کو نادان نہ سمجھے گا۔

حلّ الفاظ:۔ جہود یہودی۔ مسلمان اطاعت گذار۔ مذہب اسلام کا پابند۔ بطنز طنزیہ طور پر۔ غصہ سے۔ قبالہ دستاویز کاغذ۔ خدایا الف ندا کے لئے ہے۔ اے خدا۔ میرانم مردن سے واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ توریت ایک آسمانی کتاب ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتری تھی۔ سوگند سین کے فتحہ کے ساتھ۔ فارسی لفظ ہے۔ قسم، قول، عہد۔ ہمچو تو تیری طرح۔ بسیط فرش۔ کشادہ۔ منعدم ختم ہونا۔ اٹھ جانا۔ اس نظم کا خلاصہ یہ ہے کہ اپنی عقل بڑی سمجھنے کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ یہودیت پر مرنے کی قسم کھا رہا ہے۔

حکمت:۔ دہ آدمی بر سفرہ بخورند و دو سگ بر مردارے بہم بسر نبرند حریص بجہانے گرسنہ و قانع بنانے سیر حکما گفتہ اند درویشی بقناعت بہ از توانگری بہ بضاعت۔

ترجمہ:۔ دس آدمی ایک دستر خوان پر کھا سکتے ہیں، اور دو کتے ایک مردار پر مل کر گزارہ نہیں کر سکتے۔ حریص

کرنے والا پوری دنیا پاکر بھی بھوکا ہے اور قناعت کرنے والے کا ایک روٹی سے پیٹ بھرا ہوا ہے۔ عقلمندوں نے کہا ہے کہ قناعت کے ساتھ فقیری اس مالداری سے بہتر ہے جو لالچ کے ساتھ ہو۔

حل الفاظ و مطلب:۔ دہ ف دس۔ سفرہ دستر خوان۔ مرداری اس میں ی وحدت کے لئے ہے۔ ایک مردار۔ بجم ف ال کر۔ بسر ف گذارا۔ گرسنہ گ کے ضمہ اور سین کے فتحہ کے ساتھ۔ بھوکا۔ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ قانع ج اسم فاعل۔ قناعت کرنے والا۔ بضاعت ج پونجی۔ روپیہ۔ پیسہ۔

مطلب یہ ہے کہ قناعت کی وجہ سے تو دس آدمی ایک دستر خوان پر کھا سکتے ہیں لیکن چونکہ کتوں کے اندر قناعت نہیں ہوتی اسلئے دو کتے ایک مردار پر گزارہ نہیں کر سکتے۔ اور لڑتے مرتے ہیں۔ فقیر آدمی ایک سوکھی روٹی کھا کر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔ اور کسی کھانے کی خواہش نہیں کرتا۔ لیکن لالچی آدمی ایسا ہے کہ اس کی آنکھوں کو روئے زمین کی نعمتیں بھی پر نہیں کر سکتیں۔ لہٰذا اگر مالداری کے ساتھ قناعت ہو تب تو خیر ہے ورنہ ہمیشہ بے چین ہی رہنا پڑے گا۔

شعر:۔ رودۂ تنگ بیک نانِ تہی پر گردد　　نعمتِ روئے زمیں پر نکند دیدۂ تنگ

ترجمہ:۔ تنگ آنت ایک روکھی روٹی سے بھر جائیگی۔ دنیا بھر کی نعمت حرص کی آنکھ کو پر نہیں کر سکتی۔

حل الالفاظ:۔ رودہ آنت۔ رودۂ تنگ مرکب توصیفی ہے۔ تنگ آنت۔ تہی خالی۔ روکھی، سوکھی۔ پر ف بھرنا۔ دیدۂ تنگ تنگ آنکھ۔ کوتاہ نظر لالچ کی نگاہ۔

مثنوی:۔ پدر چوں دورِ عمرش منقضی گشت　　مرا ایں یک نصیحت کرد و بگذشت
کہ شہوت آتش ست از وے بپرہیز　　بخود بر آتش دوزخ مکن تیز
دراں آتش نداری طاقتِ سوز　　بصبر آبے بریں آتش زن امروز

ترجمہ:۔ (۱) والد بزرگوار کی جب زندگی کا زمانہ پورا ہو گیا۔ تو انہوں نے مجھ کو یہ ایک نصیحت فرمائی اور (دنیا سے) چلے گئے۔

(۲) کہ شہوت ایک آگ ہے اس سے پرہیز کر اپنے اوپر دوزخ کی آگ تیز نہ کر۔

(۳) اس آگ میں تو جلنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ تو صبر کا پانی اس آگ پر آج ہی چھڑک دے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ دور زمانہ۔ جمع ادوار۔ منقضی باب انفعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ پورا ہونا۔ شہوت خواہش نفسانی وغیرہ۔ جمع شہوات۔ سوز ف جلنا۔ طاقتِ سوز مرکب اضافی ہے۔ جلنے کی طاقت۔ شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد بزرگوار کی جب وفات کا وقت آپہنچا تو انہوں نے مجھ کو ایک نصیحت فرمائی۔ اور اس عالم سے عالم بقاء کی طرف رحلت فرمائی۔ نصیحت یہ تھی کہ اے فرزند یہ یاد رکھ کہ شہوت آگ ہے لہٰذا اگر شہوت میں مبتلا ہو گے تو گویا کہ دوزخ کی آگ کو تیز کر رہے ہو اور وہ آگ ایسی ہے کہ اس میں جلنے کی کسی کے اندر طاقت نہیں لہٰذا جب تجھے اللہ نے عقل و تمیز دی ہے اور تو اس شہوت سے پرہیز کر کے آگ کو بجھا سکتا ہے تو آج ہی بجھا دے۔

پند:۔ ہر کہ در حال توانائی نکوئی نکند در وقتِ ناتوانی سختی بیند۔

ترجمہ:۔ جو شخص قوت و توانائی کے زمانے میں نیکی نہیں کرتا۔ تو وہ کمزوری کے زمانے میں مصیبت و سخت تکلیف اٹھائیگا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ در حال توانائی مرکب اضافی ہے۔ طاقت وجوانی کے زمانے میں۔ نیکوی نیکی۔ سختی پریشانی۔ تکلیف۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص جوانی اور خوش حالی میں کسی کی مدد نہیں کرتا وہ بدحالی اور بڑھاپے کے وقت سخت تکالیف اور مصیبتیں جھیلے گا اور کوئی اس کی مدد نہیں کرے گا۔

شعر:۔ بد اختر تر از مردم آزار نیست ۔۔۔ کہ روزِ مصیبت کسش یار نیست

ترجمہ:۔ ظالم سے زیادہ کوئی بدنصیب نہیں۔ کہ اس کا مصیبت کے زمانے میں کوئی یار و مددگار نہیں۔

حل الفاظ:۔ بداختر بہت زیادہ بدنصیب۔ تر ف زیادہ۔ اختر ف ستارہ۔ نصیب۔ آزار اسم فاعل ہے تکلیف پہنچانے والا۔ روز مصیبت مرکب اضافی ہے۔ مصیبت کا دن۔ یار ف مددگار۔ دوست۔

حکمت:۔ ہر چہ زود بر آید دیر نپاید۔

ترجمہ:۔ جو چیز جلد حاصل ہو جاتی ہے۔ وہ دیر تک نہیں ٹھہرتی۔

قطعہ:۔ خاک مشرق شنیدہ ام کہ کنند ۔۔۔ بچہل سال کاسۂ چینی
صد بروزے کنند در مردشت ۔۔۔ لاجرم قیمتش ہمی بینی

ترجمہ:۔ (۱) میں نے سنا ہے کہ مشرق کی سرزمین میں۔ چالیس سال میں چینی مٹی کا برتن بناتے ہیں۔
(۲) اور مردشت شہر میں ایک دن میں سو پیالے بناتے ہیں۔ یقیناً تم اس کی قیمت (میں تفاوت) دیکھتے ہو۔

حل الفاظ و مطلب:۔ زود جلدی۔ بر آید نکل آتا ہے۔ آتی ہے۔ نپاید پائیدن سے واحد غائب فعل مضارع منفی ہے۔ دیر تک نہیں ٹھہرتی۔ خاک مشرق مشرق کی سرزمین۔ اس سے مراد ملک چین ہے اس لئے کہ وہ تمام ملکوں سے مشرق کی طرف واقع ہے۔ اور خاک کے متعلق معلوم نہیں کہ وہ مصنوعی ہوتی ہے اور کسی پتھر وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے یا وہاں کی مٹی مراد ہے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم مؤلفہ مولانا عبدالباری آسی) بچہل سال چالیس سال میں۔ کاسہ پیالہ۔ مردشت ایک شہر کا نام ہے۔ لاجرم یقیناً مطلب یہ ہے کہ جب وہ چالیس سال میں ایک برتن بناتے ہیں اور مردشت کے باشندے ایک دن میں سو بناتے ہیں تو دونوں کی قیمت میں یقیناً فرق ہوگا۔ لہٰذا چینی کے پیالے کی قدر و قیمت بھی زیادہ ہوگی بمقابلہ پیالہ مردشت کے۔

قطعہ:۔ مرغک از بیضہ بروں آید و روزی طلبد ۔۔۔ آدمی زادہ ندارد خرد و عقل و تمیز
آنکہ ناگاہ کسے گشت بچیزے نرسید ۔۔۔ ویں بتمکین و فضیلت بگذشت از ہمہ چیز
آبگینہ ہمہ جایابی از اں بیحمل ست ۔۔۔ لعل دشوار بدست آید از انست عزیز

ترجمہ:۔(۱) مرغی کا بچہ انڈے سے باہر نکلتا ہے اور روزی تلاش کرنے لگتا ہے۔ اور آدمی کا بچہ اس وقت عقل و ہوش و تمیز بھی نہیں رکھتا۔

(۲) وہ یکایک ہوشیار ہو گیا تو کسی درجہ پر نہ پہونچا۔ اور یہ خودداری اور فضیلت میں تمام چیزوں سے آگے بڑھ گیا۔

(۳) شیشہ تم کو تو ہر جگہ ملتا ہے اس وجہ سے بے قدر ہے۔ لعل مشکل سے ہاتھ آتا ہے۔ اس وجہ سے وہ پیارا ہے۔

حل الفاظ و تشریح:۔ مرغک ف چوزہ۔ بیضہ ع انڈا۔ طلبد طلبیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے تلاش کرتا ہے۔ ڈھونڈتا ہے۔ آدمی زادہ آدمی کا جنا ہوا۔ تمیز ع جدائی۔ دو چیزوں کے درمیان فرق کر دینا ہے۔ آبگینہ شیشہ۔ تمکین ع جگہ دینا۔ یابی یافتن سے واحد حاضر فعل مضارع۔ تو پاتا ہے یا تم کو ملتا ہے۔ ازاں ست اسی وجہ سے۔ عزیز ع پیارا۔

قطعہ کا حاصل یہ ہے کہ جو چیز جلدی حاصل ہوتی ہے وہ دیر تک باقی نہیں رہتی۔ جیسے مرغی کا چوزہ انڈے سے باہر نکلتے ہی اپنی روزی تلاش کرنے لگتا ہے حالانکہ ایسے وقت انسان کے بچہ کو عقل و ہوش و تمیز بھی نہیں ہوتی۔ لیکن مرغی کا چوزہ جلدی بڑا تو ہو گیا مگر کوئی مرتبہ حاصل نہ کر سکا۔ اور یہ انسان کا بچہ تمام جنات و ملائکہ سے سبقت لے گیا اور بلند مرتبہ حاصل کیا۔ اسی طرح جو چیزیں ہر جگہ دستیاب ہوں اس کی کوئی وقعت و قدر نہیں ہوتی ہے جیسے شیشہ لیکن جو مشقت و پریشانی سے ہاتھ آتی ہیں وہ بہت ہی محبوب ہوتیں ہیں جیسے لعل۔

حکمت:۔ کارہا بہ صبر بر آید و مستعجل بسر در آید

ترجمہ:۔ بہت سے کام صبر سے نکلتے ہیں اور جلدی کرنے والا سر کے بل گرتا ہے۔

مثنوی:۔

بچشم خویش دیدم در بیاباں	کہ آہستہ سبق برد از شتاباں
سمندِ بادپا از تک فرو ماند	شترباں ہمچناں آہستہ میراند

ترجمہ:۔(۱) میں نے جنگل میں اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ آہستہ چلنے والا تیز چلنے والے پر سبقت لے گیا۔

(۲) تیز چلنے والا گھوڑا دوڑنے سے عاجز ہو گیا۔ اور اونٹ والا ویسے ہی آہستہ آہستہ ہانکتا رہا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ بہ صبر صبر سے۔ مستعجل باب استفعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جلدی کرنے والا۔ بسر ف سر کے بل۔ بچشم خویش اپنی آنکھ سے۔ چشم کی جمع چشمہا اور چشمان آتی ہے۔ سبق سبقت۔ برد بردن سے واحد غائب فعل ماضی ہے۔ لے گیا۔ شتاباں دوڑنے والے۔ تیز رفتار۔ سمند ف سین اور میم کے فتحہ کے ساتھ۔ زردی مائل گھوڑا۔ بادپا ف تیز چلنے والا۔ تک ف دوڑنا۔ بھاگنا۔ شترباں ف اونٹ ہانکنے والا۔ میراند راندن سے ماضی استمراری ہے۔ ہانک رہا تھا۔

مطلب یہ ہے کہ جلدی کرنا اچھا نہیں بلکہ سوچ سمجھ کر انسان کو قدم اٹھانا چاہئے جو جلدی کرتا ہے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتا۔ چنانچہ شیخ سعدیؒ نے بیان فرمایا ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا کہ آہستہ

چلنے والا تیز رفتار پر سبقت لے گیا۔ تیز رفتار گھوڑا چلنے سے عاجز ہو گیا یعنی تھوڑی دور چل کر تھک گیا اور منزل مقصود تک نہ پہنچ سکا۔ اور شتربان کا اونٹ آہستہ آہستہ چل کر منزل تک پہنچ گیا۔

پند:۔ نا داں را بہ از خاموشی نیست واگر ایں مصلحت بدانستے ناداں نبودے۔

ترجمہ:۔ نادان کے لئے چپ رہنے سے بہتر کوئی بات نہیں۔ اور اگر تو یہ مصلحت جان لیتا تو نادان نہ رہتا۔

قطعہ:۔
چوں نداری کمال فضل آں بہ | کہ زباں در دہاں نگہداری
آدمی را زباں فضیحہ کند | جوزِ بےمغز را سبکساری

ترجمہ:۔ (۱) جب تو فضل و کمال نہیں رکھتا تو تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ زبان کو منہ میں محفوظ رکھے۔
(۲) آدمی کو زبان رسوا کرتی ہے۔ اور بے مغز آخروٹ کو اس کا ہلکا پن۔

حلِ الفاظ:۔ نادان را بے وقوف کے واسطے۔ نگہداری نگہداشتن سے واحد حاضر فعل امر ہے تو محفوظ رکھ۔ فضیحہ ع رسوا۔ ذلیل۔ جَوْز ع آخروٹ۔ بےمغز بغیر گودا والا۔ سبک ہلکا۔ سبکساری ہلکا پن۔

مطلب یہ ہے کہ جو آدمی جاہل و ناداں ہے اور کسی چیز سے واقف نہیں تو اس سلسلے میں اس کے لئے خاموشی ہی بہتر ہے بسا اوقات اگر بغیر علم کے کوئی بات کہے گا تو اسی زبان کی وجہ سے اس کو رسوا ہونا پڑے گا۔ اور اس کی وقعت لوگوں کی نظروں سے گر جائیگی۔ جیسا کہ بغیر گودا والا آخروٹ کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔

ابیات:۔
خرے را ابلہے تعلیم میداد | برو بر صرف کردے سعی دائم
حکیمے گفتش اے ناداں چہ کوشی | دریں سودا بترس از لوم لائم
نیاموزد بہائم از تو گفتار | تو خاموشی بیاموز از بہائم

ترجمہ:۔ (۱) ایک گدھے کو ایک بیوقوف تعلیم دے رہا تھا۔ اور اس پر اپنی مسلسل کوشش صرف کر رہا تھا۔
(۲) ایک عقلمند نے اس سے کہا اے نادان تو کیا کوشش کرتا ہے۔ اس معاملہ میں تو ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈر۔
(۳) چوپایہ تجھ سے بولنا نہیں سیکھ سکتا۔ البتہ تو چوپایوں سے چپ رہنا سیکھ لے۔

ایضاً:۔
ہر کہ تامل نہ کند در جواب | بیشتر آید سخنش ناصواب
یا سخن آرای چو مردم بہوش | یا بنشیں ہمچو بہائم خموش

ترجمہ:۔ (۱) جو شخص جواب دینے میں غور و فکر نہیں کرتا۔ تو اس کی اکثر باتیں بیکار اور غلط ہوتی ہیں۔
(۲) تو یا تو آدمیوں کی طرح ہوش سے بات کو آراستہ کر۔ یا چوپایوں کی طرح خاموش بیٹھ۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ خری میں ی وحدت کے لئے ہے اسی طرح ابلہی میں یعنی ایک گدھا۔ اور ایک بے

بیوقوف۔ تعلیم ج باب تفعیل سے ہے۔ سکھانا۔ میداد دادن سے ماضی استمراری ہے دے رہا تھا۔ نمود اس پر
می دائم مرکب توصیفی ہے۔ مسلسل اور لگاتار کوشش۔ کوشی کوشیدن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے۔ تو
کوشش کر رہا ہے۔ سودا معاملہ۔ بترس ب زائد ہے۔ ترس ترسیدن سے امر حاضر ہے تو ڈر۔ از لوم لائم
مرکب اضافی ہے۔ ملامت کرنے والے کی ملامت سے۔ نیاموزد آموزیدن سے واحد غائب فعل مضارع منفی۔
وہ نہیں سیکھے گا۔ بہائم ج بہیمۃ کی جمع ہے۔ چوپایہ۔ بیاموز واحد حاضر فعل امر ہے تو سیکھ لے۔ اور شروع میں
ب زائد ہے۔ ناصواب ایسی بات جو درست نہ ہو۔ یعنی غلط بات۔ خلاصہ یہ ہے کہ انسان کو اپنی عقل سے کام
لینا چاہئے۔ بے سوچے سمجھے کچھ کہنا یا کوئی کام کرنا بے وقوفی کی علامت ہے۔

پند:۔ ہر کہ با دانا تر از خود جدل کند تا بدانند کہ داناست بدانند کہ نادان ست۔

ترجمہ:۔ جو شخص اپنے سے زیادہ عقلمند سے جھگڑا کرتا ہے تاکہ لوگ اس کو عقلمند جانیں۔ تو لوگ سمجھ لیتے ہیں
کہ (یہ) بے وقوف ہے۔

فرد ؎ چوں در آمد مہ از توئی بسخن — گرچہ بدانی اعتراض مکن

ترجمہ:۔ جب تجھ سے کوئی بات کرنے میں بہتر ہو۔ تو اگرچہ تو جانتا ہے اعتراض نہ کر۔

حل الفاظ و مطلب:۔ با داناتر زیادہ جاننے والا۔ جدل ج بلا وجہ کی بحث۔ کٹ حجتی مہ میم کے کسرہ کے
ساتھ۔ بزرگ، سردار، بڑا آدمی۔ گرچہ بدانی یہ جملہ شرطیہ ہے۔ اعتراض مکن جملہ جزائیہ ہے۔ اعتراض باب
افتعال سے ہے۔ اشکال کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ جو آدمی اپنے آپ کو بڑا تصور کرانے کے لئے اپنے سے زیادہ
عقلمندوں سے الجھتا ہے تو لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ بے وقوف ہے۔ اس لئے جب دیکھو کہ ہم سے بڑا کوئی گفتگو
کر رہا ہے تو وہاں یہ مت کہو کہ ہم زیادہ حقدار ہیں کہ یہاں تقریر و وعظ کریں۔

حکمت:۔ ہر کہ با بداں نشیند نکوئی نہ بیند۔

ترجمہ:۔ جو شخص بروں کی صحبت میں بیٹھتا ہے وہ کبھی نیکی نہیں دیکھتا ہے۔

ابیات:۔

گر نشیند فرشتہ با دیو — وحشت آموزد و خیانت و ریو

از بداں جز بدی نیاموزی — نکند گرگ پوستیں دوزی

ترجمہ:۔ (۱) اگر فرشتہ دیو کی صحبت میں بیٹھے۔ تو وحشت، خیانت اور مکر سیکھے گا۔

(۲) برے لوگوں سے سوائے برائی کے تو کوئی بات نہ سیکھے گا۔ کیونکہ بھیڑیا پوستین نہیں سی سکتا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ گرگ بھیڑیا۔ دوزے دوزیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے سیتا ہے۔
پوستین یہ لفظ مذکر و مونث دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ کھال کا کوٹ۔ چمڑے کا چغہ۔ مطلب یہ ہے کہ آدمی
کتنا ہی پاکباز ہو لیکن ماحول کے اثر سے وہ متاثر ہو جاتا ہے۔

پند۔ مردماں را عیبِ نہانی پیدا مکن کہ مر ایشاں را رسوائی و خود را بے اعتماد۔

ترجمہ۔ لوگوں کے چھپے ہوئے عیب ظاہر نہ کر کیونکہ خاص طور پر تو ان لوگوں کو ذلیل کرے گا۔ اور اپنے آپ کو بے اعتبار کرے گا۔

پند۔ ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بداں ماند کہ گاؤ راند و تخم نیفشاند از تن بیدل طاعت نیاید و پوستِ بے مغز بضاعت را نشاید نہ ہر کہ در مجادلت چست در معاملت درست۔

ترجمہ:۔ جس شخص نے علم سیکھا اور اس پر عمل نہیں کیا اس کی مثال اس طرح جان کہ ہل چلاتا ہے اور بیج نہیں بکھیرتا۔ بیدل جسم سے عبادت نہیں ہو سکتی۔ اور چھلکا بغیر مغز کے پونجی کے لائق نہیں ہے۔ جو لڑنے میں چالاک ہے یہ ضروری نہیں کہ وہ معاملہ میں بھی ٹھیک ہو۔

حل الفاظ و مطلب:۔ عیب نہانی موصوف صفت ہے۔ چھپے ہوئے عیب۔ پیدا ف ظاہر۔ ایشاں را ف ان لوگوں کو۔ راند راندن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ ہانکتا ہے۔ چلاتا ہے۔ گاؤ راند ہل چلاتا ہے۔ تخم ف بیج۔ نیفشاند افشاندن سے واحد غائب فعل مضارع منفی ہے نہیں ڈالتا ہے، نہیں بکھیرتا ہے۔ از تن بیدل طاعت نیاید وہ موٹا جسم جس میں روحانی قوت و دلی طاقت نہ ہو۔ بیدل کم ہمت۔ پوست ف چھلکا۔ مجادلت باب مفاعلت سے ہے۔ باہم لڑائی کرنا۔ معاملت ایک دوسرے سے معاملہ کرنا۔ درست ٹھیک۔

مطلب یہ ہے کہ جو ایک وصف میں کمال رکھتا ہو تو یہ کوئی ضروری نہیں کہ دوسرے وصف میں بھی کمال و مہارت رکھے۔ لوگوں کے پوشیدہ عیوب کو ظاہر نہیں کرنا چاہئے اس لئے کہ اس سے ان حضرات کی رسوائی ہوتی ہے اور اس شخص کے اوپر سے لوگوں کا اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ جو اپنے علم کے تقاضے پر عمل نہیں کرتا تو اسکی محنت ایسی ہی رائیگاں جاتی ہے جیسا کہ کوئی آدمی ہل چلاتا ہے اور بیج نہیں ڈالتا۔ تو اس چلانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

بیت:۔ بس قامتِ خوش کہ زیرِ چادر باشد ‌ ‌ ‌ چوں باز کنی مادرِ مادر باشد

ترجمہ:۔ بہت سے اچھے قد جو کہ چادر میں چھپے ہوئے ہوں۔ جب تو انہیں کھول کر دیکھے گا تو معلوم ہوگا کہ ماں کی ماں ہیں۔

حل الفاظ:۔ بس ف بہت زیادہ۔ بہت سے۔ قامت خوش۔ مرکب توصیفی ہے۔ اچھا قد۔ زیرِ چادر چادر کے نیچے۔ مادرِ مادر ماں کی ماں یعنی نانی اماں۔

حکمت:۔ اگر شبہا ہمہ شبِ قدر بودے شبِ قدر بیقدر بودے۔

اگر تمام راتیں شبِ قدر ہوتیں تو شبِ قدر بے قدر ہو کر رہ جاتی۔

شعر ۔ گر سنگ ہمہ لعلِ بدخشاں بودے ‌ ‌ ‌ پس قیمتِ لعل و سنگ یکساں بودے

ترجمہ:۔ [illegible] ہوتی۔

حکمت:۔ نہ ہر کہ بصورت نکوست سیرت زیبا دروست کار اندرون دارد نہ پوست

ترجمہ:۔ [illegible] اس کی عادت بھی اچھی ہو۔ کام [illegible] ہونا چاہئے [illegible] ۔

قطعہ:۔ توان شناخت بیک روز در شمائل مرد ۔ کہ تا کجاش رسیدست پایگاہ علوم
ولے ز باطنش ایمن مباش و غرہ مشو ۔ کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم

ترجمہ:۔ (۱) ایک ہی دن میں آدمی کی خصلتیں پہچانی جا سکتی ہیں کہ اسکی علمی قابلیت کس درجہ تک پہونچی ہے۔
(۲) مگر اس کے دل کے حال سے بے خوف مت ہو اور دھوکہ مت کھا۔ کیونکہ نفس کی خباثت برسوں میں بھی معلوم نہیں ہوتی۔

پند:۔ ہر کہ با بزرگاں ستیزد خونِ خود ے ریزد۔

ترجمہ:۔ جو اپنے بزرگوں سے لڑتا ہے وہ اپنا خون اپنے آپ بہاتا ہے۔

قطعہ:۔ خویشتن را بزرگ پنداری ۔ راست گفتند یک دو بیند لوچ
زود بینی شکستہ پیشانی ۔ تو کہ بازی بسر کنی باغوچ

ترجمہ:۔ (۱) تو اپنے آپ کو بڑا خیال کرتا ہے۔ لوگوں نے سچ کہا ہے کہ بھینگا ایک کے دو دیکھتا ہے۔
(۲) تو جلد اپنی پیشانی پھوٹی ہوئی دیکھے گا۔ جب تو مینڈھوں سے اپنے سر کے ساتھ ٹکریں لے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ شب قدر وہ بزرگ رات جو ہزار راتوں سے افضل ہے۔ وہ رات رمضان کے عشرہ اخیر کی طاق راتوں میں پوشیدہ ہے۔ یہ وہ رات ہے جس میں بندوں کی سال بھر کی تقدیر لکھی جاتی ہے۔ اور دعا قبول ہوتی ہے۔ صورت ع ظاہری شکل و صورت اس کی جمع صُور، آتی ہے۔ سیرت جمع سِیَر۔ باطنی اخلاق کو کہتے ہیں۔ اندروں سے مراد گودا ہے۔ بیکروز ایک دن میں شمائل ع عادتیں۔ خصلتیں۔ وَلے ف لیکن۔ لوچ ف بھینگا۔ شکستہ اسم مفعول کا صیغہ ہے ٹوٹا ہوا۔ غوچ ف وہ مینڈھا جو سر سے ٹکر مارتا ہو۔
پوری عبارت کا حاصل یہ ہے کہ ظاہری زیب و زینت سے کچھ نہیں ہوتا اصل چیز تو یہ ہے کہ انسان اپنے اندر کمال پیدا کرے

نہ جا ظاہر پرستی پر اگر کچھ عقل و دانش ہے
چمکتا جو نظر آتا ہے سب سونا نہیں ہوتا

حکمت:۔ پنجہ با شیر انداختن و مشت بر شمشیر زدن کارِ خردمنداں نیست۔

ترجمہ:۔ شیر سے پنجہ لڑانا اور تلوار پر گھونسا مارنا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔

بیت:۔ جنگ وزور آوری مکن بامست پیش سر پنجہ در بغل نہ دست

ترجمہ:۔ مست کے ساتھ لڑائی اور قوت مت آزما۔ بلکہ مضبوط پنجہ والے کے سامنے بغل میں ہاتھ دے لے۔

پند:۔ ضعیفے کہ با قوی دلاوری کند یارِ دشمن ست در ہلاک خویش۔

ترجمہ:۔ وہ کمزور جو طاقتور کے ساتھ دلیری سے پیش آتا ہے۔ وہ اپنے ہلاک کرنے میں اپنے دشمن کا خود معین ومددگار ہے۔

قطعہ:۔
سایہ پروردہ راچہ طاقت آں کہ رود بامبارزاں بقتال
سست بازو بجہل می فگند پنجہ بامردِ آہنیں چنگال

ترجمہ:۔ (۱) ناز سے پرورش پانے والے کی کیا طاقت ہے کہ وہ دلیروں کے ساتھ لڑائی کرنے کیلئے جائے۔
(۲) کمزور بازو والا جہالت کی وجہ سے۔ لوہے جیسے خونی پنجہ والے کے ساتھ پنجہ لڑاتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ پنجہ ف پانچ چیزوں کا مرکب۔ چنگل۔ مُشت مٹھی۔ کار خرد منداں یہ مرکب اضافی ہے عقلمندوں کا کام۔ زور آوری طاقت دکھانا۔ سر پنجہ جس کے پنجہ مضبوط ہوں۔ یار ف مددگار۔ سایہ پروردہ عیش وعشرت کا پالا ہوا۔ مُبارزاں ع مبارز کی جمع ہے۔ مقابلہ کرنے والے۔ بہادر۔ دلیر۔ سست بازو مرکب توصیفی ہے۔ کمزور بازو والا۔ بجہل ع ناواقف۔ نا سمجھ۔ پنجہ ترکیب میں مشبہ ہے۔ اور بامرد آہنیں چنگال۔ مشبہ بہ ہے۔ آہنیں چنگال لوہے جیسے پنجے والا۔ چنگال درندوں اور شکاری پرندوں کا پنجہ۔ خلاصہ یہ ہے کہ کمزور آدمی کا طاقتور کے ساتھ مقابلہ کرنا بے وقوفی کی دلیل ہے اور اپنے آپ کو ہلاک وبرباد کرنا ہے۔

حکمت:۔ ہر کہ نصیحت نشنود سر ملامت شنیدن دارد۔

ترجمہ:۔ جو شخص نصیحت نہیں سنتا وہ ملامت سننے کا شوق رکھتا ہے۔

شعر:۔ چوں نیاید نصیحت در گوش اگرت سرزنش کنم خاموش

ترجمہ:۔ جب نصیحت تیرے کان میں نہیں آتی۔ تو اگر تجھ کو ملامت کروں تو چپ رہ۔

حل الفاظ و مطلب:۔ سر ملامت ملامت کا خیال۔ شوق۔ اگرت اگر تجھ کو۔ سرزنش ف تنبیہ۔ خاموش چپ رہ مطلب یہ ہے کہ جو شخص نصیحت نہیں سنتا اور اس سے اعراض کرتا ہے تو وہ ایسے ایسے کام کرے گا کہ جس پر لوگ ملامت کریں گے۔ لہٰذا جب بُری حرکت پر ڈانٹا جائے تو خاموشی اختیار کرو۔

حکمت:۔ بے ہنراں ہنرمنداں را نتوانند دید ہمچناں سگ بازاری سگ صیدی را مشغلہ بر آرند و پیش آمدن نیارند یعنی چوں سفلہ بہ ہنر باکسے بر نیاید بخبثش در پوستیں افتد۔

ترجمہ:۔ بے ہنر لوگ ہنر مندوں کو دیکھ نہیں سکتے، ایسے ہی بازاری کتے شکاری کتے کو مشغلہ بنالیتے ہیں۔ اور سامنے

نہیں آسکتے۔ یعنی کمینہ آدمی جب ہنر میں کسی کی برابری نہیں کر سکتا تو خباثت سے اسکی عیب جوئی میں پڑ جاتا ہے۔

بیت:۔ کند ہر آینہ غیبت حسودِ کوتہ دست — کہ در مقابلہ گنگش بود زبان مقال

ترجمہ:۔ یعنی حسد کرنے والا جب عاجز ہو جاتا ہے تو غیبت کرتا ہے۔ اس لئے کہ مقابلہ میں اس کی زبان بولنے سے گونگی ہوتی ہے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ ہنر ف فن، کام، حرفت، کاریگری، کمال، جوہر، صفت، سلیقہ، حکمت، دانائی۔ سگِ بازاری ف مرکب توصیفی ہے۔ بازاری عام کتے۔ سگ صیدی۔ ف مرکب توصیفی شکاری کتا۔ مشغلہ سے مراد کتوں کا بھونکنا ہے۔ پیش آمدن سامنے آنا۔ نیارند یارستن سے واحد غائب فعل مضارع منفی ہے۔ نہیں سکتا ہے۔ سفلہ کمینہ آدمی۔ نچلے درجے کا آدمی۔ خبث کسی کو برا کہنا اور ناخوش ہونا۔ در پوستین عیب جوئی۔ عیب گوئی۔ غیبت کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی بُرائی کرنا۔ کوتہ دست عاجز۔ مقابلہ باب مفاعلت سے ہے۔ آمنے سامنے ہونا۔ گنگ۔ گونگی۔ مقال ع مصدر میمی ہے۔ بات چیت کرنا۔ مطلب یہ ہے کہ بے ہنر جب ہنر مندوں پر غالب نہیں آپاتا ہے تو اپنی اندرونی خباثت کی وجہ سے صاحب ہنر کے عیب تلاش کرنے میں لگ جاتا ہے۔ بے ہنر کو ہنر مندوں سے اس قدر حسد و بغض ہوتا ہے کہ اس کے بلند مرتبہ کی وجہ سے اس کو دیکھ نہیں سکتے جس طرح کہ بازاری کتے شکاری کتے کو دیکھ کر دور ہی سے بھوں بھوں کرتے ہیں اور سامنے آنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

حکمت:۔ اگر جورِ شکم نیستے ہیچ مرغ در دامِ صیاد نیفتادے بلکہ صیاد خود دام نہادے۔

ترجمہ:۔ اگر پیٹ کا ظلم نہ ہوتا تو کوئی جانور شکاری کے جال میں نہ پھنستا۔ بلکہ شکاری خود جال نہ رکھتا۔

بیت ؎ شکم بندِ دست ست و زنجیرِ پائے — شکم بندہ نادر پرستد خدائے

ترجمہ:۔ پیٹ ہاتھ کی ہتھکڑی اور پاؤں کی زنجیر ہے۔ پیٹ کا غلام بہت کم خدا کو پوجتا ہے۔

پند:۔ حکیماں دیر دیر خورند و عابداں نیم سیر و زاہداں سدِ رمق و جواناں تا طبق برگیرند و پیراں تا عرق بکنند اما قلندراں چنداں بخورند کہ در معدہ جائے نفس نماند و بر سفرہ روزیٔ کس۔

ترجمہ:۔ عقلمند لوگ دیر دیر میں کھاتے ہیں اور عبادت کرنے والے آدھی بھوک۔ اور زاہد اتنا کہ زندہ رہ سکیں۔ اور جوان اس وقت تک جب تک کہ طباق اٹھانہ لیں۔ اور بڈھے جب تک کہ پسینہ نہ آئے۔ لیکن اوباش اتنا کھاتے ہیں کہ معدہ میں سانس لینے کی جگہ نہ رہے۔ اور دستر خوان پر کسی کی روزی نہ باقی رہے۔

شعر ؎ اسیر بند شکم را دو شب نگیرد خواب — شبے زمعدہ سنگی شبے زدلتنگی

ترجمہ:۔ پیٹ کے قیدی کو دو رات نیند نہیں آتی۔ ایک رات معدہ کے بھاری ہونے کی وجہ سے دوسری رات

بے چینی کی وجہ سے۔
حل الفاظ و مطلب:۔ مرغ ف پرندہ۔ دام ف جال۔ صیاد ع شکاری۔ ننہادے ماضی تمنائی منفی ہے۔نہ بچھاتے۔ عابداں عابد کی جمع ہے۔ عبادت کرنے والے۔ زاہداں زاہد کی جمع ہے۔ پرہیزگار۔ نیم سیر آدھی بھوک۔ سد رمق جان بچانے کی مقدار۔ جواناں جوان کی جمع ہے۔ تا طبق برگیرند جب تک دستر خوان کو اٹھانہ لیا جائے۔ پیراں پیر کی جمع ہے۔ بوڑھے لوگ۔ عرق ع پسینہ قلندراں قلندر کی جمع ہے اوباش قسم کے لوگ۔ جائے نفس مرکب اضافی ہے۔ سانس لینے کی جگہ۔ زمعدہ تنگی معدہ: کے پتھر کی مانند بھاری ہونے کی وجہ سے۔ زدل تنگی بھوک کی وجہ سے۔
مطلب یہ ہے کہ پیٹ ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے انسان طرح طرح کی تدابیر اختیار کرتا ہے کبھی جال بچھادیتا ہے تاکہ پرندہ اس میں پھنس جائے اور کبھی ڈاکہ ڈالنے لگتا ہے الغرض جتنی بھی مصیبتیں اور تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں سب پیٹ ہی کے چلتے۔ اگر بھوک انسان کو مجبور نہ کرتی تو اس کے ہاتھ میں ہتھکڑیاں نہ لگتیں۔ اور پاؤں میں زنجیر نہ لگتی۔ اور جو صرف پیٹ ہی کے چکر میں رہتا ہے۔ وہ اللہ کی عبادت بہت ہی کم کرتا ہے۔ حکماء اور عقلمند جب کھانا کھاتے ہیں تو آہستہ آہستہ اور رُک رُک کر کھاتے ہیں تاکہ کھانا ہضم ہو جائے۔ اور عابد آدھی بھوک کھاتا ہے تاکہ کھانا اللہ کی عبادت میں خلل پیدا نہ کرے۔ اور پرہیزگار اور متقی صرف اتنی مقدار کھاتے ہیں کہ جس سے جان بچ جائے۔ اور جوان اس وقت تک کھاتے ہی رہتے ہیں جب تک کہ دستر خوان اٹھانہ لیا جائے۔ اور بوڑھے اس وقت تک نہیں چھوڑتے جب تک کہ پسینہ پسینہ نہ ہو جائیں۔ اور قلندر اور اوباش لوگ اس قدر کھاتے ہیں کہ معدہ میں سانس لینے کی جگہ بھی باقی نہیں رہتی۔ اور دستر خوان میں کچھ بھی نہیں چھوڑتا سارا چٹ کر جاتا ہے۔ شعر کے اندر شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ جو پیٹ کی فکر میں رہتا ہے اس کو دو رات نیند میسر نہیں ہوتی۔ ایک رات تو بھوک کی وجہ سے اور دوسری رات اس وجہ سے کہ وہ اتنا کھالیتا ہے کہ اب اس کی وجہ سے نہ چل سکتا ہے اور نہ کروٹ لے سکتا ہے اور نہ کسی طرح ان کو آرام نصیب ہوتا ہے۔

حکمت:۔ مشورت بازناں تباہ ست وسخاوت بامفسداں گناہ۔

ترجمہ:۔ عورتوں سے مشورہ کرنا تباہی ہے اور فسادیوں کے ساتھ سخاوت کرنا گناہ ہے۔

شعر:۔ ترحم بر پلنگ تیز دنداں ستمگاری بود بر گوسفنداں

ترجمہ:۔ تیز دانتوں والے چیتے پر رحم کھانا۔ بکریوں پر ظلم کرنا ہے۔
حل الفاظ و مطلب:۔ مشورت مشورہ کرنا۔ بازناں زن کی جمع ہے۔ عورتوں کے ساتھ۔ مفسداں مفسد کی جمع ہے۔ فساد مچانے والے۔ ترحم تاء کے فتحہ اور راء کے ضمہ کے ساتھ۔ رحم کرنا۔ پلنگ ف پاء کے فتحہ کے ساتھ، چیتا۔ جمع پلنگاں۔ مطلب یہ ہے کہ جو جس چیز کا اہل نہ ہو اس کے متعلق اس سے معلوم کرنا تباہی و بربادی کا سبب ہے۔ فساد مچانے والے پر سخاوت کریں گے اور عطایا سے ان کو نوازیں گے تو اور بھی قتل

تو نیز برے کو برا کہہ کیونکہ برا نہ کہنا بھی گناہ ہوتا ہے۔ اس لئے فسادیوں پر سخاوت کرنا گناہ ہے۔ چیتے پر رحم کرنا بکریوں پر ظلم کرنا ہے اس واسطے کہ اگر ہم لوگ چیتے کو چھوڑ دیں گے۔ تو وہ بکریوں کو پھاڑ کھائیگا۔

حکمت:۔ ہر کرا دشمن پیش ست اگر نکشد دشمن خویش ست۔

ترجمہ:۔ جس شخص کے سامنے دشمن ہے اگر وہ نہ مار ڈالے تو اپنا دشمن ہے۔

بیت:۔ سنگ در دست و مار بر سر سنگ　　　خیرہ رائی بود قیاس و درنگ

ترجمہ:۔ پتھر ہاتھ میں اور سانپ (دوسرے) پتھر پر۔ ایسی حالت میں سوچنا اور دیر کرنا بے وقوفی ہے۔

وگروہے بخلاف ایں مصلحت دیدہ اند و گفتہ اند کہ در کشتن بندیاں تامل اولیٰ ترست بحکم اختیار باقیست تواں کشت و تواں ہشت اگر بے تامل کشتہ شود محتمل ست کہ مصلحتے فوت شود و تدارک مثل آں ممتنع باشد۔

ترجمہ:۔ اور ایک گروہ نے اس کے خلاف مصلحت دیکھی ہے اور کہا ہے کہ قیدیوں کے قتل کرنے میں دیر کرنا اور غور و فکر کرنا زیادہ اچھا ہے۔ اس لئے کہ اس صورت میں اختیار باقی ہے مار بھی سکتے ہیں، اور چھوڑ بھی سکتے ہیں۔ اگر بلا سوچ سمجھے مار دیا جائے تو احتمال ہے کہ کوئی مصلحت فوت ہو جائے اور اس کا تدارک نا ممکن ہو۔

حل الفاظ و مطلب:۔ ہر کرا پیش است جس کے سامنے ہے۔ نکشد کشتن سے واحد غائب فعل مضارع منفی ہے۔ نہ مارے۔ دشمن خویش است اپنا دشمن ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کے سامنے دشمن ہو اور اس کو مار ڈالنے پر قادر بھی ہو لیکن مارنے کے بجائے اگر چھوڑ دے تو سمجھو کہ وہ تمہارا دشمن ہے۔ خیرہ رائی کم عقلی۔ بے وقوفی۔ قیاس ع سوچ و فکر۔ درنگ دیر کرنا۔ دیدہ اند دیدن سے جمع غائب ماضی قریب ہے۔ دیکھا ہے۔ مصلحتے میں ی تنکیر کے لئے ہے۔ کوئی مصلحت۔ تدارک باب تفاعل کا مصدر ہے۔ نقصان کی تلافی کرنا۔ بدل پانا۔ ممتنع میم کے ضمہ اور تاء کے فتحہ اور نون کے کسرہ کے ساتھ۔ نا ممکن ہونا۔

مطلب:۔ ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ قیدیوں کو مارنے کے سلسلے میں سوچ و فکر کرنا اور دیر کرنا ہی بہتر ہے اس لئے کہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ قتل نہ کرنے ہی میں فائدہ ہے تو اگر بلا سوچ سمجھے مار دیا جائے تو یہ مصلحت فوت ہو جائیگی اور اگر سوچ و فکر سے کام لیا جائے تو مصلحت کی رعایت کی جا سکتی ہے۔

مثنوی:۔ نیک سہل ست زندہ بیجاں کرد　　　کشتہ را باز زندہ نتواں کرد

شرطِ عقل ست صبر تیر انداز　　　کہ چو رفت از کماں نیاید باز

ترجمہ:۔ (۱) زندہ کو بے جان (یعنی قتل) کرنا آسان ہے۔ مقتولوں کو پھر زندہ نہیں کر سکتے۔

(۲) تیر چلانے والے کا صبر کرنا عقل کی بات ہے۔ اس لئے کہ تیر جب کمان سے چھوٹ جاتا ہے تو پھر لوٹ کر نہیں آتا۔ (مطلب واضح ہے۔)

حل الفاظ و مطالب:۔ نیک سہل است بہت آسان ہے۔ بجاں کردہ مار ڈالنا۔ کشتہ کشتن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ مراد وا۔ صبر رُکنا۔ ٹھہرنا۔ تیر انداز ف تیر چلانے والا۔ باز ف لوٹنا۔

حکمت:۔ حلیمے کہ با جہاں در افتد باید کہ توقع عزت ندارد و اگر جاہلے بزباں آوری بر حلیمے غالب آید عجب نیست کہ سنگیست کہ گوہر رامی شکند۔

ترجمہ:۔ اگر کوئی عقلمند (ان) جاہلوں سے الجھتا ہے تو اس کو چاہئے کہ عزت کی امید نہ رکھے۔ اور اگر کوئی جاہل زبان درازی کر کے کسی عقلمند پر غالب آجائے تو (یہ) کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اسلئے کہ وہ پتھر ہے جو موتی کو توڑتا ہے۔

بیت:۔ نہ عجب گر فرو رود نفسش	عندلیبے غراب ہم قفسش

ترجمہ:۔ کوئی تعجب کی بات نہیں اگر اس کی سانس بند ہو جائے۔ جب کہ بلبل کوے کے ساتھ پنجرے میں ہو۔

قطعہ:۔ گر ہنر مندے از اوباش جفائے بیند	تادل خویش نیازارد و در ہم نشود
سنگِ بد گوہر اگر کاسۂ زریں شکند	قیمتِ سنگ نیفزاید و زر کم نشود

ترجمہ:۔ (۱) اگر ہنر مند کمینوں کی جانب سے کوئی زیادتی دیکھے۔ تو اس کو اپنا دل رنجیدہ نہ کرنا چاہئے اور نہ خفا ہونا چاہئے۔

(۲) بدذات پتھر اگر سونے کے پیالے کو توڑ دے۔ تو (ان سے) پتھر کی قیمت نہیں بڑھے گی اور سونے کی قیمت کم نہ ہوگی۔

حل الفاظ و مطلب:۔ جہال ج جاہل کی جمع ہے۔ نا جاننے والا۔ توقع باب تفعّل کا مصدر ہے۔ امید۔ گوہر ف موتی۔ جوہر۔ مطلب یہ ہے کہ اگر علماء جہلاء سے بحث و مباحثہ کرنے لگیں تو علماء کو اپنی عزت کی امید نہیں رکھنی چاہئے اس لئے کہ جاہل کیا جانے علماء اور علم کی قدر۔ اور اگر کوئی جاہل اپنی چرب زبانی کی وجہ سے کسی عالم پر غالب آجائے تو یہ کوئی تعجب خیز بات نہیں اس لئے کہ جاہل کی مثال ایسی ہے جیسا کہ پتھر۔ اور عالم کی مثال ایسی ہے جیسا کہ جوہر و موتی اگر پتھر اپنی سختی کی وجہ سے جوہر کو توڑ دے تو یہ کوئی تعجب خیز بات نہیں۔ (اگلی عبارت کا مطلب واضح ہے) اس سے پتھر کی قیمت نہیں بڑھتی اور نہ سونے کی قیمت گھٹتی ہے اسی طرح علماء اگر جاہلوں اور اوباشوں کی طرف سے کوئی سختی دیکھیں تو ان کو کبیدہ خاطر نہیں ہونا چاہئے اس لئے کہ اس سے جاہلوں کا مرتبہ بڑھ نہیں جاتا اور نہ علماء کا مرتبہ کم ہوتا ہے۔ عجب تعجب۔ فرو ف گھٹ جانا، نیچے چلے جانا۔ رَوَد رفتن سے واحد غائب فعل مضارع ہے جاتا ہے۔ نفسش اس کا نفس۔ عندلیب ج عین کے فتحہ اور لام کے کسرہ کے ساتھ۔ بلبل۔ جمع عنادل۔ اوباش ف کمینہ۔ دل خویش اپنا دل۔ در ہم نشود رنج میں جتلا نہ ہو۔ بد گوہر جس کی اصل میں خرابی ہو۔ کاسۂ زریں سونے کا پیالہ۔

حکمت:۔ خردمندے را کہ در زمرۂ اجلاف سخن بہ بندد شگفت مدار کہ آواز بربط با غلبۂ دُہل بر نیاید و بوئے عبیر از گندِ سیر فرو ماند۔

ترجمہ:۔ اگر کسی عقلمند کی زبان کمینوں جاہلوں کی جماعت میں بند ہو جائے۔ تو تعجب مت کر۔ اس لئے کہ سارنگی کی آواز ڈھول کی بلند آواز کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اور عبیر کی خوشبو لہسن کی بدبو سے دب جاتی ہے۔

مثنوی

بلند آواز ناداں گردن افراخت	کہ دانا را بہ بے شرمی بینداخت
نمیداند کہ آہنگِ حجازی	فرو ماند ز بانگِ طبلِ غازی

ترجمہ:۔ (۱) اگر بلند آواز ناداں نے گردن بلند کی۔ کہ عقلمند کو بے شرمی سے رسوا کر دے۔
(۲) تو وہ یہ نہیں جانتا کہ حجاز کی سُر کی آواز۔ نٹ کے ڈھول سے دب جاتی ہے۔

حلِ الفاظ:۔ زمرہ زا کے ضمہ کے ساتھ۔ جماعت، جمع زُمَر۔ اجلاف ع کمینوں کی جماعت۔ ذلیل پیشوں کے لوگ۔ اس کا واحد جلف آتا ہے۔ شگفت تعجب۔ مدار مت رکھ۔ مت کر۔ بربط سارنگی۔ دُہل ف ڈھول۔ بوے خوشبو۔ عبیر ایک قسم کی خشک خوشبو جو کپڑوں میں چھڑکی جاتی ہے۔ گند ف بدبو۔ سیر ف سین کے کسرہ کے ساتھ۔ لہسن۔ آہنگ حجازی۔ آہنگ ف آواز۔ حجازی موسیقی کا ایک خاص مقام بارہ مقامات میں سے۔ مطلب یہ ہے کہ عقلمند اگر کمینوں کی مجلس میں چپ ہو جائیں تو یہ کوئی عجیب و غریب بات نہیں۔ اس لئے کہ عبیر کی خوشبو لہسن کی بدبو سے دب جاتی ہے۔ خوشبو خوشبو ہی ہے اور بدبو بدبو ہی۔ خوشبو کو دبا دینے سے بدبو کی کوئی قدر و قیمت بڑھ نہیں جاتی بلکہ وہ ویسی ہی رہتی ہے۔

حکمت:۔ جوہر اگر در خلاب افتد ہماں نفیس ست و غبار اگر بر فلک رود ہماں خسیس استعداد بے تربیت دریغ ست و تربیتِ نا مستعد ضائع خاکستر نسبتے عالی دارد کہ آتش جوہر علویست ولیکن چوں بنفس خود ہنرے ندارد با خاک برابر ست و قیمت شکر نہ از نے ست کہ آں خود خاصیتِ ویست۔

ترجمہ:۔ موتی اگر کیچڑ میں گر جائے تو وہ اسی طرح عمدہ ہے اور غبار اگر آسمان پر چلا جائے تو وہ اسی طرح گھٹیا ہے۔ صلاحیت بغیر تربیت کے قابل افسوس ہے۔ اور نا اہل کی تربیت بے سود ہے۔ راکھ اگرچہ بلند نسبت رکھتی ہے اس لئے کہ آگ ایک جوہر بلندی ہے۔ لیکن چونکہ راکھ اپنی ذات میں کوئی ہنر نہیں رکھتی اس لئے خاک کے برابر ہے۔ اور شکر کی قیمت گنے کی وجہ سے نہیں ہے اس لئے وہ تو خود اس کی خاصیت ہے۔

مثنوی:۔ چو کنعان را طبیعت بے ہنر بود پیمبر زادگی قدرش نیفزود
ہنر بنمای گرداری نہ گوہر گل از خارست ابراہیم از آزر

ترجمہ:۔(۱) چونکہ کنعان کی طبیعت بے ہنر تھی۔ تو پیغمبر کا بیٹا ہونے نے اس کی قدر نہ بڑھا سکی۔
(۲) اگر تجھ میں ہنر ہے تو ظاہر کر نہ کہ ذات۔ پھول کانٹوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اور ابراہیم آزر سے عالم وجود میں آیا ہے

حل الفاظ و مطلب:۔ خلاب ف کیچڑ۔ نفیس ع عمدہ جمع نفائس۔ خسیس ع گھٹیا۔ ذلیل۔ استعداد باب استفعال کا مصدر ہے۔ صلاحیت، ذہانت، ملکہ۔ نامستعد جو شخص تعلیم کی طرف آمادہ نہ ہو، نااہل۔ خاکستر ف راکھ۔ عالی بلند۔ نےُ ف نرکل، گنا۔ مطلب یہ ہے کہ جو چیز عمدہ ہو ہمیشہ عمدہ ہی رہے گی۔ اگرچہ کسی گھٹیا مقام میں پھنس جائے۔ اور جو خسیس اور گھٹیا ہے وہ اگر کسی اچھے مقام پر بھی پہونچ جائے تو اس کا مرتبہ نہیں بڑھتا۔ جس کے اندر صلاحیت موجود ہو اور وہ پھر بھی تربیت حاصل نہ کرے تو بڑے ہی افسوس کا مقام ہے۔ چینی کی قیمت گنے سے زیادہ اس وجہ سے نہیں کہ وہ گنے سے بنی ہے بلکہ چینی کی خاصیت ہی ایسی ہے کہ جس کی وجہ سے اسکی قیمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ کنعان حضرت نوح علیہ السلام کے چھوٹے بیٹے کا نام تھا۔ مطلب یہ ہے کہ جب اپنے اندر ہنر نہ ہو تو نسب اس کے مقام کو بلند نہیں کر سکتا۔ بنمای تو دیکھا۔ ظاہر کر۔ نہ گوہر۔ ذات بتانے کی ضرورت نہیں کہ پدرم سلطان بود۔ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام ہے۔

حکمت:۔ مُشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید دانا چوں طبلہُ عطار ست خاموش و ہنر نمای و ناداں چوں طبل غازی بلند آواز و میاں تہی۔

ترجمہ:۔ مُشک وہ ہے جو خود بخود خوشبو دیوے نہ کہ عطار کہتا پھرے۔ عقلمند عطر فروش کے ڈبہ کیطرح خاموش اور ہنر ظاہر کرنے والا ہوتا ہے۔ اور نادان نٹ کے ڈھول کی طرح بلند آواز اور اندر سے خالی ہوتا ہے۔

قطعہ:۔ عالم اندر میانہُ جہّال مثلے گفتہ اند صدیقاں
شاہدے درمیان کوراں ست مصحفے درکنشتِ زندیقاں

ترجمہ:۔(۱) عالم کے جاہلوں کی جماعت میں ہونے پر۔ سچے لوگوں نے ایک کہاوت بیان کی ہے۔
(۲) کہ وہ اندھوں میں ایک خوبصورت معشوق ہے۔ اور کافروں کے عبادت خانے میں ایک قرآن شریف ہے۔

پند:۔ دوستے را کہ بعمرے فراچنگ آرند نشاید کہ بیکدم بیازارند۔

بیکدم

ترجمہ:۔ جس دوست کو ایک عمر میں حاصل کریں۔ دم بھر میں اسے رنجیدہ نہیں کرنا چاہیے۔

بیت:۔ سنگے بچند سال شود لعل پارہُ زنہار تا بیک نفسش نشکنی بسنگ

ترجمہ:۔ ایک پتھر چند سال میں لعل کا ٹکڑا بنتا ہے۔ ہرگز ایک دم میں اس کو پتھر سے توڑنا نہیں چاہیے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ عطار عطر فروخت کرنے والا۔ طبلہ ڈبہ۔ غازی نٹ۔ بازی گر۔ تہی خالی۔ مثل میم اور جلو کے فتح کے ساتھ۔ کہاوت۔ ی وحدت کے لئے ہے۔ ایک کہاوت۔ گفتہ اند ماضی قریب ہے۔ کہا ہے۔ صدیقاں صدیق کی جمع ہے۔ سچے لوگ۔ کوراں کور کی جمع ہے۔ اندھے۔ مصحفے میں ی وحدت کے لئے ہے یعنی ایک قرآن۔ کُنِشت ف کاف کے ضمہ اور نون کے کسرہ کے ساتھ۔ بتخانہ۔ زندیقاں زندیق کی جمع ہے۔ بے دین۔ بعمرے پوری عمر میں۔ فراچنگ حاصل کرنا۔ بچند سال چند برسوں میں۔ لعل پارہ اس عبارت میں الٹ پلٹ ہوا ہے۔ اصل عبارت اس طرح ہے پارۂ لعل لعل کا ٹکڑا۔ بیک نفس ایک دم میں۔ شکستن شکستن سے ہے نہیں توڑنا چاہئے۔ خلاصہ جو چیز اچھی اور عمدہ ہو اس کی تعریف کرنے کی چنداں ضرورت نہیں جیسا کہ عطر جو خود بخود خوشبو دیتا ہے عطر فروش کو یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ یہ خوشبو دے رہا ہے خرید لو عقلمند کی مثال ایسی ہے جیسا کہ عطار کا ڈبہ کہ وہ کچھ نہیں بولتا اور اپنی خوشبو ظاہر کر رہا ہے اسی طرح عقلمند چپ چاپ اپنے کمالات کو ظاہر کر رہا ہے اور احمق و بے وقوف کی مثال ایسی ہے جیسا کہ بازی گر کا ڈھول کہ صرف اس کی آواز ہی بلند ہوتی ہے لیکن اندر سے وہ خالی ہوتا ہے۔ سچے لوگوں نے ایک کہاوت بیان کی ہے کہ عالم کا جہلاء کی مجلس میں ہونا ایسا ہی ہے جیسا کہ اندھوں کے درمیان معشوق کہ اس معشوق کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی اسی طرح عالم کی بھی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی۔

حکمت :۔ عقل در دستِ نفس چناں گرفتار ست کہ مردِ عاجز در دستِ زن گریز۔

ترجمہ :۔ عقل نفس کے ہاتھوں اس طرح گرفتار ہے جیسا کہ مرد عاجز مکار عورت کے ہاتھ میں۔

شعر :۔ درِ خرمی بر سرائے ببند　　　کہ بانگِ زن از وے بر آید بلند

ترجمہ :۔ خوشی کا دروازہ اس محل پر بند کر دو۔ جس سے عورت کی آواز زور سے باہر نکلے۔

پند :۔ رای بیقوت مکر و فسون ست و قوت بے رای جہل و جنوں۔

ترجمہ :۔ رائے بغیر قوت کے مکر و فریب ہے۔ اور قوت بغیر رائے کے جہالت اور جنون ہے۔

شعر :۔ تمیز باید و تدبیر و عقل و آنگہ مُلک　　　کہ مُلک و دولتِ ناداں سلاحِ جنگِ خداست

ترجمہ :۔ تمیز چاہئے اور تدبیر اور عقل اس کے بعد ملک۔ اس لئے کہ نادان کا ملک و سلطنت خدا سے لڑنے کے ہتھیار ہیں۔

حل الفاظ و مطلب :۔ زن گریز مرکب توصیفی ہے۔ مکار عورت۔ گریز گ اور ب کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ مکار، حیلہ گر، دغاباز۔ در ف دروازہ۔ خرمی خوشی۔ سرائے ف محل، گھر۔ بانگ آواز۔ مطلب یہ ہے کہ جس گھر میں بیوی اتنی لڑنے والی ہو کہ اس کی آواز باہر تک سنائی دیتی ہو تو اس گھر سے خوشی کی امید مت رکھو۔

قوت بغیر قوت کے۔ مکر ع دھوکا۔ فسوں ف فاء کے ضمہ کے ساتھ۔ جادو، منتر، فریب، دھوکا۔ رائے بغیر قوت سے مراد یہ ہے کہ صرف رائے ہی رائے ہو مگر طاقت اور قوت نہیں تو یہ رائے منتر کی طرح ہے اور اگر طاقت ہو لیکن رائے نہیں تو یہ جہالت اور پاگل پن ہے۔ معلوم ہوا کہ رائے اور قوت دونوں کا ہونا ضروری ہے۔ وانگہ پھر ملک دباد شاہت۔ مطلب یہ ہے کہ اگر بادشاہ حکومت کرنا چاہے تو ضروری ہے کہ اس کے اندر عقل اور تمیز ہو اس لئے کہ نادان کے قبضے میں ملک وسلطنت ایسا ہے گویا کہ اللہ سے لڑنے کے ہتھیار۔ جیسے نمرود کم بخت جس کو عقل وتمیز نہیں تھی جس کی وجہ سے وہ خدا سے مقابلہ کے لئے تیار ہو گیا تھا۔

حکمت:۔ جوانمرد کہ بخورد وبدہد بہ از عابدے کہ بہ بر دونہد۔

ترجمہ:۔ وہ سخی آدمی جو کھاتا ہے اور لوگوں کو دیتا ہے اس عابد سے بہتر ہے جو لیجاتا ہے اور جمع کر کے رکھتا ہے۔

پند:۔ ہر کہ ترکِ شہوت از بہر قبول خلق دادہ است از شہوتِ حلال در شہوتِ حرام افتادہ است۔

ترجمہ:۔ جس نے مخلوق میں مقبولیت حاصل کرنے کے لئے خواہشات کو چھوڑ دیا، تو وہ جائز خواہش سے حرام خواہش میں پڑ جاتا ہے۔

شعر:۔
عابد کہ نہ از بہر خدا گوشہ نشیند ۔۔۔ بیچارہ در آئینۂ تاریک چہ بیند

ترجمہ:۔ وہ عبادت کرنے والا جو خدا کے لئے گوشہ میں نہیں بیٹھتا۔ بیچارہ زنگ آلود آئینہ میں کیا دیکھے گا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ بدہد دیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سخاوت بہت بڑی چیز ہے۔ شہوت حلال مرکب توصیفی ہے۔ جائز خواہشات۔ جائز سے مراد وہ چیزیں ہیں جو کہ ضروری ہیں اور انسان ان کے لئے مجبور ہے وہ سب اس کے لئے جائز اور حلال ہیں، اچھا کھانا اور پہننا جائز ہیں مگر دکھانے کے لئے کھانا پہننا چھوڑ دینا حرام ہے۔ جو آدمی محض دکھانے کے لئے حرام سے بچتا ہے اور حلال کو بھی چھوڑ دیتا ہے تو وہ حرام میں مبتلا ہوتا ہے۔ بہر خدا خدا کے واسطے۔ آئینہ تاریک مرکب توصیفی ہے تاریک آئینہ۔ مطلب یہ ہے کہ اس کا دل تنگ اور تاریک آئینہ کی طرح ہے۔ اس میں خدا کا نور نظر نہیں آئیگا۔

حکمت:۔ اندک اندک خیلے شود وقطرہ قطرہ سیلے گردد یعنی آنکہ قوت ندارد سنگِ خردہ نگاہ میدارد تا وقتِ فرصت دمار از دماغ خصم بر آرد۔

ترجمہ:۔ تھوڑا تھوڑا بہت ہو جاتا ہے اور قطرہ قطرہ سیلاب ہو جاتا ہے۔ یعنی جو آدمی طاقت نہیں رکھتا وہ اس پتھر کو حفاظت سے رکھتا ہے جو اسکو لگا ہے تاکہ فرصت کے وقت دشمن کے دماغ سے کو ہلاک کردے۔

شعر:۔ قطرٌ علیٰ قطرٍ اذا تفقت نھرٌ ونھرٌ الیٰ نھرٍ اذا اجتمعت بحرٌ

ترجمہ:۔ قطرہ قطرہ جب جمع ہو جاتا ہے تو نہر ہو جاتا ہے۔ اور نہر جب نہر سے مل جاتی ہے تو دریا ہو جاتی ہے۔

شعر:۔ اندک اندک بہم شود بسیار دانہ دانہ ست غلہ درا نبار

ترجمہ:۔ تھوڑا تھوڑا جمع ہو کر بہت ہو جاتا ہے۔ اور دانہ دانہ جمع ہو کر غلہ کا انبار ہو جاتا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ خیلے ف بہت زیادہ۔ سیلے ف رو۔ سیلاب۔ نگاہ دارد حفاظت سے رکھتا ہے۔ سنگ خوزدہ سنگریزہ۔ دمار ہلاک ہونا۔ اتفقت باب افتعال سے واحد غائب ہے اصل میں اوتفقت تھا۔ تعلیل ہوئی ہے۔ بہم ف ملکر۔ بسیار بہت زیادہ۔ غلہ اناج۔ انبار ف ڈھیر۔

حکمت:۔ عالم رانشاید کہ سفاہت از عامی بحلم در گذارد کہ ہر دو طرف رازیاں دارد ہیبتِ ایں کم شود و جہل آں مستحکم۔

ترجمہ:۔ عالم کے لئے مناسب نہیں کہ جاہل کی بے وقوفی کو بردباری سے معاف کردے۔ کیونکہ (یہ) دونوں کے لئے نقصان دہ بات ہے۔ اس کا وقار کم ہو جاتا ہے اور اس کی جہالت بڑھ جاتی ہے۔

شعر:۔ چو باسفلہ گوئی بلطف و خوشی فزوں گرددش کبر و گردن کشی

ترجمہ:۔ اگر تو کمینے آدمی سے نرمی اور خوشی سے باتیں کریگا۔ تو اس کا غرور اور تکبر زیادہ ہو جائیگا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ نشاید ف نہیں چاہئے۔ سفاہت ع بے وقوفی۔ عامی جاہل آدمی، جمع عامیان۔ حلم بردباری۔ زیاں نقصان۔ ہیبت وقار، رعب، دبدبہ۔ مستحکم مضبوط۔ سفلہ کمینہ۔ فزوں زیادہ۔ گوئی گفتن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے۔ گردن کشی تکبر کرنا۔

حکمت:۔ معصیت از ہر کہ صادر شود ناپسند ست واز علما ناخوبتر کہ علم سلاح جنگِ شیطان ست و خداوندِ سلاح راچوں باسیری برند شرمساری بیش برد۔

ترجمہ:۔ گناہ جس شخص سے بھی صادر ہو پسندیدہ نہیں ہے۔ اور عالموں سے گناہ سرزد ہونا بہت ہی برا ہے۔ اس لئے کہ علم شیطان سے لڑنے کا ہتھیار ہے۔ اور ہتھیار رکھنے والے کو جب قید کرلیں تو وہ زیادہ شرمندگی اٹھائیگا۔

مثنوی:۔ عامی ناداں پریشاں روزگار بہ ز دانشمندِ ناپرہیزگار
کاں بنابینائی از راہ او فتاد ویں دو چشمش بود و در چاہ افتاد

ترجمہ:۔ جاہل ناداں پریشان زمانہ۔ فاسق و فاجر عقلمند سے بہتر ہے۔

(۲) اس لئے کہ وہ اندھا ہونے کی وجہ سے راستے سے گر گیا۔ اور اس کی دو آنکھیں تھیں اور کنویں میں گر گیا۔

حل الفاظ و مطلب :۔ [illegible] بہت ہی برا ہے۔ [illegible]
چھپا۔ [illegible] قید خانہ میں لے جاتے ہیں۔ [illegible] مطلب یہ
ہے کہ گناہ خواہ جاہل سے سرزد ہو یا عالم سے نادانی ہے۔ لیکن عالم سے گناہ [illegible] بہت ہی برا ہے کیونکہ اس کے
پاس علم ہے اور علم شیطان سے لڑنے کا ہتھیار ہے تو باوجود علم ہونے کے [illegible] میں نہیں لایا [illegible] بہت
ہی برا ہے۔ جاہل جو پریشان حال ہو وہ اس عالم سے اچھا [illegible] ہونے کے [illegible]
ہے۔ اس لئے کہ وہ اندھا ہونے کی وجہ سے راہ راست سے بھٹک گیا۔ [illegible] آنکھیں تھیں [illegible]
استعمال میں لا کر غلط اور صحیح کے درمیان فرق نہ کر سکا اور گناہوں میں مبتلا ہو گیا [illegible] کنوئیں میں گر گیا۔ تو
اس شخص سے زیادہ کون بیوقوف ہوگا۔

حکمت :۔ جان در حمایت یکدم ست و دنیا وجودے میان دو عدم دین بدنیا فروشاں خراند یوسف را فروشند تا چہ خرند آیت اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْکُمْ یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ ۔

ترجمہ :۔ جان صرف ایک سانس کی حمایت میں ہے اور دنیا ایک وجود اور دو عدم کے درمیان ہے۔ دین کو دنیا کے بدلے فروخت کرنے والے گدھے ہیں، یوسفؑ کو بیچ رہے ہیں پھر کیا خرید رہے ہیں۔ اے آدمؑ کی اولاد کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا اس بات کا کہ شیطان کی اطاعت نہ کرنا۔

بیت :۔ بقول دشمن پیمان دوست بشکستی ببیں کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی

ترجمہ :۔ دشمن کے کہنے سے تو نے دوست کا عہد توڑ دیا۔ ذرا دیکھ کہ تو نے کس سے قطع تعلق کیا اور کس سے تعلق قائم کیا۔

حل الفاظ و مطلب :۔ جان ف حیات۔ حمایت ع حفاظت۔ سہارا۔ و دنیا وجودے و میان دو عدم دنیا ایک وجود اور دو عدم کے درمیان ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حیات کا دار و مدار صرف سانس پر ہے جب سانس نکل گیا تو حیات بھی ختم ہو گئی اور صرف ڈھانچہ باقی رہ گیا۔ اور دنیا کا دو عدم اور ایک وجود کے درمیان ہونا یہ ہے کہ زندگی اس سے پہلے نہیں تھی اب ہے پھر اس کے بعد نہیں رہے گی۔ بلکہ ختم ہو جائیگی۔ دین مذہب ملت، جمع ادیان۔ بدنیا میں ب عوض کے لئے ہے۔ یعنی دنیا کے عوض۔ فروشاں ف خریدنے والے۔ یوسف حضرت یعقوبؑ علیہ السلام کے صاحبزادے کا نام ہے اور ان کو نبوت سے سرفراز کیا گیا تھا۔ اور بتایا جاتا ہے کہ تمام لوگوں میں ان کو آدھا حسن و جمال دیا گیا تھا۔ تفصیلی قصہ تفسیر کی کتاب میں پڑھیں۔ اس مختصر رسالہ میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔ خرند خریدن سے جمع غائب کا صیغہ ہے۔ اَعْهَد واحد متکلم باب سمع۔ میں نے عہد لیا۔ یا بنی آدمؑ اے آدمؑ کے بیٹے۔ لا تعبدوا جمع کا صیغہ ہے الشیطان ترکیب میں مفعول واقع ہے۔ بقول دشمن

دشمن کے کہنے پر۔ دشمن سے مُراد شیطان لعین ہے۔ پیانِ دوست دوست کا عہد۔ دوست سے مُراد خدا تعالیٰ ہے۔ ببیں امر کا صیغہ ہے۔ تو دیکھ۔ برید کی بریدن سے واحد حاضر ماضی مطلق ہے تو نے قطع تعلق کیا۔ پیوستی پیوستن سے ہے کس سے ملا۔ کس سے تعلق جوڑا۔

حکمت:۔ شیطان با مخلصاں بر نیاید و سلطان با مفلساں۔

ترجمہ:۔ شیطان مخلص لوگوں پر غالب نہیں آسکتا اور بادشاہ مفلسوں پر۔

مثنوی:۔ وامش مدہ آنکہ بے نماز ست گرچہ دہنش زفاقہ باز ست
کو فرض خدا نمے گذارد ز قرض تو نیز غم ندارد

ترجمہ:۔ (۱) اس شخص کو قرض مت دے جو بے نماز ہے۔ اگرچہ اس کا منہ فاقہ سے کھلا ہوا ہو۔
(۲) کیونکہ وہ خدا کا فرض ادا نہیں کرتا ہے۔ تو تیرے قرض کا بھی غم نہ رکھے گا۔

فرد ۔ امروز دو مردہ پیش گیرد مرکن فردا گوید ترے از ینجا برکن

ترجمہ:۔ آج بقدر دو آدمیوں کے بوجھ لگن سر پر اٹھاتا ہے۔ اور کل کہدے گا اس جگہ سے مولی اکھاڑ لے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ شیطان جمع شیاطین۔ دھتکارا ہوا۔ رحمت سے دور کیا ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ والے پر شیطان کا تسلط نہیں ہوتا۔ اور مفلسوں پر بادشاہ کا تسلط نہیں ہوتا۔ وامش مدہ قرض مت دے۔ مدہ دادن سے واحد حاضر فعل نہی ہے۔ آنکہ اس شخص کو۔ فاقہ بھوک۔ باز کھلا ہوا۔ فرض خدا اللہ تعالیٰ کے احکام۔ قرض نہ دینے کا حکم بطور تہدید ہے نہ کہ حکم شرعی اگر محتاج ہو تو شرعاً اس کو قرض دینا درست ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس کو ضرورت پڑتی ہے تو اس وقت اس قدر قرض لے کر مزے لے گا جتنی مقدار میں جو آدمی کھانا کھاتے ہیں اور جب قرض خواہ تقاضہ کرے گا تو یہ اس سے بکواس کرے گا اور کہے گا کہ مخصوص جگہ یعنی زیر ناف کے بال اکھاڑ لے۔

حکمت:۔ ہر کہ بزندگی نانش نخورند چوں بمیرد نامش نبرند لذّت انگور بیوہ داند نہ خداوندِ میوہ یوسف صدیق علیہ السلام در خشک سال سیر نخوردے تا گرسنگاں را فراموش نکند۔

ترجمہ:۔ جو شخص ایسا ہو کہ زندگی میں لوگ اس کی روٹی نہیں کھاتے ہیں، جب وہ مر جاتا ہے تو اس کا نام نہیں لیتے ہیں۔ انگور کا مزہ بیوہ عورت جانتی ہے نہ کہ میوہ کا مالک یوسف علیہ السلام (جنکا لقب) صدیق (تھا) قحط سالی کے زمانے میں پیٹ بھر کھانا نہیں کھاتے تھے تاکہ بھوکوں کو بھول نہ جائیں۔

مثنوی:۔ آنکہ در راحت و تنعم زیست او چہ داند کہ حال گرسنہ چیست

حال درماندگاں کسے داند　　که باحوال خویش درماند

ترجمہ:۔ (۱) جس شخص نے آرام اور عیش میں زندگی بسر کی وہ کیا جانے کہ بھوکے کا کیا حال ہے۔
(۲) عاجزوں کا حال وہی شخص جانتا ہے۔ جو اپنے احوال میں عاجز رہا ہو۔

قطعہ:۔ ایکه بر مرکبِ تازندہ سواری هشدار　　که خرِ خارکش سوخته در آب و گل ست
آتش از خانه همسایهٔ درویش مخواه　　کانچه از روزن او میگذرد دودِ دل ست

ترجمہ: (۱) اے وہ شخص کہ تو تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہے ہوش رکھ کہ غریب لکڑہارے کا گدھا کیچڑ میں پھنسا ہوا ہے۔
(۲) غریب ہمسایہ کے گھر سے آگ مت مانگ۔ اس لئے کہ جو دھواں اس کے گھر کے سوراخ سے نکل رہا ہے وہ دل کی آہ ہے۔

پند:۔ درویش ضعیف حال را در خشکی تنگسال مپرس که چونی الا بشرط آنکه مرہمے بر ریش نہی و معلومے پیش۔

ترجمہ:۔ غریب پریشان حال کو قحط سالی کے زمانہ میں مت پوچھ کہ تو کیسا ہے۔ مگر اس شرط پر کہ تو اس کے زخم پر مرہم لگائے۔ اور کچھ نقد اس کے سامنے رکھے۔

قطعہ:۔ خرے که بینی و بارے بگل در افتاده　　بدل برو شفقت کن ولے مرو بسرش
کنونکه رفتی و پرسیدیش که چوں افتاد　　میاں ببند و چو مرداں بگیر ذنب خرش

ترجمہ:۔ (۱) جس گدھے کو بوجھ سے لدا ہوا اور کیچڑ میں پھنسا ہوا دیکھو۔ تو اس پر دل سے مہربانی کر لیکن اس کے پاس نہ جا۔
(۲) اور اب اگر تو چلا ہی گیا اور اس سے تو نے پوچھا کہ کیسے گر گیا۔ تو کمر باندھ اور مردوں کی طرح اس کے گدھے کی دم پکڑ لے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ بزندگی۔ زندگی میں۔ نانش اس کی روٹی۔ برند نہیں لیتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ زندگی میں جس شخص سے فیض نہیں پہونچ سکتا اس کے مرنے کے بعد کوئی اس کا نام بھی نہیں لیتا۔ لذت انگور مرکب اضافی ہے۔ انگور کا مزہ۔ بیوہ داند بیوہ عورت جانتی ہے۔ نہ خداوند میوہ نہ کہ میوہ کا مالک۔ مطلب یہ ہے کہ انگور کی قدر و قیمت بیوہ عورت جانتی ہے اس لئے کہ وہ محنت و مشقت سے باغ کے گرے پڑے انگور اٹھا کر لاتی ہے اور سخت بھوک میں کھاتی ہے۔ میوہ والا اس کی قدر و قیمت نہیں جانتا۔ اس لئے کہ ہر وقت اس کے پاس میوہ موجود رہتا ہے۔ صدیق سچ بولنے والے یہ حضرت یوسف علیہ السلام کا لقب ہے۔ در خشک سال قحط سالی میں۔ سیر پیٹ بھر کر۔ تنعم ع تاء اور نون کے فتحہ اور عین مشدد مضموم کے ساتھ ہے۔ ناز و نعمت میں پلنا۔ درماندگاں ف عاجز۔ احوال ع حالت کی جمع ہے۔ کیفیات۔ درماند درماندن سے واحد غائب فعل مضارع

ہے۔ جھک جائے۔ عاجز ہو جائے۔ مرکب گھوڑا۔ تازندہ کودنے والا۔ تیز رفتار۔ ہشدار مخفف ہے ہوشدار کا۔ خارکش لکڑہارا۔ آب وگل پانی اور مٹی۔ یعنی کیچڑ۔ خانۂ ہمسایہ مرکب اضافی ہے۔ پڑوسی کا گھر۔ روزن ف سوراخ، روشندان۔ دُود دھواں۔ مپرس پُرسیدن سے نہی حاضر ہے۔ مت پوچھ۔ چونی حرف استفہام ہے اور آخر میں ی واحد حاضر کی ضمیر ہے توکیسا ہے۔ نہی تہادن سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ تو رکھے۔ معلوے کچھ نقد۔ روپے پیسے۔ بارے بوجھ۔ بگل گ کے کسرہ کے ساتھ۔ مٹی۔ مَرْو رفتن سے واحد حاضر فعل نہی ہے۔ مت جا۔ بسرش اس کے قریب۔ ببند بستن سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ باندھ لے۔ شروع میں ب زائد ہے۔ ذَنب ذال اور نون کے فتحہ کے ساتھ۔ دم۔

حکمت:۔ دو چیز مخالف عقل ست خوردن بیش از رزق مقسوم و مردن پیش از وقتِ معلوم۔

ترجمہ:۔ دو چیزیں عقل کے خلاف ہیں۔ اپنی قسمت کے رزق سے زیادہ کھانا اور وقت مقررہ سے پہلے مرنا۔

قطعہ:۔
قضا دگر نشود در ہزار نالہ و آہ ... بشکر یا بشکایت بر آید از دہنے
فرشتہ کہ وکیل ست بر خزائن باد ... چہ غم کند کہ بمیرد چراغ پیر زنے

ترجمہ:۔ (۱) تقدیر ہزار نالہ و آہ سے بھی نہیں بدلتی۔ چاہے کسی کے منہ سے شکر نکلے یا شکایت۔
(۲) وہ فرشتہ جو کہ ہوا کے خزانے پر وکیل ہے۔ وہ کیا غم کرے گا کہ کسی بڑھیا کا چراغ بجھ جائے۔

پند:۔ اے طالب روزی بنشیں کہ بخوری و اے مطلوبِ اجل مرو کہ جاں نبری۔

ترجمہ:۔ اے رزق کے طلبگار بیٹھ جا کہ تو روزی کھائیگا۔ اور اے موت کے مطلوب مت بھاگ اس لئے کہ تو جان نہیں بچا سکتا۔

قطعہ:۔
جہد رزق ار کنی و گر نکنی ... برساند خدائے عز و جل
در روی در دہانِ شیر و پلنگ ... نخورندت مگر بروزِ اجل

ترجمہ:۔ (۱) روزی کی کوشش چاہے تو کرے اور چاہے نہ کرے۔ خدائے بزرگ و برتر تجھے پہونچائیگا۔
(۲) اور اگر تو شیر اور تیندوے کے منہ میں جائے۔ تو وہ تجھ کو نہ کھائیں گے مگر موت کے دن۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ رزق ع مصدر اسم مفعول یعنی مرزوق کے معنی میں ہے۔ روزی۔ مقسوم تقسیم کردہ۔ وقت معلوم مرکب توصیفی ہے۔ متعین وقت۔ مطلب واضح ہے یعنی ان دو چیزوں کا ہونا بالکل محال ہے۔ اس لئے کہ تقدیر میں جتنی روزی لکھدی گئی ہے اتنی ہی ملے گی اس سے زیادہ مل نہیں سکتی۔ اور جتنی عمر لکھی گئی ہے۔ اتنی ہی ہوگی نہ اس سے ایک منٹ پہلے موت آسکتی ہے اور نہ ایک منٹ بعد۔ قضا دگر نشود تقدیر بدل

کر دوسری نہیں ہو سکتی۔ آہ کلمہ افسوس ہے۔ ہائے، وائے، افسوس۔ فرشتہ فاء کے کسرہ کے ساتھ۔ف بھیجا ہوا، رسول۔ قاصد۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق ایک مخلوق جو نور سے بنی ہے۔ جس فرشتے کو ہوا پر وکیل بنایا گیا ہے وہ میکائیل علیہ السلام ہیں ان کا اسم مبارک عبد الرزاق اور کنیت ابو الغنائم ہے۔ (بہار ستاں وذخیرہ معلومات) پیر زنی بڑھیا۔ طالب ع اسم فاعل۔ تلاش کرنے والا۔ بنشیں نشستن سے واحد حاضر فعل امر۔ بیٹھ جا۔ مطلب یہ ہے کہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں کہ روزی کی دھند میں ہمیشہ لگے رہو بلکہ اللہ پر بھروسہ کر اور بیٹھ جا جتنی روزی تیری قسمت میں ہے تم کو مل کر رہے گی۔ اور جس کی موت جس آن لکھدی گئی وہ آکر رہے گی اگرچہ وہ موت سے بھاگ کر کسی مضبوط قلعہ میں پناہ لے لے پھر بھی موت آکر رہے گی۔ جهد رزق روزی کی کوشش۔ کنی تو کرے۔ برساند رسانیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ پہنچائیگا۔ خدائے جو خود آیا ہے۔ نخوردت آخر میں ت واحد حاضر کی ضمیر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ انسان دشمن کے بھی قبضے میں چلا جائے اگر موت نہیں تو وہ اس کا کچھ نہیں کر سکتا۔ جب موت نہیں تو شیر کھا بھی نہیں سکتا۔

حکمت:۔ توانگرِ فاسق کلوخ زر اندود ست و درویش صالح شاہدِ خاک آلود و ایں یکے دلق موسیٰ ست مرقّع و آں ریش فرعون مرصّع ولیکن شدّتِ نیکاں روی در فرج دارد و دولتِ بداں سر در نشیب۔

ترجمہ:۔ بدکار مالدار سونے کا ملمع کیا ہوا ڈھیلا ہے۔ اور غریب پرہیزگار معشوق گرد آلود ہے۔ اور یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیوند پر پیوند لگی ہوئی گدڑی کی طرح ہے اور وہ فرعون کی موتیوں سے سجی ہوئی ڈاڑھی کی طرح ہے۔ لیکن نیکوں کی سختی کا رخ کشادگی کی طرف ہے۔ اور بروں کی دولت پستی کی طرف سر جھکائے ہوئے ہے۔

قطعہ:۔

ہر کہ را جاہ و دولت ست بداں	خاطرِ خستہ در نخواہد یافت
خبرش دہ کہ ہیچ دولت وجاہ	بسرائے دگر نخواہد یافت

ترجمہ:۔ (۱) جس کے پاس مرتبہ اور دولت ہے اس کی وجہ سے ٹوٹے ہوئے دلوں کی پرواہ نہ کرے گا۔
(۲) اس کو خبر کر دو کہ کوئی دولت اور مرتبہ۔ دوسرے محل (یعنی قبر) میں نہ پائیگا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ فاسق ع اسم فاعل، بدکار۔ زر سونا۔ اندود یہ اندودن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ اصل میں اندودہ تھا اخیر سے ہاء حذف کر دیا گیا ہے۔ ملمع کیا ہوا۔ شاہد خاک آلود وہ معشوق جس کا حسن گرد وغبار میں چھپ گیا ہو۔ صالح ع اسم فاعل۔ نیک و پرہیزگار۔ ایں اسم اشارہ ہے اس کا مشار الیہ درویش صالح ہے۔ دلق ع گدڑی۔ پشمینے کا لباس جو درویش پہنتے ہیں۔ مرقّع باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ پیوند لگی ہوئی۔ آں اسم اشارہ ہے۔ اس کا مشار الیہ توانگر فاسق ہے۔ مرصّع باب تفعیل سے اسم مفعول کا صیغہ سجایا ہوا۔ ریش فرعون مرکب اضافی ہے فرعون کی ڈاڑھی۔ شدت ع سختی۔ فرج ع کشادگی۔ نشیب پستی۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی مالدار ہو اور فاسق وفاجر ہو نیک و متدین نہ ہو اور اس مال کو اللہ کے راہ میں خیرات کر کے ثواب دارین حاصل نہ کرے تو گویا کہ وہ سونے سے ملمع کیا ہوا ڈھیلا ہے جس کا رخ پستی ہے یعنی عنقریب وہ مال ختم ہو جائیگا۔ اس لئے کہ المالُ ظِلٌ زائلٌ مال ختم ہونے والا سایہ ہے۔ اور جو نیک وصالح ہو اور اس کے پاس مال و دولت نہیں تو گویا وہ خاک آلود معشوق کی طرح ہے اور اس نے جو سختی اور مصیبتیں جھیلی ہیں آخرت میں اس کو اس کا نعم البدل ملنے والا ہے۔ اور دنیا میں بھی کشادگی اور وسعت و فراخی کر دی جائیگی۔ بداں دانستن سے واحد حاضر فعل امر ہے اور ب زائد ہے۔ تو جان۔ خستہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ٹوٹا ہوا۔ سرائے محل۔ گھر۔ دَر دوسرا۔ یہ سرائے کی صفت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس مال و دولت ہو اور اس کے ذریعہ کسی خستہ حال کی اعانت نہ کرے تو اس کو چاہئے کہ عالم آخرت میں کسی نعمت کے ملنے کی خواہش نہ کرے۔

حکمت:۔ حسود از نعمتِ حق بخیل ست کہ بندۂ بیگناہ را دشمن میدارد

ترجمہ:۔ حسد کرنے والا خدا کی دی ہوئی نعمت میں بخیل ہے کہ وہ بے گناہ بندے کو دشمن رکھتا ہے۔

قطعہ:۔

مردکے خشک مغز را دیدم	رفتہ در پوستین صاحب جاہ
گفتم اے خواجہ گر تو بدبختی	مردم نیک بخت را چہ گناہ

ترجمہ:۔ (۱) میں نے ایک خالی مغز والے آدمی کو دیکھا۔ کہ وہ ایک بلند مرتبہ آدمی کی عیب جوئی کر رہا تھا۔
(۲) میں نے اس سے کہا کہ اے سردار اگر تو بدنصیب ہے تو نیک نصیب آدمی کی کیا غلطی ہے۔

قطعہ:۔

اَلا تا نخواہی بلا بر حسود	کہ آں بخت برگشتہ خود در بلاست
چہ حاجت کہ باوے کنی دشمنی	کہ وے را چناں دشمن اندر قفاست

ترجمہ:۔ (۱) خبردار! حسد کرنے والے پر ہرگز بلا کی خواہش نہ کر۔ اس لئے کہ وہ بدنصیب خود مصیبت میں گرفتار ہے۔
(۲) کیا ضرورت ہے کہ تو اس سے دشمنی کرے۔ کہ اس کے پیچھے ایسا دشمن (حسد و بغض) لگا ہوا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ نعمتِ حق خداوند قدوس کی دی ہوئی نعمت۔ میدارد حال کا صیغہ ہے۔ رکھتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حسد کرنے والا یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا انعام کسی دوسرے پر نہ ہو۔ خشک مغز جس کے دماغ میں خشکی ہو گئی ہو۔ یہاں مُراد پاگل و دیوانہ ہے۔ رفتہ در پوستین وہ عیب بیان کرتا تھا۔ صاحب جاہ مرتبہ والا۔ خواجہ ف سردار۔ الا حرف تنبیہ ہے۔ خبردار۔ تا حرف تاکید ہے۔ ہرگز۔ نخواہی نہ چاہ۔ برگشتہ برگشتن سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ پھرا ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ حاسدوں پر بلا کی خواہش نہیں کرنی چاہئے اس لئے کہ وہ خود مصیبت میں گرفتار ہے تو خواہ مخواہ تم کو اس پر مصیبت کے آنے کی خواہش کر کے دُشمنی مول لینے کی کیا ضرورت ہے۔ دشمن اندر قفاست اس کا دشمن اس کی گدی کے اندر ہے یعنی اس کے پیچھے ایک ایسا دشمن یعنی

بخل وحسد ہے جس سے مرتے دم تک بھی نجات نہیں مل سکتی۔

حکمت:۔ تلمیذ بے ارادت عاشق بے زرست و رونده بے معرفت مرغ بے پر و عالم بے عمل درخت بے بروزاہد بے علم خانۂ بے در مراد از نزول قرآں تحصیل سیرت خوب ست نہ ترتیل سورت مکتوب عامی متعبد پیادہ رفتہ ست و عالم متہاون سوار خفتہ عاصی کہ دست بردارد بہ از عابد کہ در سر دارد۔

ترجمہ:۔ وہ شاگرد جس کو استاد سے عقیدت نہ ہو ایک مفلس عاشق کی طرح ہے۔ راستہ جانے بغیر چلنے والا بے پر کے پرندہ کی طرح ہے۔ اور بے عمل عالم بغیر پھل والے درخت کی طرح ہے۔ اور بے علم زاہد بغیر دروازہ والے گھر کی طرح ہے۔ قرآن شریف کے نازل ہونے کا مقصد اچھی عادت کا حاصل کرنا ہے۔ نہ کہ لکھی ہوئی سورتوں کا قرأت سے پڑھ لینا۔ جاہل عبادت گذار پیدل چلنے والے کی مانند ہے۔ اور سستی کرنے والا عالم سوئے ہوئے سوار کی مانند ہے۔ وہ گناہگار جو خدا کے سامنے عاجزی سے ہاتھ اٹھائے وہ اس عابد سے بہتر ہے جو سر میں غرور رکھے۔

بیت:۔ سرہنگ لطیف خوی دلدار بہتر ز فقیہ مردم آزار

ترجمہ:۔ اچھی عادت والا اور دل جوئی کرنے والا سپاہی۔ لوگوں کے ستانے والے عالم سے بہتر ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ تلمیذ ع شاگرد۔ جمع تلامیذ۔ بے ارادت۔ جس کو عقیدت نہ ہو۔ بے زر بغیر پیسے والا۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح مفلس عاشق محبوب کے وصال سے محروم رہتا ہے اسی طرح وہ شاگرد جس کے دل میں اپنے استاد کا ادب واحترام نہ ہو علم سے محروم رہتا ہے۔ رونده چلنے والا۔ مرغ پرندہ۔ بے پر بغیر پر کے۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح وہ پرندہ جس کے پر نہ ہو اپنی حفاظت نہیں کر سکتا اسی طرح بغیر راستہ جانے چلنے والا منزل مقصود تک نہیں پہونچ سکتا ہے۔ بے عمل بغیر عمل والے۔ جس طرح اس درخت کی کوئی قدر وقیمت نہیں ہوتی جس پر پھل نہ ہو اسی طرح بے عمل عالم کی بھی کوئی عزت نہیں ہوتی۔ زاہد عبادت گذار۔ بے در بغیر دروازہ کے یعنی جس طرح وہ گھر جس کا دروازہ نہ ہو اس میں چور جب چاہے گھس سکتا ہے اسی طرح وہ عبادت گذار جس کے پاس علم نہ ہو اُسے شیطان جب چاہے گمراہ کر سکتا ہے۔ نزول ع اترنا۔ تحصیل ع حاصل کرنا۔ سیرت خوب مرکب توصیفی ہے۔ اچھی عادت۔ ترتیل۔ قرأت سے پڑھنا۔ تجوید کی رعایت کرتے ہوئے قرآن پڑھنا۔ سورت مکتوب مرکب توصیفی ہے۔ لکھی ہوئی سورت۔ متعبد ع عبادت گذار۔ متہاون ع باب تفاعل سے اسم فاعل۔ سستی کرنے دست بردارد توبہ کرنے کے لئے یا غرباء پر خرچ کرنے کے لئے ہاتھ اٹھانا۔ سردارد متکبر۔ مطلب یہ ہے کہ قرآن پاک کے نازل ہونے کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسان اچھی خصلتوں سے آراستہ ہو جائے اور اخلاق ذمیمہ وقبیحہ سے پاک وصاف ہو جائے۔ سستی کرتے والے عالم کی

مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی سواری پر سویا ہوا ہو یعنی سواری پر سویا ہوا آدمی جس طرح سواری سے گر سکتا ہے اس طرح وہ عالم بھی منزل مقصود تک پہونچ نہیں سکتا۔ آدمی گناہ کر کے اگر اللہ کے سامنے معافی کے لئے دست دراز کرے تو یہ اس عابد سے بہتر ہے جس کے دماغ میں کبر و غرور بھرا ہوا ہے۔

قول:۔ یکے را گفتند عالم بے عمل بچہ ماند گفت بزنبورِ بے عسل۔

ترجمہ:۔ ایک عقلمند سے لوگوں نے کہا عالم بے عمل کس کے مشابہ ہے۔ کہا بغیر شہد والی بھڑ کی طرح۔

بیت:۔ زنبورِ درشت بے مروّت را گوی بارے چو عسل نمیدہی نیش مزن

ترجمہ:۔ اس سخت بے مروت بھڑ سے کہدو۔ کہ جب تو شہد نہیں دیتی تو ڈنک بھی نہ مار۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ بچہ یہ حرف استفہام ہے اور شروع میں ب تشبیہ کے لئے ہے کس کے مشابہ ہے۔ عسل ع شہد۔ درشت ف سخت۔ بارے حرف ہے۔ لیکن، الغرض، آخرکار، آخرالامر۔ مُروّت ع میم کے ضمہ اور واؤ کے تشدید کے ساتھ۔ عادت، مردانگی، انسانیت، سخاوت، فیاضی۔ نمی دہی دادن سے واحد حاضر زمانۂ حال ہے۔ نہیں دیتی۔ نیش ف ڈنک، زہر، نوک کی تیزی۔ مزن مت مار۔ مطلب یہ ہے کہ عالم بے عمل کی مثال ایسی ہے جیسا کہ بھڑ، کہ اس سے صرف تکلیف ہوتی ہے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح عالم بے عمل کی وجہ سے فساد برپا ہوتا ہے اس سے کسی خیر کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

قول:۔ مردِ بے مُروّت زن ست و عابد با طمع راہزن۔

ترجمہ:۔ بے مروّت مرد عورت ہے اور لالچی عابد ڈاکو ہے۔

قطعہ:۔

اے بناموس جامہ کردہ سپید بہر پندارِ خلق و نامہ سیاہ

دست کوتاہ باید از دنیا آستیں چہ درازو چہ کوتاہ

ترجمہ:۔ (۱) اے وہ شخص کہ عزت کے لئے سفید کپڑے پہنے ہوئے۔ اور مخلوق کو دھوکا دینے کے لئے۔ اور اے نامۂ اعمال سیاہ کرنے والے۔

(۲) دنیا سے ہاتھ کو تاہ کر لینا چاہئے آستین لمبی ہو یا چھوٹی ہو دونوں برابر ہیں۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ بے مروت آدمی عورت کی طرح ہے اور لالچی عابد ڈاکو کی طرح ہے۔ جو شخص اپنی بڑائی اور مخلوق میں برتری جتانے کے لئے سفید اور اچھے لباس زیب تن کرے تو اس سے کوئی فائدہ نہیں شیخ سعدیؒ نے ریاکار عابد کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس سفید کپڑے سے کیا فائدہ اگر تیرا نامۂ اعمال سیاہ ہو۔ اصل تو سفیدی اور صفائی قلب کی ہونی چاہئے نہ کہ ظاہری خوشنما۔ اے عابد دنیا سے ہاتھ کھینچ لو اصل چیز یہی ہے آستین کا لمبی ہونا اور چھوٹی ہونا یہ کوئی چیز نہیں۔ علامہ عبدالباری آسی نے فرمایا ہے کہ چونکہ اکثر عابد زاہد لوگ

وضو کی آسانی کے لئے آستین چھوٹی رکھتے ہیں۔ اور امراء اور دولت مند زیب و زینت کے لئے لمبی آستین رکھتے ہیں۔ تو شیخ کا مطلب یہ ہے کہ آستین چاہے چھوٹی ہو اور چاہے لمبی ہو۔ اس سے کام نہیں چلتا اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے بلکہ اصل چیز یہ ہے کہ دنیا سے ہاتھ کھینچ لیا جائے۔ ناموس ع عزت۔ جامہ کپڑا۔ سپید سفید۔ بہر پندار خلق مخلوق کو سمجھانے کے لئے۔ آستین چہ دراز چہ کوتاہ یہاں لفظ چہ دو مرتبہ آیا ہے لہٰذا اس کا ترجمہ کریں گے برابر، سے یا خواہ، سے، خواہ آستین چھوٹی ہو یا لمبی۔

حکمت:۔ دو کس را حسرت از دل نرود و پائے تغابن از گل بر نیاید تاجرِ کشتی شکستہ و وارث با قلندراں نشستہ۔

ترجمہ:۔ دو آدمیوں کے دل سے حسرت نہیں جاتی اور افسوس کا پاؤں کیچڑ سے باہر نہیں آتا۔ (ایک وہ) سوداگر جس کی کشتی ٹوٹ گئی ہو۔ (دوسرا وہ شخص) جس کا وارث قلندروں کے ساتھ بیٹھا ہو۔

قطعہ:۔

پیش درویشاں بود خونت مباح	گر نباشد در میاں مالت سبیل
یا مرو با یارِ ازرق پیرہن	یا بکش بر خان و ماں انگشتِ نیل
یا مکن با پیلباناں دوستی	یا بنا کن خانہ در خوردِ پیل

ترجمہ:۔ (۱) فقیروں کے نزدیک تیرا خون بہانا جائز ہے۔ اگر تیرا مال فی سبیل اللہ خرچ نہ ہو۔
(۲) یا تو نیلے کرتے والے دوست کے ساتھ نہ جا۔ یا گھر اور اس کے سارے اسباب کو چھوڑ دو۔
(۳) یا فیلبانوں سے دوستی نہ کر۔ یا ہاتھی کے لائق گھر بنا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ حسرت افسوس۔ نرود نہیں جاتی ہے۔ قلندراں قلندر کی جمع ہے۔ اوباش۔ اور لاپرواہ لوگ۔ نشستہ اسم مفعول، بیٹھا ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ دو آدمی ایسے ہیں کہ کبھی بھی ان کے دل سے حسرت نہیں ختم ہوتی۔ (۱) ایک تو وہ سوداگر جو مال و متاع لے کر کشتی پہ سوار ہو اور کشتی دریا میں ٹوٹ گئی ہو اور مال سمندر کی تہہ میں پہنچ گیا ہو۔ (۲) دوسرا وہ شخص جس کا وارث قلندروں میں بیٹھنے لگا ہو۔ اسلئے کہ وارث کے ہاتھ جو مال لگے گا اسکو سب قلندر مل کر اڑا دیں گے۔ خونت ف تیرا خون۔ مباح ع جائز۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تجھ سے فقیروں کو کوئی فیض نہیں پہنچتا تو تیرا خون بہانا ان کے نزدیک جائز ہے۔ یہ حکم از روئے تہدید ہے نہ کہ شرعاً یعنی یا تو بد معاشوں میں نہ بیٹھ یا پھر خاندان کو برباد اور بدنام کر دے۔ ازرق ع نیلا کپڑا۔ پیرہن لباس۔ کرتا۔ یارِ ازرق پیرہن سے مراد وہ دوست ہے جس نے نیلا لباس پہن رکھا ہو۔ یعنی فقیروں کی جماعت۔ خان یہ لفظ مخفف ہے خانہ کا۔ انگشتِ نیل ترک کر دینا۔ چھوڑ دینا۔ پیل بان ہاتھی چلانے والے۔ در خورد الخ یا ہاتھی کے بقدر مکان بنواؤ اسلئے کہ جب تم نے اس سے دوستی کی ہے اور وہ کبھی تمہارے یہاں ہاتھی لائے تو وہ اپنے ہاتھی کو اس گھر میں رکھ سکے۔

حکمت:۔ خلعتِ سلطاں اگرچہ عزیزست جامۂ خُلقان خود ازاں بعزت تر و خوانِ بزرگاں اگرچہ لذیذ خردہ انبان خویش ازاں بلذت تر۔

ترجمہ:۔ بادشاہ کا دیا ہوا جوڑا اگرچہ پیارا ہے۔ مگر اپنا پرانا کپڑا اس سے عزت میں بڑھا ہوا ہے۔ اور بڑے لوگوں کے دستر خوان میں اگرچہ مزہ دار کھانا ہو مگر اپنی جھولی کے ٹکڑے اس سے مزے میں زیادہ ہیں۔

بیت:۔ سرکہ از دستِ رنج خویش و ترہ بہتر از نان دہ خدائے و برّہ

ترجمہ:۔ اپنی محنت کا پیدا کیا ہوا سرکہ اور سبزی۔ گاؤں کے مالک کی روٹی اور بکری کے گوشت سے اچھا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ خلعتِ سلطان مرکب اضافی ہے۔ عزیز ع پیارا۔ جامہ کپڑا۔ خُلقان پرانا۔ بوسیدہ۔ بعزت تر عزت میں زیادہ ہے۔ لذیذ، عمدہ۔ ج جمع لذائذ۔ خُردہ خاء کے ضمہ کے ساتھ۔ ٹکڑا، ریزہ، پارچہ۔ انبان ف فقیروں کی جھولی۔ ترہ سبزی۔ ترکاری۔ دہ خدائے زمیندار۔ برّہ ف بکری کا بچہ۔ مطلب یہ ہے کہ اپنا سامان کتنا ہی گھٹیا ہو دوسروں کے عمدہ سامان سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔

حکمت:۔ خلافِ راہِ صواب ست و عکسِ رائے اُلوالالباب دارو بگمان خوردن و راہ نادیدہ بے کارواں رفتن امامِ مرشد محمد غزالی را رحمۃ اللہ علیہ پرسیدند کہ چگونہ رسیدی بدیں منزلت در علوم گفت بدانکہ ہرچہ ندانستم از پرسیدن آں ننگ ندانستم۔

ترجمہ:۔ یہ بات طریقۂ صواب کے اور عقلمندوں کے رائے کے خلاف ہے کہ محض گمان سے کوئی دوا کھائی جائے اور نہ دیکھا ہوا راستہ بغیر قافلہ کے چلیں۔ امام غزالیؒ سے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ علوم میں اتنے مرتبہ پر کس طرح پہونچ گئے۔ فرمایا اس سبب سے کہ جو کچھ میں نہیں جانتا تھا اس کے پوچھنے سے میں نے شرم نہیں کی۔

قطعہ:۔ امیدِ عافیت آنگہ بود موافق عقل کہ نبض را بہ طبیعت شناس بنمائی
بپرس ہرچہ ندانی کہ ذلِ پرسیدن دلیلِ راہِ تو باشد بعزّ دانائی

ترجمہ:۔ (۱) صحت کی امید عقل کے موافق اسی وقت ہو سکتی ہے۔ کہ نبض طبیعت شناس ماہر حکیم کو تو دکھائے۔ (۲) جو تو نہیں جانتا وہ پوچھ لے اسلئے کہ پوچھنے کی ذلت تجھے عزت اور عقلمندی کی طرف راستہ دکھانے والی ہوگی۔

حل الفاظ و مطلب:۔ خلافِ راہِ صواب درست راستہ کے خلاف۔ اولوالالباب عقلمند۔ کارواں ف قافلہ۔ مطلب یہ ہے کہ بغیر تحقیق کے محض گمان اور شک سے کسی دوائی کا استعمال کرنا اسی طرح جو راستہ دیکھا ہوا نہ ہو بغیر قافلہ کے اس طرف سفر کرنا عقلمندوں کی رائے کے بھی خلاف ہے اور صحیح طریقہ کے بھی خلاف ہے۔

امام غزالی آپ کا نام محمد تھا۔ غزالہ ایک گاؤں ملک ایران میں شہر طوس کے ملحقات اور توابعات میں تھا۔ وہاں کے آپ رہنے والے تھے اسی واسطے اسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے آپ کو غزالی کہا جاتا ہے۔ آپ اکابر اہل

...نت میں سے ہیں۔ اور احیاء العلوم، کیمیائے سعادت وغیرہ بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ آپ کا انتقال پانچ سو بیس (۵۲۰ھ) میں ہوا۔ (حاشیہ گلستاں مترجم مؤلفہ مولانا عبدالباری) ننگ شرم۔ عار۔ مطلب یہ ہے کہ حضرت امام غزالی سے لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے اتنا مرتبہ کیسے حاصل کر لیا اور علوم وفنون میں کس طرح مہارت حاصل کی۔ تو فرمایا کہ جو باتیں میرے علم میں نہیں ہوتی تھیں اس کے متعلق پوچھنے میں شرم و عار محسوس نہیں کرتا تھا۔ بلکہ پوچھ لیا کرتا تھا۔ آنگہ اس وقت۔ موافق عقل مرکب اضافی ہے۔ عقل کے موافق۔ شناس اسم فاعل۔ پہنچاننے والا۔ بنمائی نمودن سے واحد حاضر فعل امر ہے تو دکھائے۔ مطلب یہ ہے کہ صحت کی امید اس وقت کی جاسکتی ہے جب کہ معالج کو نبض شناسی میں مہارت ہو۔ ذلِ پرسیدن مرکب اضافی ہے۔ پوچھنے کی ذلت۔ دلیل بتلانے والا۔ راہ ف راستہ۔ تو تجھ کو۔ دانائی فہم و فراست۔ سمجھداری۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کچھ مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہو اور علوم وفنون سے آراستہ ہونا چاہتے ہو تو پوچھنے میں شرم و عار محسوس مت کر اسلئے کہ اگرچہ پوچھنے میں ذلت ہے۔ لیکن پوچھنا بلندی مرتبہ کی طرف رہنمائی کرنیوالا ہے۔

حکمت:۔ ہر چہ دانی کہ ہر آئینہ معلوم تو خواہد شد بپرسیدن آں تعجیل مکن کہ ہیبتِ سلطنت را زیاں دارد۔

ترجمہ:۔ جس بات کے بارے میں تو جانتا ہے کہ وہ تجھے یقیناً آئندہ معلوم ہو جائیگی تو اس کے پوچھنے میں جلدی مت کر۔ کیونکہ وہ سلطنت کے وقار کو نقصان کر دے گا۔

قطعہ:۔
چو لقماں دید کاندر دستِ داؤد — ہمیں آہن بمعجز موم گردد
نپرسیدش چہ میسازی کہ دانست — کہ بے پرسیدنش معلوم گردد

ترجمہ:۔ (۱) جب لقمانؑ نے دیکھا کہ داؤدؑ کے ہاتھ میں۔ یہ لوہا معجزے سے موم ہو جاتا ہے۔
(۲) تو ان سے نہیں پوچھا کہ آپ کیا بنا رہے ہیں کیونکہ انہوں نے جان لیا تھا۔ کہ اس سے پوچھے بغیر یہ بات معلوم ہو جائیگی۔

حل الفاظ و مطلب:۔ ہر آئینہ ف بے شک۔ ضرور۔ البتہ۔ بہر حال ہر حال میں۔ معلوم خواہد شد یہ فعل مستقبل ہے معلوم ہو جائیگا۔ تعجیل باب تفعیل کا مصدر ہے۔ جلدی کرنا۔ ہیبتِ سلطنت مرکب اضافی ہے۔ سلطنت کا وقار۔ زیاں ف زاء کے کسرہ کے ساتھ۔ نقصان۔ لقمان ؑ ایک مشہور حکیم جس کی حکایات، اقوال اور نصائح مشہور ہیں۔ اور ان کا ذکر قرآن مجید میں بھی آیا ہے۔ داؤد یہ نبی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان پر کتاب زبور نازل کی ہے۔ ہمیں وہی۔ بمعجزہ معجزہ سے۔ خرق عادات امور جو کسی نبی یا رسول کے ہاتھ ظاہر ہوں اس کو معجزہ کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس بات کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ بغیر پوچھے آئندہ یہ بات کھل کر لوگوں کے سامنے آجائے گی تو اس راز کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی جلدی اس کے متعلق سوال کرنا نہیں چاہئے

اس لئے کہ جو بات معلوم ہو ہی جائے گی وہاں سوال کرنا لاحاصل ہے اس لئے سوال نہ کرے۔

قول:۔ ہر کہ بابداں نشیند اگرچہ طبیعت ایشاں نگیرد لیکن بطریق ایشاں متہم گردد چنانکہ اگر شخصے بخرابات رود بنماز کردن منسوب گردد بخمر خوردن۔

ترجمہ:۔ جو کوئی بروں کے ساتھ بیٹھتا ہے۔ اگرچہ انکی عادت اختیار نہ کرے پھر بھی انکے طریقہ کے موافق اسکو متہم کیا جائے گا جیسا کہ اگر ایک آدمی شراب خانہ میں نماز پڑھنے جائے تو وہ شراب نوشی کی طرف منسوب کیا جائیگا۔

مثنوی:۔
رقم برخود بنادانی کشیدی | کہ ناداں را بصحبت برگزیدی
طلب کردم ز دانایاں یکے پند | مرا گفتند با ناداں مپیوند
کہ گر دانائے دہری خر بباشی | وگر نادانی ابلہ تر بباشی

ترجمہ:۔ (۱) تو نے نادانی سے اپنے اوپر کلنگ کا ٹیکا لگادیا۔ جبکہ نادان کو تو نے صحبت کے لئے منتخب کرلیا۔
(۲) میں نے عقلمندوں سے ایک نصیحت کی درخواست کی۔ توانہوں نے مجھ سے کہا بیوقوف سے نہ مل۔
(۳) کہ اگر تو عقلمند ہوگا تو بیوقوف ہو جائیگا۔ اور اگر بیوقوف ہے تو اور زیادہ بیوقوف ہو جائیگا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ طبیعت ایشاں ان کی عادت۔ خرابات ویرانہ، گھر، یہاں شراب خانہ مراد ہے۔ نماز کردن نماز پڑھنے۔ خمر شراب۔ خوردن کھانا۔ یہاں پینے کے معنی میں ہے۔ متہم ع لوگ اس پر تہمت لگائیں گے کہ یہ بھی اُن شریروں جیسا کام کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ان کی خصلت وعادت اختیار نہیں کرتا لیکن چونکہ بُروں کے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے لوگ یہی سمجھیں گے کہ یہ شخص برا ہے۔ تب ہی تو اس کا اٹھنا اور بیٹھنا برے لوگوں کے ساتھ ہو رہا ہے جیسا کہ اگر کوئی آدمی شراب خانہ میں نماز پڑھنے جائے اگرچہ وہ شراب نہیں پیتا پھر بھی لوگ کہیں گے کہ وہ شرابی ہے تب ہی تو وہاں جارہا ہے۔ برگزیدی برگزیدن سے واحد حاضر فعل ماضی ہے تو نے چن لیا۔ منتخب کرلیا۔ مپیوند پیوستن سے واحد حاضر فعل نہی ہے، مت مل۔ ابلہ ف بیوقوف۔ مطلب یہ ہے کہ جس ماحول میں آدمی رہتا ہے فطری طور پر اس کا اثر اس میں پڑ ہی جاتا ہے۔ لہٰذا اگر تم بے وقوفوں کے ساتھ رہو گے تو بے وقوف بنو گے۔

حکمت:۔ حلم شتر چنانکہ معلوم ست اگر طفلے مہارش گیرد و صد فرسنگ برد گردن از متابعتش برنہ پیچد لما اگر درۂ ہولناک پیش آید کہ موجبِ ہلاک باشد و طفل آنجا بنادانی خواہد رفتن زمام از کفش در گسلاند و دیگر مطاوعت نکند کہ ہنگام درشتی ملاطفت مذموم ست و گویند دشمن بملاطفت دوست نگردد بلکہ طمع دشمنی زیادت کند۔

ترجمہ:۔ اونٹ کی بردباری جیسا کہ معلوم ہے۔ اگر ایک بچہ اس کی نکیل پکڑے اور سو کوس لیجائے تو اس کی تابعداری سے گردن نہ موڑے گا۔ لیکن اگر کوئی خطرناک گھاٹی سامنے آجائیگی کہ جہاں ہلاک ہونے کا اندیشہ ہوگا اور بچہ اس جگہ بیوقوفی سے جانا چاہے گا۔ تو مہار اس کے ہاتھ سے چھڑالے گا اور پھر فرمانبرداری نہ کرے گا۔ کیونکہ سختی کے وقت نرمی بُری ہے۔ اور کہتے ہیں کہ دشمن کے ساتھ نرمی کرنے سے دشمن دوست نہیں ہوتا بلکہ دشمنی کی طمع زیادہ کرتا ہے۔

قطعہ:۔ کسے کہ لطف کند با تو خاک پایش باش وگر خلاف کند در دو چشمش آگن خاک
سخن بلطف وکرم با درشت خوی مگوی کہ زنگ خوردہ نگردد مگر بسوہاں پاک

ترجمہ:۔ (۱) جو تجھ پر مہربانی کرے تو تم اس کے پیروں کے خاک بنے رہو۔ اگر دشمنی کرے تو اس کی دونوں آنکھوں میں خاک جھونک دے۔

(۲) بُری عادت والے کے ساتھ نرمی اور احسان کے ساتھ بات مت کر۔ اس لئے کہ زنگ لگا ہوا لوہا سوائے ریتی کے صاف نہیں ہوتا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ حِلم ع بردباری۔ جمع احلام۔ مہار ش اس کی نکیل۔ وصد فرسنگ اور سو کوس۔ متابعت ع پیروی۔ بپچد پیچیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ موڑے گا۔ دَرّہ دال کے فتحہ کے ساتھ۔ دو پہاڑوں کے درمیان کا راستہ۔ گھاٹی۔ زمام ع باگ۔ نکیل۔ جمع ازمۃ۔ گسلاند گسلانیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ چھڑالے گا۔ مطاوعت باب مفاعلت سے ہے۔ اطاعت گذاری۔ فرمانبرداری۔ ملاطفت از مفاعلت۔ نرمی کرنا۔ طمع ع از سمع۔ لالچی ہونا۔ لطف ع مہربانی۔ آگن آگندن سے مصدر ہے۔ تو ڈال۔ درشت خوی بُری خصلت۔ سُوہاں ف ریتی۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح ریتی کے بغیر زنگ آلودہ لوہا صاف نہیں ہوتا اسی طرح بدخصلت کے سامنے سختی سے پیش آوگے تب ہی وہ سنبھلے گا۔

حکمت:۔ ہر کہ در پیش سخن دیگراں افتد تا مایہ فضلش بدانند پایہ جہلش شناسند۔

ترجمہ:۔ جو شخص دوسروں کی بات میں بولتا ہے تاکہ لوگ اس کی فضیلت کی مقدار جان لیں۔ تو (الٹی ہی) اس کی جہالت کا اندازہ کر لیتے ہیں۔

قطعہ:۔ ندہد مردِ ہوشمند جواب مگر آنگہ کزو سوال کنند
گرچہ برحق بود فراخ سخن حمل دعویش بر محال کنند

ترجمہ:۔ (۱) عقلمند جواب نہیں دیتا۔ مگر جبکہ لوگ اس سے سوال کریں۔
(۲) اگرچہ زیادہ بولنے والا حق ہی پر ہو۔ مگر سب لوگ اس کے دعوے کو محال پر محمول کرتے ہیں۔

حل الفاظ و مطلب :۔ بشناسد پہچان لیتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی اپنی بڑائی جتلانے اور اپنا تفوق دکھانے کے لئے دوسروں کی بات پر بول پڑے تو لوگ اسے سمجھ لیتے ہیں یہ بہت بڑا جاہل ہے۔ لغو جملہ اس سے۔ حق سچی بات۔ فراخ سخن زیادہ بات چیت کرنے والا۔ حمل ح محمول کرنا۔ محال غلط، جھوٹ۔ مطلب یہ ہے کہ عقلمند لوگ اسی وقت اپنی زبان سے کچھ کہتے ہیں جبکہ لوگ اس سے معلوم کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ بتائیے جب ہی وہ بتاتے ہیں اس سے پہلے خموشی اختیار کرتے ہیں۔ زیادہ بکواس کرنے والا اگرچہ سچی بات ہی کہے لیکن چونکہ لوگ جانتے ہیں کہ اس کو جھوٹ بولنے کی عادت ہے اس لئے اس کی سچی بات کو بھی جھوٹ پر محمول کرتے ہیں۔

حکمت :۔ ریشے درون جامہ داشتم و شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز پرسیدے کہ چون ست و نپرسیدے کہ کجاست دانستم کہ ازاں احتراز میکند کہ ذکر ہمہ عضوے روا نباشد و خردمنداں گفتہ اند ہر کہ سخن نسنجد از جواب برنجد۔

ترجمہ :۔ میں جامہ کے اندر زخم رکھتا تھا۔ میرے شیخ رحمۃ اللہ علیہ روزانہ پوچھتے تھے کہ کیسا ہے۔ اور یہ نہ پوچھتے تھے کہ کہاں ہے۔ میں نے سمجھ لیا کہ اس سے اس لئے پرہیز کرتے ہیں کہ ہر عضو کا نام لینا جائز نہیں ہے۔ اور عقلمندوں نے کہا ہے کہ جو کوئی بات سمجھ کر نہیں کہتا تو وہ جواب سے رنجیدہ ہوتا ہے۔

قطعہ :۔ تانیک ندانی کہ سخن عین صواب است بایدکہ بگفتن دہن از ہم نکشائی
گر راست سخن گوئی و در بند بمانی بہ زانکہ دروغت دہد از بند رہائی

ترجمہ :۔ (۱) جب تک تو یہ نہ سمجھ لے کہ یہ بات بالکل ٹھیک ہے۔ چاہئے کہ کہنے کے لئے منہ نہ کھولے۔
(۲) اگر تو سچ بات کہے اور قید میں رہے۔ (یہ) اس سے بہتر ہے کہ تیرا جھوٹ تجھ کو قید سے رہائی دے۔

حل الفاظ و مطلب :۔ درون جامہ کپڑے کے اندر۔ شیخ اس سے مراد حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ ہیں جو شیخ سعدیؒ کے پیر ہیں۔ احتراز ع پرہیز کرنا۔ نسنجد سنجیدن سے واحد غائب فعل مضارع منفی۔ جو سوچ سمجھ کر نہیں کہتا ہے۔ برنجد رنجیدن سے وہ تکلیف اٹھاتا ہے۔ عین صواب است بالکل درست ہے۔ بمانی ماندن سے واحد حاضر فعل امر۔ تو رہے۔ دروغت تیرا جھوٹ۔ مطلب یہ ہے کہ ہر اعضاء کا ذکر کرنا پسندیدہ نہیں۔ قطعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ آدمی کو ہمیشہ سچ ہی بولنا چاہئے اگرچہ مصیبت اٹھانی پڑے۔

حکمت :۔ دروغ گفتن بضربت لازم بماند کہ اگر نیز جراحت درست شود نشاں بماند نہ بینی کہ برادران یوسف علیہ السلام بدروغے کہ موسوم شدند بر راست گفتن ایشاں اعتماد نماند قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ اَنْفُسُکُمْ اَمْرًا۔

ترجمہ:۔ جھوٹ بولنا اس چوٹ کی مانند ہے جو ہمیشہ رہے۔ اگرچہ زخم اچھا ہی ہو جائے (مگر پھر بھی) اس کا نشان باقی رہ جاتا ہے۔ کیا تو نے دیکھا نہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جس جھوٹ سے کہ منسوب ہوئے۔ تو پھر ان کے سچ کہنے پر بھروسہ نہیں رہا۔ فرمایا: بلکہ تمہارے نفسوں نے ایک جھوٹ گھڑی ہے۔

قطعہ:۔

یکے راکہ عادت بود راستی　　خطائے رود درگذار ندازو
وگر نامور شد بنا راستی　　وگر راست باور ندار ندازو

ترجمہ:۔ (۱) ایک وہ شخص جس کو سچ بولنے کی عادت ہو۔ اگر اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو لوگ اس کو معاف کر دیتے ہیں۔
(۲) اور اگر وہ جھوٹ بولنے میں مشہور ہو گیا۔ تو پھر لوگ اس کے سچ کا بھی یقین نہیں کریں گے۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ گذارند لوگ معاف کر دیتے ہیں۔ نامور مشہور۔ نون کے فتحہ اور میم کے سکون اور واؤ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ باور یقین۔ ضربت وہ زخم و چوٹ جس کا نشان باقی رہے۔ جراحت ع زخم کرنا۔ موسوم شد نام رکھا ہوا۔ نام رکھ دیا گیا۔ سوّلت حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ قصہ تم نے خود اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے۔ (ان کے بھائیوں اور حضرت یوسفؑ کا مختصر واقعہ:۔) یہ ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے کنویں میں ڈال کر اپنے باپ یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام سے آکر یہ کہدیا تھا کہ یوسفؑ کو بھیڑیا کھا گیا۔ اور یہ ایک جھوٹ تھا۔ تو دوبارہ جبکہ حضرت یوسفؑ مصر کے فرمانروا ہوئے، اور سات سال کا قحط پڑا تو آپؑ نے ضرورت مندوں کو غلہ تقسیم کرانا شروع کیا۔ حضرت یوسفؑ کے بھائی یہ شہرہ سن کر غلہ لینے مصر گئے۔ حضرت یوسفؑ نے چاندی کا ایک پیالہ بنیامین کے سامان میں رکھوادیا۔ چونکہ اس زمانے میں قاعدہ یہ تھا کہ جو چور ہوتا اس کو اس مال کے نکلنے پر روک لیا جاتا تھا۔ اسی قاعدہ کے مطابق اُن کو روک لیا۔ جب سب بھائی کنعان واپس ہو گئے اور یہ واقعہ بتلایا تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس بات کو بھی سچ نہ جانا۔ اور پہلے کی طرح فرمایا۔ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْراً فَصَبْرٌ جَمِيلٌ۔ بلکہ تمہارے نفس نے ایک بات گھڑلی ہے۔ میرے لئے تو صبر ہی بہتر ہے۔ (حاشیہ گلستاں مترجم)

حکمت:۔ اجلِ کائنات از روئے ظاہر آدمی ست واذلِ موجودات سگ و باتفاق خردمنداں سگِ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس۔

ترجمہ:۔ ظاہر کے اعتبار سے پوری کائنات میں سب سے زیادہ بزرگ انسان ہے۔ اور کائنات میں سب سے زیادہ ذلیل کتا ہے۔ اور عقلمندوں کا اس پر اتفاق ہے کہ حق شناس کتا ناشکرے آدمی سے بہتر ہے۔

قطعہ:۔

سگے را لقمہ ہرگز فراموش　　نگردد گر زنی صد نوبتش سنگ

دگر عمرے نوازی سفلہ را | بکمتر چیزے آید باتو در جنگ

ترجمہ:۔(۱)(کسی) کتے کو ایک لقمہ ہر گز نہیں بھولتا۔ اگر چہ تو سو مرتبہ اس کو پتھر سے مار بھی دے۔
(۲) اور اگر عمر بھر تو (کسی) کمینے کو نواز تا رہے، تو ایک معمولی بات پر وہ تجھ سے لڑنے لگے گا۔

حل الفاظ و مطلب:۔اجل اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ سب سے زیادہ بزرگ۔ سگ حق شناس حق شناس کتا۔ سفلہ کمینہ۔ کمتر تھوڑی، معمولی۔ چیزے چیز۔ نوازی واحد حاضر فعل مضارع۔ اس کا مصدر نواختن اور نوازیدن آتا ہے۔ تو نوازے۔ دیتا رہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ پوری مخلوقات میں افضل واشرف انسان ہے اور پوری کائنات میں سب سے زیادہ ذلیل کتا ہے لیکن اس کے باوجود عقلمندوں کا اس پر اتفاق ہے کہ حق شناس کتا ناشکرے آدمی سے بہتر ہے۔ اگر کتے کو لقمہ دے کر ہزار مرتبہ اس کو پتھر مار بھی دو پھر بھی وہ ایک لقمہ روٹی کا احسان نہیں بھولتا۔ لیکن انسان ایسا ہے کہ اگر تم پوری زندگی اس کو نوازتے رہو اور کبھی تجھ سے معمولی سی بات ہو گئی تو وہ تیرے ساتھ لڑنے مرنے کے لئے تیار ہو جائیگا۔ کتے کے اندر دس خصلتیں ایسی ہیں جو قابل رشک ہیں چنانچہ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ کتے کے اندر دس خصلتیں ایسی ہیں جو ہر مؤمن کے اندر پائی جانی چاہئیں۔ (۱) کتا بھوکا رہتا ہے جو صالحین کے آداب میں سے ہے۔ (۲) اس کا کوئی مکان خاص نہیں ہوتا جو متوکلین کی علامات میں سے ہے۔ (۳) یہ رات کو کم سوتا ہے جو محبین کی صفات میں سے ہے۔ (۴) جب مرتا ہے تو کوئی میراث نہیں چھوڑتا جو زاہدوں کی صفات میں سے ہے۔ (۵) یہ اپنے مالک کو کبھی نہیں چھوڑتا جو پکے سچے مریدین کی علامات میں سے ہے۔ (۶) یہ تھوڑی سی جگہ پر قناعت کر لیتا ہے جو متواضعین کی علامات میں سے ہے۔ (۷) جب کوئی اس کے مکان پر قبضہ کر لیتا ہے تو اس کو اس پر چھوڑ دیتا ہے جو راضیین کی علامات میں سے ہے۔ (۸) اگر مکان کا مالک اس کو مار دے اور پھر اس کو بلائے تو آجاتا ہے جو خاشعین کی علامات میں سے ہے۔ (۹) مالک کھانا کھا رہا ہو تو یہ دور بیٹھتا ہے جو مساکین کی علامات میں سے ہے۔ (۱۰) جب کسی مکان سے کوچ کر جاتا ہے تو پھر اس کی طرف التفات نہیں کرتا جو محزونین کی علامات میں سے ہے۔ (ذخیرۂ معلومات، بحوالہ مخزن اخلاق)

حکمت:۔ از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بے ہنر سروری را نشاید۔

ترجمہ:۔ نفس پروری سے ہنر پروری نہیں ہو سکتی۔ اور بے ہنر سرداری کے لائق نہیں ہے۔

مثنوی:۔
مکن رحم بر مردِ بسیار خوار | کہ بسیار خوار ست بسیار خوار
چو گاؤ ار ہمی بایدت فربہی | چو خرتن بجورِ کساں در دہی

ترجمہ:۔(۱) بہت زیادہ کھانے والے پر رحم نہ کر۔ اس لئے کہ بہت کھانے والا بہت ذلیل ہے۔
(۲) بیل کی طرح اگر تجھے موٹاپا چاہئے۔ تو گدھے کی طرح لوگوں کا ظلم تجھے اٹھانا پڑے گا۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ نفس پرور آرام وراحت کا طلبگار۔ سروری سرداری۔ مطلب یہ ہے کہ جو آرام کا طلبگار ہوگا تو وہ ہنر کا قدر دان اور محنت و مجاہدہ کر کے علم و ہنر حاصل نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی سرداری حاصل کرنا چاہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ہنر سیکھے۔ بسیار خوار بہت زیادہ ذلیل۔ یہ دوسرا خوار اسم جامد ہے۔ چو گاؤ بیل کی طرح۔

حکمت :۔ در انجیل آمدہ است کہ اے فرزندِ آدم اگر توانگری دہمت مشتغل شوی بمال از من واگر درویش کنمت تنگدل نشینی پس حلاوتِ ذکرِ من کجا دریابی وبعبادتِ من کے شتابی۔

ترجمہ :۔ انجیل میں حکم ہوا ہے کہ اے آدم کی اولاد اگر تجھے میں مالداری دوں تو تو مجھے بھول کر مال میں مشغول ہو جائیگا۔ اور اگر میں تجھے فقیر کر دوں تو تو مجھ سے رنجیدہ ہو کر بیٹھ جائیگا۔ پس میرے ذکر کا مزہ تو کہاں پائیگا۔ اور میری عبادت کی طرف تو کب دوڑے گا۔

قطعہ :۔
گہ اندر نعمتے مغرور وغافل — گہ اندر تنگدستی خستہ وریش
چو در سرا وضرا حالت اینست — ندانم کے بحق پردازی از خویش

ترجمہ :۔ (۱) کبھی تو نعمتوں کے اندر مغرور وغافل ہے۔ اور کبھی تنگدستی میں رنجیدہ دل اور زخمی ہے۔
(۲) جب خوشی اور رنج میں تیرا یہ حال ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ اپنے آپ کو چھوڑ کر تو خدا کی عبادت کب کرے گا۔

حلّ الفاظ و مطلب :۔ انجیل وہ آسمانی کتاب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ دہمت دادن سے وہم واحد متکلم فعل ماضی ہے، دوں۔ اور ت یہ مفعول کی ضمیر ہے۔ تجھے۔ تجھ کو۔ مشتغل باب افتعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ مشغول ومصروف ہو جانا۔ کنمت کردن سے۔ کنم واحد متکلم کا صیغہ ہے اور ت ضمیر مفعول ہے۔ حلاوت ج مٹھاس، مزہ۔ کجا حرف استفہام ہے، کہاں۔ یابی یافتن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے۔ کے کاف کے فتحہ اور یاء مجہول کے ساتھ۔ حرف استفہام ہے۔ کب۔ شتابی شتافتن وشتابیدن سے واحد حاضر فعل مضارع ہے دوڑے گا۔ گہ ف ظرف زمان ہے گاہ کا مخفف ہے کبھی۔ خستہ ٹوٹا ہوا۔ رنجیدہ۔ سرّا خوشی۔ ضرّا پریشانی۔ رنج۔ حالت تیرا حال۔ کے پردازی پردازیدن سے واحد حاضر ہے تو کب اللہ کی عبادت کرے گا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر انسان کو صرف مال ودولت ہی دی جاتی تو نعمتوں میں مشغول ہو کر غرور وتکبر کی وجہ سے اللہ کی عبادت سے کنارہ کش ہو جاتا۔ اور اگر کنگال اور فقیر بنا دیا جاتا تو کبیدہ خاطر ہو کر اللہ کی عبادت کرنے سے رک جاتا اور کہتا پھرتا کہ جب اللہ نے مجھے دیا ہی نہیں تو میں کیسے عبادت کروں گا۔

حکمت :۔ ارادتِ بیچوں یکے را از تختِ شاہی فرود آرد ویکے را در شکمِ ماہی نکو دارد۔

ترجمہ:۔ خدا تعالیٰ کا حکم ایک کو بادشاہی تخت سے نیچے اتاتا ہے اور ایک کو مچھلی کے پیٹ میں اچھے حال میں رکھتا ہے۔

بیت:۔ وقت ست خوش آں راکہ بود ذکر تو مونس　　　ور خود بود اندر شکم حوت چو یونس

ترجمہ:۔ اس کا حال بڑا اچھا ہے تیرا ذکر جس کا مونس ہو۔ اگر چہ وہ یونس علیہ السلام کی طرح مچھلی کے پیٹ میں ہو۔

حل الفاظ و مطلب:۔ ارادت ارادہ کرنا۔ بیچوں جس کی کوئی مثال نہ ہو۔ مراد باری تعالیٰ ہیں۔ فرو نیچے۔ آرد لاتا ہے۔ شکم پیٹ۔ ماہی مچھلی۔ نکو اچھا۔ زندہ۔ دارد داشتن سے فعل مضارع واحد غائب، رکھتا ہے۔ پہلے فقرہ میں تلمیح ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ کی طرف۔ یعنی سلیمان علیہ السلام چالیس دن تک تخت شاہی پر بیٹھ نہ سکے اس کے بدلے ایک جن حکمراں ہو گیا تھا۔ اور دوسرے جملہ میں اشارہ ہے حضرت یونس علیہ السلام کے قصہ کی طرف کہ اپنے شہر سے نکل کر دریا میں کشتی پر سوار ہو گئے تھے جب کشتی غرق ہونے لگی تھی تو اس زمانہ کے دستور کے مطابق آپؑ کو کشتی سے باہر کر دیا گیا تھا اور آپؑ کو مچھلی نگل گئی تھی۔ (حاشیہ گلستاں مترجم مؤلفہ مولانا عبد الباری آسی) (پوری تفصیل تفسیر کی کتابوں میں ملاحظہ ہو) وقت ج لفظ وقت کے مختلف معانی آتے ہیں۔ یہاں حالت کے معنیٰ میں ہے۔ مونس ج غمگسار۔ حوت مچھلی۔ ج جمع حیتان۔

حکمت:۔ اگر تیغ قہر بر کشد نبی و ولی سر در کشد و اگر غمزۂ لطف بجنباند بداں را به نیکاں در رساند۔

ترجمہ:۔ اگر وہ غصہ کی تلوار کھینچ لیں تو نبی اور ولی بھی سر جھکا لیں۔ اور اگر مہربانی کا اشارہ کر دیں تو بُرے لوگوں کو نیکوں کے درجہ پر پہنچا دیں۔

قطعہ:۔ گر بہ محشر خطابِ قہر کند　　　انبیا را چہ جائے معذرت است
پردہ از روئے لطف گو بر دار　　　کاشقیا را امیدِ مغفرت است

ترجمہ:۔ (۱) اگر میدان قیامت میں غصہ سے خطاب کریں۔ تو نبیوں کو بھی عذر کا کیا مقام ہے۔
(۲) کہدو کہ مہربانی کر کے پردہ اٹھا دے۔ تا کہ بد بختوں کو مغفرت کی امید ہو جائے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ تیغ قہر مرکب اضافی ہے غصہ کی تلوار۔ بر کشد کھینچ لیں۔ نبی جمع انبیاء۔ ولی جمع اولیاء۔ اوّل کے معنیٰ ہیں جو من جانب اللہ غیب کی خبر بتائے۔ ثانی کے معنیٰ ہیں، دوست۔ سر در کشد سر جھکا لیں۔ غمزہ اشارہ۔ محشر اسم ظرف ہے۔ جمع ہونے کی جگہ۔ خطاب قہر غصہ کا خطاب۔ معذرت ئ عذر چاہنا۔ اشقیاء ج شقی کی جمع ہے۔ کم بخت۔ بُرا۔ گنہگار۔ الحاصل اگر باری تعالیٰ محشر میں غصہ کر کے خطاب کریں۔ تو انبیاءؑ و اولیاءؒ بھی لرز جائیں۔ اور اگر وہ مہربانی کریں تو شیطان کو بھی رحمت کی امید ہو جائے۔

حکمت:۔ ہر کہ بتادیبِ دنیا راہِ صواب بر نگیرد بتعذیبِ عقبیٰ گرفتار آید

وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ۔

ترجمہ:۔ جو شخص دنیا کے ادب سکھانے سے سیدھی راہ اختیار نہیں کرتا وہ آخرت کے عذاب میں گرفتار ہوگا۔ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) البتہ ہم ان کو بڑے عذاب کے علاوہ ایک چھوٹا عذاب چکھاتے ہیں۔

فرد:۔ پندست خطابِ مہتراں آنگہ بند — چوں پند دہند نشنوی بند نہند

ترجمہ:۔ بڑے لوگوں کا حکم (اولاً) بصورت نصیحت کے ہوتا ہے پھر بصورت قید۔ جب وہ نصیحت کریں اور تو نے نہ سنی تو پھر قید رکھیں گے۔

پند:۔ نیک بختاں بحکایت و امثالِ پیشینگاں پند گیرند ازاں پیش کہ پسیناں بواقعۂ او مثل زنند و دزداں دست کوتاہ نکنند تا دستِ شاں کوتاہ نکنند۔

ترجمہ:۔ نیک بخت لوگ اگلے لوگوں کے قصے اور کہاوتوں سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ بعد کے لوگ انکے قصہ کو ضرب المثل بنائیں۔ اور چور اپنا ہاتھ اس وقت تک نہیں روکتے جب تک کہ انکا ہاتھ کاٹا نہ جائے۔

قطعہ:۔
نرود مرغ سوئے دانہ فراز — چوں دگر مرغ بیند اندر بند
پند گیر از مصائبِ دگراں — تا نگیرند دیگراں بتو پند

ترجمہ:۔ (۱) پرندہ دانے کی طرف نہیں جاتا۔ جب دوسرے پرند کو وہ قید میں دیکھتا ہے۔
(۲) دوسروں کی پریشانیوں سے نصیحت حاصل کر۔ تاکہ دوسرے تجھ سے نصیحت حاصل نہ کریں۔

حل الفاظ و مطلب:۔ تادیب ع ادب سکھانا۔ راہ صواب مرکب توصیفی ہے۔ ٹھیک راستہ۔ تعذیب ع عذاب دینا۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص دنیا کی تکلیف و مصیبت جھیل کر اس سے نیک راہ اختیار نہ کرے گا وہ آخرت کے عذاب میں گرفتار ہوگا۔ چنانچہ باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ وَلَنُذِيقَنَّهُم الآیۃ کہ ہم سرکشوں کو اس دنیا کی سختی کا مزہ چکھا کر اس کے علاوہ آخرت میں بڑا عذاب دیں گے۔ فرد تنہا۔ خطابِ مہتراں یہ مرکب اضافی ہے۔ بڑے لوگوں کا خطاب کرنا۔ پند دہند نصیحت کرتے ہیں۔ نشنوی تو نہ سنے۔ بند قید نہند گرفتار کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ بڑے لوگوں کا دستور یہ ہے کہ جب کسی کو کوئی ناشائستہ حرکت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو اولاً نصیحت کرتے ہیں پھر اگر کوئی اس کی نصیحت نہ سنے تو سختی سے کام لیتے ہیں اور اس کو قید میں گرفتار کر دیتے ہیں۔ نیک بختاں نیک لوگ۔ امثال ع کہانی، کہاوت۔ مثل کی جمع ہے۔ پیشینگاں پہلے زمانہ کے لوگ۔ پسیناں بعد میں آنے والے لوگ مثل زنند حکایت کے طور پر بیان کریں۔ مطلب یہ ہے کہ نیک بخت لوگ گذرے ہوئے لوگوں کے واقعات اور کہاوتوں کو سن کر نصیحت حاصل کرتے ہیں اور اس کام سے پرہیز کرتے ہیں جس کا انجام برا ہے۔ اور چور اپنی حرکت سے اس وقت تک باز نہیں آتا جب تک کہ اس کا ہاتھ کاٹ نہ دیا جائے۔ فراز سامنے۔ آگے۔ دگر

مرغ دوسرا پرندہ۔ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی پرندہ دوسرے پرندہ کو قید یعنی جال میں گرفتار دیکھتا ہے تو وہ دانہ کی طرف قدم نہیں بڑھاتا تاکہ وہ بھی اس مصیبت میں پھنس نہ جائے۔ پند گیر تو نصیحت حاصل کر۔
مطلب یہ ہے کہ جب کوئی انسان ایسا ہو کہ وہ دوسرے کے واقعات کو دیکھ کر نصیحت حاصل نہیں کرتا تو ایک کا حشر ایسا ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ اسکے حال کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ کہ بھائی فلاں آدمی اس مصیبت میں گرفتار ہے فلاں کارن (سبب) کی وجہ سے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ایسا کام نہ کریں تاکہ ہم بھی اس میں گرفتار نہ ہو جائیں۔

حکمت:۔ آں راکہ گوشِ ارادت گراں آفریدہ اند چوں کند کہ بشنود و آں راکہ کمندِ سعادت می برد چہ کند کہ نرود۔

ترجمہ:۔ وہ شخص جس کے عقیدت کے کان بہرے پیدا کئے گئے ہیں تو وہ سننے کی کیا ترکیب اختیار کر سکتا ہے۔ اور وہ شخص جس کو مرضئ الٰہی کی کمند لے جاتی ہے وہ نہ جائے تو کیا کرے۔

قطعہ:۔
شبِ تاریک دوستانِ خدای می بتابد چو روزِ رخشندہ
ویں سعادت بزورِ بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

ترجمہ:۔ خدا کے دوستوں کی اندھیری رات بھی روشن دن کی طرح چمکدار ہوتی ہے۔
(۲) اور یہ سعادت اپنے زورِ بازو سے حاصل نہیں ہوتی جب تک عطا کرنے والا خدا عطا نہ کرے۔

رباعی:۔
از تو بکہ نالم کہ دگر داور نیست وز دستِ تو ہیچ دست بالاتر نیست
آں راکہ تو رہ دہی کسے گم نکند واں راکہ تو گم کنی کسے رہبر نیست

ترجمہ:۔ (۱) تیری فریاد کس سے کروں اس لئے کہ کوئی دوسرا حاکم نہیں ہے۔ اور تیری طاقت سے زیادہ کوئی طاقت نہیں ہے۔
(۲) جس شخص کو تو راستہ بتاوے اسکو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسکو تو گمراہ کر دے اسکو کوئی راستہ نہیں بتا سکتا۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ گوشِ اردت مرکب اضافی ہے۔ عقیدت کے کان۔ گراں ف بہرے۔ آفریدہ اند پیدا کئے گئے ہیں۔ سعادت ع نیک بختی۔ می بُرد لیجاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس کے دل کے کان بہرے بنا دیئے ہیں اور اس کے دل میں صلاحیت پیدا نہیں فرمائی وہ کسی کی نصیحت کس طرح سُن سکتا ہے۔ اور باری تعالیٰ جس کے گلے میں سعادت کی کمند ڈال کر کھینچتے ہیں وہ کس طرح نیکی کی طرف نہ جائیگا۔ یعنی وہ نیکی اختیار کرنے پر مجبور ہے۔ شب تاریک اندھیری رات۔ دوستانِ خدائے مرکب اضافی ہے۔ خدا کے دوست۔ مُی بتابد چمکتے ہیں۔ درخشندہ روشن۔ دیں سعادت اور یہ نیک بختی یعنی خدا کی دوستی۔ بزور بازو نیست بازو کی قوت سے حاصل نہیں ہوتی ہے۔ بخشندہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ بخشنے والا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ

راہوں کی اندھیری رات بھی چمکدار ہوتی ہے اور یہ مرتبہ یعنی اللہ کی دوستی اور مرتبہ وسعادت قوت بازو سے حاصل نہیں ہوتی۔ جب تک خداوند قدوس کی ذات وہ مرتبہ عطانہ کرے۔ یعنی ریاضت و عبادت اگرچہ اللہ تک پہونچنے کا ذریعہ ہے لیکن جب تک خداتعالیٰ کسی کی اس راہ میں امداد نہ فرمائیں اور توفیق طاعت عطانہ فرمائیں۔ تو آدمی راہ سلوک میں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا سکتا۔ از تو بکہ نالم تیری فریاد کس سے کروں۔ داور حاکم۔ مالک۔ رہ دہی ہدایت دے۔ رہبر رہنما۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ چونکہ کوئی حاکم ہے ہی نہیں اس لئے مدد بھی اسی سے طلب کی جارہی ہے۔ خداوند قدوس جس کو ہدایت دیدے کوئی بھی سپر طاقت (مضبوط طاقت) اس کو راہ راست سے بہکا نہیں سکتی اور جس کو ہدایت نہ دے کوئی شخص اس کو صحیح راستہ دکھا نہیں سکتا۔

حکمت:۔ گدائے نیک انجام بہ از بادشاہِ نافرجام۔

ترجمہ:۔ وہ فقیر جس کا انجام اچھا ہو۔ بدانجام بادشاہ سے بہتر ہے۔

بیت:۔ غمے کز پیش شادمانی بری … بہ از شادئے کز پسش غم خوری

ترجمہ:۔ وہ غم جس کے بعد تجھے خوشی حاصل ہو۔ وہ اس خوشی سے بہتر ہے کہ جس کے بعد تو غمگین ہو۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ نیک انجام جس کا انجام اچھا ہو۔ بہ بہتر ہے۔ نافرجام ناعاقبت۔ انجام سے ناآشنا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ فقیر جس کا انجام اچھا ہو یعنی اس کا خاتمہ ایمان پر ہو جائے اور آخرت درست ہو جائے اس بادشاہ سے بہتر ہے جس کا انجام خراب ہو جائے یعنی ایمان پر خاتمہ نہ ہو اور آخرت خراب ہو جائے۔ شادمانی خوشی۔ غمے غم، رنج۔ غم خوری غم اٹھانا پڑے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر حزن وملال کے بعد فرحت حاصل ہو تو یہ غم اس خوشی سے بہتر ہے جس کے بعد رنج و غم اٹھانا پڑے۔

حکمت:۔ زمیں را از آسماں نثار ست و آسماں را از زمین غبار کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ۔

ترجمہ:۔ زمین کو آسمان سے باران رحمت ملتی ہے اور آسمان کو زمین سے غبار ملتا ہے۔ ہر برتن سے وہی چیز ٹپکتی ہے جو اس میں ہوتی ہے۔

فرد:۔ گرت خوئے من آمد ناسزاوار … تو خوئے نیکِ خویش از دست مگذار

ترجمہ:۔ اگر تجھ کو میری عادت نامناسب معلوم ہو، تو اپنی اچھی عادت کو ہاتھ سے مت چھوڑ۔

حلّ الفاظ و مطلب:۔ آسماں نثار است وہ آسماں جو زمین پر بارش برساتا ہے۔ کلّ اناء ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہوتا ہے۔ یعنی جس کے پاس جو چیز ہوگی وہ دوسرے میں وہی اثر کرے گی۔ یترشح باب تفعل سے ہے۔ ٹپکتا ہے۔ اناء برتن۔ جمع آنیۃ۔ بمافیہ میں ما موصولہ یا موصوفہ ہے۔ وہ چیز جو اس میں ہے۔ گرت اگر تجھکو۔ خوئے من میری عادت۔ ناسزاوار نامناسب۔ تو حرف جزائیہ ہے۔ اس لفظ کو مجہول پڑھا

جائے نہ کہ معروف۔ مگذار مت چھوڑ۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تیرے ساتھ کوئی بُرائی کا معاملہ کرے تو اس کا خیال نہ کر اور اسکے ساتھ بُرائی نہ کر بلکہ اپنی طرف سے اس کے ساتھ نیکی کا معاملہ کر۔

حکمت:۔ خداوند تبارک وتعالیٰ می بیند و می پوشد و ہمسایہ نمی بیند و میخروشد۔

ترجمہ:۔ خداوند بزرگ و برتر دیکھتا ہے اور چھپاتا ہے۔ اور پڑوسی نہیں دیکھتا ہے اور شور مچاتا ہے۔

بیت:۔ نعوذ باللہ اگر خلق غیب داں بودے کسے بحال خود از دست کس نیاسودے

ترجمہ:۔ خدا کی پناہ اگر مخلوق غیب داں ہوتی۔ تو کوئی اپنے حال میں کسی کے ہاتھ سے آرام نہ پاتا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ خداوند اللہ تعالیٰ۔ می بیند ہر چیز دیکھتا ہے۔ و می پوشد اور چھپاتا ہے۔ ہمسایہ ف پڑوسی۔ نمی بیند نہیں دیکھتا ہے۔ می خروشد خروشیدن سے فعل حال ہے شور مچاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خداوند قدوس ساری چیزیں دیکھتا ہے اور تمام لوگوں کے عیب پر پردہ ڈالدیتا ہے۔ اور انسان کچھ بھی نہیں دیکھتا۔ اس کے باوجود شور مچاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس نے فلاں بُرائی کی ہے۔ نعوذ باللہ اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ غیب پوشیدہ۔ بودے واحد غائب ماضی تمنائی، ہوتے۔ بحال خود مرکب اضافی ہے۔ اپنے حال سے۔ از دستِ کس کسی کے ہاتھ سے۔ سودے فائدہ۔ آرام۔ وراحت۔ چین وسکون۔ مطلب یہ ہے کہ اگر مخلوق کو غیب کی خبر ہوتی تو کوئی انسان کسی کے ہاتھ سے چین نہیں پاتا۔ معلوم ہوا کہ غیب کا علم صرف خداوند قدوس کو ہے۔

حکمت:۔ زر از معدن بکان کندن بدر آید و از دستِ بخیل بجاں کندن۔

ترجمہ:۔ سونا کان سے کان کھودنے پر باہر نکلتا ہے۔ اور بخیل کے ہاتھ سے جان نکلنے پر۔

قطعہ:۔
دوناں نخورند گوش دارند گویند امید بہ کہ خوردہ
روزے بنی بکام دشمن زر ماندہ و خاکسار مردہ

ترجمہ:۔ (۱) کمینے نہیں کھاتے ہیں اور محفوظ رکھتے ہیں۔ کہتے ہیں کھالینے سے (کھانے کی) امید بہتر ہے۔
(۲) ایک روز تو دشمنوں کی آرزو کے مطابق یہ دیکھے گا کہ سونار کھارہ گیا اور غریب مر گیا۔

حل الفاظ:۔ معدن قدرتی کان۔ کندن کھودنا۔ بدر آید نکل آتا ہے۔ بجاں کندن جان مارڈالنا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر زمین کے اندر خزانے ہوں تو کھودنے ہی سے حاصل ہوں گے بغیر کھودے ہاتھ نہیں آسکتے۔ اور بخیل کے ہاتھ سے مال اس وقت نکلتا ہے جب کہ وہ مر جائے۔ دوناں ف دون کی جمع ہے۔ کمینے لوگ۔ اس سے مراد بخیل ہے۔ خوردہ اسم مفعول کا صیغہ ہے کھایا ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ کمینے لوگ اپنے مالدار ہونے کی تعریف سننے کے متمنی رہتے ہیں۔ اس لئے مال بچا بچا کر رکھتے ہیں کھاتے نہیں اور کہتے ہیں کہ صرف کھانے کی امید کرلینا ہی کھالینے سے بہتر ہے۔ کام مقصود۔ زر ماندہ سونا رہ گیا۔ خاکسار مراد ذلیل ہے۔ مردہ مر گیا۔ مطلب یہ

ہے کہ دشمن کی تمنا ہوتی ہے کہ یہ مال والا مر جاتا تو میں اس کے سارے مال پر قابض ہو جاتا۔ تو ایک دن ایسا آئے گا کہ اس بخیل ذلیل کا مال باقی رہ جائے گا اور وہ مر جائے گا۔ اور دشمن کی آرزو حاصل ہو جائیگی۔

حکمت:۔ ہر کہ بر زیر دستاں نہ بخشاید بجورِ زبر دستاں گرفتار آید۔

ترجمہ:۔ جو شخص غریبوں پر بخشش نہیں کرتا ہے وہ ظالموں کے ہاتھ میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

مثنوی:۔ نہ ہر بازو کہ دروے قوت ہست ۔۔۔ بمردی عاجزاں را بشکند دست

ضعیفاں را مکن بر دل گزندے ۔۔۔ کہ درمانی بجورِ زورمندے

ترجمہ:۔ (۱) ایسا نہیں کہ ہر وہ بازو جس میں زور ہو۔ وہ مردانگی سے عاجزوں کا ہاتھ توڑ دے۔

(۲) کمزوروں کے دل پر کوئی تکلیف (کانشانہ) مت کر کہ تو کسی زبردست کے ظلم سے عاجز ہو جائیگا۔

حل الفاظ و مطلب:۔ زیر دستاں کمزور۔ زبر دستاں ظالم لوگ۔ قوت ع طاقت۔ بمردی مردانگی سے۔ بشکند شکستن سے توڑ دیتا ہے۔ گزندے تکلیف پہونچائے۔ درمانی عاجز رہ جاتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ جس کے اندر طاقت ہو اگر وہ اس کی وجہ سے کسی غریب و کمزور پر ظلم کرے تو وہ بھی کسی دوسرے زبردست ظالم کے ہاتھ میں گرفتار ہو جائیگا۔

حکایت:۔ درویشے بمناجات در میگفت یارب بر بداں رحمت کن کہ بر نیکاں خود رحمت کردہ کہ مر ایشاں را نیک آفریدۂ۔

ترجمہ:۔ ایک اللہ والا فقیر دعاء مانگنے میں یہ کہہ رہا تھا۔ اے پروردگار بُرے لوگوں پر رحم کر اس لئے کہ تو نے نیکوں کے اوپر رحم فرمایا ہے۔ کیونکہ ان کو (آپ نے) نیک پیدا کیا ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ مناجات ع سرگوشیاں۔ چپکے چپکے دعائیں مانگنا۔ حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک فقیر یہ دعاء کر رہا تھا کہ اے خداوند قدوس بُرے لوگوں پر رحم کر۔ رہی بات نیکوں کی تو آپ تو انکو نیک پیدا ہی کئے ہیں۔

حکمت:۔ عاقل چوں خلاف درمیاں آید بجہد و چوں صلح بیند لنگر بنہد کہ آنجا سلامت بر کنار ست و اینجا حلاوت درمیاں۔

ترجمہ:۔ جب درمیان میں لڑائی ہونے لگتی ہے تو عقلمند چل دیتا ہے اور جب صلح و دوستی دیکھتا ہے۔ تو ٹھہر جاتا ہے اس لئے کہ وہاں سلامتی کنارہ پر رہنے میں ہے۔ اور یہاں مزا درمیان میں رہنے میں ہے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ عاقل ع باب ضرب سے اسم فاعل کا صیغہ ہے سمجھدار۔ خلاف اختلاف۔ بجہد جستن وجہیدن سے واحد غائب فعل مضارع ہے۔ کودتا ہے، چلدیتا ہے۔ لنگر ٹھہرنا۔ سلامت ع محفوظ۔ حلاوت ع چاشنی، شیرینی۔ (مطلب ظاہر ہے)

حکمت:۔ مقامر اسہ شش میباید و لیکن سہ یک بر می آید۔

ترجمہ:۔ جواری کو تین اور چھ چاہئے مگر تین اور ایک کا داؤ نکل آتا ہے۔

بیت:۔ ہزار بار چراگاہ خوشتر از میداں ولیک اسپ ندارد بدستِ خویش عناں

ترجمہ:۔ ہزار درجہ چراگاہ میدان سے اچھی ہے۔ مگر گھوڑا باگ اپنے ہاتھ میں نہیں رکھتا۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ مُقامر ع باب مفاعلت سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، جوا کھیلنے والا۔ سہ شش چوسر میں جیتنے کی ایک خاص چال۔ سہ یک ہارنے کی چال۔ میدان جہاں گھوڑے دوڑائے جائیں۔ ہزار بار ہزار درجہ۔ بدستِ خویش مرکب اضافی ہے۔ اپنا ہاتھ۔ عِنان ع لگام۔ باگ۔ مطلب یہ ہے کہ جواری تین اور چھ یعنی اٹھارہ کا پانسہ چاہتا ہے تاکہ وہ چوسر میں جیت جائے۔ تین اور ایک یعنی تین اکا نے نہیں چاہتا۔ کیونکہ اس میں بازی ہار جاتا ہے۔ بیت کا حاصل یہ ہے کہ گھوڑا کو گھوڑدوڑ کے میدان کے مقابلہ میں چراگاہ ہزاروں گنا بہتر ہے لیکن چونکہ باگ اسکے ہاتھ میں نہیں ہوتا بلکہ مالک کے قبضے میں ہوتا ہے اسلئے وہ میدان میں جانے پر مجبور ہے۔

حکایت:۔ اوّل کسے کہ عَلَم بر جامہ کرد و انگشتری در دستِ چپ جمشید بود گفتندش چرا زینت بچپ دادی کہ فضیلت راست راست گفت راست را زینتِ راستی تمام ست۔

ترجمہ:۔ پہلی بار جس کسی نے کپڑے پر نقش و نگار ایجاد کئے اور انگوٹھی بائیں ہاتھ میں پہنی (وہ) جمشید بادشاہ تھا۔ اس سے لوگوں نے پوچھا کہ تو نے بایاں ہاتھ کو زینت کیوں دی کیونکہ فضیلت داہنے ہاتھ کو ہے۔ اس نے کہا سیدھے ہاتھ کو سیدھا ہونے کی زینت کافی ہے۔

قطعہ:۔ فریدون گفت نقاشانِ چین را کہ پیرامونِ خرگاہش بدوزند
بداں را نیک دار اے مردِ ہشیار کہ نیکاں خود بزرگ و نیک روزند

ترجمہ:۔(۱) فریدون بادشاہ نے چین کے نقاشوں سے کہا، کہ وہ اس کے خیمے کے گرداگرد نقش و نگار بنادیں۔
(۲) اے ہوشیار آدمی بدوں (بروں) کو اچھا رکھ۔ کہ اچھے خود ہی بزرگ اور نیک ہیں۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ اوّل سب سے پہلی بار۔ عَلَم ع عین اور لام کے فتحہ کے ساتھ نقش و نگار۔ جامہ کپڑا۔ انگشتری ف انگوٹھی۔ دست چپ مرکب توصیفی ہے۔ بایاں ہاتھ۔ جمشید ایک بہت بڑے بادشاہ کا نام ہے۔ راست۔ راست مرکب توصیفی ہے دایاں ہاتھ۔ پیرامون جوانب و اطراف۔ خرگاہ بہت بڑا خیمہ۔ سلاطین اور امراء کا خیمہ۔ سب سے پہلی بار جمشید بادشاہ نے کپڑوں پر نقش و نگار کا ایجاد کیا۔ اور اولاً انگوٹھی بائیں ہاتھ میں اسی نے پہنی۔ لوگوں نے اس سے پوچھا کہ جب فضیلت دایاں ہاتھ کو ثابت ہے تو آپ نے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہن کر اس کو کیوں زیب و زینت دی اور دایاں کو کیوں محروم کردیا۔ تو جمشید بادشاہ نے جواب دیا کہ سنو۔

دایاں ہاتھ تو خود بخود افضل ہے اور یہ افضل ہونا اس کی زینت کے لئے کافی ہے۔ لیکن بایاں ہاتھ چونکہ غیر افضل ہے اسلئے اس کی زینت کیلئے انگوٹھی پہننے کی ضرورت ہے اسی وجہ سے میں نے بائیں ہاتھ کو زینت دی ہے۔

حکایت:۔ بزرگے را پرسیدند کہ چندیں فضیلت کہ دست راست راست خاتم در انگشتِ چپ چرا می کنند گفت ندانی کہ اہل فضیلت ہمیشہ محروم باشند۔

ترجمہ:۔ ایک بزرگ سے لوگوں نے پوچھا کہ جب اتنی فضیلت داہنے ہاتھ کو حاصل ہے (پھر) انگوٹھی بائیں ہاتھ میں کیوں پہنتے ہیں، اس نے جواب دیا کیا تو نہیں جانتا کہ اہل فضیلت ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔

شعر:۔ آنکہ حظ آفرید و روزی سخت ۔۔۔ یا فضیلت ہمی دہد یا بخت

ترجمہ:۔ وہ ذات جس نے نصیب پیدا کیا اور سخت روزی۔ وہ یا تو فضیلت دیتا ہے یا نصیب۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ چندیں اتنی۔ خاتم انگوٹھی۔ جمع خواتم۔ ندانی تو نہیں جانتا۔ مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے ایک بزرگ سے معلوم کیا کہ حضرت یہ تو حقیقت ہے کہ فضیلت دائیں ہاتھ کو ہے نہ کہ بائیں کو تو پھر انگوٹھی بائیں ہاتھ کی انگلی میں کیوں پہنتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تجھے اتنی بات معلوم نہیں کہ اہل فضیلت ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔ اسی لئے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی جاتی ہے۔ آفرید آفریدن سے واحد غائب فعل ماضی مطلق۔ جس نے پیدا کیا۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑے منصف ہیں وہ کسی کو دنیا میں روزی اور نصیبہ عطا فرما دیتا ہے۔ اور کسی کو علم و فضل کی دولت سے مالا مال کر دیتا ہے۔ کسی کو دولت عقبیٰ دیتے ہیں یعنی فضیلت اور کسی کو دولت دنیا یعنی روزی وغیرہ، ایسا کم ہوتا ہے کہ فضل اور نصیب دونوں ایک جگہ جمع ہو جائیں۔

حکمت:۔ نصیحت پادشاہاں مسلّم کسے راست کہ بیم سر ندارد یا امید زر۔

ترجمہ:۔ بادشاہ کو نصیحت کرنے کا حق اس آدمی کو ہے جو سر کا خوف نہ رکھتا ہو اور روپے پیسے کی امید نہ رکھتا ہو۔

مثنوی:۔ موحِّد چہ در پائے ریزی زرش ۔۔۔ چہ شمشیر ہندی نہی بر سرش
امید و ہراسش نباشد ز کس ۔۔۔ برین ست بنیادِ توحید و بس

ترجمہ:۔ (۱) خدا پرست کے قدموں پر اگرچہ تو سونا بکھیر دے۔ یا اس کے سر پر تلوار ہندی رکھدے۔
(۲) اس کو ڈر اور امید کسی سے نہ ہوگی۔ اور اسی پر توحید کی بنیاد ہے اور بس۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ مُوَحِّد باب تفعیل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ خدا کو ایک جان کر اسی پر بھروسہ کرنے والا۔ ریزی ریختن، ریزیدن۔ سے واحد حاضر فعل مضارع ہے، بکھیرنا۔ زرش اس کا سونا۔ شمشیر ہندی ہندی تلوار جو کاٹنے میں بہت مشہور ہے۔ نہی نہادن سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ تو رکھے۔ ہراس خوف و ڈر۔ بریں ست یہ اصل میں بر ایں است تھا وزن شعری کی بناء پر ہمزہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اس کے

معنی ہیں اسی پر ہے۔ توحید کی حقیقت یہ ہے کہ بندہ خدا کے سوا کسی سے بھی خوف نہ کرے۔

حکمت:۔ شاہ از بہر دفع ستمکاران ست و شحنہ برائے خونخواراں و قاضی مصلحت جوئے طراراں ہرگز دو خصم بحق راضی نروند پیش قاضی۔

ترجمہ:۔ بادشاہ ظالموں کو (ظلم سے) روکنے کے لئے ہے۔ اور کوتوال خونخوار کا خون پینے کے لئے۔ اور قاضی جیب تراشوں کی درستی کے لئے ہے۔ ہرگز دو مخالف حق پر راضی قاضی کے سامنے نہ جاویں گے۔

قطعہ:۔ چوں حق معائنہ دانی کہ می باید داد بلطف بہ کہ بجنگ آوری و دلتنگی
خراج اگر نگزارد کسے بہ طیبِ نفس بقہر ازو بستانند و مزد و سرہنگی

ترجمہ: (۱) جب حق کے متعلق تو جانتا ہے کہ دینا پڑے گا تو لڑائی اور رنجیدگی کے مقابلے میں نرمی سے دینا بہتر ہے۔
(۲) اگر کوئی شخص سرکاری محصول خوش دلی سے ادا نہیں کرے گا۔ تو سپاہی اس سے مع جرمانہ زبردستی وصول کرلیں گے۔

حل الفاظ و مطلب:۔ دفع ع باب فتح سے، روکنا۔ ستمکاراں ف ستمگر کی جمع ہے۔ ظلم کرنے والے۔ شحنہ ع کوتوال۔ شہر کا محافظ۔ کھیت کا نگراں۔ خونخواراں خون پینے والے یعنی قاتل۔ قاضی ع فیصلہ کرنے والا۔ گتھی سلجھانے والا۔ طراراں ع مکار۔ دغاباز۔ چالاک۔ جیب تراش۔ خصم مد مقابل۔ نروند نہیں جائیں گے۔ قاضی کو اسی وجہ سے مقرر کیا گیا ہے تاکہ حق و ناحق کو دیکھ کر فیصلہ کریں۔ دو خصم جو اپنے اپنے حق پر راضی ہوں۔ ان کو قاضی کے یہاں معاملہ دائر کرنے کی ضرورت نہیں۔ بادشاہ اس وجہ سے ہے تاکہ ظالم اور فسادی کو ظلم سے روکے۔ اور کوتوال پولیس اس وجہ سے مقرر کی جاتی ہے تاکہ قاتل اور ڈاکو کو پکڑ کر جیل میں داخل کرے یا اس کو قتل کرے۔ معائنہ ع ملاحظہ۔ جانچ پڑتال۔ اپنی آنکھوں سے دیکھنا۔ لطف مہربانی۔ جنگ آوری۔ تو لڑائی کرے۔ دل تنگی رنجیدہ دل۔ خراج ع زمین کا محصول۔ مالگذاری۔ بہ طیب نفس خوش دلی سے۔ قہر زبردستی۔ مُزد میم کے ضمہ اور دال کے سکون کے ساتھ۔ مزدوری۔ اجرت۔ طلب۔ تنخواہ۔ صلہ۔ بدلہ۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص خوشدلی سے سرکاری محصول ادا نہ کرے گا تو سپاہی حضرات اس کو زبردستی اس سے وصول کرلیں گے اور مزید بطور جرمانہ اپنی مزدوری کا پیسہ بھی لیں گے۔

حکمت:۔ ہمہ کس را دنداں بترشی کند گردد مگر قاضیاں را کہ بشیرینی۔

ترجمہ:۔ سب آدمیوں کے دانت کھٹائی سے کند ہوتے ہیں مگر قاضیوں کے مٹھائی سے۔

شعر:۔ قاضی کہ برشوت بخورد پنج خیار ثابت کند از بہر تو صد خربزہ زار

ترجمہ:۔ جو قاضی رشوت میں پانچ ککڑیاں کھالے۔ تو وہ تیرے لئے سو خربوزے کے کھیت ثابت کردے گا۔

حل الفاظ و مطلب :۔ ہمہ کس را سب کے۔ دنداں ق دانت۔ بترشی کھٹائی سے۔ کند گردد کھنڈے ہو جاتے ہیں۔ دانت کی تیزی ختم ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ قاضی صاحب کی تیزی اور سختی اور عدل وانصاف پسندی حقوق کے اندر مساوات وبرابری رشوت سے ختم ہو جاتی ہے۔ اگر قاضی کو کوئی چند پیسے رشوت میں دیدے تو قاضی اس کو دوسرے کا مال کھانے کی اجازت دیدیتا ہے۔ اور دوسرے کے سامان کا اس کیلئے فیصلہ کر دیتا ہے۔

حکمت :۔ قحبۂ پیر از نابکاری چہ کند کہ توبہ نکند و شحنۂ معزول از مردم آزاری۔

ترجمہ :۔ بوڑھی رنڈی بڑھاپے میں اگر زنا سے توبہ نہ کرے تو کیا کرے۔ اور معزول شدہ کوتوال لوگوں کے دل آزاری سے توبہ نہ کرے تو کیا کرے۔

بیت :۔ جوان گوشہ نشیں شیر مردِ راہِ خداست   کہ پیر خود نتواند ز گوشۂ برخاست

ترجمہ :۔ جوان گوشہ نشیں راہ خدا کا شیر ہے۔ اس لئے کہ بوڑھا خود ہی گوشہ سے نہیں اٹھ سکتا۔

فرد: جوان سخت پے باید کہ از شہوت پرہیزد   کہ پیر سست رغبت را خود آلت برنمیخیزد

ترجمہ :۔ مضبوط جوان کو چاہئے کہ شہوت سے پرہیز کرے۔ اس لئے کہ وہ بوڑھا جس کی رغبت ست ہو چکی ہے خود ہی اس کا آلہ اٹھ نہیں سکتا۔

حل الفاظ و مطلب :۔ قحبۂ کھوسٹ رنڈی۔ معزول ع باب ضرب سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ (جسے نوکری سے الگ کردیا گیا۔) مردم آزاری لوگوں کو ستانے والا۔ جوان سخت پے وہ جوان جس کے پٹھے مضبوط ہوں۔ آلت بر نمی خیزد عضو مخصوص کھڑا نہیں ہوتا۔ پیر ست رغبت وہ بوڑھا جس کی شہوت کم ہو گئی ہو۔ مطلب یہ ہے کہ بوڑھا جب ایسا کمزور ہو جائے کہ دوسرے کی مدد کے بغیر اپنی جگہ سے اٹھنے کے قابل نہ ہو۔ اس وقت اگر وہ گوشہ نشینی اختیار کرے تو یہ قابل تعریف نہیں ہاں !! اگر مضبوط جوان اپنی خواہشات کو روک کر عبادت کے لئے گوشہ نشینی اختیار کرتا ہے تو یہ بڑا کمال ہے۔

حکمت :۔ حکیمے ماموررا پرسیدند کہ درختاں را کہ خدائے عزّ وجلّ آفریدہ است و برومند ہیچ یک را آزاد نخواندہ اند مگر سرو را کہ ثمرہ ندارد گوئی دریں چہ حکمت ست گفت ہر یکے را دخلے معیّن ہست بوقتے معلوم گہے بوجودِ آں تازہ اند و گاہے بعدمِ آں پژمردہ و سرو را ہیچ ازیں نیست و ہمہ وقت خوش ست وایںست صفتِ آزادگاں

ترجمہ :۔ ایک مشہور حکیم سے لوگوں نے پوچھا کہ خدائے بزرگ و برتر نے ہزاروں درخت بلند اور پھلدار پیدا کئے ہیں۔ اور کسی کو آزاد نہیں کہا ہے۔ مگر سرو کو اس لئے کہ اس میں پھل نہیں آتا۔ آپ بتائیے کہ اس میں کیا حکمت ہے۔ اس حکیم نے جواب دیا کہ ہر ایک کی ایک وقت معلوم پر مقررہ آمدنی ہے کبھی اس آمدنی کے ملنے پر

تازہ ہیں اور کبھی اس کے نہ ہونے پر مرجھائے ہوئے۔ اور سرو کو ان میں سے کسی سے (واسطہ) نہیں، اور ہر وقت خوش وخرم ہے اور یہی آزاد لوگوں کی شان ہے۔

قطعہ:۔ بریں کہ میگذرد دل منہ کہ دجلہ بسے پس از خلیفہ بخواہد گذشت در بغداد
گرت ز دست برآید چو نخل باش کریم ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد

ترجمہ:۔(۱) جو چیز گذر رہی ہے اس پر دل مت رکھ اس لئے کہ دجلہ بہت مدت تک خلیفہ ہارون رشید کے بعد بغداد سے گذرتا رہے گا۔

(۲) اگر تجھ سے ہو سکے تو کھجور کے درخت کی طرح کریم ہو جا۔ اور اگر تجھ سے نہ ہو سکے تو سرو کی طرح آزاد رہ۔

حل الفاظ و مطلب:۔ نامور مشہور۔ آفریدہ است ماضی قریب۔ پیدا کیا گیا ہے۔ برومند پھل دار۔ ہیچ یکے را آزاد نخواندہ اند کسی ایک کو آزاد نہیں کہا جاتا ہے۔ وظیفے معین مرکب توصیفی ہے۔ معنی ہیں۔ مقررہ آمدنی۔ گہے کبھی۔ سرو ف ایک مشہور درخت جو سیدھا مخروطی شکل کا ہوتا ہے۔ ہیچ ازیں نیست یعنی سرو کو ان کی پابندی نہیں نہ پھل آنے سے تازہ ہوتا ہے اور نہ بے پھل ہونے سے پژمردہ۔ ہمہ وقت خوش بلکہ سرو ہر وقت خوش رہتا ہے۔ دل منہ دل مت لگا۔ مَنِہ نہادن سے نہی حاضر ہے۔ مت رکھ۔ دجلہ ملک عراق کے شہر بغداد کا مشہور دریا ہے۔ خلیفہ مراد خلیفہ بنی عباس ہیں۔ جیسے ہارون رشید وغیرہ۔ نخل ع کھجور۔ کریم ع بزرگ، سخی۔ چوں سرو باش آزاد سرو کی طرح آزاد رہ۔

مطلب:۔ لوگوں نے ایک مشہور و معروف حکیم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تو ہزاروں درخت بلند اور پھل دار پیدا کیے ہیں اور کسی کو آزاد نہیں کہا ہے۔ صرف سرو کو آزاد کہا ہے آپ بتائیے کہ سرو کو آزاد کہنے میں کیا حکمت ہے۔ اس حکیم نے جواب دیا کہ ہر ایک درخت پر پھل کا آنا متعین ہے اور اس کے آنے کا وقت سب کو معلوم ہے کبھی پھل پھول آنے سے درخت تر و تازہ ہوتا ہے اور کبھی ان ہی مذکورہ چیزوں کے نہ ہونے کی وجہ سے پژمردہ ہوتا ہے اور سرو ایسا درخت ہے جسکے اندر ان میں سے کچھ نہیں ہے۔ نہ کبھی پھل آنے سے تازہ ہوتا ہے اور نہ بے پھل ہونے سے مرجھاتا ہے۔ بلکہ ہر وقت سرسبز اور خوش رہتا ہے۔ نہ ایام بہار کا اس پر کوئی خاص اثر ہوتا ہے نہ موسم خزاں کا اور آزادوں کی صفت یہی ہے کہ نہ ساون سوکھے نہ بھادو ہرے۔ (بہارستاں) اسی لئے اس کو آزاد کہا ہے۔

حکمت: دو کس مردند و تحسر بردند یکے آنکہ داشت و نخورد و دیگر آنکہ دانست و نکرد۔

ترجمہ:۔ دو آدمی مر گئے اور حسرت لے گئے۔ ایک وہ شخص جس نے مال جمع کیا اور نہیں کھایا۔ دوسرا وہ شخص جس نے جانا اور اس پر عمل نہیں کیا۔

قطعہ:۔ کس نہ بیند بخیل فاضل را کہ نہ در عیب گفتنش باشد

در کریمے دو صد گنہ دارد کرمش عیبہا فرو پوشد

ترجمہ:۔(۱) تو فاضل بخیل کے متعلق کسی کو نہ دیکھے گا۔ جو اس کے عیوب بیان کرنے کی کوشش نہ کرے۔
(۲) اور اگر کوئی سخی ہے اور وہ دو سو عیب رکھتا ہے تو اس کی سخاوت عیبوں کو چھپالے گی۔
حل الفاظ و مطلب:۔ مردند مردن سے جمع غائب کا صیغہ ہیں۔ مرگئے۔ تحسر باب تفعل کا مصدر ہے۔ حسرت، ارمان۔ داشت جس نے رکھا۔ دانست جانا۔ مطلب یہ ہے کہ دو آدمی کے دل سے کبھی بھی ارمان وحسرت نہیں نکلتی۔(۱) ایک وہ شخص جس نے بہت محنت اور مشقت سے مال جمع کر کے رکھا لیکن نہ خود ہی کھایا اور نہ دوسروں کو کھلایا۔ (۲) اور دوسرا وہ شخص جس نے علم سیکھا اور اس پر عمل نہیں کیا۔ کس نہ بیند کسی کو تو نہیں دیکھے گا۔ کریمے کوئی کریم۔ دو صد دو سو۔ عیبہا عیب کی جمع ہے۔ فرو پوشد چھپاتا ہے۔ ختم کرتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بخیل کے بخل اور اس کی عیب جوئی ہر ایک کرتے ہیں۔ کہ فلاں بہت بخیل ہے اور اگر کوئی کریم اور سخی آدمی ہو اور دو سو بُرائیاں اپنے اندر رکھتا ہو تو اس کے کرم کا غلبہ لوگوں پر ایسا ہوتا ہے کہ اس کی بُرائی کی طرف کسی کی نظر نہیں جاتی۔

﴿خاتمۃ الکتاب﴾

تمام شد کتاب گلستاں واللہ المستعان بتوفیق باری عز اسمہ دریں جملہ چنانکہ رسم مؤلفان ست از شعر متقدماں تلفیقے نرفت۔

ترجمہ:۔ گلستاں نامی کتاب پوری ہوگئی اور خداوند قدوس ہی سے مدد طلب کی گئی ہے۔ باری عز اسمہ کی توفیق سے۔ اس پوری کتاب میں جیسا کہ مصنفین و مؤلفین کا دستور ہیکہ اپنی کتاب میں پہلے لوگوں کے اشعار بطور تضمین و تمثیل کے لاتے ہیں میں نہیں لایا۔

بیت:۔ کہن خرقہ خویش پیراستن بہ از جامہ عاریت خواستن

ترجمہ:۔ اپنی پرانی گدڑی زیب تن کرنا۔ بہتر ہے مانگے ہوئے کپڑوں سے۔
حل الفاظ و مطلب:۔ تمام شد پوری ہوگئی۔ گلستاں اس کتاب کا نام ہے۔ المستعان باب استفعال سے اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ مدد چاہا گیا۔ باری اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ عاریت مانگے ہوئے۔ تلفیق باب تفعیل کا مصدر ہے جمع کرنا۔ ترتیب دینا۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح دوسرے مصنفین بطور مثال کے اپنی کتاب میں

دوسروں کے اشعار واقوال بیان کرتے ہیں میں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ خالص اللہ کی مدد سے میں نے یہ کتاب ترتیب دی ہے۔ خرقہ گدڑی۔ پیراستن پہننا۔ مطلب یہ ہے کہ اپنی پرانی گدڑی پہننا زیادہ بہتر ہے دوسروں سے عمدہ کپڑا مانگ کر پہننے سے۔ یعنی جو ذہن میں ہے اسی کو بیان کرنا بہتر ہے دوسروں کے مضامین نقل کرنے سے۔

غالب گفتارِ سعدی طرب انگیز ست وطیبت آمیز کوتہ نظراں را بدیں زبان طعن دراز گردد کہ مغز دماغ بیہودہ بردن ودودِ چراغ بیفائدہ خوردن کارِ خردمنداں نیست ولیکن بررائے روشن صاحبدلاں کہ روئے سخن درایشان ست پوشیدہ نماند کہ دُرِّ موعظہائے شافی درسِلک عبارت کشیدہ است وداروئے تلخ نصیحت بشہدِ ظرافت بر آمیختہ تاطبع ملول انساں از دولتِ قبول محروم نماند الحمد لِلّٰہ رَبِّ العَالِمینَ۔

ترجمہ:۔ سعدی کے کلام کا اکثر مضمون مستی پیدا کرنے والا اور طبیعت خوش کرنے والا ہے۔ اور کوتہ نظر رکھنے والوں کے طعنہ کی زبان اس پر دراز ہوتی ہے۔ کہ دماغ کو بیکار خالی کرنا اور چراغ کا دھواں بے فائدہ کھانا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔ لیکن روشن عقل والے اور دل والوں پر کہ میرا روئے سخن ان ہی حضرات کی جانب ہے پوشیدہ نہیں، کہ سعدی نے شافی نصیحتوں کے موتی عبارت کی لڑی میں پروئے ہیں۔ اور نصیحت کی کڑوی دوا خوش طبعی کے شہد کے ساتھ ملا کر پلادی ہے۔ تاکہ انسان کی رنجیدہ طبیعت قبولیت کی دولت سے محروم نہ رہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے مخصوص ہیں جو ساری کائنات کا پالنہار ہے۔

حلّ الفاظ:۔ غالب اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ معنیٰ ہیں، اکثر۔ طرب خوشی۔ مستی۔ طیبت پاکیزگی۔ کوتہ نظر کم عقل۔ زبانِ طعن طعنہ کی زبان۔ دراز گردد لمبی ہو جائیں گی۔ مغز گودا۔ بیہودہ بیکار۔ دُود دھواں۔ رائے روشن روشن عقل والے۔ صاحبدلاں اہل باطن۔ دُرّ موتی۔ جمع دُرَر۔ موعظہائے نصیحت۔ موعظت کی جمع ہے۔ روئے سخن گفتگو کا میلان۔ سِلک لڑی۔ کشیدہ است کھینچا ہے۔ ماضی قریب ہے۔ تلخ کڑوی۔ ظرافت خوش طبعی۔ آمیختہ اسم مفعول کا صیغہ ہے۔ ملا ہوا۔ ملول رنجیدہ۔ الحمد تمام تعریف۔ اللہ باری تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ ربّ پرورش کرنے والا۔ عالمین عالم کی جمع ہے۔ دنیا۔ جہاں کائنات۔

مطلب:۔ شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ میری اکثر باتیں ایسی ہوں گی جو دل کو بھانے والی ہیں۔ اور وہ حضرات جو روشن ضمیر والے نہیں اور دور رس نہیں ہیں وہ میری عبارت پر طعن و تشنیع کے کیچڑ اچھالیں گے کہ خواہ مخواہ سعدی نے بیکار اور بے فائدہ باتیں کیوں جمع کردی ہیں۔ سعدی نے بیکار مشقت و پریشانیاں کیوں اٹھائیں۔ لیکن روشن دماغ اور سلیم القلب لوگ کہیں گے کہ سعدی نے ایک بہت بڑا کام کیا کہ دانی و شافی نصیحتیں جمع کردی ہیں اور میرا روئے سخن ان ہی لوگوں کی طرف ہے۔ اور یہ روشن دل کہیں گے کہ سعدیؒ نے نصیحت کی کڑوی دوا خوش طبعی کے شہد سے میٹھا کر کے پلادی ہے۔ شیخ سعدی کہتے ہیں کہ میں نے نصائح و مواعظ کو ظرافت سے اس

وجہ سے مخلوط کیا ہے کہ وہ طبیعتیں جو بہت جلد رنجیدہ ہو جاتی ہیں وہ میری اس نصیحت کو قبول کرنے سے محروم نہ رہیں۔ اور چونکہ یہ کام میں نے خود نہیں کیا ہے بلکہ بتوفیق الٰہی انجام دیا ہے اس لئے ساری تعریف اسی ذات کے لئے ہیں جو سارے جہاں کا پالنہار ہے۔

مثنوی:۔ ما نصیحت بجائے خود کردیم — روزگارے دریں بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبتِ کس — بر رسولاں بلاغ باشد و بس

ترجمہ:۔ (۱) ہم نے بجائے خود نصیحت کی۔ اور اس میں ایک لمبا عرصہ گذارا ہے۔
(۲) اگر ہماری نصیحتیں کسی کے رغبت کے کان میں نہ آئیں تو قاصدوں پر صرف پہونچانا ہے۔

يَاناظراً فِيهِ سَل بِاللهِ مَرحمَةً — عَلَى المُصَنِّفِ وَاستغفِر لصاحبهِ

ترجمہ:۔ اے اس کتاب کو غور سے پڑھنے والے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی درخواست کر۔ پھر اس کتاب کے لکھنے والے کے لئے مغفرت طلب کر۔

وَاطلُبْ لِنَفسِكَ مِن خَيرٍ تُرِيدُ بِها — مِن بَعدِ ذالِكَ غُفراناً لِكاتِبهِ

ترجمہ:۔ اور جس بھلائی کی تو خواہش کرتا ہے اپنے لئے مانگ لے۔ اس کے بعد اس کتاب کے لکھنے والے کے لئے مغفرت کی دعاء کر۔

لَو أَنَّ لِي يومَ التَّلَاقِ مَكانَةً — عِندَ الرَّؤفِ لَقُلتُ يَا مولانا
أنا المُسِئُ وَأَنتَ مَولىً مُحسِنٌ — ها قَداسَاتُ وَلَطَلَبُ الإحسانا

ترجمہ:۔ (۱) اگر روز قیامت مجھے اللہ تعالیٰ کے پاس جو کہ مہربان ہے کوئی جگہ مل گئی۔ تو میں کہوں گا۔
(۲) اے میرے آقا میں برائیاں کرنے والا اور تو مالک احسان کرنے والا ہے۔ ہاں یقیناً میں نے برائیاں کی ہیں)۔ اور میں تجھ سے فضل و احسان کی درخواست کر رہا ہوں۔

حلِ الفاظ و مطلب:۔ ما نصیحت کردیم ہم نے نصیحت کی۔ مَا یہ جمع متکلم کی ضمیر ہے۔ بسر کردیم ہم نے بسر کی۔ گوشِ رغبت نصیحت کو قبول کرنے والا کان۔ رسولاں رسول کی جمع ہے۔ پیغام پہنچانے والے۔ یاناظراً فیہ اے کتاب کے پڑھنے والے مصنف کے حق میں دعاء خیر کر اور صاحب کتاب کے لئے مغفرت کی دعاء کر۔ یاناظراً اسم فاعل کا صیغہ ہے یہ منادیٰ نکرہ غیر معین ہے جس کی وجہ سے منصوب ہے۔ سَل باب فتح سے امر واحد حاضر ہے سوال کر۔ درخواست کر۔ باللہ اللہ سے۔ مَرحمۃ مصدر میمی ہے۔ رحمت۔ المُصَنِّف باب تفعیل سے اسم فاعل کا صیغہ ہے تصنیف کرنے والے۔ لکھنے والے۔ إستَغفِر باب استفعال سے امر حاضر ہے۔ مغفرت طلب کر۔ لِصاحِبِہٖ اس کتاب کے لکھنے والے کے لئے۔ وَاطلُب لِنَفسِكَ اپنے نفس کے لئے بہتری طلب کر جو تو چاہے۔ اس کے بعد کاتب کے لئے مغفرت طلب کر۔ اُطلُب باب نصر سے امر حاضر

ہے۔ طلب کر۔ خَیرٌ بھلائی۔ تجرید باب افعال سے واحد حاضر فعل امر ہے۔ تو چاہتا ہے۔ مِن بعد ذٰلک اس کے بعد۔ غُفراناً مفعول مطلق کی وجہ سے منصوب ہے اس کا عامل محذوف ہے۔ یَوم دن۔ جمع ایام۔ التلاق ملنا۔ جمع ہونا۔ الرّؤف مہربان۔ اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے اک نام ہے۔ مولانا ہمارے آقا۔ انا المسئی میں بُرائیاں کرنے والا ہوں۔ المُسِئیُ باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ مُحسِنٌ احسان کرنے والا ہے۔ الاحسانا میں وزن شعری کی وجہ سے الف بڑھایا گیا ہے۔

شیخ سعدیؒ نے فرمایا کہ ہمارا کام نصیحت کرنا تھا سو ہم نے یہ کام پورا کردیا۔ اب اگر کوئی قبولیت کے کان سے نہ سنے تو وہ جانے اور اس کا کام آخر میں فرمایا کہ اے خیر کے طلب کرنے والے اپنی مخصوص دعاؤں میں مجھے بھی یاد رکھنا اور میرے لئے مغفرت کی دعاء کرنا۔ آخری مصرع میں فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ روز قیامت میں میرے حال پر رحم وکرم کرکے کوئی ٹھکانا عنایت فرمائے تو میں یہی کہوں گا کہ اللہ یہ تو تیرا احسان ہے۔ اور میرے اعمال اس لائق نہیں لیکن پھر بھی میں تجھ سے احسان ہی کا خواستگار ہوں۔

تمام شد شرح گلستاں مسمّیٰ به بهارِ گلستاں

در پنج شنبہ۔ بعد نماز ظہر۔

دعاء کنیم وسوال کنم باتو خدایا قبول باد ایں کتاب را ونفع رساں خلق را، چناں که قبول کرد کتاب سعدی را۔

ظفر بن مبین بن نور محمد مقام نعمت پور (دیناجپوری)

خادم التدریس جامعہ مرادیہ مظفر نگر یوپی۔